

وَقَدْ أَطْلَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ
أَبُو جَبْرِ رَسُوْلًا حَكَمًا تَوْقِيْنًا أَمْسًا قَدِيمًا

بخاری شریف مترجم و محشی

مصنفه:

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شبیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری علیہ الرحمہ

فہرست بخاری شریف مترجم جلد سوم

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۸	خوش الحالی سے تلاوت کرنا۔	۲۳	۲۱	پارہ ۲۱	
۲۹	دوسرے کی زبانی قرآن سننا۔	۲۴	۱	سورۃ الفاتحہ کی فضیلت	۳۳
۲۹	قاری سے کہنا، بس کافی ہے۔	۲۵	۲	سورۃ البقرہ کی فضیلت	۳۵
۲۹	قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے۔	۲۶	۳	سورۃ الکہف کی فضیلت	۳۶
۵۱	تلاوت کرتے وقت رونا۔	۲۷	۴	سورۃ الفتح کی فضیلت	۳۶
۵۱	دکھانے کے لیے تلاوت یا کمانے کے لیے	۲۸	۵	سورۃ اخلاص کی فضیلت	۳۶
۵۱	یا غفریر پڑھنا۔		۶	آخری دونوں سورتوں کی فضیلت	۳۷
۵۲	دلی رغبت سے تلاوت کرنا۔	۲۹	۷	تلاوت کے وقت سیکینہ اور فرشتوں کا نزول	۳۸
۵۵	کتاب النکاح		۸	حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوٹا	۳۸
۵۵	نکاح کی ترغیب۔	۳۰	۹	قرآن کو ہر کلام پر فضیلت ہے۔	۳۹
۵۶	نکاح کس کے لیے ضروری ہے۔	۳۱	۱۰	قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔	۴۰
۵۶	نکاح کی طاقت درکھنے والا ابذری رکھے۔	۳۲	۱۱	ابو قرآن پر اکتفا کرے۔	۴۰
۵۷	کئی بیویاں رکھنا۔	۳۳	۱۲	قاری پر ضبط کرنا۔	۴۱
۵۷	شادی کے لیے ہجرت کی تو ایسا ہی اچھے گا۔	۳۴	۱۳	بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔	۴۲
۵۸	منکس کاری کا نکاح۔	۳۵	۱۴	قرآن کریم نبائی یا ذکر نہ۔	۴۳
۵۸	اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا۔	۳۶	۱۵	قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے۔	۴۴
۵۹	مجبور رہنا اور غصتی ہو جانا مکروہ ہے۔	۳۷	۱۶	سحری پر تلاوت کرنا۔	۴۵
۶۰	کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔	۳۸	۱۷	بچوں کو قرآن عید سکھانا۔	۴۵
۶۰	شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔	۳۹	۱۸	قرآن مجید پڑھ کر بھلی جاننا۔	۴۵
۶۱	نوع مرثی کا عرسیدہ مرد سے نکاح۔	۴۰	۱۹	سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا۔	۴۶
۶۱	کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔	۴۱	۲۰	قرآن کریم عشر محرم کرنا۔	۴۷
۶۱	لوٹری کو آزلو کر کے نکاح میں لانا۔	۴۲	۲۱	تلاوت کے وقت کھانا کا ادا کرنا۔	۴۸
۶۲	لوٹری کی آزادی کو مقرر قرار دینا۔	۴۳	۲۲	نرم آواز سے تلاوت کرنا۔	۴۸
۶۳	منکس سے شادی۔	۴۴			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۵	برابری دینداری میں ہے۔	۶۳	۷۰	بادشاہ کا ولی ہونا۔	۸۲
۲۶	مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح	۶۵	۷۱	بالغ اور یتیمہ کا اس کی رضا مندی سے نکاح کرنا۔	۸۳
۲۷	عورت کی نحوست سے بچنا	۶۵	۷۲	بیٹی ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔	۸۳
۲۸	آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔	۶۶	۷۳	یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔	۸۳
۲۹	چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔	۶۸	۷۴	ولی کا مخاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔	۸۴
۵۰	جو عورتیں نسب نے حرام کیں وہی رضاعت نے۔	۶۸	۷۵	اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو۔	۸۵
۵۱	دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت	۶۸	۷۶	منگنی چھوڑنا۔	۸۵
	ثابت نہیں ہوتی۔	۶۹	۷۷	خطبہ دینا۔	۸۶
۵۲	جس مرد کا دودھ تھا وہ شیر خواہ کارضائی باب	۷۸	۷۸	نکاح ولیمہ میں دف بجانا۔	۸۶
	ہے۔	۷۰	۷۹	عورتوں کے مہر خوشی ادا کرو۔	۸۶
۵۳	دودھ پلانے والی کی شہادت۔	۷۰	۸۰	بغیر مہر زن پر بچانے پر نکاح کرنا۔	۸۸
۵۴	حلال اور حرام عورتیں۔	۷۰	۸۱	لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے۔	۸۸
۵۵	بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔	۷۱	۸۲	نکاح کی شرائط۔	۸۸
۵۶	دو لگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔	۷۲	۸۳	جو شرطیں نکاح میں درست نہیں۔	۸۹
۵۷	بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔	۷۳	۸۴	دو لہے کا زرد رنگ استعمال کرنا۔	۸۹
۵۸	بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۳	۸۵	دعوت ولیمہ۔	۸۹
۵۹	عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔	۷۳	۸۶	دو لہا کو دعا دینا۔	۹۰
۶۰	احرام کی ممانعت میں نکاح کرنا۔	۷۴	۸۷	دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعا دینا۔	۹۰
۶۱	حضور نے آخر میں نکاح مستحب سے منع فرمایا۔	۷۴	۸۸	جہاد سے پہلے دو لہا دلہن کی خلوت	۹۰
۶۲	عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔	۷۵	۸۹	نوسالہ بیوی سے خلوت کرنا۔	۹۰
۶۳	نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست	۷۵	۹۰	سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔	۹۰
	کرنا۔	۷۶	۹۱	دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔	۹۱
۶۴	نکاح کا پیغام دینا۔	۷۷	۹۲	عورتوں کے لیے ندرے وغیرہ	۹۱
۶۵	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔	۷۷	۹۳	دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔	۹۱
۶۶	ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں۔	۷۹	۹۴	دلہن کو تحفہ دینا۔	۹۲
۶۷	ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے۔	۸۱	۹۵	دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا۔	۹۳
۶۸	اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا۔	۸۲	۹۶	خاوند اپنی بیوی کے پاس اگر کیا پڑے۔	۹۴
۶۹	باب پختہ بیٹی کا اگر اہم سے نکاح کرے۔	۸۲	۹۷	ولیمہ کرنا۔	۹۴

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۹۸	دلیر کرنا چاہیئے خواہ ایک بکری سے ہو۔	۹۵	۱۲۵	اگر بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا اندہ ہو۔	۱۱۰
۹۹	ایک بیوی کا دوسری سے زیادہ دلیر کرنا۔	۹۶	۱۲۶	عزل کرنا۔	۱۱۱
۱۰۰	ایک بکری سے بھی کم کا دلیر کرنا۔	۹۶	۱۲۷	سفر کے لیے عورتوں میں قراءت ادا کرنا۔	۱۱۱
۱۰۱	دلیر کی دعوت قبول کرنی چاہیئے۔	۹۶	۱۲۸	ایک بیوی کا سوکن کو اپنی باری دینا۔	۱۱۲
۱۰۲	جن نے دعوت قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔	۹۷	۱۲۹	بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔	۱۱۲
۱۰۳	سب سے پہلے کی دعوت قبول کرنا۔	۹۷	۱۳۰	ثیبتہ کی موجودگی میں کنواری سے نکاح کرنا۔	۱۱۲
۱۰۴	شادی کی دعوت قبول کرنا۔	۹۷	۱۳۱	کنواری کی موجودگی میں ثیبتہ سے نکاح کرنا۔	۱۱۲
۱۰۵	دعوت دلیر میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔	۹۸	۱۳۲	ایک عورت سے مختلف بیویوں کے پاس جانا۔	۱۱۳
۱۰۶	دعوت میں بکری بات دیکھ کر لوٹ آنا۔	۹۸	۱۳۳	ایک دن میں تمام بیویوں کے پاس جانا۔	۱۱۳
۱۰۷	دامن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔	۹۹	۱۳۴	بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے ایک کے پاس نہ سکتا ہے۔	۱۱۳
۱۰۸	دعوت میں نشہ نہ لانے والا شہرہ پلانا۔	۹۹	۱۳۵	خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔	۱۱۳
۱۰۹	عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔	۹۹	۱۳۶	سوکن کا دل جلانا۔	۱۱۴
۱۱۰	عورتوں کے متعلق وصیت کرنا۔	۱۰۰	۱۳۷	نہایت کا بیان۔	۱۱۴
۱۱۱	اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ۔	۱۰۰	۱۳۸	عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔	۱۱۴
۱۱۲	اپنی دھیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔	۱۰۰	۱۳۹	خلاف غیرت و انصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔	۱۱۴
۱۱۳	باپ کا بیٹی کو خاوند کے بارے میں نصیحت کرنا۔	۱۰۲	۱۴۰	مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت۔	۱۱۴
۱۱۴	بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔	۱۰۶	۱۴۱	آدمی کس عورت کے پاس تنہائی میں رہ سکتا ہے۔	۱۱۸
۱۱۵	بیوی کا ناراض ہو کر خاوند کے بستر سے الگ ہونا۔	۱۰۶	۱۴۲	لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں رہ کرنا۔	۱۱۸
۱۱۶	خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔	۱۰۶	۱۴۳	عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس آنا جانا منع ہے۔	۱۱۹
۱۱۷	جنت میں مغسول اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہونگی۔	۱۰۷	۱۴۴	عورت کا جمشیل کو دیکھنا جب کہ حق تعالیٰ کا اندیشہ نہ ہو۔	۱۱۹
۱۱۸	خاوند کے احسان فراموش کرنا۔	۱۰۷	۱۴۵	خودی کام کے لیے عورت کا باہر نکلتا۔	۱۱۹
۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق ہے۔	۱۰۸	۱۴۶	مسجد جانے کے لیے خاوند سے اجازت لینا۔	۱۱۹
۱۲۰	بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔	۱۰۹	۱۴۷	رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا۔	۱۲۰
۱۲۱	مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔	۱۰۹	۱۴۸		
۱۲۲	خاوند کا اپنی بیویوں کے گھر میں نہ جانا۔	۱۰۹			
۱۲۳	عورتوں کو کہاں تک اپنی سزا دی جاسکتی ہے۔	۱۱۰			
۱۲۴	بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔	۱۱۰			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۲۸	عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔	۱۲۰	۱۲۸	عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔	۱۲۰
۱۲۹	مرد کا یہ کہنا کہ اگرچہ میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔	۱۲۱	۱۲۹	مرد کا یہ کہنا کہ اگرچہ میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔	۱۲۱
۱۵۰	سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے۔	۱۲۱	۱۵۰	سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے۔	۱۲۱
	پارہ — ۲۲	۱۲۲		پارہ — ۲۲	۱۲۲
۱۵۱	اولاد کی خواہش کرنا۔	۱۲۲	۱۵۱	اولاد کی خواہش کرنا۔	۱۲۲
۱۵۲	عورت کا بانون سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا۔	۱۲۲	۱۵۲	عورت کا بانون سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا۔	۱۲۲
۱۵۳	عورتیں اپنا سنگار کسی کو دکھائیں۔	۱۲۲	۱۵۳	عورتیں اپنا سنگار کسی کو دکھائیں۔	۱۲۲
۱۵۴	جو حد بلوغ کو نہ پہنچے۔	۱۲۳	۱۵۴	جو حد بلوغ کو نہ پہنچے۔	۱۲۳
۱۵۵	نصفے میں اپنی بیٹی کو مارنا۔	۱۲۳	۱۵۵	نصفے میں اپنی بیٹی کو مارنا۔	۱۲۳
	کتاب الطلاق	۱۲۴		کتاب الطلاق	۱۲۴
۱۵۶	طلاق کی قدرت۔	۱۲۴	۱۵۶	طلاق کی قدرت۔	۱۲۴
۱۵۷	حائضہ کو طلاق دینا۔	۱۲۵	۱۵۷	حائضہ کو طلاق دینا۔	۱۲۵
۱۵۸	کیا مرد طلاق کے وقت بیوی کی طرف متوجہ ہو۔	۱۲۵	۱۵۸	کیا مرد طلاق کے وقت بیوی کی طرف متوجہ ہو۔	۱۲۵
۱۵۹	جس نے تین طلاقیں کو جائز بتایا۔	۱۲۶	۱۵۹	جس نے تین طلاقیں کو جائز بتایا۔	۱۲۶
۱۶۰	بیویوں کو اختیار دینا۔	۱۲۸	۱۶۰	بیویوں کو اختیار دینا۔	۱۲۸
۱۶۱	طلاق کے الفاظ۔	۱۲۸	۱۶۱	طلاق کے الفاظ۔	۱۲۸
۱۶۲	عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا۔	۱۲۹	۱۶۲	عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا۔	۱۲۹
۱۶۳	حلالی کو حرام کیوں کرتے ہو۔	۱۲۹	۱۶۳	حلالی کو حرام کیوں کرتے ہو۔	۱۲۹
۱۶۴	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔	۱۳۱	۱۶۴	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔	۱۳۱
۱۶۵	بیوی کو بہن کہہ دینا۔	۱۳۱	۱۶۵	بیوی کو بہن کہہ دینا۔	۱۳۱
۱۶۶	ہجر کے تحت یا نشہ و جنون میں طلاق دینا۔	۱۳۱	۱۶۶	ہجر کے تحت یا نشہ و جنون میں طلاق دینا۔	۱۳۱
۱۶۷	خلع میں طلاق دینا۔	۱۳۱	۱۶۷	خلع میں طلاق دینا۔	۱۳۱
۱۶۸	کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے۔	۱۳۵	۱۶۸	کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے۔	۱۳۵
۱۲۶	لوٹدی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۱۲۹	۱۲۶	لوٹدی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۱۲۹
۱۲۷	لوٹدی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا۔	۱۳۰	۱۲۷	لوٹدی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا۔	۱۳۰
۱۲۷	بریرہ کے خاوند کے لیے حقوق کا سفارش کرنا۔	۱۳۰	۱۲۷	بریرہ کے خاوند کے لیے حقوق کا سفارش کرنا۔	۱۳۰
۱۳۷	لوٹدی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا۔	۱۳۲	۱۳۷	لوٹدی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا۔	۱۳۲
۱۳۷	مشترک عورت سے نکاح نہ کرے۔	۱۳۳	۱۳۷	مشترک عورت سے نکاح نہ کرے۔	۱۳۳
۱۳۸	مشترک اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و قدرت۔	۱۳۴	۱۳۸	مشترک اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و قدرت۔	۱۳۴
۱۳۸	اُس مشترک یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حبشی کے تحت تھی۔	۱۳۵	۱۳۸	اُس مشترک یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حبشی کے تحت تھی۔	۱۳۵
۱۴۰	بیویوں سے ایلا کرنا۔	۱۳۶	۱۴۰	بیویوں سے ایلا کرنا۔	۱۳۶
۱۴۰	مفقود الخیر کے اہل و عیال اور مال کا حکم۔	۱۳۷	۱۴۰	مفقود الخیر کے اہل و عیال اور مال کا حکم۔	۱۳۷
۱۴۱	ظہار کا بیان۔	۱۳۸	۱۴۱	ظہار کا بیان۔	۱۳۸
۱۴۱	طلاق اور دیگر امور کے اشارے۔	۱۳۹	۱۴۱	طلاق اور دیگر امور کے اشارے۔	۱۳۹
۱۴۲	لعان کا بیان۔	۱۴۰	۱۴۲	لعان کا بیان۔	۱۴۰
۱۴۵	کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔	۱۴۱	۱۴۵	کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔	۱۴۱
۱۴۶	لعان کرنے والوں کا قسم کھانا۔	۱۴۲	۱۴۶	لعان کرنے والوں کا قسم کھانا۔	۱۴۲
۱۴۶	لعان میں ابتدا مرد کرے۔	۱۴۳	۱۴۶	لعان میں ابتدا مرد کرے۔	۱۴۳
۱۴۶	جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔	۱۴۴	۱۴۶	جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔	۱۴۴
۱۴۷	مسجد میں لعان کرنا۔	۱۴۵	۱۴۷	مسجد میں لعان کرنا۔	۱۴۵
۱۴۸	حضور کا ارشاد کہ اگر میں گواہ کے بغیر سنگسار کرتا۔	۱۴۶	۱۴۸	حضور کا ارشاد کہ اگر میں گواہ کے بغیر سنگسار کرتا۔	۱۴۶
۱۴۸	لعان کرنے والی کا مہر۔	۱۴۷	۱۴۸	لعان کرنے والی کا مہر۔	۱۴۷
۱۴۹	لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔	۱۴۸	۱۴۹	لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔	۱۴۸
۱۴۹	لعان کرنے والوں میں جدائی کرنا دینا۔	۱۴۹	۱۴۹	لعان کرنے والوں میں جدائی کرنا دینا۔	۱۴۹
۱۵۰	بچہ لعان کرنے والی کا ہے۔	۱۵۰	۱۵۰	بچہ لعان کرنے والی کا ہے۔	۱۵۰
۱۵۰	امام کا دعا کرنا اسے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔	۱۵۱	۱۵۰	امام کا دعا کرنا اسے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔	۱۵۱
۱۵۰	تین طلاقیں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا۔	۱۵۲	۱۵۰	تین طلاقیں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا۔	۱۵۲
۱۵۰	اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔	۱۵۰	۱۵۰	اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔	۱۵۰
۱۵۱	جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں۔	۱۵۳	۱۵۱	جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں۔	۱۵۳

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۶۸	مرد کا اپنے اہل و عیال کی خدمت کرنا۔	۲۱۶	۱۵۱	حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔	۱۹۴
۱۶۸	مرد اگر بیوی کو پورا نفقہ نہ دے۔	۲۱۷	۱۵۲	مطلقہ تین یا کم از کم خود کو روکے۔	۱۹۵
۱۶۹	بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے۔	۲۱۸	۱۵۲	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ۔	۱۹۶
۱۶۸	عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا۔	۲۱۹	۱۵۲	جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خدشہ ہو۔	۱۹۷
۱۶۹	بچے کے سلسلے میں بیوی کا شوہر کی مدد کرنا۔	۲۲۰	۱۵۲	عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے۔	۱۹۸
۱۶۹	مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا۔	۲۲۱	۱۵۲	عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے۔	۱۹۹
۱۷۱	وارثہ پر بھی طرح نفقہ دیں۔	۲۲۲	۱۵۲	حائضہ سے رجوع کرنا۔	۲۰۰
	مضوہ کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑ لیا ہے چھوڑے	۲۲۳	۱۵۵	خاوند مر جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۲۰۱
۱۷۲	تو میں ذمہ دار ہوں۔		۱۵۶	سوگ والی کا سر نہ لگانا۔	۲۰۲
۱۷۲	بچہ داہرہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لیے دینا۔	۲۲۴	۱۵۶	سوگ والی کا گھر میں قسط استعمال کرنا۔	۲۰۳
۱۷۳	کتاب الاطعمہ		۱۵۷	سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہنا۔	۲۰۴
۱۷۳	پاک روزی کھاؤ۔	۲۲۵	۱۵۷	خاوند مر جائے تو بیوی کی عدت۔	۲۰۵
۱۷۴	بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا۔	۲۲۶	۱۵۸	زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد۔	۲۰۶
۱۷۴	سامنے سے کھانا۔	۲۲۷		دخول کب متحقق ہوتا ہے اور دخول و سانس	۲۰۷
۱۷۴	سارے برتن سے کھاتے پھرنا۔	۲۲۸	۱۵۹	پہلے طلاق کا حکم۔	
۱۷۶	کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے۔	۲۲۹	۱۵۹	اُس عورت کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر	۲۰۸
۱۷۶	جو پیٹ بھر کر کھائے۔	۲۳۰		نہیں ہوا۔	
۱۷۸	اللہ بھلا اور مرض پر کوئی اثر نہیں۔	۲۳۱	۱۶۰	کتاب النفقات	
۱۷۹	پتی روٹی اور حوان سفرہ پر کھانا۔	۲۳۲	۱۶۰	اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۲۰۹
۱۸۰	مستو	۲۳۳	۱۶۱	اہل و عیال کو نفقہ دینا واجب ہے۔	۲۱۰
	حضور اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک	۲۳۴		بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ اُسے	۲۱۱
۱۸۰	معلوم نہ ہو جائے کہ کیا کھانا ہے۔		۱۶۲	کس طرح خرچ کریں۔	
۱۸۱	ایک کا کھانا دوسرے کے لیے کھلا دیتا ہے۔	۲۳۵	۱۶۲	عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔	۲۱۲
۱۸۱	مومن ان کا کھانا ہے کہ ایک آنت بھرے۔	۲۳۶	۱۶۲	اُس عورت کا نفقہ جس کا خاوند عاقل ہو جائے	۲۱۳
۱۸۱	کافران کا کھانا ہے کہ سات آنتیں بھر جائیں۔	۲۳۷		اور بچے کا نفقہ۔	
۱۸۲	ٹیک لگا کر کھانا۔	۲۳۸	۱۶۵	عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا۔	۲۱۴
۱۸۲	بھنا ہوا گوشت کھانا۔	۲۳۹	۱۶۷	عورت کے لیے خاوند رکھنا۔	۲۱۵

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۱۹۶	جہاز کھانا۔	۲۶۷	۱۸۳	حیرہ کھانا۔	۲۴۰
۱۹۶	جودہ کھجور	۲۶۸	۱۸۴	پنیر اور حبس	۲۴۱
۱۹۷	دو کھجوریں ملا کر کھانا	۲۶۹	۱۸۵	چقندر اور جو	۲۴۲
۱۹۷	لکڑی	۲۷۰		گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا۔	۲۴۳
۱۹۷	کھجور کی برکت	۲۷۱	۱۸۴	دستی کا گوشت جھانکنا۔	۲۴۴
۱۹۷	دو کھانے ایک ساتھ کھانا	۲۷۲	۱۸۵	گوشت چھری سے کاٹنا۔	۲۴۵
۱۹۷	دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھانا کھانا۔	۲۷۳	۱۸۶	حضور نے کبھی کسی کھانے کی بُرائی نہیں کی۔	۲۴۶
۱۹۸	لہسن اور بدبو دار چیزوں کی کراہت۔	۲۷۴	۱۸۶	جو کے آٹے میں بھونکیں مارنا۔	۲۴۷
۱۹۸	پیلو کا پیل۔	۲۷۵	۱۸۶	حضور ادا آپ کے صحاب کیا کھاتے تھے۔	۲۴۸
۱۹۹	کھانے کے بعد کُلی کرنا۔	۲۷۶	۱۸۷	حلبینہ	۲۴۹
	رمال کے ساتھ پو پھٹنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔	۲۷۷	۱۸۸	شرید	۲۵۰
۱۹۹	رُومال	۲۷۸	۱۸۸	کھیتی ہوئی بکری نیز دستی اور پیلو کا گوشت۔	۲۵۱
۲۰۰	کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے۔	۲۷۹	۱۸۹	اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے۔	۲۵۲
۲۰۰	خادم کے ساتھ کھانا۔	۲۸۰	۱۸۹	حکس	۲۵۳
۲۰۰	شکر گزار کھانے والا اور صابر روزہ دار کی طرح ہے	۲۸۱	۱۹۰	چاندی کے طبع کردہ برتنوں میں کھانا۔	۲۵۴
	جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے۔	۲۸۲	۱۹۰	کھانے کا بیان	۲۵۵
۲۰۰	شام کا کھانا آجائے تو نماز عشاء کی جلدی نہ کرے۔	۲۸۳	۱۹۱	سبزی تڑکانی	۲۵۶
۲۰۱	دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے۔	۲۸۴	۱۹۲	مینھی چیز اور شہد	۲۵۷
۲۰۲	کتاب العقیقہ	۲۸۵	۱۹۲	کدو	۲۵۸
۲۰۲	بچے کا نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔	۲۸۶	۱۹۲	اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا۔	۲۵۹
۲۰۵	عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا۔	۲۸۷	۱۹۳	دوسرے کو دعو کر کے خود کسی کام میں مشغول ہو جانا	۲۶۰
۲۰۵	اذنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لیے خبر کیا جائے	۲۸۸	۱۹۳	شور بہ	۲۶۱
	رجب میں جو بتوں کے نام پر قربانی دی جائے۔	۲۸۹	۱۹۳	سکھایا ہوا گوشت۔	۲۶۲
۲۰۶		۲۹۰	۱۹۴	دستر خوان پر دوسرے کو چیز پیش کرنا	۲۶۳
		۲۹۱	۱۹۴	تازہ کھجوریں لکڑی کے ساتھ کھانا	۲۶۴
		۲۹۲	۱۹۵	کھجوریں تقسیم کرنا۔	۲۶۵
		۲۹۳	۱۹۵	تراوند خشک کھجوریں	۲۶۶

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۲۲	مُشَدِّد مَعبُورہ اور عَجَبہ کرنا مکروہ ہے۔	۳۱۳	۲۷۱	پارہ ۲۲۳	
۲۲۲	مُرخ	۳۱۴	۲۷۲	قزوین اور شکار پر رسم اشد پڑھنا۔	۲۸۹
۲۲۳	گھوڑے کا گوشت	۳۱۵	۲۷۳	غذائے مارا ہوا شکار	۲۹۰
۲۲۳	پالتو گدھوں کا گوشت	۳۱۶	۲۷۴	تیر کے دوسرے سرے سے مارا ہوا شکار	۲۹۱
۲۲۵	دانتوں والا ہر دندہ حرام ہے	۳۱۷	۲۷۵	کمان سے شکار کرنا	۲۹۲
۲۲۶	مردار کی کھال	۳۱۸	۲۷۶	روٹے اور گولی ہارنا	۲۹۳
۲۲۶	مَشک	۳۱۹	۲۷۷	شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنے کا حکم	۲۹۴
۲۲۷	خِرگوش	۳۲۰	۲۷۸	اگر کتا شکار میں سے کھائے	۲۹۵
۲۲۸	گدھ	۳۲۱	۲۷۹	بوٹھار دو تین دن بعد ملے	۲۹۶
۲۲۸	بچے ہوئے یا بچنے والے گھی میں چوبھا کرنا۔	۳۲۲	۲۸۰	جب شکار کے پاس دو سر اکتائے۔	۲۹۷
۲۲۹	چھوٹے مردار یا نشان لگانا	۳۲۳	۲۸۱	شکار کے احکام	۲۹۸
۲۲۹	مشتکر مال غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی جانور کو ذبح کرے۔	۳۲۴	۲۸۲	پہاڑی شکار	۲۹۹
۲۲۹	بھاگے ہوئے اونٹ کو اُس قوم کا کوئی فرد قتل کرے	۳۲۵	۲۸۳	دیباہ شکار حلال ہے۔	۳۰۰
۲۳۰	سے شکار کرے۔	۳۲۶	۲۸۴	مڑی کھانا	۳۰۱
۲۳۰	حالتِ اضطرار میں کھانا۔	۳۲۷	۲۸۵	میرسوں کے برتن اور مردار	۳۰۲
۲۳۱	کتاب الاضاحی		۲۸۶	جو ذبیحہ پر جان بوجھ کر رسم اشد پڑھے۔	۳۰۳
۲۳۲	قربانی کرنا سنت ہے	۳۲۸	۲۸۷	جو تھانوں پر اشدتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔	۳۰۴
۲۳۲	امام نے لوگوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔	۳۲۹	۲۸۸	حضور نے فرمایا ہے کہ اشد تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیے۔	۳۰۵
۲۳۲	مسافروں اور عورتوں کی قربانی	۳۳۰	۲۸۹	جو چیز خون بہادے اُس سے ذبح کرے۔	۳۰۶
۲۳۳	قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش	۳۳۱	۲۹۰	عورت اور لونڈی کا ذبیحہ	۳۰۷
۲۳۳	جس نے کہا کہ قربانی صرف عید کے روز ہے	۳۳۲	۲۹۱	دانت پڑی اور ناخن سے ذبح کیا جائے۔	۳۰۸
۲۳۳	قربانی اور نذرینہ گاہ میں	۳۳۳	۲۹۲	جاہلوں کا ذبیحہ	۳۰۹
۲۳۵	حضور نے دو بیگلوں کا لے دینے کی قربانی دی	۳۳۴	۲۹۳	اپنی کتاب کا ذبیحہ اور عربی وغیرہ کا	۳۱۰
۲۳۵	ابوبکر کے لیے چھاپے بچے کی اجازت	۳۳۵	۲۹۴	جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔	۳۱۱
۲۳۶	قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔	۳۳۶	۲۹۵	نحر اور ذبح	۳۱۲
۲۳۶	جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔	۳۳۷			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۳۳۷	قربانی نماز کے بعد کی جائے	۲۳۷	۳۵۸	کھڑے ہو کر پینا	۲۵۱
۳۳۸	نماز سے پہلے قربانی دی تو وہ دوبارہ دے	۲۳۷	۳۵۹	اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا	۲۵۲
۳۳۹	ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنا۔	۲۳۸	۳۶۰	پینے میں دائیں جانب والا زیادہ مقدار ہے	۲۵۲
۳۴۰	ذبح کے وقت تکبیر کرنا	۲۳۸	۳۶۱	دائیں جانب والے سے اجازت لے کر بڑے	۲۵۲
۳۴۱	جب ذبح کرنے کے لیے قربانی صحیح دی تو اس حاجی	۲۳۸		آدمی کو پہلے پلاتا۔	
	پر کوئی چیز حرام نہیں۔		۳۶۲	چٹو سے عرض کا پانی پینا۔	۲۵۲
۳۴۲	قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ		۳۶۳	چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا	۲۵۲
	لیں۔		۳۶۴	برتنوں کو ٹھکانا کر رکھنا	۲۵۲
		۲۳۹	۳۶۵	مشک کا منہ کھول کر پانی پینا	۲۵۲
		۲۴۱	۳۶۶	مشک سے منہ لگا کر پانی پینا	۲۵۵
۳۴۳	شراب پینا خیطانی کا ہے	۲۴۱	۳۶۷	برتن کے اندر سانس لینا	۲۵۵
۳۴۴	انگوٹھی کی شراب	۲۴۲	۳۶۸	دو یا تین سانسوں میں پینا	۲۵۵
۳۴۵	شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں		۳۶۹	سونے کے برتن میں پینا	۲۵۵
	سے بنتی تھی۔	۲۴۲	۳۷۰	چاندی کے برتن میں پینا	۲۵۶
۳۴۶	ریت نامی شہد کی شراب	۲۴۳	۳۷۱	پیالوں میں پینا	۲۵۷
۳۴۷	شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے	۲۴۳	۳۷۲	حضور کے پیالے یا برتن سے پینا	۲۵۷
۳۴۸	دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا	۲۴۴	۳۷۳	برکت والا پانی پینا	۲۵۸
۳۴۹	برتنوں اور پیالوں میں بنید بنانا	۲۴۵			
۳۵۰	شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور	۲۴۵			
	نے اجازت دے دی۔		۳۷۴	مرض کے کفارہ ہونے کا بیان	۲۵۹
۳۵۱	کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے۔	۲۴۶	۳۷۵	شدت مرض	۲۶۰
۳۵۲	جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا	۲۴۷	۳۷۶	سب لوگوں سے زیادہ انبیاء علیہم السلام کی آزمائش	
۳۵۳	پکی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانے سے اگر نشہ لائے تو	۲۴۷		ہوئی۔	۲۶۱
	نہ ملایا جائے۔		۳۷۷	بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔	۲۶۲
۳۵۴	دودھ پینا	۲۴۸	۳۷۸	بیہوش کی عیادت کرنا۔	۲۶۲
۳۵۵	مینٹھا پانی تلاش کرنا	۲۵۰	۳۷۹	ریاحی مرگی کی فضیلت	۲۶۳
۳۵۶	دودھ میں پانی ڈال کر پینا	۲۵۰	۳۸۰	ناہینا ہونے کی فضیلت	۲۶۳
۳۵۷	مینٹھی چیز اور شہد پینا	۲۵۱	۳۸۱	عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا	۲۶۳

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۷۷	ناک میں قسط ہندی ڈالنا	۴۰۵	۲۶۴	بچوں کی عیادت کرنا	۳۸۶
۲۷۸	چکنے کس وقت لگوانے	۴۰۶	۲۶۵	درہاتیوں کی عیادت کرنا	۳۸۳
۲۷۸	مصرانہ احرام کی حالت میں چکنے لگوانا	۴۰۷	۲۶۵	مشرک کی عیادت کرنا	۳۸۴
۲۷۸	بیماری کے باعث چکنے لگوانا	۴۰۸		عیادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں	۳۸۵
۲۷۹	سر میں چکنے لگوانا	۴۰۹	۲۶۵	باجماعت نماز ادا کر لیں۔	
۲۷۹	ورد شقیقہ یا مسودہ کے باعث چکنے لگوانا	۴۱۰	۲۶۶	مریض پر ہاتھ رکھنا	۳۸۶
۲۷۹	تکلیف کے باعث سر منڈانا	۴۱۱	۲۶۶	مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے	۳۸۷
۲۸۰	جو کسی کو دانے یا خود داغ لگوانے	۴۱۲	۲۶۷	عیادت کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا۔	۳۸۸
۲۸۱	تکلیف کے باعث آنکھ میں اشمہ یا سرمہ لگانا	۴۱۳	۲۶۸	مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے۔	۳۸۹
۲۸۱	جذام (کولہ)	۴۱۴	۲۶۹	مریض کا کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ	۳۹۰
۲۸۱	نہق میں آنکھ کے لیے شفا ہے۔	۴۱۵	۲۷۰	مریض بچے کو دعا کروانے کے لیے لے جانا	۳۹۱
۲۸۲	منہ میں دوا رکھ دینا	۴۱۶	۲۷۰	مریض کا موت کی آرزو کرنا	۳۹۲
۲۸۲	بیمار کو ٹھلانا	۴۱۷	۲۷۱	عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا	۳۹۳
۲۸۳	گلے کی بیماری	۴۱۸	۲۷۲	عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دُعا کرنا	۳۹۴
۲۸۳	دستوں کا علاج	۴۱۹	۲۷۲	وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دُعا کرنا	۳۹۵
۲۸۴	پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں	۴۲۰			
۲۸۴	نمونہ	۴۲۱	۲۷۳	کتاب الطب	
۲۸۵	خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا	۴۲۲		اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے شفا اتاری	۳۹۶
۲۸۵	بخار جنم کی گرمی سے ہے۔	۴۲۳	۲۷۴	ہے۔	
۲۸۶	ایسی جگہ سے نکلنا جس کی آب و ہوا اچھی نہ ہو۔	۴۲۴	۲۷۴	کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے	۳۹۷
۲۸۶	طاعون کے متعلق روایتیں۔	۴۲۵	۲۷۵	شفا تین چیزوں میں ہے۔	۳۹۸
۲۸۹	طاعون پر صبر کرنے کا اجر	۴۲۶		شہد سے علاج۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا	۳۹۹
۲۸۹	قراچی سے معودین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا	۴۲۷	۲۷۵	ہے۔	
۲۸۹	سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا	۴۲۸	۲۷۶	اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا	۴۰۰
۲۹۰	دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا	۴۲۹	۲۷۶	اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا	۴۰۱
۲۹۰	نظر گلنے پر دم کرنا	۴۳۰	۲۷۷	کلونجی (کالا دانہ)	۴۰۲
۲۹۱	نظر واقعی لگ جاتی ہے۔	۴۳۱	۲۷۷	مریض کو تلبینہ دینا	۴۰۳
۲۹۱	سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے پر دم کرنا	۴۳۲	۲۷۷	ناک میں دوائی ڈالنا	۴۰۴

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۰۷	کپڑوں کو سمیٹنا	۲۵۶	۲۹۲	پارہ ۲۲	
۲۰۷	ٹخنوں سے نیچے جتنا کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔	۲۵۷	۲۹۲	حضور کا دم کرنا	۲۳۳
۲۰۷	جو ازراہ تکبیر کپڑے گھسیٹتا ہوا چلے	۲۵۸	۲۹۳	دم کرتے وقت خشک کرنا	۲۳۴
۲۰۸	حاشیہ والی آثار	۲۵۹	۲۹۵	تکلیف کی جگہ پر دم کرنے والے کا دایاں ہاتھ پھیرنا۔	۲۳۵
۲۰۹	بادر	۲۶۰			
۲۰۹	تیمیں پہننا	۲۶۱	۲۹۵	عورت کا مرد پر دم کرنا	۲۳۶
۲۱۰	تیمیں کا سینے کے پاس گر بیان	۲۶۲	۲۹۵	جو دم نہ کرے	۲۳۷
۲۱۱	جو سفر میں تنگ کشتیوں کا لالہ بچہ پہنے	۲۶۳	۲۹۶	ٹنگوں لینا	۲۳۸
۲۱۲	جہاد میں اونی جتہ پہننا	۲۶۴	۲۹۶	خال لینا	۲۳۹
۲۱۲	تجا اندیشی فردی پہننا	۲۶۵	۲۹۷	بامہ کوئی چیز نہیں	۲۴۰
۲۱۲	ٹوپیاں	۲۶۶	۲۹۷	کہانت	۲۴۱
۲۱۲	شلواریں	۲۶۷	۲۹۸	جادو	۲۴۲
۲۱۲	عالمے (پگڑیاں)	۲۶۸	۳۰۰	شرک اور جادو چاک کرنے والی چیزیں ہیں	۲۴۳
۲۱۲	کپڑے اور سر اور منہ کو بھانپ لینا	۲۶۹	۳۰۰	کیا جادو کا توڑ کیا جائے۔	۲۴۴
۲۱۵	نود کا استعمال	۲۷۰	۳۰۱	حضور پر جادو کیا گیا	۲۴۵
۲۱۵	حاشیہ والی چادر اور شملہ	۲۷۱	۳۰۲	جادو کے اثر کا بیان	۲۴۶
۲۱۷	حاشیہ دار چادریں اور کپڑے	۲۷۲	۳۰۲	جادو کا عملہ کھجور سے علاحدہ	۲۴۷
۲۱۸	کپڑے میں شوف ہو کر بیٹھنا	۲۷۳	۳۰۲	بامہ کوئی چیز نہیں	۲۴۸
۲۱۹	ایک ہی کپڑے میں ملوث ہو جانا	۲۷۴	۳۰۳	عدولی کوئی چیز نہیں	۲۴۹
۲۱۹	کالا کپڑے	۲۷۵	۳۰۳	حضور کو زہر دیا گیا	۲۵۰
۲۲۰	سبز کپڑے	۲۷۶	۳۰۴	زہر پینا اور اسے اپنے خوف کا علاج بنانا	۲۵۱
۲۲۱	سفید کپڑے	۲۷۷	۳۰۵	گدھی کا دورہ	۲۵۲
۲۲۱	ریشم پہننا اور بچکانا کتنا جائز ہے	۲۷۸	۳۰۵	اگر ترن میں کھٹی گر جائے	۲۵۳
۲۲۲	ریشم کو چھوٹنا	۲۷۹	۳۰۶	کتاب التلباس	
۲۲۵	ریشمی بستر بچکانا	۲۸۰			
۲۲۵	مصری ریشمی کپڑا پہننا	۲۸۱	۳۰۶	زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے	۲۵۴
۲۲۵	مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت	۲۸۲	۳۰۶	جو بغیر تکبیر ازراہ لٹکاے	۲۵۵

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۳۲۰	بار مستعار لینا	۵۱۱	۳۲۶	عورتوں کے لیے ریشمی کپڑے	۳۸۳
۳۲۰	بالیاں	۵۱۲	۳۲۶	حصوں کا لباس اور بستر کے بارے میں قناعت فرمانا	۳۸۴
۳۲۰	بچوں کے بار	۵۱۳	۳۲۸	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے	۳۸۵
۳۲۱	عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں۔	۵۱۴	۳۲۹	مردوں کے لیے زعفرانی رنگ	۳۸۶
	عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا۔	۵۱۵	۳۲۹	زعفرانی رنگ کے کپڑے	۳۸۷
۳۲۱			۳۲۹	سُرخ رنگ کے کپڑے	۳۸۸
۳۲۲	موتھیں کترانا	۵۱۶	۳۲۹	سُرخ رنگ کے کڈے	۳۸۹
۳۲۲	ناخن کٹوانا	۵۱۷	۳۲۹	بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے	۳۹۰
۳۲۲	دار میں بڑھانا	۵۱۸	۳۳۰	پہلے داہنا جوتا پہننے	۳۹۱
۳۲۲	بڑھاپے کے بارے میں	۵۱۹	۳۳۱	پہلے بائیں جوتا اتارے	۳۹۲
۳۲۲	مصناب	۵۲۰	۳۳۱	ایک جوتا پہنی کر نہ چلو	۳۹۳
۳۲۲	گھنگھریالے بال	۵۲۱		جوتے میں ایک یا دو تھکے جوتا	۳۹۴
۳۲۶	بالوں کو گوند سے جمانا	۵۲۲	۳۳۲	چرخے کا سرخ تیر	۳۹۵
۳۲۷	ہنگ نکالنا	۵۲۳	۳۳۳	چٹائی ذریعہ پر بیٹھنا	۳۹۶
۳۲۹	گیسور رکھنا	۵۲۴	۳۳۴	سونے کے بن	۳۹۷
۳۵۰	بال چھوٹے بڑے رکھنا	۵۲۵	۳۳۴	سونے کی انگوٹھیاں	۳۹۸
۳۵۰	عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا	۵۲۶	۳۳۵	چاندی کی انگوٹھیاں	۳۹۹
۳۵۱	سر اور ہاڑھی میں خوشبو لگانا	۵۲۷	۳۳۵	سونے اور چاندی کی انگوٹھیں بھینکنا	۵۰۰
۳۵۱	لنگھی کرنا	۵۲۸	۳۳۶	انگوٹھی کا نگینہ	۵۰۱
۳۵۱	حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں لنگھی کرنا	۵۲۹	۳۳۶	لوہے کی انگوٹھی	۵۰۲
۳۵۱	مرد کا سر میں لنگھی کرنا	۵۳۰	۳۳۷	انگوٹھی کے نقوش	۵۰۳
۳۵۱	میشک کے بارے میں	۵۳۱	۳۳۷	چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا	۵۰۴
۳۵۲	بہترین خوشبو لگانا	۵۳۲	۳۳۸	مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کا استعمال	۵۰۵
۳۵۲	جو خوشبو روز نہ کرے	۵۳۳	۳۳۸	جو بھینسل کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے	۵۰۶
۳۵۲	عطر لگانا	۵۳۴	۳۳۹	حصوں نے فرمایا ہے کہ انگوٹھی معقش نہ کرنا	۵۰۷
۳۵۲	خوب رو رہنے کے لیے دانتوں کو شادہ کرنا	۵۳۵	۳۳۹	کیا انگوٹھی پر تین سطحوں میں نقش کر دے	۵۰۸
۳۵۲	بالوں کو جوڑنا۔	۵۳۶	۳۳۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	۵۰۹
			۳۳۹	عورتوں کے ہار اور کپڑے	۵۱۰

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۵۳۷	عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا	۳۵۴	۵۵۹	والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے	۳۶۳
۵۳۸	بال جڑواتے والی	۳۵۴	۵۶۰	کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے	۳۶۴
۵۳۹	گودنے والی	۳۵۵	۵۶۱	والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔	۳۶۵
۵۴۰	گودانے والی	۳۵۶	۵۶۲	والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے	۳۶۶
۵۴۱	تصویریں رکھنا	۳۵۶	۵۶۳	مشرک باپ سے صلہ رحمی	۳۶۶
۵۴۲	قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو عذاب ہوگا۔	۳۵۶	۵۶۴	عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا۔	۳۶۷
۵۴۳	تصویریں توڑ دینا	۳۵۷	۵۶۵	مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۳۶۷
۵۴۴	جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے	۳۵۸	۵۶۶	صدر جمعی کی فضیلت	۳۶۷
۵۴۵	جو تصویریں پر بیٹھنا پستہ کرتا ہے۔	۳۵۸	۵۶۷	رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔	۳۶۸
۵۴۶	نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی	۳۶۰	۵۶۸	صدر جمعی کے باعث رشتہ میں فراخی	۳۶۸
۵۴۷	تصویر والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے	۳۶۰	۵۶۹	جو رشتہ داری جوڑے خدا اس سے خوش ہو کر رہے گا۔	۳۶۹
۵۴۸	جو تصویر والے گھر میں داخل ہو	۳۶۱	۵۷۰	رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی قرار پاتی ہے۔	۳۶۹
۵۴۹	جس نے مستور پر لعنت کی	۳۶۱	۵۷۱	بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔	۳۷۰
۵۵۰	مستور سے کیا مت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں رُوح پھونک۔	۳۶۱	۵۷۲	جس نے حالتِ شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا۔	۳۷۰
۵۵۱	کس کے پیچھے سواری پر بیٹھنا	۳۶۱	۵۷۳	دوسرے کے بچے کو کھیلنے دینا اُس سے بوسہ دینا اور اُس سے ہنستا ہونا۔	۳۷۰
۵۵۲	ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا	۳۶۱	۵۷۴	بچے سے پیار کرنا، اُس سے بوسہ دینا اور گلے لگانا۔	۳۷۱
۵۵۳	سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا	۳۶۲	۵۷۵	اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوا حقے کئے ہیں۔	۳۷۲
۵۵۴	حضور کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا	۳۶۲	۵۷۶	اولاد کو اس غور سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی۔	۳۷۲
۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	۳۶۲	۵۷۷	بچے کو گود میں لینا	۳۷۳
۵۵۶	چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا	۳۶۳	۵۷۸	بچے کو ران پر بٹھانا	۳۷۳
	کتاب الادب		۵۷۹	وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے	۳۷۴
۵۵۷	والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔	۳۶۳			
۵۵۸	حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے مستحق کون ہے۔	۳۶۴			

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۹۰	نہایت کی برائی	۶۲۲	۳۷۴	تہنیم کی پرورش کرنے کی فضیلت	۵۸۰
۳۵۱	حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے	۶۰۳	۳۷۴	بیواؤں کے لیے محنت کرنے والا	۵۸۱
۳۹۱	بنی بنجارہ		۳۷۵	مساکین کے لیے محنت کرنے والا	۵۸۲
	مفسدون اور مشرک لوگوں کے متعلق پیشہ پیچھے	۶۰۴	۳۷۵	آدمیوں اور جانوروں پر ترس کھانا	۵۸۳
۳۹۱	کیا کہا جاسکتا ہے۔		۳۷۷	پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا	۵۸۴
۳۹۲	چٹکی کھانا کبیرو گناہوں سے ہے	۶۰۵		بیس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ بے خوف	۵۸۵
۳۹۲	چٹکی خوردی کی برائی	۶۰۶	۳۷۷	نہیں ہے۔	
۳۹۲	جھوٹی بات کہنے سے بچو	۶۰۷	۳۷۸	کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے	۵۸۶
۳۹۳	دو غلطی بات کرنے والے کے متعلق	۶۰۸		جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے	۵۸۷
۳۹۳	کسی کی بات سن کر اپنے ساتھی سے جا کھنا	۶۰۹	۳۷۸	ہمسائے کو نہ ستائے۔	
۳۹۳	کیسی تعریف نا پسندیدہ ہے	۶۱۰		ہمسائیگی کا حق دروازوں کی نزدیکی کے مطابق	۵۸۸
۳۹۴	اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے	۶۱۱	۳۷۹	ہے۔	
۳۹۴	اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔	۶۱۲	۳۷۹	نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے۔	۵۸۹
۳۹۵	سعد و غیبت کی ممانعت	۶۱۳	۳۷۹	اچھے طرح گفتگو کرنا	۵۹۰
۳۹۵	بدگمانی سے بچو	۶۱۴	۳۸۰	ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا	۵۹۱
۳۹۶	کیسا گمان کیسا سستا ہے۔	۶۱۵	۳۸۰	مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا	۵۹۲
۳۹۷	مومن اپنے گناہوں پر پردہ ڈالے	۶۱۶	۳۸۲	پارہ — ۲۵	
۳۹۷	تکبر	۶۱۷			
۳۹۷	قطع کلام	۶۱۸	۳۸۲	اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی قصداً ہے	۵۹۳
۳۹۹	نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات	۶۱۹		حضور نقش گو نہ تھے اور نہ نقش گوئی کے قریب	۵۹۴
	کیا دوست سے روزانہ صبح و شام ملاقات	۶۲۰	۳۸۲	ہیں کرتے تھے۔	
۳۹۹	کر۔ یہ۔		۳۸۲	حسن اخلاق اور سخاوت	۵۹۵
۴۰۰	ملاقات کرنا اور اس کے باں کھانا	۶۲۱	۳۸۵	آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے	۵۹۶
۴۰۰	دخود کی خاطر آرائش کرنا	۶۲۲	۳۸۶	محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹی ہے۔	۵۹۷
۴۰۰	اخوت اور دوستی	۶۲۳	۳۸۶	اللہ کے لیے محبت کرنا	۵۹۸
۴۰۱	جستہ اور ہنسا	۶۲۴	۳۸۶	ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا	۵۹۹
۴۰۵	سچوں کے ساتھ رہو	۶۲۵	۳۸۷	گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے	۶۰۰
۴۰۵	اچھا چال چلن	۶۲۶	۳۸۹	لوگوں کا ذکر کس طرح کرے	۶۰۱

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۶۲۷	اذیت پر صبر کرنا	۶۰۶	۶۵۰	لفظاً ترک کرنا اسکے بارے میں	۶۲۸
۶۲۸	جو محقق کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو	۶۰۶	۶۵۱	لفظاً ترک کرنا۔ کہنے کے متعلق	۶۲۸
۶۲۹	جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ بھی		۶۵۲	خدا سے محبت رکھنے کی نشانی	۶۲۲
	وہی کچھ ہے۔		۶۵۳	کس سے افسانہ دور ہو جائے کہنا	۶۲۲
۶۳۰	جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری		۶۵۴	کسی کو مرنے کا کہنا	۶۲۳
	کے باعث کافر نہ کہے۔		۶۵۵	لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔	۶۲۵
۶۳۱	حکم الہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز		۶۵۶	کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس نبیٹ ہو گیا۔	۶۲۶
	ہے۔		۶۵۷	زمانے کو پرانہ کہو	۶۲۶
۶۳۲	غصے سے بچنا	۶۱۱	۶۵۸	منفلس وہ جو قیامت کے روز منفلس رہے	۶۲۶
۶۳۳	حیا	۶۱۲	۶۵۹	کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان	۶۲۷
۶۳۴	جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر	۶۱۲	۶۶۰	کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے	۶۲۸
۶۳۵	دینی مسائل پر چھنے سے شرما نہیں چاہیئے۔	۶۱۲	۶۶۱	اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام	۶۲۸
۶۳۶	آسانی اختیار کرنا	۶۱۳	۶۶۲	حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت	
۶۳۷	لوگوں سے نسنہہ پیشانی کے ساتھ ملنا	۶۱۵		تر رکھو۔	۶۳۸
۶۳۸	لوگوں کے ساتھ رفاکاری برتنا	۶۱۶	۶۶۳	حزن نام رکھنا	۶۳۹
۶۳۹	مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ٹوسا جاتا	۶۱۷	۶۶۴	نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا	۶۳۹
۶۴۰	مہمان کا حق	۶۱۷	۶۶۵	جو اہل بیت کے ناموں پر نام رکھے	۶۴۰
۶۴۱	مہمان کی عزت اور خدمت کرنا	۶۱۷	۶۶۶	ولید بن ولید کا نام	۶۴۲
۶۴۲	مہمان کے لیے پر محنت کھانے تیار کرنا	۶۱۹	۶۶۷	اپنے کا نام لکھنا کر لینا	۶۴۳
۶۴۳	مہمان کے نزدیک عصہ اور رنج کا اظہار کرنا	۶۲۰	۶۶۸	پیدائش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا	۶۴۳
	نامناسب ہے۔		۶۶۹	دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت	
۶۴۴	مہمان کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے			رکھنا۔	۶۴۴
	تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔		۶۷۰	جو نام اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند ہے۔	۶۴۴
۶۴۵	بڑھلا کا ادب کرنا	۶۲۱	۶۷۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۶۴۵
۶۴۶	کیسا شعر، رجز اور حدیث خوانی جائز ہے۔	۶۲۲	۶۷۲	صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں	۶۴۷
۶۴۷	مشرکین کی ہجو گوئی۔	۶۲۵	۶۷۳	یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ	
۶۴۸	نا پسندیدہ شاعری	۶۲۷		یہ صحیح نہیں ہے۔	۶۴۸
۶۴۹	حضور کا دوزبان نہ محاورے استعمال کرنا	۶۲۷	۶۷۴	آسمان کی جانب دیکھنا	۶۴۸

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۶۷۵	۴۴۹	پانی اور مٹی میں لکڑی ملنا	۶۹۸	۴۴۹	جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت
۶۷۶	۴۴۹	اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کرینا			طلب کرے۔
۶۷۷	۴۵۰	تعب کے وقت تکبیر و تسبیح کرنا	۶۹۹	۴۵۰	بچوں کو نہ کرنا
۶۷۸	۴۵۱	لکڑی پھینکنے کی ممانعت	۷۰۰	۴۵۱	مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو
۶۷۹	۴۵۱	پھینکنے والا الحمد للہ کے			سلام کرنا۔
۶۸۰	۴۵۱	پھینکنے والا الحمد للہ کے تو اس کا جواب	۷۰۱	۴۵۱	جب کوئی پوچھے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا
۶۸۱		پھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور حیاتی			کر میں ہوں۔
	۴۵۲	کے وقت کیا نا پسند ہے۔	۷۰۲	۴۵۲	جواب میں تَلَّيْتُ السَّلَامَ کرنا
۶۸۲	۴۵۲	جب کوئی چھینکے تو اس سے کیا جواب دیا جائے	۷۰۳	۴۵۲	جب کوئی کہے کہ تم کو سلام کہتا ہے۔
۶۸۳		مگر چھینکے والا الحمد للہ کے تو جواب نہ	۷۰۴		ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک
	۴۵۲	دیا جائے۔			بیٹھے ہوئے ہوں۔
۶۸۴	۴۵۲	جانی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔	۷۰۵	۴۵۲	جو اس وقت تک گناہ کے ترکب کو سلام نہ کرے
	۴۵۲	کتاب الِاسْتِئْذَانِ	۷۰۶	۴۵۲	اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔
۶۸۵	۴۵۲	سلام کی ابتدا کرنا	۷۰۷	۴۵۲	ذریعوں کے سوال کا جواب کس طرح دیا جائے۔
۶۸۶	۴۵۲	بیز اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جانا	۷۰۸	۴۵۲	جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد
۶۸۷	۴۵۵	اَسْلَمَ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے			کے خلاف لکھا ہو تاکہ صورت حال واضح ہو
۶۸۸	۴۵۷	تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں	۷۰۹	۴۵۷	جائے۔
۶۸۹	۴۵۷	سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۷۱۰	۴۵۷	اہل کتاب کے لیے خط کس طرح لکھا جائے۔
۶۹۰	۴۵۷	چلنے والا چلنے ہوئے کو سلام کرے	۷۱۱	۴۵۷	خط کی ابتدا کس لفظوں سے کی جائے۔
۶۹۱	۴۵۸	چھوٹا بڑے کو سلام کرے	۷۱۲	۴۵۷	حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے
۶۹۲	۴۵۸	سلام کا پھیلنا			ہر جاؤ۔
۶۹۳	۴۵۹	واکف اللہ واکف سب کو سلام کرنا	۷۱۱	۴۵۸	معاذ کرنا
۶۹۴	۴۵۹	پہرے کی آیت	۷۱۲	۴۵۹	دونوں ہاتھ پکڑنا
۶۹۵	۴۶۰	اجازت لینے کا حکم اس لیے ہے کہ نظر نہ	۷۱۳	۴۵۹	پارہ — ۲۶ —
		پڑے۔			
۶۹۶	۴۶۱	شریگاہ کے سوا دوسرے اعضاء کا کرنا	۷۱۳	۴۶۲	معاذ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا
۶۹۷	۴۶۱	سلام کرنا اور تین بار اجازت مانگنا	۷۱۴	۴۶۳	جو جواب میں تَلَّيْتُ وَتَقَرَّبْتُ کہے
			۷۱۵	۴۶۴	کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۴۸۵	۴۳۹	افضل استغفار	۴۸۷	۴۱۶	جلس کے قرآنی آداب
۴۸۷	۴۴۰	حضور کا روزانہ دن اور رات میں استغفار کرنا	۴۸۷	۴۱۷	بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا
۴۸۷	۴۴۱	توبہ کرنا	۴۸۷	۴۱۸	گھنٹوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا
۴۸۸	۴۴۲	دائیں کروٹ لیٹنا	۴۸۷	۴۱۹	جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے
۴۸۸	۴۴۳	طہارت کی حالت میں رات گزارے	۴۸۷	۴۲۰	ہر کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے
۴۸۹	۴۴۴	سوئے وقت کیا پڑھے	۴۸۷	۴۲۱	تخت پر نماز
۴۹۱	۴۴۵	دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے	۴۸۷	۴۲۲	جس کو تکبیر پیش کیا جائے
۴۹۱	۴۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	۴۸۷	۴۲۳	نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا
۴۹۱	۴۴۷	رات کو جاگ اٹھئے تو یہ دعا پڑھے	۴۸۷	۴۲۴	مسجد میں قیلولہ کرنا
۴۹۲	۴۴۸	سوئے وقت بحیرہ نعیم پڑھنا	۴۸۷	۴۲۵	جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا
۴۹۲	۴۴۹	سوئے وقت، تہودۃ کچھ قرآن مجید سے پڑھنا۔	۴۸۷	۴۲۶	جس میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا۔
۴۹۲	۴۵۰	بستر جہاز کر سونا	۴۸۷	۴۲۷	جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے
۴۹۲	۴۵۱	آدھی رات کے وقت کی دعا	۴۸۷	۴۲۸	چٹ لیٹنا
۴۹۲	۴۵۲	بیت الخلا میں جانے کے وقت کی دعا	۴۸۷	۴۲۹	تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں
۴۹۲	۴۵۳	صبح اٹھنے پر کیا پڑھے	۴۸۷	۴۳۰	راز کی حفاظت کرنا
۴۹۲	۴۵۴	نماز میں پڑھنے کی دعا	۴۸۷	۴۳۱	جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں حرج نہیں۔
۴۹۵	۴۵۵	نماز کے بعد کی دعا	۴۸۷	۴۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا
۴۹۶	۴۵۶	جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے	۴۸۷	۴۳۳	سوئے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو
۴۹۸	۴۵۷	دعا میں تاقیہ آرائی اچھی نہیں	۴۸۷	۴۳۴	رات کو دروازے بند کر لینا
۴۹۸	۴۵۸	یقین کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔	۴۸۷	۴۳۵	بڑا ہونے پر ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔
۴۹۸	۴۵۹	جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے۔	۴۸۷	۴۳۶	ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے۔
۴۹۹	۴۶۰	دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا	۴۸۷	۴۳۷	عماروں کے بارے میں
۴۹۹	۴۶۱	دعا میں قبلہ کو ہونا ضروری ہے	۴۸۷	۴۳۸	کتاب الدعوات
۴۹۹	۴۶۲	قبلہ رو ہو کر دعا کرنا	۴۸۷	۴۳۹	دعا مانگنے کا حکم
۵۰۰	۴۶۳	حضور کا اپنے خادم کے لیے بس عمر اور			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۵۱۲	دادی میں اترتے وقت دعا کرنا	۷۸۸		مال بڑھنے کی دعا کرنا۔	
۵۱۲	سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا	۷۸۹	۵۔	تکلیف کے وقت کی دعا	۷۹۲
۵۱۲	دُلہا کے لیے دعا کرنا	۷۹۰	۵۰۰	سخت مصیبت سے پناہ مانگنا	۷۹۵
۵۱۲	میون کے پاس آکر کیا دعا کرے	۷۹۱	۵۰۱	حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی دعا کرنا	۷۹۶
۵۱۲	حضور نے دنیا کی بھلائی کے لیے دعا کی	۷۹۲	۵۰۱	موت اور زندگی کی دعا کرنا	۷۹۷
۵۱۲	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا	۷۹۳		بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور ان کے	۷۹۸
۵۱۲	بار بار دعا کرنا	۷۹۴	۵۰۲	سرسر پہاڑ پھیرنا۔	
۵۱۵	مشرکین کے خلاف دعا کرنا	۷۹۵	۵۰۲	حضور پر درود پھینکا	۷۹۹
۵۱۶	مشرکین کے لیے دعا کرنا	۷۹۶	۵۰۳	کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیجے؟	۸۰۰
۵۱۶	حضور نے اپنے لیے دعا مانگے مغفرت کی	۷۹۷		حضور نے دعا کی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اسے	۸۰۱
۵۱۷	جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا	۷۹۸	۵۰۴	کفار اور جنت بنادے۔	
۵۱۷	حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف چہاری دعا	۷۹۹	۵۰۴	فقروں سے پناہ مانگنا	۸۰۲
۵۱۸	مقبول ہے اور چارے خلاف ان کی مقبول نہیں۔		۵۰۵	لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا	۸۰۳
۵۱۸	آمین کہنا	۸۰۰	۵۰۶	غلاب قبر سے پناہ مانگنا	۸۰۴
۵۱۸	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے کی فضیلت	۸۰۱	۵۰۷	زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا	۸۰۵
۵۱۹	سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی فضیلت	۸۰۲	۵۰۷	گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا	۸۰۶
۵۲۰	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	۸۰۳	۵۰۸	بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا	۸۰۷
۵۲۱	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا	۸۰۴		بخل سے پناہ مانگنا	۸۰۸
۵۲۱	اللہ تعالیٰ کے نالہ نام ہیں	۸۰۵	۵۰۸	بہت ہی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا	۸۰۹
۵۲۱	دعا مانگنے کے ساتھ ہیں	۸۰۶		دعا دیا اور مصیبت کو دفعہ گذشتی ہے	۸۱۰
۵۲۲	کِتَابُ الرِّفَاقِ		۵۰۹	بہت ہی ضعیفی کی عمر دنیا اللہ و رخ کے فتنے سے پناہ مانگنا۔	۸۱۱
۵۲۲	رقت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔	۸۰۷	۵۱۰	دولت مندی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۸۱۲
۵۲۲	آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال	۸۰۸	۵۱۰	مفسی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۸۱۳
۵۲۲	حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب مسافر کی طرح رہو۔	۸۰۹	۵۱۱	کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا	۸۱۴
۵۲۳			۵۱۱	استخارہ کے وقت دعا کرنا	۸۱۵
			۵۱۲	وضو کے وقت دعا کرنا	۸۱۶
			۵۱۲	بلدی پر چڑھتے وقت دعا کرنا	۸۱۷

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۲۷	حضور نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہتھتے اور زیادہ روکتے۔	۸۳۳	۵۲۳	امید اور اس کی لمبائی	۸۱۰
۵۲۸	جہنم شہوتوں سے ڈھانچی گئی ہے	۸۳۴	۵۲۴	جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول نہیں کرے گا۔	۸۱۱
۵۲۸	جنت اور جہنم ہوتے کے قسے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہیں۔	۸۳۵	۵۲۵	جو عمل رضا سے الٹی کے لیے کیا جائے	۸۱۲
۵۲۸	اس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔	۸۳۶	۵۲۵	دنیا کی چمک دمک اور اس کی جانب راغب ہونے سے بچنا۔	۸۱۳
۵۲۹	جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے	۸۳۷	۵۲۹	دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے جائے	۸۱۴
۵۲۹	جو گناہوں کو مقرر سمجھنے سے بچا	۸۳۸	۵۲۹	نیک لوگوں کا چلے جانا	۸۱۵
۵۲۹	احمال کا دار و مدار نہاتے پر ہے، اللہ بخواتی سے ڈرتا رہا۔	۸۳۹	۵۳۰	جو مال کے نقد سے بچا لیا گیا	۸۱۶
۵۳۰	بڑے ساتھیوں سے بچنے کے لیے تنہائی میں راحت ہے۔	۸۴۰	۵۳۱	حضور نے فرمایا کہ مال میں تازگی اور شگاف ہے	۸۱۷
۵۳۱	امانت داری کا اٹھ جانا	۸۴۱	۵۳۲	بوراہ خدا میں خرچ کر دیا وہی مال اپنا ہے	۸۱۸
۵۳۲	دکھاوت اور شہرت کے لیے	۸۴۲	۵۳۲	زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں۔	۸۱۹
۵۳۳	جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے	۸۴۳	۵۳۲	حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہِ احد کے برابر سونا ہوتا۔	۸۲۰
۵۳۴	تواضع اختیار کرنا	۸۴۴	۵۳۳	اصل تو نگرانِ دل کی غنا ہے	۸۲۱
۵۳۵	حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں	۸۴۵	۵۳۵	فقر کی فیصلیت	۸۲۲
۵۳۶	قیامت اچانک آئے گی۔	۸۴۶	۵۳۶	حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنرا کشیدہ کر زندگی گزاری	۸۲۳
۵۳۶	جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے۔	۸۴۷	۵۴۰	میں میں میانہ روی اور جھٹکی ہو	۸۲۴
۵۳۶	سوت کی سختی	۸۴۸	۵۴۲	امید بھی خوف کے ساتھ رہے	۸۲۵
۵۳۹	پارہ — ۲۷	۸۴۹	۵۴۲	اللہ تعالیٰ کی حرام قرائی چیزوں سے بچنا	۸۲۶
۵۳۹	نفی مسور	۸۵۰	۵۴۲	جو توکل کرے اس کے لیے اللہ کافی ہے	۸۲۷
۵۴۰	اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں کرے گا	۸۵۱	۵۴۲	سیکارِ قیل و قال نا پسندیدہ ہے۔	۸۲۸
۵۴۱	شکر کس طرح ہوگا۔	۸۵۲	۵۴۲	ربان کی حفاظت کرنا	۸۲۹
۵۴۲	قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے	۸۵۳	۵۴۵	اللہ کے خوف سے رونا	۸۳۰
			۵۴۶	اللہ سے ڈرنا	۸۳۱
			۵۴۷	گناہوں سے بچنا	۸۳۲

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۹۲	وہی تحلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی	۵۷۲	۵۶۲	دو بارہ زبردہ ہونا	۸۵۳
۵۹۲	عہد ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے	۵۷۵	۵۶۲	قیامت کے روز قصاص لیا جائے گا	۸۵۴
۵۹۵	اَلْاٰیٰمَۃُ الْیَمٰنِ وَالنُّذُوْرُ		۵۶۵	جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں گیا۔	۸۵۵
۵۹۵	لغو قسموں پر مواخذہ نہیں	۸۷۶		جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔	۸۵۶
۵۹۷	حضور کا اَیْمُ اللہ فرماتا	۸۷۷	۵۶۷		
۵۹۷	حضور کس طرح قسم کھاتے تھے	۸۷۸	۵۶۸	جنت اور دردِ رخ کا حال	۸۵۷
۶۰۲	آبا و اجداد کی قسم نہ کھاؤ	۸۷۹	۵۷۷	الضُّرُطُّ جہنم کے اوپر پڑی ہوگا	۸۵۸
۶۰۵	لاٹ و عزائی اور بیوں کی قسم نہ کھاؤ	۸۸۰	۵۸۰	حوضِ کوثر کا بیان	۸۵۹
۶۰۵	بوکسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لگئی۔	۸۸۱			
۶۰۶	جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے	۸۸۲	۵۸۵	کتابُ النُّذْرِ	
۶۰۶	جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں یہ نہیں کہنا چاہیے۔	۸۸۳	۵۸۵	تقدیر کے بارے میں	۸۶۰
۶۰۷	سخت قسمیں کھانا	۸۸۴	۵۸۶	علمِ الہی کے حضور قلم خشک ہو گیا ہے	۸۶۱
۶۰۸	جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے	۸۸۵	۵۸۶	اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔	۸۶۲
۶۰۸	اللہ عز و جل کا حمد	۸۸۶	۵۸۷	اللہ کا حکم ایک مقررہ انداز سے پر ہے	۸۶۳
	اللہ کی عزت، اُس کی صفات اور اس کے	۸۸۷	۵۸۸	اعمال کا دار و مدار نجات پر ہے	۸۶۴
۶۰۹	گناہات کی قسم کھانا۔		۵۸۹	بندہ نظر کو تقدیر کے حوالے کر دے	۸۶۵
۶۰۹	لغو قسموں پر مواخذہ نہیں	۸۸۸		گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔	۸۶۶
۶۱۰	جو بھول کر قسم کے خلاف کرے	۸۸۹	۵۹۱	بچتا ہے جس کو اللہ بچائے	۸۶۷
۶۱۳	جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا	۸۹۱	۵۹۱	خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا	۸۶۸
۶۱۴	جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا	۸۹۲		جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔	۸۶۹
۶۱۶	ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو	۸۹۲	۵۹۲		
۶۱۶	کس سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا	۸۹۳	۵۹۲	بارگاہِ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث	۸۷۰
	جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ ربیع بیوی کے پاس	۸۹۴	۵۹۲	اللہ سے تو کوئی روکنے والا نہیں	۸۷۱
۶۱۷	نہیں جائیگا۔		۵۹۳	بد بختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا	۸۷۲
۶۱۷	جس نے قسم کھائی کہ نفیہ نہیں پیوں گا۔	۸۹۵	۵۹۳	آدمی اور اس کے دل کے درمیان مافیہ ہونا	۸۷۳

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۸۹۶	جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا	۶۱۷	۹۱۷	قسم میں نیت	۶۱۹
۸۹۷	جو نذریہ یا تو یہ قبول ہونے پر اپنا مال تبرعاً کرے۔	۶۲۰	۸۹۸	جب کھانے کی کبھی چیز کو کوئی اپنے اوپر حرام کرے۔	۶۲۰
۸۹۹	نذریہ پوری کرنا	۶۲۱	۹۰۰	نذریہ پوری نہ کرنے کا گناہ	۶۲۱
۹۰۰	اطاعت میں نذر ماننا	۶۲۲	۹۰۱	حالت کفر میں آدمی سے نہ بولنے کی نذر مانی	۶۲۲
۹۰۱	یا قسم کھائی پھر مسلمان ہو گیا۔	۶۲۲	۹۰۲	جو مرجائے اور اس نے نذر مانی ہو	۶۲۳
۹۰۲	ایسی نذر ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہو۔	۶۲۳	۹۰۳	جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے	۶۲۴
۹۰۳	اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے۔	۶۲۴	۹۰۴	قسموں میں کیا چیزیں داخل ہیں۔	۶۲۵
۹۰۴	قسموں کے کفارے	۶۲۵	۹۰۵	کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ وہ قریبی ہوں یا دور کے۔	۶۲۵
۹۰۵	کفارہ ادا کرنا فرض ہے	۶۲۶	۹۰۶	صالح آدمی کا وزن	۶۲۸
۹۰۶	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۰۷	غلام آزاد کرنا	۶۲۸
۹۰۷	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۰۸	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۰۸	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۰۹	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۰۹	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۰	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۰	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۱	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۱	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۲	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۲	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۳	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۳	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۴	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۴	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۵	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۵	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۶	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸
۹۱۶	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۶	۹۱۷	کفارے میں عید کا دن آئے۔	۶۲۸

صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۶۵۱	۹۳۶	دلدار اس کے لیے ہے جہانگاہ کے	۶۵۸	۹۴۷	میں قائم کرنا اور عبادت اللہ کا انتظام لینا
۶۵۲	۹۳۷	سائبہ کی میراث	۶۵۹	۹۴۸	حاجہ، پر قائم ہوگی خواہ مالدار ہو یا غریب
۶۵۳	۹۳۸	غلام آقا کی مرضی کے خلاف کرے تو گناہ ہے	۶۶۰	۹۴۹	مقدمہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا
۶۵۴	۹۳۹	جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو	۶۶۱	۹۵۰	بٹا ہے۔
۶۵۶	۹۴۰	کیا عورت ولاد کی وارث ہوگی؟	۶۶۲	۹۵۱	چور کا ہاتھ کاٹنا
۶۵۸	۹۴۱	آزاد کردہ غلام کسی قوم میں شمار ہے۔ اور	۶۶۳	۹۵۲	چور کا توہین کرنا
۶۵۸	۹۴۲	بہا نجا بھی۔	۶۶۴	۹۵۳	پارہ ۲۸
۶۵۸	۹۴۳	قیدی کی میراث	۶۶۵	۹۵۴	کتاب الحارین
۶۵۸	۹۴۴	مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں	۶۶۶	۹۵۵	اشد اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا
۶۵۹	۹۴۵	نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث	۶۶۷	۹۵۶	حضور نے کافروں کو دافع نہیں لگوائے
۶۵۹	۹۴۶	جو کسی کا بیانی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے	۶۶۸	۹۵۷	حضور نے مرتدین و محاربین کو پانی نہیں پلایا
۶۵۹	۹۴۷	جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے	۶۶۹	۹۵۸	یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
۶۵۹	۹۴۸	عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا	۶۷۰	۹۵۹	جنگ کرنے والوں کی حضور نے آنکھیں پھلوا
۶۵۹	۹۴۹	بیٹا ہے۔	۶۷۱	۹۶۰	دیں۔
۶۵۹	۹۵۰	تیا ذر مشناسی	۶۷۲	۹۶۱	فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت
۶۵۹	۹۵۱	کتاب الحدود	۶۷۳	۹۶۲	نانیوں کا گناہ
۶۵۹	۹۵۲	شراب نہ پی جائے	۶۷۴	۹۶۳	شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا
۶۵۹	۹۵۳	شرابی کی پٹائی کے بارے میں	۶۷۵	۹۶۴	مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے
۶۵۹	۹۵۴	جس نے گھر کے اندر حد کی عزت میں لگانے کا	۶۷۶	۹۶۵	گنا۔
۶۵۹	۹۵۵	حکم دیا۔	۶۷۷	۹۶۶	زانی کے لیے پتھر ہیں
۶۵۹	۹۵۶	چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا	۶۷۸	۹۶۷	بلاط میں سنگسار کرنا
۶۵۹	۹۵۷	جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام	۶۷۹	۹۶۸	عید گاہ میں سنگسار کرنا
۶۵۹	۹۵۸	سے خارج نہیں ہے۔	۶۸۰	۹۶۹	جو ایسے گناہ کا مرتکب ہو جس پر حد نہیں اور
۶۵۹	۹۵۹	چور جب چوری کرے	۶۸۱	۹۷۰	اودام کو بھری گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں
۶۵۹	۹۶۰	نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا	۶۸۲	۹۷۱	اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور نظر ہر نہ کرے تو
۶۵۹	۹۶۱	حد و کفارہ ہیں	۶۸۳	۹۷۲	کیا امام اس کی پوزہ پوشی کرے۔
۶۵۹	۹۶۲	حیاء حق کے سامنوں کی بیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۴	۹۷۳	

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۹۷۶	۲۶۶	کیا امام اقرار کر لینے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھوایا اشارہ کیا ہوگا۔	۹۹۱	۲۶۷	تقریر اور ادب کے لیے کتنی مزا ہے؟
۹۷۷	۲۶۶	اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟	۹۹۲	۲۶۷	جس نے بغیر ثبوت کے بے حیائی و آلودگی کا مظاہرہ کیا اور تہمت لگائی۔
۹۷۸	۲۶۶	زنا کا اعتراف	۹۹۳	۲۶۷	شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا
۹۷۹	۲۶۷	شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے حاضر ہوئی۔	۹۹۴	۲۶۷	علاؤں پر تہمت لگانا
۹۸۰	۲۶۸	بغیر شادی شدہ مرد اور عورت کو ڈرتے لگائے جائیں۔	۹۹۵	۲۶۷	کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر تمام کر دے۔
۹۸۱	۲۶۷	ابن معاصی اور مفتشوں کو گھر سے نکال دینا	۹۹۶	۲۶۷	جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔
۹۸۲	۲۶۷	امام کے سوا اُس کی عدم موجودگی میں جو حد قائم کرنے کا حکم دے۔	۹۹۷	۲۶۷	جو مسلمان کی جان بچائے۔
۹۸۳	۲۶۷	جو آزاد عورت سے نکاح کرنے کی حالت نہ رکھے۔	۹۹۸	۲۶۷	تقصا میں نرمی ہے۔
۹۸۴	۲۶۷	جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔	۹۹۹	۲۶۷	قاتل سے اقرار کرنے تک سوال کرنا اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔
۹۸۵	۲۶۷	لونڈی اگر زنا کرے تو اس سے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلا وطن کیا جائے۔	۱۰۰۰	۲۶۷	جب کسی کو پتھر یا لالچی سے قتل کیا گیا ہو
۹۸۶	۲۶۷	ذمیوں کے احکام کو شادی شدہ کو زنا کے بعد امام کے رُو بہ پیش کرنا۔	۱۰۰۱	۲۶۷	تقصا میں کا قرآنی منابہ
۹۸۷	۲۶۷	جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اُس عورت کے پاس کسی آدمی کو دریافت کرنے کے لیے بھیج سکتا ہے؟	۱۰۰۲	۲۶۷	جس نے پتھر سے مار ڈالا
۹۸۸	۲۶۷	سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے۔	۱۰۰۳	۲۶۷	جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔
۹۸۹	۲۶۷	جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے۔	۱۰۰۴	۲۶۷	جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے
۹۹۰	۲۶۷	تحریر کے بارے میں	۱۰۰۵	۲۶۷	قتل خطا کو مرتفہ کے بعد معاف کر دینا
			۱۰۰۶	۲۶۷	مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔
			۱۰۰۷	۲۶۷	جب ایک بار اقرار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔
			۱۰۰۸	۲۶۷	عورت کے بارے میں مرد کو قتل کرنا
			۱۰۰۹	۲۶۷	مردوں اور عورتوں کے درمیان دشمنی کا قصاص

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۰۳	کتاب استنباتہ المؤمنین		۶۹۰	جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔	۱۰۱۰
۷۰۴	شرک ظلم عظیم ہے	۱۰۲۸	۶۹۱	جب کوئی مجرم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے	۱۰۱۱
۷۰۴	مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم	۱۰۲۹		جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے	۱۰۱۲
	جو فراتعز قبول کرنے سے انکار کرے اور قتل	۱۰۳۰	۶۹۱	تو اس کی دیت نہیں ہے۔	
۷۰۶	کی جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔			جب کوئی کسی کو کالے اور اس کے دانت	۱۰۱۳
	جب ذمی وغیرہ حضور کو گال دے لیکن کھل کر	۱۰۳۱	۶۹۲	کر جائیں۔	
۷۰۸	نہیں مثلاً انتائم غلیت کہنا۔		۶۹۲	دانت کے بدلے دانت	۱۰۱۴
۷۰۹	قتل کا ایسا ثمنے کام سے ملو کہ	۱۰۳۲	۶۹۲	انگلیوں کی دیت	۱۰۱۵
	خارجیوں اور محدود کو حجت قائم کرنے کے	۱۰۳۳		کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا	۱۰۱۶
۷۰۹	بعد قتل کر دینا۔		۶۹۲	ان سب سے بدلہ یا قصاص لیا جائے گا؟	
	جو خوارج کو تالیف طلب کی خاطر قتل نہ	۱۰۳۴	۶۹۲	قسامت	۱۰۱۷
	کرے اور اس لیے کہ لوگ اس سے نفرت			جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اپنی خاتون کی	۱۰۱۸
۷۱۱	کرتے لگیں گے۔		۶۹۴	آنکھ پھوڑ دیں تو اس کے لیے دیت نہیں۔	
	حضور نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو	۱۰۳۵	۶۹۷	عاقبت	۱۰۱۹
	گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان		۶۹۸	عورت کا حل	۱۰۲۰
۷۱۲	کا دعویٰ ایک ہو گا۔			عورت کا حل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور	۱۰۲۱
۷۱۲	تاویل کرنے والوں کے بارے میں	۱۰۳۶	۶۹۸	باپ کے غصہ پر بیٹے پر نہیں ہے۔	
۷۱۵	کتاب الایکراہ		۶۹۹	جو غلام اور بچہ عاریتہ مانگے۔	۱۰۲۲
۷۱۵	جس کو مجبور کر کے کافر کھلایا گیا۔	۱۰۳۷	۷۰۰	کان یا کنوئیں میں دب کر مرنے کا نمونہ	۱۰۲۳
۷۱۶	جو مار کھانے ا قتل ہونے اور توہین برداشت	۱۰۳۸	۷۰۱	معداف ہے۔	
	کرنے کو کفر یہ کفر کہنے پر ترجیح دے۔		۷۰۱	جو پائے خون کر دیں تو معداف ہے۔	۱۰۲۴
۷۱۷	مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا	۱۰۳۹		جو بغیر کسی مجرم کے ذمی کو قتل کر دے۔	۱۰۲۵
۷۱۸	مجبور کا نکاح جائز نہیں۔	۱۰۴۰	۷۰۱	کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے	۱۰۲۶
۷۱۹	مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا	۱۰۴۱		گا۔	
	جائز نہیں ہے۔			جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو قہر ش	۱۰۲۷
۷۱۹	الاکراہ، اگر وہ ہم معنی ہیں۔	۱۰۴۲	۷۰۲	مار دے۔	

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۰۴۳	اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حلال نہیں کی جائے گی۔	۷۲۸	۱۰۶۱	ابتدا سے خوابوں سے ہوتی تھی۔	۷۲۵
۱۰۴۴	کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی ہے جب اس کے قتل وغیرہ کا ذکر ہو۔	۷۲۸	۱۰۶۲	نیک لوگوں کے خواب	۷۲۵
			۱۰۶۳	خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں	۷۲۵
			-	اچھے خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔	۷۲۶
			۱۰۶۴	بشارتیں	۷۲۸
			۱۰۶۵	حضرت یوسف کا خواب	۷۲۷
			۱۰۶۶	حضرت ابراہیم کا خواب	۷۲۸
			۱۰۶۷	متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا	۷۲۸
			۱۰۶۸	قیدیوں، مسکروں اور مشرکوں کے خواب	۷۲۸
			۱۰۶۹	جو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے	۷۲۸
			۱۰۷۰	رات کو خواب دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۱	دن کے وقت خواب دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۲	عورتوں کا خواب دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۳	پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہیں	۷۲۹
			۱۰۷۴	خواب میں دوہرہ دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۵	جب دوہرہ دیکھنے سے اپنے اطراف اور ناخنوں میں بھی سیرانی دیکھئے۔	۷۲۹
			۱۰۷۶	خواب میں قبضے دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۷	خواب میں قبضے گھسٹتی ہوئی دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۸	خواب میں سبزی یا سبز یا زرد دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۷۹	خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا	۷۲۹
			۱۰۸۰	خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۸۱	ہاتھ میں کنیاں دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۸۲	خواب میں سی یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا	۷۲۹
			۱۰۸۳	اپنے تکیہ کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا	۷۲۹
			۱۰۸۴	کریب دیکھنا خواب میں جنت میں داخل ہونا	۷۲۹
			۱۰۸۵	خواب میں قید ہو جانا	۷۲۹
۱۰۴۵	چیلے ترک کرنا	۷۲۲	۷۲۸	کتاب النحل	۷۲۲
۱۰۴۶	تلاش میں حیلہ کرنا	۷۲۲			
۱۰۴۷	زکوٰۃ میں حیلہ کرنا	۷۲۲			
۱۰۴۸	شمار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۲۲			
۱۰۴۹	تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۵			
۱۰۵۰	نئی بھگت سے بولی برصاٹا مکروہ ہے۔	۷۲۵			
۱۰۵۱	تجارت میں دھوکا دینا منع ہے۔	۷۲۵			
۱۰۵۲	ولی کا اپنی پسندیدہ عیلم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا سہرہ دینے کے لیے حیلہ کرنا۔	۷۲۶			
۱۰۵۳	کسی کی لڑکھائی غصہ کرنے کا حیلہ کرنا	۷۲۶			
۱۰۵۴	حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے	۷۲۷			
۱۰۵۵	نکاح میں حیلہ سازی کرنا	۷۲۷			
۱۰۵۶	عورت کا اپنے خاوند اور سوگندوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۸			
۱۰۵۷	طاغوت کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ تلاش کرنا بڑا ہے۔	۷۲۹			
۱۰۵۸	ہیبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا	۷۳۰			
۱۰۵۹	حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔	۷۳۲			
			۷۳۲	کتاب التبعیر	۷۳۲
			۷۳۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی	۷۳۲

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۰۸۵	۷۴۹	خواب میں بٹھا ہوا چشمہ دیکھنا	۱۱۰۹	۷۵۰	فنون سے ڈرنا پانی
۱۰۸۶	۷۵۰	خواب میں آتنا پانی کنوئیں سے نکال کر تمام لوگ سیراب ہو جائیں۔	۱۱۰۷	۷۵۱	حضور نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بیٹے بنو گے
۱۰۸۷	۷۵۰	کنوئیں سے ایک ڈول یا ڈولن نکالنا اور کزدی کے ساتھ۔	۱۱۰۸	۷۵۱	امیر دیکھو گے۔
۱۰۸۸	۷۵۱	خواب میں اکرام کرنا	۱۱۰۸	۷۵۲	حضور نے فرمایا کہ میری امت کی ہدایت کم عمر اور
۱۰۸۹	۷۵۱	خواب میں محل دیکھنا	۱۱۰۹	۷۵۲	بے وقوف لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔
۱۰۹۰	۷۵۲	خواب میں وضو کرنا	۱۱۰۹	۷۵۳	حضور نے فرمایا کہ جس شہر میں عربوں کی خرابی ہے
۱۰۹۱	۷۵۲	خواب میں تعبیر کا طواف کرنا	۷۵۳	۷۵۳	وہ نزدیک آگیا ہے۔
۱۰۹۲	۷۵۳	خواب میں اپنی بھی ہوئی چیز دوسرے کو دینا	۷۵۳	۷۵۵	فنون کا ظہور
۱۰۹۳	۷۵۳	خواب میں سامن دیکھنا اور خوف ڈور ہونا	۷۵۵	۷۵۵	ہر آنے والا زمانہ پچھلے سے برا ہوگا۔
۱۰۹۴	۷۵۵	خواب میں دائیں ہاتھ چٹنا	۷۵۵	۷۵۵	حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر اختیار اٹھایا
۱۰۹۵	۷۵۵	خواب میں پیالہ دیکھنا	۷۵۵	۷۵۵	وہ ہم میں سے نہیں۔
۱۰۹۶	۷۵۵	جب خواب میں کوئی چیز لڑائی ہوئی دیکھے	۷۵۵	۷۵۶	حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا
۱۰۹۷	۷۵۵	جب گائے ذبح ہوئی دیکھے	۷۵۶	۷۵۶	ایک دوسرے کی گردن اٹانے لگو
۱۰۹۸	۷۵۶	خواب میں چھونک مارنا	۷۵۶	۷۵۶	ایسا نکتہ بھی آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا آدمی
۱۰۹۹	۷۵۶	جب یہ دیکھا کہ اُس نے کھڑکی سے کوئی چیز نکال کر اُسے دوسری جگہ رکھ دیا ہے۔	۷۵۶	۷۵۶	کھڑے سے بہتر ہوگا۔
۱۱۰۰	۷۵۶	کال عورت دیکھنا	۷۵۶	۷۵۶	جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے
۱۱۰۱	۷۵۷	بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا	۷۵۷	۷۵۷	کے متباہ ہوں۔
۱۱۰۲	۷۵۷	جب خواب میں تلوار لہرائی	۷۵۷	۷۵۷	جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے
۱۱۰۳	۷۵۷	جو جھوٹا خواب بیان کرے	۷۵۷	۷۵۷	جو فقرہ اور ظلم والوں کی کثرت کو تاپ نہ
۱۱۰۴	۷۵۷	جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا	۷۵۷	۷۵۷	کرے۔
۱۱۰۵	۷۵۸	کس سے ذکر نہ کرے۔	۷۵۸	۷۵۸	جب انسانوں کا کھنڈا کرکٹ باقی رہ جائے
۱۱۰۶	۷۵۸	جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر تباہی والہ اگر فقہ	۷۵۸	۷۵۹	فنون سے بچ کر جنگ میں رہنا
۱۱۰۷	۷۵۹	تباہی تو واقع نہیں ہوتی۔	۷۵۹	۷۶۰	فنون سے پناہ لینا
۱۱۰۸	۷۶۰	نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر تباہی	۷۶۰	۷۶۰	حضور نے فرمایا کہ فقرہ مشرق سے ظاہر ہوگا۔

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۹۹	کرتا ہے۔ جو حکومت مانگے تو وہ اس کے حوالے کر دیا جاتے گا۔	۱۱۲۰	۷۸۰	فتنے دیر کی سوجھ بوجھ کا طریقہ آئیں گے۔ عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی تیار نہیں پائے گی۔	۱۱۲۲
۷۹۹	حکومت کی حرم ناپسندیدہ ہے	۱۱۲۱	۷۸۲	حضرت عائشہ کے ذریعے اس بات کی گئی۔	۱۱۲۳
۸۰۰	جو حاکم بنایا گیا لیکن رعیت کی خیر خواہی نہ کرے	۱۱۲۲	۷۸۵	جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے	۱۱۲۴
۸۰۰	جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا	۱۱۲۳	۷۸۶	حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا: میرا یہ بیٹا	۱۱۲۵
۸۰۱	راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔	۱۱۲۴	۷۸۷	سردار ہے، شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ	۱۱۲۶
۸۰۱	مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا۔	۱۱۲۵	۷۸۸	مسلمانوں کی درجہ جاتوں میں صنف کرا دے۔	۱۱۲۷
۸۰۲	امام کے ماتحت حاکم کا اس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا۔	۱۱۲۶	۷۸۹	جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں سے جا کر اس کے خلاف کرے۔	۱۱۲۸
۸۰۲	کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتویٰ دے؟	۱۱۲۷	۷۹۰	قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے۔	۱۱۲۹
۸۰۳	قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے	۱۱۲۸	۷۹۱	زمانہ اتنے بدے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے۔	۱۱۳۰
۸۰۴	مہر لگے ہوئے خط پر گواہی	۱۱۲۹	۷۹۲	آگ کا ٹکٹا	۱۱۳۱
۸۰۵	آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے۔	۱۱۳۰	۷۹۳	قیامت کی بعض نشانیاں	۱۱۳۲
۸۰۶	افسروں اور گورنروں کی تنخواہ	۱۱۳۱	۷۹۴	دجال کا ذکر	۱۱۳۳
۸۰۷	جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی	۱۱۳۲	۷۹۵	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔	۱۱۳۴
۸۰۸	جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے۔	۱۱۳۳	۷۹۶	یا جوج و ماجوج	۱۱۳۵
۸۰۸	امام کا جنگ کرنے والوں کو سمجھانا	۱۱۳۴	۷۹۷	کتاب الاحکام	۱۱۳۶
۸۰۹	عدوہ قضاٹے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی ہو، تو کیا اس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے؟	۱۱۳۵	۷۹۸	اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول اور اولوالعمر کی اطاعت کرو۔	۱۱۳۷
۸۱۱	والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا تو انہیں ایک دوسرے کی باتنے اور جھگڑانہ کرنے کا حکم دینا۔	۱۱۳۶	۷۹۹	سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے	۱۱۳۸
۸۱۱	حاکم کا دعوت قبول کرنا	۱۱۳۷	۸۰۰	مملکت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر	۱۱۳۹
۸۱۱	تعمار کے تحفے	۱۱۳۸	۸۰۱	گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سنتی اور ماننی چاہیے۔	۱۱۴۰
			۸۰۲	جو حکومت طلب نہ کرے اللہ اس کی مدد	۱۱۴۱

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۵۹	نومیں کوتاخصی اور عامل بنانا	۸۱۲	۱۴۸	جو دو دفعہ بیعت کرے	۸۲۵
۱۱۶۰	لوگوں سے معروف آدمی	۸۱۲	۱۴۹	دیہاتیوں کی بیعت	۸۲۶
۱۱۶۱	بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جاہ نہیں		۱۵۰	لوگوں کی بیعت	۸۲۶
	بھائی کی ناکردہ ہے۔	۸۱۳	۱۵۱	جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے	۸۲۶
۱۱۶۲	غائب کا فیصلہ	۸۱۲	۱۵۲	جس نے صرف دنیاوی عوض سے بیعت کی	۸۲۷
۱۱۶۳	جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ		۱۵۳	خود قوں کی بیعت	۸۲۷
	نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام		۱۵۴	جو بیعت توڑ دے	۸۲۸
	نہیں کر سکتا۔	۸۱۳	۱۵۵	خلیفہ مقرر کرنا	۸۲۹
۱۱۶۴	کنوئیں و نیر کا حکم	۸۱۵	۱۵۶	قریش سے بارہ امیر ہوں گے	۸۳۰
۱۱۶۵	مقرر سے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا	۸۱۵	۱۵۷	دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں	
۱۱۶۶	امام کا لوگوں کے مال اور جائیداد کو فروخت کرنا	۸۱۵	۱۵۸	گھروں سے نکال دینا۔	۸۳۱
۱۱۶۷	جو اسلحہ کے بارے میں لاش کے تحت بات کہنے			کیا امام کو حق ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کو بات	
	کو طعن شمار نہیں کرتا۔	۸۱۶		کرے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔	۸۳۱
۱۱۶۸	بہت زیادہ جھگڑنے والا	۸۱۶		کتاب التمتنی	۸۳۲
۱۱۶۹	جب حاکم ظالمانہ یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے			تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی	
	تو وہ رد کیا جائے۔	۸۱۶		تمنا۔	۸۳۲
۱۱۷۰	امام کا کسی قوم کے پاس اگنان کی صلح کرانا	۸۱۷		بھلائی کی تمنا۔	۸۳۲
۱۱۷۱	کاتب کے لیے مستحب ہے کہ لمانت دار اور			معتد کا فرمانہ کا حق یوں ہو۔	
	عائل ہو۔	۸۱۸		جس کا بعد میں علم ہوا۔	۸۳۳
۱۱۷۲	حاکم کا اپنے ماطوں، قاضیوں اور امینوں کے			معتد کا فرمانہ کا حق یوں ہو۔	۸۳۳
	لیے خط لکھنا۔	۸۱۹		قرآن کریم اور علم کی تمنا	۸۳۳
۱۱۷۳	کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے			کیسے تمنا کر وہ ہے۔	۸۳۳
	کے لیے ایک ہی آدمی روانہ کر دے؟	۸۲۰		یہ کہنا کہ اگر خدا دے کرنا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔	۸۳۵
۱۱۷۴	حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز			دشمن سے مقابلے کی اگر ضرورت نہ ہے۔	۸۳۶
	ہے؟	۸۲۱		اگر کا استعمال کیا جائز ہے۔	۸۳۶
۱۱۷۵	امام کا اپنے عمال کا محاسب کرنا	۸۲۱		کتاب اخبار الاحاد	۸۳۹
۱۱۷۶	امام کے رازدار اور مشیر	۸۲۲		خبر واحد کی اجازت کے بارے میں	۸۳۹
۱۱۷۷	امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں	۸۲۲			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۹۹	حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔	۸۴۲	۱۲۱۲	ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہیں گروہ گروہ بنادے۔	۸۶۶
۱۲۰۰	حضور اپنے گھر میں کسی کو داخلہ کی اجازت دیں گویا	۸۴۳	۱۲۱۵	ہوا صل معلوم کو اصل واضح سے تشبیہ دے کر اس طرح حکم الہی کو بیان کرے کہ سائل کچھ جانے	۸۶۶
۱۲۰۱	خبر واحد سے جواز ہو گا۔	۸۴۳	۱۲۱۶	تمام ضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔	۸۶۷
۱۲۰۲	حضور امر اور تقاضوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔	۸۴۵	۱۲۱۷	حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔	۸۶۸
۱۲۰۳	حضور کا عرب کے وفد کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچا دیں۔	۸۴۵	۱۲۱۸	مگر اہی کی طرف بلانا یا برا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے۔	۸۶۹
	ایک عورت کا خبر دینا	۸۴۶		پارہ ۳۰	۸۷۰
	کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ	۸۴۷		علمائے حرمین کے اتفاق و غیرہ کا بیان	۸۷۰
۱۲۰۴	حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ	۸۴۸	۱۲۱۹	ارشاد ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں	۸۷۱
	مبعوث فرمایا گیا ہے۔	۸۴۸	۱۲۲۰	انسان جھگڑا لوستے	۸۷۱
۱۲۰۵	سنت رسول کی پیروی کرنا۔	۸۴۸	۱۲۲۱	تمہیں دینیاتی امت بنایا	۸۷۱
۱۲۰۶	کثرت سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے	۸۵۲	۱۲۲۲	عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلاف	۸۷۲
۱۲۰۷	حضور کے افعال کی پیروی کرنا	۸۵۴	۱۲۲۳	رسول ہو تو مردود ہے۔	۸۷۲
۱۲۰۸	تعمیق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔	۸۵۷	۱۲۲۴	حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط اجر ملے گا۔	۸۷۲
۱۲۰۹	بدعت کو پناہ دینا گناہ ہے	۸۶۲	۱۲۲۵	اُس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام	۸۷۳
۱۲۱۰	راشے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا	۸۶۲		ظاہر تھے اور جو صحابہ دور تھے وہ حضور کے	
۱۲۱۱	امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور	۸۶۲	۱۲۲۶	دیکھنے اور امور اسلام سے پورے باخبر نہ تھے۔	۸۷۳
	قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔	۸۶۲		جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت	۸۷۳
۱۲۱۲	حضور نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں	۸۶۲	۱۲۲۷	ہے لیکن دوسرے کا نہیں ہے۔	۸۷۳
	کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے	۸۶۲	۱۲۲۸	وہ احکام جو دلائل سے پہچانتے جاتے ہیں۔	۸۷۳
	سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔	۸۶۲	۱۲۲۹	حضور کا ارشاد کہ ابن کتاب سے کچھ نہ پوچھو	۸۷۳
۱۲۱۳	حضور نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ	۸۶۲	۱۲۳۰	اختلاف میں کراہیت ہے۔	۸۷۳
	غالب رہے گا۔ وہ حق پر روتے رہیں گے اور	۸۶۲		حضور کا منع فرمانا تحریم کے باعث ہے اسکا	
	وہ اہل علم ہیں۔	۸۶۲		اُن کے جس کا مباح ہونا بتایا گیا ہو۔ اسی طرح	
		۸۶۵		آپ کے اوامر کا حکم ہے۔	۸۷۵

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۲۳۱	مشورے کا حکم	۸۸۶	۱۲۳۱	اس روز کتنے ہی چہرے ترقانہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے رہے۔	۱۲۵۵
۱۲۳۲	کتاب التوحید اور ذہنیت و غیرہ	۸۸۹	۱۲۳۲	ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔	۱۲۵۶
۱۲۳۳	حنور کا اپنی امت کو توحید کی دعوت دینا	۸۸۹	۱۲۳۳	ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے ہی آسمانوں اور زمین کو اپنے سے روکا ہوا ہے۔	۱۲۵۷
۱۲۳۴	اُسے اللہ کو یار ملن	۸۹۰	۱۲۳۴	آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے پیچھے ہوئے بندوں کے لیے۔	۱۲۵۸
۱۲۳۵	روزی دینے والا اور بڑی قوت والا اللہ ہے	۸۹۱	۱۲۳۵	ارشاد خداوندی بیشک ہمارا کسی چیز سے فرماتا خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے	۱۲۵۹
۱۲۳۶	اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے	۸۹۱	۱۲۳۶	خدا کی مشیت اور ارادہ	۱۲۶۰
۱۲۳۷	اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور اس نئے والہ ہے۔	۸۹۷	۱۲۳۷	خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نفع نہیں	۱۲۶۱
۱۲۳۸	حقیقی مالک اللہ ہے۔	۸۹۸	۱۲۳۸	خدا کا کلام فرمانا	۱۲۶۲
۱۲۳۹	اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے	۸۹۸	۱۲۳۹	اللہ تعالیٰ اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔	۱۲۶۳
۱۲۴۰	آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے	۸۹۹	۱۲۴۰	کلام اللہ	۱۲۶۴
۱۲۴۱	اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔	۸۹۹	۱۲۴۱	ظہار صفت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیاء کے کام و نعرہ سے کلام فرمانا۔	۱۲۶۵
۱۲۴۲	اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے	۹۰۱	۱۲۴۲	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۶۶
۱۲۴۳	دلوں کا پھرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔	۹۰۱	۱۲۴۳	اللہ تعالیٰ کا اپنی جنت سے کلام فرمانا	۱۲۶۷
۱۲۴۴	اللہ تعالیٰ کے متانوسے نام ہیں۔	۹۰۱	۱۲۴۴	اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اُسے دعا، عاجزی اور اس کے احکام کی پیروی کر کے یاد کرتے ہیں۔	۱۲۶۸
۱۲۴۵	آسمان اللہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا	۹۰۲	۱۲۴۵	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۶۹
۱۲۴۶	اللہ تعالیٰ کی ذات و مقامت اور اس کا ذکر	۹۰۴	۱۲۴۶	اللہ تعالیٰ کا اپنی جنت سے کلام فرمانا	۱۲۷۰
۱۲۴۷	اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے	۹۰۵	۱۲۴۷	اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اُسے دعا، عاجزی اور اس کے احکام کی پیروی کر کے یاد کرتے ہیں۔	۱۲۷۱
۱۲۴۸	خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے	۹۰۵	۱۲۴۸	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۷۲
۱۲۴۹	خدا کی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔	۹۰۶	۱۲۴۹	اللہ تعالیٰ کا اپنی جنت سے کلام فرمانا	۱۲۷۳
۱۲۵۰	پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صحت بخشنے والا صرف خدا ہے۔	۹۰۷	۱۲۵۰	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۷۴
۱۲۵۱	خدا کے ہاتھ سے مراد اس کا دست قدرت ہے	۹۰۷	۱۲۵۱	اللہ تعالیٰ کا اپنی جنت سے کلام فرمانا	۱۲۷۵
۱۲۵۲	خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔	۹۱۰	۱۲۵۲	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۷۶
۱۲۵۳	خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے	۹۱۱	۱۲۵۳	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۷۷
۱۲۵۴	خدا عرش عظیم کا رب ہے۔	۹۱۱	۱۲۵۴	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۷۸
۱۲۵۵	فرشتوں اور روح کا اُسی کی طرف چڑھنا	۹۱۵	۱۲۵۵	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۱۲۷۹

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۲۷۶	نیک کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے	۹۶۲	۹۷۱	حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔	۹۷۱
۱۲۷۷	حضور نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے تھے۔	۹۶۳	۹۷۲	ارشاد خداوندی: بلکہ وہ بزرگی والا قرآن کورج	۹۷۲
۱۲۷۸	کلام الہی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔	۹۶۵	۹۷۳	نفسہ ظالمین ہے۔	۹۷۳
۱۲۷۹	حضور نے نماز کو عمل فرمایا	۹۶۶	۹۷۴	ارشاد الہی ہے: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا	۹۷۴
۱۲۸۰	انسان کی سرشت	۹۶۷	۹۷۵	ہے اور تمہارے اعمال کو بھی۔	۹۷۵
۱۲۸۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا۔	۹۶۸	۹۷۶	بدکار اور منافق کی قرأت نیران کی آواز اور	۹۷۶
۱۲۸۲	توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا حوالہ۔	۹۶۹	۹۷۷	ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں	۹۷۷
۱۲۸۳	حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم کا ہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دور۔	۹۷۰	۹۷۸	اُترتی۔	۹۷۸
۱۲۸۴	ارشاد ربانی ہے: قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑھو۔	۹۷۱	۹۷۹	ارشاد جبریل مجید ہے: اور ہم عدل کی ترانہ بھی	۹۷۹
۱۲۸۵	ارشاد ربانی ہے: بیشک ہم نے نصیحت	۹۷۲	۹۸۰	رکھیں گے قیامت کے دن۔	۹۸۰
			۹۸۱	جدول: پاروں کے لحاظ سے۔	۹۸۱
			۹۸۲	قطفہ نار: روح طباعت۔	۹۸۲

صحیح بخاری شریف جلد سوم

YI-02

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان و نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَفْصِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلُي قَالَ كُنْتُ
أَصِلُ فَدَاغِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَجِبُهُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصِلُ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ
أَسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا آلَأَ بِكُمْ
أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قِيلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا ارْتَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّكَ قُلْتَ لَأَعْلَمَنَّكَ أَعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
الْمُحَمَّدُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ
الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْتِيْتَهُ-

سورة الفاتحة کی فضیلت

حضرت ابو سعید بن العقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
 پروردگار کا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔
 میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ
 یہ نہیں فرماتا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں؟
 میں فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ
 سکھاؤں اس ہے پہلے کہ تم مسجد کے ٹکڑے پر آپ نے میرا اتھکڑا لیا۔
 جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ
 نے فرمایا تھا کہ میں صرف تمہیں قرآن مجید کی بہت ہی عظمت والی
 سورت سکھائوں گا۔ فرمایا وہ سورت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ہے۔ یہی سب سے شاقی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے
 عطا فرمایا گئی۔

فت: حضرت ابوسعید بن اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا۔ وہ فوراً نہیں بلکہ نماز پوری پڑھ لینے کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ
وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

(1994: 4)

اسے ایمان حاصل! اللہ اور رسول کے بنانے پر حاضر ہو گیا کہ وہ رسول بھیجیں اُس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں رہنمائی بخشنے کی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلانا جان بخشی ہو تا ہے۔ لہذا ان کے جانے پر فرطِ حاحہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

لَهُ يَلْبِثُ شَاةً وَسَقَاكَ بَنَاتُكَ فَتَنَازَعْتُمْ قُلُوبًا لَكِنَّكَ أَنتَ
 الْخَبِيرُ مَرْثِيَةً وَكَانَتْ تَرْتِي قَالَ لَا مَارَ تَلَيْتُ إِلَّا
 يَا مَرْثِيَةَ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تَحْجِدْ لَوْ أَشِيتُ لَحَشَى نَائِي أَوْ نَسَا
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ كُنَّا نَا
 بِلَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدَارِيهِمْ أَهْلُهَا
 رَقِيَّةُ أَهْلُهَا إِذَا خَرَّ لِي يَسْجُدُ قَالَ مَعَكُمْ حَقًّا نَا
 عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا

حالا کہ ہم نے نہیں سنا تھا کہ اسے دم گنا آتا ہے ہم اس نے
 دم کیا اور وہ (سرور) اچھا ہو گیا۔ سرور نے اس کو تین کبریاں
 دینے کا حکم دیا وہ میں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لیا تو ہم نے اس سے
 کہا کیا آپ اچھی ماں ہیں کہنا جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے
 کہا نہیں میں نے دم تو نہیں کیا، سولہ نے اس کے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا تھی۔
 ہم نے سنے کیا کہ اس بابے میں ہیں کچھ نہیں کہنا چاہیے جب تک ہم نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر روایت نہ کر لیں۔ پس جب ہم
 مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر
 کیا تو آپ نے فرمایا: اسے کچھ معلوم ہو گا کہ اس سے پھر دم کیا جائیگا ہے بہر حال
 کبریاں ہنٹ لو اور ایک دوسرے پر بھی تم بعد ازاں ہشام و محمد بن سیرین
 نے بھی اس کا حضرت ابو سعید خدری سے روایت کا ہے۔

ف: قرآن مجید کا سب سے بڑی سورت البقرہ ہے۔ اس کے اندر چالیس رکوع، ۲۸۶ سو چھیالیس آیتیں، پچھ ہزار ایک سو اکیس الفاظ
 اور پچیس ہزار پانچ سو سورت میں رکوع، غزائن العزائم۔
 اس سورت کی آیت کا نام آیتہ الکرسی ہے جو بڑی فضیلت والی آیت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد پڑھا
 آیتہ الکرسی پڑھا اپنا مومن بن جائے اس کی موت اللہ جنت میں دے گا۔ درمیان کوئی فاصلہ اور وقفہ نہیں ہو گا۔ جرات کو گھر میں اس آیت کو
 پڑھے تو رات بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ رات بھر اس کے اہل خانہ کو شیطان، جنات، چور اور موزی باندھ
 دینے کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دعائیں پڑھیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے سورۃ
 البقرہ آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کر دی۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مجھے رمضان المبارک کے اندر مالِ زکوٰۃ کی حفاظت پر متفق
 فرمایا ایک شخص آیا اور خود رک میں سے لپٹ کر کے جانے لگا تو
 میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں لے جاؤں گی کہوں گا: پس اس نے حدیث بیان کرتے
 ہوئے کہا کہ جب تم سونے کو تو آیتہ الکرسی پڑھ لیا کہ تو صبح کی اللہ

باب فضل البقرۃ

۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ
 عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آيَاتِيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو
 نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آيَاتِيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
 الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتْهُمَا وَقَالَ عُمَرَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
 عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ النَّبِيِّ
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ رُكُوعًا
 وَمُضَانًا فَأَنَّى أَتَى فَيُحْمَلُ مِنْ الطَّعَامِ فَأَخَذَتْهُ

تھا کہ حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے قریب نہیں چسکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوہریرہ سے) فرمایا: تم سچ کہتے ہو لیکن وہ جھوٹے کیر کردہ شیطان ہے۔

سورۃ الکہف کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے عرض فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو رستیوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بارل چھا گیا اور وہ اس کی طرف نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ اس کا گھڑا بندھنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: جو سکینہ ہے جس کا نام حضرت قرآن کے

سورۃ الصبح کی فضیلت

نبی بنی آدم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک سفر کے دوران رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر بارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا: تجھے نیری ماں روئے، میں دفعہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن تینوں مرتبہ تجھے جواب مرحمت نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو بھیجا یا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک بکھرے والے نے مجھے آواز دی: وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی قدرت نازل ہوئی ہے جو مجھے تمام چیزوں سے جدا کرے جن پر صبح طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ

سورۃ اخلاص کی فضیلت

قُلْتُ لَا أَرَىٰ فَعَنَّاكَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَمْدُ لَكَ إِذَا أَدْبَيْتَ إِلَىٰ قُرْآنِكَ فَأَتَاكَ الْكَوْثَرُ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُيقُ شَيْطَانٌ حَتَّىٰ تَصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ وَهُوَ كَذِبٌ ذِكْرُكَ شَيْطَانٌ

باب فضل سورۃ الکہف

۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْلَحٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَىٰ جَانِبِهِ حِمَارٌ مَرْدُودٌ بِشَاطِنَيْنِ فَتَحَسَّنَتْ صَحَابَتُهُ فَبَعَثَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ قُرْسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

باب فضل سورۃ الصبح

۵۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْجِلَ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَيْفَ عَنْ دَكِيئِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَكْرِهُ مَعَهُ لَيْلًا سَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ تَكَلَّمَكَ أَمَّاكَ نَذَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَكَ مَرَاتٍ كُلَّ ذَاكَ يَوْمَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَخَرْتُ بِعَيْرِي حَتَّىٰ كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْبَاتٍ فَمَا تَشَبَّهْتُ أَنْ مِمَّتْ صَارِيحًا يَمْزُجُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَأَلْتُ فَقَالَ لَقَدْ نَزَلَ عَلَىَّ الْبَيِّنَةُ سُوْرَةٌ لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأْتُ فَتَحَسَّنَتْ لَكَ فَتَحَسَّنَتْ

باب فضل قل هو الله أحد فيه

عَمَّا يَأْتِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسْفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَجْلًا مَكْرُمًا نَجَلًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا قَوْلًا أَصْحَابًا جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ لَكَ ذَكَرَ أَنَّ الرَّجُلَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَهْلًا تَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنَ وَنَرَا إِذَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا اسْلَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي تَادَةَ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ نَجْلًا قَامَ فِي نَزْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ الشَّعْرِ ثَلَاثُ هَوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا قَوْلًا أَصْحَابًا أَتَى نَجْلًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ -

٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالْقَحْطَاكُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَحَابَةَ أَيْعِزُّ أَحَدًا كَمَا أَنْ يَقْرَأُ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي الْبَيْتِ لَشَلَّ ذَكَرَ عَلَيْهِ خَيْرٌ قَالُوا أَيْ مَا يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْقَهْمُ تِلْكَ الْقُرْآنَ قَالَ الْفَرِيقُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَذَلِكَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرْسَلٍ وَغَيْرِ الْقَحْطَاكُ الشَّيْبَانِيُّ مُسْنَدٌ -

٣- بَابُ فَضْلِ الْمَعْرُوفَاتِ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسْفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْرُوفَاتِ وَيُنْمِتُ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ كُنْتُ أَتْرَاهُ

اس باب سے میں عمرہ نے حضرت عائشہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو امات کے وقت (بار بار سورۃ اقلص پڑھتے ہوئے سنا جب صبح ہوئی تو وہ (سننے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس ذات کی حمد کے قبضے میں میری جان ہے جسے تم کہتے ہو تمنا کر آؤ گے برابر ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت قتادہ بن نفعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ آئندہ میں میں ایک شخص رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سورۃ اقلص پڑھتا اور کسی سمجھت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مثل سابقہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ہر رات کے اندہ تمنا کر آؤ گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاجز ہے یہ بات ان حضرات کو بہت مشکل نظر آئی اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اتنی طاقت رکھتا ہے کہ ارشاد فرمادے کہ سورۃ اقلص کا پڑھنا تمنا کر آؤ گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاجز ہے یہ بات اس حدیث کو زہری، ابو جعفر محمد بن ابی حاتم، ابو عبد اللہ نے ابراہیم سے مرسل اور حاکم مشرقی سے مسند روایت کیا ہے۔

آخری دو سورتوں کی فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو آپ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے

اپن ہاتھ پھیرا کرتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رات کو جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آرام فرما جوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو میچ کر کے ان پر سورۃ اخلاص و سورۃ الفلق اور سورۃ الفاس پڑھ کر دم کرتے۔ پھر انہیں اپنے سانس میں اطر پھیرتے جہاں تک ہو سکتا۔ آپ اپنے سر اندر اور چہرہ مبارک سے ابتدا فرماتے اور ہم اللہ کے سامنے کے منتھے پر۔ عرض فرماتے مرتبہ ایسا ہی کرتے۔

تلاوت قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول
ابو اسید بن سعد نے کہا۔

محمد بن ابی بکر نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے

سنا ہے روایت کی ہے کہ وہ رات کے وقت سورۃ الفلق پڑھ رہے تھے اور نزدیک ہی بن کا گھوڑا بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بکے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا یہ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پس یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی شر گیا۔ پھر دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا بھی بدکنے لگا۔ پھر تیسری بار پڑھ کر ان کا صاحب اور وہ بھی گھوڑے کے قریب ہوا ہوا تھا۔ لہذا انہیں ڈر رہا کہ گھوڑا کہیں اسے کچن نہ دے۔ جب وہ روکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن مسعود! پڑھو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خدا کا حق ہوا کہ نہیں وہ بھی کوئی دیکھیں دے جو قریب ہی ہوا تھا۔ اللہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس حاکم اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چمتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں نورانی تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آئی تھی۔ فرمایا تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اس طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔ اس حدیث کی ابن مسعود نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں نے

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ بِنِ الْهَادِ وَ رَجَاءَ بَرَكْتُهُمَا۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَرِيَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى قِبْرَتِهِمْ كُلِّ لَيْلَةٍ جَمَعَ ثَمْبِيَهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِمَا نَفْسٌ وَفِيهِمَا نَفْسٌ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ لَمْ يَسْخَرْ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدٍ أَمْ يَكُنَا مِنْهُمَا آتِيًّا رَأْسَهُ وَدُخْرِيهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدٍ أَمْ يَفْقَهُ ذَلِكَ كَلِمَاتٍ۔

۱۰۔ بَابُ تَزْوِيلِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ۔

۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضِيرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَهُوَ مُرْتَبُطٌ عِنْدَ كَاهِنٍ جَالَتْ الْفَرَسُ نَسَكَتْ نَسَكَتْ نَفْسٌ أَجَالَتْ الْفَرَسُ فَسَكَتْ فَسَكَتَتْ الْفَرَسُ ثُمَّ قَدْرًا جَالَتْ الْفَرَسُ فَانْفَكَتْ وَكَانَ ابْنُ سَعْدٍ يَحْبِي قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تَضَيِّبَهُ نَفْسًا أَجْتَرَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ ابْنَ حَضِيرٍ أَفَرَأَيْتَ ابْنَ حَضِيرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيِي وَكَانَ مِنْهَا نَفْسٌ يَأْتِي رَأْسِي فَأَقْرَعْتُ رَأْسِي فَأَقْرَعْتُ رَأْسِي فَوَضَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ نَبَاذًا مِثْلُ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ النَّصَائِجِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَدَا أَرَاهَا قَالَ دُرُّ مَرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ قَدْ لَكَ الْمَلَكَةُ دُنْتُ بِصَوْتِكَ وَتَوَضَّعْتُ لَا صَبَحْتُ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضِيرٍ۔

۱۱۔ بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرِكِ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّائِمَيْنِ -
 ۱۱ حَكَاهُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ
 عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَادُ
 بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَكَ سَدْرُ بْنُ مَعْقِلٍ
 أَتَرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا
 تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّائِمَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ
 بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ
 الدَّائِمَيْنِ -

بِأَنَّهُ فَضِّلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ -
 ۱۱- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ
 هَذَا مَرْحُومًا قَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الذِّبْرِ
 يَقِفُ الْقُرْآنُ أَنْ كَالرَّجُلِ طَعْمَهَا طَيِّبٌ وَدِيحُهَا طَيِّبٌ
 وَالَّذِي لَا يَقِفُ الْقُرْآنُ كَالرَّجُلِ طَعْمَهَا طَيِّبٌ
 وَلَا رِيحُهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقِفُ الْقُرْآنُ
 كَمَثَلِ الرَّجُلِ طَعْمُهُ طَيِّبٌ وَدِيحُهُ مُرٌّ وَمَثَلُ
 الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقِفُ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الْخَيْلِ طَعْمُهَا
 مُرٌّ وَلَا رِيحُهَا -

١٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُبْيَانَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَامِنْ الْأُمَمِ كَسَابِ بَيْنَ
صَلَاةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَسْأَلُكُمْ وَمَسْأَلُ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَسْأَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَّا الْأَنْفَالِ
مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَبْرٍ أَوْ نَعْمَ لَسَتْ
لِلْيَهُودِ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى
الْعَصْرِ فَعَمِلَتْ النَّصَارَى لَكُمْ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَمَنْ
الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقَبْرِ أَطِينٍ قَبْرِ أَطِينٍ قَالُوا
نَحْنُ الْكُفْرُ فَلَا أَقْلَ عَطَاءٌ قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْكُمْ

جس نے یہ کہا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔
عبدالعزیز بن ربيع کا بیان ہے کہ میں اور شعاع بن مسقل جہ دوزخ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے پس شعاع بن
مسقل نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی
چیز چھوڑی؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن کریم کی عیدت میں ہے اس کے
سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہر مام محمد بن حنفیہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ
قرآن مجید کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔
قرآن کی ہر کلام پر فضیلت۔

حضرت انسؓ کے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں سے لکھا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (مومن) کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگت ہے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔ اور جو مومن قرآن مجید نہ پڑھنے وہ کھجور کے ٹانڈہ ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدعتی قرآن کریم کا تلاوت کرتا ہے وہ دھیمائی کی طرح ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعتی کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندراشن (رشتہ) جیسا ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں ملتی۔

حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گوشہ استوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ بیکار ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری بیوی و لڑائی کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسے کچھ شخص نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میرے کون ہے جو ایک فرائض کے بدلے دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت بیویوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو تم سے ایک تیراٹھ کے بدلے دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت لڑائی نے کام کیا۔ ان کے بعد عصر سے مغرب تک دُرُودِ قیڑا پر تم کام کر رہے ہو۔ انہوں نے (بیوی و لڑائی) نے کہا: ہم نے کالی (ریا) کیا اور مزدوری ان کی نسبت بہت کم ملی ہے۔ ایک نے فرمایا:

وَمِنْ حَقِّكَ قَالُوا لَا تَالِذَاكَ فَخَرْنِي أَوْ تَبِيعْنِي
شَيْئًا

- بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَا يَكُ
بْنُ مَعُوذٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي أَوْفَى الْأَوْصَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَوْ فَعَلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةَ أَمَرْتُ بِهَا
وَلَمْ يُؤْمِرْ قَالَ أَدْعُو بِكِتَابِ اللَّهِ

- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَخَذْ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى أَوْ لَمْ يَكْفُرْهُمْ أَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ

۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذِنْ اللَّهُ لِنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَلَّى بِالْقُرْآنِ وَكَانَ صَاحِبُ لَهْ
يَرِيدُ يَجْعَلُ قَرِيبًا

۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَوْزَنَ اللَّهُ لِنَبِيِّ
مَّا أَوْزَنَ لِنَبِيِّ أَنْ يَتَعَلَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ نَفْسِي
يَسْتَعْنِي بِهِ

- بَابُ اغْتِنَا بِصَاحِبِ الْقُرْآنِ

۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَحْسَدَ الْأَعْمَى أَشْتَكِينَ رَجُلٌ أَتَاهُ
اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ أَتَاهُ اللَّيْلُ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ
اللَّهُ مَا لَا يَحْصِيهِ يَبْهَاهُ أَتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

کیا جو تمہارا حق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ مگر اگر ہر شخص
نہیں، نہ لیا، تو میرا فضل ہے جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ
عنه سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی
تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، انہوں نے پوچھا کہ پھر جو لوگوں کو
وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرما دیا؟ آپ نے
وصیت ہی نہ فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر
جو قرآن پر اکتفا نہ کرے۔

ارشاد ربانی ہے: کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے تمہارے
اوپر وہ کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ توجہ کیا ہے
اور کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی (سیدنا محمد مصطفیٰ) کی جانب
توجہ فرماتا ہے جبکہ وہ غیبی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان
حضرت ابو ہریرہ (۱) کے ایک دروست نے کہا کہ اس سے ان
کی مراد جگہ نماز سے پڑھنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کسی
چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ کے ساتھ تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے
کی سماعت فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ راوی نے (یعنی) ان کی تفسیر میں
کہا ہے کہ جس کے باعث آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جائے
تو اس کی پر غلبہ (رشد) کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں کے سوا اللہ
کسی پر سزا نہ جاتا ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا
اور اس کے ساتھ وہ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ
تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہ خدا
میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا رُحْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ
يَتْلُوهُ إِنَّكَ الْبَلِيلُ وَإِنَّكَ الْفَخْرُ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ
فَقَالَ لِيَلَيْقَنِي أَوْ تَنِيَتْ مِثْلَ مَا أَوْفَى فَلَكَ أَنْ تَعْمَلَ
مِثْلَ مَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ أُنَاكَ اللَّهُ مَالًا فَيُؤَيِّدُكَ
فِي الْحَقِّ فَقَالَ تَجْعَلُ لِيَلَيْقَنِي أَوْ تَنِيَتْ مِثْلَ مَا أَوْفَى
فَلَكَ أَنْ تَعْمَلَ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ

بَابُ خَيْرِ كَثَرَةٍ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ
عَلَّمَهُ

۱۹۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرٌ مِنْهُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَحَلَّمَهُ
قَالَ قَالُوا أَبُو سَعْدٍ الرَّحْمَنِ فِي أُمَمٍ قُلُوبُهَا كَالْحَلِيِّ
كَانَ الْحُجَّاجُ قَالَ وَذَلِكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مُتَعَدِّي هَذَا
۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدْنَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
أَنْتُمْ تَنْتَفَعُونَ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم آدمیوں کے سوا اور کسی پر رسول
کرنا جائز نہیں۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا
پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے پس
اس کا ہمایہ سن کر کہتا ہے کہ کاش! جو فلاں کو رحمت فرمایا گیا ہے
وہ مجھے بھی عطا ہوتا تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ
شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں
میں خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی آدمی (اسے دیکھ کر) کہتا ہے کہ
کاش! مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو رحمت فرمایا گیا ہے

بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سکھے اور
سکھائے۔ سعد بن عبدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبدالرحمن سلمی نے
حضرت عثمان کے مدغم غلام سے کہا کہ تم نے کبھی قرآن
تجدید پڑھا یا؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں! حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم نے
مجھے اس جگہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے اجازت رکھا ہے۔
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص
ہے جو قرآن کریم خود سکھے اور دوسروں کو
سکھائے۔

فت: قرآن مجید تمام کتابوں کا سرخوار ہے جس کے اندر تمام دینی اور دنیاوی فہم موجود ہیں۔ یہ انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ نجات ہے اور
زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر رشد و ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اور اپنے دامن میں انسانوں کی ترقی و کامرانی کے لائق لیے ہوئے ہے۔ ہمارے
اسلاف نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا تو پوری دنیا پر چھا گئے۔ اس وقت کی عظیم سلطنتیں کسری و قیصر کی تھیں، لیکن صحابہ کرام نے قیصر و کسری
کی طاقت کا ظلم توڑ دیا، ان کے تقار کو خاک میں ملا دیا اور ان کے علاقوں، شہروں، اندھیلوں کو یکے بعد دیگرے فتح کر کے پوری دنیا میں کلمہ
حق کو سر بلند کر دیا۔ کفر کو مغلوب اور سرنگوں کر دیا۔ یہاں تک کہ کافروں اور غیر مسلموں کی ہر ہڈی سے بڑی طاقت بڑا گاہ و صومعہ قرآن اور
سر چیلنے کے لیے جگہ تلاش کرتی پھرتی تھی۔

مسلمانوں کے پاس اس وقت دنیاوی ساز و سامان کی بہت ہی قلت تھی۔ دولت ان کے پاس بالکل نہیں تھی جبکہ غیر مسلموں کے پاس دنیاوی

سازو سامان اور دولت کی فراوانی تھی۔ اس کے باوجود نتیجہ برعکس برآمد ہوا اور سازو سامان والوں پر وہ مسلمان غالب ہوتے چلے گئے جن کے پاس برائے نام سازو سامان تھا۔ اس کامیابی کی وجہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت تھی جس کا مقابلہ کسی دوسری طاقت و قوت کے میں کی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے ایمان کی قوت کے اندر پنہاں ہے۔ قرآن کریم نے بتا دیا ہے :-

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ خَيْرُ الْفِرَقِ (۱۳۶:۳)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ کیونکہ تمہیں غالب آؤ گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر مسلموں نے بھی یہ بری طرح جان لیا تھا کہ مسلمان جب تک ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں گے ان پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ اسی لیے برٹش گورنمنٹ نے اپنے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کے اندسے بعض ایسے علماء خریدے جو چند ایسی باتوں کی تفسیر کر دیں جن کے ماننے والے اپنے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ انہیں بعض ایسے لوگ مل گئے جنہوں نے اللہ جل شانہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی شان میں ایسے کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو زبان یا نوکِ قلم پر لانے کی غیر مسلم بھی جرات نہیں کر سکتے۔ غضبِ تریہ ہے کہ ان ایمان مند کلمات اور عبارتوں کو ان کتابوں سے خارج کرنے کی جگہ انہیں بالکل درست قطعاً بے غبار اور مین اسلامی نمونے پر اسی وقت سے پروا نہ لگا کر لے لیے اور ان سرسبز یا بامبارتوں کے مصنفین کو پرری شدت سے بڑے سے اپنے پائے کے بزرگ نمونے پر زبان و قلم کی طاقتیں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں یہ ستم ظریفی اور ایمان کے خلاف مافوقِ انسانی پورے شباب کو پہنچی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا پاکستان اسی قیامت کے پر دان چڑھانے کے لیے بنایا گیا تھا کیوں کہ نصائی کتب کے قریبے بھی ان دشمنانِ دین و ایمان کو اسلام کے محافظ مسلمانوں کے خیر خواہ اور بہت بڑے بزرگ بتایا جا رہا ہے۔

جیسے قریب ہے کہ جب خود مسلمان کہلاتے والے ایمان کے گئے پر چھری پھیر رہے ہوں۔ اسلام کا کل پڑھنے والوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہوں تو ایمان کی برکتیں کہاں سے حاصل ہوں گی؟ تقریباً ایسا ہی کچھ ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ملک میں غیر مسلموں نے ایسے ہی ایمان مند فتنے کھڑے کیے۔ کیا ملتِ اسلامیہ کے بھی غلاموں کو یہ نقصان نظر نہیں آتا؟ کیا یہ نقصان آپ کی نظر میں نقصان ہی نہیں، کیا یہ فرقہ وارانہ جھگڑا ہے؟ جی نہیں، یہ غیر مسلموں کی وہ سازش ہے جس کے اندھے احمق نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ یہ مسلمان بے شک کہلاتے رہیں لیکن ایمان کی دولت سے ان کے سینے محروم ہو جائیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے جیسے بگڑ ایمان کی طاقت سے خائف ہیں اور خائف رہیں گے۔ جب یہ ایمان کی دولت سے مالا مال تھے تو کافروں اور غیر مسلموں کو انہوں نے اپنے پیروں کے نیچے دیا ہوا تھا۔ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی نوکِ شمشیر سے ہوا کرتے تھے۔ آج جبکہ کہتے ہی مسلمان کہلانے والے قزاقی تعلیمات سے انحراف کر رہے ہیں، خود ایمان کو برباد کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، عظمتِ ہندو دہی اور شانِ مصطفویٰ پر حملہ آور ہیں تو غیر مسلموں نے مسلمان کہلانے والوں کو اپنے نیچے جھجھکوں میں جکڑا ہوا ہے۔ شاعرِ مشرق نے بھی تو یہی بتا دیا تھا :-

وہ مہر تر تھے زمانے میں مسلمان ہو کر

اور تم خولہ ہوئے تارکِ قسوان ہو کر

قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ نجات کے لیے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں نے جہاں مسلمانوں میں سے ایمان سے وزنِ حیرت کیے وہاں برائی یا بگڑتی سے ان کے اعمال کو اربابِ بدلت کر رکھ دیا کہ قرآن مجید کی تعلیمات سے مسلمانوں کو مٹا دیتی ہو۔ ایک معروف گویا ایمان انہوں نے ضرورت کے لیے اپنی زبان سے نکال دیا ہے کہ مسلمان سامانِ تشکیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ آج برادری اور بد اخلاقی میں مسلمان کہلانے والے تمام قوموں سے آگے ہیں۔ خرابیاں ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور قوم کے

۱ یہی عوام کہلانے والوں میں سے کسی اسلامی ملک میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب نہیں اُٹھتا جو کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی اصلاح کر دکھائے تاکہ وہ دوسرے اسلامی ملکوں کے لیے بھی مثال کا کام دے۔ حکیمانہ انداز سے مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کے حوصلہ بخشنے کی فکر تو میدان میں ہے۔ لیکن کلامِ الہی پر ایمان رکھنے والوں میں سے کوئی ایسا مرد میدان نہیں اُٹھتا جو آج کے مسلمان کہلانے والوں کو سکھائے کہ اللہ کے کلامِ معجز نظام پر ایمان کس طرح لایا جاتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ قرآن مجید کا پرستار اور پرستار بنایا گیا چیز ہے۔ وہ منوانے والا ہے۔

خبر دے کہہ بھی دیا کہ لا الہ تو کیا حاصل؟
 دل درنگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی کہ بیشک میں اپنی جان کو اتنا دے
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے
تو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص جو غناوار ہوا کہ اس کا علاج میرے
ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا تم اسے پکڑے رہے دو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے تو کپڑے
میتے نہیں۔ فرمایا ابھر کہ تو دو، خواہ وہ کچھ کا بھیل ہی کیوں نہ ہو۔ اس
نہ مسئلے کے باعث اس سے بھی اپنا مقدور ہی ظاہر کیا۔ پس آپ نے
دیانت فرمایا کہ مجھے کچھ تو ان کریم آتا ہے؛ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں
قرآن کریم فرمائی یاد کرنا۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی بارگاہ اقدس میں اس بے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی حالت آپ کے لیے بھلی کہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور اوپر سے نیچے تک اسے دیکھ کر سر مبارک جھکا دیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے گھر آ کر لایا اللہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! خدا کا قسم، کچھ سچ نہیں ہے۔ فرمایا: اپنے گھر والوں کے

اِنْ سَأَلْتُمْ ثَمَرَ عَمْرِىَ ذَرُونِى عَزَىٰ عَلٰى عُنُقِى مَثَاقِمًا ۚ وَ مَنْ اَبٰى
 حَاجَتِى مِنْ سَفَلٍ بَرٌّ لِّى سَعْدِى فَقَالَ اَمَتِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِمْرَاةٌ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِى رَاسِهَا
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِى فِى النَّسَاءِ مِنْ
 حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَجْهِهَا قَالَ اَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ
 لَا اَحِبُّهَا قَالَ اَعْطِهَا دُرُودًا كَمَا مِنْ حَبِيبَةٍ مَا اَعْطَاكَ
 لَهَا فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
 فَقَدْ رَوَّحْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

بِأَنَّ النَّاسَ أَعْمَى عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ -
 ١٢٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
 أَنَّ أَمْرًا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ لِأَذْهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرُ
 إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ
 إِلَيْهَا وَمَرَّ بِهِ ثُمَّ طَافَ أَمْرًا أَسَءَ فَلَمَّا رَأَى النَّسْرَ أَوْ
 أَنَّهُ لَمْ يَقْضَ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ
 أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ نَفْسُكَ هَكَذَا
 نَذَرْتَنِي بِهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرْ هَلْ تَجِدُ
 شَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

17

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالِ أَنْظِرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَنَذَعُ
بِهِ رَجَمَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
وَلَكِنْ هَذَا أَرَأَيْتَ قَالَ سَهْلٌ مَا لَكَ بِهَذَا قُلْتُ لَا نَصْفَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَضَ بَارِئُكَ إِنْ لَبِئْتُ
لَمْ يَكُنْ بِلَيْدٍ فَمِنْهُ شَيْءٌ قَالِ لَبِئْتُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ
فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمْرَبَهُ فَنَدَّ بِحِيٍّ فَلَمَّا حَبَّأَ قَالَ
مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا دُسُورٌ كَذَا
كَذَا دُسُورٌ كَذَا أَعَدَّهَا قَالَ أَلْقِ عَنْ ظَهْرِكَ فَلَمَّا قَالَ
نَعَمْ قَالَ أَهْوَ فَقَدْ مَلَكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

باب استذکار القرآن وتعاہدہ -

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَا بَلَغَ
عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الدَّيْلِ
الْمُعَلِّفَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا
ذَهَبَتْ -

۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدٍ هُوَ أَنْ
يَقُولَ نَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نَسِيتُ وَاسْتَذَكَّرْتُ
الْقُرْآنَ فَإِنَّمَا أَشَدُّ نَفْسِيًّا مِنْ صَدْرِ الرَّجُلِ
مِنَ النَّعَمِ -

۲۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ
قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَشَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَثَابِتٍ
عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ دُونََ الذِّمَّةِ لِنَفْسِي

پس جبکہ کہو کہ انہیں کوئی چیز تھی ہے پس وہ کہے اور جب کہو تو عرض گزار ہوئے
عزاکرسم یا رسول اللہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی، فرمایا: پھر کہو، غرض تمہیں سوچے کی
انگوٹھی ہے۔ وہ کہے اور جب وہیں لوٹے تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ وہ
کی انگوٹھی بھی نہیں، اس پر تہہ بند ہے۔ حضرت سہیل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس
چار ہونہ تھی۔ اس شخص نے کہا نصف تہہ بند، اس عورت کے لیے۔ سوال اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے تہہ بند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے باندھو
تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے تو اس میں سے
تمہارے لیے ذرا بھی نہیں رہے گا پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی مقدس بینوں
میں بیٹھا، پھر وہ کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیٹھ پر کھڑکتے
ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اے ابوبکر! یہ وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید پڑھے ہوئے آری کی
مثال اونٹوں کے دھبے جیسے ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی
گھرائی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو پھلے
جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی یہ کہے کہ میں تلاوت اللہ
آیت بھول گیا ہوں تو ایسا کہنا برا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا
ہوں اور قرآن کریم کو خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے
سینوں سے نکل کر صحائف میں جانوروں سے بھی زیادہ
تیز ہے۔

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ
حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔ نیز بشر نے ابن المبارک
سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی۔ نیز اس کو ابن جریر،
مسند الشیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔
کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل

بِیَوْمٍ لَّكَوْا شَدَّ نَفْسِيَا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِيهَا۔

۲۳۔ بِأَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَى الدَّائِمَةِ۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَتَمِ مَلَكَةٍ وَهُوَ يَكْفُ الْأُتَى رَجُلَيْنِ سُوْرَةَ الْفَجْرِ۔

۲۵۔ بِأَنَّ تَعْلِيمَ الصَّبِيَّانِ الْقُرْآنَ۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ اسْعَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ تَدْعُوهُ الْمُتَفَضِّلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَقَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُتَفَضِّلُ۔

۳۰۔ بِأَنَّ سُيَانَ الْقُرْآنِ وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى سَقَرْتُكَ لَوْلَا كُنْتُ لَوْ مَا أَشَاءَ اللَّهُ۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَمْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكْدٍ لَقَدْ أَدْرَكْتُ كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُوْرَةِ كَذَا۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكْدٍ لَقَدْ أَدْرَكْتُ كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُوْرَةِ كَذَا۔

کر بیجا جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔
سواری پر تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے بعد اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم کے، جس سے کوئی متفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو متفصل کہا جاتا ہے۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا۔

کیا یہ کہہ کر میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے۔
مغرب چلتے ہیں چھائیں گے گرم ہیں بھول گئے مگر جو اللہ چاہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا کہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھ کو سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کر دوائیں۔

محمد بن عبید بن مسعود، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو بھلائی گئی تھیں۔ اسی طرح علی بن مسعود نے ہشام سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رات کے وقت

الْفُرْقَانِ عَلَى حَرْوَيْنِ لَمْ تَقْرَأْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا ابْنُ أَبِي قُرَيْبٍ
سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنَّا
أَنْزَلْنَا لَكَ قُرْآنًا فَقَرَأْتَهُ الْفُرْقَانِ فَقَالَ ابْنُ أَبِي قُرَيْبٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا أَنْزَلْنَا لَكَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفُرْقَانَ أَنْزَلْنَا عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَأَمَّا أَنْتَ يَا سُبْحَنَ

۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنَّا أَنْزَلْنَا الْفُرْقَانَ عَلَى
السُّجُودِ فَقَالَ يَرْحُمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي لَذَّ الْكُفْرِ
أَيُّهُ اسْقَطْنَا مِنْ سُورَةٍ كُنَّا أَنْزَلْنَاهَا

باب التَّوْحِيدِ فِي الْفُرْقَانِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَرَقِلَ الْفُرْقَانُ تَرْسُلًا وَقَوْلُهُ وَفَرَّقْنَا
لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنًى وَمَا يَكْفُرُونَ أَنْ
يَكُونَ لَهُمْ الشَّعْنُ يَفْرَقُ يَفْضُلُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَرَّقْنَا وَفَضَّلْنَا

۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ السُّفْطِلَ الْبَارِحَةَ
فَقَالَ هَذَا كَرَمِي الشَّعْرُ نَاكَدٌ سَمِعْنَا الْفُرْقَانَ وَرَأَيْتُ
لِيْ خُفْطَ الْفُرْقَانِ الْفُرْقَانِ الْفُرْقَانِ الْفُرْقَانِ الْفُرْقَانِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ فِي عَشْرِ سُورَةٍ مِنَ السُّفْطِلِ وَ
سُورَتَيْنِ مِنَ الْفُرْقَانِ

۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ لَمْ تَقْرَأْنِيهَا يَا سُبْحَنَ
لِتَعَجَّلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَنْزَلَ جِبْرِيلُ بِالنُّصْحِ كَانَ وَسَائِجَ لِقَائِهِ لِسَانًا

ہے پڑھتے ہوئے سنا ہے ملائکہ سورۃ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔
آپ نے فرمایا اے ہشام اسے سورۃ الفرقان کہہ کر پڑھو۔ میں انہوں نے اسی
طرح پڑھی جیسے یہ ہے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر مجھ سے فرمایا: اے عمار! پڑھو۔ آج مجھے
میں طرح آج پڑھائی تھی میں نے اسی طرح پڑھ دی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرآن مجید سات قرآنوں میں نازل ہوا ہے لہذا جو
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے رات کے وقت ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا
تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اسی پر ہم طے کر گئے کہ فلاں فلاں سورۃ فلاں
فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد

کر دیا ہیں۔
قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ارشاد ربانی ہے: اور قرآن کو
غوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ نیز فرمایا ہے: اور قرآن ہم نے جدا جدا
کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور شعر کی طرح اسے
جلدی جلدی پڑھنا مکوہ ہے۔ یعنی قرآن جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا
قول ہے: فرشتہ ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص
نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورہیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے
فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے حضور کا قرآن
مجید پڑھنا سنا ہے اور مجھے ابھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے چنانچہ
احسانہ سورہیں مفصل کی اور دو مخم کی ہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
ارشاد باری تعالیٰ سے: لا تَجْرُلَا بِمَا بَيْنَ يَدَيْكَ جِبْرِيلُ کہ تفسیر میں
فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل
علیہ السلام نازل کرتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور دونوں ہاتھوں کو حرکت
دیا کرتے تھے چنانچہ ایسا کرنے سے آپ کو تنگی ہوتی تھی جو وہ

وَشَفَعْنِي فَنُصِّرْتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْرِفُ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللَّهُ
الْآيَةَ الَّتِي فِيهَا أَشْهَدُ بِهِمُ الْقِيَامَ لَا تَحْزَنُكَ بِهَا
يَسْأَلُكَ لَتَعَجَّلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جُمُعَةً وَقُرْآنَهُ فَادْعَا
قُرْآنَا فَذَاتِ بَعْثٍ قَدْ آتَيْنَاكَ الْإِذْنَ فَأَنْتَ سَمِعْتَ ثُمَّ إِنَّ
عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَسِيَتْهُ بِلِسَانِكَ قَالَ
وَكَانَ إِذَا أَنَا لَا حَبْرَ بِلْ أَطْرَقَ فَيَا أَذْهَبَ قَدْ أَهْلَا كَمَا
وَعَدَ اللَّهُ

باب مَدِّ الْقِرَاءَةِ

۳۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
بِهِ خَارِصُ الْأَزْدِيِّ حَدَّثَنَا ثَنَا كَذُفٌ قَالَ سَأَلْتُ أَسْلَمَ بْنَ
مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَانَ يَمُدُّ مَدًّا

۴۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَازِمٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ
ثَنَا كَذُفٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا الْقُرْآنَ أَسْمَعَ اللَّهُ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَمُدُّ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ
وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

باب التَّرْجِيعِ

۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقَلٍ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ
عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْسَتْ يَقْرَأُ وَهُوَ
يَرْجِعُ

باب حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو جَبْرٍ الْجَحَنِّيُّ حَدَّثَنَا بَرْقِيَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَدَا
بُرْوَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا يَا أَبَا مَوْسَى نَقَدْ

کو بھی نظر آئی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل
فرمائی اِنَّمَا تَعْبُدُونَ لَكُمُ الْكُفَّاءَ كَمَا كَفَرْتُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ
نَزَّلَهُ بِهَذَا تِلْكَ اس کا معنی ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو حرکت
نہ دی۔ بے شک اس کا معنی ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو حرکت
نہ دی۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی
اجاب کر دو (آیت ۱۷۱) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے
سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اللہ نے
فرمایا! بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروادیں۔ وہ فرماتے
تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

تلاوت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنه سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت
کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے
تھے

تلاوت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا
گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ
انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمن
کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا

ترم آواز سے تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے
فتح مکہ کے روز، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ
سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔
آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ
پڑھ رہے تھے۔

خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا: اے ابو موسیٰ! بے شک تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی
(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مرحمت فرمائی گئی

أَوْثَقَتْ بِرُكْنَيْهِ ابْنِ مَرْثَدٍ وَمَا يَكُونُ إِلَّا وَادِدًا -
بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ

مِنْ غَيْرِهِ ۲۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا

ابْنُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ
عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ

أَحَبَّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي - بَابُ قَوْلِ الْمُقَرَّبِيِّ لِلْقَارِئِ جَسَبِكَ

۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ ابْنَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُسْعِدٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ لَعَنَ

نَفَرَاتٍ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ

تَكْلِفُ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ

عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ كَانَتْ تَقُتُّ

إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَا تَذَرَانِ - بَابُ فِي كَيْفَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَقَوْلُ اللَّهِ

تَعَالَى نَاظِرُونَ مَا تَكْسِرُ مِنْهُ ۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ سَمِعَ ابْنَ

نَفَرَاتٍ كَيْفَ يَكْفِي الرَّحْلَ مِنَ الْقُرْآنِ قُلْتُ أَجِدُ سُورَةَ

دوسرے کی زبانی قرآن سنتے کو پسند کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ
کر سناؤ: میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو
آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے یہ پسند
ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

قاری سے کہنا کہ بس کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کہ مجھ سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ: میں عرض
گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ یہ
تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا: ہاں رتم پڑھو! پس
میں نے سورۃ النساء پڑھی حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: "تَوَكَّلْ
كَيْفَ بَاتَ بَوَّلُ جَبِّ هَمِّ هَامَتْ سَے ایک گواہ لائیں اور اسے
محروم! ہمیں ان سب پر گواہ دیکھنا بنا کر ہمیں ہدایت ام القیام
فرمایا: بس کرو، اب تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں محمد کی جانب متوجہ ہوا
قرآن کریم کتے دونوں میں ختم کرے
ارشاد ربانی ہے: پڑھو جتنا اس میں ہے آسان ہو۔

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شہرہ نے فرمایا کہ جب
میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک آدمی کو کم از کم کتنے قرآن مجید کفایت
کرتا ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سرور نہ ملی تو میں نے کہا کہ
کوئی آدمی تین آیتوں سے کم نہ پڑھے۔ فقیر کا بیان ہے کہ میں
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ
بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت
سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں پڑھیں تو یہ اس کے لیے کفایت
کریگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر

تَغْيِرَ عَنْ مَجَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَدَّ قَالَ
وَأَنْتَ حَتَّى آتَى إِمْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ لَهَا يَتَعَاهَدُ
كُنْتَهُ نَيْبًا لَهَا عَنْ بَعْلِهَا قَتْلُهَا يَقُولُ يَعْصِمُكَ لَدَجُلٌ مِنْ
رَجُلٍ لَمْ يَلِمْ لَنَا قَدْرًا شَأْنٌ لَمْ يَفْتَشْ لَنَا كُنْفًا مَدَنُ
أَتَيْنَاكَ نَلْمَا طَالَ ذَاكَ عَلَيْهِ ذَكَرُ لَيْبَتِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ بِهِ تَلَقَّيْتُكَ بَعْدَ
فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَحْلُمُ
قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمِرَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةٌ وَاقْتَدِرُ
الْقُرْآنَ فِي حَقِّ شَهْرٍ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ صُمْتُ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ فِي الْجُبَّةِ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَطِيقُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ مَا قَالَ قُلْتُ
أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْتُ أَفْضَلَ الْقَوْمِ صَوْمَ
دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ وَاقْتَدِرُ فِي كُلِّ سَبْعٍ
لَيْلًا مَرَّةً فَلَيْبَتِي قُلْتُ مَرَّ حَصَّةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ أَتَى كِبْرًا وَضَعُفًا لَهَا كَانَتْ
يَقِفُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِ السَّبْعِ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ
وَاللَّيْلِ يَفْرَدُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ بِأَيُّكُونَ أَخْفَتْ
عَلَيْهِ بِأَيُّ لَئِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ أَنْفَرَا يَأْتِيهِ وَاحْصِي
وَهَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةً أَنْ يَثْرَكَ شَيْئًا فَرَّقَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَالثَّلَاثَةُ عَلَى سَبْعٍ
۴۷۰ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَعْقُبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي لَمَّا تَفَرَّدَ الْقُرْآنَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ
اللَّهُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَعْقُبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَدْ أَحْسَبْتَنِي قَالَ
سَمِعْتُ أُنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ

واللہ نے ایک حسب و نسب والہ عزت کے ساتھ میرا کج کر دیا تو وہ اپنی بہرہ حال
چال درافت کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس سے اس کے عائد کر دینے میرے
مستحق ہو چکا تو اس نے کہا۔ وہ آدمی تو سمیت اچھے ہیں مگر میرے کسے سے آج تک
میرے بستر پر اپنے قدم نہیں رکھے اور میرے نزدیک بھی نہیں بیٹھے۔ کافی دنوں کے
بعد انہوں نے مجھ کو صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا اگر اے میرے
باسمہ مجھ میں ہیں مجھ کو صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا
فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہر روز روزہ رکھتا ہوں۔ قرآن کریم کیجیے
ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہر رات میں ختم کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا ہم جیسے
میں میں روزے رکھ کر دیا کرو اور جیسے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوا
کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ ہر صبح صبح جیسے آگے دوران میں بیٹھے
رکھ کر عرض پر دیا کرو اگر اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ
داؤدی روزے رکھ کر جو حسب سے رکھ کر ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن
انہا کرنا کرو اور سات راتوں کے اندر قرآن کریم ایک مرتبہ ختم کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن
عمر کا بیان ہے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا
کیونکہ آپ قرآن پڑھا اور ضعیف ہو گیا جلد دہانے کی طرح دے کہ قرآن کریم کا
ساتھ حصہ میں سنا دیتے تاکہ وہ میں ہر روز رکھنے کے باعث سات کے وقت
پڑھتا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار
کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی پوری کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ قرآن
صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز وہ جسے ماموں ہر سال کر دیتے
ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں
ختم کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
مجھ سے مجھ کو صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تم
کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو؟ — دوسری روایت
میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — ایک مہینے میں
قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اللہ اس
سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ مجھ کو صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ سات دن میں قرآن کریم پڑھ کر

فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَحْبَبْتُ قَوْلَهُ حَتَّى نَالَ نَاقَتًا كَرِهْتُ
سَمْعَ وَلَا تَرُدُّ عَلَى ذَاكَ -

باب آيَةُ الْكَافَّةِ مِنْ آيَةِ الْقُرْآنِ -

۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ
عَنْ يَحْيَى بْنِ بُعْثَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الصَّغِيِّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكْثَرُ عَلَى قَالَ قُلْتُ أَقْدَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ
قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأَتْ
النِّسَاءُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَلَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ
أُمَّةٍ بِرَسُولٍ مِثْلِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي
كَفْتُ أَوْ أَمْسِكُ فَرَأَيْتَ عَيْنِي قَدْ رَأَيْتُ -

۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَبُو جَدٍّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الصَّغِيِّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْدَأُ عَلَى قُلْتُ أَقْدَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ
قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي -

باب مَنْ رَأَى آيَةَ الْقُرْآنِ أَوْ
تَأْتِيهِ أَوْ فَخَرَبَهُ -

۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْأَعْمَشِ عَنْ خَبِيبَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي
إِسْرَءِيلَ الزَّيْمَانُ قَوْمٌ حُدِّثُوا الْأَسْنَانَ سَفَهَاءُ
الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمُرُّ قَوْمٌ
مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّمَاءُ مِنَ الرِّمِيَّةِ لَا يَجَاوِرُ

لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

طلابت کرتے وقت رونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
بہن راولی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مروی ہے کہ اس کے واسطے
سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسدود بھی، مسدود
امش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں۔ امش راولی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ
مروی ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مروی ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار
ہوا کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے۔
فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کو زبان سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ
مجب حکم میں۔ سورۃ النسا پڑھی، یہاں تک کہ جب اس آیت پر
پہنچا تو کسی بات ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب!
تمہیں ان سب پر گواہ و گواہان بنا کر لاؤں آیت ام ارشاد فرمائی۔ اب مرنے کو لیا
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ
میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل ہوا
پر ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کو
زبان سنوں۔

دیکھنے کے لیے طلالت کیا کہانے کے لیے یا
غریب پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کہ ایسے لوگ ہوں
گے جو عمر کے عید اور عقل کے کھونے ہوں گے ان کا زبان
پر سو کون و مکان کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں
گے جیسے نیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حق
سے آگے نہیں جائیں گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ

إِنَّمَا نُمْنٌ حَنَاجِرُهُمْ نَأَيَّمَا لَيْفِيَهُمْ وَهَمُّهُمْ فَاثْلَوْهُمْ فَاثْلَوْهُمْ فَاثْلَوْهُمْ
فَاثْلَوْهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۵۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَارِثِ
الْتَمِيزِيِّ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَّادِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يُخْرَجُ مِنْكُمْ قَوْمٌ تَخْفُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ
صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ
وَلَيْسَ ذُنُوبُكُمْ أَنْ لَا يُجَاوِزُوا حَنَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ بَيْنَ
الْعَيْنِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ فِي التَّمِيلِ
فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقَدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ
فِي الرَّيْشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْسَارِي فِي الْفَوْرِ -

ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حق سے آگے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح کل جائیں گے جیسے شکار سے تر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، دھڑکی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سونہ کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔

ت: حدیث ۵۰ اور ۵۱ کے اندر یہ جن لوگوں کا بیان ہے یہ خود انکو تعبیر کی ملکت ہے جس کا نام ہرقوس بن زبیر تھا اور وہ نجد کا رہنے والا تھا۔ ان لوگوں کا ذکر الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹ میں بھی وارد ہوا ہے۔ حدیث ۱۸۲۴ کے اندر ہے کہ آیت: وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْزِمُ مَلَكًا فِي الصَّدَقَاتِ -

اور اُن میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے میں تم

پر طعن کرتا ہے۔

(۵۸۱۹)

اسی نفاخو تعبیر کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے حضور سے حدیث ۱۰۹۵ کے مطابق یا رسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث ۱۸۲۴ کے مطابق کہا تھا: - يا اعدل يا رسول الله . اور حدیث ۲۲۸۲ کے مطابق اُس نے حضور سے کہا تھا: يا مَعْمَدُ اتَّقِ اللَّهَ - یعنی اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ کتنی بھیاں کہ سورج تھی اُس کی! کیا ایساں سوزناؤں نظر آتھا اُس کا! کتنی بے باکاؤں گفتگو تھی اُس کی! تعظیم شان رسالت سے وہ کس درجہ محروم تھا! ادب و احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا نا آشنا تھا! جانے غور ہے کہ کلمہ مکرر ہو کر مسلمان کہلا کر وہ ایساں کے تقاضے پورے نہ کر رہا تھا یا کفر کے؟ غلامانِ رسول کے کیلئے شمشادے کر رہا تھا یا دشمنانِ رسول کے؟ اُس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے لبریز تھا یا گستاخانہ سے؟ وہ بارگاہِ رسالت کے ادب و احترام کا پیکر تھا یا توہین و تنقیص کا مجسمہ؟ صحابہ کرام اُس کی اس گفتگو سے غوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے اُن کے سینے پھٹنے لگے تھے؟

جو کچھ اُس روز ہوا وہی آج بھی ہوا ہے۔ جس طرح سینے اس روز نفاخو تعبیر کی جسارت اور گستاخی شان رسالت پر پھٹے اُسی طرح آج بھی پھٹ رہے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت گستاخانانِ رسول چند تھے اور آج بے شمار۔ اُس وقت چھپے رہتے تھے اور آج دھندنا ہے یہیں۔ اُس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں۔ اُس وقت اُن کا پہلا جذبہ مرکز مسجد قرار تھی جس کی پر مادی کے بعد مردہ میں مگر کو قائم نمازین آج اُن کے مراکز کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ بے خبر

آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے ہی کا ادب کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا نہ۔ یہ لوگ اپنے ہی کے نہ صرف بلکہ ادب بلکہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر گستاخ ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی ترقی کیوں کر گئے ہیں؟ — ہر ملک میں کیوں اتنے پھلے پھولے ہیں؟ — ہر خطے اور علاقے میں اہل حق سے کیوں یہ آگے آگے نظر آتے ہیں؟ — سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں بات دراصل یہ ہے کہ اہل اسلام کا یہ طبعہ غیر مسلموں کے لیے بڑے کام کی مجلس ہے۔ غیر مسلم طاقتیں اپنی اسلام دشمنی کے باعث انہیں سرانگھوں پر جگہ دیتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے غافلت نہیں بلکہ ان کی ایمانی قوت سے غافلت ہیں کیونکہ ان کی توفیق ایمانی کے مقابلے پر ان کی پیش نہیں جاتی۔ ان کی عادی کثرت اللہ ساز و سامان کی فراوانی بھی انہیں تباہی اور ترقی سے نہیں بچاتی۔ اس کے برعکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت نہ ہے تو انہیں کوئی طاقت اور کوئی ساز و سامان معزز نہیں کر سکتا ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا ترنام ہے۔ جب رسول پر زبان امتراض کھولی، رسول کی شان کے منکر ہوئے، اللہ نے رسول کو جو مقام دیا اس کا انکار کر دیئے اور رسول کو اپنی مرضی کا مقام تفویض کرنے لگے تو خدا پر ایمان رکھنے والے رسول پر اللہ اور رسول سے محبت تو اس سے مستزاد ہے۔ محبت کا زبان تو امتراض کے لیے کھلتی ہی نہیں۔ امتراض کے لیے تو نفرت اور عداوت کی زبان کھلتی ہے جب اللہ اور رسول سے دولت ہوئی تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگرچہ ایسے لوگ کہ رسول اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہوتا ہے وہ رسول کے خلاف اپنے زبان درازی کو ترمیم کا تقاضا سمجھتے ہیں اسی فکر پر ہے انہیں کا بیڑ و فرق کیا اور اسی کے باعث اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تھا۔ عبادت گو اور توحید میں بڑے پائے کا تقابلیں ہی کی قربین کرنے پر کیا عبادتوں نے اسے کوئی فائدہ دیا؟ نبی کی تریک و دو گستاخی کرنے پر ساری عبادتیں گستاخ کے منہ پر جھینک کر ماری جاتی ہیں۔ جو عمر بھر نبی کی گستاخی کو اپنے دین و مذہب کی مجوں کا جزو اعظم بناتے رکھتے ہیں۔ ان کی عبادتیں

انہیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گی یا کیا وہ بارگاہ خداوندی میں قبولیت کا صرف حاصل کر سکیں گی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی امتیازی عبادت گزاری کا جو حکم کرتے ہوئے اس وقت کے اہل اسلام یعنی حضرات صحابہ کرام سے فرمایا تھا: — تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر حقیر جانو گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔ — یہ مضمون متعدد حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ ۱۲۱ میں تین باتیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں یہی: —

- ۱۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔
- ۲۔ اصل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جلی اسلاموں ہی کو اصل اسلام منوانے پر اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

۳۔ وہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پھلنے پھولنے کی ایک جہ تریہ ہو گی کہ یہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بے غیر مسلمان انہیں دین کے اصل غیر خواہ جان کر ان کے ساتھ ہمتے چلے جائیں گے۔ ان کی ترقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی دیندارانہ غیر مسلموں کی حمایت و امانت ہو گی جس کے باعث انہیں ہر ملک میں پیر چلنے اور روز پھلنے پھولنے کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فکر کی دہلی میں تم روزی کی دہندہ یہاں صرف سستی تھنقی لیتے تھے جن کو جلد ہندو مذہب

بر برتری کہتے ہیں اور ان کے علاوہ مکہ میں ایک کے برابر شیعہ حضرات تھے۔ باقی جتنے فرقے نظر آ رہے ہیں یہ جرش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی کے ناپاک ثمرات ہیں جنہیں آج کل پاک و ہند میں بعض لوگ جنت کے میوے شمار کرنے لگے ہیں حالانکہ قیام پاکستان سے پہلے ان کے کرتادھر تا حضرات برٹش گورنمنٹ کو پروردگار مان کر اُس کے حضور میں سر بسجود رہتے تھے اور جب ہندوؤں میں ہر لحاظ سے بلان پڑ گئی تو ان کے اکثر بزرگ برلا اور ناٹا کی تجویزوں سے بمبیک لینے کی خاطر اپنے ہاتھ کا گندھی کے پتھاری بن گئے اور تحریک پاکستان کی مخالفت میں ان حضرات نے ہیڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا کہ اپنے گاندھی جی مبارک کی لنگوٹ تک کا زور لگا دیا۔ مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنا سارا وزن ہندوؤں کے پیڑ سے میں ڈال دیا۔ ان کے صرف دو تین سروری قیام پاکستان کے حامی ہو سکے دیہہ باقی سارے کے سارے کانگریس میں شامل ہو کر گاندھی کی آندھی میں اُن سے چہرہ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَاوَدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَ يَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَعْمَلُ بِهِ كَالشَّجَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحٌ رِيحُهَا رُيْحٌ وَ الْمُشْرِكُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ لَا يَحْكُمُ بِآيَاتِهِ كَالْخِيَارِ طَعْمُهَا مَرٌّ وَ رِيحُهَا رِيحُ الْمَسْكِينِ وَ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ لَا يَحْكُمُ بِآيَاتِهِ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مَرٌّ وَ رِيحُهَا مَرٌّ وَ يَحْكُمُ بِآيَاتِهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صاحب ایمان قرآن کریم پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگڑے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبودار بھی اچھی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت پڑھے لیکن اس کے مطابق عمل کرے گویا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریمان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندامن (دھن) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑا یا تراب ہوتا ہے اور اس کی خوشبو کڑوی ہوتی ہے دلی رغبت سے تلاوت کرتا۔

بَابُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتَ قُلُوبَكُمْ ۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَانِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتَ قُلُوبَكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَيَقُومُوا عَنْهُ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کہ جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تک تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دیا کرو۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَدَّ شَاعِبٌ التَّوَحُّمِيُّ عَنْ مُصَدِّقٍ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطِيحٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتَ قُلُوبَكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَيَقُومُوا عَنْهُ تَابِعَهُ الْحَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ وَ سَعِيدُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَ لَمْ يَرْفَعُوهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ أَكْبَانُ وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ فَقَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل اہپاٹ ہو جائے تو پڑھنا بند کر کے کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح عمارت بن بلید، سعید بن زید، ابو عمران سے روایت کیا ہے لیکن یہ مروثا نہیں ہے۔ حماد بن سلمہ، اکبان، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، ابو عمران، عبد اللہ بن عمارت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عز کا قول ہے لیکن حضرت جنس کی رعایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔
نزال بن سبوت نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے نکاح مستحق ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ ارشاد ہوا کہ تم دونوں ہی درست پڑھتے ہو اور دونوں کا پڑھنا میرے مطابق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ نے اختلاف کیا تو انہیں جاک کر دیا گیا تھا۔

کتاب النکاح

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
نکاح کی ترغیب۔

ارشاد ربانی ہے۔ نکاح کہ جو جنس عورتوں سے پسند آئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کی اندراج مطہرات کے جہیز کے نزدیک آئے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں وہ بات کریں۔ جب انہیں مطلع کیا گیا تو فرمایا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم یہاں کس کیفیت کی سزا میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے کے لیے آئے ان کا تو ہر اگلے پہلے مغزول (اگر اس کا کوئی وجود نہ ہو تو) معاف فرما دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہر صبر روزے رکھتا ہوں گا لہذا کسی ایک روز کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا لہذا کسی شادی نہیں کروں گا اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی دو لوگ ہو جنہوں نے ایسا کیا ہے، حالانکہ خدا کا قسم، میں تمہاری نسبت خواہے زیادہ تمہاروں اور اس سے بڑا کہ تمہیں سے زیادہ بچنے والا ہو، اس کے باوجود یہ دونوں رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز (رائوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ وہ کہیں سے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے بعد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ تمہیں اللہ کی قسم جو تمہیں ان کیوں میں انصاف نہ کرے گا۔

الْقَوَامِ عَنْ عَمْرِو بْنِ لُقَاةٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَصْحَمَ وَالثَّوْرِيُّ
۵۵ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسُوَةَ عَنْ النَّزَّالِ بْنِ سُبُوتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا فِيهَا كَلِمَاتٌ بَيِّنَةٌ فَتَنَظَّلَتْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَالَ كَلِمًا خَيْرًا كَانَتْ أَلْكَبَرُ لَمْ يَنْتَهِ تَنَالَ فَتَنَالَ مَنْ كَانَ تَنَبَّكَهُ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ

کتاب النکاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
فَاتَّخِذُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
۵۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا هَمْدَانُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَلْسَنَ بَنِي مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَّقَ نِسَاءً أَوْ رَجَعَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ بِأَخِي بَرًّا وَلَا كَلِمَةً نَكْرًا لَوْ هَانَتْ لَوَادِئُ آيِنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفِرَ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَصْلَى النَّبِيِّ أَبَدًا أَوْ قَالَ الْخَرُّ أَنَا أَصَوْمًا لَدَهُ وَهُوَ لَا أَطُورُ قَالَ الْخَرُّ أَنَا أَعَزُّ لِلنِّسَاءِ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا إِنِّي أَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَّا اللَّهُ إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ بِهِ وَأَنْتُمْ كَذَلِكَ لَكِنِّي أَصَوْمُ وَأُطُورُ أَصْلَى وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ مِنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمِيعٍ حَشَانُ بْنُ أَبِرَاجِيو عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِوَةَ أَنَّ

سَأَلَ عَائِشَةُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي
الْيَمِينِ فَالْفُكُوهَا مَا كَلَّابُ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِثْنِي رُ
ثْلُكَ زُرْبَعٌ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةٌ أَوْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَلَّا تَعْدِلُوا قَالَتِ يَا ابْنَ
أَخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حُجْرٍ وَيَتِيمَةٌ فِي مَالِهَا
وَجَبَّالُهَا يَزِيدُ أَنْ يَزِيدَ جَبَّالُهَا ذِي مِنْ سُنَّةٍ مَدَّ أَهْلُهَا
فَهُوَ أَلَّا يَكْفُوهَنَّ إِلَّا أَنْ يَقْسِطُوا إِلَيْكَ فَيَكْفُوهَا
الضَّادَانِ رَأَوْا بَنَاتِهَا مِنْ سَوَاحِنَ مِنَ النِّسَاءِ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَزَوَّجْتُمْ فَاغْلُظْ
بِلِبَاسِكُمْ الْأَخْصَنَ بِلِغَابِكُمْ وَأَكْلًا
كَلِيمًا -

٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الرَّعَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ
مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُمَرَانُ بَنِي فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
إِنِّي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَخَلَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا
عَبْدٍ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تَرْوِجَكَ بِكَرَاتِدِكَ مَا كُنْتَ
تَعْمَلُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا
أَشَارَ إِلَى فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ نَافَتْ هَيْتَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ
أَمَا لَيْتَنِي كُنْتُ ذَا لَيْكَ لَهَذَا قَالَ لَنَا الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ
فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْغُرْمَةِ فَإِنَّهُ
لَهُ رَجَاءٌ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۚ

٥٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، مَحْدَّثُنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدٍ قَالَ وَخَلَّتْ مَعَ عُلُقَمَةَ دَا لِدُودٍ عَلَى عَبْدِ
اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَبَابًا أَلْعَدُّ شَيْئًا لَنَا لَنَا نُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نکاح میں ملاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دواؤں میں مین اور چار چار۔
پھر اگر زندہ کر دے گیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہا کر دے یا کبوتریں جن کے
تم مالک جو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے غلام نہ ہو دوسرے النساء
آیت ۴ کے بابے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے حبیبے اجو
قیم روک اپنے ولی کی تحویل میں جو اور وہ اس کے مال و جمال کے باعث
اس کی رغبت رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ غلام سے نہ ہو بلکہ اس سے
نکاح کر لیں، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع
فرمایا گیا ہے کہ یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا پورا جائز دینے کے سوا
نکاح کس کے لیے ضروری ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ جو
عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے
کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاؤ اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ وہ بھی نکاح
کرے جن کو عورت کی حاجت نہ ہو؛

عقہ کامیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ منی کے مقام پر ان کی طاقت، حضرت عثمان سے ہوئی اور انہوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ چنانچہ دونوں حضرات غنیہ گامین پتے گئے تو حضرت عثمان نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کروں کہ گزشتہ زندگی میں ناز و محبت سے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ انہیں اس بات کے حوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے بے عقل! پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جو کچھ آپ نے کہا اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق فرمایا ہے کہ جو انور و جرم میں سے عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھے تو اسے نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے سے رکھے۔

عبد الرحمن بن زید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ غزوہ
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا
کہ ہم چند ہی دست فوجوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں موجود تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اے فوجو! جو تم میں سے
موتوں کے حقوق ادا کر کے نہ کی طاقت رکھتا ہے تو وہ غمزدار کاغذ لے کر

يَا مُشْكِرُ الشَّبَابِ مِنْ اسْتِطَاعِ الْبَاءَةِ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ
أَفْضَلُ لِلْبَصِيرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ
بِالنِّقَاحِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِجَاءٍ -

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ -

۴۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَطَاءٌ قَالَ قَالَ حَفْصُ بْنُ كَامَةَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَنَانًا مَيْمُونَةً
بِسَرِّكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَامَا فَعَلْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تَزْعُمُونَهَا
وَلَا تَذْكُرُونَهَا دَامَا نَقُوتَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعَمُ كَانَ يُقْسِمُ لِشَإْنٍ وَلَا يُقْسِمُ
لِأُخْرَى -

۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي ثِيَابِهِ لَعَلَّهُ
وَلَمْ يَسْمَعْ نِسْوَةً وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَنَا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَّافَةَ عَنْ رُقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَافِي عَنْ سَعْدِ بْنِ
جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتَ لَا
قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْفَرَسَاءُ -
بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرَ التَّزْوِجِ
أَمْرًا لَهُ مَا نَوَى -

۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَادِثِ
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّبْيَةِ دَانِمَا لِمِجْرَى
مَا تَزَى فَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هَجْرَتُهُ

کیونکہ یہ نگاہ کو جھکا تا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی حالت
نہ دیکھے تو اس کے لیے ہلاکت ہے کیونکہ یہ جنس، حواہش کو کم
کرتے ہیں۔

کئی بیویاں رکھنا۔

عطاء کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بمراہ سرت کے مقام پر حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ کے چندے
پر حاضر ہوئے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تودہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کے جنازے کو اٹھائیں تو انہیں
ہلانے چلائے۔ سے پہنچ کرنا اور جنازہ۔ یہ کہ آہستہ آہستہ چلتا کیونکہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تودہ مطہرات، سمیات تھیں، جن میں سے
اکٹھ کی لہریاں مقرر تھیں اور ایک (حضرت سیدہ) کی لہریاں تھیں (دوسرے)
انہوں نے غرضی سے اپنی باری حضرت عائشہ کو روکے دی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
وہ علم اپنی تمام ازدواجی مطہرات کے پاس ہر وقت میں تشریف لے جایا کرتے
تھے اور وہ تعداد میں نو تھیں۔ — عقیقہ، یزید بن زریع، سعید،
قنادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
رسول سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سید بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
درایت فرمایا کہ نبی کریم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے نفی میں
جواب دیا تو فرمایا کہ شادی کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر آدمی وہ
ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ایسا ہی اچھے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — عمل کا نام ہمارے نبی سے ہے اور
آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی
طرف ہجرت کی تودہ ہجرت، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
جانب شہر ہوئی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عہدے سے

إِنِّي أَنَا وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُفِيدُهَا أَدَامًا أَوْ يَنْفِكُهَا فَهِيَ حُرٌّ إِلَى مَا حَاجَرَ إِلَيْهِ -

نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار ہو گی جس کو ہم کے لیے ہجرت کی ہے۔

فت: یہ مضمون اس جلد کی حدیث ۵۹۳ اور ۱۸۴۲ کے اندر بھی ہے اور بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث بھی یہی ہے۔ یہ حدیث اسوہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو کام میں غرض کے تحت کیا جائے گا اسی کے مطابق وہ شمار ہوگا جیسا کہ اس حدیث میں ہجرت کی مثال بیان فرما کر واضح کر دیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو صاحب علم امامت و خلافت یا درس و تدریس یا تفسیر و تصنیف گزراوقات یا دولت کمانے کے لیے کر رہا ہے تو یہ دینی کام اس کا کاروبار ہی شمار ہوں گے یا شہرت اور ناموری کے لیے کر رہا ہو تو اسی لیے شمار ہوں گے اور اگر کلہوٹی کی سر بلندی اور اپنے حلقہ و ملک کو خوش کرنے کے لیے کر رہا ہے تو ان کاموں کی حیثیت چکر کچھ اور ہی ہوگی۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں اگر ایک جیسا تہیہ ہے بلکہ شہرت یا دکھاوے کے لیے کیا ہوا ایک کام نہ صرف مائع ہو جاتا ہے بلکہ اٹا موافق سے کاپاٹ بنتا ہے۔ بیک کام پوری طرح وہی ضرور ہوتے ہیں جو علوم و نیت سے کیے جائیں یعنی من سے شہرت یا دکھاوا مقصود نہ ہوا اور نہ مال کمانے کی غرض سے کیا جائے بلکہ مقصود صرف رضائے الہی ہو۔ رضائے الہی کے لیے کلہوٹی کی سر بلندی میں بساط بھر کو شال و پٹا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو علوم و نیت کے ساتھ بیک کاموں کی تفریق دے اور اسے کاموں سے بچائے، آمین۔

مفسس قاری کا نکاح

اس باب سے میں حضرت سہل بن سعد نے حضور سے روایت کی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرانی میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم عمر من گزار رہے تھے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو غمی کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔

۴۴ - بِأَنَّ تَزْوِيجَ الْمُحْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّسَائِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اسْتَعْبِلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعْمُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَحْفِي نَهْمَانَا عَنْ ذَالِكِ -

اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس کو روایت کیا ہے۔ حمیدہ طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمن بن عوف آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصار کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ حضرت سعد... انصار کی رو بہاں تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک بیوی اور ایک مال سے بیچے بیچو نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، بخیر

۴۵ - بِأَنَّ تَزْوِيجَ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ آتَى رَوْحَتِي شَيْئًا حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَاحَتِي وَابْنُ عَرَفٍ -

۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدْ نِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيهِ دَيْكُنَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَ عِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ أَمْرًا تَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يَتَاخَفَهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ

وَتَوْنِي عَلَى الشَّوْقِ فَأَتَى الشَّوْقُ فَوْرِي ثُمَّ شَيْئًا مِنْ أَقْطَرِ
 وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَهُوَ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْلِكُهُ يَا
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ الْفَارِسِيَّةَ قَالَ فَمَا سَأَلْتَ
 قَالَ دُونَ نَرَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدُلُّكَ دُونَ بَشَادَةٍ
 بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبْتُلِ وَالْخِصَاءِ
 ۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
 سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
 يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُنَيْنِ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبْتُلَ وَكَو
 أَفْزَنَ لَهُ لَوْ خُتِمْنَا خَدَّيْنِ الْإِنْسَانِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ
 سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ سَأَدَ ذَا الْكَعْبِ
 يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُنَيْنِ بْنِ مَطْعُونٍ وَأَجَازَ
 لَهُ التَّبْتُلَ لَوَخْتَمِينَا
 ۶۷- حَدَّثَنَا مُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
 إِبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَفْزُ وَمَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَنَقَلْنَا
 إِلَّا نَسْتَحْضِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ
 نَتَّكِمَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا أَلْفِيَّاتٍ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا
 تَعْسَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْسِدِينَ وَكَانَ أَحْمَدُ
 أَخْبَرَ فِي بَابِ ذَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا خَائِفٌ عَلَى نَفْسِي الْفَتَنَةِ وَلَا
 أَحَدًا مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ الشَّكَاةُ فَكَلْتُ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ
 مِثْلَ ذَلِكَ فَكَلْتُ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَكَلْتُ
 عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْيُوسُفُ كُفِّتَ الْفَتَنَةَ بِمَا أَكَلْتَ لَا تَنْخَسِ

ابن ابی شہاب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو نکاح سے روکتا ہے وہ اپنے آپ کو فتنہ سے روکتا ہے۔

تو مرتبہ بازار کا راستہ بنا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے بازار جاری فرمادیا۔
 فرزند: کہہ دیجئے کہچہ خبر اور گئی کہا گیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے
 جبکہ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے
 کپڑوں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا یہ اسے عبدالرحمن ایسے
 کیا بات ہے، عرض گزار ہوئے، میں نے ایک انصاری عورت سے شادی
 مجھ درمیان اور خفی ہو جانا کروہ ہے۔

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت عثمان بن صفوان کو مجھڑ رہنے سے منع فرمایا تھا۔ اگر آپ انہیں
 مجھڑ رہنے کی اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم اپنے آپ کو خفی کریتے۔
 سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ایک انصاری نے حضرت عبداللہ بن ابی
 رحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن صفوان کو اس کام سے منع فرمایا
 تھا۔ اگر انہیں آپ مجھڑ رہنے کی اجازت عطا فرمادیتے تو ہم اپنے
 آپ کو خفی کریتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ہم پر ہوا کر رہے تھے چونکہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا لہذا
 عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو خفی نہ کریں؟ آپ نے ہمیں ایسا کرنے
 سے منع فرمایا۔ پھر اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ عورت سے نکاح کر لو تو وہ
 ایک کپڑے کے بدلے تمہارے۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ آیت سنائی اِنَّ اَسْمَانَ
 وَالدُّارَ اَحْمَرُ وَهَرَاؤُوهَ سَمَرٌ جَزِيْرٌ جِوَالِہُ تَسْمَرُ سِیْلُہُ عَلَالٌ کِیْسٌ اَوَّحَدُہُ
 سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں (سورۃ الملک ۱۰)
 آیت ۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض کرتا تھا
 یا رسول اللہ میں نے جو ان آدمی ہوں لیکن میری کسی سے ذرا ہوں گریہ پس
 ہے کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کر سکوں۔ دیکھا میں اپنے آپ کو خفی کر رہا ہوں؟
 لیکن حضور نے مجھ سے جواب نہ دیا۔ میں دوبارہ عرض کر رہا ہوں
 لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا میں پھر میری دعا اسی طرح عرض کر رہا ہوں
 لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ جب میں جو خفی دعا اسی طرح
 عرض کر رہا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! جو کچھ نہیں ہے

اسے کہہ کر تم شک ہو گے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو سختی کر لو یا نہ کرو۔
کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابن ابی عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ حضورؐ نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

مرد بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت

کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چرا لیے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرا نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرا لیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرا نہ گئے۔ حضرت صدیقہؓ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے وہ تجربہ جس خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے کہ رہا ہے کہ یہ آپ کی ندرت پر مملو ہے۔ جب میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم غصہ میں نہیں آئے کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کر دے گا۔

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔

حضرت ام حبیبہؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

حضرت عمار بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آکر میرے اونٹ کو تیز بھجوا دیا جس کے باعث میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے کس تیز رفتارا اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ارشاد فرمایا۔ تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ میری اہلی عیسیٰ شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا کہ تو عمر بھر اس سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھینٹے اور وہ تمہارے ساتھ

عَلَى ذَالِكَ أَذْذَرُ۔

يَا أَيُّهَا النَّكَاحُ الْإِنِّكَارُ فَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَالِيَةً لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا غَيْرَكَ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ دَاوِيَاءُ ذُنُوبُهُمْ شَجَرَةٌ قَدْ أَكَلَ مِنْهَا وَدَجَدَتْ فَجَعَلَ اللَّهُ كُلَّ مَنْهَا فِي إِبْرَاهِيمَ كُنْتُ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ قَالَنِي فِي الدَّيِّ لَمْ يَرْتِعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْزِلْ بِكَرًا غَيْرَ هَذَا۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتَ فِي النَّارِ مَرْقَبَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ يَقُولُ هَلْ هَذَا امْرَأَتُكَ مَا كَشَفْنَا نَارًا إِذَا هِيَ أَنْتَ نَأْتُلُ إِنْ لَيْكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَنْصِبُ۔

يَا أَيُّهَا الشَّيْبَاتُ وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنِ عَلَى بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا

سَيَّارُ بْنُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَفَلَّنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي فَتَطَوَّيْتُ فَحَقَّقْتُ رَأْسِي مِنَ خَلْفِي فَتَحَسَّرَ بَعِيرِي بِغَيْرِي كَأَنَّهُ مَعَهُ نَارٌ نَطْلُ بَعِيرِي كَأَنَّهُ جَوْوَرٌ مَا أَنْتَ كَرَاهٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثًا عَلَى بَعِيرٍ قَالَ بَكَرًا أَمْ نَبَاتًا قُلْتُ نَبَاتٌ قَالَ فَهَلْ جَارِيَةٌ تَلْهِيكَ وَتَلَا مَعَكَ قَالَ لَمْ أَذْهَبْنَا لِنُدْخُلْ قَالَ أَهْلُوا الْحَقِي

تَدْخُلُوا الْيَلَاءِ عِشَاءً لَكُمْ تَسْطُرُ الشَّعْبَةَ وَتُجْعَلُ
الْمُفْلِسَةُ -

[illegible]

باب تزويج الصغار من الكبار -
٤٢ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث
عن يزيد عن عراك عن عمرو أن النبي صلى الله عليه
وسلم خطب عائشة إلى أبي بكر فقال له أبو بكر إنما
أنا لغوك فقال أنت أخي في دين الله وكنياه وهي لي خلل -
باب إلى من تنكح وأعي النساء خير
وما ينكح أن يتخير لنطفه من غير إيجاب -
٤٣ - حدثنا أبو الحسن أخبرنا شعيب حدثنا
أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال خير نسلكه ركن الأبل ماله نسلكه
فروش الحناء على ولد في صغيره وأدعا على شرج
في فاه يدي -

بِأَنَّ الْحَاذِ السَّرَارِي وَمَنْ أَعْتَقَ جَلَسَهُ
ثُمَّ تَرَكُوهُمَا

٤٧ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الرَّسَّادِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو بَرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلِمَهَا
فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَذْبَحَ بِهَا فَأَحْسَنَ تَأْذِينَهَا لَمْ يَأْكُلْهَا
تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَآلُهَا أَجَلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَمَّنْ

کھینچتی رہاں کا بیان ہے کہ جب ہم جاگردیہ مشنور میں داخل ہونے والے تھے تو اپنے فرمایا حضورؐ کی دریشہر جانور و عشار سے پہلے گھروں میں نہ جانو تاکہ جن حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیسی صورت سے بنا دی کہ ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے فرمایا کہ کیا تمہیں کنواری لڑکیوں کی کہیں کوہ سے واسطہ نہیں ہے؟ جب میں اشتیاب داری اتنے یہ حدیث مروی وینار سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نومزدکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کیسے نومزدکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

عزیز کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا بیغام دیا۔ حضرت ابو بکر عزم گزار ہوئے کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا، تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی سمجھو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔ کسمبختی سے نکاح کرنا ہمت ہے۔

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت چنے گو یہ واجب نہیں۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ پر سوار ہونے والی عورت
میں سے قریش کی عقیقہ محمد میں بہترین کر وہ بچوں پر ان کی کم ہستی میں
بہت مہربان اور بخاوندہ کے مال کی خوب نگہبان ہوتی ہیں

لنڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا۔

اچھوڑ دئے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے اور ب کتاب بتائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اولیٰ کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور صحابہ پر ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

کہا کہ یہ حدیث ہم سے بغیر کسی تکلیف کے سیکھ لو مالا لکے لوگ اس سے کم نہ رہیں تھنوں کی اس حدیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابو بکر، ابو حصین، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پرانا مہر ادا کر دیا۔

سعید بن عید، ابن وہب، جریر بن مزاحم، ابوبکر، محمد، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ دو سہ روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابابکر علیہ السلام نے غلام کے خلاف کبھی بات نہیں کی مگر تین مواقع پر ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کام کا ہاتھ روک دیا اور اس سے خدمت گزار دلوائی۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے کہ اے آسمانی پانی! ان اولاد (یعنی ابن عرب، اتمہاری والدہ حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخشاں خیر سے تھمتے وقت اغیار مدینہ منورہ کے درمیان تین روز توام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حنی سے خلوت کی۔ پس ان کے دلیر کے لیے مسلمانوں کو میں باکر لایا۔ دعوت و لہیر میں روٹی اور گوشت کا بندوبست نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان لکھانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور حرلی کو چن دیا گیا اس میں ان کا دلیر تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب اہمات المؤمنین میں شامل ہیں یا مؤمنوں میں؟ بعض حضرات نے کہا کہ اگر پردہ کر دیا گیا تو اہمات المؤمنین سے ہیں اور پردہ نہ کر دیا گیا تو مؤمنوں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

لوٹنے کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے منہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

بَيْنِي وَامْنِ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنَّمَا مَسْلُوكٌ أَذَى حَقٌّ مَوْلَاهُ وَحَقٌّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ تَالِ الشَّعْبِيُّ رَضَا حَدَّثَنَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ثُمَّ كَانَ الرَّجُلُ يَزْجُلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْبُؤَيْكِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بَرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا، ثُمَّ أَمْسَكَهَا.

۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ بَابُ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا ثَلَاثُ كَذَبَاتٍ بَيْنَنَا وَإِبْرَاهِيمَ مَرْجَبًا وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاَهَا أَجْرًا فَكَانَتْ كَفَّتِ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخَذَ مِنْهُ أَجْرًا قَالَ الْبُؤَيْكِيُّ فَتَمْلِكُ أَفْكَو يَا بَنِي مَاءَ السَّمَاءِ.

۶۔ حَدَّثَنَا تَيْيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَسْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ الْمَدِينَةِ ثَلَاثَ يَمِينٍ عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بَلَّتْ حَبِي كَذَا عَوْتُ السَّيْلِيِّ إِلَى دَلِيمَةِ ثَمَّ كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْبَرَ لَا لِحِمٍّ أَمْرًا لَا لَطَاعٍ فَالْتَقَى فِيهَا مِنَ التَّمِيرِ الْأَقِطِ وَالْمُكْمِنِ فَكَانَتْ دَلِيمَةُ فَقَالَ السَّيْلِيُّنَ إِحْدَى أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا آتِ خَيْرًا فَهِيَ مِنْ أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُحْجَبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَرَحَلَ وَطَى لَهَا خَلْفًا وَ مِمَّا الْحَجَابُ يَهْدِيهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

۷۔ بَابُ مَنْ جَعَلَ عَتَقَ الْأَمَةِ صَدَاقًا.

۸۔ حَدَّثَنَا تَيْيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَجَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقًا.

مجلس سے شادی۔

ارشاد ربانی ہے :- اگر وہ غریب پہلی تو اسے اپنے فضل سے انہیں ملاد کر بیٹے حضرت سہیل بن سعد صاحب کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ راری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور اسے نیچے ٹک نظر ڈالی اور پھر اپنے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے پاس سے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی صحبت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ ارشاد فرمایا : کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو حق گزار ہو اور یا رسول اللہ خدا کی قسم، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا : اپنے گھر والوں کے پاس جاکر اور کچھ شادی تیس کر لی چیز لی جائے۔ پس وہ گیا اور واپس آکر عرض گزار ہوا : خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز بھی نہیں ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیکھو تو میں خواہ لوگ کے کونوں پر ہوں وہ گیا اور واپس آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، میں یہ تمہارے لیے۔ حضرت سہیل کا بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ وہ صاحب اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے تمہارے کیا بنا ہے گی؟ اگر تم اسے اسٹیل روگے تو اس عورت کے اور پر تمہارے رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تمہارے اور پر رہے گا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور کانی دیر مجلس میں بیٹھا رہا، پھر اللہ اکبر ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا میں نے ان کو کتنا افسوس ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے لگتا تھا کہ میں اور کچھ کرتا ہوں۔ فرمایا : کیا تمہیں یہ ربانی ید ہے؟ عرض گزار ہوا : ہاں۔ ارشاد فرمایا : میں نے تمہارے قرآن مجید جانتے کے باعث اس عورت کو براہی کی ویندار کی میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے :- اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی بنایا پھر اس کے رشتے اور سسرال متحرک اور تمہارا رب قدرت والا ہے (الفرقان ۵۴)

باب تزویج المصیر لقوله تعالیٰ
 اِنْ يَكُلُوْا اَنْفُسَكُمْ يَعْزِبْهَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ
 ۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ اَبِي
 حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
 جَاءَتْ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَهْبُ لَكَ نَفْسِيْ قَالِ
 نَظَرْتُ اِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدْتُ اَنْظُرَ
 فِيْهَا وَتَوْبَتُهَا ثُمَّ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاسَهُ
 فَلَمَّا رَأَتْ الْمُدَاةَ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ
 فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَّجْنَاهَا فَقَالَ
 هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۷۹)
 فَقَالَ اِذْهَبِيْ اِلَى اَهْلِكَ فَانْظُرِيْ هَلْ تَجِدِيْ شَيْئًا
 لِّدَهْبِ لَمْ رَجَعِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا
 فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْظُرِيْ لَوْ خَاَتَا
 مِنْ حَيْثُ يَدُ فَدْ هَبِ لَمْ رَجَعِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
 اللّٰهِ وَلَا خَاَتَا مِنْ حَيْثُ يَدُ وَلَكِنْ هَذَا اَمْرًا رِيْ قَالِ
 سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَرْجِعُ كُلُّهَا نَفْسَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْنِيْ يَا اَرْكَ اِنْ لَيْسَتْ لَكَ
 يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ لَوْ اِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ
 شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَوْهُ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمْرًا بِهَا
 فَنَدَى بِكُلِّهَا حَآءَ قَالِ مَا ذَا اَمْعَكَ مِنَ الْعَدَا اِنْ تَالِ
 مَعِيْ سُوْرَةٌ كَذٰ اَوْ سُوْرَةٌ كَذٰ اَمْعَكَ هَا اَنْتَا لَمْ تَقْرَأْ وَهَنْ
 عَنْ كَلِمَةٍ قَلْبِكَ قَالِ نَعَمْ قَالِ اِذْهَبِيْ فَقَدْ مَلَكْتَنِيْ
 بِمَا مَعَكَ مِنَ اَنْتَا اِنْ

باب الاكفاء في الدين وقولنا وهو
 الناني خلق من الماء وبشر فجعله لسانا
 صهرا او كان رما لك قد يرا

قَالَ اَوْ اَخْبَرْتَنِي اِنْ خُطِبَ اَنْ يَكُنَّ وَاَنْ تُشْفَعَ اَنْ تُشْفَعَ
وَاَنْ كَال اَنْ يَسْتَمَعَ كَال لَمْ تَكُنْ لَمْ تَكُنْ جَلَّ مِنْ
لَمْ تَكُنْ اَوْ اَلَسْتُمْ اَنْ تَقُولُوْنَ فِي هَذَا اَنْ اَلَا
خَبَرْتَنِي اِنْ خُطِبَ اَنْ لَا يَكُنَّ وَاَنْ لَا تُشْفَعَ وَاَنْ
كَال اَنْ لَا يَسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ مِنْ قَبْلِ هَذَا
بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْبَقْلِ
الْمُتَرَبِّعَاتِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا الْيَاقُوْبُ بْنُ
عَقِيْلٍ عَنْ ابْنِ شَرَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ وَدَّعَةَ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ
يَا بَنِي أَخْبَرْتَنِي هَذَا الْيَتِيْمَةُ فَكُنْتُ فِي حَجْرٍ وَلَيْسَ لَهَا
فِي رُفْعٍ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَبَدِيْدَةٍ أَنْ يَنْتَفِعَ
مِنْهَا أَهْلُهَا فَهِيَ عَنْ تَزْكَاجِهَا إِلَّا أَنْ يَفْسُطُوا فِي
الْمَالِ الْقُدَاتِ وَأَمْرًا بِنِكَاحٍ مِنْ سَوَاهِنَ قَالَتْ
وَأَسْتَفْعِي النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَدَاؤِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى
وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَكُونُوا مِنْ كَالِ اللَّهِ لَكُمْ أَنْ الْيَتِيْمَةُ
إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ مَرُفِعَةٍ فِي نِكَاحِهَا
نَسِبًا إِلَى الْمَالِ الْقُدَاتِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً مَرْغُوبًا
فِي قِلَّةِ الْبَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذًا بِغَيْرِهَا
مِنْ النِّسَاءِ قَالَتْ لَكُنَّ يَتَرَكْنَ فِيهَا حِينَ يَرْغَبُونَ
عَنْهَا فَلَيْسَ لَكُمْ أَنْ يَنْتَفِعُوا إِذَا رَدُّوا فِيهَا
إِلَّا أَنْ يَفْسُطُوا فِيهَا وَيَعْطَوْهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى
فِي النِّسَاءِ

۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَكِيْلُ بْنُ
عَقِيْلٍ عَنْ ابْنِ شَرَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ وَدَّعَةَ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ
يَا بَنِي أَخْبَرْتَنِي هَذَا الْيَتِيْمَةُ فَكُنْتُ فِي حَجْرٍ وَلَيْسَ لَهَا
فِي رُفْعٍ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَبَدِيْدَةٍ أَنْ يَنْتَفِعَ
مِنْهَا أَهْلُهَا فَهِيَ عَنْ تَزْكَاجِهَا إِلَّا أَنْ يَفْسُطُوا فِي
الْمَالِ الْقُدَاتِ وَأَمْرًا بِنِكَاحٍ مِنْ سَوَاهِنَ قَالَتْ
وَأَسْتَفْعِي النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَدَاؤِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى
وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَكُونُوا مِنْ كَالِ اللَّهِ لَكُمْ أَنْ الْيَتِيْمَةُ
إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ مَرُفِعَةٍ فِي نِكَاحِهَا
نَسِبًا إِلَى الْمَالِ الْقُدَاتِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً مَرْغُوبًا
فِي قِلَّةِ الْبَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذًا بِغَيْرِهَا
مِنْ النِّسَاءِ قَالَتْ لَكُنَّ يَتَرَكْنَ فِيهَا حِينَ يَرْغَبُونَ
عَنْهَا فَلَيْسَ لَكُمْ أَنْ يَنْتَفِعُوا إِذَا رَدُّوا فِيهَا
إِلَّا أَنْ يَفْسُطُوا فِيهَا وَيَعْطَوْهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى
فِي النِّسَاءِ

یہ ایسا آدمی ہے جس کی کو نکاح کا پیغام نہ تو اس کا نکاح کر دیا جائے یا اگر
نکاح کر کے تو منظور ہو جائے اگر بات کرے تو خود سے سمجھ جائے۔ ہر دو کا کہنا
ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فریب سے اس کا پیغام دیا گیا کہ اگر
کو نکاح آپ نے فرمایا۔ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر
کس کو نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ کرے، اگر معارش کرے تو قبول نہ
کے جائے۔ بات کرے تو کوئی نہیں خود سے نہ سمجھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے
نکاح۔

عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ
تیس اندیشہ ہو کہ یتیموں میں انصاف نہ کرو گے۔ حدیث السنہ
آیت ۳ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے بچنے
یہ ان یتیموں کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر تربیت
ہوں۔ میں وہ اس کے سرور و جمال اور مال کے باعث اس سے
متوہ سے مر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ پس ان کے ساتھ
نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا کہ یہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا
مہر دیا جائے اور ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔
وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اللہ تم سے عورتوں کے
بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ سورۃ النساء، آیت ۱۲۴ یعنی اللہ تعالیٰ
نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یتیموں کی اگر جمال اور مال والی ہوتی ہے تو اس کے
نکاح اور نسب کی جانب راہب مہرتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے
میں لیکن اگر وہ مال اور جمال کی قلت ہو تو اس کا خیال چھوڑ دو اور
مہرت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب عائشہ
فرمیں کہ اس سے نکاح کا خیال چھوڑ دے میں تو پسندیدہ یتیموں کی نکاح
کیوں کرتے ہیں؟ اور اگر نہ ہے تو ان کے ساتھ انصاف جو میں اور ان کا
عورت کی نحوست سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ بے شک تمہاری بیوی تمہاری اور تمہاری اولاد
میں تمہارے دشمن ہیں۔
عروہ اور سالمہ دونوں نے اپنے والد ماجد حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواست
بیوی، گھر اور گھوڑا (تین چیزوں میں سے ہو سکتی)

ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لوگوں نے خواست کا ذکر کیا تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خواست کسی چیز میں ہے
تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے (یعنی ان میں سے کوئی چیز
منحوس ہو سکتی ہے)۔

حضرت سہیل بن سعد سادک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر لایا۔ اگر
خواست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، گھر اور مکان میں
ہو سکتی ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد
کوئی فقہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں پر عورت کے فتنے
سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَصَالِحِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْقَارِ
وَالْفَرْسِ۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زَيْعٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
ابْنِ عَمْرِو قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ
فِي شَيْءٍ وَفِي الْقَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرْسِ۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ وَفِي الْفَرْسِ
وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ
الْتُمِثِيِّ ثَمَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ التَّهْمَانِيَّ عَنْ إِسَامَةَ
بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ
بَعْدَ نَبِيِّ فِتْنَةٍ أَفْزَكَى عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

بَابُ الْعُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

ن: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدد سے ہم سب کو جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے،
آمین۔ — فتنے بے شمار ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو تباہی اور ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جن فتنوں نے تمام مسلمانوں
کو اپنی پیٹ میں لیا ہوا ہے اور تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیا ہے ان میں سب سے بڑے فتنے ہیں۔ ایک عورت کا فتنہ اور دوسرا
دولت کا فتنہ۔ — ادھر تناسل ہے کہ ہر ایک کے پاس قارون کی دولت، جہاد اور عورت کا فتنہ ہے کہ راجہ اندر کا کھانا میسر آئے اور
نگاہوں کے سامنے پریاں ناچیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب عورت کا فتنہ اپنے نقطہ شروع کو چھو رہا ہے۔ عورت اسی درجہ
مردوں کے اعصاب پر سوار ہو چکی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر مقام پر عورت نظر آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آگے ہمارے
منفکروں اور دانش مندوں کی گائیاں یا تو چنگر ہو گئی ہیں یا پھر تھک رہی ہیں۔ یہ شور ہی اتنا زیادہ ہے کہ ان طوطیوں کی آوازیں دھڑوں
کے کافروں تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔ عورتوں کا جھوٹ مردوں کو جس طرح گھنی کا ناپ چار لپے اُسے ہر جہنم بنا دیکر رہی ہے اور
خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ — دیدہ حیران سوال کرتی ہے کہ کیا اخلاق و کردار کا خرمین اسی طرح دھڑ دھڑاتا رہے گا؟

اور اگر شت کی ہانڈی چولے پر رکھی مہرٹی تھی لیکن حضور کے سامنے
لہائی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت
نظر نہیں آتا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو تبرہ کو صدمہ دے دیا
گیا تھا۔ جبکہ آپ صدمے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشاد فرمایا
کہ وہ اس کے لیے حدقہ اور مہارے لیے ہر ہے۔

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔
 علی بن حسین کا بیان ہے کہ دو، تین اور چار چار مراد ہیں،
 ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشادِ باری ہے کہ فرشتے دو، تین اور
 چار چار پروردگار کے ہیں یعنی دو پیروں یا تین پیروں یا چار
 پیروں والے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ ربانی
 وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْبَيْتِ الْمَدِينِ
 تو نہ پایا کہ یہ اس قسم لوگی کہے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو
 پھر وہ اس کے مال کے باعث اس سے نکاح کرے لیکن اس سے
 صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیے
 کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں سے دو رو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کرے۔

جو عورتیں نے اپنے حرام کپڑے پہنے وہی رضاعت نے حرام کی ہیں۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جولوہ انور تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کوئی آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو مجھ سے پاس آیا کرتا؟ فرمایا: ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتہ حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی

الْوَلَاءِ لِمَنْ اٰتَىٰ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دِيْرَمَةً عَلَى النَّارِ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ خَبْرًا وَاَذْمَرَ
مِنْ اَذْمَرِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا اِذَا الْبُرْمَةُ فَقِيلَ لِحُمِّ
ثَعْدَتِي عَلَى بَرِيْرَةَ وَاَنْتِ لَا تَأْكُلِي الصَّدَاقَةَ قَالَ هُوَ
عَلَيْهَا صَدَاقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّتَانِ

عليها صدقة ولنا هديك
- يَابُّ لَا يَزِدُّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ لِقَوَلِهِ
تَعَالَى مَثْنَى وَثَلَاثَ وَرُبْعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثَلَاثَ أَوْ رُبْعًا وَ
قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أُولَى أَجْنَحَةِ مَثْنَى وَثَلَاثَ وَ
رُبْعَ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثَلَاثَ أَوْ رُبْعًا -

٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحِبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَائِثَةَ أَنَّ خِفْتَمَ الْأَنْقَسَطَوَانِي
الْيَمِيمِي قَالِ السَّيِّئَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا
فَيَبْزُوجُهَا عَلَى مَا لَهَا وَيُسَيِّرُ مَحَبَّتَهَا وَلَا يُعْدِلُ فِي
مَا لَهَا فَلْيَتَرَوِّحْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَتْنِي
وَكُنْتُ وَدَّعَاءُ -

بَابُ وَأُمَمَاتُهُمُ الْآتِيَةُ أَرْضُكُمْ وَيُحْرَمُ
مِنَ الرِّضَايَةِ بِأَيِّحُرَّمُ مِنَ الشَّيْبِ -

٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَ
أَنَّهُمَا سَمِعَتْ مَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ
فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ
فَلَا نَأْتِي حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ
كَوْكَانَ فَلَا نَحْيَا لَعْنَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ وَهَلْ عَلَى
نَقَالَ نَعْمَ الرِّضَاعَةُ تَحْرِمُ مَا حَرَّمَ الْوِلَادَةُ -

٩٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ تَعَاذَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْوَجُوا ابْنَةَ حَمْرَةٍ قَالُوا إِنَّمَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَالَ بَشَرْتُكُمْ عَمْرُؤُكُمْ تَكَاثُفَتُمْ سَمِعْتُ تَعَاذَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ -

۹۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّحْطِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بَلَغَتْ أُنَى سَفْيَانَ أَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَخْبَرْتُكَ أُنَى سَفْيَانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا بَلَغْتَ نَعَمْتُ لَكَ بِمَخْلُوقَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ شَأْنٍ كُنِيَ فِي خَيْرٍ أَخْبَرْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نَحْدُثُ أَفْكَ تَرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا كُنَتْ لَكُنْ لِي بِنْتِي فِي جَنِّي مَا كُنْتُ لِي إِلَّا لَا يُنْكَحُ أَحَدٌ مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تُعْرَضُ مَنْ عَلَى بَنَاتِنَا وَلَوْ أَحْوَا لَكُنْ قَالَ مُرْكُؤُ وَثَوْبِيَّةٌ مَوْلَاةٌ لَدُنِّي لَهَبٌ كَانَ أَبُو لَهَبٍ اعْتَقَهَا فَأَرْضَعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أَرَادَ بِهَ بَعْضُ أَهْلِهَا بِشَرِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لَهَا مَا دَأْبُكِ قَالَتْ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَكُنْ بَعْدَكُمْ فَيُرَاكُنِي سَمِعْتُ فِي هَذَا بَعْثًا قَبْلِي ثَوْبِيَّةً -

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ دَاخِلٌ فَكَانَتْ

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہؓ کے صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ اسی طرح بشر بن عمرؓ، شعبہؓ، قتادہؓ نے جابر بن زیدؓ سے روایت کی ہے۔

حضرت زینب بنت ابوسلمہؓ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسعیانؓ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسعیانؓ کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ اب بھی میں آپ کے پاس آئی تو وہیں ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی ٹیگ میں کو اپنے ساتھ شریک کر لوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میں اس کا منہ سے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میرے یہی منہ ہے کہ آپ حضرت ابوسلمہؓ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: ابوسلمہؓ کی بیٹی سے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اگر وہ میری بیوی کے بچے خاندان کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے۔ وہ میری رضاعی بھینسی ہے گو کہ مجھے اللہ ابوسلمہؓ کو کریم نے دودھ پلایا تھا۔ لہذا اگر میرے لیے ان کے بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کہ۔ عذرہ کا بیان ہے کہ ثویبہؓ پہلے ابولہبؓ کی لونڈی تھی۔ جب ابولہبؓ نے اسے آزاد کر دیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ جب ابولہبؓ مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے جسے حال میں دیکھا اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا گیا؟ ابولہبؓ نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہونے ہی سخت غمزدار۔ دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رخصت ہوئی۔

یعنی جو رخصت ہو رہی کرانے تو پورے دو سال میں اور دودھ پھوڑا پیا جو یا زیادہ رخصت ثابت ہو جاتی ہے۔

مسروقؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس ایک آدمی پیشا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کے مبارک

تَغَيَّرَ وَجْهَهُ كَأَنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّمَا أَخِي
نَقَالَ انْظُرُون مَنِ اخْوَأْتُمْ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ
الْبُجَاعَةِ -

بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ -

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ أُمَّهُمُ أَخَا أَبِي الْقَعْبِيسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهِيَ
عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ
أَنْ أَذِنَ لَهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِأَلَدِي صَنَعْتُ فَأَمَرَ فَنِي أَنْ
أَذِنَ لَهَا -

بَابُ شَهَادَةِ الْمَرْضَعَةِ -

۹۵ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اسْتَيْقِلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ
قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لَجِدْتُ عَيْبًا
أَخْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً فَجَاءَتْ بِأَمْرَأَةٍ سَوْدَاءَ
فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتَ فَلَانَةَ بِنْتَ فَلَانٍ فَجَاءَتْ بِنَا
امْرَأَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ
كَأُذُنُ بَنَاتِ فَافْرَمْنِي فَأَتَيْتُهُ مِنْ تَبَلٍ وَجِهًا قُلْتُ
إِنِّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ جَاءَ وَقَدْ رَأَيْتُ أَنَّهَا قَدْ
أَرْضَعْتُكُمَا دَعَرَهَا عَنْكَ وَأَشَارَ اسْتَيْقِلُ بِأَصْبَعِيهِ
السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى بِحُكِّي أَيُّوبُ -

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ
وَأَخْوَاتُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ وَأَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ
وَبَنَاتُ الْأَخْتِ إِلَى الْإِخْوَانِ إِلَى تَوَلَّيْتُمْ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَشْنُ وَالْحَمْدُ

چہرے کا رنگ بدل گیا گویا یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ وہ عرض گزار
ہوئیں کہ یہ تو میرا درمنامی (بھائی) ہے۔ فرمایا: دیکھو تو یہی بھلا تمہارے بھائی کو
میں؟ کہو کہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچے کا گڑا صرف دودھ پر
حسب مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضائی باپ ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
پرہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابو القعبیس کے بھائی الفح نے
اندر آنے کی اجازت مانگی حیران کے رضاعتی چچا گئے تھے۔ حضرت
امدلیہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حویلی سے کیا تھا وہ انہیں
کہہ دیا کہ اپنے بچے کے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

دودھ پلانے والی کی شہادت

ایوب نے عبد اللہ بن ابی ملیک سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ حدیث عجب سے عبید بن الجرم سے اور ان سے حضرت عقبہ
بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث
عقبہ سے خود بھی سنی ہے۔ لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح
یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک
عربی عورت آکر کھنے لگا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس
میں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ عورت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہو
کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے۔ لیکن ایک جشن
ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ
محبوطہ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر دیا میں پھر سامنے
بیٹھ گیا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے
جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔

حلال اور حرام عورتیں۔

ارشاد ربانی ہے: حرام ہوں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بیٹنیں اور
بھوپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھتیجیاں مائیں خالائیں اور بیٹنیں
آیت (۲۴، ۲۳)۔ حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور
غلاموں والی عورتیں حرام ہیں، سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی

مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ الْحَرَامَاتِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَدْرِي بَأْسٌ أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ حُرَّتَهُ مِنْ عَبْدٍ وَلَا تَنْكُحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَكُونُوا مِنْكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا نَادَى عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأَمَةٍ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ جَسْتَب عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مِنْ النَّسَبِ سَمِعَ وَمِنْ الْقُرْبَى سَمِعَ ثُمَّ نَدَى حُرَّتٌ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْأَيُّمُ وَجَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ أُمِّهِ عَلَى وَاسْرَئِيلَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُمَا الْخَمْسَنَ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَهُ الْخَمْسَنَ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتِي مِمَّنْ فِي لَيْلَتِي وَكَرِهَهُمَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ بِالْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيَةٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَجَلَ لَكُمْ مَا وَدَّاءُ ذَالِكُمْ وَقَالَ عَلُومَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا نَفَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمَ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَزَوْجِي عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالْهَيْبَةِ أَنْ أَدْخَلَ كَلَامًا لَا يَنْبَغُ فِيهِ أُمَّهُ وَيَحْيَى هَذَا أَفْزَعُ مَعْنَى لَمْ تَحْرُمَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلُومَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا نَفَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَزَيْدٌ كَرِهَ ابْنُ تَعْمَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَحْرُمَ حَرْمَهُ وَالْبُؤْتُورِيُّ هَذَا لَمْ يَعْرِفْ بِسَمَاعِهِ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ حَصَيْنٍ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَسَنُ وَبَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ الْوَهَّابِيُّ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزَقَ بِالْإِثْمِ يَعْنِي يَجَامِعُ وَجَوْزُهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَنَحْوُهُ وَالزَّهْرِيُّ وَقَالَ الزَّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا مَوْسِلٌ

بَابُ مَا وَدَّ بَأْسُكُمْ الَّتِي فِي جَوْزِ كُمْ مِنْ

صحیح نہیں لکھا شخص اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاندان سے طہور کر دے۔ حکم خداوندی ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کر جب تک ایمان نہ لے آئیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیوی اس طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں، پھر انہوں نے قربت علیکم اسمائکم والی سورۃ النساء کی آیت ۲۲ پر بھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں حسن بصری نے ایک دفعہ اسے مکرر قرار دیا، پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بن حسن بن علی نے ایک رات میں دو چھاپڑاؤ بیویوں کو جمع کیا اور اسے جابر بن زید نے قطع رحمی کے باعث مکرر قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۱۔

اور ان کے سوا جو میں تم پر حلال ہیں (سورۃ النساء آیت ۲۴)۔

مکرر نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے نکاح کرے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یہی کندی نے طہور اور البیہر سے حدایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ بچے سے واپست کرے اور نفی ہو جائے تو اس کی اس سے نکاح نہیں کر سکتا، یعنی ویسے غیر معروف شخص ہے اور کسی دوسرے نے اس کی ہجوئی نہیں کی مکرر نے حضرت ابن عباس سے حدایت کی کہ اگر کوئی سال سے نکاح کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی، حالانکہ اس کا بونہر ہے ابن عباس کے حوالے سے کہا ہے کہ حرام ہو جائے گی جبکہ ابو نعیم کا حدیث ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض ائمہ عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی اور حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوگی جب تک اس کے ساتھ جماعت نہ کرے۔ سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے۔

زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔

تَسَاءَلَكُمْ الَّتِي دَخَلْتُمُوهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْعَدَاةُ خَوْلٌ وَالسَّيِّسُ وَالْيَمَاسُ هُوَ الْجَدَامُ وَقَالَ
بَنَاتُ وَلِبَاسُهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي الْحَدِيثِ لَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِيْبُهُ لَكَ لَعْنَةُ مَنْ عَلَى بَنَاتِكَ
وَكُنْ ذَلِكَ حَلَالًا وَلَيْلَا الْبَنَاءُ هُنَّ حَلَالٌ لِلْأَبْنَاءِ
وَهَلْ تَسْمَى الرَّبِيبَةُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرَةٍ وَدَفَعُ
الْبَنَاءُ إِلَى الرَّبِيبَةِ فَإِنَّهَا تَكُونُ رَجِيْبَةً
يَكْفُلُهَا وَتَسْمَى النَّبِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ
أَبْنَتِهِ أَبْنًا.

۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بَنَاتِ ابْنِ سَفِيَانَ قَالَ
نَأْفَعُ مَا ذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْحِيْنُ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ
بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مِنْ فِرَاقِي لَكَ أَخِي قَالَ إِنَّمَا لَا
يَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلْفُحِي أَفَكَ تَحْطَبُ قَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْلَا تَكُنْ رَجِيْبِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتِي
وَأَبَاهَا ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَى بَنَاتِكَ وَلَا إِخْوَتِكَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زَيْنَبُ
بَابُكَ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ إِلَّا
مَاءً سَلَمًا.

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا النَّسَائِيُّ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ فَرْدَاقٍ أَنَّ عَمْرُوَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا
أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتُمْ أَخِي بَنَاتُ ابْنِ
سَفِيَانَ قَالَ وَتَحِيْنُ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيةٍ
وَأَحَبُّ مِنْ شَارِكِي فِي خَيْرٍ أَخِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ نَوَالَهُ إِنْ تَلَحَّضْتُ أَفَكَ تُرِيدُ أَنْ تُكَلِّمَ دُرَّةَ
بَنَاتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بَنَاتُ ابْنِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ

ارشاد ربانی ہے اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان جو بیویوں
جن سے تم صحبت کر چکے ہو (سورۃ النساء، آیت ۲۳) حضرت
ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بیٹیوں اور ان کے شوہروں سے مراد ہے
اور فرمایا کہ بیٹے کی بیوی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ تم پر اپنی بیٹیاں بیٹوں نہ کرو اور بیویوں میں
پوتے کی بیوی بھی بیٹے کی بیوی کی طرح ہے۔ یہی وہ بیوی ہے جو اپنے شوہر میں جو اپنے شوہر
حرام ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے کو پرورش کے
لیے دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو اسے امام
حسن کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں
عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو (دوسری) بنت ابوسفیان
میں کوئی چیز پسند ہے؟ فرمایا: مجھ میں کیا کروں! میں نے عرض کی:-

نکاح کر لیجئے۔ فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے پاس نکاح تو نہیں
ہوں، لہذا میں چاہتی ہوں کہ میری بہن سے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا:-
وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ
کو نکاح کر کے اپنے بیٹا کو دیا ہے؟ فرمایا:- ام سلمہ کو لاؤ گے؟ میں نے عرض کی:- ہاں، فرمایا:-
اگر وہ میری بیوی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد
کو گواہی دینے اور دھچکا دینا تھا۔ لہذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو بیٹوں نہ کیا

دوسری بیٹیوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حضرت زینب ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ میں عرض گزار ہوئی:- یا رسول اللہ! میری بہن سے نکاح
کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا:- کیا تم یہ پسند
کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی:- ہاں، میں آپ کے پاس نکاح تو نہیں ہوں اور
مجھے اور کسی شریک سے اپنی نیک بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی:-
یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم نے تو یہ چاہنا ہے کہ آپ دُرَّہ بنت ابوسلمہ
سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا:- ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی:-
ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم، اگر یہ میری گود میں نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال

میں ہے کہ جو وہ میری رضامندی سے ہے۔ مجھے اور ابوہریرہؓ نے
درد دہلا دیا۔ میں نے اپنے بیٹوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا
کہ وہ جوڑی کی جنتی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

عربی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑی کی جنتی اور بھانجی
کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد بن حنون نے
شیخ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنی جوڑی کے ساتھ
اس کی جنتی یا اس کی بھانجی کو بیع نہ کرے۔

قبیلہ بن زویب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص
اپنی جوڑی کی سرورگ میں اس کی جنتی سے نکاح نہ کرے یا اس کی بھانجی
سے۔ میں ہم دونوں اس شعر کے حامل کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں کہ عروہ
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی
ہے کہ رضاعت میں ان رشتہوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب
کی وجہ سے حرام ہیں۔
بدلے کا نکاح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع
فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس مشروط پر نکاح نہ کرے کہ
وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور وہ میان میں نہ
رکھا جائے۔

عورت کا اپنی جان شہر کے سپرد کرنا۔

قرآن کا بیان ہے کہ جملہ جنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں
نے اپنی ذات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر

لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَوَلَّى تَكُنْ فِي حَجْرٍ مِّمَّا حَلَّتْ لِي أَيْهَا الْبَنَاتُ
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَمْ مَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ تَوْبِيَةً فَلَا
تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكُنَّ وَلَا أَخَوَاتُكُنَّ۔

باب لا تنكح المرأة على عمتها۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَأَخَوَاتِهَا
وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ

بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَمَعَاذِهَا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يُونُسَ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي تَيْمِيَّةُ ابْنُ ذَوَيْبٍ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَرْفَعُ يَقُولُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ الْمَرْأَةِ وَمَعَاذِهَا
تَكْرِي خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ لِأَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَنِي
عَنْ تَائِيَّةَةَ قَالَتْ حَرَّمَ لَنَا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْضَرُ
مِنَ النَّسَبِ۔

باب الشغار۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ قَاتِلِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الشَّغَارَ أَنْ يَذُوحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ
عَلَى أَنْ يَذُوحَ ابْنَتَهُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا
صَدَاقٌ۔

باب هل للبرأة أن تحب نفسها لأخيه۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَفِيلٍ
عَدْنًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ

مَنْ أَلَّا فِي وَهَبَ أَنْفُسَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ مَا لَيْسَ أَمَّا تَسْمَعِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ لِنَفْسِهَا
بِلَوْحِلٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَرَجَّيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا أَرَى رَيْبَكَ إِلَّا يَسَارُحِي فِي هَوَاكَ مَرَاةَ أَبِي سَعِيدٍ
الْمُرُؤَبِ وَنَحْمَدُكَ بِنِيشِرٍ وَعَبْدًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ مَا لَيْسَ يَزِيدُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ -

۱۰۳ - بَابُ نِكَاحِ الْمُخْرَجِ -

۱۰۳ - حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَبِيَّةٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّادٍ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ
عَبِيَّاتٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْرَجٌ -
بَابُ كَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَدِّ الْخَرَاءِ -

۱۰۴ - حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَبِيَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ الرَّهْزِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَدَّادٍ أَنَّ ابْنَهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ
الْمُتَعَدِّ عَنْ نِكَاحِ الْخَرَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ -

۱۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سُئِلَ عَنْ مُتَعَدِّ النِّسَاءِ فَخَصَّ فَقَالَ لَمْ مَرَلِي لَمْ يَمُرْ
ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّارِبِ وَفِي النِّسَاءِ قُلْتُ أَوْضَحَ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ -

۱۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ سَفِينُ قَالَ عَمْرُو بْنُ
الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَّمَ بْنِ
الْأَكُوْعِ قَالَ كُنَّا فِي حَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا
فَا تَسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ
سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُ أَفْقًا فَخِشْرَةٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا عورت کو اپنا نفس
مرد کے لیے ہبہ کرتے ہوئے حرمِ مسوس نہیں ہوتی؟ جب آیت نازل ہوئی
تَشَاءُ مِنْهُمْ تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں تو یہی
دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے
اس کی ابو سعید، محمد بن ابی بکر، عبدہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی اور ایک دوسرے سے کم نہیں بیان کیا ہے
احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دنوں میں متکبر نے اتھوڑی مدت کے لیے
نکاح کرنے، اور یا تو لڑکوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

حضور نے آخر میں نکاحِ متعہ سے منع فرمادیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی
تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دنوں میں
متکبر نے اتھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے اور یا تو لڑکوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں
پوچھا گیا، تو انہوں نے اجازت نہ دی۔ پس ان کے آزاد کردہ
غلام نے کہا کہ یہ اجازت تنگی کے حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی
قلبت وغیرہ کے مسائل درپیش تھے۔ ابن عباس نے فرمایا: ہاں۔

حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت سلمہ بن
اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم ایک شکر میں تھے
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور
فرمایا: مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کر
یا کرو۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی آدمی اور عورت آپس
میں تین تک عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اگر وہ اس مدت کے

مَا يَنْتَهِيَنَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَأْتِيَا فَتَرْجَا بَدَأَ أَوَّلَ
يَتَنَاهَا نِكَاحًا لَمْ يَأْتُوا فِيهِ أَهْلًا كَانَ لَنَا خَاصَّةٌ أَمْ
لِلنَّاسِ عَامَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَيَّنَّهُ عَلَى عَيْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ مَنْسُومٌ
باب عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ
الْقَابِلِ

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ
عَنْ سَمِعَتُ ثَابِتَ الْبُنَاتِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ رَضِيَ
عَنْهُ لَا أَسْأَلُكَ قَالَ أَنَسُ جَاءَتْ أُمْدَاةُ ابْنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بَنَتْ أَنَسٌ
مَا أَتَلَ حَيَاءً هَذَا وَسَوَاءٌ أَتَلَ أَوْ لَمْ يَتَلَ هِيَ
هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبْتُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو
فَتَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أُمْدَاةَ
عَنْ مَيْمَنَةَ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَوْهَا فَنَفْسُهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
كَأَنَّ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَذْهَبُ فَالْتَمِسُ وَلَوْ
خُفَا مِمَّنْ حَدِيثُهَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَوْ
كَأَنَّ مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ لَوْ خُفَا مِمَّنْ حَدِيثُهَا وَلَكِنْ
هَذَا إِذَا رَأَى وَلَهَا نَفْسُهَا قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَكَ بِكَاءٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَفْسُكُمْ بِأَذَارِكُمْ
إِنْ لَيْسَتْ لَكُمْ يَكُونُ عَلَيْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْ
لَكُمْ يَكُونُ عَلَيْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ
حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَذَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا أَوْصَى لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ
الْبُحْرَانِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا أَوْ سُورَةٌ كَذَا السُّورَةُ
يَقْرَأُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلِكْنَا لَهَا

اندر کوئی گئی یا پیشی کرنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان
ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت چارے ساتھی خاص تھی یا عام لوگوں کو
بھی اس کی اجازت ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو
حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع روایت پیش کر کے واضح کر دیا۔

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
منہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے
پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔
یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی
نے کہا۔ اس کے پاس کیا کس درجہ تعلیت ہے۔ ہائے بے حیائی،
ہائے بے حیائی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف رافض ہے، اسی لیے تو اس نے اپنے آپ کو حضور کیلئے پیش کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا ایک
شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر
دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کیا۔ میرے پاس
تو کوئی چیز نہیں ہے۔ فرمایا۔ عاوذ اللہ تھائی کہ غلو تو ہے کہ اگر کوئی
چیز ہے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ خدا کی
قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور تو ہے کہ اگر کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاں
یہ تھوڑے جوارے ہیں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے
ہیں کہ اس کے پاس چارہ بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے قصد کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے
اوپر زہر ہے کہ اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے ارے پر زہر ہے۔ پس وہ
آدمی بیچ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہوا جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر بلایا یا وہ بلایا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا
کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ حضرت! مجھے فلاں فلاں
سورتیں آتی ہیں جو اس نے سن کر بتادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بِمَا مَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

بَابُ عَزْ مِنْ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ وَأَخْتَهُ
عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ.

١٠٩. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ
عَنْهُ تَأَمَّكَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُثَيْبِ بْنِ
حَدَّادَةَ السَّهْلِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى بِأَلَمِ نَبِيٍّ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ
لَيَالِي لَمْ يَقْبِئِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ لَوْ هِيَ
هَذَا تَالِ عُمَرَ فَلَبِثْتُ أَبَا بَكْرٍ الْقَدِيقَ فَقُلْتُ إِنَّ
شَيْئًا رَجَعَتْكَ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ فَعَمِمْتُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ
إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدُ عَلَيْهِ مَنِي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِي
فَلَمْ يَخْطُبْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْجَحَدْتُ أَيَّامًا
فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ رَجَعْتَ عَلَى حُثَيْبٍ عَرَضْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا تَالِ عُمَرَ ثَلُثْتُ نَعَمْ
تَالِ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ لَمْ يَنْعَمِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ
عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَرْثَبَ ابْنَهُ ابْنَ
سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ نَحْنُ أَفْكَ نَالِحٍ حَرَمًا
يَبْتَإِنِي سَلَمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اس کا الٹ کیا ہے۔

نیک آدمی سے مٹی یا ہن کے نکاح کی درخواست کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر یوں ہو گئیں یعنی ان کے خاندان حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ میں چند روز انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک روز ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مجھ پر ابھی یہی واضح ہوا ہے کہ فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیتی؟ حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا مجھے اس طرز عمل کے باعث ان پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا پس چند روز ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ حقیقت یہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود چاہتے تھے اور اس امر کا آپ نے ذکر فرمایا تھا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشاء کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

زینب بنت الجحش کو حضرت اہم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔
 سنا ہے کہ آپ درہ بنت الجحش سے نکاح کرنے والے ہیں، رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اہم سلمہ کے جوتے ہوئے؟ اگر میں
 نے اہم سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا جو کتاب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں

أَمْ لَمْ يَأْتِ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْتَكُمُ أَمْ سَلَمَةُ أَكَلَتْ لِي إِنْ أَبَا هَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ -

کیونکہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَنْتَبَهْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلَيَّ اللَّهُ إِلَیْهِ لَوْلَا غُفُورٌ حَلِيمٌ أَنْتُمْ أَهْمَاتُمْ كُلٌّ لَمْ يُعَذِّبْهُ وَلَا تَعْلَمُونَ قَوْلَ اللَّهِ وَلِي طَلَقَ -

نکاح کا یہ پیام دینا۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو مردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں حیا رکھو تا کہ غوراً ترجمہ کرو (سورہ البقرة، آیت ۲۳۵) اُنتم نہ تم چھپاؤ اور نہ وہ چیز جس کو چھپایا جائے۔ اسے نکوئی کہتے ہیں۔ ہم سے خلق بن غسان نے کہا۔

عجائب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم نے کونسی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آدمی یوں کہے کہ میں بھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ کہے۔ تم فرمائیے یہ بیان ہو اور مجھے تو تم پسند ہو اور بے شک اللہ تمہارے لیے بہتر کرے والا ہے اور ایسے ہی الفاظ عطا کا قول ہے کہ تم عرض فرمائیے کہ تمہاری بات کرے اور کھل کر کہے مثلاً کہ مجھے عورت کی ضرورت ہے یا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے چلنے والے بہت ہیں اور اسی طرح عورت ایسے الفاظ کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن صاف لفظوں میں وعدہ نہ کرے اور اسی طرح عورت کا وہی عرض کرے کہ میں نے نکاح کا وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی نے عورت کے ہاتھ میں ترقیق نہیں کر دینی چاہے گی جس سے عورت کا قول ہے کہ تو اب اس سے نکاح کرے۔

۱۱۱۔ **حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ يَقُولُ إِنْ أَرِيدَ التَّرْوِيعُ فَلَمْ يَكُنْ أَنْتَ كَسِرْتُمْ أَمْرًا صَالِحًا وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ أَنْتَ عَلَى كِدْمَةٍ وَرَأَيْتُكَ لَدَاغِبٍ وَإِنْ أَنْتَ لَسَا لِي إِنْ لَيْتُ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يَعْرِضُ وَلَكِنْ يَوْمَ يَقُولُ إِنْ لِي حَاجَةٌ وَأَبْشِرْ بِي وَأَنْتَ بِحُجْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْعَمَ مَا تَقُولُ وَلَا تَعْدُ شَيْئًا وَلَا يَوْمًا وَلَيْتَ بَا بَعْدَ عَلَيْهَا إِنْ وَاعِدَتْ تَجَلَّزِي وَتَعْدُ نَحْوَهَا بَعْدَ بَعْدَ كَيْفَ تَقُولُ بَيْنَهُمَا قَالِ الْحَسَنُ لَا تَوَاعِدْ وَهَنْ سِرًّا الزَّوْجَ وَتَعْدُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنْتَابُ أَجَلَةٍ تَنْقُضُ الْعِدَّةَ -**

بَابُ الظَّهْرِ الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّرْوِيعِ -

۱۱۲۔ **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُذَّافَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَا أَنَسَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ يَحْيَى بَرَكَ أَنْتَ فِي سُرْقَةٍ مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ لِي هَذَا أَمْرٌ أَنْتَ تَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكَ الثُّوبَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ تَقْلُتُ إِنْ يَتَّ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْطُطُ -**

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر ایک فرشتہ تمہیں سے کہہ رہے ہیں یا اللہ کے ناکہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تمہیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

فت و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے منہا کے متعلق یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۹۸ اور ۱۸۹۹ میں بھی ہے حضرت صدیقہ کی بڑی شان ہے کہ خود بھی بڑی عالمہ فاضلہ تھیں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہا رستیدار ہو کر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ یہ وہ عالمہ عالمہ ہے ان کا اپنے حبیب کے لیے انتخاب فرمایا تھا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ ازواج مطہرات میں سے صرف ایک ہی کو ادنیٰ تھیں جو مرد عالمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں مردہ باقی سب شہرہ دیدہ تھیں۔ ازواج مطہرات میں سے ستر

ایک یہی تھیں کہ جن کے بستر میں حضور ہوتے تو وحی آجاتی تھی — حضرت عذیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد ازواج مطہرات میں سے صرف یہی تھیں جن کے متعلق حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں میرا سلام کہہ دیجئے۔ جب ان پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں جن کی گردن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کا حجرہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک قیام گاہ بنا اور جس گنبدِ خضرا پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے مسلولۃ و سلام کے پھول نچا کر رکھتے رہتے ہیں اور ہر مسلمان سیدہ کو ان کے واسطے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچنے اور روضۃ انور کی زیارت کرنے کے لیے ترپتا رہتا ہے۔ مدینے ذوالنہدین اپنے اس عیالِ شہداء ہندے کو بھی اپنے محبوب رحمتِ خدا عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں پہنچانے اور وہاں مسلولۃ و سلام عرض کرنے کی ساداتِ رحمت فرماتے ہیں — کیونکہ عاشقانِ رسول کی جانب سے کانوں میں یہ آواز گونجتی رہتی ہے۔

حاجیر! آؤ شہنشاہِ کار و خیزد
کہہ تر دیکھ چکے کہے کا کہہ دیکھو

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی اور اسے نیچے ٹک لے بغور ملاحظہ فرمایا پھر اپنا سر مبارک جھکایا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیچہ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو عرض گزار ہو اور یا رسول اللہ! خدا کی قسم! نہیں ہے۔ فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا: دیکھو تو تمہیں خواہ لہجے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! لہجے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ پھر وہ تہمتِ نہدہمہ نوسہ — حضرت سہیل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔

چنانچہ اس نے کہا کہ یہ آدھا اس عورت کے لیے ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہمد کا کیا بنائے گی؟ اگر یہ تمہارے گھر والوں کے پاس ہے تو اس کے اوپر نہ آؤ گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تہمد سے اوپر نہ آؤ گی نہ وہ سکے گا پس وہ آدمی

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لَا هَبَ لَكَ نَفْسِي فَتُطْرَقَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَ لَهَا طَائِرًا أَسْمًا نَكَّارًا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْبِضْ فِيهَا شَيْئًا جَسَتْ تَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكِ رِبَا حَاجَةٌ فَذُرِّيْهِمَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ نَاظِرًا هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظِرِي لَوْ خَافَتْ مِنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَافَتْ مِنْ حَدِيدٍ وَابْكُنْ هَذَا أَرَادَ بِي قَالَ سُهَيْلٌ مَا لَهُ بَرَادٌ وَنَلَّهَا نَصُفَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَفْعَلُ يَا مَرَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَكِ نَفْسٌ لَكِ عَلَيْهَا مِثْلُ شَيْءٍ وَإِنْ لَيْسَتْ لَكِ نَفْسٌ لَكِ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَخَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ يَحْكُمُهُ ثُمَّ تَوَلَّى أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلِيَا نَا مَرْبِيهِ فَنَبِيٌّ فَلَمَّا قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ

مِنْ سُورَةٍ كَذًا وَسُورَةٍ كَذًا وَاعْتَدَا وَهَآكَآلَ
أَنَّهُمَا مِنْ قُلُوبِهِمَا كَذًا نَعَدَاكَ فَالْمُصْطَفَى
مَلَأَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

۳۲ بَابُ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي يَقُولُ
اَللّٰهُ كَفَالِي فَلَا نَعْصِلُوْهُنَّ فَيَدْخُلُ فِيْهِ الْكُفْيُ وَ
كَذَاكَ الْبُكَرُ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا النَّسَبَ حَتّٰى
يُؤْمِنُوْا وَقَالَ وَآلِنِكُمْ اَلْاَيَامُ مِنْكُمْ -

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزْرَةُ ابْنُ
الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى
أَرْبَعَةِ أَعْيَادٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ
الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلَيْتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيَقْبِضُ قَبْضًا ثُمَّ
يَتَكَلَّمُ بِالنِّكَاحِ أَخْبَرْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِهَا إِذَا
كَلَّمَكَ مِنْ طَرَفِهَا أَرْسَلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي بِهِ
وَتَعَزَّزِي لَهَا وَجْهًا وَلَا تَمْسُهَا أَبَدًا حَتّٰى يَتَّيَّنَ حَمْلُهَا
مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ
حَمْلُهَا أَصَابَهَا وَجْهًا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ
مَرَّةً فِي بَيْتِهَا وَلَوْ كَانَ هَذَا النِّكَاحُ بِدَعَاءٍ
الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحُ الْخُرَجِيِّ عِزُّ الرَّهْطِ مَا دَانَ الْعَشْرُ
فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلَّهَا يَصِيبُهَا نَارًا وَاحِدَةً
وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَفْعَلَ حَمْلُهَا أَرْسَلَتْ
إِلَيْهِمْ فَيَقْبِضُ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَنِبُوا
عِندَ مَا يَقُولُ لَقَدْ عَرَفْتُكَ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ
فَقَدْ وَلَدَتْ فَرَوْا بِكَ يَا فُلَانُ شَيْءٌ مِنْ أَحَبَّتْ
بِرَأْسِهِ كَيْلَحَ بِهِ وَلَيْسَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ
وَنِكَاحُ الْبَايِعِ يَجْتَنِعُ النَّاسُ أَكْثَرُ نَيْدِ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ
لَا تَمْنَعُ مِنْ جَاءِهَا وَهِنَّ الْبَغَايَا لَنْ يَنْصَبْنَ عَلَى

بیہوش کیا اور کئی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا تو اس کا حکم دیا اپنا چپا سے بلا لیا جب وہ جان بڑا رہا
پھر آپ نے فرمایا تمہیں قرآن مجید سنا آج صبح میں گورد جو اگر نکاح نکالے
وہی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: انہیں روکا نہ کرو۔ پس اس میں خاوند
دیدہ اور گوردی و دروغوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مضر کوں کے ساتھ نکاح نہ
کرو جب تک ایمان نہ دے اور فرمایا کہ بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو۔

عزیز بن ربیع کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ نہانہ جاہلیت میں نکاح کرنے
کے چار طریقے تھے۔ ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح
کرتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس اس کی دیر یا بیٹی کے لیے
بیٹیم بھیجتا۔ پھر مرد اکتا امد اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ دوسرا طریقہ
نکاح یہ تھا کہ جب کوئی عورت اپنے سے پاک ہوتی تو خاوند اس سے کہتا
کہ تم فلاں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے فائدہ حاصل کرو پھر پھر خاوند
اپنی بیوی سے کہتا کہ اگلے ہو جاتا اور پھر اسے کبھی ہتھ نہ لگاتا یہاں تک کہ مرد
آدمی سے فائدہ اٹھایا جاتا اس کا عمل ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اس کا عمل
ظاہر ہو جاتا تو خاوند نکاح بیوی کے پاس جاتا، جب وہ چاہتا اور ایسا اچھا پیر
حاصل کرنے کی آرزو میں کیا جاتا تھا اس کو وہ لوگ نکاح استبضاع کہتے
تھے۔ نکاح کی تیسری چیز تھی کہ دوش سے کم افراد اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس
جاتے اور صاحب اس کے ساتھ صحبت کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو کر پھر نکاح
اور بچہ کو پیدا ہوئے چند روز گزر جاتے تو وہ ان سب کو بیٹیم بھیجتی۔ پس
ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا، یہاں تک کہ وہ اس کو
پاس میں جو جاتے تو وہ ان سے کہتی: آپ اپنا سامانہ جانتے ہیں اور میرے
ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ پس اسے نکاح یا آپ کا بیٹا ہے۔ پس جو آپ کو پسند
ہو اس کا نام رکھ دیتے۔ پس وہ بچہ آدمی کا شمار ہوتا اور وہ آدمی اس بات
سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے آدمی
ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں
کرتی تھی۔ اصل ایسی تھیں طوائف ہوتی تھیں اور نشانہ کے لیے اپنے
دروازوں پر جھنڈا نصب کر دیا کرتی تھیں۔ پس جو چاہتا وہ ان کے پاس

أَبُو بَكْرٍ رَأَى بَنَاتِ تَكُونُ عَلِمْنَا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ بَعْثُ
فَكَادَ لَحِصَلْتُ إِحْدَاهُنَّ وَدَخَلْتُ حُلْمًا لَجِيعًا لَهَا
وَهُوَ الْهَمُّ الْغَنَاءُ ثُمَّ الْحَقُّ وَلَدَهَا بِالدَّيْ يَرُونَ
فَالنَّاسُ بِهِ وَدُمِي إِيَّاهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعِثَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ
كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يَتْلُو عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ يَنْبَغِي
النِّسَاءَ الْمَلَاحِقَ لَا تَوَلُّوهُنَّ مَا كَتَبَ لَكُنَّ وَتَرَعَبُونَ أَنْ
تَكُونَهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي السِّيَرَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ
الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ تُبْرِكُ كِتَابِي مَا لَبَّ وَهَوَاؤِي
بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضَلُهَا لِمَا لَهَا وَلَا يَنْكِحُهَا
عَلَّكَ كِرَاهِيَةً أَنْ يَشْرُكَ مَا لَهَا.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
أَبِي عَمْرٍو أَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ جَيْشٍ تَأَيَسَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ
عُمَرَ مِنْ ابْنِ حَدَّافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَنِي تَوَيْلٍ بِالْمَدِينَةِ يُقَالُ
عُمَرُ لَعْنَتِ عُمَرَانُ ابْنُ بَنِي قَانٍ فَمَرَضَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ
إِنْ شِئْتُ أَنْ تَكُونَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ مَا تَنْظُرُ فِي أَمْرِي
فَقُلْتُ لِيَا لِي لَمْ يَقْبَلِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ
يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتُ أَنْ تَكُونَتْ حَفْصَةُ.

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَسَنِ فَلَمَّا
تَعَفَّلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ تَزَوَّجْتُ
فِي يَوْمٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ أَخْتَانِي مِنْ رَجُلٍ فَلَمْ تَقْرَأْ حَتَّى إِذَا
الْتَفَضْتُ عَلَيْهَا جَاءَ وَيُخْطَبُهَا فَقُلْتُ لِمَ دَخَلْتَ وَجِئْتُكَ
وَقَرَأْتُكَ وَالْكَرْمُكَ فَلَمْ تَقْرَأْهَا لَمْ جِئْتُكَ فَخُطِبَ بِهَا

جاءا۔ پس جب ان میں سے کسی کا حمل طہر جاتا اور وہ اس بچے کو جنم لیتی
تو وہ سب اس کے پاس جمع ہو کر قبائضہ شہناس کو بلانے اور وہ بچے
کو جس کے مشاہدہ دیکھنا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔
چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔
لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو
زمانہ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریقہ نکاح

مرد بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت
اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان تہیم و نکاح کے بارے میں کہ تم انہیں
نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لےنے سے منع پھرتے ہو
(سورۃ النساء، آیت ۱۲۱) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اس طرح
رہا کہ کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو جو اس کے مال میں شریک
اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہا ہے اور کسی دوسرے کے
ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بوجہ ہو گئیں تھیں ان کے خاوند حضرت
عبد اللہ بن حذافہ سمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب سے بدی صہابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان
بن عفان سے ظا اور ان سے چٹکیش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں
تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کروں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بارے
میں غور کروں گا۔ میں کئی روز تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے
سیری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے
پھر میں حضرت ابو بکر سے ظا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں
حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کروں؟

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ لا تَقْبَلُوهُنَّ والی آیت میرے بارے
میں نازل ہوئی ہے۔ ہواویں کہ میں نے عیسیٰ بن کا ایک آدمی سے نکاح
کر دیا تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے ملاقات دے دی۔ جب اس کی مدت گزر
گئی تو وہ پھر نکاح کا بیانیہ سے کر گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اسے
آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کی عزت افزائی کی۔

۱۱۹. بَابُ النِّكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَا الصَّغَارَ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَاللَّائِي لَمْ يَحْضَنْ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةً
أَشْهُرَ قَبْلَ الْبُلُوغِ.

۱۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَيْخَانُ عَنْ
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأَدْخَلَتْ عَلَيْهِ
وَهِيَ بِنْتُ قِسِيمٍ وَكَانَتْ عِنْدَ كَاتِسَعَا.

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا
اور اشارہ کرتی ہیں: "اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا ہے" پس بالغ ہونے سے
پہلے مدت تین مہینے ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ
سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے
پاس نو سال رہیں۔

نوٹ: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۱ اور ۱۲۲ میں بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر
میں ہوا۔ یہی گواہی کہ عمر میں ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ان کا دوسرا نکاح
دو سال بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے تھا۔ پاکستان میں عائشہ ترانہ بنانے والوں اور ان کی تائید و تصدیق کرنے والے
مفتیوں کو ایسی احادیث کی روشنی میں اپنی روش اور رویہ نظر پر غور سے دل و دماغ کے ساتھ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ وَاللَّهِ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۱۲۱. بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ
عَنْ عَرُوبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
إِلَى حَفْصَةَ فَأَنْكَحَهَا.

۱۲۱. حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا هِشَابُ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عَرُوبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَ
بَنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ قِسِيمٍ قَالَ هَشَامٌ وَأَنْتِ
أَنْتِ كَانَتْ عِنْدَ كَاتِسَعَا.

۱۲۲. بَابُ السُّلْطَانِ وَلِي يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَنَا كَمَا بَمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۲۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ
مِنْ نَفْسِي نَقَامَتَ طُولِي فَقَالَ رَجُلٌ مَرَّ بِجَنَّتِهَا إِنَّ
لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ
تُصَدِّقُ قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا
إِيَّاهُ جَلَسَتْ لَا إِنْ أَرَاكَ فَالْتَمَسَتْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي بِهَا

باب اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔
حضرت عروہ زبیر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حنفیہ کیلئے
پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی
عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمایا تو عمر نو سال تھی۔ ہشام
بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال
رہی تھیں۔

بادشاہ کا ولی ہونا۔ حنفی نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے
کے باعث میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا
انصاف آپ کو ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی عرض گزار
ہوا: حضور! اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر
دیجئے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے ہم میں دینے کے لیے کچھ ہے؟
عرض گزار ہوا: میرے پاس تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: اگر تم یہ اسے
دے دو گے تو تمہارے عروہ ہو بیٹھو گے۔ کوئی اور چیز کاغذ کر عرض کی

كُنْهًا فَقَالَ النَّبِيُّ دَلَّوْهَا ثُمَّ قَالَتْ هَبْ لِي فَمَا يَكْفِيكَ
فَقَالَ امْنَعْتِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةٌ كَذَا
وَسُوْرَةٌ كَذَا السُّورَةُ سَمَّاَهَا فَقَالَ نَقَضْنَا كَهَابَهَا مَعَدَّةً
مِنَ الْقُرْآنِ -

۱۲۲ - بِأَبِي لَا يُبَيِّنُكَ الْآبُ وَغَيْرُهُ الْبُكْرُو
الْثَّبِتُ الْآبُ بِرُفَاهَا -

۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تُسَلِّمُوا
وَلَا تُكَلِّمُوا الْبُكَرَ حَتَّى تُسَلِّمُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَكَيْفَ إِذَا قَرَأَ قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ -

۱۲۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ مَائِثَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الْبُكَرَ تَسَلَّجُوا
قَالَ رُفَاهَا مَسَّتْهَا -

۱۲۵ - بِأَبِي إِذَا رَدَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ
فَنِكَاحُهُ مُرْدُودٌ -

۱۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَمُجَافِرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ جَارِيَةً عَنْ خُصَاءٍ بَشَتْ خَدَّيْهَا
الَّذِي تَكْرِيهُ أَنَّ أَبَاهَا رَجَعَهَا وَهِيَ قَتِيْبَةٌ فَكَرِهَتْ
ذَلِكَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ
نِكَاحَهَا -

۱۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
يَزِيدٍ وَمُجَافِرُ بْنُ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا يَدْعُو
خَدَّيْهَا أَلَكَمَ ابْنَتَهُ لَهُ نَحْوٌ -

۱۲۸ - بِأَبِي تَزْوِيجُ الْيَتِيْمَةِ لِقَوْلِهِ
إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا

مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملتی تو فرمایا۔ تلاش تو کر و خواہ لو ہے کی انگوٹھی ہے
ہے۔ سبب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید آتا ہے؟
عرض کیا کہ جواہر۔ ہاں نکال نکال سوتیلے میں آتی ہیں اور ان کے نام یہ۔ فرمایا میں نے
تمہارے اس قرآن کریم جلالت کے باعث اس کا ترجمہ ساتھ نکال کر دیا۔
بالغہ اور شوہر دیدہ کا اس کی رضا مندی سے نکاح
کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نکاح
لائی رہا بلکہ نکاح میں اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے بلکہ نکاح میں
لائی۔ یا رسول اللہ کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا اگر
پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں
عرض کی۔ یا رسول اللہ کنواری کی (کی تو نکاح کی) اجازت دینے
سے فرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت
دینا ہے۔

بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔

یزید بن حباب کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبدالرحمن اور جمع
نے حضرت خنساء بنت خزام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نہایت
کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیکھ نہیں اور اس
نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

عبدالرحمن بن یزید اور جمع بن یزید دونوں کا بیان
ہے کہ خزام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (حضرت
خنساء) کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے
مطابق بیان کیا۔

یہ قسم لڑکی کا نکاح کرنا۔ ارشاد ربانی ہے اگر تم لڑکیوں میں سے
لڑکیوں کو لے کر نکاح کرو گے اور جب کوئی دل سے کے کہ نکاح

وَإِذَا قَالَ لِلرَّوْحِيِّ فَلَا كُفْرًا فَمَلَكَتْ سَاعَةً
أَوْ قَالَ مَا مَلَكَتْ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثْنَا ثَمَّ قَالَ
رَوَّجْتُهَا فَلَوْ جَاءَ بِزَفِيرِهِ سُرِبَ عَنِ الرَّبِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَلَيْتُ حَدَّثْتُ عَقِيلَ بْنَ ابْنِ شِهَابٍ بِهِ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَا
وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
فَأَلَيْتُ مَا نُشِئُ بِهِ ابْنُ أَخِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي
خَجَرٍ وَلَيْتَ مَا يَرْتَبُ فِي جَدَائِلِهَا وَمَا لَهَا وَبِزَفِيرٍ
أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَقَتِهَا فَمَرُّوا عَنْ زَكَرِيَّا جِهْدًا إِلَّا
أَنْ يَفْسِدُوا لَنْتَنَ فِي الْبَيْتِ الْقَدِيقِ وَآمَرَ وَابْنُ كَامٍ
مَنْ سَوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا نُشِئُ مَا اسْتَفْتَى
النَّاسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَاكَ
فَأَنزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى تَدْعُبُونَ
فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ
إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالَ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَيْسَ لَهَا
وَالْقَدِيقِ كَوَادِ كَانَتْ مَرْغُوبًا مَعَهَا فِي تِلْكَ الْمَالِ وَالْجَمَالَ
تَزَوَّجُوا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا
يَتَزَوَّجُونَ غَيْرَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُهَا
إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يَفْسِدُوا لَهَا وَيَعْطَوْهَا لِحَقِّهَا
الْأَدْنَى مِنَ الْقَدِيقِ.

بَابُكَ إِذَا قَالَ الْمُخَاطَبُ لِلرَّوْحِيِّ رَوَّجْنِي
فَلَنَاءُ فَقَالَ فَدَرَّجْتِكَ نِكَدًا أَوْ كَذَا جَاءَ
النِّكَاحُ وَإِنْ كَمْ يَقُولُ لِلرَّوْحِيِّ أَرْضَيْتُ أَوْ قَبِلْتُ
۱۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ زُرَيْبٍ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُرَيْلَ بْنِ أُمِّ الرَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فَقَالَ مَا لِي
الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کانکاح میرے ساتھ کر دیجئے تو وہ کچھ دیر خاموش رہے یا جو چھے
کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں وہ کہے کہ میرے پاس نکاح نکاح چیزیں ہیں یا
درویش کے ہیں میری کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو یہ جائر
ہے۔ حضرت سہل نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کیا کہ انہی جہان آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ کے بارے میں
بتاتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: اے نبیؐ! یہ اس قسم کی
لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس پرورش پاری ہو اور وہ اس
لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے باعث نکاح کرنا چاہے لیکن اسے
پورا ہونے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے
منع قرار کیا، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے
ساتھ پورا کر دیا جائے وہ حکم دیا ہے کہ ان کے سوا دوسری عورتوں
سے نکاح کر نہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ وال آیت نازل فرمادی۔ اس آیت میں
اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب تم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے
تو اس کے ساتھ نکاح کرنے اور شہدہ داری جوڑنے اور مردہ دینے کی جانب
راغب ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی قلت کے
باعث پسند نہ آئے تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے
ہو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رغبت نہ ہونے کے باعث لوگ اس کا نکاح
چھوڑ دیتے ہیں تو میں کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کر سکتے
ہیں انہیں پھینکا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مردہ جو اس کا حق
ولی کا خا طب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔ یہ پیام دینے والا
ہے کہ اگر عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیجئے۔ وہ کہے کہ میں نے اسے تم
کے برے تمہارا نکاح کر دیا۔ اگرچہ اس نے قاتلہ کی ضمانت دی اور قبریت نہ پوچھی ہو
حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔
فرمایا: مجھے قراب عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص
غرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

رَوَّجْنَاهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ
أَعْلَمُهَا وَبُذِّعَتْهَا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ
قَالَ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ
مَثَلْتُمْ بِنَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ

بَابُ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى
يُنْكِحَ أَوْ يَكْفُرَ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَدْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْتَدِثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَ بَعْضُكُمْ عَلَى
بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى
يَنْكُحَ أَوْ يَكْفُرَ

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجْوَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
جَاءَهُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا نَافِعُ فَقُلْتُ

إِنْ شِئْتَ أَتُكَلِّمُكَ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ فَلَمَّ شِئْتُ لِيَلِي
فَلَمَّ خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ لِيَلِي
أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَنْعَنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكُمْ فَمَا
عَمَلْتُ إِلَّا أَنْيَ تَكَلَّمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَدَاكَرَهَا فَلَمْ أَسْأَلْ نَفْسِي سِرًّا وَلَا لِيَلِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُ نَفْسِي لَأَبْعَدَ بَيْنِي وَ
بَيْنَ بَنِي عَقْبَةَ وَالْأَنْدَلُسِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

فرمایا، تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کچھ بھی
نہیں، فرمایا، اسے کچھ دے خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں
نہیں گزار جو اسے میرے پاس تو کچھ نہیں، فرمایا، تمہیں تو کچھ یاد ہے؟ عرض کی
کہ نہ یاد ہے، فرمایا، قرآن مجید جاننے کے بعد اس صورت کا نہیں ملے گا
اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے
یا کفر کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے بھائی پر بھائی نہ کرے
اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے یہاں
تک کہ پہلا از خود مشکفی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے
کی اجازت دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بھاری
بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کا کھج مٹ نکالا کر
کامنا چھو سنا نہ کیا کر اور آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھا
کہ بھائی بھائی بن کر ہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام
پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا کفر کرے۔

مشکفی چھوڑنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت
حفصہ بنت عمرؓ جو گنبد، تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات
کی اور کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہوں تو میں حفصہ بنت عمرؓ کا آپ
نے ساتھ نکاح کر دوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک ان کے
جواب کا انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام
بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں
نے کہا کہ جواب سننے میں شکیں کی تھی اس کے منظور کر لینے میں مجھے شک
نہیں تھا لیکن یہ بات میرے علم میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے اس کا تذکرہ فرمایا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بھائی کو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا اگر حضور اس ارادہ سے
ترک فرماتے تو میں قبول کرتا۔ اسی طرح یونس بن عقبہؓ

- باب النکاح -

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ

بْنِ أَكْسَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ
الشَّعْبِ نَحْنُ نَحْنُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِنَ الْبَيِّنَاتِ سَحَرًا -

- باب حَرْبِ الدَّائِي فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيَّةِ -

۱۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُسْقَلِ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرَّبِيعَةُ بَنْتُ مَعْرُوفِ بْنِ عَفْرَاءَ
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَئِذٍ عَلَى النَّبِيِّ
عَلَى قِرَافَتَيْهِ لَمْ يَجْلِسْ مَعِيَ نَجَعَلَتْ جُوزَ بَرٍّ يَأْتِ لَنَا يَصْرُفُنَّ
بِالدَّائِي وَبَنَاتِهِ مَنْ تَنَزَّلَ مِنْ بَابِي يَوْمَئِذٍ قَالَ
أَحَدُهُنَّ وَفِيهَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعْنِي هَذَا
وَقَوْلِي بِالدَّائِي كُنْتُ تَقُولِينَ -

- باب قول الله تعالى ذَاتُوا النِّسَاءَ

صَدَقَاتُهُنَّ بِحُلَّةٍ وَكَفَرَةٍ السَّهْرِ وَأَذَى مَا
يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاتَّبِعْتُمُ
أَحَدَهُنَّ قَنَطَرًا أَوْ لَنَا أَخَذُوا مِنْهُمَا شَيْئًا وَقَوْلُهُ
جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَمْرٌ مِمَّنْ قَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْهَا تَمْرًا مِّنْ حَدِيدٍ -

خطبہ دینا -

قیصر بن اسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انوں
نے خطبہ دیا اور تقریباً تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
بعض تقریریں جاری رکھتی ہیں -

نکاح اور ولیمہ میں دوت بجاتا -

خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معروف بن عفراء
رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے گھر پر آکر صلوٰۃ پڑھا
ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ روگیاں دوت بجا کر اپنے ان بزرگوں
کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرما
گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک لڑکے نے کہا: اگر ہم میں ایسے ہی بھی ہیں جو
کل کی بات جانتے ہیں تو حضور نے فرمایا یہ بات چھوڑو اور وہی باتیں کہو
موتوں کے مہر بخوشی ادا کرو -

اور زیادہ سے زیادہ اگر کم سے کم کتنا ہر جائز ہے سادہ اور بانی ہے۔ اگر تم
سنان میں سے کسی کو خواہ مخواہ دینا تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور اشارہ
باری تعالیٰ ہے: جو تم ان کے لیے مقرر کر چکے۔ اور اس کے متعلق حضرت
سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواہ لوہے کے
الگو بھی ہو -

د: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند لڑکیاں دوت بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی
تھیں جو غزوہ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی شمع ہدایت کے ان پودوں کا کارنامہ ہی ایسا ہے کہ اُسے قیامت تک
فراموش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم جرات، بہت و مردانگی، جرات و استعمال اور ایمان کی نچنگی ایسی ہے جو مسلمانوں
کی بہت و حوصلے میں ہمیشہ تازہ روح بخونچتی رہی ہے -

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خوشی کے مواقع پر اظہارِ مسرت کرنا اچھی بات ہے اور ایسے مواقع پر ان بزرگوں کا خاص طور پر
ذکر کرنا جن کے عرصے سے گلشنِ اسلام میں تازہ بہار آئی ہوئی تھی اور جن خود ہی تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشارہ یا جملے کسی صحابی کے
تعلیم فرمانے ہوئے ہوں گے لہذا شہداء نے بدر کی تعریف کرنے کے ساتھ ہی ایک لڑکی نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم میں ایسا ہی جوہرِ امر و نہی ہے
جو کل کی بات جانتا ہے۔ واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں یعنی آج کل دال کی ہی نہیں بلکہ کلستظرو نفس مکا
قدامت لغیر۔ دال کل تک کیونکہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ وَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي فِي شَيْءٍ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُمُونِي وَبَيْنَ
السَّاعَةِ وَالْآخِرَةِ تَكْفُرُ بِهِ - یعنی خدا کی قسم تم مجھ سے میرے اور قیامت کے درمیان کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے

بْنُ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاحٍ فَرَأَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهَا الْعَرَسَ نَأَلَهَا فَقَالَ إِنِّي
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاحٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى
وَزْنِ نَوَاحٍ مِنْ ذَهَبٍ -

وَزَيْنَ لَوَاكِبَ مِنْ ذَهَبٍ -

صَدَقَ - حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
يَقُولُ فِي بَيْتِي الْقَوْمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا نَامَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لَكَ فَذَرْنِيهَا أَرَأَيْكَ نَلْمُ بِحُجَّتِهَا شَيْئًا لَمْ تَأْمُرْ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَذَرْنِيهَا
أَرَأَيْكَ نَلْمُ بِحُجَّتِهَا شَيْئًا لَمْ تَأْمُرْ النَّبَاةُ فَقَالَتْ إِنَّهَا
قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَذَرْنِيهَا أَرَأَيْكَ تَقَامُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكْحُجَّتِهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ
لَوْ قَالَ أَذْهَبَ مَا خَلَبَ وَلَوْ خَافَ مَا مِنْ حَدِيدٍ يَذْهَبُ
لَطَلَبَ الْعَرَبَاءُ لَنَالُوا مَا رَجَدَتْ فَيُسَاءَلُ لَأَخَاتُهَا مِنْ
حَدِيدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ بَعَى سُرُورُ
كَلَامًا وَسُورَةً فَقَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَتَكَحُّشُهَا بِمَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَرَدَّدَ وَلَوْ مَخَانَهُ مِنْ حَذَائِدِهِ -

بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ
مَقَامُ الْحَقِّ عِنْدَ الشَّرْطِ وَقَالَ الْبُسُورُ
سَمِعْتُ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَهُ قَالَ
فَأَنْتَ عِنْدِي فِي مَقَامِهِ فَأَحْسِنَ قَالَ حَدَّثَنِي

نکاح کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شادی کی نشانیں
 کا حلقہ نہیں تو ان کے متعلق دریافت فرمایا وہ عرض گزار ہوئے
 کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گھسی براہ سوئے پر نکاح کیا ہے۔
 قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف
 نے ایک عورت سے سوئے کی ڈلی کے برابر نکاح کیا۔

بغیر مقرر آن پڑھنے پر نکاح کر دینا

ابو جازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صہیل بن سعد سے سنا کہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان
میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک

عورت کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! بیشک میں نے اپنی ذات کو آپ کے لیے ہیرہ کر دیا، اب جو آپ کی مرضی - آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ دوسرا دفعہ کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کے لیے ہیرہ کر دیا، آگے آپ کی مرضی - آپ نے اسے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پھر وہ تیسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنا نفس آپ کی ملک میں دیا، آگے جو آپ کی رائے گزرائے۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ام کے لیے ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جاؤ اور تلاش کر، خواہ وہ نوہ کی انگلی جی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا پھر جب واپس آیا تو عرض کی کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ نوہ کی انگلی بھی نہیں۔ فرمایا: کیا تمہیں کچھ ملے؟ اس نے کہا: انگلی ٹھیک ہر مل سکتی ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: نکاح کر دے (خبر کے لیے) ایک لڑکے کی انگوٹھی ہی ہو۔

نکاح کی شرطیں۔

نکاح کی شرطیں۔
حضرت عسکری نے فرمایا کہ حقوق کا ادا کرنا شرطیں پوری کرنے پر
موقوف ہے جہت مسود کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ اگر ایسے لڑکے داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اس کی طرف

فَعَدَّ ثَنِي وَوَعَدَ فِي ثَوْنِي لِي -

۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا الْيَيْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ مَا أَوْفَيْتُ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تَوَفَّوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ -

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْطُرْ الْمَرْأَةَ طَلَاكَ أَخْتِهَا - ۱۳۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِزَوْجٍ أَنْ يَنْكِحَ طَلَاكَ أَخْتِهَا لِيَسْتَفْرِغَ مَصْفَرَهَا نِزَالُهَا مَا قَدَّرَ لَهَا -

بَابُ الصَّفَرِ لِلزَّوْجِ وَ زَوَّاجُهَا لَوَلَدِهَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۱۳۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُثْمَانَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَقْرَصَ فَرَسًا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخِذُكَ أَنَّهُ زَوْجٌ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَرِهْتُ إِلَيْهَا قَالَ بَرَاءَةُ فَوَاقَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِمَ وَكَوْ بَشَاةٍ -

بَابُ

۱۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَزَ نَبِيَّ الْأَنْصَارِ خَيْرَ الْأَنْصَارِ فَخَرَجَ كَمَا يُضْمَعُ إِذَا كُذِّجَ نَأَى جَهْدًا مَهْمَا تَابَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُوْنَ وَ يَدْعُوْنَ لَنَا نَعْمَتَكَ كَرَامِي وَجَلِيلِينَ فَرَجَعَهُمْ لَا أَدْرِي أَخْبَرَكُهُ أَوْ أَخْبَرَ عَنْهُ جَدِّي -

فرمایا کہ میں نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا جو میرے ساتھ رہا وہ کیا ہے نکاح۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شرطوں کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرطوں کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے باعث تمہارے لیے شرک میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

جن شرطوں کا نکاح میں لگانا درست نہیں۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے اپنی بہن کی طلاق کا شرط کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

دوسرے کا زور و رنگ استعمال کرنا

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس کو حضور سے روایت کیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زور و نشانات تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے تم کیوں دیا ہے؟ عرض کی کہ ایک تمسک کے برابر سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی کہ وہ غلام ایک بکرہ ہی بیسرا آئے۔

وعوت و لمیرہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کا دمیر کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد آپ حبیب معمول باہر نکلے اور اوقات التواضع کے جہوں پر بار بار ہلکی آتشیں لگائے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہیں آپ کو دعا کی برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو ذکر آدمیوں کو بھیجے۔ پس آپ واپس لوٹ گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ ان کے ہاتھ

بَابُ كَيْفَ يُدْعَى لِمُتَزَوِّجٍ -

۱۴۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هَذَانِ مِنْ يَدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الْكَصْفُورَةَ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ فَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ ذَاكَ أَوْلَيْهِ وَلَوْ بِشَاةٍ -

بَابُ الدَّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِيْنَ الْعُرُوسَ وَالْعُرُوسِ -

۱۴۲- حَدَّثَنَا زُرَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَنِي أُتِي فَأَوْخَلَتْنِي الدَّارُ فَإِذَا بِسُوءَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِفٍ -

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْعَزْوِ -

۱۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْبَارِكِ عَنْ مَعْصَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ فَلَاكَ بَعْضُ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَكُنِيَ بِهَا وَلَوْ بَيْنَ يَدَيْهَا -

بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ

تِسْعِ سِنِينَ -

۱۴۴- حَدَّثَنَا أَبِيصَةَ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَامْكَلْتُ عِنْدَ تِسْعٍ -

بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ -

۱۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

رَوَاهُ كُوْدَعَاوِنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر زہدی کے نشانات دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے! عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گھٹل کے برابر سونے کے بدلے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، اللہ اور میری کلمہ خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دلہن بنا۔ نے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرمینہ زوجیت بخشا تو میری والدہ ماجدہ مجھے ایک دولت خانے میں لے کر گئیں۔ اس وقت کا شانہ اقدس کے اندر انصار کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

جہاد سے پہلے رولہا دلہن کی خلوت۔

حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے پیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو۔ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

نور الہموی کے ساتھ خلوت کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سال تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر اور بدینہ منورہ کے درمیان (رواں) پر آمین روز قیام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْرِ الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَتَّبِعُنِي عَلَى رَأْسِ مِصْبَاحَةٍ يَبْتَغِي خَيْرَ نَدْوَةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْرٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْإِنْطِاعِ فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالشَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتُهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِنْ هَذِهِ الْأُمَمَاتُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَبِيْنُهُ نَفَاكَوْا إِنْ حَجَبَهَا فَلَمَّى مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجِبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَبِيْنُهُ فَلَمَّا أَرْتَحَلَ وَطَلَى لَهَا خُلْفَتُهَا مَدَّ الْحُجَابَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الثَّانِي

بَابُ الْإِنْسَاءِ بِالْفَهْرِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

لَا يُدْرَانِ

۱۲۶- حَدَّثَنِي نَزْدَةُ بْنُ أَبِي الْمُعْتَرَةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُسْبِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَنِي أُتِي فَأَمَّ خَلْفَتِي الْإِنْسَاءَ يَرْغَبُنِي الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنِي

بَابُ الْإِنْطِاعِ وَخَوَّهَا بِاللِّسَاءِ

۱۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اتَّخَذْتُمْ أَنْفُسَكُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآلِي لَنَا أَنْتَ طَعَالَ أَنْفُسُكُمْ

بَابُ النِّسْوَةِ الَّتِي يَلْبَسُ بَيْنَ الْمَرَآةِ

إِلَى مَرَأَتِهَا

۱۲۸- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا سُورَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَّا أَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْفُ فَنَ الْإِنْصَارِ

فرمایا اور آ۔۔۔ حضرت صفیر بنت حنی کے ساتھ دعوت فرمائی پھر ان کے دوسری مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں مدنی اور گوشت کا ہوا نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں پیسے اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا وسیع تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں ان کا شہداء تہات الامم میں کیا ہے یا لونڈیوں میں بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو اتہات الامم میں سے ہیں اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرتے گئے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بتائی میزان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

ولہن کو سواری اور روشنی کے بغیر بے

عابا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو برابر والدہ محترمہ مجھے سے راکھ کے کاشانہ اللہ میں داخل ہوئیں۔ پس مجھے کوئی ڈر محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاہل کدقت تشریف لائے۔

عقدوں کے لیے نندے وغیرہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے نندے تیار کر لیے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نندے کئی میسر ہیں۔ فرمایا۔ صغیر تہدے پاس ہوں گے۔

ولہن کو خاندان کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسوی انصاری ہجر کے ساتھ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ عائشہ! تمہارے پاس تو بھتیجیوں کے سبب ان کے لیے کوئی چیز نہیں جبکہ انصار سرد درود کو پسند

يَعْجِبُكُمْ اللَّهُ -

بَابُ الْهَدَايَةِ لِلْعُرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي عُمَانَ وَاسْمُهَا الْجُعْدَاءُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ مَرَرْنَا بِمَسْجِدِ بَنِي بَرَاءَةَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِحَنَابِ
أُمِّ سَلِيمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاسْلَمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا يَزِيلُ وَنَالَتُ
لِي أَكْرُسَلِيمُ لَوْ أَهْدَيْتُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا إِنْ فَعَلْتُ نَعِمْتُ
إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَأَخَذَتْ حَبْسَةً فِي بَرْمَةٍ
فَأَتَتْ سَلَمَةَ بِهَا فَجَعَلَتْ إِلَيْهَا فَانْطَلَقَتْ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ
لِي سَمْعَةُ أَمَرَنِي فَقَالَ أَدْعُ لِي رَجُلًا سَمَاهُمْ
وَأَدْعُ لِي مَنْ لَقِيتُ قَالَ فَقُلْتُ أَدْعِي أَمْرَنِي
فَرَجَعْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ عَاصٍ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَبْسَةِ
وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو أَهْلَهُ
يَا كَلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَكُمْ أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَا كُلُّ
حَقٍّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كَالْحَصَى
عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمُ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ فَقَرَأَ بِحَدَّثِ نُونٍ
قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْلَقْتُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ الْخُجَّاتِ وَخَرَجْتُ فِي الْأَثَرِ فَقُلْتُ
إِنْهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَجَعَلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ وَأَمْرًا خِي
السُّرُورَ لِي الْحَجَرَةُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرٍ مِنْهُ وَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا دُعِيتُمْ
فَلَا تَدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْذِينَ
لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَعِجِي
مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُمَانَ
قَالَ أَنَسُ إِنَّهُ خَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں۔

ولین کو تحفہ دینا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ غورنامہ کی مسجد میں آئے تو یہ
نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر
جب حضرت ام سلمہ کے پاس سے جوتا تو آپ انہیں سلام
کرتے۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب
سے نکاح کیا تو (والدہ ماجدہ) حضرت ام سلمہ نے مجھ سے فرمایا
کہ کاش ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی دیر
پیش کریں۔ میں نے عرض کی، ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے

یہ بھیجیں گے اور فرمایا اور انہیں ہڈی میں ڈال کر حبسہ ملو، تیار کیا اور
پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی
خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں
آرمیوں کو بلاؤ اور ان کے ملازمین اور جتے میں انہیں بھیجیں ان کا بیان ہے کہ
میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا جب میں لوٹ کر واپس آیا تو دیکھا کہ
کاشانہ اقدس میں قمار میوں سے کچھ کچھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اسی حبسہ پر اپنا دست اقدس رکھا اور اللہ نے
چاہا کہ اس کے ساتھ کلام فرمایا، پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لیے وہ
آرمیوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے
ساتھ سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (دس دس کر کے) سب آدمی کھا چکے۔

چنانچہ انہیں ہاتھ ملے گئے اور چند ازار بیٹے باقی کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور مجھ کو
کا جانب تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض
کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کاشانہ اقدس میں واپس تشریف لے آئے اور وہ
نکادیا۔ میں بھی مجھ سے میں تھا کہ آپ زبان حق ترجمان سے فرمانے لگے۔ اے
ایمان والو! نبی کے گھر میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ ملے مثلاً کھانے
کے لیے بلائے جاؤ۔ یوں نہیں کہ غور اس کے کہنے کی راہ تکرر۔ ہاں جب با
جاؤ تو سامنے ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں میں
دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا پہنچتی ہے، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے سے ہمیں شرنا مار سورۃ الاحزاب آیت ۵۳ اور فضائل

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا

عزیز بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے پیش میں روانہ کیا۔ جب انہیں وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس کی آپ سے شکایت کی۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ (حضرت عائشہ) کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کی وجہ سے کوئی سختی ہمیں نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے فیصلے سے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا پیش مال شرف حاصل کیا ہے۔

۴ آسانی فرما کر اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث رکت بنا دیا۔

ف: لشکر اسلام نے جنگل میں ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہیں ہے۔ سات کا وقت ہے مسلمانوں کے پاس پانی ختم ہو چکا ہے۔ ایسے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار گم ہو جاتا ہے جو انہوں نے اپنی بڑی بن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستعار لیا ہوا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض آدمی بھی بھیجے لیکن بار بار ملا اور لشکر اسلام کو مجبوراً اسی جگہ پر ٹھہرنا پڑا۔ آخر کار نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور پانی صحابہ کرام کے پاس ختم ہو چکا ہے اور کہیں سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ اس مجبوری کے وقت میں آیت تیمم کا نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کو اس واقعے سے یہ عجیب بات سمجھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس ہار کا پتہ بھی نہ ملا۔ لہذا آپ غیب نہیں جانتے تھے۔ لیکن یہ ایسی باتیں کر کے وہ لوگ خوشیاں منا لیتے ہوں کہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور قہر کے ہنڈے کو بلند کر رہے ہیں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ وہ حضرات عائشہ یا انما دانستہ طور پر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ یہ نہ دین کی عدم صحت ہے اور نہ عقیدہ قریب کی سر بلندی بلکہ شان رسالت کے خلاف محاذ آرائی ہے اور اس خلاف نظر کے باعث حواء ایسا آدمی بظاہر کہتے ہی اپنے تمام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرتا رہے لیکن وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس واقعے میں پروردگار عالم کی مرعی یہی تھی کہ لشکر اسلام اسی جگہ آب جنگل میں ٹھہرا رہے نماز کا وقت آجائے، پانی نہ ملے اور وہ کھنڈی قحط و امساء کا منظر قائم ہو جائے تو ایسی صورت حال میں آیت تیمم کا نزول ہو۔ اس ساری صورت حال کے پیش آنے میں اگر کسی شخص کی بہانہ بنی ہوئی تھی۔ اگر ہار بتا دیا جاتا یا خود بخود مل جاتا تو لشکر اسلام جل پڑتا اور آیت

بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَدُوِّ

وَقَبْرِهَا

۱۴۹ حَدَّثَنَا ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَسَّافٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَذَوْكُنَّهَا انْقِلَابُ فَسَلَّوْا بِغَيْرِ وَضُوءٍ فَلَمَّا أَكُوْا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَذَلَّتْ آيَةُ الشَّيْءِ فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ حَضِرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا تَرَايَلَهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ لَوْ جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِثْلَهُ مِنْ جَاهٍ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ.

تیمم کا نزول موقع کے مطابق نہ رہتا۔ لہذا ہمارے نزدیک خود بلا اور در حضور نے ہی بتایا تاکہ خدا کی مرضی کے مطابق ہر جہاں سے تیمم کے نزول سے مطابقت رکھنے والی حالت برقرار رہے۔ — یہاں یہ بات ہی لائق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بار کا علم تھا یا نہیں تھا؟ — بات صریح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی صحت حال کر برقرار رکھنا چاہتا تھا تاکہ صورتحال آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھے اور ہر کام ہونا اس کے لیے فائدہ مند رہے۔

ان مہربانوں کو تو یہ علم مصطفیٰ کے خلاف ہستی نظر آتا ہے لیکن صحابہ کرام کا زاویہ نظر تو ملاحظہ ہو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے مسلمانوں پر اکابر کے احسانات میں شمار کرتے ہیں۔ — اگر ان حضرات کو حضور کا نہ بتانا یا بعض صحابہ کرام کو ہرگز نہیں کہ یہ کتنا حقیر کے علم کا دلیل نظر آتا ہے تو خدا نے جن بے حساب باتیں بتائیں اور ہر آدمی کے کندھوں پر نیکی بھی کھینچنے کے لیے دو فرشتے کراما کا تعین بٹھائے ہوئے ہیں، کیا اسے وہ خواہ کے دم علم پر محمول کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو یہاں بھی ایسے واقعات کو وہ اس نبی کے دم علم پر محمول نہ کیا کریں جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں، کیونکہ اس نبی کو تو ان کے پروردگار نے اتنا علم مرحمت فرمایا ہے جس کو ماننے کا خدا نے کوئی ہیما نہ ہی پیدا نہیں فرمایا۔ ان کے علم و اختیار، فضائل و کمالات اور خصال کو خدا نے دلا پروردگار ہی جانتا ہے کوئی دھڑلہ کا حق جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے۔ — خدائے خدا لمن ہمیں توفیق مرحمت فرمائے کہ اس کے محبوب کو صحابہ کرام دوسرے زاویہ نظر سے دیکھا کریں کیونکہ اصل اسلامی اور ایمانی زاویہ نظر وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا۔

خداوند انہی بوی کے پاس اگر گیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اپنی بوی کے پاس جاتے اگر اس دن اللہ کا نام لے کر یوں کہے: اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو مجھ پر مرحمت فرمائے۔ پھر گر ان کے مقدر میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

ولمیر کرنا اچھی بات ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری خواہ ایک بکری ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو میری عمر چالیس سال تھی میری والدہ ماجدہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں۔ چنانچہ میں سترہ سال آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے بارے میں جب حکم نازل ہوا مجھے اس کا بخوبی علم ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے غلط فرمائی۔ چنانچہ جب پردہ کی حالت

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَقْبَلَ أَهْلَهُ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا لَوِ انْ أَحَدُهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِأَسْمِ اللَّهِ أَلَمْ يَجِبْنِي الشَّيْطَانُ وَجَلِبِ الشَّيْطَانُ مَا ذَرَفْنَا نَعْدَدَ رَبِّهِمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قَفَى وَلَكِنْ لَمْ يَفْعَرْكَ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

بَابُ الْوَلِيْمَةِ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَاهُ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَانِيَّةَ نَكَانَ أُمِّ قَيْسٍ يُوَالِطُنِي عَلَى خِدْمَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ مَسْكَ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ سَبَّحْتُ فَلَمَّا أَكَلَمَ النَّاسَ بِشَارَ الْحِجَابِ حِينَ انْزَلَ

علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور عیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمایا تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔

ایک نبوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ کرنا۔

زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔ ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔

حضرت صفیر بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مہ جو کے ساتھ کیا تھا۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیے۔

سات روز تک ولیمہ کرنے کا حکم اور حضور نے ایک یا دو دن کی مدت مقرر نہیں فرمائی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ حاضر ہو جائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیدی کو چھڑا کر دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی بیماری پر سی کیا کرو۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ مَهْرَ قَامِدًا أَقْبَهُ وَأَدْلَمَ عَلَيْهَا بِحَبْسٍ.

۱۵۶- حَدَّثَنَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا تَائِبُ عَنْ بَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَهْرٍ أَقْبَهُ دَامَتْ سَكْنَى لَكَ عَذَّتْ بِرَحَالٍ إِلَى الطَّعَامِ.

۱۵۷- يَا بَعْضُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضٍ نِسَاءَهُ الْكُتْرَ مِنْ بَعْضٍ.

۱۵۸- حَدَّثَنَا ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَضْرَاءُ بْنُ مَرْيَدٍ عَنْ تَائِبٍ قَالَ ذَكَرْتُ زَيْدَ بْنَ جُرْجَنٍ يُنْسَبُ لِنِسَةِ حَبْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى نِكَاحٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

۱۵۹- حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ثَنَا سَفِينٌ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضٍ نِسَائِهِ مِنْ شَعِيرٍ.

۱۶۰- يَا أَبَا حَتَّى اجَابَةِ التَّوَلِيْمَةِ وَالنَّافِعَةِ وَ مَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَخَوَّكَ وَلَمْ يَوْقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ.

۱۶۱- حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى تَوَلِيْمَةٍ فَلْيَأْتِهَا.

۱۶۲- حَدَّثَنَا ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْعُودٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُوا الْغَائِي وَالْجَائِيَا الدَّاعِي وَالدَّعُوْدَا وَالْمُرِيْفُ.

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ سَوْدَةَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِغُ وَرَأَانَا
عَنْ سَبِيحٍ أَمْرًا بَعِيدًا مَرَّةً أَرْبَعِينَ وَاقْبَاعَ الْحَنَاءِ ثَلَاثَةً وَ
تَشْمِيتَ الْعَالِيسِ وَابْتِذَا لِنَفْسِهِمْ وَلِنَعْرِ الْمَظْلُومِ وَإِنَّا
الْكَافِرُ وَاجَابَةُ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ نَحْوِائِهِمُ الذَّهَبِ
وَعَنِ الزَّيْنَةِ الْفُضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَبِيضَةِ وَالْأَسْرَى
وَالْإِسْبَاحِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ مَنْ أَشْعَثَ
لِي أَتَاهُ السَّلَامُ۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
أَبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
كَانَ أَبُو سَعِيدٍ مِنَ السَّاعِدِيَّةِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عَرْسِهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مُبْلَغٍ وَ
هِيَ الْفَرْدُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقَعْتُ لَهُ تَمْرًا بِرَيْنِ الْبَيْسَلِ
فَلَمَّا كُلَّ سَقَتْهُ آيَاةُ۔

باب ۱۱ من ترك الدعوة فقد عصى
الله ورسوله۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزُّعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا
الْأُفْسَاءُ وَكَانَ تَرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ
عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲ من أجاب إلى كبراء

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَسَنَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةُ عَيْتٍ إِلَى كَلَامٍ لَا حَبِيبَ وَلَا أَهْدِي
إِلَى كَرَامٍ تَقِيلُ۔

باب ۱۳ إجابة الداعي في العرس

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیروں کا حکم دیا اور سات
چیروں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں ہر ایک میلہ
کرنے، ہر ایک کھانے کے پیچھے جانے، چھیننے والے کو جواب دینے،
تھکے ہوئے کو رخصت کرنے، منظرِ عرس کی مدد کرنے، سلام کو چھیلنے اور دعوت
کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور شونے کی انگوٹھی،
چاندی کے برتنوں، ریشی گدھل، ریشی بھول، ریشی کپڑوں،
استبرق اور دیاج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابو عوانہ نے
پراسہ شیبانی، اشعث سے سلام چھیلنے کے بارے میں بھی طرح حدیث کی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اسید صالحی
نے اچے شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا اور اس مدعو
ان کی اہلیہ عرس میں درسی حالت کے انداز میں خدمت گزار کر رہی
تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پایا۔ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجور
جگوری تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہی آپ
کو شیرہ پلا دیا۔

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب براء رضی
اللہ عنہ تھا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور عرب فقرائے کثرت
جائیں۔ نیز جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ہر کی پائے کی دعوت قبول کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے ہر کی پائے کھانے کی دعوت دی جائے
تو میں قبول کر لیتا اور اگر مجھے ہر کی پائے کا پیہ دیا جاتا تو میں
قبول کر لیتا۔

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری دعوت کی جائے تو اس (دعوت کو قبول کر لیا کرو۔ ان رافع) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر عسر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ جو ش مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے پیارے ہو۔

دعوت میں بڑی بات دیکھ کر لوٹ آنا۔ حضرت ابن مسعود نے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے آئے۔ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوالیوب انصاریؓ کو دیکھا تو انہوں نے گھر میں دیوار پر یہ دیکھا مابین تمہارے گھر کے عورتوں نے یہیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوالیوب نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو اس بات کا خطرہ تھا لیکن آپ کے متعلق یہ خدشہ نہ تھا۔ خدا کی قسم اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور واپس لوٹ گئے۔ قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا یا کر انہوں نے ایک گدا خریدی جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے ندامت کی کو آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، اچھ سے کیا لگتا ہے سرزد ہو گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس گدے کا کیا حال ہے؟ وہ نرمائی پر

وغيرها۔ ۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَاهِيَمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَارِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ السَّيَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُتَقَبِّلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُسَلِّيًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مِنْكَ فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنَ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ وَرَأَى ابْنَ عَمْرٍو أَبَا الْيُؤُبِّ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سَلَّمَ عَلَى الْجَدِّ ارْتَفَالَ ابْنُ عَمْرٍو فَلَبَّيْنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ قُلْتُ أَلَنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُكُمْ طَعَامًا فَارْجِعْ۔ ۱۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْبَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارِيعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَفْتَرَتْ مُرَاقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ لَهَا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ أَنَّهَا هِيَ فَتَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ وَكَرَّوْلِهِ مَاذَا أَدْبَنْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأَلُ هَذِهِ التَّمْرِقَةُ قَالَتْ فَتَلَّتْ

اَشْتَرِيْهَا لَكَ لِنَفْعٍ عَلَيْهَا وَتَوَسَّلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْطَبَ هَذِهِ الْقُرْبَى
يَعْدُ لِيَكُوْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَقَالُ لَهَا اَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ
وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ الْقُرْآنُ لَا تَدْخُلُوْهُ اَنْتُمْ مَعَكُمْ

باب ثمانون في تزويج المرأة على الرجل في
العكس وخبر منعهما بالتفصيل

۱۶۸۔ حدثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حَزْمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ تَلَّعَتْ سَيِّدَةُ
اَسِيدِ السَّاجِدِ فِي دَعَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَصْحَابُنَا مَنَعُوْهُ لَهْمَا اَوْ لَا فَتَرَبَّأَ
اِلَيْهِمَا اِلَّا اَمْرًا اَمْ اَسِيدَةُ تَمْرَاتٍ فِي تَوْبَتَيْنِ حَارَتَيْنِ
مِنْ الْبَلِّ فَلَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَلَمِ
اَمَّا لَيْتُهُ لَمْ تَنْقُتْهُ تَحْفَافًا بِذَلِكَ

باب ثمانون في الشك في النكاح الذي لا يسكر
في القربى

۱۶۹۔ حدثنا يَحْيَى بْنُ يَكِيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَادِسِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ
بْنَ سَعْدٍ اَنْ اَبَا اَسِيدِ السَّاجِدِ فِي دَعَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرَسِهِ فَاَنْتَبَهَتْ اَمْرًا اَمْ اَمْهَرَتْ فَيَكْنِيْهَا
الْعَرُوسُ فَقَالَتْ اَوْ قَالَ اَنْتَا دُونَ مَا اَنْقَعَتْ لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنْ الْبَلِّ

باب ثمانون في المداينة مع النساء وقول النبي
صلى الله عليه وسلم انما المرأة كالقطيع

۱۷۰۔ حدثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْقَتْلِ
اِنْ اَسْمَا كَسَرْتَهَا وَرَانَ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ
بِهَا وَفِيْهَا عَوْدٌ

میں عرض گزار ہوئی۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدنا ہے تاکہ آپ اس
پر عروہ الہیہ کو کر سکیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں اس پر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس تصویر کے بنانے والوں کو قیامت
کے دن فلاں یا جانیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی میں ان کے
دلہن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ جب ابو
اسید ساجدی کا شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کے اصحاب کی دعوت کی اس کی امن نے ہی کھانا تیار کیا
انہوں نے ہی ہمارے کے سامنے پیش کیا اور ام اسید نے رات
کے وقت چتر کے ایک پیارے میں کچھ کھجوریں بھجوری تھیں۔ جب نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرو ایک برتن
میں نکال کر نوش کرانے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرو ملانا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو اسید ساجدی نے اپنی شادی میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس روز ان کی بیوی نے میزبانی کے
فرائض انجام دے کر حالانکہ وہ مردی لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا
ابو اسید نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیارے
میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھجوری تھیں۔

عورتوں کے ساتھ روادار کی برتتا۔
حضور کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پسلی کے مانند ہے۔ اگر اسے
سیدھا کر دے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اسی طرح اس کے ساتھ
فائدہ اٹھانا چاہے تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر شیرو
پن موجود ہے۔

باب النکاح بالنساء

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ قُصَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْحَقْفِيُّ عَنْ ثَمَالَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمًا مِنْ يَوْمِي وَابْتَدَأَ بِالنِّسَاءِ فَجَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خَلْقٌ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقَبَّحَتْ كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا تَتَقَى الْكَلَامَ وَالْإِنْسَاءَ إِلَى نِسَاءِ نَاعِلٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيِّبْنَا أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَابْتَسَطْنَا۔

باب قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْيُوبِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ رَاغِمٌ وَكَلِمَتَانِ مُسْتَوَلٌ فَأَلْهَمَ رَاغِمٌ وَهُوَ مُسْتَوَلٌ وَالرَّجُلُ رَاغِمٌ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مُسْتَوَلٌ وَالْمَرْأَةُ رَاغِمَةٌ عَلَى بَيْتِ دَوْجِهَا وَهِيَ مُسْتَوَلَةٌ وَالْعَبْدُ رَاغِمٌ عَلَى مَالِ سَيِّدٍ وَهُوَ مُسْتَوَلٌ أَلَا فُكِّلَكُمْ خَيْرًا وَكَلِمَتَانِ مُسْتَوَلَتَانِ۔

باب حَسَنِ السَّعَاتِ مَعَ الْأَهْلِ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مَرْوَةَ عَنْ مَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ أَحَدُ هَيَّعَةٍ أَمْرًا فَنُتْعَاهُنَّ وَتَعَاظُنَّ أَنْ لَا يَكَلِمَنَّ مِنْ أَهْبَارٍ مَّا وَاجِبِينَ سَكِينًا قَالَتِ الْأَنْثَى مَرْوَةُ جِي لَعَمْرُكَ جَلَسَ لَكَ عَلَى دَائِسٍ جَبَلٍ لَا سَهْلَ فَيُؤْتَقَى وَلَا سَهْلِينَ فَيَسْتَعْلَقُ قَالَتِ الْمَرْأَةُ بَيْدُ مَرْوَةَ جِي لَا بَشَ

عورتوں کے متعلق وصیت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کر لو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ پیڑھی جوتی ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے جاؤ گے تو نور و نور کے اور اس کے حال پر چھوڑ دے ہو گے تب بھی چشمہ پڑھی رہے گی پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مہم میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو اور دل لگی کرنے سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں آسمان سے کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ گفتگو اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

اپنے بھائی بھویں کو جہنم سے بچاؤ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام (باور شاہ) حاکم ہے اور اس سے وصیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اور ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے ادا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک حاکم و نگران ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

اہل و عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

عزیز کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں مہم معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی ذرا سی بات بھی انہیں بھپائیں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میں اماندہ بیٹھتی ہوں اور آپ کے گشت کی طرح ہے جو بہادر کی جوتی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک پہنچنا ہی کوئی آسان کام اور نہ وہ آسان ہے جس کی خاطر کوئی اتنی تکلیف اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے روتی ہوں کہ اگر میں نے اس کا ذکر کیا تو اسے چھوڑ

سَرِيًّا مَرْكَبًا شَرِيًّا وَأَخَذَ حَظِيئًا قَامَحًا عَلَى نَعْمًا ثَرِيًّا
وَأَغْلَظَنِي مِنْ كُلِّ رَأْحَةٍ رَدَحًا قَالَ كَلِمَةً مَرْدُومًا مِدْرِي
أَهْلَكَ قَالَتْ فَلَوْ جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيَا مَا
بَلَغَ أَهْوَائِي أَنِّي ذَرِمْتُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَنِّي مَرْدُومٌ لَدِمْتُ ذَرِمْتُ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ
وَلَوْ تَعَشَّشَ بَيْنَنَا تَعَشَّيْنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ
بَعْضُهُمْ قَاتِلُهُمْ بِالْبَيْتِ وَهَذَا أَصَحُّ -

۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ كَاثِمَةَ
قَالَتْ كَانَ الْيَحْيَى يَلْعَنُونَ بِحُرَابٍ فَسَرَفَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظَرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى
كُنْتُ أَنَا أَنْظَرُ فَأَقْدَرْتُ أَكْثَرَ الْجَارِيَةِ الْخَدِيضَةَ
الَّتِي تَسْمَعُ اللَّهُو -

جہن ہے۔ ابوذرؓ کی اندری کا بھی کیا کتا۔ ہماری باتوں کو وہ اندر نہیں بھینچا کرتا۔
گھر کے کسی راز کو ناشر کرتے ہیں کوئی چیز جو انہیں کہتی ہو کہ گھر کی باتیں گھر میں رکھنی ہیں
اور گھر کو سات متحرک رکھنے میں کوئی دقیقہ نہ درکارا کرتے ہیں کہ اس کا بیان ہے کہ ایک روز
ابوذرؓ ایسے وقت گھر سے باہر نکلا کہ اس وقت سے کھن نکال رہی تھیں۔ اسے ایک عورت
نے اس کے پیچھے کے چوڑی کے طرح دو بچے جو اس کے زین پر تازن سے کیست تھے
دو دو چل رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔
اس کے بعد باہر میں نے ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھر سردار اور بہترین
کاشانی تھا۔ اس نے مجھے بہت سے جہاز اور قسم کے اسباب ایک جہاز دیا۔ اس کے بعد
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ عیشی اپنے ہتھیاروں
سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے چھپا
لیا اور میں برابر ان کا کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے گئی۔
اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک کسین لڑکی کتنی دیر تک
کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

۱۴۵ ہجرت دیکھتے ہیں چاہے وہ کچھ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی نکلاؤ لیکن اس نے متنبہ لے لیا
اس کے ساتھ تو ابوذرؓ کا ایک برتن بھی نہیں بچے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا کہ میں تم سے یہی طرح ہوں جیسے تم خدا کے یہ ابوذرؓ تھا۔

ف حبشوں کی عید تھی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔
حضرت عائشہ نے انھیں اجازت مرحمت فرمادی تو وہ مسجد نبوی کے صحن میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور ان کا کام ملا حظہ فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیقہ بھی دیکھنے لگیں اور وہ
حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ وہ حسب منشاء کافی دیر تک دیکھتی رہی تھیں اور حبشوں کو نظر نہیں آ رہی تھیں کیونکہ حضور کے
پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

یہ برسے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے درہجہاں حضرت صدیقہ غیر محرم مردوں سے چھپی ہوئی تھیں وہاں انھیں دیکھ
بھی نہیں سکتی تھیں جیسا کہ ایک دفعہ حضرت ابن اُبی سلمہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات
سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ وہ عرض گزار ہوئیں یہ تو نا بیٹا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نا بیٹا نہیں ہو۔ یعنی اگرچہ یہ عیشی نہیں دیکھ سکتے لیکن تم تو انھیں
دیکھتی ہو اور انہیں نا محرم مرد کو دیکھنا نہاں سے لیجئے بھی تو جاکر انہیں سے۔ مسکرم جہا کہ کسی نا محرم مرد کو دیکھنا اور نا محرم مرد کو اپنا آپ دکھانا
کے لیے جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

**بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتًا لِحَالِ
مَرُوحَهَا -**

۱۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ رَوَى عَنْ

باب کاخاندان کے بارے میں بیٹی کو نصیحت کرنا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری عیشت

الرَّحْمَنُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
لُؤَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا زِلَّ حَرِيصًا عَلَى
أَنْ أَسْأَلَ عَمَّا بَيْنَ الْأَحْطَابِ مِنَ الْمَوَاضِعِ مِنْ أَنْكَرِ
الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ
تُؤْتِبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ تَلَوْبُكُمْ مَا حَتَّى حَجَّجَ وَ
وَحَجَّجْتُ مَعَهُ وَعَدَلْتُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِأَدَا وَ
فَتَكْرَرْتُ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّيْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا تَكْرُمًا
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَوَاضِعِ مَنْ
أَشْرَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَلَوْبًا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ تَلَوْبُكُمْ
قَالَ وَأَعْجَبًا تَكْرِيًا بَيْنَ عَمَّا بَيْنَ هُمَا عَائِشَةُ
وَحَفْصَةُ لَعَنَّا سَتَقْبِلُ عَمَّا أَنْ يَكُنْ يَسُوقُهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَجَارَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ ابْنِ
مَرْثَدٍ وَهُمْ مِنْ مَدَائِلِ الْمَدَائِنِ وَكُنَّا نَتَنَا وَبِ
الَّذِي نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَثُرَ
يَوْمًا وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَأَنزَلْتُ حَيْثُ بَمَا حَتَّى
مِنْ خَيْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا أَنْزَلَ
فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَهُ فَوَلَّيْتُ تَلَوْبُ الْبَنِي
فَلَمَّا قَدَّمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا الْوَحْيُ تَعْلِيمُهُمْ نَسَاءَهُمْ
فَلَمَّا قَدَّمْنَا نَسَاءَهُمْ أَخَذُوا مِنْ أَدَبِ نَسَاءِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلُوا
عَلَى أَمْرٍ أَقْبَلْتُ فَجَعَلْتُ أَنْ تَكُونَتْ أَنْ تَرَا جَعَلْتُ ثَالِثَ
وَلَمْ تَكُنْ أَنْ أَرَا جَعَلْتُ فَكَانَ اللَّهُ إِنْ أَشْرَدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَا جَعَلُوا إِنْ أَخَذُوا لَتَهْجُوا
الْيَوْمَ حَتَّى الْبَلِيلُ فَأَنْزَلَ عَنِّي ذَلِكَ وَكُنْتُ بِمَا قَدْ غَلَبَ
مَنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ تَجْعَلْ عَلَى شَيْءٍ أَنْزَلْتُ
فَلَمَّا خَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ الْفُلَانِ
أَخَذَ الْبَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى الْبَلِيلِ
فَالْتِ لَعَنَّا لَعَنَّا قَدْ بَعِثْتَ وَبَعِثْتَ أَفَلَا مَنِينٌ أَنْ
يَعُودَ اللَّهُ لِيَقْضِي رُسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكُنْ

یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں بیویوں
کے بارے میں دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بِنِ تَسْوِئَاتِی
اللہ فَقَدْ صَعَتْ تَلَوْبُكُمْ فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے گئے اور
میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ راستے میں وہ نساء حاجت کے لیے ایک
طرت کے تو میں پانی کا ٹوٹا کر اور دھو لایا۔ جب وہ ناراض ہو کر آئے تو میں
نے ہاتھ دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اسے میری بیویوں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ
نے بِنِ تَسْوِئَاتِی اللہ فرمایا ہے؟ فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے کہ وہ
عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر حضرت عمر نے مثل سابق حدیث بیان کرتے ہوئے
فرمایا کہ میں اور میرا آپ انصار کی سہ ماہی ہم دونوں ہی پیہ بخبرہ کے نکالی ہیں
راہ میں پڑ رہے تھے۔ ہم دونوں ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی
کی خبریں باری باری حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روز وہ آنا اور ایک
روز میں آ کر تار اور دوسری پر اپنے ساتھی کو وحی اور آپ کے ارشادات میرے
کے متعلق بتا دیا جاتا۔ چنانچہ جب بھی آتے تو دونوں ایسا ہی کرتے۔ پہلے
قریش کی جلدت ہو تو وہ پر غالب رہتی تھی لیکن جب ہم وہاں آتے تو انھیں
صحت پر ضرور تول کو غالب پایا۔ چنانچہ ہماری مرتبہ میں بھی انصار اور قریش کا
الزحور کرنے لگے۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو کوڑھٹا تو اس نے مجھے پیٹ
کر جواب دیا۔ مجھے اس کا جواب دینا ناگوار گزار۔ اس نے کہا: آپ میرے
جواب دینے کو نا پسند کیوں ٹھہراتے ہیں جیسے خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج و سہرات آپ کو پیٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان
میں سے مدائن شام تک آپ کو بھروسے رکھتی ہے۔ میں اس بات
سے ڈر گیا اور میں نے کہا کہ ان میں سے ایسا کرنے والی تو خسار سے ہیں۔
پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور بالنگاہ مال کی جانب روانہ ہو گیا۔ چنانچہ حفصہ
کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو مدائن شام تک ناراض رکھتی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں یہی
میں نے کہا کہ تم ہمارے میں اور خسار سے ہیں جو کہ تم میں اس بات کا خیال نہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ پس
تو ایک جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ناراض کر دیا کہ آپ کو
مدائن اور آپ سے کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے یہ مجھے ہنگ

لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَا جَعِيهِ
 فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَيُنْفِي مَا بَيْنَكَ وَالْبَيْتَ وَلَا يَغْفِرُ لَكَ
 أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْ ضَا مَنَكَ وَأَحَبُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْيَا عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَدْ تَخَذَ ثِيَابًا
 أَنْ فَسَّاتِ تَنْعِلُ الْخَيْلَ لِيُغْرُو نَا فَتَرُلْ صَاحِبِي لَا تَصَارُ
 يَوْمَ نَوْبِهِ فَرَجَعُ الْيَوْمَ عِشَاءً وَفُتُوبُ بَابِي فَتُيَا شَدِيدًا
 وَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ تَقْرَأُ فَرَجَعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ
 الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ كُنْتُ مَا هُوَ أَجَاءُ فَسَّاتِ ثَالِ لَابِلُ
 أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ فَلَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نِسَاءً فَقُلْتُ خَافْتُ حَقِصَةً وَخَسِرْتُ قَدْ
 كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا أَيُّوشِكُ أَنْ يَكُونُ نَجِصَةً عَلَى
 ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُوبَةً لَهُ
 فَافْتَرَلُ يَتِيهَا وَوَحَلْتُ عَلَى حَقِصَةٍ نَا إِذْ أَهَى تَبَنِي فَقُلْتُ
 مَا يَكِينُكَ أَلَمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَ هَذَا أَهَلْ لَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِ لَادْرِي مَا هُوَ أَمْعَزَلُ فِي
 السُّرُوبِ نَا فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ إِلَى الْمَنِيرِ نَا أَهْوَلُ مَا رَهْطُ
 يَمْنِي بَعْضُهُمْ لِحَسْبِي مَعْلُومٌ قَلِيلًا لَمْ يَلْبَسِي مَا أَحَدُ
 فِجْثُ الشُّرُوبَةِ النَّبِيِّ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقُلْتُ لَعَلَّامَ لِمَا أُسْرِدُ اسْتَاذِنْ لِيَعْرِفَ خَلَّ الْعِلَامُ
 نَكَلَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ
 كُنْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لِمَا
 فَعَمْتُ نَا نَعْمَ نَتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ
 عِنْدَ الْمَنِيرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ فِجْثُ فَقُلْتُ لَلْعِلَامِ اسْتَاذِنْ
 لِيَعْرِفَ نَدَا خَلَّ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَمْ نَفْصَمْتُ
 فَرَجَعْتُ فِجْثُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمَنِيرِ ثُمَّ
 غَلَبَنِي مَا أَحَدُ فِجْثُ الْعِلَامُ فَقُلْتُ اسْتَاذِنْ لِيَعْرِفَ
 قَدْ خَلَّ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَمْ نَفْصَمْتُ
 فَلَمَّا وَكَيْتُ مَضْمُونًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ مَرِيْدُ عَوْنِي فَقَالَ

یاد کرو اپنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور
 تم پر کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیار کی ہے۔ ان کی ملازمت نہ کرنا چاہیے۔
 حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان دونوں میں چرچا تھا کہ عثمان کا بارشہا ہم سے
 لڑنے کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں غلیں لگا رہا ہے پس میرا انصاری ساتھی
 ایک ملازمتی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا اس نے بڑے زور سے
 میرا دروازہ پٹیا اور کھینچا وہ میں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس آیا۔
 اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا حادثہ ہو گیا میں نے کہا کہ کیا ہوا کیا عثمان کا
 بادشاہ آگیا؟ اس نے کہا کہ بلکہ اس سے بھی بڑا ہونا کہ واقعہ کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حقہ
 نامراد ہو گیا اور خسارے میں رہی، میرا خیال بھی یہی تھا کہ غریب ایسا ہو گا
 میں نے اپنے پرچہ سنبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بلاخانہ میں تشریف لے جا کر
 ایک گونہ میں جلوس اٹھ کر گئے اور میں حقہ کے پاس پہنچا تو وہ دروازے پر تھی
 میں نے کہا کہ وہ نبیوں ہو گیا میں تمہیں خبر داتا تھا، بتا دیا تمہیں نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ معلوم
 نہیں لیکن آپ کنارا کش ہو کر بلاخانے میں جمو اور دریں میں میں باہر نکلا اور
 منبر شریف کی جانب گیا جبکہ وہاں کھٹے ہی افراد تھے اور بعض رو رہے تھے۔
 میں منبر پر دیران کے پاس بیٹھا لیکن ابھی ہے اب کی طرح مضرب ہو کر نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاخانے کی طرف چل پڑا میں نے آپ کے جشی غلام
 سے کہا کہ تم کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ
 آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان کے پاس آ بیٹھا۔ جب دل بے قرار ہو
 گیا تو میرے حاضر ہوا اور غلام سے کہا کہ تم کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ
 اندر گیا اور جب واپس لوٹا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور
 خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے
 ان میں آ بیٹھا۔ پھر جب مجھ پر پریشانی کا غلبہ ہوا تو میں نے غلام کے پاس
 جا کر کہا کہ تم کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب
 لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش

قَدْ أَذِنَ لَكَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ خَلْتُ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ مَقْصُوعٌ
 عَلَى رِمَالٍ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَقْبَلَ الرِّمَالُ
 بِجَنِبِهِ فَتَكَلَّمَ عَلَيَّ وَسَادَ قَوْيْنِ أَدْمَخْتُهَا لَيْفًا
 فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ ذَا نَأَا لَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَطَلَقْتُ نِسَاءَكَ فَزَفَعُ إِلَى بَصْرَةٍ فَقَالَ لَوْ نَقَلْتُ اللَّهُ
 الْكِبْرُ ثُمَّ قُلْتُ ذَا نَأَا لَكُمْ أَشَأْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
 دَايَنْتُنِي وَكُنَّا مَعَهُ قَرْنَيْنِ فَقُلْتُ النِّسَاءُ قُلْنَا قَدْ مَنَّا
 الْمَيْدَانَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ هُوَ فَنَبَسَ الْبَيْتُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتُنِي
 وَوَجَلْتُ عَلَى حَقِّصَةٍ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُزُّكَ أَنْ كَانَتْ
 جَاءَتْكَ أَوْ ضَامَتْكَ وَأَحَبَّ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَرِيدُ عَائِشَةَ فَجَبَسَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَجَبَسْنَا أَعْدَى فَجَبَسْتُ جَيْنَ رَأَيْتُ عَائِشَةَ فَجَبَسْتُ
 بَصْرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا دَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَزِيدُ
 الْبُغْضَ غَيْرَ أَهْبَتَا فَلَمَّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْرَأَمَ اللَّهُ
 نَلْيُوسِعَ عَلَى أَمْتِكَ فَإِنْ نَأَى سَادَ الرُّومُ قَدْ وَسِعَ
 فَلْيَسِّرْ وَأَعْلَمُوا الدُّنْيَا وَهَؤُلَاءِ يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ
 الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَتَكِنًا فَقَالَ أَدْرَفَ
 هَذَا أَنتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنْ أَدْرَيْتُكَ قَوْمٌ عَجَلُوا
 طَلِبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ غَيْرُ
 بِي فَانْعَزَلَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً مِنْ
 أَجْلِ ذَٰلِكَ الْحَبِيشُ جَيْنَ أَنْشَأَهُ حَقَّقْتُ إِلَى مَا بَشَّرْتُ
 نِسْعًا وَبَشَّرِي بِنِيسَةٍ وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ بِلَيْهِنَّ
 ثُمَّ رَأَيْتُ شَيْئًا مُوجِدًا بِهِ عَلَيْهِنَّ جَيْنَ عَائِشَةَ اللَّهُ فُلْمَا
 مَطُتُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً وَخَلَّ عَلَى عَائِشَةَ قَبْدًا
 بِهَا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ
 أَشْجَمْتَ أَنْ لَوْ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا شَهْرًا أَرَأَيْتَا أَمْسِجَتْ
 مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعْدَا هَذَا فَقَالَ الشَّهْرُ رِيمٌ

ہے۔ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ پس
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ
 کوئی چیز اچھلے بغیر کھری چٹائی پر جو استراحت میں اور چٹائی کے
 جسم اطہر پر نشانات بنے ہوئے تھے اللہ چڑے کا نگہ سرائے تھا
 کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں سلام کر کے کمرے ہی کمرے ہی
 گناہ ہوا۔ یا رسول اللہ کیا حصہ ہے اسی انداز میں مطہرات کو طلاق
 دے رہی ہے؟ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: نہیں۔ پس میں
 نے کمرے کی اور کمرے ہی کمرے میں گرا ہوا تار حصہ کا دل سے لے لیا اور کہا
 ہم آتش سے مر رہے ہیں یہ غلاب بچنے میں نہیں ہیں ہم دینہ سحرہ میں آئے
 تو یہاں کے مطہرات پر غلاموں کو غلاب دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قسم فرمایا: میں پھر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کاش آپ نے یہ حصہ فرمایا
 ہوتا کہ میں حصہ کے پاس گیا تو میں نے اس سے کہا کہ اپنی مہمان کو دیکھ
 کہ دھوکا نہ کھا جانا، وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو سب سے پیاری ہے۔ ان کی مدد حضرت عائشہ سے تھی۔ پس
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ قسم فرمایا۔ اب میں آپ کو
 تبسم دیتی کہ دیکھ کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے آپ کے کاشانہ اللہ سے
 میں نظر دوڑائی تو خدا کی قسم مجھے آپ کے کاشانہ رسالت کے
 اندر تین کھالوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ
 یا رسول اللہ اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے لیے کاشانہ
 فرمائے کیونکہ یہ اللہ اور روم کے لوگوں پر کتبہ کشادگی فرمائی تھی اور
 انہیں کتنا دنیا کا مال دیا گیا ہے حالانکہ وہ خدا کو نہیں پوجتے۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ایک ملائے آرام فرماتے۔ پھر
 فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اسی خیال میں ہو؟ اس قوم کو ان کی جلائیوں کا
 بدلہ دنیا کی زندگی میں جلائی ہی مل جاتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ
 میرے لیے حضرت کی دعا کیجئے اس حدیث کی دوسری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اسی انداز میں مطہرات سے امتیں دن کی دھوکے رہا جبکہ حضرت حصہ سے
 ملائی کرتی تھیں حضرت عائشہ کو بتا دی تھی آپ نے غصے کی حالت میں ان
 سے فرمایا تھا کہ میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ

وَعَشْرُونَ فَكَانَ ذَٰلِكَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً
قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ يَدًا
فِي أَوَّلِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرَتْهُ لَمَّا خَرَّ نِسَاءُ
كَافَّةٍ نَقَلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ -

باب ۱۱۷ صَوْمُ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا
تَطَوُّعًا -

۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُسَبِّحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ بِلَعْلَهَا
شَاوِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ -

باب ۱۱۸ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهْجَرَةً فَرَأَتْ
مَرْجُوعًا -

۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ
امْرَأَتَهُ إِلَى بَيْتِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ
حَتَّى تَصْبِيحَ -

۱۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُوفٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ تَدَاوُدَ عَنْ مُرَّازٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهْجَرَةً فَرَأَتْ
زَوْجَهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ -

باب ۱۱۹ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ -

۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ
وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقْتُ مِنْ بَفَقَةٍ عَنْ
غَيْرِ امْرِئٍ فَإِنَّهُ يُؤْذِي إِلَيَّ سَطْرًا وَوَدَاكَ أَبُو الزِّنَادِ
أَيْكُنَا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْقَوْمِ -

نے عتاب فرمایا اور انہیں دن گزر گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف
لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ
تو ایک جیسے مکہ چارے پاس نہ ملے گی تم کھانہ کھتی۔ میں بار بار شکر کرتی آ رہی ہوں
کہ ابھی انیس دن گزرے ہیں۔ فرمایا۔ مہینہ انیس دن کا بھی نہیں ہے اور وہ ۲

بوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں
عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

بوی کا ناراض ہو کر رات بھر خاوند کے بستر سے الگ ہونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی
آدنی اپنی بوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے
انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے
رہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے
خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کر دے تو اس پر فرشتوں
کی لعنت ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

خاوند کی بغیر اجازت بوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے
خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی
کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر
وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرے گی تو اس کے ایک حصہ کی ذمہ
ہوگی۔ ابو الزناد، موسیٰ ان کے والد نے حضرت ابو ہریرہ سے روزے کے

→ جاک

١٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ النَّبِيِّ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ غَاسِقَةٌ مِنْ دُخَانٍ فَخَرَفَا
النَّاسَ كَيْفَ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ
النَّارِ قَدْ أُوسِدَ لَهُمُ الرِّيشُ وَكُنْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ
فَإِذَا غَاسِقَةٌ مِنْ دُخَانٍ فَخَرَفَا النَّاسَ -

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ میں اپنے طویل قیام کیا، حتیٰ کہ میری سونہ انگوٹھیں بھی جاتی ہے، پھر طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا۔ پھر سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور کافی دیر تک قیام کیا مگر پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع جتنا طویل نہ تھا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا۔

وَهُوَ دُونَ الزَّكْوِيمِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا
هَمْدًا وَنُقْيَامًا الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَكُوْنًا طَوِيلًا وَصَوْتًا
الزَّكْوِيمِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ جَعَلَ نَدَاءً نَصْرًا وَقَدْ جَعَلَتْ
الشَّمْسُ نَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ
لَا يَخْفَانِ بِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا بِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَرْبَهُ
فَادْكُودَا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَاتُكَ تَنَادَلَتْ
شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتُكَ تَكْفُلُكَ فَقَالَ
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَذْأُرِيَّتِ الْجَنَّةَ
فَتَنَادَلَتْ مِنْهَا عَتَقُودٌ أَوْ لَوْ أَخَذْتُهُ لَكُلْتُهُ مَا
بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَمَا آيَةُ النَّارِ فَلَمَّا أَمَرَ كَالْيَوْمِ مِنْظَرًا
فَلَمَّا رَأَيْتُ الْكُتْرَ أَهْلَهَا النِّسَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ يَكْفُرُ هُنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ يَا لَيْلَى قَالَ يَكْفُرْنَ الْخَيْرُ
وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى أَحَدٍ هَئِنِ الدَّهْرُ ثُمَّ
رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا نَظَرْتُ -

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ
أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ نَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ نَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
تَابِعَهُ أَكْثَرُ وَاسَلَّمَ بْنُ مَرْزُوقٍ -

يَا أَيُّهَا لَزِيْزُكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَتْ
أَبُو حَافِصٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ دِينَ النَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَمُّكَ اللَّهُ أَلَمْ أَخْبِرْكَ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ
الَّيْلَ تَلْتَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ هُمُ وَأَنْتَ فَعَمَلُ
وَلَعَمْرُكَ لَاحِدٌ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَتْ لَيْسَ عَلَيْكَ حَقٌّ
حَقًّا قَالَتْ لَزِيْزُكَ عَلَيْكَ حَقٌّ -

اور فارغ ہو گئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ
سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیوں ہیں۔
انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گھن نہیں لگتا۔ جب تم گھن

دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ
اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا
کہ آپ دست مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی
یا مجھے جنت دکھائی تھی تو میں نے انگوروں کے ایک کچے کو لینے کے
لیے ہاتھ بڑھائے تھے۔ اگر میں اسے لیتا تو رہتی دنیا تک
تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا اور آج جیسا
دردناک منظر پہلے باطل نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر
لوگوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کس جیسے؟
فرمایا ان کے کفر کے باعث۔ عرض کی کئی کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ
کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: وہ خاندن کی ناشکری اور احسان فرموشی کرتی ہیں
اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر مل کر رہو۔ پھر تم سے کوئی ذرا سنا
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا
کہ اس میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور جب میں جہنم پر مطلع ہوا تو دیکھا
کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح القرب اور مسلم بن ذریر
نے روایت کی ہے۔

بیوی کا خاوند پر حق ہے

حضرت ابو حنیفہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ

دن کو روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔

یا رسول اللہ! یہی بات ہے فرمایا۔ ایسا نہ کرو بلکہ ایک روزہ روزہ

رکھو اور دوسرے روزہ چھوڑ دو، قیام کرو اور سو یا سب کر رکھو

تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہارا کما آکھوں کا تم پر حق ہے اور

تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

مَعْرُوبَةٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ قَدْ أَكْرَمَنَا عِنْدَ ابْنِ
الْفُكَيْهِ نَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمَ
وَأَسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ عِنْدَ كُلِّ
امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلًا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِذَا
هَؤُلَاءِ مِنَ النَّاسِ جَاءَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ فَصَبَدَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غَرْفَتِهِ
نَسَلُوا فَلَمْ يَجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمُوا فَلَمْ يَجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ
سَلَّمُوا فَلَمْ يَجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَمَا خَلَّ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَ أَطَلَفْتُ نِسَاءً لَكَ نَقَالَ
لَا وَلَكِنْ أَلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَسَلَّمْتُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ
ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَاءٍ ۝

۱۸۸ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَ
قَوْلِهِمَا وَافِرٌ بَوَهِينٌ ضَرْبٌ غَيْرُ مُبَرَّجٍ -

۱۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدٌ كَتَمَ
امْرَأَتَهُ جِلْدًا الْعَبْدُ ثُمَّ يَجَاءُ بِهَا فِي إِخْبَرِ الْيَوْمِ -

۱۹۰ - بَابُ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ مَرْؤَهَا
فِي مَقْصِدَةٍ -

۱۹۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ الْحُسَيْنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ابْنَتَهَا فَتَمَحَّطَ
شَعْرُهَا إِسْرَافًا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَاكَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ مَرْءَهَا أَكْرَمَنِي أَنَّ
أَصِلَ فِي شَعْرِي مَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لَعِنَ الْمُتَوَصِّلَاتِ -
بَابُهَا وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
نَشْوَءًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ -

۱۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْرُوبٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ

صبح کو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات
درہی تجیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت بھی۔ پس
میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس
حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بالا خانے
پر چڑھنے لگے جس میں آپ جلوسہ افروز تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں
جواب نہ ملا۔ دوسری دفعہ سلام کیا لیکن جواب سے محروم رہے۔ تیسری دفعہ
سلام کیا لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ کیا آپ نے اپنی ازواج
مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں لیکن میں ان سے ایک
مہینہ جوار سون لگا۔ پس آپ اتیس دن جوار سے اور پھر اپنی ازواج
مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جاسکتی ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ انہیں صرف اتنا مار کر نشانہ نہ پڑیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی
بیوی کو لڑائی غلاموں کی طرح نہ پیسے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے
محبت کرنے بیٹھا جائے۔

بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی عورت
عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ سوئے اتفاق کہ لڑکی کے سر کے
بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کر کے عرض کرنے لگی کہ لڑکی کا خاوند
نہر سے کہتا ہے کہ اس کے بال بڑھاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو
یونکہ بال بڑھانے بڑھانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

اگر بیوی کو خاوند کی نافرمانی کا ڈر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر کوئی عورت
اپنے شوہر سے زیادہ زیادتی کا اندیشہ کرے (دوسرا نسخہ)

بَعْلُهَا تَشْوِشًا أَوْ عَرَضًا فَكَانَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ
عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَلْزِمُهَا فِرْيَدٌ طَلَقَهَا وَكَانَتْ رَجُلًا
لَيْزًا فَتَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تَطْلِقْنِي ثُمَّ تَرْجِعُ
لِيَرْفُقَ فَكَانَتْ فِي جِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى وَالْقِسْمَةِ فِي
فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصْلِحَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ -

باب الطَّلْءِ

۱۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سَمِعْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -

۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
جُوَيْرِيَةَ عَنْ قَالِثِ بْنِ أَبِي عَيْنٍ الرَّحْمَنِيِّ عَنْ ابْنِ
عَبْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالُوا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقَالُ أَوْ أُنْكَحُ لَتَعْمَلُونَ قَالُوا ثَلَاثًا مِنْ تَسْمِيَةِ
كَامِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَامِنَةٌ -

باب الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا ارْتَادَ سَفَلًا -

۱۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ بْنُ
أَيُّمَنَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ الْقَسِيمِ عَنْ مَالِكَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارْتَدَى الْأَنْثَى
بَيْنَ نِسَائِهِ تَكَرَّرَتِ الْقُرْعَةُ بَعْدَ الْفَرْقَةِ وَحَفْصَةُ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَاقِطًا
مَالِكَةَ يَحْكُمُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَكَيْنِ الْوَلَدَ

آیت ۱۲۸ کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس عورت کے بارے میں
ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ اسے رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے
طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے۔ اس وقت

وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں ابھی
دوسری عورت سے نکاح بھی کر لیں اور میں اپنا نان نفقہ نیز بارگاہ میں مشا
کتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تھان پر گناہ نہیں کہ آپس میں
حول کرنا۔"

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم غزل کیا
کرتے تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم غزل
کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم
غزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

ابن عمر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہتھ آئے (جنہیں کوڑی غلام بنایا گیا)
تو ہم غزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: تم ایسا کرتے ہو یا ہی
نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور
اگر ہے گی۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اپنی اہلیہ حاج سہرات کے درمیان قرعہ
ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ اور حضرت صفہ
کے نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک عمارت
تھی کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ مصروف
گفتگو رہتے۔ حضرت صفہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار

بَعِيرِي وَأَمَّا كَبُّ بَعِيرِكَ فَتُطْرَقُ بَيْنَ وَاقْتِرَافَيْهِ فَقَالَتْ بَلَى
فَرَكِبْتُ فَنَجَّاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمْعٍ
عَاشِيَةٍ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَكَّرَ عَلَيْهَا نَمْرًا حَتَّى تَزُولَا
وَأَقْبَقَتْهُ عَاشِيَةٌ فَلَمَّا نَزَلَا أَجْعَلْتُ وَجْهِيمَا بَيْنَ
الْأَذْخِرِ وَتَقْوَى يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرًا أَوْ حَيْمَةً
تَلْدَأُ غَيْرِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا

۱۹۳ - **بَابُ الْمَرْأَةِ تَهْبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا
لِفَضْلِهَا وَكَيْفَ يُقْسِمُ ذَلِكَ**

۱۹۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَاشِيَةُ أَنَّ سَكْرَةَ بَشَتْهَا شَرُّ مَعَةٍ
وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَاشِيَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْسِمُ بِمَا يَكُونُ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَكْرَةَ

۱۹۵ - **بَابُ الْعَدَالِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَكِنْ تَسْتَطِيعُوا
أَنْ تَعُدُّوا لَوَاقِحَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَصْحَابُهَا**

۱۹۶ - **بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبُكَرُ عَلَى الشَّيْبِ
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ وَنُوشِتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ الشَّيْبَةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبُكَرُ أَقَامَ
عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا**

۱۹۷ - **بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ عَلَى الْبُكَرِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ
عَنْ سَعْدِيَّانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْبَةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ عَلَى الشَّيْبِ
أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَفَقِيمٌ وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ عَلَى الْبُكَرِ
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَنُوشِتُ
لَقُلْتُ إِنَّ النَّسَاءَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَعْدِيَّانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ
قَالَ خَالِدٌ وَنُوشِتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

موجہاں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاؤں، آپ مجھے
درکھتی رہیں اور میں آپ کو درکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ
بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے جب اس پر حضرت حفصہ سوار تھیں، اپنے
انہیں ہم کیا اور پی پڑے۔ جب منزل پر آئے تو حضرت عائشہ نے حضور کو نہ پایا۔
جب حضرت عائشہ اس قرآنوں نے اپنے دونوں پر اذخیر گھاس میں ڈال دئے

ایک بوی کا اپنی باری سوکن کو دے دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے
باری سنت عائشہ کو دے دی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے
اس حضرت عائشہ اور حضرت سودہ دونوں کی باری کے روز تشریف لے جاتے تھے۔
بویوں کے درمیان انصاف کرنا۔

ارشاد ربانی ہے، تم سے یہ نہیں ہو سکے گا کہ عورتوں میں انصاف کر سکو۔
نیت کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابو قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں
چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوعہ ہے لیکن میں ہی کہتا ہوں کہ
سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات
دن رہے اور جب شیبہ (عمر پروردہ) سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن
کنواری کی موردگی میں نیت سے نکاح کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت یہ ہے کہ
جب کرنی آدمی نیت کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس
کے پاس سات روز رہے اور پھر باری عقود کرے لیکن جب کنواری
لڑکی موجودگی میں نیت سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے اور
پھر باریاں باندھ دے۔ ابو قتادہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ
سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً
روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبد الرزاق، سعدیان، ایوب نے خالد
سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں
کہ اس کا نفع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

۱۹۹۔ **بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِمْ فِي خُسْفٍ وَاحِدٍ**۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْرُكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ أَبِي شَلْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ وَلَا يَوْمَئِذٍ تَبِيحُ نِسْوَةٍ۔

۲۰۰۔ **بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ**۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَكَّتْ مِنَ الْعَهْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ذِكْرًا لَوْنٍ مِنْ خُدَّيْهِمَا فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَأَحْبَسَ أَكْثَرًا مِمَّا كَانَ يَحْتَسِبُ۔

۲۰۱۔ **بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يَمْرُقَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ**۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَكْرُوهِ الْبَيْتِ مَاذَا فِيهِ أَيْنَ الْكَافَّةُ أَيْنَ الْكَافَّةُ يَزِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَمَّا رَأْسُهَا فَيَكُونُ حَيْثُ شَاءَ كَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ مِنْهَا مَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَدَّ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدْرُسُ عَلَى فِيهِ فِي بَيْتِهَا فَقَبِضَهُ اللَّهُ فَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَعْوَى وَمُجَرِّئِي خَفَافٍ بِرَأْيَةِ رَيْتِي۔

۲۰۲۔ **بَابُ حَيْثُ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ**۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ خَنْبَرٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَتَابٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَنِيَّةُ لَا يَغْفَرُ ذَلِكَ هُنَا إِلَّا أَنْ يَحْبِسَهَا حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو ایک غسل سے اپنی مختلف بیویوں کے پاس جائے۔

قنادور نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی شو ازواج مطہرات تھیں۔

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس حضور کی ریختہ لی لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے۔

بہار اپنی باقی بیویوں کی اجازت ایک عورت کے پاس رہ سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں دیانت فرمایا کرتے تھے میں کس کے پاس رہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کا باری کے باعث آپ پر چھا کرتے تھے، لہذا آپ کا اندراج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں، چنانچہ آپ وفات تک حضرت عائشہ کے پاس عبودہ الزور رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ دن میری ہی باری کا تھا۔ آپ کو وفات میرے گھر میں ہوئی، اس وقت آپ میری گھر میں گئے اور بیٹھے رہے گئے ہوئے تھے اور خزانہ میرا اور آپ کا انساب و من بھی ملا دیا۔

خاندان کو کسی عورت سے زیادہ محبت ہونا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا اگر سے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھاؤ، اس کا من و حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آگیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت

وَسَلَّمَ رَأَيْهَا يَرِيدُهَا نَهْنَةً فَفَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَمُ -
بابُ الْمُتَشَبِّهِ بِمَا لَمْ يُنَلَّ وَمَا يَنْهَى

مِنْ افْتِخَارِ الصَّرَةِ -

۲۰۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
 زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَاطِلَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النَّثْنِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ
 حَدَّثَنِي نَاطِلَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّ لِي صَرَةً ذَهَبٌ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ شَبَعْتُ مِنْ زَيْجِي
 غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ائْتِ شَيْئًا لَمْ يُعْطَ كَلَامِي ثُمَّ دَعَا -

بابُ الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَشَرَّادْعِنِ الْغَيْرَةِ
 قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي
 لَغَيْرَتُهُ بِأَنْسِيفٍ غَيْرِ مُصْفِحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ جَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدُ لَوْ
 أَغْرَمْتَهُ وَأَمْلَأْتَهُ غَيْرَتِي -

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ
 عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْرَمَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ لِقَاءَ
 وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَكْرَمُ مِنَ اللَّهِ -

۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
 هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْرَمَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِي
 عَبْدًا أَوْ أَسَةً يَزِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
 لَفَضَحْتُمْ بِلَيْلَةٍ وَلَسَلِيكُمْ كَثِيرًا -

۲۰۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
 يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ أَسْمَاءَ
 أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغِي
 أَغْرَمَ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ

عائشہ سے تھے جب میں حضرت عمرؓ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو آپؐ تبسم فرمیں ہو گئے۔
 سو کن کا دل جھلانا اور غلط بیانی سے کام لینا

حضرت اسامہ بنیت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے سنہ دوم کی سند کے ساتھ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میرا ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اس سے زیادہ نال نفقہ بنا یا کہ دوں جو میرا خاںدہ مجھے دیتا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کتنا کر لی ہے یہ ایسا ہے جیسے کوئی مرد غریب کا لباس پہن لے۔

غیرت کا بیان -

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی گدی پر لوں تو لوہار سے اس کا کام تمام کر دوں رسول خداؐ نے فرمایا: لوگو! تمہیں سعد کی بات پر غیب آتا ہے حالانکہ میں ان سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کر لی ایک بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا ہو اسی لیے اس نے خبیہ حیاتی کے لباس کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کر لی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے است محو اتم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کو نہیں جیکہ وہ اپنے بندے اور بندگی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اسے است محو اگر تم وہ باتیں مانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم جانتے اور ضرور تم زیادہ رویا کرتے۔

عروہ بن زبیر نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

خَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ

أَبِي سُلَيْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُعَامِرُ وَيُفَرِّقُ اللَّهُ يَأْتِي الْمَوْتُ مِنْ

مَا حَرَّمَ اللَّهُ -

۲۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا

هَاشِمُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي سَامَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

نُذْرَةَ بْنِ الْبَرَاءِ وَمَالِهِ فِي الْأَرْضِ مِنْ قَالَ وَلَا مَمْلُوكٍ

وَلَا شَيْءٌ مِنْ خَيْرٍ نَافِعٍ وَلَا خَيْرٍ فَرَسٍ فَلَمَّا أَتَيْتُ لَرَسَةٍ

وَأَسْتَسْقِي الْمَاءَ فَخَرْتُ فَرَسِي فَأَخْبَنَ وَلَمَّا كُنْتُ أَحْمِلُ

أَخْبَرُوا أَنَّ مُحَمَّدًا جَاءَ رَأْسَ الْوَيْلِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ نِسْوَةً

وَسَدَّيْ وَلَمَّا أَتَيْتُ النَّوْءَ مِنْ أَرْضِ الرَّبِيعِ الْوَيْلِ أَنْطَلَعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مَتْنِي عَلَى

فُلَانِي لَمْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا

لَمَّا قَالَ إِنْ أَحْرَقْتُمْنِي خَلْفَةً نَأْتِيَتْكُمْ أَنْ أَسِيرَ

مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الرَّبِيعَ وَفَرَسَهُ وَكَانَ أَفْزَرُ

النَّاسِ فَعَدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدْ

أَسْتَحْيَيْتُ نَفْسِي فَجِئْتُ الرَّبِيعَ فَنَفَلْتُ لِقَابِي رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوْءَ وَمَعَهُ نَفَرٌ

مِنْ أَهْلَابِهِ فَأَنَاخَ وَذَكَبَ نَأْتِيَتْكُمْ مِنْهُ وَفَرَسَتْ

فِيكَ نَفَسًا وَاللَّهُ يَكْفِيكَ النَّوْءَ كَانَ أَشَدَّ مَلَى

مِنْ عَرَاكَ بِكَ مَعَهُ فَأَلْبَسْتُ حَتَّى أَمْسَلَ إِلَى الْوَيْلِ

بَعْدَ ذَلِكَ عَادَ تَكْفِيكَ رِيَاةَ الْفَرَسِ فَكَانَ شَأْنًا

أَفْتَقَى -

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ عَنْ حَبِيبٍ

عَنِ أَبِي نَسْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ

بَعْضِ نِسَائِهِمْ فَأَمْسَكَتُ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِمُصَفَاةٍ

فِيهَا لِحَافٌ فَفَارَّ رَجُلٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انور نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ غیبت فرمائے ہے اور اللہ تعالیٰ کا

غیبت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن اس فعل کا ترک نہ کرے جو اللہ نے

حرام فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ

عنها عن ان کے والد ماجد (ا) نے فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح

ہوا تو ان کے پاس جان لیوا مال، اونٹن کی غلام وغیرہ چیز تھیں،

میرے بانی کھینچے والے اونٹ اور ان کی ساری کے گھوڑے کے

پس ان کے گھوڑے کو میں چراتی، بانی پلاتی درول کی مرمت کرتی اور

ان کا ماہی تھی، البتہ میں ابھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری انصار کی

بسیار تعداد میں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ تشریف فرما ہیں

حقیر حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سرگشتیاں اٹھا کر لایا کرتی

تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحمت فرمائی تھی۔

ایک دفعہ راستے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لگے اور آپ

میرے ساتھ انصار کے چند افراد تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اللہ ہے

اپنے مجھے سوار کی چڑھانے کے لیے اونٹ سے اراغ اراغ کیا۔ میں مجھے

ان کے ساتھ چلتے سے خرم آن اور ادھر حضرت زبیر کی غیبت بھی یاد

آئی۔ یہ ذکر وہ جب غیبت کرتے تھے ان میں میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ میں خرم محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ

میں نے اپنے اور جب میں حضرت زبیر کے پاس آن تو میں نے کہا کہ

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، میرے سرگشتیاں تھیں

اور حضور کے ہمراہ آپ کے ہاتھ تھے آپ نے مجھے جھانے کے لیے اونٹ کی

چھٹی لکھ لیکن مجھے اس بات میں کیا آئی اور میں آپ کی غیبت کو بھی جانتی ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

انہی ایک دفعہ مسطرہ کے پاس تھے کہ اہمات المؤمنین میں سے

کسی دوسرے نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا پس نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم من مذہب مسطرہ کے گھر تشریف فرما تھے انور نے

انہی ایک دفعہ مسطرہ کے پاس تھے کہ اہمات المؤمنین میں سے

فِي بَيْتِهَا يَدُ الْخَادِمِ تَسْقُطُ الْقُحُفَةُ ثَا ثَلَاثُ نَجْمَةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى الْقُحُفَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَجْعَلُ فِيهَا الْقُحُفَ الْوَدَّيَّ لَأَن فِي الْقُحُفَةِ وَيَقُولُ فَأَمَرْتُ أُمَّكُمْ لَعَجَسَ الْخَادِمُ حَتَّى أَتَى بِقُحُفَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَنَمَ الْقُحُفَةَ الْقُحُفَةَ إِلَى النَّبِيِّ كَيْسَرَتْ مَحْفُفَتُهَا دَامَتْكَ الْمَكْسُورَةُ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَسَرَتْ -

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصُرْتُ قَعْرَ أَفْقَلْتُ لِسْتُ هَذَا أَقَالُوا لَعَمْرُكَ بَيْنَ الْخُطَّابِ فَأَذْذْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَسْتَقْبِلِي إِلَّا عَلِيٌّ بِغَيْرِ تَوَكُّفٍ قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخُطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَا أُنْتِ قَاتِلِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ ابْزُلْكَ أَغَاثُ -

۲۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالِ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ مَرَّ الرَّسُولُ فِي الْجَنَّةِ فَأَذْذْتُ إِسْدَاةً تَوَضَّأَ إِلَى جَانِبِي فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا الْعِمْرُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بَنِي عَمْرٍو هُوَ فِي الْجَلِيسِ لَعَنَ قَالَ أَوْ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَاثُ -

خادم کے ہاتھ پر کچھ دھرا جس سے دکانیہ کو کھڑے ہو گئی۔ پس پھر کرم صلی اللہ علیہ وسلم دکانیہ کے کھڑے ہو جانے اس کاٹے کو جمع کیا جو اس دکانیہ کا اور خرابا۔ ان نے غیرت کھائی ہے پھر آپ نے خادم کو ٹھہرایا، یہاں تک کہ جس زبردست مہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے یہ صحیح سالم رکالی منگو کر ان کے گھر واپس بھیج دیا کہ کالی باہر نہ لے جائے کہ ان کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑ دی تھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز نہ تھی مگر اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ میرے ہاں باپ آپ پر توہان کیا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو یا ہوا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے کبھی گشتے میں کوئی مرد و عورت نہ رہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا: یہ حضرت عمر کے لیے ہے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا ماس پر حضرت عمر درنے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر غیرت کر دیں گا۔

فت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ غراب اسی جلد کی حدیث ۲۱۰-۱۹۹-۱۹۸ اور ۱۹۱ میں بھی مذکور ہے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ متبعی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت میں ان کا مکان بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ان سے بڑی قوت پہنچی۔ کفر کی سرکوبی میں ان کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کی عظیم طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کا تاراجی خاک میں ڈال دیا تھا۔ اور کچے ہڈی و گریبے ان کے ملائے اور شہر فتح کرتے چلے گئے تھے۔ ان کے آخری دور میں سلطنت اسلامیہ ہی دنیا کی سپر پاور بن گئی تھی اور قیصر و کسریٰ کی بلا لادنی کا طلسم ٹوٹ چکا تھا۔ ان کا وجود مسلمانوں کے لیے ایک محکم قلعہ اور کافروں کے لیے پیغام اجل تھا۔ ان کی بعالت سے اہلسن بھی خوف کھاتا تھا۔ قرآن رسالت ہے کہ اسے عمر ابیطحان تبار سے سامنے سے بھی ڈرتا ہے۔ سبحان اللہ! خدا نے دو المہن ہمیں ہمیشہ سیدنا فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والوں میں رکھے آمین۔

۲۱۲ باب فیکرۃ النساء ووجدہن۔

۲۱۲ حدثنا عیسیٰ بن اسماعیل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم آتی لأؤکلم إذا كنت عتی راضیة وإذا كنت علی غضبی قالت فقلت من أنین تعرف ذلک فقال أما إذا كنت عتی راضیة فإلت لکولین لأؤمرت محمداً فإذا لکت غضبی قلب لوریت إبراہیم قالت قلت أجل والله یا رسول الله ما أجزأک منک۔

۲۱۳ حدثنی أحمد بن حنبل عن ابی مرجم حدثنا الثور عن هشام قال أخبرنی ابی عن عائشة أنها قالت لکولت علی أمیة لرسول الله صلى الله عليه وسلم کسنا عذرت علی عذیحة بکثرة ذکک رسول الله صلى الله علیه وسلم إناها دناکم علیها ذکک أذنی الی رسول الله صلى الله علیه وسلم أن یبشرها ببیت لکالی الجنة من قصب۔

۲۱۴ باب ذب الرجل عن ابنته فی الفکرۃ والنکاح۔

۲۱۴ حدثنا قتیبة حدثنا الیث عن ابی ارفی مکیة عن السور بن عفرمة قال سمعت رسول الله صلى الله علیه وسلم یقول وهو علی المنبر ان ابی حشام ابی النخعی اسأذ کو انی أن ینکحوا بنته عتی بنت ابی طالب فلا اذن لک ولا اذن لک ولا اذن لک ان یریک ابی طالب ان یطعن ابنتی ویتکم بکفک فاما ہی بفسقة وبتی یریک ابی ما اذ ابنا ویؤدی بیتی ما اذا طلقنا اذال۔

۲۱۵ باب یقول الزوجان ویکثر النساء قال أبو موسی عن النبی صلى الله علیه وسلم وکری

عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ میں بخوبی جان لیتی ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوتی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو ضرور یہی کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوتی کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ اس وقت میں کہتے ہیں کہ آپ کا نام ہی خیر شرفی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت عذیہ پر میں غیرت کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کثرت فرماتے، ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی فرمائی تھی کہ انہیں حضرت عذیہ کو جنت میں موتی کے مثل کی بشارت دے۔

خلاف غیرت و انصاف بات کا اچھی بیٹی سے رفع کرنا۔

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب کے نکاح میں دے دیں۔ میں نے اجازت نہیں دینا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا۔ اگر علی بن ابی طالب بھی یہی چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو نکاح میں دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ (حضرت فاطمہؓ) میرے جسم کا حصہ ہیں۔ بات اسے بڑی لگے وہ مجھے بھی بڑی لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت حضرت ابو موسیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آخر زمانہ میں ایک

مرد کے پیچھے چالیس عورتوں میں لگی ہوئی ہوں گی کہ اس کی پناہ لیں ایسا مرد
کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

تساوی سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم
سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر
سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیاست کی
نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اللہ جائے گا، مہابت پھیل
جائے گی۔ زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں
گے، عورتیں بڑھ جائیں گی، میان ملک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال
کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

آدم کس عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔

جبکہ شوم گھر موجود نہ ہو۔

حضرت فضیل بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہا عورت زنا محرم کے پاس جانے
سے پرہیز نہ کرو۔ انصار سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ!
دیوار کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دیوار تو
موت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی شخص کسی عورت کے
پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک شخص نے
کہا ہے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے
اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ فرمایا کہ غزوہ میں نہ جاؤ اللہ
اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار ایک
عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے
ساتھ علیحدگی میں باتیں کیں اور منہ دیا کہ خدا کی قسم، تم
«انصار» مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔

الرَّجُلُ الْوَاحِدُ تَبِعَهُ أَمْرًا بَعُونَ امْرَأَةً
يَلْدُنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ.

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّارٍ الْحَوْفِيُّ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ تَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ
بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ
الْبُهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرِبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ
الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِكُلِّ خَمْسِينَ
امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

بَابُ ۱۱ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا دُوَّ
مَحْرَمٍ وَالِدًا خَوْلًا عَلَى الْبُعْثَةِ.

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَأَيْتَ
الْحَبْرَ قَالَ الْحَبْرُ الْمَوْتُ.

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي
مَحْرَمٍ نَقَامٌ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا أَفِي أَخْرَجَتْ
حَاجَةً وَالتَّبَيُّتُ فِي عَذْرَةٍ كَذَا قَالَ أَرَجَعْتَ خُبْرَ
مَعَ امْرَأَتِكَ.

بَابُ ۱۲ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوا الرَّجُلُ
بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ.

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُنْذَرُ بْنُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هَشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ يَا اللَّهُ إِنَّ كُنَّ لَأَحَبَّ

انثا بن ابي -

باب ۲۱۳ ما یثمی من دخول المستبیین

یا انسہ علی المراءاة -

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ هَارُونَ بْنِ
مُحَمَّدٍ فَقَالَ لَمُحَمَّدٍ لَوْ رَأَى ابْنُ سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ كَهَاتَا لَأَكْفَ عَنَّا
أَدْلَكَ عَلَى ابْنَةِ عِيْلَانَ فَزَنَّا نَقِيلُ بِأَسْرَبِمْ وَ
تَدْبُرُ بِمَا نَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنَّا نَحْنُ هَذَا أَهْلُكُمْ

باب ۲۱۴ نَظَرُ الْمَرَأَةِ إِلَى الْحَبِيشِ وَغَيْرِهِمْ

مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ -

۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ
عِيْسَى بْنِ الْأَوْسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَتْ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ فِي
رَبْوَةِ آتَمَةٍ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبِيشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ
أَكُونُ لَنَا الَّذِي اسْتَأْمَرْنَا نَدْفَعُ الدَّرَجَاتِ بِرَبْوَةِ الْحَبِيشَةِ
الَّتِي تَحْرِيْقُهُ عَلَى اللَّهِ

باب ۲۲۱ خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ -

۲۲۱ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
عَنْ بَنِي مُسَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
خَرَجْتُ سَوْدَةَ بِنْتُ سَامِعَةَ لَيْلًا فَرَأَاهُمُ فَعَرَفَهَا
فَقَالَ إِنَّكَ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعْتِ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَعَدُوٍّ
هُوَ فِي خَجَرٍ فَيَتَعَشَّى فَإِنْ فِي بَيْدِهِ لَعَدُوٌّ فَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ فَرَفِعَ مِنْهُ وَهُوَ يَقُولُ كَذَا أَوْ ذُنْ لَكُنْ أَنْ
تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ -

باب ۲۲۲ اسْتِئْذَانُ الْمَرَأَةِ نَزْوِجَهَا فِي

عمارتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کو پاس نہ لانا منع ہے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرماتے اور گھر میں ایک خشت
میں موجود تھا۔ پس خشت نے حضرت ام سلمہ کے صحابی عبداللہ بن
ابوالمہدی سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو طائف پر قریب
کیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل
پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل پڑ جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے (عورتوں کے)

پاس نہ آیا کرے

عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جبکہ فتنہ کا اندیشہ

نہ ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپایا
اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یہاں
تک کہ دیکھتے دیکھتے میں خود خشک گئی۔ اب اندازہ کریجئے کہ
ایک کس طرح کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی
شائق بھی ہو۔

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت
سودہ بنت زمرہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا اور
کہا: اے حضرت سودہ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں لیکن یہاں جاتی ہیں۔
پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس
ات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما
رہے تھے اور ایک بڑی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ وہاں کا زول فرما
ہو گیا۔ جب وہی نازل ہو چکی تو آپ فرماتے گئے کہ تمہیں (عورتوں کو)
ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے غاوند سے اجازت حاصل کرنا

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ -

۲۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ امْرَأَةً أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْتَعِزُهَا -

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدَّخُولِ وَالنَّظَرِ

إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاحِ -

۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ مُحَمَّدٌ مِنَ الرِّضَاحَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَلَبِيتُ أَنْ أَدْبَرَ لِي فَحَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ مَعَكَ فَأَذِنَ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمَمْرَأَةَ وَلَمْ يَرْضَعْنِي الرَّجُلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَلَيْكَ فَلْيَلِمْ عَلَيْكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضَرَبَ عَلَيْنَا الْحِجَابَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْذَرُهُ مِنَ الرِّضَاحَةِ مَا يَحْذَرُهُ مِنَ الْوَلَادَةِ -

بَابُ لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَلْعَتَهَا لِيَرْجُحَهَا -

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَاسِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَلْعَتَهَا لِيَرْجُحَهَا كَأَنَّهُ

يَنْظُرُ إِلَيْهَا -

۲۲۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَمْثَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَلْعَتَهَا لِيَرْجُحَهَا كَأَنَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکا نہ جائے۔

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا سے اور محمد سے اندر آنے کی اجازت طلب کی پس میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں اجازت نہیں دے سکتی پس میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے چچا میں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں اس کی کار ہوئی۔ یہ رسول اللہ مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا مرنے تو نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس ان کے آنے میں کوئی مضائقہ نہیں، حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے چچا کا حکم نازل ہو جانے سے بعد کہ بات ہے نہ حضرت عائشہ یہ بھی فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی ہشتے طرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔

ابو اہل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

حقیقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کی آنکھوں

کے سامنے ہے۔

مرو کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی ایک بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی ایک لاکہ تھوڑی حیرانہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ اللہ اللہ کہہ دیجئے جس کو وہ کہنا قبول کئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیجئے تو ان کی قسم نہ تو مٹی اور حاجت پوری ہو رہے گی امید بہت بڑھ جاتی۔

سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے جبکہ طویل عرصہ موجودگی کے بعد آئے تاکہ گھر والوں پر رحمت لگائے اور عیب جوئی کا مہل نہ آئے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے رات کے وقت اپنے ابن دعیال کے پاس واپس آنے کو تائیں پہنچا کر رہتے تھے۔

قبیلہ تے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مقرر اپنے گھر سے دھرم و جوتو اپنے ابن دعیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

۲۲۶۔ بِأَيِّ تَوَلَّى الرَّجُلُ لَأَطْوَنَ الْبَيْتِ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَوْ كُنَّا نَنْظُرُ إِلَيْكَ بِرَأْيِ امْرَأَةٍ قُلْتُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامٌ يَقَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ تَلَّ إِنِ شَاءَ اللَّهُ فَلَئِمَ يَقُولُ وَيَقُولُ مَا طَانَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِذَا امْرَأَةٌ نَفَسَتْ إِنْسَانًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْنُثْ وَكَانَ أَرْضًا لِي بِحَاجَتِهِ۔

۲۲۷۔ بِأَيِّ لَدَيْطَرُ فِي أَهْلِهِ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّتَهُمَا أَوْ يَلْتَمِسَ عَشْرًا أَتَقِيمُ۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَلْجَأَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَعْقِلٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ الشَّوْحَبِيِّ أَنَّ سَلِيمَ بْنَ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

پارہ ۲۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اولاد کی خواہش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ کے اندر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحرا تھا جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رخسار اونٹ کو تیز دوڑانے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پیچھے سے آ کر مجھے مارا۔ جب میں نے سر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے فرمایا تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی کہ تمہاری خاطر ہے۔ فرمایا کہ گنوا ری لڑکی سے کی ہے یا تمہارے سے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ لڑکی سے کہیں عرض کرنا کہ میں نے تمہارے ساتھ جب ہم مدینہ منورہ کے سے کہیں لڑکی جو تم اس کے ساتھ کھینچے اور وہ تمہارے ساتھ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک جا پہنچے اور امداد اہل بیت میں دولے تھے تو فرمایا یہ خود اختصار کرو کہ رات ہو جائے یا دن کا وقت ہو جائے تاکہ پراگندہ بالوں والی بچہوں میں گھس کر کے اور غلامی کی موجودگی کے باعث اس نے ناپاک بال دور نہیں کیے وہ دور کر کے چشمہ دہائی نے کہا کہ اس حدیث میں مجھے ایک شخص نے بتایا کہ حضرت فرمایا: اے جابر اللہ کی خواہش حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس آئے لگو تو زرا غصہ جایا کرو تاکہ تمہاری غیر حاضری کے باعث وہ پاکی کر لیں اور ہر گز نہ بالوں کو سنوار لیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اولاد کی خواہش کرنا چاہیے اولاد کی خواہش کے متعلق عبید اللہ و سہب حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عورتوں کا بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيِّمٍ ابْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا لَعَجَلْتُ عَلَى الْبَعِيرِ تَطْلُوَنَ لِقَوَائِي ذَلِكَ مِنْ خَلْقِي فَأَنْتَفَتْنَا إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ فِي نَفْسِي عَهْدًا بِعُزْرِي قَالَ فَبَكَرْنَا نَدَوَجْتُ أَمْ يَبْتَاقُ بَلْ يَبْتَاقُ قَالَ فَبَلَ جَارِيَةً تَلَاوَجْتُهَا وَتَلَاوَجْتُهَا فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْ هَلُوَ لَحْتِي تَمَلُّوْا لَيْلًا أَوْ عَشَاءً تَكُنِي تَسْتَشِطُ الشَّعْبَةَ وَتَسْجُدُ الْمُغِيبَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثَّقَلَانِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْوَحْدَانِ الْكَلْبَانِ الْكَلْبَانِ يَا جَابِرُ بَرِّعْنِي الْوَلَدِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّمٍ ابْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَنِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْجُدَ الْمُغِيبَةَ وَتَسْتَشِطَ الشَّعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ يَا كَلْبُ الْكَلْبَانِ تَابَعَهُ مَيْمَنُ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَلْبَانِ

بَابُ تَسْجُدِ الْمُغِيبَةِ وَتَسْتَشِطِ

۲۳۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا

انہیں آپ نے نفیست فرمائی۔ آخرت یار و لائی اور خیرات کرنے کا حکم دیا پس میں نے انہیں دیکھا کہ چلتے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بٹھا رہے تھے اور حضرت بلال کے سپرد کہ رہی تھیں پھر

آپ اور حضرت بلالؓ کھانا نہ اقدس پراگئے اپنے ساتھی سے شبِ نفاق گزارنے کے متعلق پوچھنا اور غصے میں اپنی بیٹی کو مارنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابو بکر کو بھی یہ غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کمر پر مار رہے تھے لیکن میں نے فوراً حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے

کتاب الطلاق

اللہ کے نام سے شروع جو اس پرانے نبی کی عبادت و عبادت کے واسطے

طلاق کی حدت

اسے نبی یا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی حدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور حدت کا شمار رکھو (سورۃ الطلاق آیت پہلی) اختیلا ہم نے یاد رکھا ہم نے شمار کیا طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کہ ایسے طلاق دے جس میں جملہ مذکورہ امور و مقررہ کر کے جائیں۔ واقعہ ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حاملہ تھیں پس اس بارے میں حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے روک رکھو اور جو روکے کہ حکم دو تا کہ تمہاری بیوی یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہو روک لو اور چاہے طلاق دے دو لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے پس یہی وہ حدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے

عَطَبٌ وَلَمْ يَدْعُ كَرَادًا فَلَا أَقَامَةَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَاقَةِ فَوَافَقَهُنَّ يَهُودِيْنَ إِلَى إِذَا زَهْنَهُنَّ وَحَلَوْنَ يَدَهُنَّ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هَوْبُ بِلَالٍ إِلَى بَيْتِهِ ط

يَا أَيُّهَا قَوْلَ الرَّجُلِ لِمَا جِئَهُ هَلْ أَسْرَسْتُكَ الْبَيْتُ وَطَعَنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعُتَابِ -

۲۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكَةَ قَالَتْ مَا تَبَنَّى أَبُوبَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِذْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي -

کتاب الطلاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصِنَاكَ وَحَفِظْنَاكَ وَعَدَدُ نَكَاحٍ وَطَلَقٍ اِسْتِثْنَاءُ أَنْ يُطْلَقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَ يُشْهَدُ شَاهِدَانِ -

۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرَّ بِنِ الْعُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَمَّا جُمِعَ لَهَا تَمَّ لِمِسِّهَا حَتَّى تَطْهَرَتْ ثُمَّ تَحِضُّ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْرَأَتُكَ بَعْدَ ذَلِكَ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ نِكَاحُ الْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ تُطْلَقَ بِهَا النِّسَاءُ -

بَابُ إِذَا طَلَّقَ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِدِرْهَمٍ
الطَّلَاقِ

٢٣٩ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ ابْنِ بَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ
عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَرَجَعِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ بِلَيْتِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعَهَا قُلْتُ نَحْشَبُ؟ قَالَ فَعُهُ
وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
مَنْ لِيُرَاجِعَهَا قُلْتُ نَحْشَبُ قَالَ أَمَّا آيَةُ ابْنِ عَجْزٍ
وَأَسْتَحْشِقُ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ حُسَيْبٌ عَلَى سَطْرِي:

بِأَنَّهُ مِّنْ طَلْقٍ، وَكُلُّ يَوْجَةٍ تَحُلُّ
أَمْرًا بِالنَّكَلِ.

٢٣٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
الْأَزْدِيُّ قَالَ قَالَ سَأَلْتُ الزَّهْرِيَّ أَيُّ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَادَتْ مِنْهُ ؟ قَالَ الْخَبَرِيُّ
عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْحُبَابِ
لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ
لَهَا لَقَدْ مَزِيتُ بِعَظِيمٍ الْحَقِّي بِأَهْلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
رَأَى أَحْمَدَ بْنَ إِبْنِ مَسِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزَّهْرِيِّ
أَنَّ مَرْثَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ -

٢٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مُسَيْبٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ هِزْرِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى أَطْلَقْنَا إِلَى حَاكِمٍ يُقَالُ لَهُ السُّوْطُ حَتَّى أَتَيْنَا
إِلَى حَاكِمَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَكَذَلِكَ قَالَ يَا جُنُودِي
فَأَنزَلْتُ فِي بَيْتٍ فِي بَيْتٍ أَتَمَمْتُ إِلَيْكُمْ التَّعْطَانِ

انگریزوں والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا وہ طلاق شمار ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے سہو کو طلاق دے دی جبکہ انہیں معنی آ رہا تھا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ اس سے رجوع کرے میں حضرت عمرؓ نے عرض کی، کیا وہ طلاق خیار ہوگی یا نہ فرمایا کہ خاموش رہو۔ پس ہی خبر پڑنے پر حضرت ابن عمرؓ سے ودایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اب اسے روک لو، پھر اسے رجوع کرنے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا وہ طلاق خیار ہوگی یا نہ فرمایا: اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آجائے یا احمق ہی جائے سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: کہ تم میری ایک طلاق خیار نہ کرنا۔

یہی اخلاق کے وقت مرد کو بیوی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے

انسانی گویائی ہے کہ میں نے نہری سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی بیماری نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جون کدینی کے پاس گئے اور اس کے نزدیک بدمعے کو اس نے کھا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم نے بہت بُری بات کی پناہ لی ہے لہذا آپ اپنے مگر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

حضرت ابوالفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک بار شاہین پہنچے جس کو کہ شہر دیکھا جاتا تھا حتیٰ کہ ہم دو دریاؤں کے پاس جا کر ٹھہر گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہیں پہنچے رہنا اور آپ داخل ہونے۔ وہاں جو بندہ لال گئی۔ پس آپ ایک کھجور کے ٹھوسے سے جو اس بندہ کے پاس تھی کھجور کا ٹھوسا۔ اور اس کے ساتھ اس کا کیا بھی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس داخل

بِهِ شَرَّاجِيلٍ وَمَعَهَا دَائِمَتُهَا حَاضِرَةٌ لَهَا، فَلَمَّا وَخَلَّ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبْنِي نَفْسِي فِي
ثَالِثٍ وَهَلْ نَهَبْتُ أُنَيْكَةَ نَفْسَهَا بِشَرْقَةٍ؟ قَالَ
نَأْهُوِي بِيَدِهِمْ يَتَعَمَّ يَدَهُ عَلَيْهِمَا لِيُكْنَنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ فَقَدْ عَذَّبْتُ بِعَذَابٍ لَمْ تُخْذَرْ مِنْهُ عَلَيْكَ فَقَالَ
يَا أَبَا أُسَيْدٍ أَلَسْتَ أَمْرًا زَيْتِيْنِ دَا لِعِيْنَهَا يَا هَلِيْلَا - وَ
قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَنْبُوحٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيهِ وَابْنِ أُسَيْدٍ قَالَا اشْرَوْكُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيْفَةَ بَيْنَ شَرَّاجِيلٍ فَلَمَّا أُوْخِلَتْ
عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهُ كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ
أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجْبِرَهَا وَيُلْسِقَهَا فَوَيْلٌ لِمَنْ رَايَتَيْنِ -
۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَاهِيْمَ
بْنُ أَبِي الْوَلَدِ بِرَحْمَتِهِ شَا عِدَا الرَّحْمَنِ عَنْ حُزْزَةَ عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْ مَنبُوحِ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا -

۲۴۰ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْزَابٍ حَدَّثَنَا هَكَّامُ بْنُ
يَعْقُبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غِلَافٍ يُونُسُ بْنُ جَبْرِ قَالَ ثَلَاثٌ
لِلرَّجُلِ مَسْرُوعَاتٌ طَلْقُ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ
تَعْرِفُ ابْنُ عَمْرٍو؟ ابْنُ عَمْرٍو طَلْقُ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ
لَهُ نَأْمُرُكَ أَنْ تُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَلَّقْتَكَ فَأَمْرًا أَنْ
يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا ثَلَاثَ فَرَسَاتٍ عِدَّةَ ذَلِكَ طَلَقًا
قَالَ أَمَّا ابْنُ عَجْرٍ وَاسْتَحَقَّ -

بَابُ هَذَا مِنْ أَجْلِ طَلْقِ الشَّاذِلِ لِقَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى - اُنْطَلَقِي مَرَّتَانِ فَإِنْ مَسَاكَ فَمَعْرُوفٌ
أَوْ كَسْرٌ يَحْمِي بِهَا حُسَانٌ - وَقَالَ ابْنُ الزَّيْنَرِيِّ فِي مَعْزُومٍ
طَلَّقَ لَأَمْرِي أَنْ تَرِيكَ مَبْتُومَةً وَقَالَ الشَّعْبِيُّ
تَرِيكَهُ وَقَالَ ابْنُ شَيْبَرَةَ تَزْوِجُ إِذَا انْقَضَتْ
الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَّا ابْنُ مَاتٍ الرَّدِّيُّ
الْأَخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ -

مہر کے تو فسر لیا۔ اپنے آپ کو میرے سر پر ڈکرو۔ کہنے لگی کہ کہیں
ملکہ میں اپنے آپ کو کسی بار بار کے سر پر ڈکھ سکتی ہے۔ مادی کا بیان ہے
کہ آپ نے اپنا دست مبارک بٹھایا تاکہ اس کے سر پر ملے کر تسکین
دیں لیکن اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ
نے فرمایا۔ تم نے اس کی پناہ لی ہے۔ جس کی پناہ لی جاتی ہے پھر آپ
جاسے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا۔ اے ابواسید! اسکو لانا
کپڑے کے دو جوڑے دے کہ اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ روایت
روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابواسید فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسید بن حرام سے نکاح کیا لیکن جب
اس کے پاس گئے اور اس کی جائیداد بٹھائی تو اس نے اسے ناپسند کیا۔ پس آپ
نے ابواسید کو حکم دیا کہ اسے سامان اور مادی کپڑے کے دو جوڑے دے دو۔
عبداللہ بن محمد، ابواسیم بن ابودریس، عبدالرحمن، حمزہ، ان کے والد ماجد
عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

یونس بن یزید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ایک شخص نے
اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حاملہ تھی انہوں نے فرمایا۔ کیا تم ابن عمر
کو جانتے ہو انہوں نے جیغ کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی
تھی، تو حضرت عمر اس پر بی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے رجوع کر لینے کا
حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر طلاق دیا ہو تو اس وقت
اسے طلاق دو۔ اس شخص نے کہا کہ کیا وہ دی ہوئی طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا
اگر تم دیکھو کہ کوئی عاقل ایسا ہے یا احمق ہو گیا ہے۔

جس نے یمن طلاق کو جائز بتایا

ارشاد ربانی ہے۔ طلاق دو طرح کی ہے۔ پس اچھی طرح روک لینا ہے یا
نیکی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ ابن عمر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات
میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی
اور شیخ کا قول ہے کہ وراثت پائے گی ابن عمر نے ان سے پوچھا کہ حدیث
محرر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے یا انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو
انہوں نے کہا کہ وہ راجع نہیں ہو سکتا کیونکہ اس شخص نے اپنے قول سے رجوع کر لیا

إِنْ رَفَعَهُ مَلَائِكِي بَيْتَ طَلْقِي فَإِنِّي نَحْكُمُكَ بِمَا
عَبَدَ الرَّحْمَنُ بْنُ الرَّبِّ بِيْرِ الْفَرْطِي وَرَأَيْتُ مَعَهُ
مِثْلَ الْمَدْبُورَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تَرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعَنِي إِلَى رِفَاعَةٍ
وَأَحْشَى يَدِي دُونَ مِثْلِكَ وَتَدُونِي مِثْلَتَهُ -

۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلْعَلَّ يَدَاؤِلَ؟ قَالَ لَا أَحْشَى يَدِي دُونَ
مِثْلَتِهِمَا كَمَا ذَاكَ الْأَذَل -

**بَابُ مَنْ خَيْرُ نِسَاءٍ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
قُلْ لَا مَرَدَ عَلَيْكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
وَمَرِئَتُهَا نَتَعَالَى إِنْ أَمْتَعْتُمْ وَأَسْرَحْتُمْ سَرَاحًا
جَبِيلًا -**

۲۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَسَدُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيْرُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخُيِّرْنَا اللَّهُ وَمَرْوَلُهُ لِلَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا -
۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يُحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ الْخَيْرِ
فَقَالَتْ: خَيْرُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْكَانَ
طَلَاؤًا قَالَ مَرْوَانُ لَا أَبَا فِي الْخَيْرِ نَهَا وَاحِدًا
أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي -

**بَابُ الْإِلَاقِ إِذَا قَالَ فَا مَرَّتُكَ أَوْ سَرَحْتُكَ
أَوْ التَّحْلِيَةَ أَوْ الْبَرِّيَّةَ أَوْ مَا عَنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى
نَدْبِهِ - قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرَحُوهُنَّ سَرَاحًا
جَبِيلًا وَقَالَ فَا سَرَحْتُمْ سَرَاحًا جَبِيلًا وَقَالَ
فَا مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي بِإِحْسَانٍ وَقَالَ**

ہے جب کہ میں اس کے پاس پھرنے کی طرف ہوں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ شاید تم رفاہ کے پاس مہانا چاہتی ہو؟ یہ اس
وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ
ذائقہ نہ چکھو۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو عین طلاق دے دی تو اس عورت نے دوسرے
شخص سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ عورت اب پیسے خاوند
کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ وہ سزا خاوند اس کا
ذائقہ نہ چکھ لے۔

بیویوں کو اختیار دینا

ارشاد ربانی ہے۔ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور
اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ میں تمہیں مال دے دوں اور اچھے
طریقے سے رخصت کر دوں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عین اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ والہ
اس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے باعث ہم پر کوئی طلاق
نہ پڑی۔

مروان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے اختیار دینے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عین اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی
مروان کا قول ہے کہ اس میں میرے لئے کیا نفع ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک
دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ چکھ دوں۔

طلاق کے الفاظ

جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے جدا ہو گیا۔ میں نے تجھے رخصت کیا تو اب
غالی ہے۔ اگر لگتے یا ایسا لفظ جس سے طلاق مراد لی جائے تو اس کا انکار مرد کی
نیت پر ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔ اور اگر میں اچھے طریقے سے جدا کر دوں (الاحزاب)
اور میں جدا کر دوں اچھے طریقے سے (الاحزاب) اور اس میں دستور کے مطابق

أَوْ قَوْلُهُنَّ بَعْعٌ وَفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ كَلِمَتِي
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمْتُ أَنَّ أَبُو قِي لَحْد
يَحْفُو نَا يَا مُرَاتِي بِفِرَاقِهِ -

بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتَ عَلَى حَذَمٍ
وَقَالَ الْحَسَنُ نَبِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ
ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمَتْ عَلَيْهِ فُسُوْهُهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ
وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يَحْرِمُ الطَّعَامَ لِوَلْتِهِ
لَوْ قَالَ يَطْعَامُ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيَقَالُ لِلْمُطَلَّاقَةِ حَرَامٌ
وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ حَتَّى تَنْكِحَ
مَرًا ثَلَاثِينَ وَقَالَ الثَّانِي عَنْ تَابِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ
إِذَا تَزَوَّجَ مِمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرْأَةً
أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي
بَيْتِهَا أَنْ تَطْلُقَهَا ثَلَاثًا حَرَمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ
مَرًا ثَلَاثِينَ -

۴۷۶ - حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ حَدَّثَنَا
جَمَاعٌ مِنْ مَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ
مَرْحَلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَتَزَوَّجَتْ مَرًا ثَلَاثِينَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا
مَعَهُ وَشَلَّ الْهَكَاتِيَّةَ فَلَمْ يَعْمَلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ فَمَدَّ لَهُ
يَكْبُكَ أَنْ طَلَّقَهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَاكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مَرَّ بِي طَلَّقْتِي فَإِنِّي تَزَوَّجْتُ مَرًا ثَلَاثِينَ
ثَلَاثِينَ فِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا وَشَلَّ الْهَكَاتِيَّةَ فَلَمْ يَقْرَأَنِي
إِلَّا هَكَاتِيَّةً وَاحِدَةً فَلَمْ يَعْمَلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ وَنَاجَلَ ابْنَ زُرَيْجٍ
الْأَوَّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لِي
لِذَلِكَ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوِّي الْآخِرَ فَيَسْلُكَ وَتَذُوِّي
مِنْهُ لَتَةً -

بَابُ لِمَ تَحْرَمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ -
۴۷۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الزَّيْعَ
ابْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاذِيَّةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى
بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

کتابہ یا کسی کے ساتھ دفعہ کر کے (بہنو یا انہوں) پہنچے سے
طلاق کر دیا (طلاق) اور طلاق کا بیان ہے کہ کسی کریم علیہ السلام
مید و سلم جانتے تھے کہ حضرت عائشہ کے وہاں سے حضرت جابر علیہ السلام کی اجازت نہیں دیں گے
حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا

جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ ایمان سے کہی کا قول ہے کہ اس کا
انکسار اس کی نیت ہے۔ دیگر ابن علم حضرات کا قول ہے کہ جب مرد نے اپنی
علاقہ میں رہے وہیں تو عورت اس پر حرام ہوگی اور اسے طلاق و جدائی سے
حرام ہوتا ہے۔ اور یہ کہانے کو حرام کر لینے کی طرح کی بات نہیں ہے بلکہ
حلال کہانے کو حرام نہیں کہا جاتا بلکہ مطلقہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اس مرد
پر حرام ہے اور کہا گیا کہ ہمیں طلاق دینے کے بعد وہ اس مرد کی طلاق نہیں دیتا
یہاں تک کہ وہ مرد سے طلاق نہ کرے۔ بیشک اس سے تلافی ہے کہ
جب حضرت ابن عمر سے تین طلاق کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس کے لئے ایک
دو دفعہ طلاق دینا ہوتی ہے کہ کسی کریم علیہ السلام میں طلاق دینے کے لئے اس کا حکم جاتا تھا
انہوں نے تین طلاقوں میں سے دو دفعہ حرام ہو گئی جب تک کہ وہ مرد سے طلاق نہ کرے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے
اپنی عورت کو طلاق دے دی پس اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا لیکن اس
نے اپنی طلاق دے دی کہ اس کے پاس صرف ایک ہی تھا۔ لہذا جو چیز وہ چاہتا
تھی وہ اسے حاصل ہو گئی، اس لئے چند دنوں کے بعد اسے طلاق دے
دی۔ پس وہی کریم علیہ السلام میں طلاق دینے کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار
۱۔ یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں نے دوسرا
نکاح کر لیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس چند ہی تھا۔ وہ
صرف ایک دفعہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کوئی لطف نہ اٹھا سکا پس کیا
میں اپنے پہلے غم کے لئے لالہ ہو گئی ہوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گے
جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذوق نہ کر لو۔

حلال کو حرام کیوں کہتے ہو
سید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کھانے کے لئے بلوائے کہ جب کوئی شخص
اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے لئے حرام ہے تو اس کا یہ کہنا فضول ہے

عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا احْتَرَمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُمُورٌ خَيْرٌ

۲۲۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُكُّهُ عِنْدَ مَرْثَبِ ابْنَةِ جَهْشٍ يُكْرَهُ عِنْدَ هَاشِمٍ فَتَوَارَعَتِ ابْنَةُ جَهْشٍ أَنْ أَتَيْنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَلَّ إِلَى أَحَدٍ مِنْكَ سَمِعَ مَخَافَتَهُ أَكَلْتُ مَخَافَتَهُ فَدَخَلَ عَلَى أَحَدِهَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَدَبُلُ شَرِبْتُ سَلَا عِنْدَ مَرْثَبِ ابْنَةِ جَهْشٍ وَلَيْنَ أُتُوْهُ لَهْ فَذَرَلْتُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى أَنْ تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ بِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا اسْرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَمْرٍ وَاجِبٍ يَقُولُ بِهِ بَلْ شَرِبْتُ سَلَا

۲۲۹- حَدَّثَنَا زُرَّادُ بْنُ أَبِي السُّفْرَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ سُبَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ الْغُسْلُ وَالْحُلُو إِذَا كَانَ إِذَا الْغُسْلُ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ أَحَدِاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَمْرِو فَاحْتَبَسَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يُحْتَبِسُ فَمَرَّتْ سَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ لِي أَهْدَتْ لِي أَمْرًا وَمَنْ تَوَمَّاهُ عَلَيَّ مِنْ عَمَلٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ لَمْرَبَّةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَا لَنْ لَهُ نَقَلْتُ لِسُودَةَ بِنْتُ سَامِعَةَ إِنَّهُ سَيَدُّ نَوْمِيكَ فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَقُولِي أَكَلْتُ مَخَافَتَهُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا تَقُولِي لَهُ مَا هَذَا الرَّيِّعُ النَّبِيُّ أَحَدًا مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَمِعْتُ حَفْصَةَ شَرِبْتُ عَمَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلَةُ الْعَرْفُطِ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقُولِي أَنْتَ يَا مَعْشَرَ ذَاكَ قَالَتْ لَقَوْلٍ سَوِيَّةٍ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَ عَلَى الْبَابِ

اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہدہ پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لائیں۔ تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے متاثر نہ کھانے کی بد آتی ہے پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو اُس نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا: میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہدہ پیا ہے۔ جواب بھی نہیں دیں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے نبی! تم اسے حرام کیوں کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے۔ اور تم و لو ان الفلک طرف رہا کہ وہ بھلائی اور حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور اُمّ سلمہ بانی۔ اور جب میں نے اپنی بعض بیویوں سے سرگوشی فرمائی میں سرگوشی فرمائی اور اشارے کریں نے تو شہدہ پیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہدہ پیا میں سرگوشی فرماتے تھے۔ جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی اندراجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک بھی جے جاتے۔ ایک دفعہ آپ حفصہ بنت عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ اُن کے پاس ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیبت آئی اللہ جب میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری قوم کی نکلاں عورت نے شہدہ پیا ایک کچی بطور بدیہ بھی تھی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس میں سے شہدہ پیا تھا پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں تو ضرور کوئی چیز کر دوں گی میں نے سورہ بخت نہ دے کہ اگر تشریف حضور آپ کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ کے نزدیک آئیں تو کہنا کہ آپ نے متاخر کیا ہے چنانچہ حضور انکار فرمایا میں نے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیوں آ رہی ہے، حضور فرمایا میں نے کہیں نے حفصہ کے پاس سے شہدہ پیا نہ پیا ہے۔ اُس وقت کہنا کہ شاید کبھی نے غرض کا رس جو سامہولہ جہش بھی ایسا ہی کیوں گی اور اے حفصہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سورہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے متاخر کیا ہے فرمایا: نہیں۔ عرض کی تو میری برکتیں بہ جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے آ رہی ہے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْلَا إِحْدَانَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَوْلًا لَا يَجُوزُ مِنْ إِتْدَارِ الْمُؤَسَّسِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَا عَلَى نَفْسِهِ أَيْ جُنُونٍ وَقَالَ عَلَى بَقَرٍ حَمْرَةٍ كَمَا مَرَّ شَارِبِي فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْرَةً فَإِذَا حَمْرَةٌ قَدْ تَبَسَلَتْ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ لَمْ قَالَ حَمْرَةٌ هَلْ أَنْتُمْ الْإِعْيِدُ لِأَيٍّ نَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ تَبَسَلَتْ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُمَانُ لَيْسَ بِالْجُنُونِ وَلَا بِالشُّكْرَانِ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ الشُّكْرَانِ وَالْمُسْكِرِ لَيْسَ بِجَائِزٍ فَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُؤَسَّسِينَ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا هَذَا ابْنُ طَلَاقٍ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَقَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ فَلَهَا بَيْتٌ مِنْهُ فَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ نِسْنٌ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ لَمَّا دُلُّوا فَأَمْرًا قِي طَالِسٌ ثَلَاثًا يُسَلُّ عَمَّا قَالَ وَعَقْدًا عَلَيْهِ ثَلَاثَةً حِينَ خَلَفَ بَيْنَ الْبَيْنِ فَإِنْ سَتَى أَجَلًا أَمْرًا دُلُّوا وَعَقْدًا عَلَيْهِ ثَلَاثَةً حِينَ خَلَفَ جَعَلَ ذَالِكُ قِي دِينَهِ وَأَمَّا نَحْنُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ إِنْ قَالَ لَهَا حَتَّى لِي فَمِنْ بَيْتِهِ وَطَلَاقٌ حَتَّى يَجُوزَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ ثَلَاثَةٌ إِذَا قَالَ إِذَا خَلَفْتُ فَإِنَّ طَالِسَ ثَلَاثًا يَفْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ اسْتَبَانَ حَمَلَهَا فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقُّ بِأَهْلِكَ نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْطَلَقَ عَنْ وَطَنٍ وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدُ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ يَا امْرَأَتِي نَيْتُهُ وَإِنْ تَلَوِي طَلَاقًا فَهُوَ مَا تُلَوِي وَقَالَ عُمَرُ لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رَفَعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَدْرَأَ وَمَنِ النَّاسِ حَتَّى

ملاوت کی لاؤا اخذنا ان نسينا او خطانا اور بے عقل کا اقرار کرنا جائز نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے ہی ایک انکار کرنے والے سے فرمایا تھا کہ کیا تم یا کل ہو گئے ہو؟ حضرت علی نے ہی حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ حضرت حمزہؓ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پہلو حیر دیے ہیں تو حضرت حمزہؓ کو ملاوت کرنے کے لئے حضور شریفؐ لے گئے۔ دیکھا تو نقشے میں اُن کی آنکھیں سرخ تھیں اور حضرت حمزہؓ نے انہیں دیکھ کر کہا اب تم میرے باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جان لیا کہ یہ نقشے میں چور ہیں لہذا آپ واپس تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے عثمان کا قول ہے کہ دیوانے لہ اور نشہ والے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ میری آنکھوں کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ طلاق دینے کے تو اسکی شرط ہے۔ نافع کا قول ہے کہ جس نے اپنی سوری کو طلاق بائن دی گھر سے نکل جائے اس پر بائن نے فرمایا کہ اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور نہ نکلی تو کچھ بھی نہیں رہے گی اس شخص کے بارے میں قول ہے کہ کہے کہ اگر میں طلاق کام نہ کروں تو میری پڑھیں طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا کہ اسکی دل مراد کیا تھی جبکہ اُس نے یہ قسم کھائی اگر وہ کسی مدت کا اظہار کرے کہ قسم کھاتے وقت میری دل مراد تھی تو اس کے دین اور امانت پر ہر وہ کہہ جائے گا۔ ابواسمیر کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے میری ضرورت نہیں ہے تب میں نیت دیکھی جائے گی اور ہر قوم کی حد اپنی زبان میں ہوتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاملہ ہو تو کچھ پڑھیں طلاقیں۔ تو ہر قسم میں اس کے ساتھ جملہ کرے اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے جدا ہو جائے گی جن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں دی جاتی ہے اور رضائے اپنی کیے آزار دہانے میری کا قول ہے۔ جب کوئی کہے کہ میری سوری نہیں تو نیت دیکھی جائے گی اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق پڑ جائے گی حضرت علی کا قول ہے کہ معلوم ہونا چاہیے اقدست کا قلم میں اڑھویں سے اضافہ ایک ہے دیوانہ جب تک اسے افاقہ نہ ہو جائے کچھ عیب تک ہو سکتا

يُسْتَبْرَأُ وَقَالَ عَنِّي ذَكَرَ الطَّلَاقَ جَائِزًا لِأَطْلَاقِ
الْمَعْنَى

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حُشَيْنٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نُرْمَانَةَ بِنْتِ أَوْقَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ
تَجَازِمْ مِنْ أَمَتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ
أَوْ تَكَلِّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ

بِشَيْءٍ
۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَبْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ عَنْ يَحْيَى

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو كَسْبَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ أَسَدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ قَدِمَ فِي بَلَدٍ مِنْ بَلَدَاتِ نَجْدٍ
لِشَيْءٍ لَدَى أَهْلِهَا مِنْ شَيْءٍ عَلَى نَفْسِهِ أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ
فَلَمَّا قَالَ هَلْ يَكُونُ هَلْ أَحْصَيْتَ؟ قَالَ
نَعَمْ لَنَا مَرِيْبُهُ أَنْ يَرْجِعَ بِالْمَقْصِدِ فَلَمَّا أَذْنَقْنَاهُ الْحَجْلَ
جَمَعَ حَتَّى أَذْنَقَ بِأَلْحَدَةِ فَقُتِلَ

مکرر کہنے اور دہرانے والا جب تک وہ میلہ نہ ہو جائے حضرت علی کا قول ہے
جب عقل کی طلاق کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری
امت کے ان نیالائت کو معاف فرما دیا ہے جو لوگوں میں پیدا
ہوتے ہیں۔ جب تک ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قاتلہ کا
قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی (زبان سے کچھ نہ کہا) تو یہ کچھ بھی
نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ سلم کا ایک شخص
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب تک آپ محمد میں بیویوں اور
تھے اس شخص نے کہا کہ میں نے ان کو پیشا ہوں بخیر نے اس کی طرف سے منہ
پھیر دیا۔ پس آپ نے ہمدردی سے ان کو مخاطب کیا اللہ ہمارے رب ہے پس آپ
کو ایسی ہی۔ آپ نے اسے ہلکا سے ہلکا کر لیا کہ کیا تم دیوالے ہو گئے ہو
اچھا ہاں کی تم شادی شدہ ہو اس نے خیانت میں جواب دیا کہ آپ نے اسے
خیر گاہ میں سگسٹا کر دینے کا حکم فرمایا۔ جب اسے چھو گئے تو رونا ہونے لگا
کی آخر کا حقہ کے مقام پر پہنچا گیا اور قتل کر دیا گیا

حضرت ابو بن ملک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو اسی جلد کی حدیث ۲۵۲، ۱۷۹، ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۵ اور ۲۰۳ میں بھی مذکور
ہے۔ صحابی تھے اور صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے معزز فرمایا تھا کہ وہ جان بوجھ کر گناہ کا کوئی کام نہ کریں۔ کوئی صحابی جان بوجھ کر گناہ کر
سکتا ہے نہیں تھا اور نہ کسی ایک بھی صحابی نے جان بوجھ کر گناہ کا کوئی ایک بھی کام کیا۔ ان جتنا خالصتہ بشریت قبول ہو کر کسی گناہ کا
مرزد ہونا ایک بات ہے اور اس کا وقوع بعض حضرات سے ضرور ہوا اور ایسے تمام حضرات اس پر قائم نہیں رہے بلکہ غلط ثابت ہو گئے۔
اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر صحابہ کرام کی شان میں فرمایا ہے۔

اللہ کفر اللہ حکم عدول اللہ نافرمانی نہیں ناگوار کر

وَكُفْرًا إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْقُسُوقَ وَ
الْبُغْيَانُ (۷: ۴۹)

یعنی اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ان حضرات کے دلوں میں کفر و فسق
اور بغی و کفر کی نفرت بھری تھی۔ وہ جان بوجھ کر تو چھوٹے سے چھوٹا گناہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی طبیعت ہی از کتاب گناہ سے ربا کرتی تھی۔
اگر ان بزرگوں میں سے کسی سے کوئی غلط شرع حرکت کا ارتکاب بھی ہوا تو نادانستہ ہوا تھا۔ حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی فیصل
بن حنظل نے بغیرت نادانستہ طور پر سرزد ہو گیا تھا خیال آتے ہی وَالَّذِينَ لَا أَظْهَلُوا أَنْفُسَهُمْ جَائِزًا کے حکم ربانی کے تحت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ہمیں پناہ میں خود حاضر ہوئے، عہد بار بار جرم کا اعتراف کر کے اپنے آپ کو عذر دہانی کر دینے کی
دعا کرتے۔ یہی وہی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہلکے کی بہت کرشمہ کی لیکن وہ آخرت کے معاملات سے بچنے کی خاطر بار بار اقرار

الْقُرْآنَ وَمَا رَوَى - وَقَوْلُهُ تَعَالَى - وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَانكِحُوا حَكَامًا مِنْ أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ خَيْرًا - ۲۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْلَيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ السُّوْرِيِّ مَخْرُومَةً قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ أَسَادُ نَوَافٍ أَنْ يَنْكِحَ عَنِّي ابْنَتُهُمْ فَلَا أَذْنَ -

بَابُ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا - ۲۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَرْبُوعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي كَلْبٌ سَنَّيَ حَتَّى السَّنَنُ أَنْفَعًا عَمِيقَتْ فَخَبَرْتُ فِي نَرْوَجَهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِسَنِ أَعْتَقِي وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْبُرْمَةُ نَفُورًا يَلْجِمُ فَقَرَّبَ إِلَيْهَا خَبْرًا وَأَدْمُومَ فَوَلَّيْتُهَا نَعَالَ، أَلْهَ أَمَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟ قَالَتْ بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيدَةٍ وَأَنْتَ لَوْ تَأْكُلُ الْعَدَدَةَ قَالَتْ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ -

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ - ۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدًا يَقْبَلُ رَأُوحَ بَرِيدَةٍ -

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مَعِيَ عَبْدٌ فِي نَوَافٍ يَقْبَلُ رَأُوحَ بَرِيدَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَّبِعُنِي فِي سَكَنِ الدَّائِيَةِ بَنِي عَمَلِيهَا -

۲۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ (أَيُّوبُ) عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِنْ كَانَ رَأُوحُ بَرِيدَةٍ عَبْدًا أَسْوَدَ يَقْبَلُ لَهُ مَنِيَّةٌ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان نا انصافی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کی طرف سے لے لو (سورہ النساء آیت ۳۵) حضرت مسیح بن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت مسیحی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا

نوزیدی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

تمام ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا بریرہ کے معاملے سے میں نے معلوم ہو گیا۔ پہلا یہ کہ جب اسے آزاد کیا گیا۔ تو غلام کے ہاتھ میں اسے اختیار دیا گیا۔ ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کا حق ہے جو آزاد کرے۔ ۳۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریش کے لئے تو جو گوشت کی ہانڈی میں آباں آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو روٹی اور گھر کے سالن پر مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں عرض کیا گیا کہ گوشت تو فرود ہے۔ لیکن یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا ہے۔ جب کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا۔ صدقہ تو اس کے لئے ہے ہمارے لئے تو بریرہ ہے۔

نوزیدی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

ابو الولید، شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے خاوند کو غلام دیکھا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا خاوند منوف جو بنی فلال کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے روند رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند کا لے رنگ کا غلام تھا اسے منیف کہتے تھے اللہ بنی فلال کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی

مَنْ بَيَّنَّ فَلَانَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ يَهْوُونَ وَمَا أَهْوَ فِي سَكِّ الْمَدِينَةِ -

يَا أَيُّهَا شَافِعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَزْوِجٍ بِرَيْرَةٍ -

۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هَاشِمُ بْنُ عَدْنَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَيَّنَّ فَلَانَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ يَهْوُونَ مَخْلُفًا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ تَسِيلُ عَلَى رُجُلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ نَبِيِّ مَخْلُفٍ مِنْ نَبِيِّ مَخْلُفٍ بَرِيرَةٍ مَخْلُفًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ مَا أَهْوَيْتُهُ لَأَتَى يَا رَسُولَ اللَّهِ تَامِرُ بْنُ قَالٍ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَوْ حَاجَةٌ لِي فِيهِ -

باب

۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْجَلَهُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْخَرِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ أَنَّ مَاءً بَرِيرَةٍ أَرَادَتْ أَنْ تَكْتُمِي بِرَيْرَةٍ فَاتَى مَوَالِيَهَا إِذَا أَنْ يَشْتَرِ طَوَا الْوَلَدَ لَمْ تَكْتُمِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْتَرِيكِ وَأَمْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَكْتَمَتْ - وَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تَعْبَدُ عَلَى بِرَيْرَةٍ فَقَالَ هُوَ لَهَا مَدَدَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ -

۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْجَلَهُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْجَلَهُ -

يَا أَيُّهَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَكْفُلُوا الشُّرَكَاءَ حَتَّى يَكُونُوا مِنْ دَوْلَةٍ مُؤْمِنَةٍ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَكَذَلِكَ يَتَكَلَّمُونَ -

۲۴۵ - حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ شَاذِيمِ بْنِ ابْنِ مَرْجَلَهُ أَنَّ إِدَا سَمِعَ عَنْ نِكَاحِ النَّبِيِّ نَبِيَّتًا فَأَيُّوْبَةُ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ حَدَّثَهُمُ الشَّيْءَ كَاتٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَكْثَرُ مِنْ الْإِسْرَارِ لَيْثًا أَكْثَرُ مِنْ أَنْ -

میںوں میں اس (بریرہ، اپنی بیوی) کے پیچھے چسپاں رہا ہے۔
بریرہ کے خاوند کے لئے حضور کا سفارش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام عباس کو غیث کہتے تھے گویا میں دیکھ نہ پاؤں کہ وہ اس کے پیچھے رہتا ہے وہاں اس کی داری پر گر رہے ہیں۔ اس کی کمر بستہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ اسے عباس یا کیا غیث کو بریرہ سے جو غیث اور بریرہ کو غیث سے جو غیث ہے اس پر نہیں تعجب نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کہ کاش تم اس کے پاس داپس چلی جاؤ تو اس کی داری پر گرنا کہ اس کے حکم پر رہو یہ ہیں فرمایا میں تو سفارش کر رہا ہوں عرض کر رہی تھی اس کی ضرورت نہیں۔

لونی کی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو فرماتے کہ اے عاتکہ کیا تو اس کے کلام نے انکار کر دیا کہ اس شرط پر راضی تھی کہ وہ ان کیلئے ہر عورت کے لئے اسکا دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کتاب لکھا کہ اسے عاتکہ لکھ کر دے کہ وہ اس کا حقوق تو یہ ہے جو آدھ کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گشت پیش کیا گیا اور عاتکہ بریرہ کو صدقہ میں طلبے آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے ہر پہ ہے

آدم نے شعبہ سے حمد وایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ شہر کے بارے میں اسے اختیار دیا گیا۔

مشرك عورت سے نکاح نہ کرو

مشرك عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور مومنہ لڑکی مشرك سے جو ہے اگر چند عیسائی ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ نکاح نہ کرنے کے احکام بیان کیے ہیں ان کے قول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ابن ابی بن مشرك عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام فرمایا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑا اس کا شرک ہے کہ کوئی ایسے کے میل و ملاپ کرے

تَقُولُ الْمَرْأَةُ مَا بَهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ۔

ہے حالانکہ وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔

فتاویٰ صحیح مذہب یہی ہے کہ یہودی اور نصرانی عورتیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں کیونکہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ ان کی والدہ ابیہ کو بنی خدا کہتے اللہ تخلیق بناتے ہیں جبکہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ الٰہی کتاب میں لیکن عقیدہ توحید کی مخالفت کے باعث مشرک بھی ہیں۔ لہذا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے پر قائم رہنے والی ان کی کسی عورت کا مسلمان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پس اگر مسلمان کسی یہودیہ یا نصرانیہ کو اپنے نکاح میں رکھے گا تو وہ نکاح واقع ہی نہیں ہوگا اور اس کا یہودی کی طرح رکھنا حرام ہوگا اور اس کے ساتھ نہ طیفہ نہ وجیبت محض بدکاری شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۲۶۶ نکاح من أسلم من المشركات وعتدت

مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عتدت

عندہا۔

عطاء بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مشرکین دو قسم کے تھے۔ ایک عربی مشرک جن سے آپ لڑتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ لڑتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب عربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اسے نکاح کا پیغام دیا جاتا وہ جب تک جیسی انگریز وہ پاک نہ ہو جاتی جب وہ پاک ہو جاتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو جاتا اگر اس کا خاوند نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آجائے تو وہ اس کی طرف لڑائی دی جاتی۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آئے تو اسے آزاد کر دیا جاتا اور ان کے حقوق بھی دیگر مہاجرین کی طرح ہوتے۔ پھر معاہدہ والے مشرکین کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا جیسا کہ مجاہد کی حدیث میں ہے۔ اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آئے تو وہ اس میں نہیں کیا جائے گا بلکہ مشرکین کو ان کی قیمت دی جائے گی۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرچہ بن ابی امیہ اسی طرح حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھی تو انہوں نے اسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے انہیں کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اور عثمان بن ابی العاص نے انہیں کے نکاح میں تھی تو انہیں طلاق دے دی اور انہیں نے اسے طلاق دے دی۔ اس مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو فحش یا جہلی کے تحت تھی

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمٍ مِّنْ مَّوْصِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي عُبَّاسٍ كَانَ لِّلْمَشْرِكَةِ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِّنَ الْبَنَى مَلَئِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مَشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُّقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَفَتْرِي أَهْلَ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ أَهْلُ الْحَرْبِ إِذَا هَلَكَتْ امْرَأَاتُهُنَّ أَهْلُ الْحَرْبِ لَمْ تَخْطُبْ حَتَّى تَحْيِضَ وَتَكْظُمَ فَإِذَا طَهَّرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ وَوَجَّهًا قِيلَ أَنْ تَنْكِحَ مَرَاتٍ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَيْدًا مِنْهُمْ أَوْ أَمَةً فَلَهَا حُرَّانٌ وَلَكُمَا مَا لِكُلِّمَا جَزِيرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِّنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ عَيْدًا أَوْ أَمَةً لِّلْمَشْرِكِينَ أَهْلُ الْعَهْدِ لَمْ يَزِدُوا وَ مَرَاتٍ أَلْمَنَاهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مَعَادِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَّاضَ بْنِ عَجْفٍ الْغَدَفَرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الشَّقَفِيُّ

باب ۲۶۷ إذا أسلمت المشركه أو النصرانية تحت الباطني أو الحرقي وقال عبداً لأمرأت عن خالها عن عكرمة عن ابن عباس إذا أسلمت النصرانية قبل من زوجها ساعة حرمت عليه وقال داود عن إبراهيم النخعي عن عطاء عن أمية عن أمية عن أمية عن أمية

عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے خاوند سے ایک ساتھی سے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مسلمان ہو گئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کا خاوند اسلام قبول کرے تو کیا یہ اس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں۔

الرَّحْمَنِ اسْلَمْتُ ثُمَّ اسْلَمَ رَوْحُهَا فِي الْعَبْدَةِ اُھی
اَمْرًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ هِيَ مِنْكَ اَمْرًا حَبِيْبًا
وَصَدَاقَیْ فَقَالَ مَجَاهِدًا اِذَا اسْلَمَ فِي الْعَبْدَةِ دَ
یْتَرُجِحًا وَقَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی لَوْ هُنَّ حِلٌّ لِّهِنَّ وَ
لَوْ هُنَّ یَحِلُّوْنَ لِهِنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَدْ دَخَلَتْ فِي
مَجْرَسَتَيْنِ اَحْلَاهُمَا عَلٰی نِكَاحٍ هَذَا اِذَا بَنَى خَدَاهَا
صَلَحَةً وَابٰی الْاَنْحَرِيَّاتِ لَوْ سَبَّلَ لَهَا عَلَیْهَا
یَعْنٰی ابْنُ جَرِیجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَاةٌ مِنَ الْمَشْرِیْقِ
جَاءَتْ اِلٰی النَّسَلِیْنِ اَبَا وَضْرَةَ وَرَجُلًا مِنْهَا لِقَوْلِهَا
لَهَا لَا لَوْ هُمْ بَا اَلْفَرَاثَالِ لَا الْمَا كَانَ ذَاكَ
بَيْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَیْنِ اَهْلِ الْعَهْدِ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ هَذَا حَلْمٌ فِي صَلَاحٍ بَیْنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنِ قُرَشٍ -

۲۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَيْثَمِيُّ عَنْ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ جَرِیجٍ عَنْ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
ابْنُ كَثِیْرٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي
عَنْ كَثِیْرٍ الرَّبِیْعَانِ عَائِشَةَ رَأَتْهُیْ اللّٰهُ عَنْهَا رَوْحُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا
هَلَجْنَ اِلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَدِّجْنَ مِنْ
یَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِذَا جَاءَ كُ
النِّسَاءُ بَاتَ مَا جَرَدَتْ فَاَمْتَحِنُوْنَ اِلٰی الْبَحْرِ الْاَدْنٰی
قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اَقْرَبَ لَهَا الشَّرْطُ مِنَ النِّسَاءِ
فَقَدْ اَكْرَمَ بِالنِّسَاءِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكْرَمَ بِنِسَاءٍ فَاِذَا فَاِذَا فَاِذَا فَاِذَا
قَالَ لَنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَلطَّلَعُ فَقَدْ بَا یَقْتُلُنَّ لَوْ كَانَتْ لَهَا مِائَتُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدُ امْرَاةٍ قَطْعُ فِیْ
اَنَّ یَمْسُ بِاَنْ یَكْلَمَ لَمْ یَسْمَعْ مَا اَنْشَدَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی النِّسَاءِ اِلَّا بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ

مگر وہ چاہے تو مرد سے کرنا نکاح کرے جبکہ قول ہے کہ اگر عورت کی مدت
کے دوران خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی ارشاد باری
تعالیٰ ہے۔ یہ وہ عورتیں ہیں کے لئے مالا ہیں اور نہ مرد ان عورتوں کیلئے
(سورہ الممتحنہ)۔ امام حسن بھری اور قتادہ کا جو بیویوں کے بارے میں قول
ہے کہ مرد عورت دونوں مسلمان ہو جائیں تو ان کا نکاح برقرار رہے گا
اگر ایک ان میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا نکاح کر دے تو اس
عقد پر مرد کا کوئی حق نہیں رہتا۔ ابن جریر کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے
مشترکوں کی اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مسلمانوں کے پاس آجائے
کہ کیا اس کے خاوند کو معاوضہ دیا جائے گا کہ نکاح ارشاد باری
مگر اگر ایسا نہ ہو گیا ہے وہ نہیں دے دو۔ فرمایا کہ ایسا نہیں ہے یہ
تو ان کے متعلق ہے جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
صلہ تھا۔ جبکہ ان میں سے کوئی تمام باتیں اس میں ہیں جن میں نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش کے مکتہ کے درمیان ہوئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نزد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان لانے والی عورتیں جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم غلامی
۱۔ اسے ایمان والو! جب ایمان لانے والی عورتیں ہجرت کر کے
تجسس سے پاس آیا کریں تو ان کا امتحان لے لیا کرو (سورہ الممتحنہ) کے
کے تحت امتحان لیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں
کہ مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کو تسلیم کر لیتی تو اس کی
مشقت کا افسردہ کر دیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس
کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے
فسرہ دے کہ جاؤ یہی بیعت کر لیا ہے۔ فسرہ کی قسم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کئی عورت
کے ہاتھ کو ہرگز مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبان کی بیعت
فسرہ دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و مسلم نے کسی کا ہاتھ نہیں چھو مگر صرف ان عورتوں کا جن کا
اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فسرہ دیا ورنہ جب آپ عورتوں
سے بیعت لیتے تو زبان کی بیعت فسرہ دے کہ میں نے تمہیں

بیعت کر لیا ہے۔

بیویوں سے ایلاء کرنا

جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں تو عورتوں کو چاہیے کہ چار مہینے انتظار کریں صورۃ البقرہ۔ فَإِنْ فُتُوا فَعُوا۔ اگر رجوع کریں۔

حیدر اعظمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اندراج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، اور آپ کے پیر مبارک میں موج اٹھی۔ پس آپ اپنے بالافلانے میں انیس دن تک قیام پذیر رہے جب آپ انس سے آئے تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

واقعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ایلاء نام رکھا ہے اس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لئے طلاق نہیں ہے مگر یہ کہ دستور کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔ واقعہ نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو انتظار کرے یہاں تک کہ طلاق دے اور بغیر طلاق جیسے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان حضرت علی، حضرت ابوذر و ۶۱ اور حضرت عائشہ و غیرہ بھی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

مفقود و الخیر کے اہل و عیال اور مال کا حکم

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی لڑائی کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال انتظار کرے حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اس کے ملک کو تلاش کیا لیکن وہ ایسا گم ہوا کہ نہ ملا پس ایک دو درہم کے کھیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ غلام کی طرف سے ہیں اور اس کی قیمت میرے دستے ہے اور فرماتے ہیں اگر کوئی

بڑا چیز بڑے تب بھی اسی طرح کرے۔ اگر کوئی اس قیدی کے ہاتھ میں کچھ کھانا معلوم ہو کہ اس کی بیوی نکاح اور دامن کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو قیدی کو قید رکھا جائے جو مفقود و الخیر کے بارے میں شرعی طریقہ ہے۔

یعنی ابن مسعود نے بڑی مولیٰ بیعت سے جو مولیٰ روایت کی ہے کہ

يَقُولُ لَهْنِ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ، تَذَبَابُ يَعْتَكُنَ كَلَامًا۔

يَا أَيُّهَا تَوَلَّ اللَّهُ تَعَالَى - بَلَدَيْنِ يَرْتَوْنَ مِنْ نِسَاءِ بَعْضِ تَرْتِصَ أَمْرُ بَعْضِ أَشْهَرِ إِلَى قَوْلِهِ سَمِعْتُمْ عَلِيًّا - فَإِنْ فَاءُوا: رَجَعُوا۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُبَيَّانَ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ رَأَتْهُ بِهَا جِلَّةٌ فَأَمَرَنِي مَشْرِيقَةَ لَيْلٍ نِسَاءً وَعَشِيرِينَ لَقَدْ نَزَلَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ يَوْمًا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي مَنَى اللَّهُ الْوَحْلَ لِوَحْلٍ بَعْدَ الْأَجْلِ إِذَا أَنْ يُسَلِّكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُسَلِّمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يَوَدُّ حَتَّى يَطْلُقَ وَلَا يَقْعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يَطْلُقَ - وَيَدَّ كَرْدُكَ عَنْ عُثْمَانَ دَعَى وَأَبَى الدَّادَاهُ دَعَا بَشَّةَ فَاشْتَرَى عَشْرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

يَا أَيُّهَا حَكَمُ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ ابْنُ الْمُسَلَّبِ: إِذَا فَقِدَ فِي الْقَفِّ عِنْدَ الْقَتْلِ تَرْتِصَ أَمْرًا سَنَةً - وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالتَّمَسَ صَاحِبَهُ سَنَةً - فَلَمْ يَجِدْهُ وَفَقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي النَّارَ هَمَّ وَاللَّاهِيَيْنِ وَقَالَ: أَلَا تَهْمُونَ فَلَانَ دَعَى وَقَالَ هَكَذَا أَفَعَلُوا بِالْقَطْعَةِ - وَقَالَ الدَّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَعْلَمُ مَكَانَهُ لَا تَتَزَوَّجُ أَمْرًا وَلَا يَقْسَمُ مَالَهُ إِذَا أَلْقَطَعَ خَبْرَهُ سَنَةً سَنَةً الْمَفْقُودِ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُبَيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَالَةِ الْقَلْبِ فَقَالَ
 خَلْقُهَا نَأْمًا هِيَ نَكَاحٌ أَوْ إِخْلَافُكَ أَوْ لَذَائِبُ - وَسُئِلَ
 عَنْ مَالَةِ الْإِبِلِ فَقَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجُنَّتْهَا وَقَالَ
 مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِدَادُ وَالسَّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَ
 تَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا مَرَبُّهَا - وَسُئِلَ مِنَ الْبَقَّةِ
 فَقَالَ أَعْرَفْتُ دَكَاءَهَا وَبَعَا صَهَا وَحَرَرَهَا سَنَةً
 فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَالْأَنَا خِلَافُهَا بِمَا لَكَ بِتَالِ
 سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ مَرْبِيعَةُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ قَالَ
 صَفَرٌ وَلَمْ أَحْفَظْ مِنْهُ لَيْلًا فَاكْرَهُنَّ أَتَقُلْتُ
 أَمَّا أَيْتُ حَبِيبَاتٍ يَزِيدُ مَوْلَى الْمُبَيْثِ فِي أَسْرَائِلِ النَّبَاةِ
 هُوَ عَنْ مَرْبِيعَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ قَالَ جَعْفَرٌ وَكَانَ
 مَرْبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُبَيْثِ عَنْ مَرْبِيعَةَ بْنِ خَالِدٍ
 قَالَ سَلْبَانٌ قُلْتُ رَسُوهُ فَقُلْتُ لَهُ -

بَابُ الظَّهَارِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ
اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى تَوَلِّيهِ فَمَنْ لَمْ
يَسْطِقْ فَإِذَا طَعَامُ مِسْكِينٍ - وَقَالَ ابْنُ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ أَنْتَ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ
عَنْ ظَهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ يَحْوِظُهَا الْحُرُّ قَالَ مَا لَكَ
ذَلِكَ يَا الْعَبْدُ شَهْدَانِ - وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِثِ
ظَهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ
قَالَ بِحُرْمَةٍ أَنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَيَكُنْ بَشْرًا
أَوْ ظَاهَرَ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لَمَّا قَالُوا
أَمْحَى قَاتِلُوا فِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَوَّلُ ابْنِ
اللَّهِ يُدْعَى عَلَى الْمُسْكِرِ وَقَوْلُ الرَّدِّ -

بَابُ الْأَشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنْتَابُ اللَّهُ يَدًا مَعَ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ
بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى سَائِرِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ:

جن حکیم صق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو فرمائی ہوئی ہوگی کہ بارے میں پوچھا گیا
 تو آپ نے فرمایا اُسے کڑو کر کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے
 ہے یا بیٹھنے کے لئے اور جب کوئے میرے اُونٹ کے بارے میں دریافت
 کیا گیا تو آپ نامداح ہوئے اور دونوں طرف منہ ہلکے سر ہلکے اور فرمایا
 کہ کبھی اُس سے کہا سروکار نہ اُس کا کھانا پینا اُس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی
 پینے کا، درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا کھانک اُسے پالے گا جب
 تک پھری چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ تو اس شخص اور اُس کے
 سرحد پر پہچان لے، ایک سال تک اُس کی تشہیر کرتا رہ۔ اگر کوئی شخص آ
 کر اُس پر پہچان لے تو اچھا ہے ورنہ اپنے مال میں غلطی ہے۔ سفیان کا بیان ہے
 کہ میں نے یہ حدیث ابوالعباس ازخو سے سنی۔ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے صحابہ
 اور کوئی چیز یاد نہیں رہی ہے پھر شیخ نے کہا کہ یہ حدیث ابوالعباس نے اُکسہ بن حیر کے
 پاس سے سنی ہے حدیث حضرت زید بن خالد سے روایت کی ہے اور ابویہ
 زید بن خالد ابوالعباس نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی
 ہے سفیان کا بیان کہ میں نے یہ حدیث سے علاء الدین سے اس حدیث کو حضرت زید بن خالد

ظہار کا بیان

اور شاد باری تعالیٰ ہے۔ بلکہ شکر اللہ نے سنی اس کی ملکیت جو تم سے اپنے
شکر ہر کے معاملہ میں بکثرت کرتی ہے اور اللہ سے خشاکیت کرتی ہے (ص ۱۰۷)
الہامیہ (آیت ۱۰۸)۔ ابھی خیمہ باب سے خیمہ غلام کے پاس سے میں پہنچا گیا تو
فرمایا کہ اگر آپ کے نمبر حیدر ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام روز چینیے ،
کے روز سے رکھے۔ حسن بن عمر کا قول ہے کہ زنا اور غلام کا خیمہ ہر آگیا اور
حدوت اور روزی سے برابر ہے۔ کہو کہ قول ہے کہ اگر کوئی اپنی روزی
سے خیمہ رکھے تو اس پر کچھ بھی نہیں کیونکہ خیمہ یوں یوں میں ہے اور روزی
میں میں بیٹا تھا تو ابھی بیٹا تھا تو اس نے بیٹا تھا کہ سنی میں بھی آتا ہے
اور بھی آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بری اور محدود بات کا حکم
نہیں فرماتا۔

طلاق اور دیگر امور کے اشارے

ابن عمر کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی
انگلی کے انیسویں قطب پر نہیں کہے گا بلکہ اس کی وجہ سے قطب کہے گا
اور اس میں ہر ایک کی جانب اشارہ فرمایا کہ ہر ایک کا قول ہے کہ

أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَيْ خِذَانِصَفٍ
وَقَالَتْ أَسْمَاءُ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَاشَةِ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ
تُصَلِّيُ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ آيَةُ
فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعْمَ. وَقَالَ انسُ أَوْ مَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَايَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْ مَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِدَايَةِ لِاحْدَرٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمَحْرَمِ: أَحَدٌ
بَيْنَكُمْ أَمْرٌ أَنْ يَحْبِسَ عَلَيْهَا أَوْ أَشْيَاءَ إِلَيْهَا تَأْتُوا
لَا قَالَ تَحْكُمُوا.

۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْرُودٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَدِيٍّ
عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ كُلُّمَا أَتَى
عَلَى الزَّكَاةِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ. وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَحَ مِنْ دُونِ مَا جُوزَ وَمُاجِدٌ
بِشْنِ هَذَا وَفَقَدَ تَسْعِينَ.

۲۴۲- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمَغْفَلِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ عُلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ الْبَاقِلَانِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَدُورُ فِيهَا سَلَامٌ قَائِمٌ يَمُوتُ
نَسَاءً. ثُمَّ خَبَرُوا الْأَمْلَاقَ. وَقَالَ بَدِيَّةٌ وَوَضَعُ
سُلَيْمَةُ عَلَى بَيْتِهِ أَوْ سُلَيْمَةُ وَالْخَمْرُ تَلْنَا يَزْهَبُهَا
وَقَالَ الْأَوْشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ شُعْبَةَ

بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
عَدَا لِي جَارِيَةٌ فِي مَهْدِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى جَانِبِي فَخَدَا دُمًا خَانَتْ عَلَيْهَا وَرَفَعَهَا رَأْسَهَا
فَأَنَّى أَهْلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا کہ اُدھی چیز ہے اور
حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج
موسم کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ لوگ کس دیر
سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی طرف
اشارہ کیا میں نے پوچھا کہ یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ
اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے
حضرت ابو بکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول کہ حضور
نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو قتادہ
کا قول ہے کہ حضور نے احرام دالے کے خشک کرکے بابت فرمایا کہ کیا تم میں
سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا
فرمایا کہ پھر لوگھاؤ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف
کیا اور جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آئے تو اس کی جانب اشارہ
کر کے بکیر کہتے۔ حضرت زینب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا جوچ و یا جوچ کی دیوار میں اتنا خشک آ
گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ
بتایا کرتا۔

محمد بن حمیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز ایک
ایسی ساعت جوئی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اسے
گزارے تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے اسے عطا فرمائی جائیگی پھر اپنے
ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چوٹلی کے وسط
میں پورے رکھے۔ جم نے کہا کہ یوں لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔ ہشام
بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کسی یہودی نے
ایک لشکر پر ظلم کیا یعنی جو زیورات اس نے پہنے ہوئے تھے وہ چھین لیے
اور اس کا سر مکن دیا پس اس کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے جب کہ وہ جنگ کے آخری

فِي الْخِيَرَةِ مَنِي فَقَدْ أَهْمَمْتُ فَقَالَ لِمَا رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ تَفْلِكَ تُلَاوِي؟ يَفْخِرُ الَّذِي
 تَتَلَاوِي شَارِكٌ بِدَائِمَةٍ أَنْ تَقَالَ فَقَالَ بَدَجِي الْخَر
 عِيَرُ الَّذِي تَتَلَاوِي شَارِكٌ أَنْ تَقَالَ فَقَالَ بَقَاتِلِي
 فَشَارِكٌ أَنْ تَعْمَدَ مَرْبِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَأْسُهُ بَيْنَ خَجَرَيْنِ -

۳۴ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مری میں داخل ہو کر خاشرش بھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 اس سے فرمایا کہ کیا تمہیں ظلالِ شخص سے مل گیا ہے؟ چونکہ آپ قاتل کے سو روک
 آدمی کا نام لیا تھا لہذا اس نے اپنے سر کے ساتھ تھی میں اشارہ کیا۔ راوی کا بیان
 ہے کہ ہر آپ نے قاتل کے سوا دوسرے کا نام نہ لیا تھا تو اس نے اشارے سے انکار کر دیا
 نیز کہ مرتد آپ قاتل کا کار کر رہا تھا کہ ظلال سے مل گیا ہے اس نے اشارات میں اشارہ کیا
 پس سر ہٹا، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس سے روک کر ہر طرف سے روک کر کہہ دیا
 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غنما کا بیان ہے کہ میں

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْبَيْعِ وَالْمُنَقِ كَمَثَلِ
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مَنْ لَدُنْ تَدَيَّرَ إِلَى
تَرَاقِيهِمَا فَا مَّا الْمُنَقِ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا لَوْ مَادَتْ عَلَى جِلْدِهِ
حَتَّى تَجْعَلَ ثَنَانَهُ وَتَقْعُوَ لُكْرَهُ وَامَّا الْبَيْعُ فَلَا يَزِيدُ بَيْنَهُمَا
إِلَّا لِيَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهَذَا يَزِيغُهَا فَلَا تَنْتَسِمُ
وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِلَى حَلْقَتِهِ -

**بَابُ الْإِلْعَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ
يَزْمُونَ أَرْوَاهُ لَهُمْ وَكَفَّ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةً إِلَّا أَنْفُسُهُمْ
إِلَى تَوَلَّيْهِ مِنَ الْمَادِقَيْنِ - فَإِذَا أَقْدَمَ الْأَخْرُسُ الْمَرْكَهَ
بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِأَمْرٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَأَنَّكُمْ لَدُنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَاخَاذًا لَوْ شَارَكَ فِي
الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ أَهْلُ الْعِلْمِ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَشَارْتُ إِلَيْهِ قَاتُوا أَيْفَ نَكَلَهُ
مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا - وَقَالَ النُّصَحَاءُ الْأَرْمَنُ
إِشَارَةً - وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِأَحَدٍ وَلَا يَلْعَانُ ثُمَّ
تَرَعَهُ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِأَمْرٍ مَعْرُوفٍ
وَكَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْفَرَائِضِ نَزْوِيٌّ فَإِنْ قَالَ الْفَرْدُ
إِلَّا بِكَلَامٍ وَلَا يَكُنْ الطَّلَاقُ وَالْفَرْدُ - وَكَذَا يَكُنْ
الْعَتَقُ وَكَذَا يَكُنْ الْأَصْمَرُ وَلَا عَيْنَ - وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَ
تَنَادَا إِذَا قَالَ أَنْتَ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ بَيْنَ
مِنْهُ بِأَشَارَتِهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَخْرُسُ إِذَا كَتَبَ
الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ - وَقَالَ حَقَّادٌ: الْأَخْرُسُ
وَالْأَصْمَرُ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ حَازَ -**

۲۷۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ
وَدَّعِيَ الْأَنْصَارُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُوا الْحِجَارَ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ يَوْمَئِذٍ الْأَشْهَلُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

ندہ پہن رکھی ہو چنانچہ منفق جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ مکمل کر
آتی کشادہ ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھاتی اور
اور نقوش قدم کو مٹاتی جاتی ہے لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا
ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک مسلفہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا
ہے کہ ذریعہ ہو جائے لیکن نہیں ہوتا اور انگلی سے اپنے منق کی جانب
اشارہ فرماتا۔

لعان کا بیان

ارشاد ربانی ہے: اور وہ جو اپنی عورتوں کو قیاس اور ان کے پاس
اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی ہے کہ چار بار
گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (سورہ النور: آیت ۶)۔
جب کوئی شخص گواہی دے کہ وہ سچا ہے یا قائل نہیں ہوتے سے تہمت لگائے تو وہ کلام کر
ولے کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فراموشی میں اشارہ
کو حاتم فرمایا ہے اور بعض اہل حجاز اور اہل علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے پس اس (مریم) نے (حضرت عیسیٰ) کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے
ہم کیسے بات کریں اس جو ہمارے میں بچہ ہے (سورہ مریم: آیت ۶۶) منھا کہ قول
ہے کہ اگر کوئی اسے اشارہ مراد ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس صورت
میں نہ صرف ہے اور نہ لعان اور نہ ہی گواہی ہے کہ کلمہ گواہی اشارہ سے با اہل
سے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اگر
کوئی کہے کہ قذف تو کلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے
بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور قذف باطل ہیں۔ اسی طرح اگر کہے۔
ایسا ہی ہرے کا لعان کرتا ہے۔ شعی اور قنارہ کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ
مجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارہ کے باطل ہیں یا نہیں
جائے کہ اگر کوئی کہے کہ اگر کوئی کہے کہ طلاق کلمہ کہ نہ تو پڑ جائے گی
قنارہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اگر کوئی کہے کہ طلاق کلمہ کہ نہ تو پڑ جائے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نہیں انصاری کہ ہر گوارہ نہ بتاؤں!
لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا سب سے بہتر جو کچھ میں
پھر جو اس کے نزدیک ہیں یعنی بنو عبد اللہ شہل، پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی بنو
حارث بن خزرج، پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی بنو ساعدہ پھر اپنے ہاتھ۔

کے اختلاف سے فرمایا اور اپنی انگلیوں کو بند کر لیا۔ پھر انہیں اپنے ہاتھ سے تیر چلانے والے کی طرح کھول دیا، اس کے بعد فرمایا کہ انصل کے تمام گھمراؤ میں ہی بھٹائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضور مجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: اے میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ اس طرح لکھا گیا ہے جیسے اس
انگل سے یہ انگلیں پائیے یہ دونوں انگلیاں اسی انگلی کی شہادت امداد ہے
انگلی کو ملا کر تھامو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے اور اتنے اور
اتنے یعنی تیس دن کا بھوکا رہا ہے، پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے۔
یعنی تیس دن کا بھوکا رہا ہے، پہلی دفعہ تیس دن اور دوسرا ہفتہ
تیس دن فرماتے۔

قیس نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بس کی جانب اشارہ کرتے
ہوئے فرمایا کہ ایمان اور محراب، خبردار ہو جاؤ کہ قنات اور شگالی
اُن لوگوں میں ہے جو انھوں کے مجھے ملائے پھر جہاں سے خطبائے
دنوں میں گئے ہو اور کہتے ہیں کہ اللہ نے تمہیں اور تمہارے

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ -
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ -
 جنت میں اس طرح جو شخص ہو، ہر آپ نے ان کی شہادت اور دعائیہ باتیں
 سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تفریق نہ رکھا۔

کنا کہ یہ جو مہمہ نہایت ہے

سیدنا حبیب اللہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا

ہماری یاد رسول اللہ ﷺ کو کہ کالہ سیاہ لڑکا پیدا ہو جائے۔ فرمایا: کیا تم اسے اس کا وزن نہیں جانتے ہو؟ ہاں۔ فرمایا کہ گھٹن کے رنگ کیا ہیں۔

معرض گزار اور ایک دوسرے پر غارت گریں۔ وہ یہاں فرمایا کہ کہاں میں کون سی سیاست مائل ہے
جس کے حامیوں نے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا عرض کی، شاید کسی رنگ نے اسے کھینچا

بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوكُمْ بَنُو سَاعِدَةَ
ثُمَّ آلُ بَيْدٍ، فَتَبِعُوا أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَطْنُهُمْ كَالرَّامِيِّ
بَيْدٍ، ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ دَوْرٍ إِلَّا نَصَارَ خَيْرٌ،
هَذَا هَذَا فَمِنْ بَنِي قُبَيْدٍ اللَّهُمَّ هَذَا سُلَيْمَانُ قَالَ
الْبَرْقَاءُ مِنْ سَمْعَتِهِ مِنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ مَلِيبٍ
مَوْلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ مَيْبُورٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
مَوْلَى اللَّهِ مَيْبُورٌ وَسَلَّمَ، بَقِيتُ أَنَا وَاسْتَأْنَفَ كَهْدًا مِنْ
هَذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَدْ رَأَيْتُ السَّابِغَةَ وَالْوَسْطَى -

٢٤٨ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الشُّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ
قَالَ : وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي سِتْعًا وَعَشْرِينَ
يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً سِتْعًا وَعَشْرِينَ .

٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّثِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ تَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى
أَسْمَاءُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَأُ بِكَلِمَاتٍ الْإِيمَانِ
هَذِهِ مَرْثِيَتُهُنَّ الْأَوَّلُ وَالْقِسْوَةُ وَغُلْظُ الْقُلُوبِ وَالْقَادِمِينَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الشَّيْخَانِ بِرِجْعَةٍ وَمُسَمَّرٌ -

٢٨٠ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَكَرِيَّةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا
وَإِشَارَةٌ إِيَّاهُ بِالْوَسْطَى وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا عُرِضَ إِلَيْكُمُ الْوَلَدُ

٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ تَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَا لِكُ عَنْ
بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قُلْ لِي بِعَلَامَةٍ أَسْوَدَ فَقَالَ أَهْلُ لَيْلٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ
فَعَلِمْتُ فَقَالَ مَا الْوَالِدُهَا فَقَالَ حُمُرٌ فَقَالَ أَهْلُ نَهْأَمٍ
فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَأَنَّى ذَلِكَ فَقَالَ نَعْلُهُ مَرْمَعٌ

عَدَّتْ اِنْ قَالَ ، فَلَعَلَّ اِمْنَكَ هَذَا اَنْزَعَهُ -

بَابُ اِحْلَافِ الْمَلَاعِنِ -

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَلَالَ بْنَ أَوْفَاةٍ قَدَّحَ امْرَأَتَهُ فَأَخْلَفَهَا ابْنَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا -

بَابُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِاللَّعَانِ -

۲۸۳ - حَدَّثَنَا ثَنِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بَشَّارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جَلَالَ بْنَ أَوْفَاةٍ قَدَّحَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَضْرَهُمَا فَالْتَمَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَتَنَّهُدَتْ -

بَابُ اللَّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللَّعَانِ -

۲۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الشَّامِيَّ لَعَنَهُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْوَجَلَانِ جَاءَهُ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَامِرُ سَأَلْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِي أَنْ يَفْعَلَ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَأَلْتُ يَا عَامِرُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَامِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلُ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلُ وَقَالَ بَرَأ حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَامِرٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَجِعَ عَامِرٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عَدِيٌّ فَقَالَ يَا عَامِرُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ عَامِرٌ تَعَوَّيْتُ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ عَدِيٌّ وَرَبِّهِ لَا أَنْتَرِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عَدِيٌّ حَتَّى جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ الشَّامِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

جو نہ پایا تو شاید نہ پایے کو جس کسی رنگ نے اپنی طرح کی چھپا جو۔

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

ناقل نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر جھوٹ لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے قسم لی اور پھر اُن دونوں کو جدا کر دیا۔

لعان میں ابتدا امر و کفر سے

حکمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جلال بن اُمیتہ نے اپنی بیوی پر جھوٹ لگائی۔ پس انہوں نے اُن کو گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی قوبہ کرنے والا ہے، پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی گواہی دی۔

جس نے لعان کے بعد طلاق دی

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عروہ بن مالک ایک دفعہ حضرت عاصم بن حدادی کے پاس آئے اور اُن سے کہہ۔ اسے عاصم! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیجئے ہیں۔ آپ بتائیے وہ کیا کرے؟ اسے عاصم! مجھے اس بارے میں دریافت کر کے بتائیے پس حضرت عاصم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کہہ کر چھوڑ دیا اور اسے بُری بات سمجھا جتنی کہ حضرت عاصم کو بھی پوچھنا ناگوار معلوم ہوا۔ اُس کے سبب جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مناجات حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس دیا پس گئے تو حضرت عویمر اُن کے پاس آئے اور پوچھا کہ اسے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے۔ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز نہیں لائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کہہ کر چھوڑ دیا کہ اس پر حضرت عویمر نے کہا: یہ خدا کی قسم، میں تو اُس وقت تک باز نہیں آؤں جب تک اس کا حکم معلوم نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان جا بیٹھے۔ اور

اُس کے پیٹ سے موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والا اور بھاری سرخوں والا
بچہ پیدا ہو کر میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اُس طرح کا بد
شکل تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔

حضور کا ارشاد گرامی کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار
کرتا

عاصم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو
حضرت عاصم بن عمری نے اس بارے میں ایک بڑی بات کہہ دی۔ جب
وہ واپس لوٹے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس شکایت لے گیا کہ
اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم
نے کہا کہ میں اپنے بول کے باعث اس آنکھ میں مٹی ملا ہوا ہوں۔ پس
وہ ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور
اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص زبردست
کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے
انچہ بیوی کے ساتھ دیکھا ہے وہ موٹی پتلیوں والا گندم گول اور پر گوشت
تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔

پس پچاسی کی شکل کا پیدا ہوا جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے انچہ بیوی
کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں
کے درمیان لعان کروایا۔ ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے پوچھا
کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا: یہ نہیں ہے
بلکہ وہ عورت مسلمان ہو کر علانہ رہا کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبد اللہ بن ابی
کایان سے کہ اس روایت میں غلطی ہے۔

لعان کرنے والی کا مہر

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

کہا کہ آدمی اگر اپنی بیوی پر زہت لگائے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے بنی اسرائیل کے لیے مرد عورت کو جلا کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا

ہے کہ نزدیک تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی کہہ کر کہتا ہے
چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا پس آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں

کاٹتے و حشر فلا اراھا الا قد صدقت و کذب علیھا
وان جاءت به اسود اعین ذالکین فلا اراھا الا قد
صدقت علیھا فجاءت به علی المنکوحہ من ذلک۔

باب ۱۸۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لو کنت راجحاً لغيرکنة۔

۲۸۶۔ حدثنا سعید بن عقیل قال حدثني الليث
عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن بن القاسم عن
القاسم بن محمد عن ابن عباس انه ذكر ان اسما عن
عبد النبي صلى الله عليه وسلم فقال عاصم بن عبد بن
في ذلك قولاً فقال نصرت فأتاك رجل من قومه يفتك
إليها انه قد وجد مع امرأته رجلاً فقال عاصم
ما أتيت بهذا الا لتولي، فذهب به إلى النبي
صلى الله عليه وسلم فأنخبره بالذي وجد عليه
امراته وكان ذلك الرجل مضمراً ليلس اللصم
سبط القمير وكان الذي ادعى عليه انه وجد لا عين
أهله خذ اذم كثير اللصم فقال النبي صلى الله عليه
وسلم: اللهم بينت فجاءت شينها بالرجل الذي
ذكر فجاءت انه وجد لا، فلا عن النبي صلى الله عليه
وسلم بينهما قال رجل يربن عباس في المجديس
هي التي قال النبي صلى الله عليه وسلم: لو رجعت
أحدنا لغير بنته وحمت هذا، فقال لا تترك
امراته كانت تكلم في الإسلام الشؤم قال
أبو صالح وعبد الله بن يوسف خذ لا۔

باب ۱۸۷ صدق الملائنة

۲۸۷۔ حدثني عمرو بن زارة اخبرنا اسما عجل

عن ايوب عن سفيان بن جبير قال قلت لابن عمر رجل
تذنت امرأته فلما نزلني النبي صلى الله عليه وسلم
بين اخوتي بني العجلان قال: الله يعلم ان احدكما
كاذب فهل منكما تائب؟ يا، وذل، الله يعلم ان

مَلِيَّةٌ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَتَوَلَّى بَيْنَهُمَا
بَابُ الْخَلْقِ الْوَلَدِ بِالْمَلَائِكَةِ -

۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِخَةَ شَنَا مَا بَلَكَ قَالَ
حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا عَنْ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَاسْتَفَى مِنْ ذَلِكَ هَانَفَرَنَ
بَيْنَهُمَا فَالْحَقَّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ -
بَابُ الْقَوْلِ الْأَمَامِ لِلْمُهْرَبَتَيْنِ -

۲۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
نَقَالَ عَائِشَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَاكَ قَوْلًا ثُمَّ لَعَنَتْ فَاتَا
رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
مَرَجَلًا فَقَالَ مَا هُمَا مَا أَتَيْتُ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَقُولِي
فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ
بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ
مُصَفَّدًا فَلَيْلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ
عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدًا لَكَيْتَ اللَّحْمُ جَعَدًا قَطْعًا
نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ قَرِّبَيْنِ
فَوَضَعَتْ شَيْنَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَجَدَهَا أَنَّهُ
وَجَدَ عِنْدَهَا هَا - فَلَا هُنَّ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ النَّبِيُّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ لَخَدَا
بَنِي بَيْتَةٍ لَرَجَعْتُ خَدَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَذَلِكَ
امْرَأَةٌ كَأَنَّكَ تَنْظُرُ هَذَا الشَّوْءَ فِي الْإِسْلَامِ -

بَابُ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ
الْبُعْدَةِ مَرْجَاغِيرَةً فَلَمْ يَسْتَهَا -

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَدَّادٍ يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

لعن کر دیا اور ان دونوں کو ہمارا کیا۔

بیکہ لعان کرنے والی کا ہے

ناقص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان
لعان کر دیا تو مرد نے اس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہذا ان دونوں
کو جہاد کر دیا گیا اور یہ عورت کو دیا گیا۔

امام کا دعائے تحریر کہ اسے اللہ حقیقت ظاہر کرنا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا
تو حضرت عاصم بن عمری نے ایک بڑی بات کہہ دی جب وہ واپس گئے تو
ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ایک آدمی کو اپنی
بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میرے بول کے ثبوت
میں ابتلاء آئی ہے۔ پس اسے لے کر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے بارے میں بتایا جس کو اپنی بیوی
کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص (علی) اندر درنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں
والا تھا جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا، وہ گندی رنگ، موٹی ہڈیوں
والا، نرم اور گوشت اور گھٹنگیاں بالوں والا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی :- اے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔ پس جب عورت
نے بچہ جنم دیا تو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی
کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں
سے لعان کر دیا۔ پس ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے
کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کر دیتا تو
اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ
عورت تو مسلمان ہو کر علی الاعلان ہلائی گئی تھی۔

تین طلاقیں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور
اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔

عمر بن علی، یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

مطابقت کی ہے

عروہ ابن زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ فقیہہ اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ سفاہ قرظی نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور پھر اسے طلاق دے دی اس حالت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اس کے پاس نہیں آتا اور اس کے پاس ہے بھی صرف چند روز یعنی باہر سے آپ کو خبریٰ کہ تم پہلے خداوند کے پاس اس وقت تک نہ جاؤ گے گی جب تک دوسرے خداوند نہ آیا تو

جو عورتیں حیف سے ناامید ہو گئی ہیں

جہاد کا قول ہے کہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ فلاں عورت کو حیض آتا ہے یا نہیں اور چن کا حیض آتا ہے یا نہیں اور یہ نہیں حیض آتا ہی نہیں، ان کی فکر مت کرتے ہو۔

حاملہ کی حدت وضع عمل تک ہے

ترتیب بہت اہم ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو جتنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتاب کا بڑا کلم کی بیعت نہ مانی ایک عورت کا خاتمہ نہ وقت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی۔ پس اہل بیت کے مقابل بنو نعلب نے اسے نکاح کا پیمانہ دیا تو اس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ اہل السنائی نے کہا کہ خدشا کی قسم تحریر کے لئے نکاح کرنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب تک تو بھی عدت پوری نہ کرے۔ چنانچہ ابھی وہی صفحہ ہی گزری ہے۔ تھے کہ کچھ سبب ہو گیا۔ والدہ ابھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی تو آپ نے فرمایا۔ تم نکاح کر لو۔

یزید بن حبیب کو ابن شہاب نے لکھا کہ عابد اللہ بنی عبد اللہ

نئے انہیں اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ آجہوں نے عبد اللہ بن القیم کے قتل کا قصہ سنا کہ آپ بیٹا علیہ السلام سے معلوم کریں کہ نبی کریم صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُسے کیا فرمائی دیا تھا اُس نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے یہ فرمائی دیا تھا کہ کوہِ شفاء کے بعد نکاح کر لینا

الَّتِي مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

٢٩٣ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ بَنَاتِهَا الْعُرُقِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَتْ أُخْرَى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ نَتَأَلَّى لَا حَتَّى تَذُوقِي مُسْكِنَتَكَ وَيَذُوقِي مُسْكِنَتَكَ -

بَابُ ١٩٣ وَاللَّائِي يَتَسَنَّنُ مِنَ الْحَيْضِ مَنْ
فَسَأَلَكُمْ إِنْ رُبَّمَا قَالَ مُجَاهِدًا إِنْ كُمْ
تَعْلَمُوا تَحِضُّنَ - وَاللَّائِي قَعْدَانُ عَنِ الْحَيْضِ
وَاللَّائِي كُمْ تَحِضُّنَ فَعَدَّ لَهُنَّ ثَلَاثًا
أَشْهُدُ -

بِأَمْرِ ۱۹۴۲ وَأُولَٰئِ الْأَحْبَالِ أَجَلُهُنَّ
يَقَعْنَ حَبْلَهُنَّ -

٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
حُجْرَةَ بْنِ مَرْثُودَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْمَرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ
أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمًّا مَرَّتْ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سَلَمَةُ
كَأَنَّكَ تَحْتِ مَرَّوَجَهَا تَوَلَّى عَنْهَا وَهِيَ حَبْلِي فَغَلَبَهَا
أَبُو السَّائِبِ بْنُ يَعْقُوبَ فَأَبَتْ أَنْ تَمُكَّحَهُ فَقَالَ
وَاللَّهِ مَا يُفْلِكُكَ أَنْ يُنَكِحِيهِ حَتَّى تَقْعُدَ فِي أَحَدِ الْأَعْيُنِ
فَعُكِّتُ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ كِيَالٍ ثُمَّ جَاءَتْ ابْنَتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْكِحِي -

٢٩٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدِ

أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَسَدِ قِمٍّ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسَدِيَّةَ كَيْفَ أَنْتَاهَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَتَانِي إِذَا وَصَعْتُ أَنْ أَكْبَحَ -

عروہ بن زبیر نے حضرت مسد بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
 سیدہ اسیمہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے
 کے لئے حاضر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی،
 پس اس نے نکاح کر لیا۔

مطلقة تین پاکیزوں تک خود کو روکے

ابو ہریرہؓ کا قول ہے کہ اس حدیث کے بارے میں جس نے غفلت کے اندر
 لگا کر لیا ہو وہ اگر دوسرے خاوند کے پاس اسے تین عیسیٰ آجائیں تو پہلے
 خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی خدمت، شمار نہیں
 ہوگی۔ دوسری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور دوسری کا یہ قول سفیان ثوری کو
 برآپسنا یا اس کے قول ہے کہ جب عورت کو عیسیٰ اُسے والا ہو تو اقرار نہ کرے
 کہ میں اندر جب پاک ہوئے رہا، ہو تو اقرار نہ کرے۔ اور جب عورت کے پیٹ
 میں ابھی بچہ نہ پھرا ہو تو اقرار نہ کرے۔

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

ابو شامہؓ نے کہا ہے: "حدیث میں انہیں اُن کے گھروں سے نکالنا
 اور نہ وہ آپؐ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بات کی جائے
 اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا
 بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔" ہمیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد
 کوئی ایسا حکم بھیجے (سورۃ الطلاق آیت پہلی) عورتوں کو وہاں رکھیں
 خود رستے ہو اپنی طاقت بھرے اور انہیں ضرر نہ دے کہ ان پر کسی
 کلمہ انداز حمل والی ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن
 کے بچہ پیدا ہو۔ (سورۃ الطلاق، آیت ۱-۴)۔

یحییٰ بن سعیدؓ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا
 کہ یحییٰ بن سعیدؓ بن العاص نے عبد الرحمن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے
 دی تو عبد الرحمن اُسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنا عنہا عریضہ منورہ کے گورنر عراق کے لئے پیغام بھیجا کہ اللہ سے
 ڈرو اور اس عورت کو اُس کے گھر بھجوا دو۔ مروان نے کہا کہ حدیث
 سلیمان کی رو سے عبد الرحمن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم بن محمد
 عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ (حضرت صدیقہ) تک فاطمہ بنت قیس

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَا بِيْثُ عَنْ
 هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ مَخُومَةَ أَنَّ
 سُبَيْحَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تَوَسَّتْ بَعْدَ وَفَاةِ مَنْ وَجَّهَهَا بِسَالٍ
 فَبَاءَتْ النَّثَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ
 تَنْكِحَ فَاذْنَهَا فَفَعَلَتْ.

بَابُ ۱۹۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ
 بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فَيَسْمُنُ
 تَزْوِجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حَيَضٍ بَاءَتْ
 مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ. وَقَالَ
 الزَّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهَذَا اخْتَبَ إِلَى سَفِيَّانٍ يَعْنِي قَوْلَ
 الزَّهْرِيِّ فَقَالَ فَعَمْرٌ يَقَالُ اقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا
 حَيْضُهَا وَاقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طَهْرُهَا. وَيَقَالُ مَا قَرَأَتْ
 بِسَلَى قَطْرًا إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَكِنَّا فِي مَبْطَرِهَا.

بَابُ ۱۹۶ بَيْتَةُ فَاطِمَةَ بِنْتَ تَيْسٍ وَتَوَلَّيْهِ
 اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا
 لَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ وَتِلْكَ
 حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
 لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أُمُورًا
 أَسْأَلُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَأَلْتُمُوهُنَّ مِنْ زَوْجِكُمْ وَلَا
 تَضَارَّوهُنَّ وَهِنَّ لِيَتَضَيَّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ
 حَبْلٌ لَنْ يَنْفُقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى
 قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا.

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا بِيْثُ عَنْ يَحْيَى
 بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَلِيمَانَ بْنِ دَسَالِجٍ
 أَنَّ سَعِيدَ مَا بِيْثَ لَكَرَّابَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِنَ الْعَاصِ طَلَّقَ بَيْتَ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَأَتَقَلَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمْرًا سَلَتْ
 عَائِشَةُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهَلَا مَيْمَنَ الدَّيْثِيَّةَ إِنَّ
 اللَّهَ نَادَا وَهَهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سَلِيمَانَ
 أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ

تَحْتِدُ أَوْ مَا بَعَثَكَ ثَأْنٌ يَا طَلِيقَةُ بَنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرِي عِدَّتِي فَإِلَيْكُمْ فَقَالَ مُرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنَّكَ بِنْتُ شَرِّ نَفْسَيْنِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الْفِرَارِ ۚ ۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَعْنٍ عَنْ حَبَشَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ ۚ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي قَوْلِهِ لَا سَكُنِي وَلَا نَفَقَةَ -

۳۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَتَّابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرِثَ ابْنُ الرَّبِيعِ بِعَائِشَةَ الْغَدَرِيَّةِ إِلَى نِسَاءِهَا بَنَاتُ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا ثُمَّ رَجَعَهَا إِلَيْهَا وَخَرَجَتْ فَقَالَتْ يَتَسَمَّيْنَ مَا مَنَعَتْ قَالَ الْمُسَيَّبِيُّ فِي قَوْلِ نَافِلَةَ ۚ قَالَتْ أَمَا أَنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَمَرَادُ ابْنِ أَبِي الرَّثَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَأَنَا أَنَا طَلِيقَةُ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَخِصْنِ فَخِصْنِ عَلَى نَافِلَتِهَا فَلَبِثَ بَكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِ السُّطْلَقَةُ إِذَا خَشِيَ عَلَيْهَا فِي مَكْنٍ ثُمَّ رَجَعَهَا أَنْ يَتَّخِذَ عَلَيْهَا أَذًى وَتَبَدُّدَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاطِمَةَ -

۳۰۱ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى نَافِلَةَ -

يَأْتِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَجْعَلْ لَفْسَنَ أَنْ يَكُنَّ مَا مَخْلَقَ اللَّهُ فِي الْأَرْحَامِ وَمِنْ أَلْحَفِينَ وَالْحَبْلُ -

۳۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَدْرَسَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَفْرَادَ إِصْفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِيَارِهَا لَيْسَ بِفَعَالٍ لَهَا

کا واقعہ نہیں پہنچا، انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کو بیان نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں مردان بن حکم نے کہا کہ واقعہ میں جو جھگڑا تھا وہی جھگڑا آپ کے لئے ان دونوں کی عداوت میں کافی ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس خدائے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ (دوران عدت) رہائش اور نان نفقہ کی مستحق نہیں ہے۔

عرو بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عہدار بن حکم کی نکاح میں کو طلاق دے دی گئی اور وہ چل گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے بڑا کبیدہ یہ عرض گزار ہے کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ غصہ لیا کہ اس واقعہ کا ذکر کرنے میں (اس موقع پر) کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ نے ایسا کرنے کو بہت بڑا کبایا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک پرخطر مکان میں تھیں اور اس میں بچے ہوتے خوف کھاتی تھیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت خاص مرحمت فرمائی تھی۔

جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خدشہ ہو

کہ گھر میں کوئی گھس گھس لگا یا خاوند کے اعزہ سے بدگامی کا خدشہ ہو۔

عبد اللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کا اس امر کی دلیل ہونے سے انکار کیا۔

عدوت حیض اور حمل کو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کرے

اسود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حمل اللہ جل شانہ نے جب تک سے فارغ ہو کر واپس کا اسود نہ لیا تو منصفہ چھپائے جس کے بعد اس پر انہوں کی حالت میں کھڑی تھیں آپ نے ان سے فرمایا: سرشاری یا پاک ہوئی کیا تم جس ماہ میں ہونے

سے روکو گی، کیا تم قرآن کے روز رکاز ان ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے کہیں
میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: پھر تو مجھے ساتھ چلو۔

**عدت کے دوران خیومہ کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک
یا دو طلاق میں دی نہیں**

محمد بن عبد الوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے
کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا لیکن اس نے ایک طلاق دے دی
حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک شخص کے نکاح

میں تھی پس اس نے طلاق دے دی اور اس سے دوسرا یہاں تک کہ
جب بدھ پوری ہو گئی تو اس نے نکاح کا بیخام بیخ دیا۔ چنانچہ حضرت معقل نے
اس وقت میں ہاؤنٹاں سب شمار کیا اور فرمایا کہ جب وہ اس کے قبضے میں تھی
تو دوسرا اور اب بیخام بیخا ہے چنانچہ وہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے
پس اللہ تعالیٰ نے حکم بدل فرمایا کہ جب تم عدتوں کو طلاق دو تو اور ان کی
عدت پوری ہو جائے تو اسے عدتوں کے قائلو! انہیں اس سے تہہ نہ کر دینے
خیومہوں سے نکاح کر لیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معقل کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھی تو انہوں نے
تاریخ کاریاں سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حیض کی

حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں

وہاں سے حکم دیا کہ رجوع کر لو اور اسے اپنے پاس روکے رکھو یہاں تک
کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور دوبارہ اس سے پاک ہو

جائے پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اسے طلاق دو
وہ لیکن اس کے ساتھ مباحست کرنے سے پہلے۔ پس یہی ہے وہ عدت کہ جس کے

پاس میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عدتوں کو طلاق دی جائے
حضرت عبداللہ بن عمر سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو انہوں نے ایک

شخص سے فرمایا کہ اگر تم نے میں طلاق دے دی ہیں تو عدت تم پر ہر ام
گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے بھی

اسی راوی کے ساتھ بیٹ سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اگر
تم عدت کو ایک یا دو طلاق دے دیتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس

حالت میں سے رجوع کرنا

یونس بن عیینہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

عَنْدِي أَوْ حَلَقِي إِنَّكَ لَمَّا بَسْتَنَا أَكُنْتَ أَنْصَتَ يَوْمَ
النَّحْرِ؟ تِلْكَ نَعْمَ قَالَ فَاتَّقِرِي إِذَا -

**باب ۱۹۹ وَبَعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعَدَّةِ
وَكَيْفَ يَرَا جَعُ الْمَرْأَةِ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثَلَاثِينَ -**

۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوُثَّابِيُّ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ رَوَى عَنْهُ مَعْقِلُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهَا طَلَّقَتْهُ طَلْقًا

۳۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَعْقِلٍ أَنَّ

يَسَارَ بْنَ أَبِي أَخْتَةَ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ حَلَّقَ عَنْهَا
حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَبَسَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ

الْفَأْتَلُ قَالَ: حَلَّقَ عَنْهَا وَهُوَ يَنْتَبِهُ رَعْلَهَا ثُمَّ يَحْلِقُهَا
فَمَا لَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهَا قَالَ نَزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَّغْتُمْ أَحَدَهُنَّ نِكَاحًا تَعَصُّوهُنَّ إِلَى الْخَيْرِ الْأَيَّهِ فَمَا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَعْلَيْتُهُ - فَتَوَرَّكَ

الْحُمَيْمَةُ وَاسْتَقَادَ لِمُرَاثِلِهِ -

۳۰۵ - حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ثَارِغٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً

أَنَّ وَهِيَ حَائِضٌ فَحَبَسَ وَاحِدَةً أَوْ ثَلَاثِينَ رَجُلًا
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَرَا جَعَهَا لَمْ يَسْكُرْهَا حَتَّى تَكْمُ قَرْنُ

تَحِيضٍ مِنْهَا حَيْضَةً أَهْضَى لَمْ يَسْكُرْهَا حَتَّى تَكْمُ قَرْنُ
حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَدَا أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْلُقُ مِنْ

قَبْلِ أَنْ يَجِيءَهَا نِكَاحُ الْعَدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا
النِّسَاءُ - وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا مَثَّلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ

لَا حَيْضَ لَهُمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتَ عَلَيْكَ
حَتَّى تَنْكِحَ رَجُلًا غَيْرَهُ وَرَأَى فِيهِ غَيْرَ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ طَلَّقْتُ امْرَأَةً أَوْ امْرَأَتَيْنِ
فَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِرَفْعِهَا -

باب ۲۰۰ مَرَا جَعَةُ الْحَائِضِ

۳۰۶ - حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي رَاهِمٍ

کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حاملہ تھی۔ پس میرے والد ماجد حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے اس مسئلہ پر سوال کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ رجوع کر لیا جائے اور پھر عدت پوری ہوئے سے پہلے اسے طلاق دے دی جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق فسخاً ہوگی؟ فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو باجوا اہل حق ہو جائے۔

نہاؤندہ میر جانی نے تو عدت چار ماہ و س دن سے
نہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں متونی کی کھنیر سی ہی خوشبو نہ لگائے
کوونکہ عدت اس پر بھی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْدٍ عَنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ سَأَلَ
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ
عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ أَنْ يَرُاجِعَهَا لَمْ
يُطَلِّقْ مِنْ قَبْلِ عَدَائِهَا، قُلْتُ فَتَعَدَّدَ ذَلِكَ التَّلَاقُ
قَالَ أَوَايْتُ أَنْ عَجَزُوا وَسُخِّمُوا.

باب ثَمَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ذَوْجُهَا أَرْبَعَةُ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَقَالَ الْمَرْهُومِيُّ لَا أَرَى أَنْ
تَقْرُبَ الْقَبِيلَةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْغَلِيْبُ لِأَنَّ عَلَيْهَا
الْعَدَّةَ.

٣٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَا لَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَمْدَانَ
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْبِ ابْنَةِ ابْنِ سُلَيْمَةَ
أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذَا الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْبُ
وَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَزُوِّي أَبُوهَا أَبُو سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ نَدَّعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ
بِطَيْبٍ فِيهِ صَفْرَةٌ خُلُوٌّ أَوْ بَيْضَةٌ فَدَخَلْتُ مِنْهُ
جَارِيَةً ثُمَّ سَتَتْ بِعَارِضٍهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي
بِأَطْيَبٍ مِنْ حَاجَةِ غَيْرِ أَيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَزُوِيَ بِاللهِ
وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ أَنْ يَخْتَدَّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْبُ
فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْبِ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تَزُوِّي أَخُوَهَا
نَدَّعَتْ بِطَيْبٍ فَسَتَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي
بِأَطْيَبٍ مِنْ حَاجَةِ غَيْرِ أَيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَزُوِيَ

يَا أَيُّهَا الْيَوْمَ الْآخِرُ إِنَّ تَحِيَّةَ عَلَى مَيِّتٍ كَوْنُ ثَلَاثَ لَيَالٍ
الْأَعْلَى ثَمَ دُجْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ تَرْيَبُ وَتَمُوتُ
أَمْ سَلَمَةُ تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي كُذِّبَتْ عَنْكَ

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زینبؓ کو اپنے پاس لایا تو میں نے کہا کہ میں نے تم کو اپنے پاس لایا ہے کہ تم میری بیوی بنو گے۔ حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں نے تم کو اپنے پاس لایا ہے کہ تم میری بیوی بنو گے۔ حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں نے تم کو اپنے پاس لایا ہے کہ تم میری بیوی بنو گے۔

حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں
میں حاضر ہوا جبکہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا۔ انہوں نے غریبوں
مٹکانے اور اس میں سے عورتوں کی نکاح فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے غریبوں کی
حاجت کو نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر
پر فرمانے سب سے کہ دعوت کے لئے یہ ملاح نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان
رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے تیار نہ ہوگا کہ ہے، سوائے اپنے غلام

کے کوہ جامہ ہاں دس دن ہے۔ نیز حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اُمّ سلمہ (رضی اللہ عنہا) کو فرمایا کہ ایک اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میری پیش کاغذ غیبت ہو گیا ہے اللہ اس کی آنکھ میں تکبیر ہے تو کیا میرا

سَكَتَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهِيَ تَوَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى فَيُخْرِجُهَا مِنْ خَرْجِنَ نَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ
فَالْعَدَاةُ كَمَا هِيَ وَأَمَّا عَلَيْهَا مَرَّ عَمْرُ ذَاكَ عَمْرُ
مَجَاهِدًا - وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَسَخَنَتْ
هَذِهِ الْأَيَّةُ عِنْدَ قُرَآئِنِهَا فَتَعَنَّاهُ حَيْثُ شَاءَتْ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَيُخْرِجُهَا مِنْ خَرْجِنَ شَاءَتْ
إِعْتِنَاتُ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَتَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ
شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ
فَعَلْنِ - قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْبُيُوتَاتُ فَلَسَخَنَ الْكَلِمَةُ
فَتَعَنَّاهُ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَتَتْ لَهَا -

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ
حَبِيبَةَ ابْنَةِ نَافِعٍ عَنْ مَرْثُومٍ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ
حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعْيُ أَبِيهَا عَنْ
بَطْنِهَا فَسَخَنَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي يَا قَلْبُ
مِنْ حَاجَةٍ تُولَدُ لِي بِمَعْنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
تُحَدِّثُ عَلَى مِثْلِ فَوْقِ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى نَدِيحٍ أَوْ بَعْدَ أَشْهُرٍ
وَعَشْرًا -

بَابُ مَهْرِ الْبَيْعِ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ
قَالَ الْحَسَنُ: إِذَا تَزَوَّجَ مَحْرَمَةٌ وَهِيَ لَا تَشْعُرُ
بِمَهْرٍ لَهَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُكَ
ثُمَّ قَالَ بَعْدَ لَهَا صَدَاقُهَا -

۳۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مُثَوِّبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تُسْنِ الْكَلْبِ وَحَلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ -

۳۱۵ - حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ

کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے علی جاوے یہی ارشاد باری تعالیٰ
غیر اخراج کا مطلب ہے اور اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر پورا نکل
نہیں پس واجب عدت عورت پر وہی عذر ہے و چاہے کہ یہ عذر
نقل کیا گیا ہے عطا اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے
گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو قسود کر دیا پس وہ جہاں
چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غیر اخراج فرمایا ہے عطا
کا قول ہے کہ عدت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور
عدت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں بتایا
غور پر کیا عطا کا قول ہے کہ برکت کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا

زیب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب ان کے پاس ان کے جالہ عزم
کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگوا
کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر ملے اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی حاجت تو
نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فسداتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لئے جو اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ
تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لئے خاوند کا سوگ چار
ماہ دس دن ہے۔

زمانہ کا مہر اور نکاح فاسد
جن کا قول ہے کہ اگر کسی نے لاشیٰ میں حرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو ان دونوں
کے درمیان تفریق کر دای جائے گی اور عورت کے لئے وہی مال ہے جو
وہ بچکی اور نہیں بچے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو ہر شے ملے
ابوبکر بن عبد الرحمن نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کچھ کی قیمت، کاهن کی مثالی اور بدکار عورت کی کالی کھانے
سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابومحنفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ فَكُلَّ الزَّيْبِ وَالْمُؤَلَّهِ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَيْعِيِّ وَلَعَنَ الْمُصْطَوْبَيْنِ -

۳۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتُبِ الْأَمَاءِ -

بَابُ الْمَهْرِ بَلَدًا خَوْلَ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدَّخُولُ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدَّخُولِ وَالنِّسَاءِ -

۳۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوْبَيْدٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي كُنْتُ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ فَتَرَكْتُهَا لِيَأْتِيَ اللَّهُ بِمَنْ يَكُونُ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعُجْلَانِ وَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا نَائِبٌ؟ فَأَبَا فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا نَائِبٌ؟ فَأَبَا فَقَدَرْتُ يَتَّخِذُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَيْءٌ كَذَلِكَ خَدَعْتَهُ قَالَ تَأَلَّى الرَّجُلُ مَا لِي أَتَالَ لَا مَا لَكَ أَنْ كُنْتُ مَا دُونِي أَفْعَلْتُ وَخَلَعْتُ وَمَا دُونِي كُنْتُ كَاذِبًا فَكَلِمَةُ بَعْدَ ذَلِكَ -

بَابُ النِّسَاءِ لِلنَّبِيِّ لَمْ يَفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَمْلِكُ أَنْ يَبْعِلَكُمْ بِمَا تَعْبِلُونَ بِصَيْرٍ وَقَوْلِهِ وَلِي طَلَقٌ مَتَّعَ بِمَا تَعْبِلُونَ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامَةِ مَتْعَةً حِينَ طَلَقَهَا رَوَّجَهَا -

۳۱۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْ عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْتَمِزُ جَدَّيْنِ أَحَبَّ إِلَيْنَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَوْ سَبَّحْتَ عَلَيْهَا قَالَ يَبْرَأُ سَوَّلَ اللَّهُ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے اور گودانے والی اور توڑنے اور سوڑ کھانے اور سوڑ کھلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت پر زنا مشورت کی کالی کھانے سے منع فرمایا اور قصیر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کالی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مدخل پر مہر ہے، مدخل کی تعریف اور مدخل و مہر سے پہلے طلاق دینے کے احکام

سید بن طاہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر بھرت لگائے تو وہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی بلانہ کے ایک ایسے شخص کی اس کی بیوی سے جلا کر وادی میں اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے پس کیا تم میں سے کوئی ثابت ہوتا ہے؟ جب دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے ان کے درمیان تعزیر کرادی۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا میں آپ کو ام حبیبہ سے روایت کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ اس پر بھرت لگانا جائز ہے کہ اگر میرے مال میں ایسا نہ ہو، حضور نے فرمایا کہ یہاں مال نہیں ہے تاہم اگر تم اس کے ساتھ ہو تو اس کے ساتھ جہت کر چکا اور اگر چھوڑ دو تو تمہارا اس پر کوئی قصور نہیں۔

اس کے متعدد کامیابان جس کا ضمیر مقرر نہیں ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تم کوئی مطالبہ نہیں اگر تم عدت کو طلاق و وجہ تک تم نے ان کو اتار دیا تو کیا یہ جائز ہے؟ (۲۳۱-۲۳۲) نیز فرمایا: اور طلاق والی عدت کے لئے ہر حساب محمد بن ابی نفقہ ہے، یہ واجب ہے پر نیز رسول پر اللہ جو بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں کہ لیلیٰ، تمہیں سمجھو (۲۳۱-۲۳۲) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایمان میں مستعد کیا

سید بن طاہر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم سے حساب تو اللہ تعالیٰ نے لینا ہے لیکن ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے اور عدت پر سب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ

شخص عرض گزارا تو۔ یا رسول اللہ! میرا مال بہ فرمایا: تمہیں مال نہیں
ہے گا مگر اگر تم سچے ہو تو تمہارے لئے اس کی ضرورت نہ ہو گی۔ مگر اگر تم جھوٹے
ہو تو بد بخت ہو گے تمہارا مال پر کوئی حق نہیں رہے گا۔

مَا لِي قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهِمَا قَوْلُ
بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا
فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

کتاب النفقات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فَضْلِ النِّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ فِي كَلْوَنِكَ
مَاذَا يَنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَقَالَ الْحَسَنُ: الْعَفْوَ الْفَضْلُ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَنْ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ
الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي سَعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ
تَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْفَقَ الْمَرْءُ
نَفَقَةً مِنْ أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ مَدَاقِفَ۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حُدَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْمَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ أَفْنَقُ
يَا ابْنَ آدَمَ أَفْنَقُ عَلَيْكَ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَوْرَةَ حَدَّثَنَا مَا لَكَ عَنْ
ثَوْبَانَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْقَبَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّارِعِيُّ عَلَى الْأَوْكَلَةِ وَالْمُسْتَكِينِ
كَالْجَاهِدِيِّ سَبِيلُ اللَّهِ أَوْ النَّشَاطِ الْمُسْلِمِ النَّشَاطِ الْمُسْلِمِ۔

کتاب النفقات

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

ارشاد باری ہے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کہ خرچ کریں۔ تم فرماؤ جو خرچ کرے
ان طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرمائے گا کہ کہیں تم دنیا و آخرت کے کام
سویں کر کرو (سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹، ۲۲۰) جس کا تفسیر ہے کہ اللہ تعالیٰ

عبداللہ بن حنیفہ انصاری نے حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر خدا کا حکم سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ
مال اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے
آدم کے بیٹے خرچ کر کہ تیرے اور پر خرچ کیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیرہ اور مسکین کی مدد کے لئے
جہاد و جدوجہد کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا
راتوں کو قیام کرنے والا یا دنوں کو روزے رکھنے والا۔

ف: پیرہ اور مسکین معاشرے کے بے مہارا افراد اور اللہ تعالیٰ کے بھیکیں اور بے بس بندے ہوتے ہیں۔ ان کے اندیشے اللہ تعالیٰ
اپنے صاحب استطاعت بندوں کو آزمائش ہے کہ دیکھتے وہ بے بس اور بے بس میں ان کے کام آتے ہیں یا نہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ
جو حق میں دھن سے بے کسوں کی دستگیری کرتے رہتے ہیں۔ یہ دولت، یہ طاقت، یہ استطاعت ہمیشہ نہیں رہتی۔ آخر ایک وقت وہ بھی آئے گا
جب قبر کی اندھیری کوٹھری میں بیٹھا پڑے گا۔ دولت، طاقت اور استطاعت سب چیزیں چھن چکی ہوں گی۔ قبر کی کوٹھری ہرگی اور بیکسی
وہ بے بس کا عالم ہو گا۔ کوئی خوش و غمزہ نہیں، کوئی یار و مددگار نہیں، پکارے تو کس کو پکارے، اجائے تو کہاں جائے۔ انھیں اگر بظاہر بند ہیں
حقیقت میں تو آج ہی کھلی ہیں۔ اصل تو آج مجید کھلا ہے کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دنیا میں اگر اس نے جیکسوں کو مہار دیا تھا تو آج خدا نے ذوالمن اسے مہار دے گا۔ دنیا میں اگر اس نے خدا کے مجبور اور بندے
اسے جہنم کو ان کے مکہ مکہ کے جہنم یا قاتران جہنم کا خالق آئی اے رہے نہیں جے گا کہ اللہ تعالیٰ نے خدا کے مہار دے گا۔
دنیا میں اگر اس نے بے کسوں کی دیکھیری کی تھی تو آج اللہ جل شانہ اس کی دیکھیری فرمائے گا۔ استطاعت رکھنے والے حضرات کے
لیے ضروری ہے کہ وہ یہ کس احباب میں بندوں کا نبال رکھیں۔ ان کی دیکھیری کے اپنے لیے دیکھیری کا سامان پیدا کریں۔ خدا کے
بندوں پر رحم کر کے اپنے آپ کو خدا کے رحم کا مستحق بنائیں۔ خدا ان پر رحم کرے کہ اسے جہنم کے بندوں پر رحم کرتے ہیں لہذا:۔
کہ ہر بانی تم اہل زمین پر
مظہر بان ہوگا عرش بریل پر

خدا کے بیکس اور بے میں بندوں کی بدد کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا اتاروں کو ہمیشہ قیام کرنے والے یا دوزخ کو
ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے اجر میں کم نہیں ہے۔ یہ سبھی بھی بہت ہی نفع بخش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عاصم بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ
میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مٹی ہے کیا
میں اپنے گل مال کی وصیت کروں؟ فرمایا نہیں میں نے عرض کی، آؤ سے
کی، فرمایا کہ نہیں میں عرض گزار ہوا کہ جہان کی؟ فرمایا کہ جہان کی اگر وہ
دیکھے جہان بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے
بہتر ہے کہ انہیں غنیمت کی حالت میں چھوڑ دو مالداروں کی طرح انہیں غنیمت
میں انہیں پریم جو کہ پریم کرے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ
بولن تھا کہ تم اپنی بیوی کے خیر میں اور وہ میرا مال لے لیں انہیں اس مال کا

۳۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
بْنُ أَبِي إِسْحَاقٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي دَأْنَا مَرِيضِينَ يَمُوتُ، فَقُلْتُ
لِي مَا لِي أَدْعُو عَالِي كَلْبٍ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَا لَشَطْرٍ، قَالَ
لَا، قُلْتُ فَا لَشَطْرٍ، قَالَ الشُّكُّ وَالشُّكُّ كَيْفَ أَنْ تَدْعُو
فَرَأَيْتُكَ أَغْنِيَا وَخَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعُوهُمْ عَالَةً يَتَكَلَّفُونَ
النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ لَكَ لَكَ صَدَقَةٌ
حَتَّى تَلْقَى تَرْوَعَهَا فِي أَمْرٍ أَتَى وَلَقَدْ لَقِيَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ
يُتَنَفَّعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضْرَبُكَ الْخُرُودُنْ۔

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مٹی ہے کیا میں اپنے گل مال کی وصیت کروں؟ فرمایا نہیں میں نے عرض کی، آؤ سے کی، فرمایا کہ جہان کی اگر وہ دیکھے جہان بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں غنیمت کی حالت میں چھوڑ دو مالداروں کی طرح انہیں غنیمت میں انہیں پریم جو کہ پریم کرے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ بولن تھا کہ تم اپنی بیوی کے خیر میں اور وہ میرا مال لے لیں انہیں اس مال کا

اہل دھمال کو غنیمت دینا صاحب کے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد میری
اللہ تعالیٰ سب سے ادا دے گا (یعنی مال یا غنیمت کے) (یعنی مال یا غنیمت کے) (یعنی مال یا غنیمت کے)
ہے اور اللہ تعالیٰ سے کرو جو زیر کفالت میں یہ نہ ہو کہ عورت بھی کہے کہ بچے
کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہے کہ بچے کھانا دو اور بچہ سے کام
لو اور بیٹا کہے کہ بچے کھانا دو اور کس کے سہارے پر بچے چھوڑتے
ہو لوگوں نے حقیقت کیا کہ اسے ابو ہریرہ اکیا یہ بات آپ نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں ایہ ابو ہریرہ
اپنے بچے سے کہہ رہا ہے۔

۳۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
بْنُ أَبِي إِسْحَاقٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي دَأْنَا مَرِيضِينَ يَمُوتُ، فَقُلْتُ
لِي مَا لِي أَدْعُو عَالِي كَلْبٍ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَا لَشَطْرٍ، قَالَ
لَا، قُلْتُ فَا لَشَطْرٍ، قَالَ الشُّكُّ وَالشُّكُّ كَيْفَ أَنْ تَدْعُو
فَرَأَيْتُكَ أَغْنِيَا وَخَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعُوهُمْ عَالَةً يَتَكَلَّفُونَ
النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ لَكَ لَكَ صَدَقَةٌ
حَتَّى تَلْقَى تَرْوَعَهَا فِي أَمْرٍ أَتَى وَلَقَدْ لَقِيَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ
يُتَنَفَّعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضْرَبُكَ الْخُرُودُنْ۔

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مٹی ہے کیا میں اپنے گل مال کی وصیت کروں؟ فرمایا نہیں میں نے عرض کی، آؤ سے کی، فرمایا کہ جہان کی اگر وہ دیکھے جہان بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں غنیمت کی حالت میں چھوڑ دو مالداروں کی طرح انہیں غنیمت میں انہیں پریم جو کہ پریم کرے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ بولن تھا کہ تم اپنی بیوی کے خیر میں اور وہ میرا مال لے لیں انہیں اس مال کا

سید بن سائب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ہے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جب اچھا صدمہ رہے جس کے بعد مسیر کا نام
رہے اور اس صدمہ ان لوگوں سے مگر جو زیر کفالت ہوں۔

بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ خرچ کس
طرح کریں

ابن عبیدہ کا بیان ہے کہ مجھ سے پوچھتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری
نے پوچھا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا شخص سنا ہے کہ جو اپنی بیویوں کے لئے سال
سال بھر یا اس کے کچھ حصے کے لئے خوراک جمع رکھتا ہو پوچھتے تھے کہ مجھ سے کچھ یاد
نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انیسویں کے درختوں کو
بیچ دیا کرتے اور اپنی ازواج و غلاموں کے لئے ایک سال کی خوراک روک
لیا کرتے تھے۔

مالک بن ادیس بن حداد کا بیان ہے کہ محمد بن حنفیہ نے مجھ سے ایک شخص
کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا یہاں تک کہ مالک بن ادیس کے پاس جا کر ان سے اس
بارے میں پوچھا۔ مالک بن ادیس کا بیان ہے کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو اس وقت اُن کے دربان میرا نام لے کر
کہا کہ آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت
سعد کو اجازت دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پس انہیں اجازت دے
دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے
پھر فرمایا: تم لوگ میری خدمت میں حاضر ہو کر کہو کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ
کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس
اُن دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو
سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میرے اور
اُن کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور اُن کے ساتھیوں نے
کہا کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر کے ایک کو روک کر
مٹھ کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا: جلدی نہ کرو، میں آپ کو اس معاملہ
تعمیر دیتا ہوں جس کے حکم سے تم میری کفالت کرنا چاہتے ہو۔ آپ کو معلوم ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں رہتا جو مال

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّيِّدِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ
عَنْ طَهْرٍ عَنِّي وَابْنُ ابْنِ تَعْمُولٍ۔

باب ۳۱ جِسْنُ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ سَنَةٍ
عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا دُرَيْمٌ عَنْ
ابْنِ عِيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ نَفَقْتُ
فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ لِأَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمَا أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ
قَالَ مَعْمَرٌ لَمْ يَخْفُرْ بِي، ثُمَّ دَكَّرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَا
ابْنُ شِهَابٍ الرَّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدُسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ مَحَلَّ بَنِي
النَّضِيرِ وَيَجْلِسُ لِأَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمَا۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْحَدَّادِ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ
بْنُ أَدُسٍ بِنِ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِنِ مُطْعِمٍ
ذَكَرَنِي ذَكَرًا مِنْ حَدِيثِهِ نَأْتِلُكَ حَتَّى دَخَلْتُ
عَلَى مَالِكِ بْنِ أَدُسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكُ: إِنِّي نَأْتِلُكَ
حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذَا تَأَلَّاهَا حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ
لَكَ فِي سَمْعَانٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ
يَسَازُونُ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ فَلَمَّا خُذُوا
سَلَمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَيْسَ يَرْفَأُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ
هَلْ لَكَ فِي بَنِي عُمَيَّةَ وَبَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَمَّا
دَخَلُوا سَلَمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطِيُّ عُثْمَانُ وَاصْحَابُهُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرْحِ أَحَدَهُمَا مِنْ
الْآخِرِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتَيْتُهَا۔ أَلَسْتُ كَمَا بَايَ اللَّهُ الَّذِينَ
يَبْتَغُونَ التَّسَادُّ وَالْأَرْضَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوْبِخُوا مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً

يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، قَالَ
الرَّحُطُ قَدْ قَالَ ذَاكَ، يَا ثُبُلُ عُمَرَ عَلَى عَنِّي وَعَبَّاسُ
فَقَالَ: أَتَشَدُّكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ، قَالَ قَدْ قَالَ ذَاكَ، قَالَ
عُمَرُ فَرَأَى أَحَدًا لَكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمِيرَانِ اللَّهُ كَانَ يَخْشَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا السَّأْلِ بَشَرًا
لَمْ يُعْطِ أَحَدًا عِزًّا قَالَ اللَّهُ: مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ فِي قَوْلِهِ قَبِيرًا، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا
وَدُونَكُمْ وَلَا اسْتَخَرِيهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أُعْطِيَ كُفْرًا وَ
بُغْيًا فَيَكْفُرُ حَتَّى يَبْقَى مِنْهَا هَذَا السَّأْلُ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِخُ عَلَى أَهْلِهِ فَتَقَرَّرَ
سَلْتُهُمْ مِنْ هَذَا السَّأْلِ لَقَدْ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ
مُجْعَلًا مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتُهُ، أَتَشَدُّكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ
ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسُ: أَتَشَدُّكُمْ يَا اللَّهُ
هَلْ تَعْلَمَانِ ذَاكَ؟ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَوَدَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْوَبُكْرَانَا ذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهَا الْوَبُكْرَانَا بِمَا عَمِلَ
بِهِ فَبَكَرَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا جَلِيذًا
فَأَجَلَ عَلَى عَنِّي وَعَبَّاسُ: تَذَمَّرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَكَ وَكَذَا
وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ لَهَا صَادِقًا ثَمَرًا أَشَدَّ لِي بِمَا عَمِلَ
لَهُ تَوَدَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا ذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ: فَخَبَرْتُهَا سَتَيْنِ أَعْمَلُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْوَبُكْرَانَا
ثُمَّ جِئْتَنِي وَكُلُّنَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ بِجَنَّتِي
تَسْأَلُنِي نَعِيْبُكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَأَفِي هَذَا إِصْرًا لِي
نَعِيْبُ امْرَأَتِهِ مِنْ ابْنِهَا، فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُ
إَيْنَكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَبِشَاقِهِ لَتَعْمَلَا

ہم چھوٹے ہیں وہ مدح کرتا ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دوسرے کے برابر وہی بات کہہ کر لوگ کہنے لگے کہ واقعی غصہ نہ ہی فرمایا
تھا۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی جانب توجہ کر
اور فرمایا: میں آپ کو اللہ کی قسم یاد دلاتا ہوں کیا آپ دونوں حضور
جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے؟
دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے
میں آپ حضرات کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے مال کی خصوصیت مرحمت فرمائی تھی
جبکہ یہ چیز کسی دوسرے نبی کو مرحمت نہیں فرمائی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ: اور جو قیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے
(سورہ الحشر آیت ۶)۔ یہ چیز خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے تھی خدا کی قسم انہوں نے آپ حضرات کو چھوڑ کر اپنے لئے مال جن میں
فرمایا لیکن آپ حضرات میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح بھی نہیں دے سکتا جسک
ان میں سے آپ حضرات کو عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہاں تک کہ صرف مال ہی
بہ گید پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے اپنی ارباب طہارت کیلئے
ایک سال کا خرچ نکال دیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا ہے اسے کھانا وغیرہ میں خرچ فرمایا
کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیثیت میں اس طرح کرتے رہے۔
میں ابھی تک تم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے ان بات میں
جواب دیا پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا: میں آپ دونوں کو خدا کا قسم دیتا
ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں نے کہا ہوں پھر اللہ تعالیٰ
نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں جب حضرت ابوبکرؓ نے کہا تو اس وقت تک وہ
میں اس مال کا اس طرح خرچ کرتے رہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیا کرتے تھے اللہ آپ دونوں اس وقت مرحمت فرمائے۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ
کی خواہش ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات کے گانہ میں حضرت ابوبکرؓ سے اس میں لاشی بہت
تھے حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس بارے میں سچے ہو گئے کہ وہ اپنے حق کی برکات
کو نہ دے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کو وفات دلائی تو میں نے کہا کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے دو سال آپ
پنے قبضے میں رکھا اور اس طرح عمل کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت

فِيهَا يَمَاعِلُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلَتْ بِهِ فِيهَا مُنْذُ
وَلَيْتُهَا وَإِذَا تَكَلَّمْتُ فِيهَا، فَقُلْتُ إِذْ نَعَهَا
إِلَيْكَ يَا إِلَهَ، فَمَا نَعَهَا إِلَيْكَ يَا إِلَهَ، أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ
هَلْ دَعَتْهَا إِلَيْكَ يَا إِلَهَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، قَالَ
فَأَقْبَلُ عَلَيْكَ وَمَعَابِدُ فَقَالَ لِمَا أَنْشَدُكُمْ يَا إِلَهَ هَلْ
دَعَتْهَا إِلَيْكَ يَا إِلَهَ؟ قَالَ لَا نَعَمْ، قَالَ فَتَلْعَسَانِ
مَعِي تَعَاةً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ يَا إِلَهَ، تَقَوْمُ السَّعَاءِ
كَالْأَرْضِ لَا أَفْقِي فِيهَا تَعَاةً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقْدُمَ
الْعَمَاءُ، فَإِنْ مَجَزَتْ تَعَاةً فَإِذَا نَعَاهَا كَانَتْ
أَكْفَى لَكُمْ هَا-

بَابُ كَيْفَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ
أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ أَنْ يَنْتَحَ
الرَّضَاعَةُ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بِصُغُرٍ - وَقَالَ
وَحَمْلُهُ وَفَصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا - وَقَالَ وَإِنْ
تَعَاَسَرْتُمْ فَمَنْ رَضِعَ لَهَا أُخْرَى لَيْتَقَى ذُو سَعَةٍ
مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ رِثَةً إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ
عُسْرٍ يُسْرًا - وَقَالَ يُؤْتِي مِنَ الرَّهْرِ بِي: هِيَ اللَّهُ
أَنْ تَصَارَ وَالِدَةً لِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ
الْوَالِدَةُ لَسْتُ بِمَرْضِعَةٍ وَهِيَ أَمَثَلُ لَهُ عِنْدَ
ذَا شَقِّ عَلَيْهِ وَأَمَرْتُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا
أَنْ تَأْتِيَ بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ
عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِمَوْلَا ذُو لَهٍ أَنْ يُصَارَ لِوَلَدِهِ وَالِدَةً
فَيَمْتَنِعَ أَنْ تَرْضِعَهُ ضَرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَكَانَ
جَنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ
الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَ إِذَا نَصَا عَنْ تَرْضِ
مَتْرُكًا وَتَشَارَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ
ذَلِكَ عَنْ تَرْضَا مِنْ قَبْلِهَا وَتَشَارَ بِفَصَالِهِ إِذَا مَضَى
بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا

ابو بکر کرتے رہے تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات میرا پاس آئے اور دونوں کی بات
ایک اور قصہ ایک ہی تھا۔ آپ میرا پاس اس لئے آئے کہ یہ مجھ سے اپنے جتنے کا حصہ
دیتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے والد کا پس میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ
چاہیں تو میں سے اللہ کے حوالہ اس کے شراب پر آپ کے شراب کو کرتا ہوں کہ اس کو
میں خرچ کر رہا ہوں گا۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرچ کیا اور جیسے
حضرت ابوبکر نے اسے خرچ کیا اور جیسے اب تک میں نے خرچ کیا۔ بصورت دیگر اس پر
میں مجھے گھٹو نہ کر جاؤ۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ یہ ہمیں دے دیجئے۔ پس میں
نے یہ آپ کے پر کر دیا میں آپ کو گون کو تھوڑی قسم دیتا ہوں کہ میں نے وہ مال اپنی
دونوں کو دے دیا تھا یا نہیں؟ لوگوں نے انہیں جواب دیا۔ وہ مال کا یہاں ہے کہ
پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف توجہ فرمادیں اور فرمایا میں آپ دونوں کو نیز
کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میں نے وہ مال آپ کی تحویل میں دیا تھا؟ دونوں حضرات نے انہیں

عورتیں بچوں کو پورے دو سال دو روپے لائیں
ارشاد دیا ہے۔ یہاں اور انہیں دو روپے لائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس لئے
جو دو روپے کا ہوتا ہے کہ ان کا ہے۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴ اور فرمایا۔
اور اسے اللہ سے پھرنا اور دو روپے چھوڑنا تیس جیسے ہیں ہے (سورۃ الاحقاف آیت
۵) نیز فرمایا۔ پھر اگر باہم مضائقہ کر دو تو قرب ہے کہ اسے اور دو روپے چلانے والی مل
جائے گی۔ خود روپے والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا مدد نہ ہو
لیا وہ (سورۃ الطلاق آیت ۵) اور اس نے امیر کی کاتول بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے طبع فرمایا
ہے کہ والد بچے کی وجہ سے تکلیف دی جا اور اس میں عورت ہیں ہے جبکہ والد بچے کہ
میں بچے کی دو روپے چلائی نہیں ہوں حالانکہ اس کا دو روپے بچے کی غذا کیلئے زیادہ ہوتا
ہے اور دوسری عورتوں سے دو روپے پر زیادہ تحقیق اور میرا ہے۔ پس خود روپے
چلانے سے انکار کرنے کا حق نہیں جبکہ خداوند اسے حکم اس کے مطابق نفقہ دے گا۔ پھر
اور والد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بچے کی وجہ سے والد کو تکلیف دے کہ اسے دو روپے
چلانے سے انکار کرے اور اس کا دلی دکھانے کیلئے دوسری عورت سے دو روپے چلائے لیکن دونوں
مگر رضاعتی کے ساتھ دوسری عورت کا دو روپہ چلانا چاہیں تو والد و والدہ کے لئے
کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر اگر باہم رضاعتی اور مشورے سے دو روپہ چلنا چاہیں
تو کوئی عرج نہیں جبکہ انہوں نے رضاعتی اور مشورے سے فیصلہ کیا ہو۔
فصل اللہ سے مراد بچے کا دو روپہ چلانا ہے۔
اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور

۱۰ وَجْهًا وَكَفَقَتْهُ الْوَلَدُ -

۳۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي شَرِيَابٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ جَاءَتْ هُنَّكَ بِنْتُ عَبَّادَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي سَفِيكَانَ رَجُلٌ قَسِيكَ فَكُلْ عَلَى حَرْجٍ أَنْ أُلْغِيكَ مِنَ الدُّنْيَا لَعَنَّا قَالَتْ لَا إِلَّا بِالْمُعْرَبِ -
 ۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَدَّاجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ مَجِئْتُ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةَ مِنْ كَسْبٍ تَرُدُّهَا عَنْ غَيْرِ مَرْءٍ فَلَهَا فَضْلٌ -

کے کا نفقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے شوهر کے ساتھ نکاح کیا تو میں نے اپنے شوهر کے لئے نفقہ دیا اور وہ اس سے اپنے بچوں کو کھانا پلا دیا۔ کہیں کہیں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ اگر مرد عورت کے نفقہ دے تو اسے اپنے بچوں کو کھانا پلا دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوهر کی کمائی کے مال سے اپنے شوهر کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو خریدا تو اسے واپس کر دے گا۔

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا -
 ۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ أَبِي لَيْسَى حَدَّثَنَا مَعْنَى أَنَّ قَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ (لَيْسَ مَا تُلْقِي فِي بَيْتِهَا مِنَ الرِّحْلِ وَبِلَغِهَا أَنْتَ جَاءَتْ) مَرَّتَيْنِ لَمْ تَصَادُقْهُ لَمْ تَكُنْ ذَاكَ بَعَاثَةً فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ نَجَاءٌ نَا وَكُنَّا أَخَذْنَا مِمَّا جِئْنَا لَدَهُبًا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ جَاءَ فَعَصَا بَيْتِي وَبَيْنَهَا حَشَى وَجَدَتْ بَرْدًا فَمَا فِيهِ عَلَى نَطْقِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مِمَّا جِئْتُمَا إِذَا وَدِئْتُمَا إِلَى بَيْتِكُمَا فَخُجَّتَا فَلَاشَا وَتَلَّشَيْنِ وَأَخَذَا أَفْلَاشَا وَتَلَّشَيْنِ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَتَلَّشَيْنِ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَالِدٍ -

عورت کا شوہر کے گھر میں کام کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے گھر میں کام کیا اور وہ اس سے اپنے بچوں کو کھانا پلا دیا۔ کہیں کہیں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ اگر مرد عورت کے نفقہ دے تو اسے اپنے بچوں کو کھانا پلا دے گا۔

فت: یہ بیان اسی جلد کی حدیث ۳۳۰ اور ۱۲۲ میں بھی ہے۔ نبی نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان میں سے ہر روز لکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت بگڑا اور جان راحت میں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ اور رب کریم کے عزیز اعظم و محبوب اکرم ہیں۔ جنہوں نے عود فرمایا تھا۔ یا عَائِشَةُ كُوْنِي ثَلَاثًا لَسَامَاتٍ مَعِيَ جِبَالُ الدَّهَبِ "اے عائشہ! اگر میں پاموں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ لگاؤں۔" اس کے باوجود رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے انتہا ہی عود پر یہ زندگی پسند فرمائی کہ جو کہ روٹی لکھانہ میں محکم میر ہو کہ میں اللہ وہ بھی مزارتہ نہیں بلکہ اللہ سے اور نیک ہے میں ساتھ ساتھ۔ یہاں تک کہ بعض اوقات دعائے

روز سے بھی رکھتے کہ کئی کئی روز تک روزہ چل رہا ہے اور درمیان میں نہ سحر ہی ہے اور نہ افطار ہی۔ صحابہ کرام بھی ایسا کرنے لگتے ہیں تو انھیں ازراہ شفقت روک دیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض حضرات وصال کے روز سے رکھنے سے روک کے اور عرض گزار ہوتے کہ آقا! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: **أَيُّكُمْ قَسِيئٌ يَطْعِمُهُ نَبِيٌّ تَائِبٌ وَ يَسْتَقِيمُ نَبِيٌّ**۔ تم میں جو مبیا کرنا ہے؛ مجھے تمہارا سب کھانا اور پلا تا ہے۔ **صَدَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ** واقعی حضور مبیا اس کائنات ارضی و سماوی میں نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایک بھی فرد پیدا فرمایا ہے اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا۔ اتنا اونچا مقام اور عتوڑی سی جبر کی لدنی نائنوں کے ساتھ غذا، سبحان اللہ!

کل جہاں پاک اور جو کی روٹی غذا!

اس شہنشاہ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات میں رہتے اور دنیا جہاں کی ہر نعمت و راحت قدموں میں دھست بہستہ موجود ہوتی لیکن وہ زندگی پسند نہ فرمائی۔ ہر کار سے مسکینوں کی طرح زندگی گزارنا پسند فرمایا۔ اتنا اس لیے کہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس قابل نظر نہ آیا کہ اسے منہ لگایا جائے۔ تا نیا اس لیے کہ بے سرو سامانی کی زندگی میں راحت زیادہ ہے کیونکہ جس مسافر کے پاس جتنا سامان زیادہ ہوگا اتنا ہی اسے تنگی اور پریشانی کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا، لہذا سبق دیا۔

خوش آن راہی کہ سامانے نگیرد

نمائاں اس لیے یہ زندگی اختیار فرمائی کہ امت میں اکثریت غریب کی ہوگی۔ وہ اپنی بے سرو سامانی کو دیکھ کر احساس کسری میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ ان کی غربت انھیں ترش پائے گی نہیں جبکہ وہ دیکھیں گے کہ ہمارے اللہ مادی کائنات کے سردار، محبوب پروردگار، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خزانہ الہیہ کے مالک اور نعمائے الہیہ کے قاسم ہوتے ہوئے اسی طرح زندگی گزاری اور **الْفَقْرُ خَيْرٌ** فرمایا۔ لہذا امت کے غریب اپنی غریبی، اپنی بے سرو سامانی اور تنگی دستی کو بھول جائیں گے۔ مبررات امت کے پیکر بن جائیں گے اور اختیاری طور پر آقا نے جس طرح زندگی گزاری اُس کا تصور آتے ہی کیا پکار انھیں گے۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

عائز بن جنت مینہ خاطر رہی اللہ تعالیٰ مبادا اسی شہنشاہ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے جیتی صاحبزادی ہیں۔ خدائے ذوالعز نے جنھیں اتنا اونچا مقام بخشا کہ تمام مہنہ مزدوروں کی سردار بنادیں لیکن دنیاوی حالت یہ ہے کہ زندگی بالکل سرور کو مین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح گزار رہی نہیں۔ اپنے اوتاروں سے چکی چستی قس، جس کے باطن مقدس اوتاروں میں چھلے بھی پڑ جاتے تھے۔ کیا اہل بیت الطہارہ کی محبت کا دعویٰ رکھنے والے نہایتیں کے لیے اس میں کوئی حرج و مرج نہیں؟ کیا موجودہ مسلم خواتین ان کی طرف زندگی سے کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتیں؟ — ہاں، ہاں، دیکھئے شاعر مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ان کی شان میں کیا فرما گئے ہیں:۔

مریم از یک رشتہ عیسیٰ عزیز

از تہ نسبت ناطقہ زہرا عزیز

نور چشم رحمتی عالمین

باوئے اس خلعتی مشک کشا

آں امام اولین و آخرین

مرغی براہی، شیر خدا

کَلِيلَةً مَّحِينَةً۔

بَابُ ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْلَمِيِّ عَنْ عَتِيبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ يَزِيدُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي بَرْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذْنَ خَرَجَ۔

بَابُ ۲۱۷ إِذَا لَمْ يَنْفِقِ الرَّجُلُ فِي الْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَشِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُثْمَةَ كَانَتْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يَسْطِيعُ أَنْ يَعْطِيَنِي مَا يَكْفِيَنِي وَوَلَدِي إِذَا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مَا يَكْفِيَنِي وَوَلَدِي بِالْمَعْرُوفِ۔

بَابُ ۲۱۸ حَفِظَ الْمَرْأَةُ مَرْجَعَهَا فِي ذَاتِ يَدٍ وَالتَّقْفُفِ۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الْوَلَدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ تَرَكَنَ الْإِدِيلَ نِسَاءُ تَرَكَنَّ وَقَالَ الْأَخْضَرُ مَالِغٍ نِسَاءٍ تَرَكَنَّ أَخْنَاءَهُ عَلَى وَلَدٍ فِي بَيْتِهِ وَأَرْعَاءَهُ عَلَى مَرْجَعٍ فِي ذَاتِ يَدٍ وَنَيْدٍ تَرَكَنَّ مَقَارِبَهُ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۱۹ كَسُوَةُ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْرُكَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتُ وَهَبٍ عَنْ عَمِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

بھی نہیں چھوڑا تھا

مرد کا اپنے اہل و عیال کی خدمت کرنا

احمد بن حنبلہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے دروہت میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی زوجہ مطہرہ (رحمہ اللہ) کے پاس ہوتے (کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سننے

تو تشریف لے جاتے

مرد اگر اپنی بیوی کو پورا نفقہ نہ دے

تو مرد، مردکی دینی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! ایک ایسی عورت (ان کے خاوند) ایک کجس آدمی میں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو چنانچہ میں ان کی بے خبری میں کچھ مال لے لی کرتی ہوں۔ تو یا رسول اللہ! صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اولاد کے لئے کافی ہو۔

بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری دفعہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور غمخیزوں کا جو مال ان کی گزیر میں ہو اس سے ان کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا

ترمذی بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قریشی عورت آپس کی گئی تو میں نے اسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَامٌ سِرًّا فَلَيْسَتْ هَٰذَا رَأَيْتُ
الْقَصْبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

بَابُ عَزْوَنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَلِيٍّ

۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَرِيْدَةَ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَارِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

قَالِ حَدَّثَكَ أَبِي وَتَرَكَ سُبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تَسْعَ بَنَاتٍ

فَتَرَوْنَهَا إِذَا تَبَيَّنَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَهَا يَا جَارِدُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بَكَرًا

أَمْ كَيْتِبَا قُلْتُ بَلَى فَيَتَبَا قَالَ فَكَلَّا جَارِيَةً تَلَا حَيْثُهَا

وَتَلَا مَبِيتَ وَتَلَا حَيْثُهَا وَتَلَا حَيْثُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَ

إِنَّ عُبْدًا اللَّهُ هَلْكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ كَرَانِي كَرِهْتُ أَنْ

أَجْنِبَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَرَوْنَهَا إِذَا تَبَيَّنَ فَقَالَ تَقْوَمَ عَلَيْهِنَّ

وَتُفْلِحْنَ فَقَالَ بَارَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا

بَابُ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

۳۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ

الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْكَتُ قَالَ وَلَيْ

قَالَ وَتَلَفْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَحَانٍ قَالَ دَا مِقُونَ نَكَبَةٌ

قَالَ لَيْسَ مِنْهُ عَنِّي قَالَ لَكُمْ شُهُدَانِ مَتَى بَعِثِي قَالَ

لَا أَسْطِيعُ قَالَ دَا لِعَمْرٍو حَتَّى يَسْكُنَا قَالَ لَوْ أَجَدَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرَقِي فِيهِ كُمُرٌ

فَقَالَ أَيْمَنُ السَّائِلُ فَقَالَ هَا أَكَاذُ قَالَ تَسَلُّنَا بِهَذَا

قَالَ عَلَى أَحَدِهِمَا وَمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ

بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا أَهْلُ بَيْتِي أَحَدُهُمَا فَتَأْتِيكَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَكُونَ أَيْكَبُهُ قَالَ

فَأَنْتُمْ إِذَا

کے مبارک چہرے پر نادر ملکی دیکھیں تو اسے چاڑھ کر اپنی رشتہ دار
عورتوں کو دے دیا۔

بچے کے سلسلے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میرے والد

محترم شہید ہوئے تو انہوں نے سلسلے یا اگر عاجز لوہاں ہمیشہ میں پس میں نے ایک

بیوی عورت سے نکاح کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیا

فرمایا کہ اسے جابر تم نے خاوندی کر لی ہے میں نے انہیں جواب دینے فرمایا کہ انہوں

سے یا میں سے میں عرض گزار ہوا کہ میں سے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح

کیوں نہ کیا کہ تم اس سے ملے خوش کر سنا اور وہ تم سے تم سے تم سے تم سے اور

وہ تمہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ

جب شہید ہوئے تو انہیں عاجز لوہاں ہمیشہ میں پس میں نے ایک بیوی عورت سے نکاح

کر لیا میں نے اپنے والد کی خاوندی کر لی ہے میں نے انہیں جواب دینے فرمایا کہ انہوں

سے یا میں سے میں عرض گزار ہوا کہ میں سے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح

کیوں نہ کیا کہ تم اس سے ملے خوش کر سنا اور وہ تم سے تم سے تم سے تم سے اور

وہ تمہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ

جب شہید ہوئے تو انہیں عاجز لوہاں ہمیشہ میں پس میں نے ایک بیوی عورت سے نکاح

کر لیا میں نے اپنے والد کی خاوندی کر لی ہے میں نے انہیں جواب دینے فرمایا کہ انہوں

سے یا میں سے میں عرض گزار ہوا کہ میں سے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح

کیوں نہ کیا کہ تم اس سے ملے خوش کر سنا اور وہ تم سے تم سے تم سے تم سے اور

وہ تمہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ

جب شہید ہوئے تو انہیں عاجز لوہاں ہمیشہ میں پس میں نے ایک بیوی عورت سے نکاح

کر لیا میں نے اپنے والد کی خاوندی کر لی ہے میں نے انہیں جواب دینے فرمایا کہ انہوں

سے یا میں سے میں عرض گزار ہوا کہ میں سے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح

کیوں نہ کیا کہ تم اس سے ملے خوش کر سنا اور وہ تم سے تم سے تم سے تم سے اور

وہ تمہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ

جب شہید ہوئے تو انہیں عاجز لوہاں ہمیشہ میں پس میں نے ایک بیوی عورت سے نکاح

کر لیا میں نے اپنے والد کی خاوندی کر لی ہے میں نے انہیں جواب دینے فرمایا کہ انہوں

تذکرہ ان احادیث میں سے ایک حدیث ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لے جانے کا حکم دیا تھا۔ ملائے اعلام کی تصانیف وغیرہ میں اس کے واضح بیانات

موجود ہیں۔ چنانچہ شام بخاری امام احمد حنبل علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے: **یَنْخَضُ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ (مواہب لدنیہ)** کہ آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیا کرتے تھے۔
 یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حواشی سے تھی
 امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب الدنیہ کی شرح لکھتے ہوئے لکھا ہے: **(مِنْ الْأَحْكَامِ) وَتَحْتِیْهَا** یعنی صرف یہ اختیار احکام ہی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ دوسری باتوں میں بھی حاصل تھا۔ **نَاقِمُ الْخِلَافَةِ** امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

(المترقی ۹۱ ج ۱) نے اپنی رائے ادا انتہائی ایمان افزہ تصنیف خاصہ میں لکھی ہے: **یَا أَبَا سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**

مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ (مواہب لدنیہ) جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیتے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں پانچ واقعے پیش کیے۔ امام سیوطی اس کی مثالیں پیش کرنے لگے تو پانچ وہی واقعے بیان کیے اور ان پر پانچ واقعات کا مزید اضافہ کیا جس سے دس واقعات ہو گئے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرتے بیٹھے تو ان اضافی واقعات میں سے تین کو ترک کر کے صرف سات واقعے یہ بیان کیے اور چند واقعات کا اپنی علمی وسعت کے باعث اضافہ فرمایا۔ اس کی بعد **بِأَمْرٍ** واقعات احادیث مطہرہ سے پیش کر دیے۔ **ذَلِكَ فَهَلْ يَتَّبِعُهُ مَنْ يَشَاءُ**

یہ مضمون الفاظ کی بیشی کے ساتھ خود اسی جلد میں حدیث ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴ کے اندر بھی موجود ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے اندر ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ وہ مہملین خداوندی (مردوں بن نہیں) والے زاویہ نظر کے حامل ہیں۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اور خدا واد نصائص کا کہاں سے اقرار کریں جبکہ ان کی نظر میں حضور اور دوسرے عام انسانوں میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں کہ حضور پروردگار کوئی امت یا جماعت انسانی پر قبضہ نہ کرے۔ ان کے نزدیک اس کے سوا حضور میں اور دوسرے انسانوں میں علم یا اختیار کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

جبکہ شریعت اسلامیہ کے عقیدہ شان رسالت کے آثار کا متزاہد اور کلمہ گری کی نفی قرار پاتا ہے۔
 انگریزوں نے اپنے دور اقتدار کے اندر توہین شان رسالت کا پروا نہ کیا اور اس تحریر کی اپنی اسلام دشمنی کے تحت دل کھول کر دیکھ کر جب اس شرارت نے زور پکڑا تو قدرت نے سوائے قہر کے ایک عجیبانہ اور پر دل و شمع رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء) کو پیدا کر دیا جنہوں نے ملحقہ پرگشت خان رسول کے سارے مہم نظروں کا ناطقہ جد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا واد اعتبارات ثابت کرنے کی غرض سے انہوں نے الامن والکل کے تاریخی نام سے ایک ایمان افزہ تہذیب سوز رسالہ لکھا جس میں کچھ اس آیتوں اور جن سوا حدیث کے ساتھ مجرب پروردگار کے خدا واد اعتبارات ثابت کیے ہیں اور ثابت کر دکھایا ہے کہ خدا نے اپنے مجرب کو دفع البلاء اور مشکل کشا بنا دیا تھا۔

یہ ایمان افزہ رسالہ ۱۳۱۰ھ میں لکھا گیا تھا اور اب ۱۴۱۰ھ میں پوری پوری مدنی گزری لیکن کسی بڑے سے بڑے گستاخ رسول یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا واد امتیازی علوم و اعتبارات کا انکار کرنے والوں سے جواب نہیں بن سکتا اور نہ تو کیا تک جواب دے سکتے ہیں۔ اس رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے چودھوی مدنی کے محفوز برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:۔

صاح شہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں

ہوک جو گیا۔۔۔ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا الام ازاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا گناہ
مذکر پہنچنے کے روز نہ رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں غصے سے حدوتہ اٹھ کر
لائے گئے۔ حضور نے فرمایا انہیں بحیرات کر مے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی کو آج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر خالی
ہے۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَتْ مَالِمْ صُلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْ كَرِهَتْ

حَتَّى بَدَتْ تَوَاجِدُهُ وَقَالَ إِذْ هَبْ قَاطِعَةً
أَهْلَكَ
یہاں تک کہ وہ بیان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر
والوں کو کھلا دے۔

مسلمانوں کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا؟ سوا دو میں غصے سے کہار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کو، کفارہ ہو گیا۔۔۔ واللہ
یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ان یہ بارگاہ بیکس پناہ اَوْ لَيْتَكَ الْيَتِيمَ
يَتِيمًا اللَّهُ تَتَبَّعَ حَقَّ سَلَتِ۔ کی طائفت گبری ہے۔ اُن کی ایک نگاہ کرم کی بارگاہ عنایت کر دیتی ہے۔ جب تو ارم المومنین
مَلْ جَلَّالَہُ نے گناہ کاروں، خطا کاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَكَفَرُوا
(الایہ) گناہ کار تھا سے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرمائے تو اللہ تعالیٰ کو قربہ قبول کرے والا مہربان پائیں والحمد
للہ رب العلمین۔

صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
ہے نیز حاکم نسی میں مولانا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سنہ۔ ارشاد فرمایا:۔
كَلِمَةُ أَنْتَ وَبَعِيَّتُكَ فَكَقَدْ كَفَرْتَ اللَّهُ عَذَابُكَ
تو اہل تیرے الی و عیال یہ کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

یاد میں ہے۔ فرمایا:۔

كُلُّ أَنْتَ وَبَعِيَّتُكَ فَكَقَدْ كَفَرْتَ اللَّهُ عَذَابُكَ
تو اہل تیرے بال بچے کہیں تجھے کفار سے
کھائیتہ کرے گا اہل تیرے بعد اہل کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابوداؤد میں امام ابن شہاب زہری سے ہے۔
إِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ
فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَدَلَةٌ مِنَ التَّكْفِيرِ۔

اللہ جل جلالہ کے لیے یہ خاص شخص مذکورہ سے گناہ۔ یعنی اس حدیث و وجہ آخر۔ یعنی اس حدیث میں مذکور ترمیمات
بھی ہیں۔

وارث بھی اسی طرح نقل فرمادیں

اور کیا اس میں سے عورت کے ذمے بھی کوئی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ نے وہ روئے
کہ مثال بیان کی کہ میں سے ایک کو لگا تھا۔۔۔ (سورہ نحل)
یہ جب بنت ابی سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

بَابُ دَعْوَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَالِكَ وَ
هَلْ عَلَى الْوَارِثَةِ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ إِلَى تَوَلَّاهُ حِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ
۳۷۴۔ حَكَاهُ أَبُو مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ

کی کہ میری گزاری ہو۔ یا رسول اللہ اگر ابوسلمہ کی اولاد میں خرچ کروں تو
میرے اس کا اجر ہے؟ ایک میں نہیں اس کس پر میری حالت میں نہیں چھوڑ
سکتی کیونکہ وہ میری اولاد میں ہے۔ ارشاد فرمایا:۔ ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ
کرو گی اس کا تمہیں اجر ہے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چند عرس گزار
ہوئیں۔ یا رسول اللہ ابوبکر (میرا خاوند) ابوسفیان ایک نیک آدمی ہے اس
کی میری اولاد میں ہوگا اگر میں ان کے مال سے اتنا خرچ کر دوں جو میری اولاد میں
اولاد کے لئے کافی ہو تو میرا کیا اجر ہوگا؟ فرمایا:۔ تمہیں جو کچھ
حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑا ایسا کچھ چھوڑے
لو ان کا میں تو وہ وارثوں

حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے
تھیں کہ اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر
مال چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے ہوئے مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی
نماز جنازہ پڑھو لوجب اللہ تعالیٰ آپ پر خوشی کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا
لو میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں پس آہن ایمان میں
سے جو اس حالت میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو تو اس کی اولاد میں میرا اجر ہے
اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

بچہ دایہ وغیرہ کو دو دو پلائے گئے لئے دینا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو حرم نبوی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ آپ میرا دوسری بہن بنت ابی
سفیان کو بھی اپنے نکاح میں لے لیں۔ فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند
کرتی ہو عرض کی ہاں اور ویسے ہی میں آپ کے پاس تمہارا دشمن ہوں،
پس نہ میں چاہتی ہوں کہ بھلائی میں اپنی بہن کو بھی شریک کر لوں۔ فرمایا
یہ بات میرے لئے حلال نہیں ہے میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ
میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ درجہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا
چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا درجہ بنت ابوسلمہ سے؟ میں نے عرض
کی، ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم، اگر وہ میری ریسہ بھی نہ ہوتی
چہر بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میری رضائی بیٹی ہے ابھی

وَهَيْبُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرِ
فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِشَارِكِهِمْ هَذَا
وَهَذَا إِنْ بَنَاهُمْ بَنِي تَالِ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ
۳۳۸- هَلْ لَنَا مِنْ أَجْرِ بَنِي يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ عَنْ
هَاشِمِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ يُجْعِلُ لَنَا
مَنْ جَعَلْنَا أَنْ نَحْمِلَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيُنِي وَبَنِي تَالِ هَذَا بِاللَّهِ
بِأَنَّكَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ كَلًّا وَضِياعًا فَآلِيَّ

۳۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُمَرَ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُورِثُ
بِالْوَحْلِ الْمَتْرُفِي عَلَيْهِ الَّذِينَ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِأَبِيهِ
فَضْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَضَاءً صَلَّى وَآلِ تَالِ لَسَيِّدَانِ
صَلُّوا عَلَى مَا جَعَلُوا لَنَا نَحْمِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْحَ قَالَ كُنَا
أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ضَمَنَ تَرَكَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ
تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى تَفَاتُؤِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

بَابُ الرِّضَاعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهَا
۳۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُمَرَ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ مَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُرِيكُمْ أَخِي ابْنَةَ أَبِي سَفْيَانَ
قَالَتْ وَجْهِيَنَّ ذَاكَ قُلْتُ فَعَمَّ لَسْتُ لَكَ بِمَخْلُوبَةٍ وَأَحَبُّ
مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أَخِي فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ لَأَكْجَلُ فِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا نَحْدَثُ أَنَّكَ تُرِيدُ
أَنْ تَكُنَّ دُرَّةَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ لَوْ كُنْتُ
مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ مَعْنَى دُرَّةَ

اور ابوسلمہ کو تو جسہ نے دودھ دیا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بیٹیاں میرے لئے پیش نہ کیا کرو۔ ضعیف، زہری، عروہ نے فرمایا کہ توبہ کو اہلبیت نے آزاد کیا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو ہر بیان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کھانوں کا بیان پاک روزی کھاؤ

ارشاد ربانی ہے: پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمیں روزی کی دی۔ نیز فرمایا: پاک چیزوں سے خرچ کرو جو تم کھاتے ہو۔ نیز ارشاد ہوا: پاک چیزوں سے کھاؤ اور پاک چیزوں سے کھاؤ۔

حضرت ابو موسیٰ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کرنا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ انھوں نے قیدی کو مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانا کھانا دیا۔

وہم کی ان کے حضور کے وصال تک کبھی میں روزی کے لیے کھانا نہ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھانا کھاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کرنا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ انھوں نے قیدی کو مراد ہے۔

أَبَا سَلَمَةَ كُتِبَتْ لَهُ نَهْيُهُ عَنْ بَنَاتِهِ أَنْ يَأْكُلْنَ وَلَا أَخَوَاتِهِمْ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ كُتِبَتْ لَهُ نَهْيُهُ أَنْ يَأْكُلَ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاطعمه

بِأَنَّ دَقُولَ اللَّهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقُولِهِ أَتَقْوُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقُولِهِ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَسَوَّوْا الْبَرِيضَ وَكُلُوا الْقَائِي قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا فِي الْأَسِيرِ

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَحْشِي تَقِيصَ وَفَعَلَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَسَوَّوْا الْبَرِيضَ وَكُلُوا الْقَائِي قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا فِي الْأَسِيرِ

میں نے آپ سے آئیں پڑھ کر سنانے کے لئے کہا تھا مالا نگہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جانتے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: - خدا کی قسم، اگر میں مہمان بنا کر گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اور نشوں کی دولت سے بھی زیادہ مغرب ہوئی۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

دوبہ بن کيسان نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لوگوں کی حالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: - بر خود را بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھانا کھا رہا ہوں۔

سامنے سے کھانا

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

دوبہ بن کيسان ابوالنعیم نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

دوبہ بن کيسان ابوالنعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیب عمر بن ابوسلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

سارے برتن سے کھاتے پھرتا

جبکہ سامنے کھانے والے کو یہ بات ناگوار نہ گزرتی۔

اللَّهُ ذَاكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِمَنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهُ لَقَدْ اسْتَفْتَاكَ الْآيَةُ وَلَوْلَا أَنْفَرَانَهُمَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهُ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ الْحَبَّ إِلَى مَنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُبِّهِ النَّعِيمِ -

باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ

بِالْيَمِينِ -

۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدَايَ تُطَيِّشُ فِي الْقَصْحَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا ذَاكَ تِلْكَ طَعَمْتِي بَعْدُ -

باب الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُودَا اسْمُ اللَّهِ وَلِيَا كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ -

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُلْحُلَةَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكُنْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فُجِعَلَتْ أَكُلُ مِنْ دَوَاحِي الْقَصْحَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ -

۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ زُمِعَ زَيْبَةُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ -

باب مَنْ تَبَتَّعَ حَوَالِيَ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ تَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً -

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
إِنْ خِيفَ طَعَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ
مَنْعُهُ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ أَهْبُتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزْلَ آيَةِ يَنْتَبِهُ الدُّبَّاءُ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ
قَالَ فَلَمَّا أَذِنَ أَحَبُّ الدُّبَّاءِ مِنْ يَوْمَئِذٍ -

عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روزی نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے لایا جو اس نے آپ کے لئے
تیار کر دیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ گیا میں نے دیکھا کہ حضور پالنے کی ہر جانب سے کتہ دلاش کر کے
نکل رہے تھے اس روز سے میں بھی کتہ کو غایت درجہ پسند کرتا ہوں۔

نوٹ: ایک صحابی نے سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو کچھ نہ سنیے گا کام کرتے رہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حضور
کے ساتھ شریک دعوت تھے۔ سامع غارت نے آپ کے لیے خوراک والا گوشت پکایا تھا جس میں کتہ بھی ڈالے تھے۔ دوسری کسی حدیث
میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کتہ کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اس روز جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سنان کے پیالے میں سے کتہ کے تکتے تلاش کر کے تناول فرماتے تھے تو اس روز سے میں کتہ کو بہت ہی پسند کرنے لگا۔
یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب اپنی پسند اور ناپسند کر بالائے طاقت رکھ دیتا ہے اور اسے پسند کرنے لگ جاتا ہے جس کو اس
کا محبوب پسند کرے اللہ ہر اس چیز کو ناپسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند نہیں ہے۔ جس چاہیے کہ گفتار اللہ کر دے میں،
صورت اللہ میرت میں، آئینے اللہ میٹھنے میں، غرض کہ ہر معاملے میں اس محبوب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں جو صورت مخلوق ہی کا محبوب
نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے اور جس کو محبوب بنائے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے۔ یہ ورد و گاہ عالم نے اس بارے میں فرمایا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝

(اے محبوب) تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میرے فرمان پر چلو، اللہ تمہیں دوست
رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ بخشنے والا

مہربان ہے۔

(۳۱:۳)

یہ قول نصیب اللہ کے محبوب کا اتباع کرنے والے خدا تعالیٰ سے ہے جس نے تمہارے گناہوں کو اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

آسان مشکل میں یوں سمجھ لیجئے:

- ۱۔ اللہ تعالیٰ اُسے محبوب بنائے گا۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرمائے گا۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔
- ۴۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔

سبحان اللہ! یہ چیزیں کی باتیں تو ان کے سوا اللہ کیا چاہیے۔ اسی لیے تو سرزمین پاک دہند کے ایثار و محبت لیا خاتم المحققین
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ) نے اہل ایمان کو تلقین فرمائی ہے:۔
اگر غیرِ حق دنیا و مقنی آجرو دلی!!
بدگامش بیاد ہر چہی عواہی تنان

بَابُ التَّيْمَنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْمَانِكَ -

۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ أَنَّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دُرَيْمٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ التَّيْمَانَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْرٍ وَنَجَافٍ وَتَوَجَّهَ وَكَانَ تَأَلُّفًا بِوَاسِطَةٍ قَبْلَ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ -

بَابُ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ -

۳۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَيْمَنُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأَبِي سَلِيمٍ لَقَدْ سَبَحْتَ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجَوْعَ فَكُلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْدَامًا مِنْ شَعِيرَةٍ كَمَا أَخْرَجَتْ خِمَارًا أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ تَعَمَّدَ شَيْءًا حَتَّى تَرَى وَرْدَتْنِي يَبُحُّهُ ثُمَّ أَرَسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَاهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّجْدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَمِعْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلْتُكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَطْنَاءُ لِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْنِ مَعَهُ تَوَمُّدًا فَانْطَلَقَ فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى حَيْثُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَمْرَ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَنَاسٍ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ -

قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے

حضرت عمر بن الخطاب سے رسول خدا نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، اچلیں مبارک پہنچنے اور کھانگی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا فرماتے تھے اور ماوی نے اس سے پہلے واسطہ میں کہا تھا کہ کام میں ایسا ہی کرتے تھے۔

جو سوٹ بھر کر کھائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطالب صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے اگر یا جب کوک کی ہو سے چند پس کیا تمہارا پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جوابی کہ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا روٹہ لے کر اس کے ایک حصے میں دو روٹیاں پھیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی روٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے روٹہ کھانی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں شے کو کھا تو دیکھا کہ شیعہ رسالت سجدہ سری میں جلوہ افروز ہے اور گروہا گروہہ پیر و آسمان جو میں میں ان کے پاس جا کر پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ابوطالب نے بھیجا ہے وہ میں نے انہیں جواب دیا۔ فرمایا۔ کھانا دے کر باؤ کا لیاں ہے کہ میں نے پاں کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے روانہ ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابوطالب کے پاس آسنا۔ حضرت ابوطالب نے کہا۔ اے ام سلمہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لڑکیوں کو ساتھ لے کر بہاؤ کریں غاسے پر شریف لادے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر سزا دیتے ہیں پس حضرت ابوطالب استقبال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک

آگے جا پہنچے پس حضرت ابوطالب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! جو کچھ تمہارا پاس ہے اسے لے آؤ۔

وَعَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَنْتِي يَا أَمْرُكُمْ مَا جِئْتُمْ
فَأَنْتَ بِذَلِكَ الْخَبَرِ فَأَمَرِيهِ فَجِئْتُ وَنَعَصْتُ
أَمْرُكُمْ عَكَتْ لَهَا فَادَمَّتْهُ فَقَالَ فَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ
قَالَ أَلَمْ تَنْزِلْ لِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَزَلْتُمْ فَكَلُوا لِحْتِي شَيْعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَنْزِلْ لِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَزَلْتُمْ فَكَلُوا لِحْتِي شَيْعُوا
ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَشْرَقَ أَذِنُ الْعَشْرَةِ فَأَكَلُوا الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ
شَيْعُوا الْقَوْمَ ثَمَانُونَ رَجُلًا

۳۴۹۔ حَكَاتُ أَمْرِي حَدَّثْتُ مَعْمَرًا عَنْ أَبِيهِ
قَالَ رَحَلْتُ أَبَوَيْهِمَا أَنْ يَصْنَعَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ
رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ خُزْءٌ فَيُحْمِلُهُ فَيَقْرَأُ رَجُلٌ
مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَرِيقًا يَغْنَمُ بِسَوْفِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيرٌ أَمْرُ عَطِيَّةٍ أَنْ قَالَ حَبَّةٌ
تَأْكُلُ لَابِلٌ بَعِيرٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصْنَعَتْ
فَأَمَرَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَادِ الْبَطْنِ
يَسْهُوِي وَأَمَرَ اللَّهُ مَا مِنْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً الْأَقْدَمُ
حَزْلَةً حَزْلَةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِي إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا
إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا أَخْبَاهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ يَهْأَنُصَحِينَ
فَأَكَلْنَا الْجَمْعُ وَشَبَعْنَا وَفَضَّلْنَا فِي الْقَصَصَاتِ
فَصَنَعْتُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

انہوں نے وہی روئے اس پیش کر دیا۔ آپ نے انہیں قوت سے کا حکم دیا اور انہیں
والی کر پیدہ بنا دیا گیا پھر اس پر جبرائیل تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دے دو
پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے حکم پر جو کر کھا لیا اور پیٹ گئے پھر فرمایا
کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے
بھی پیٹ جو کر کھا لیا اور پیٹ گئے۔ اس کے بعد دس آدمیوں کو اور اجازت دی
گئی اس طرح پچھتے ہی حضرات تھے سب نے حکم پر جو کر کھا لیا اور کھانے
والوں کی تعداد اسی تھی۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک
سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک سو تیس افراد
تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کیا کسی
کے پاس کھانا ہے؟ اس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع کے
لگ بھگ کھانا تھا۔ پس اسے گوندھا گیا۔ اسے میں ایک لبا
تڑکا مشکہ ریڑ کو ہکتا ہوا آگیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تم جینے یا علیہ اور میرے طور پر
(کوئی بکری) اورینے کے لئے تیار ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں بلکہ میں
ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی کھجی بھرتے کا حکم
فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو
اس کھجی سے حصہ مل گیا، جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور
جو موجود نہ تھے ان کا حصہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر بکری کا گوشت دو گندوں
میں نکالا گیا پس ہم سب نے حکم پر جو کر کھا لیا اور دونوں گندوں میں
بچا بھی رہا، جو ہم نے اونٹ پر لاد دیا جس طرح فرمایا۔

فت: گوشتہ حدیث کے اندر ہے کہ پروردگار عالم کے با اختیار مجبور ہے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چند روٹیوں
کا مالیدہ ہوا اس سے اسی صحابہ کرم کو شکم بھر کر دیا۔ اس حدیث ۳۴۹ کے اندر ہے کہ ایک صاع جو کے آنے کی روٹیوں اور ایک
بکری کے گوشت سے وہ ایک کے خلیق اعظم کے شے رسالت کے ایک سو تیس آدمیوں کو شکم بھر کر دیا اور دونوں گندوں میں گوشت بچا بھی
راہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اونٹ پر رکھا۔ نیز اسی ایک بکری کی کھجی بھرتی گئی تھی جس میں پرستے ایک سو تیس
حضرت کو حصہ مل گیا تھا۔ سبحان اللہ!

اللہ اکبر اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم رسولی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیب چاہتے اور جہاں چاہتے اپنے چاہنے والوں کو نوازتے رہتے۔

نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کھانا کہاں سے کھایا یا نہیں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کہاں سے پویا۔ جب چاہا تو ایسے دست گیری فرمائی جس پر خود شانیں سرگیزی کو بھی باز رہے۔ جب چاہا تو اسے رسالت کے پروانوں کی ایسے حاجت روائی کر دی جس پر خود شان حاجت روائی کو بھی فخر ہے۔ جب چاہا تو شمع ہدایت کے جاں نثاروں کی ایسے مشکل کشائی فرمادی کہ خود شان مشکل کشائی بھی اس پر ازاں ہے۔ جب بھی اپنے سچے غلاموں میں اپنی برگزیدہ امت کے برحق غلاموں یعنی اپنے سچے اور عظیم الشان خادمین یعنی اپنی امت کے سچے اہل بیت شال مجددوں کو کسی بلا اور مصیبت میں مبتلا کیا تو ایسے حیرت انگیز طریقے سے وہ بلا دفع فرمائی جس پر شان واقع اہلانی میں دیدہ حیران ہو کر سر جا کھد اٹھتی ہوگی۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے خالق و مالک نے انھیں اپنی ملک کی تیک فرمائی۔ اپنی عدالت میں ان کی بادشاہی بنائی۔ زمین و ملک اللہ ساک و ملک کو ان کے تابع فرمان کیا۔ دوزخ و عالم میں ان کا سکھ رواں فرمایا۔ انھیں اپنی ساری کائنات کا مالک و مالک علی الاطلاق بنایا۔ اپنی نعمت کے عزائوں کو اپنے بندوں میں بانٹنے کے لیے انھیں قائم مقرر فرمایا۔ سب کو ان کے لیے دم سے وجود میں لایا۔ اعدان کو مرث

اپنی صرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ ساری کائنات کو جہاؤ و لک فرما کر ان کے دہر بھیجا اور جھکیا اور انھیں صفت اپنا ہی دست نگر رکھا اور کسی بھی دوسرے کا دست نگر نہ بنایا۔ انبیاء و صلین تک کہ لَقُوا مَعْنٰی یٰم وَ لَقَدْ تَصَوَّرْتُمُ الْکَافِرِیْنَ حَتّٰی اِذَا اُخْرِیْتُمْ مِنْ دَارِکُمْ وَ لَقَدْ تَصَوَّرْتُمُ الْکَافِرِیْنَ حَتّٰی اِذَا اُخْرِیْتُمْ مِنْ دَارِکُمْ وَ لَقَدْ تَصَوَّرْتُمُ الْکَافِرِیْنَ حَتّٰی اِذَا اُخْرِیْتُمْ مِنْ دَارِکُمْ۔ بنایا۔ ان سے روگردانی کرنے والے طبردار و توحید کے گلے میں نسبت کا طوق لٹکایا۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ رب العالمین نے انھیں رحمتہ للعالمین بنایا ہے۔ کہ تا سب کچھ وہی ہے، ویتا سب کچھ وہی ہے۔ لیکن ان کا دہر سے، ان کے اظہار و ان کے وسیلے سے، ان کی ماطر اور ان کے ہر نہ کی وجہ سے۔۔۔۔۔ دیکھو! ان کے مخلوق کو خالق کا پتہ انھوں نے بتایا۔ مخلوق کو خالق کے سامنے انھوں نے جھکیا۔۔۔۔۔ یہ صلاحیت اور یہ خصوصیت صرف اسی ایک بزرگ بکری میں ہے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان وہی تنہا وسیلہ و واسطہ ہیں۔ ان کا ایک ہاں خالق کی طرف ہے اور دوسرا مخلوق کی طرف۔ اُدھر سے لے سہ ہیں اور ادھر سے رہے ہیں۔ نہ رب العالمین کے عزائوں میں کئی آدمی ہے اور نہ رحمتہ للعالمین کے دست کرم ٹھکے ہیں۔ دینے والا دے لے ہے، بانٹنے والا بانٹ رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، کھانے والے کھا رہے ہیں جبکہ بعض وہ بھی ہیں کہ کھانی پر انکار بھی کرتے اور غرور رہے ہیں۔ اُسے افسوس!

تیرا کھانی تیرے غلاموں سے انھیں
میں سکر عجب کھانے فراتے والے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ہمیں مجبوریں اور پانی دونوں پسینوں یا انسداد علی کلی تھیں
اندر سے، انگڑے اور مریض پر کوئی صبر نہ نہیں ہے
(سورۃ التمد، آیت ۹۱)

حضرت سعید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر غیر کی طرف نکلے۔ جب ہم صحابہ کے ساتھ

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا
مَنْصُورٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَدَّتْنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ شِعْمَكُمُ الْأَسْوَدِينَ
الْقُبْرَاءِ وَالنَّعَاءِ
۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ الثَّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْقُدَيْسِ أَقْبَلَ يَحْيَى بْنُ خَبِيرٍ عَلَى دَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَلْحَا بْنِ قَلْبُشٍ فَلَمَّا أَتَانَا كُنَّا مِنْهُ كَمَرْءٍ عَابَسَا وَكُنْصُصُوا وَمِنْهُمْ نُسَا فَمَضَى بَيْنَا وَالْمُعَرَّبُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُبْحَانَ سَبْعَةِ مِائَةٍ عَشْرًا أَوْ بَعْدَ.

بَابُ الْخَيْرِ الْمَرْقُوقِ وَالْكَلْبِ عَلَى الْبُكَوَانِ وَالشُّفْرِ ۲۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَافٍ حَدَّثَنَا هُتَمَارٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خُبْرٌ مَرَلَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ الْيَتِيمُ مِنْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لِقُرْبَتَا وَلَا سَاءَ مَسْرُطَةٌ حَتَّى لِقَى اللَّهَ.

۲۵۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ سَكْرَةً قَطْرَةً وَلَا خَيْرَ لَمْ يَرُقْ قَطْرَةً وَلَا أَكَلَ عَلَى خِرَابٍ قَطْرَةً قِيلَ لِقَتَادَةَ نَعْلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ.

۲۵۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ اللَّهِ سَمِعَ أَنَسَ يَقُولُ قَامَ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِيمِي بِصِفَتِهِ قَدْ عَوَتْ الْمَسْكِينُ إِلَى فَلْيَعْتِمِدْ أَمْرًا بِالْأَنْطَارِ فَهَسِبْتُ فَلَمَّا مَدَّ إِلَيْنَا قَالُوا لَاحِظُوا وَالسَّمَنُ وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ أَنَسٍ يَخْبِئُهَا الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نَظِيمٍ.

۲۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاذٍ أَنَّهُ سَمِعَ هُتَمَارَ بْنَ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبٍ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يَجْعَلُونَ ابْنَ الرَّبِّ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ الْأَيْتَمِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا يَتِيمُ أَتَلْعَمُ بَعِيدًا وَنَاكَ بِالْأَيْتَمِ حَتَّى تَقْدَرِي مَا كَانَ الشُّطْرَانُ إِنَّمَا كَانَ

پر تھے۔ یحییٰ زادی کا بیان ہے کہ میںا خیر سے ایک منزل دو رہے ہاں وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے ساتھ شہزادہ پیش کیے جا سکے پس ہم نے انہیں گھولا اور ان میں سے کھا ہر آپ نے اپنی طلب فرمایا اور ان کی اور ہم نے ان کی کھانیں کیں ہر آپ نے ہمیں ناز و محبت فرمائی اور تازہ و خوش نہیں کہہ سکیاں مادی کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے سنا کہ حضور نے منگو کا گڑ (تھوڑا دوسرے اور نہ کھانے سے پہلے)

پیشگی روٹی اور خروان سفر پر کھانا

ہم نے قناد سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کا نعلبانی بھی حاضر خدمت تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشگی روٹی (جوانی) شوق نہیں فرمائی اور نہ گدے کا بھنا ہوا گوشت تیار فرمایا یہاں تک کہ کب بارگاہِ خداوند کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چوٹی (مٹھری) میں کھایا ہو یا پیشگی روٹی (جوانی) کھائی ہو یا کبھی مسند پر کھانا کھایا ہو۔ قناد سے کہا گیا کہ پھر آئیں وہ جس مسند پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ درخروان پر

عید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ہے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں کھانا کھا تو مسلمانوں کو ان کا دل کھانے کی دعوت دینا چاہا آپ کے حکم سے درخروان کھایا یا اس پر کھیں یا نہ کھیں کھانا کھایا۔ قرآن حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ زفاف کیا پھر درخروان پر چسے۔

راہ میں چایا گیا

عمرہ کے وہب بنی کسان سے روایت کی ہے کہ شامی سفر کے طور پر۔ حضرت زبیر سے ذات اعلیٰ (دیکھ کر دل) والی آگیا تھا کہ تھے ان کی دھواں مابعد حضرت اسماء نے ان کو پالنے سے شروع کیا وہ ہمیں دیکھ کر دل کاٹنے لگیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ وہ دیکھ کر دل کاٹتے تھے کیا؟ یا یہ ہے کہ میں نے اپنے کمر بند کے وہ تھے کہ بے تھے ایک حصے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نَطَاقِي شَقَقْتُهُ بِصُفَيْنَ فَأَذَلَيْتُ رَجُلًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا فَجَعَلْتُ فِي سَعَرَتِهِ أَجْرًا
قَالَ فَكَانَ أَهْلُ النَّهَارِ إِذَا سَيَرُوهُ يَابَنَةً أَقْبَنُ يَقُولُ
إِنَّمَا أَدَّ إِلَيْنَا بَنَاتُكَ شَكَاةً ظَاهِرَةً عَنكَ عَامَرُهَا.

۳۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ أَرَادَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حُرَيْثٍ بِنْتَ الْغَزِيِّ بِنْتُ حَزْنِ بْنِ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَّاهُ أَقْطَا
وَأَصْبَحَ حَذَّ عَامِرَهُنَّ فَاجْعَلَ عَلَى مَا تَدْبِيهِ وَتَرْكُهُنَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْبِلِ وَتَقُونَ وَتُزَكْنَ
حَرَامًا مَا أَكَلْنَ عَلَى مَا تَدْبِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

بَابُ التَّسْوِيقِ

۳۵۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الشَّعْمَانِ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّهْيِ بَادِيٍّ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ
فَدَعَا بِطَحْمٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاذَنْ مِنْهُ فَتَكْتَمُ
مَعَهُ تَقْرُؤًا يَسِيرًا وَفَمَضْمَنٌ تَقْرُؤًا وَصَلَاةً وَتَقْرُؤًا
بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَسْقِيَ لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ.

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو النَّعْسِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو مَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَبِيفٍ الرَّمَضَانِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي قَالَ لَهُ سَيِّفُ اللَّهِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ سَبَّاسٍ فَوَجَدَهُمَا
هَاتَا الْحَنُودَ أَقْبَلَ مَتْنِبَهُ أَخَذَهَا حَفِيدَةً بِنْتُ الْحَرِثِ
مِنْ تَحْتِهَا فَقَدْ مَاتَ الصَّبِيُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم کے کھانے کی تفصیل اور وقتِ حیرت کہ نہ باندھا تھا اور نہ کھاتا تھا اپنے پیچھے میں
لکھا تھا کہ میں حضور نے مجھ سے کھانا کھایا اور فرمایا کہ وہی کا بیان ہے کہ اہل شام جب
وہ کو زندوں کا قطعہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کہ نہ کھانے کی قسم
یہ سچ کہتے ہیں۔ لیکن جس بات کو یہ بطورِ ظن کہتے ہیں وہ میرے

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ حضرت حفصہ بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس کی خالہ
تھیں۔ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت میں لگی بغیر اور گھر بدر کے در
پر بیٹھی۔ آپ نے عمر بن کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ
کے دسترخوان پر رکھا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہ کھایا
بوجہ بغاوت جمع مبارک کے اور اگر یہ چیز اگرچہ حرام ہوئی تو وہ تو تین
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور
نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

تَسْوِيقُ

حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر و مہاجر کے تمام پر موجود تھے جو خیر سے ایک منزل
ورسے جب نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا اس وقت منتر
کے سوا کہ نہ طلب نہ آپ نے ان میں سے کچھ منتر کھانے اور آپ کے ساتھ
ہم نے بھی پہنچے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا تو گلی کی اور پھر ناندھائی

اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور منتر نہیں کیا۔
حضور اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب
تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کھانا کھائے

ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ سیف اللہ کہلاتے

تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر و مہاجر میں
حضرت میمونہ کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں
نے ان کے پاس بھیجی ہوئی گوہر کی جو ان کی بھی حضرت حفصہ بنت حارث نے
نیکو سے بھیجی تھی۔ پس انہوں نے وہ گوہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں پیش کر دی اور آپ کا یہ منہ تھا کہ جب تک کھانے کے متعلق نہ پتا
دیا جاتا اس وقت تک شام نہ پڑے اس کی طرف ہاتھ نہ پھرایا کہ نہ کھائے

وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَمًا بَقِيَّةً مَرِيدًا لِيَطْعَامَ حَتَّى يَصُدَّقَ بِهِ وَيَسْتَبِي لَهَا هَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا إِلَى الصَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَتَانِ مِنَ الْمُسَوِّمَةِ الْخَصُورِ أَخْبَرَتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَنَنْتَ لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرْتُمُ الصَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ يَا رَجُلُ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَادَهُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَصْلَحْتُمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ حَتَّى يَأْكُلَ ۝۳۵۹ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَجَدْتُ هَذَا فِي سَبْعِينَ مِثْقَالًا حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَأَنَّهُ الْفَلَاحُ وَطَعَامُ الثَّلَاثِ كَأَنَّهُ الْإِزْبَعُ ۝۳۶۰ بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّغِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَاقِدِ بْنِ مَخْتَدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْذِيَ مَسْكِينًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ نَافِعٌ لَا تَدْخُلْ هَذَا عَلَى سَمْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَعَةِ أَعْيَادٍ ۝۳۶۱ بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت کی جانب ہاتھ بڑھایا پھر جو عمر میں خدمتِ اخذ میں حاضر تھے ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ یا رسول اللہ جو چیز آپ کے حضور پیش کی گئی ہے وہ گوشت ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پس حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا گوشت حرام ہے یا مکرہ کہ حرام تو نہیں لیکن مکرہ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لئے مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے حضرت خالد یہ فرمایا کہ یا رسول اللہ یہ کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے کا مالکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

ایک کا کھانا دوسرے کے لئے کفایت کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہس دیا کہ دو آدمیوں کا کھانا مین آدمیوں کے لئے کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی رہا کہ وہ من کھا نہیں (برہان ہے)

مومن آٹا کھائے کہ ایک آنت بھرے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

واقف بن محمد نے تابع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس وقت تک کھا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کسی عزیز کو لا کر اپنے ساتھ کھانا نہ کھاتے۔ پس ایک آدمی آپ کے ساتھ کھانے کے لئے آیا تو اس نے بہت کھا نا کھایا پس آپ نے فرمایا: ایک مائع! یہ شخص آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہو سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں

کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے لیکن کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ جہدہ راوی کا بیان ہے

کچھ مجھے یاد نہیں رہا کہ عبید اللہ نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا تھا۔
ابن کثیر، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ نے بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمر بن خطابؓ نے قریباً ایک سو ایک نامی ایک بڑا غلام کو تمنا فرمادیا کہ میں عرض کروں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جسے چاہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک کانفرنس آج کل میں منعقد ہوئی ہے اس نے کہا کہ میں تو اللہ واسطے کہ رسول پر ایمان رکھتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : —
میں نے ایک آنس بھین کھا تا ہے اور کافرانوں میں کھاتا ہے
(بسیار خود بخور ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص
بہت زیادہ کھانا کھاتا تھا یا کرتا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا۔ پس
اس بات کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہوا
تو آپ نے فرمایا: بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر
سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

شیخ لگا کر کھانا

حضرت البرہن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک میں ایک
 لاکھ بار کہاں نہیں کہتا۔

علی بن ابی کریمؑ بیان ہے کہ حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابی کریمؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا تو آپؑ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپؑ کے پاس تھا کہ میں۔

ایک لاکر کھانا نہیں کھاتا۔۔۔ پھنا پڑا گوشت

سلام اللہ علیہ میں ہے کہ وہ کچھ عرصہ کا بھتا ہوا گوشت لے آئے
 حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گروہ پیش کی گئی تو
 آپ نے کھانے کے لئے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض

١٠٠ - الْكَلْبُ أَوْ أَلَمْ سَافِهٌ فَلَا أَدْرِي أَقَدِمَهُ أَمْ أَلْعَنَهُ اللَّهُ يَا كَابُ
 فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَقَالَ ابْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا مَا لِكُ عَنْ ثَابِتٍ
 عَنْ ابْنِ كُرْمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُئْلِهِ
 ٣٦٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَيَّانٌ عَنْ
 عَمِّي وَقَالَ كَانَ أَبُو نُهَيْكٍ رَجُلًا كَرِيمًا قَالَ لَهُ ابْنُ كُرْمٍ
 أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ
 يَلْكُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ أَنَا أَدْرِي بِاللهِ وَرَسُولِهِ
 ٣٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْعَيْدُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنِي مَا لِكُ عَنْ أَبِي
 الزَّيْنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ السُّلَمُ فِي مِثْقَلِ
 وَاحِدٍ مِنَ الْكَافِرِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ -

٢٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ ذَابِيتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
كَانَ يَأْكُلُ الْكَلَّاكَ كَثِيرًا فَلَمَّا سَلِمَ كَانَ يَأْكُلُ الْكَلَّا قَلِيلًا فَذَكَرَ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النُّومَ مِنْ يَأْكُلُ
فِي مَعِي وَاجِدُ الْكَافِرِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ .

بَادَتْ أَلَاكِلْ مُنْتَكِمًا

٣٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَكُلُ مَشْكَاةً
٣٦٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ
عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ
كَتَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ تَكْتُبُ

عِنْدَنَا أَكْلُ وَأَنَا مَعَكُمْ

أَبِ الشُّوْءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى نَجَاءً

٣٦٠. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ

تعالیٰ نے لانا لانا اللہ کے لئے کوئی چیز حرام کیا ہے جس کے ساتھ ساتھ اس کی
کتاب میں ابن عباس بیان ہے کہ میں نے انیسویں سال ہجری میں اس حدیث
میں روئے کیا اور وہی سال کے ایک فرد اور ان لوگوں کے ساتھ تھے تو

پیش اور حلیس

حیدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ
کے ساتھ نکاح کیا تو دعوت میں میں نے کچھ نہیں کیا اور وہی روئے کیا۔ اور وہی
نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کر دیا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری مثال وہاں
نے ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گویا پیش اور دودھ
پیش کیا۔ پس گویا آپ کے دسترخوان پر رکھ دی گئی۔ پس اگر وہ حرام
ہو تو رکھ کر نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ کو پیش فرمایا اور پیش
بھی کھایا۔

چقندر اور جو

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے روز
کی بڑی خوشی ہوئی تھی کہ اس روز ایک بڑھیا ہمارے چقندر کی جڑیں ہانڈی
میں پکا کر آئی اور اس میں چند دانے بھی ڈال دیے تھے۔ جب ہم نماز جمعہ
ادا کر لیتے تو اس بڑھیا کے پاس جے جایا کرتے۔ پس وہ اسے ہمارے
ساتھ رکھ دیا کرتی اور اس کے بٹنیوں جمعہ کے روز بڑی سترت ہوتی تھی۔
اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قبلہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم

اس میں چربی یا کوئی اور پکائی نہیں ڈالی جاتی تھی۔
گوشت کھانے والوں سے لویا اور ہانڈی نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے شائے کا گوشت دانوں سے لویا کر
کھایا۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔ دوسری رات
میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ہانڈی سے ایک ہڈی والی بونی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی
اور وضو نہیں کیا۔

دستی کا گوشت جدا کرنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی

بفایک وجہ اللہ قال ابن شہاب شہادت الحسین
بن محمد الانصاری اخذت منی سالیہ وکان من سرانہ
عن حدیث محمد بن فضالہ

باب ۲۳۱ الاقطر قال حمید سمعت النسا
بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصیغۃ قال لقی
الشمرہ الاقطر والشمن وقال عنہ من ابی عبد
عن انس سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیاً

۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَهَذَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَبًّا يَأْوِطُ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمُ الصَّبُّ عَلَى مَا يُدْرِكُ مِنْ
خَلْقِ كَانَتْ حَرَامًا لَمْ يَوْضِعْ رِشْبَ الدِّينِ وَآكَلَ لَا يَطُ

باب ۲۳۲ السلق والشجیر

۳۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
إِنْ لَمْ يَنْفَرْ مِنْ يَوْمِهِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجْرًا نَأْخُذُ
أَصُولَ السَّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قَدْرٍ نَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ
مِنْ شَعِيرٍ إِذْ كُنَّا نَأْكُلُهَا فَفَقَرْنَا بَيْنَهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَقْرَحُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَعَدَّى وَلَا نَقِيلُ
إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّهُ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَّةٌ

باب ۲۳۳ التھنس وإنتشال اللھجر

۳۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ سَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ أَهَمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْهُمْ عَنْ
عُكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرْنًا مِنْ قَدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب ۲۳۴ تعقیق العصد

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

قَالَ بَنِي مُعَسَّرَ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ مَوْلَى
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُومُكُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بَنِي مُعَسَّرَ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ
كُنْتُ يَوْمَ مَا جَالَسَ مَرْيَجًا ابْنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ دَرَسَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا إِمَامًا وَالْعَوْمُ غَيْرُ مَوْنٍ
وَأَنْفَعُ خَيْرٍ مِمَّا قَالُوا خَيْرًا وَأَوْحَيْتُ وَأَنَا مَشْغُولٌ
أَخْصِيصًا بَعِيضًا فَلَمْ يَزِدْ فَوَلَّى لِي وَأَحْبَبُوا لِي أَبْصَرْتُ
فَأَتَيْتُ فَابْصَرْتُ فَقَعَسْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ
فَعَرَيْتُ رَسِيصًا السَّوْطَ وَالتُّرْمُزَ فَقُلْتُ لَهُمْ
تَأْوِلُونِي السَّوْطَ وَالتُّرْمُزَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا يُعَيِّنُكَ
عَلَيْهِ بَشَرٌ فَقَعَسْتُ فَخَرَلْتُ فَأَخَذْتُكُمْ كَمَا تَمَّ رَكِبْتُ
فَشَدَدْتُ عَلَى الْبَصَارِ فَقَعَسْتُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَفَدْتُ
مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَا كَلْبُومَةَ نَقَرُوا أَكْلَهُمْ شَكْرًا لِي
أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ خَنَازِيرِ خِيَابَاتِ الْعَصْفِ
مَعِيَ قَدْ رَكِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَالْتَأَى مَعَنَا ذَلِكَ لَقَالَ مَعَكُمْ قِيلَهُ قِيلًا وَلَهُ الْفَضْلُ
فَأَكَلْنَا حَتَّى تَمَرَّ قَدْ هُوَ خَيْرٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ عَمَلُهُ .

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمارے کہ مکرر کی جانب روانہ ہوئے ۔ دوسری حدیث
میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکرر کے لئے میں
ایک منزل پر ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض
اصحاب میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے
اُسے اُسے ہوتے تھے تمام حضرات نے اِحرام باندھا ہوا تھا لیکن میں
حالت اِحرام میں نہ تھا ۔ لوگوں نے ایک گور خر دیکھا جبکہ اُس وقت میں اپنے
جھوٹے کمرے میں مصروف تھا ۔ انہوں نے مجھے اُس کی اطلاع نہ دی لیکن
چاہتے تھے کہ کاش ! میں اُسے دیکھ لوں ۔ پس میں اُسے مکرر ہوا اور میں
نے اُسے دیکھ لیا ۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا ، اُس پر زین کھسی اور
سوار ہو گیا میں اپنا گور خر اور نیزہ لینا بھول گیا تھا ۔ پس میں نے لوگوں
سے کہا کہ مجھے گور خر اور نیزہ دے دو ، تو انہوں نے کہا کہ تمہاری کسم ، ہم آپ کی
کسمی میرے ساتھ نہ نہیں کریں گے مجھے اس پر غصہ آیا ۔ پس میں اُترا ،
دو روٹی چھریں لیں اور سوار ہو گیا ۔ پھر میں نے گور خر پر خود سوار ہو کر
اُسے شکار کر لیا اور اُسے لے کر آیا وہ میرا تھا ۔ پس میں نے اُسے
اُن کے درمیان ڈال دیا ۔ انہوں نے اُسے کھایا پھر انہیں حالت اِحرام میں
اُسے کھانے کے متعلق شک ہوا پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں پہنچے پس
چھاپا تھا ۔ پس ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے
اور اس بارے میں آپ سے دریافت کیا ۔ آپ نے فرمایا : کیا اُس میں سے
تمہارے پاس کچھ ہے ؟ میں نے وہ بالہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا
تو آپ نے اُسے اُس سے کورج پورا کر اُسے کھایا پھر آپ حالت اِحرام میں
تھے ۔ محمد بن جعفر زید بن اسلم و عطاء بن یسار نے میں حضرت ابو قتادہ سے
اسی طرح روایت کی ہے ۔

ن : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت اِحرام کے اندر آدمی شکار نہیں کر سکتا ۔ نہ شکار کر کے لیے کہہ سکتا ہے اور نہ شکار کرنے والے
کی مدد کر سکتا ہے ۔ ان ہر آدمی حالت اِحرام میں نہیں ہے نہ شکار کر کے تو اموام والا میں اُس شکار کا گشت کما سکتا ہے ۔ واللہ تعالیٰ
اعلم بالصواب ۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۴۵۳ اور ۴۵۴ کے اندر بھی موجود ہے ۔

باب ۳۵۵ قطع اللحم بالتيكائن

چھری سے گوشت کاٹنا

۳۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَيْسَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ
الرُّهَيْثِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَا
عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ نَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جعفر بن عمرو بن امیہ کو اُن کے والد ماجد حضرت عمرو بن امیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بکری کے خٹے کا گوشت کاٹ کر کھاتے دیکھا ۔

وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ شَافَهُ فِي يَدِهِ ذَهَبِي إِلَى الصَّلَاةِ
فَالْقَاهَا وَالتَّوَكُّنَ الَّذِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَ
كَمَرُ مَضَا.

باب ۲۳۶ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَعَامًا

۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَأْمَأُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطْرَانِ اخْتَلَمَا
أَكَلَهُ وَإِنْ كَبِ هَهُ تَرَكَهُ.

باب ۲۳۷ التَّفْخِيرُ فِي الشَّعِيرِ

۳۴۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَتَانَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ مَرَّاتٍ سَأَلَ سَدِيدًا
هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيَّ قَالَ لَا قُلْتُ لَكُنْتُ تَتَخَلَّوْنَ الشَّعِيرَ دَنَال
لَا وَلَكِنْ كُنَّا تَفْخِخُهُ.

باب ۲۳۸ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ بِيَدِهِ يَأْكُلُونَ

۳۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو اللُّحَيَّانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ الْجَرَّادِ يَرْفَعُ عَنْ أَبِي عَتَانَ التَّهْدِيدِي
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ بَابِ أَصْحَابِهِ قَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ
مَرَّاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ مَرَّاتٍ أَحَدًا هُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ
يُؤَدِّئُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ وَأَشَدَّتْ فِي مَضَاغِي.

۳۴۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ
بْنُ جَدْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ قَالٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامُ الْأَدْرِكَ الْخَبَلَةِ أَوْ الْحَمَلَةِ
حَقٌّ يَقْضِي أَحَدًا نَامًا نَصْبَعُ الشَّاهِدَ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو
تَغْيَرُ رَفِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَيْرًا إِذَا أَوْضَلَ سَجِي.

پھر نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اُسے اور اُس پٹری
کو جس کے ساتھ کھا رہے تھے، رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز

پڑھی اور نہ کھیا۔
حضور نے کبھی کسی کھانے کی بُرائی نہیں کی

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے
میں کبوتر نہیں کھا لے۔ اگرچہ ظاہر ہوتا تو متادل فرمایا تھے ورنہ لے
چھوڑ دیا کرتے تھے۔
جو کچھ آپ نے نہیں پھونکیا مارنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
عنه سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے مبارک زمانہ میں میدہ دیکھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے
کہا کیا آپ جہ کے آگے کھانا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن آپ میں
پھونکیا مار دیتے تھے

حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے

ابو حازم بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ
عنه نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے
درمیان محمد بن قیس فرمائی: چنانچہ آپ نے ہر شخص کو سات مجدبہ مرحمت
فرمائی۔ مجدبہ جو سات مجدبہ ہیں وہاں فرمائی گئیں۔ لیکن ان میں سے ایک
غراب نظر آئی تھی لیکن مجھے وہ مجدبہ سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ
وہ کھانے میں نکتہ تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سات ساتھیوں میں سے میں ساتواں ہوں
اُس وقت ہماری خوراک دو خوراک اور ان کے ہاتھوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔

یہاں تک کہ ہم میں سے ہر کس کو بکری کی منگیلیوں کے مانند حاجت ہوتی
تھی۔ پھر آپ نے اس لئے اسلام سکھانے میں اگر میری حالت یہ ہے تو
میں تم سے میں رہا اور میری کوشش رہا نکال گئی۔

٢٤٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
عَنْ أَبِي جَاهِرٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ
هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَاعَ
سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَاعَ
مِنْ حِينَ ابْتَدَعَهُ اللَّهُ حَتَّى أَقْبَضَهُ اللَّهُ قَالَ نَعَلْتُ
حَلَّ كُنْتُ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسْأَلٌ قَالَ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَخْلًا مِنْ حِينَ ابْتَدَعَهُ اللَّهُ حَتَّى أَقْبَضَهُ اللَّهُ قَالَ
قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ نَاكِلُونَ الْقَبِيرَ غَيْرَ مَقُولٍ قَالَ
لَكُنَا نَطْعُهُ وَنَتَفَحُّهُ لِيُطِيرَ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ نَرِيئُهُ
فَأَكَلْنَاهُ.

٣٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَادُ بْنُ
عَبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِعُومَرِ بْنِ
الْأُبَيْدِيِّ ثُمَّ شَاةَ مَصْلِيَّةَ فَدَعَاؤُهُ فَإِنِ أَنْ يَأْكُلَ قَالَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَمْ يَشِعْ مِنَ الْخَيْرِ الشَّيْءِ .

٣٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا
مَعَاذُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَرْسَسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
مَالِكُ قَالَ مَا أَكَلْتُ لَيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَلِي
يَوْمَئِذٍ وَلَا سَكَنَ حَيْثُ وَرَأَيْتُهُ لَمْ يَمُرَّقْ خُلْتُ لِقَتَادَةَ
عَلَى مَا بَايَعْتُمْ كَأَنَّهُ عَلَى الشَّيْءِ .

عن ابن أبي عمير عن أنس بن مالك عن عائشة رضي الله عنها
قالت ما همع آل محمد صلى الله عليه وسلم منذ
قدم المدينة من طعام البر ثلاث ليال تباعا
حتى تبص

مَاتَ الْقَدْسَةُ

٣٨٢ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابو عازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدانے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہیل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدانے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ حضرات کو چھلنی بیترقی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اکل و ریح فرمائی ہر آدمی کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوں آپ حضرات پھر بغیر چھانے جو کھانا کس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم ایسے پیستے اور چھوٹکیں مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے جو باقی پختا آسے گوشت مٹے اور رسول المقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعاقب کیا کہ ان کا گزرا یہ لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھتا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا۔ ایسے انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو خیر باد کہنے تک جو کھانا روٹی میرے ہونے نہیں کھائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی ٹیلیڈوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ میسر پر اور نہ کسی حیاتی کھائی۔ میں یہ لوگ نے قادیانے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے ؟ فرمایا کہ درخت نموان پر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
 کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اگل نے آپ کے بدینہ منورہ
 میں تشریف لائے کے بعد متواتر تین دن میں گندم کا کھانا
 روٹیاں چیر کر نہیں کھیں یہاں تک کہ دنیا کو خیر
 باد کہہ دیا۔

٤

میرزا بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

يَحْيَى عَنْ قَالَ كُنَّا نَأْتِي النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَحِيَّارُهُ قَاتِمٌ قَالَ كُنُوا أَهْلَ الْغَنَى وَالْفَقْرَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَبْعًا مَرَّتًا حَتَّى لَحِقَ بِأَبْنِهِ وَلَا بَأْسَ شَاءَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ قَطَا.

۳۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أُمِّهِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلُ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّتْرَ فَصَلَّى وَلَمْ يَقْرَأْ.

بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَاسْتَفْلَظُوا مِنْ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَتَأَلَّتْ عَالِيَةُ أَسْمَاءُ وَصَنَعَتِ اللَّيْثِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرِ سَفَرَةً.

۳۸۸ حَدَّثَنَا إِسْلَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَرَكَلَ لِحْوَْمُ الْأَصْبَاحِ قَوْفَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنَى الْفَقِيرَ قَالَ كُنَّا نَدْفَعُ الْكِرَامَ عَرَفَةَ أَكَلَهُ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قِيلَ مَا أَضْمَرَ كُفْرًا لِيَهْ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شِعْرُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ بَنِي مَا دَعَمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِأَبْنِهِ وَقَالَ ابْنُ كَوْفَرٍ لَوْ بَرْنَا سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ بِهَذَا.

۳۸۹ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَايَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَمْرُدُّ لِحْوَْمَ الْهَدْيِ عَلَى رَسُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى الْمَدِينَةِ تَابِعَهُ مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ عَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِيَحْمَلُوا أَقَالَ حَتَّى جَنَّتِ الْمَدِينَةُ قَالَ لَا

بَابُ الْحَبِيرِ

خَصَلَتْ فِي مَضْجَعِهِ اِئْتَدَتْ بِأَبِي بَكْرٍ كَمَا تَرَى الْكَلْبُ لِكُلِّ كَلْبٍ مَحْضُومٍ فِي بَابَاتِ نَهْمٍ سَ كَيْتُ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ كَيْسٌ جِيَانُ كَهَانِي بَرِي بِهَذَا نَكْ كَهَانِي بَارَكَاهُ فِي جَابِئِهِ اِئْتَدَتْ فِي نَهْمٍ دِيكَا كَهَانِي نَعْمَ كَيْسٌ كَيْسٌ كَرِيمٌ كَهَانِي بَرِي.

حضرت عمرو بن ابیہ عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے شائے کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر غار کے علاؤان کہی گئی کہ آپ اللہ کرم سے ہم سے اور پھر غار کا ایک جانب رکھ دیا۔ پھر آپ سے غار پر چھائی اللہ و خیر نہیں فرمایا تھا۔

اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسمانہ فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے علاؤ غار میں بنا رکھا تھا۔

حضرت جابر بن ابیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآنی کا گوشت عین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ آپ نے ایسا صرف ایک سال ہی فرمایا تھا جبکہ لوگ بھوکوں مر رہے تھے اور مرادیہ تھے کہ اللہ لوگ فریادوں کو کھلا میں اس کے علاؤ ہم بعض اوقات بکری کے پلسے اٹھا رکھتے اور انہیں چند روز کے بعد جاکھاتے دریافت کیا کہ کس چیز کی تم کو یہ ایسا لگے تھے اس پر وہ مسکرائیں اور فرمایا کہ کئی وقت نے مہینے کے ساتھ کچھ خواتین روزانہ گندم کی روٹیاں نہیں کھائیں یہاں تک کہ وہ اللہ باریک جاپنے ابن کثر نے بواسطہ سفیان ثوری اس حدیث کی عبد الرحمن بن عباس سے روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر ہم قرآنی کا گوشت جمع کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ (رکھ رکھتے) مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔

ابن جریر نے عطا سے دریافت کیا کہ اس سے کیا جملہ اہل مدینہ میں آٹھراؤ ہے فرمایا کہ نہیں۔

جلس

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَنْجَارِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخَمْزَةِ أَوْ رِيحُهَا كَمَثَلِ الْخَمْزَةِ حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْبَرِيخَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مَرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مَرٌّ.

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّلَ عَائِشَةُ عَلَى النَّسَاءِ بِكَفِّهِنَّ إِذْ تَجَرَّوْنَ عَلَى سَائِرِ الطَّلَاعِ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّعْرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا أَقْصَى قُفِّتْهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ.

بَابُ الْأَذَمِّ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ تَرْوِجَةَ أَنَّ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ قَلَامٌ سَائِنٌ ارْدَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْرِيَهُ فَخُفِّفَ مَا كُنَّا أَهْلُهَا وَنَا الْوَلَاءُ خَدَّ كَرْتٌ ذَلِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ طَيِّبٌ لَكُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَتَقَى قَالَ وَأَتَقَيْتُ فَعَيَّرَتْ فِي أَنْ يَمَرَّ نَحْتُ رَوْحِهَا أَوْ نَفَارَتِهَا وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْتِ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ بَرِيرَةُ تَكُونُ خَدَّ عَائِشَةَ أَوْ قَائِي يَخْبِرُ قَادِمٌ مِنَ الْخَمْرِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَسْأَلْكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ لَمْ يَصِدِّقْ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَتَقَالَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی مثال بگڑی جیسی ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ خیر نہیں ہے۔ اور قرآن کی عزت پڑھنے والے منافق کی مثال بریکان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال ہنڈی جیسی ہے کہ اس میں خوشبو نام کو نہیں اور ذائقہ تلخ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ کی نفیست تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی شریک کی تمام کھانوں پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو آدمی کو سونے اور کھانے سے روکتا ہے لہذا جب کوئی اپنا مقصد حاصل کرے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ آئے۔

بِسْمِ تَرْكَارِي

یہ حدیث کا نام ہے جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ یہ حدیث معلوم ہوئی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے خرید کر لیا کہ اس کا لہذا کیا اس کے آقاؤں نے کہا کہ وہ کافر ہیں حاصل ہو گا۔ آپ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ آپیں لڑو کہنے دو جبکہ ولاد کا حق تو وہی جو اگر لڑی کا بیان ہے کہ وہ اپنے خرید کر لیا کہ اس کا لہذا کیا اس کے آقاؤں نے کہا کہ وہ کافر ہیں لہذا اس کا اسے اختیار کیا گیا ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اس وقت جو بھر رہی تھی اس میں بوش آپ پر تھا آپ نے کہا کہ اب تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے پاس میں کی گئی آپ نے فرمایا کہ میں گشت نہیں دیکھ رہا ہوں نہ نہیں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھ رہا ہوں کہ گشت ہے جو پرہیز کیا گیا اس میں نے

هَوَّصَدَقَةً عَلَيْهِ فَأَوْ هَدَيْتَهُ لَنَا
بَابُ الْحُلُوءِ وَالْعَسَلِ

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ
أَبِي أَسَاةٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ.

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبْنُ أَبِي الْخُدَّيْلِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَيْءٍ بَطْنِي حِينَ لَا أَكُلُ الْخَبِيرَ
وَلَا الْبَسَّ الْخَبِيرَ لَا يَخْذُ مِنِّي فَلَنْ وَلَا فَلَا مَتَا
أُلْقِيَ بَطْنِي بِالْحَمِيَاءِ وَأَسْتَقِي الرَّجُلُ الْأَمِيرَ
وَهِيَ مَعِيَ كِي يَنْقَلِبَ فِي فَيْطِئِي وَخَيْرُ الْمَاءِ
لِلْمَسَاكِينِ جَعَلَ بَنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِكَافٍ لَنَا
مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ خَشِيَ أَنْ كَانَ لِي مَخْرُجٌ إِلَيْنَا الْعَدَا لَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ فَتَشَقَّقْنَا فَنَلْقَى مَا فِيهَا.

بَابُ الدُّنَاءِ

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مَوْلًى لَنَا حَتَّى طَافَ
فَاقْبَلَ بَدَنَاءَ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا أَمَلَ أُحْبِبَهُ مَسْرُورَةً
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكَلِفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ كَانَ مِنْ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يَقَالَ لَهُ أَتَوْهُ شُعَيْبٌ كَانَ
لَهُ غُلَامٌ رَحِمًا فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُهُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَ خَمْسَةً فَلَمَّا عَارَسَ

میں بلور بدبرد کند آید یا ہے پس کپ فرمایا کہ وہ اس کچھ مقدار دے جائے بدید ہے۔
میں شعیب بن خنیز اور شہد

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منشی چوبندوں اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دیکھا کہ وہ اپنے اور ملازم کو کھانا دے گا کہ ہر ایک کو بھر دے گا جو کچھ کھائے اور روٹی اور پیٹنے کو کھائے نہیں ملتا تھا اور کوئی لڑکائی قلام میں خدمت گزار نہ تھا بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر رہتا اور آتے جاتے اور کواہی سناتا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابی طالب بہت اچھے آدمی تھے کیونکہ اکثر اوقات وہ یہیں ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا موجود ہوتا جیسے کھلا دیتے تھے یہاں تک کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو خالی کچی کو ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو میں اسے بھاڑ کر چاٹ لیا کرتا تھا۔

کندہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو مدنی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو (کھانا) لایا اور میں نے کہا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس روز سے میں برابر اسے کھانا پسند کرتا ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا۔

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل نے حضرت مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ کہہ کہ انصار کے امیر ابو خبیب نامی ایک شخص تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت کا کام کرتا تھا انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لئے کھانا تیار کر تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت اپنا کدو لے کر اس کی دعوت کروں۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت اپنا کدو لے کر اس کی دعوت

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَلْتَبْعَهُمْ
وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ دَعَوْتُنَا
خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا اَجَلٌ كَذَّبْتُمْ عَنْكَ اَنْ تَشْتَرُوا
لَهُ وَلَنْ تَشْتَرُوا لِحَبْلِهِ قَالَ بَلْ اَوْفَيْتُ لَكَ قَالَ هَكَذَا
بَلْ اَوْفَيْتُ بِسَعْتِ لِقَائِكَ بِنِ اَسْمِعِلْ يَقُولُ اِذَا
كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ كُمْ اَنْ يَتَاوَلُوا مِنْ
مَائِدَتِهِ اِلَى مَائِدَةٍ اُخْرَى وَلَكِنْ يَتَاوَلُ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا فَاِنَّكَ اِنَّمَا شِدَارَةٌ اَوْ بَدَسْمٌ

بَابُ ۲۶۱ مِنْ اَهْكَافِ رَجُلًا اِلَى طَعَامِهِ
اَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۴۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيزَةَ سَمِعَ الْقَضَائِيَّ رَوَى
ابْنُ عَرَبٍ قَالَ اخْبَرَنِي شَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ
اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَنْتُ غُلَامًا اُمِّيًّا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ غُلَامٌ نَحْوًا فَكَانَ
يَقْصُرُهُ فِيهَا طَعَامًا وَعَلَيْهِ دُبَابٌ فَبَجَلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَتَلْتَمِ الدُّبَابُ قَالَ فَكَانَ اَيُّ
ذَلِكَ جَعَلْتُ اَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ الْغُلَامُ
عَلَى عَمَلِهِ قَالَ اَنَسٌ لَا اَرَأَا اُحِبَّ الدُّبَابَ بَعْدَ مَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ مَا صَنَعُوا

بَابُ ۲۶۱ السَّرِقِ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الْوَلَدِ عَنْ
اِبْنِ عَرَبٍ عَنْ اَبِي طَالِقٍ اَنَّ سَمِيعَ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ اَنَّ خَدِيكًا طَا دَنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
يَطْعَامُ صَنِيعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَّبَ خَبْرٌ شَعِيرٌ قَرْمٌ دَابَّاهُ وَقَدْ يَدَارِ اَيُّ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَتَلْتَمِ الدُّبَابُ مِنْ حَرَا لِي
الْقَصْعَةِ فَلَمَّا رَأَى اُحِبَّ الدُّبَابَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ

بَابُ ۲۶۲ الْقِيَادِ

آدموں کو بلا دیا۔ ان حضرات کے پیچھے پیچھے ایک آدمی اور آگیا۔ پس نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے آدمیوں کی دعوت
کی تھی اور یہ آدمی ہمارے پیچھے آگیا ہے اللہ اگر تمہارا ہوتا ہے میں ہوتا
میں وہ انسان ہے جو تمہارے پیچھے آگیا ہے میں نے اسے اپنے پیچھے
آگیا ہے کہ میں نے تمہیں اس میں کو فرماتے ہوئے تھا ہے
کہ جب لوگ ایک دوسرے پر جمع ہوں تو مناسب نہیں ہے کہ ایک دوسرے
فصلان دوسرے دوسرے والوں کو کوئی چیز دیں یا لیں، ہاں ایک ہی غلام
پکھانے والوں کو اختیار ہے ایک دوسرے کو چیز دیں یا نہ دیں۔

دوسرے کو ملو کر کے خود کسی کام میں مشغول ہو جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جابجا رہا تھا۔
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک روزی غلام کے گھر پہنچے
جس کے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا اور اس میں کھانے کی کوئی چیز
تھی اور کھد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سے کھد کھد کھد
فرماتے تھے۔ ان کا بیان ہے جب میں نے یہ بات دیکھی تو آپ کے
ساتھ انہیں جمع کئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام
میں مشغول ہو گیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں
برا بکھد کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو وہ کھد دیکھا جو آپ کے پاس تھا۔

سورۃ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر جابجا اس نے تیار
کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس
اس نے جو کئی روٹیاں اور کھد یہ پیش کیا جس میں کھد اور سوکھا
گوشت بھی تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ آپ پیالے کی اطراف سے کھد کو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اس وقت
میں کھد کو ہمیشہ پسند کرنے لگا ہوں۔

سورۃ اموات و شت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے حضور شہرہ پیش کیا گیا
جس میں کندہ اور سوکھی گوشت تھی ڈال لایا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کھا
کے لئے کندہ تلاش فرما رہے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ
سے ایسا فرمایا کہ شہدائے جہنم سے منع کرنا (اُن سال کیا جبکہ
لوگوں بھوکوں مر رہے تھے ورنہ بکری کے پائے ہم خود اٹھا رکھتے اور ہندو
ہندوہ مرد و بد بکھاتے تھے۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل
نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی متواتر تیس سال دن تک نہیں
کھائی۔

دستِ خوان پر دوسرے کو چھو دینا

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دس ترخوان پر ایک دوسرے کو چڑھائیے
میں چڑھیں لیکن ایک دس ترخوان سے دوسرے پر نہیں دینی چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ۔
 کہ ایک روزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کے لئے بلایا
 جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس وقت
 میرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جو کی روٹیاں اور خور بہ پیش کیا گیا
 جس میں کہو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس
 فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پیالے کی ہر طرف سے کھدو تلاش فرما
 رہے ہیں انس روزہ سے میں برابر کھدو کو پسند کرتا ہوں
 خاتمہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے
 ساتھ کھدو جمع کرتا رہا۔

مذہب جمع کرنا رہا جس کی کٹری کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گلوڑی کے ساتھ نہ کھجوریں کھاتے

٣٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنِ اسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسُورَةٍ فِيهَا آيَةٌ
وَقَدْ يُدْرَأُ الرَّأْيُ يَنْتَبِعُ الدُّنْيَا يَا كُفَّهَا
٣٠٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَارِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ حَرَّاءَ النَّاسُ أَرَادَ
أَنْ يَطْعِمَهُمُ الْغُرَى الْغَيْرِ بَطْنُ كَثَلٍ لَمْ يَطْعَمُوا الْكُرَاعَ يَخْدُ
عُحْسَ عَشْرَ نَحْمًا شِعْرُ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ خَيْرِ بَرٍّ مَا خَدُمَ قَلْدًا

بَابُ مَنْ نَاقَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى

وَأَن يَأْتِيَ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ فَمِ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مُخْلِصٌ لِّلْغَالِبِينَ

٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
 زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ أَنَّ سَمِيعَ النَّسَمِ
 مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَّ طَاهِدَ عَارِسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَهُ مِصْنَعُهُ قَالَ أَلَسَ قَدْ هَبْتُ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ
 فَقَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَبْزًا مِنْ
 شَجِيرٍ وَمِصْنَعًا فِيهِ دُبَابٌ وَقَدْ بَدَأَ قَالَ أَلَسَ قَدْ رَأَيْتَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ الدُّبَابُ
 مِنْ حَوْلِ الْقُصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَابَ مِصْنَعِ
 يَوْمَئِذٍ وَقَالَ لِقَامَةِ عَنْ النَّسَمِ دَجَلْتُ أَحِبُّهُ
 الدُّبَابُ بَيْنَ يَدَيْهِ

بَابُ الرُّطْبِ بِالْعِشَاءِ

٥٠٥. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ التَّوَلَمَ يَا لِقَاءَ

باب ۲۶۵

۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ لَيْدٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ الْأَجْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَتَّانٍ قَالَ تَفَيَّضَتْ لَهَا هَرِيرَةٌ سَعًا فَكَانَ هَرِيرًا مَرَّتًا وَخَادِمًا يَتَوَلَّى الشَّيْلَ أَتْلُو لِي بِمَنْ هَذَا أَتْلُو لِي بِمَنْ هَذَا وَسَيَحْتَنِي يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَعْرًا فَأَصَابَ ابْنِي سَبْعَ تَمَارَاتٍ أَخَذَ مِنْ حَشَفَةٍ

۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْتَبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَتَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَعْرًا فَأَصَابَ ابْنِي خَمْسَ أَرْبَعٍ تَمَارَاتٍ وَحَشَفَةً لَمْ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّ مِنْ لِيْضِهَا

باب ۲۶۶ الطَّبِ وَالْقُرَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَٰؤُلَاءِ إِلَيْكَ يَجْعَلُ الذُّخْلَ تَسْقِطُ عَلَيْكَ كُطُبًا جَنِيًّا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَعْمُورِ ابْنِ صَفِيَّةٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ أُرِيَّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَرِهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَّحْنَا مِنَ الْأَسْوَدِ بَيْنَ الشَّعْرِ وَالْمَاءِ

۳۰۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَصَّانٌ يُسَلِّطُنِي فِي تَعْرٍ إِلَى الْجَدَادِ وَكَانَتْ لِي جَائِزَةٌ لَمْ أَهْجُ بِطَرَفِي وَفَمَةً فَجَلَسْتُ فَوَلَّاهَا مَا لَهَا فِي الْيَهُودِيِّ

عَنِ الْجَدَادِ وَلَمَّا جَدَّهَا فَبَجَلْتُ أَسْتَنْظِرُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْتِي فَاكْتَرِي بِذَلِكَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَمْشُوا تَسْتَنْظِرُوا لِي بِرَقْنِ الْيَهُودِيِّ

برائے دیکھا۔
بکھوریں تعظیم کرتا

عباس بن جریج کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا کہ میں حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات روزہ یہاں رہا پس وہ ان کی بیوی اور ان کا خادم تینوں باری باری دلت کو جاگتے چنانچہ ایک بار پڑھا اور دوسرا سوچا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بکھوریں تعظیم فرمائیں تو مجھے سات گھڑیں ملیں یہی ہے۔ ایک گھڑی تھی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عباسؓ کے دو بیٹے بکھوریں تعظیم فرمائیں مجھے ان میں سے ایک بکھوریں ملیں۔ چار کی چوتھی تھیں اور ایک کھٹ جب میں نے اس کھٹ گھڑی کو دیکھا تو وہ مجھ سے چھٹکی۔

تعداد خشک بکھوریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور گھڑی جو پکڑ کر اپنی طرف بلاؤ گے برائے کی بکھوریں کریں گی (سورہ مريم، آیت ۲۵)۔ فقہین و مفسرین نے تصدیق کی کہ والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو گھڑیوں اور ہاتھوں سے ہم شکر پڑھ جاتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے منہ کے اندر ایک یہودی تھا جو گھڑیوں کا خشک کھٹ مجھ سے بیع کر لیا کرتا تھا۔ حضرت جابرؓ کے شریعت کے ساتھ میں نہیں تھی۔ ایک سال اس نے میں سے بیلا دے ہوئی لیکن فصل کاٹنے کے وقت یہودی کو جو بوجھ بکھیرا مجھے اس میں سے کچھ نہیں مل رہا تھا میں نے اسے سال تک کی ہلکتا ہوا بیگ اس نے انکار کر دیا پس میں نے اس کا بغیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے

اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چلو یہودی سے چار کے لئے ہلکتا ہوا بیگ لے۔ جب آپ میرے ہاتھ میں بیلا اور دے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہودی سے خشک کھٹ لے لے پس اس نے کہا۔ اے ابوالقاسم! میں اسے

فَجَاءَهُ دُفِي فِي تَخْلِي لِيُجْعَلَ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أَنْظِرَكَ فَلَمَّا رَأَى
الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي التَّخْلِ ثُمَّ
جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ قَائِلًا فَمَتُّ فَمَتُّ بِقَلِيلٍ رُطْبٍ فَوَضَعَهُ
بَيْنَ يَدَيِ الْيَتِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ قَالَ
أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَوْعِضْ لِي فِيهِ
فَقَرَّبَتْهُ فَنَاحِلَ قَرَّبَهُ فَقَرَّبَتْهُ فَيَحْتَفِلُ بِقَبْضَةٍ
أُخْرَى فَكَلَّمَ وَثَبَا فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ قَائِلًا عَلَيْهِ
فَقَامَ فِي الرِّجَالِ فِي التَّخْلِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا جَابِرُ
جِدْ قَاضِيَيْنِ تَوَفَّقَ فِي الْحُجَّةِ أَوْ جَدَّدَتْ مِنْهَا مَا
مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَّلَ مِنْهُ فَخَرَّعَتْ حَتَّى يَمُوتَ الْيَتِيمُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرَتْهُ فَقَالَ أَشْرَهُدُ أَيْ
رَسُولُ اللَّهِ صَرُدُّشْ وَخَرَّعَتْ رِيَاءَ وَدَّ الْإِبْنِ عَتَابِي
مَعْرُوفٌ أَيْ مَا يَخْرُشُ مِنَ الْكُرْهُ وَخَرَّعَتْ ذَلِكَ يَقَالُ
عَرُودُهُمْ أَيْ بَيْتُهُمْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مَقْبُودٌ أَمْ
قَالَ فَجَلِّي لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ

سہیت نہیں دیتا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سہتہ حال میں حضور
تو آپ درختوں کے پاس تشریف لائے اور پھر یہودی کے پاس جا کر اس
سے گفتگو فرمائی مگر اس نے انکار کر دیا پس میں کھڑا ہوا اور حضور ہی سے تشریف
لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے حضور پیش کیا۔ آپ نے حقوق فرمائیں، پھر دریافت فرمایا کہ کسے جابر
تہا ہوا پھر یہودی کہا جسے آپ میں آپ کو بتا دی۔ فرمایا: میرے لئے اس
میں کوئی چیز نہیں اور۔ پس میں نے بیٹھ لیا دیا آپ اندر داخل ہوئے اور
سورگ کے جب آپ بیٹھ رہے تھے تو میں دوبارہ ایک شخص محمدی کے کھانے
خصلت ہوا تو آپ نے تناول فرمائیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور یہودی
سے (پھر) بار گفتگو فرمائی تو اس نے انکار کیا چنانچہ آپ دوبار تشریف
لے کر اس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جابر فضل کا ثواب عرض
ادا کرتے جاؤ آپ بھلوں کے پاس بیٹھ گئے اور عرض ادا کر دیا اور محمدی سے بیچ
جی رہیں پس میں باہر نکلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں پہنچ گیا پس آپ نے مجھے بشارات دی۔ اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں
کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ عمر بن الخطاب اور عمر بن الخطاب مکان اور پھر پھر
کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ اللہوں سے گھری ہوئی جگہ کو مسرت و نشاط
کہتے ہیں کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب سے ان کے مکانات سرا دیں۔

بخاری یعنی کھجور کا گاجہ کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت
میں کھجور کا گاجہ پیش کیا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک
درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ
وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے لاوا کیا کہ عرض کروں: یا رسول
اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی
تو محسوس کیا کہ میں تو ان حضرات کا پیشتر خبر میں نہیں ہوں کہ منہ کھولوں۔

پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے۔
بخارہ کھجور

باب ۲۶۹ اکل الجمال
۳۹ - حَدَّثَنَا عُسْرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ رَعْدَةُ الْغَيْثِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أَتَى بِجَمْعٍ مَرَّ لِيُخَلِّقَ
فَقَالَ الْغَيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّجَرُ لَنَا
بِرُكْنِهِ كَبُرُكُهُ الْمُسْلِمُ فَظَنَنْتُ أَنَّ الْغَيْثَ لَمْ يَخْلُفْ
فَارَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ أَفْعَلْ
فَإِذَا أَاءَ اشْرُ عَشْرَةَ أَنَا أَحَدُهُمْ فَسَكَتَ فَقَالَ الْغَيْثُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ
باب العجوة

۳۱۸- حَدَّثَنَا جَمْعٌ مِنْ بَنِي سَعْدٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا هَرُونَ
أَخْبَرَنَا كَاشِمٌ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ
كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ ثَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَوْ يَصْرُءُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
سَبْعًا وَلَا يَحْزَنُ.

باب الثمران في الثمر

۳۱۹- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ
بْنُ سَكِينٍ قَالَ أَصَابَتْ لَنَا مَسْنَةٌ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَتَمْنَا
ثَمَرًا فَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ عَمْرِو بْنِ وَحْدَانَ كُلِّ وَاقِلٍ
وَلَمْ تَنَالُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَى
عَنِ الْوَرَانِ فَقَالَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ
قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ كَوَلِ ابْنِ عَمْرٍ.

باب الثمناء

۳۲۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الرُّطْبَ بِالْقَنَاءِ.

باب بركة الثفل

۳۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ
عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ
مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ الثَّوْلَةُ.

باب تمر التومين أو الطعامين بمرق

۳۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقَنَاءِ.

۳۲۳- حَدَّثَنَا مَنْ أَدْخَلَ الضُّبَيْفَانِ عَشْرَةَ
عَشْرَةً وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةَ عَشْرَةً.

عامر بن سعد بن ابی والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
صبح کے وقت روزانہ سات کھجوریں کھائیا کرے تو اس روز
اُسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ دے گا۔

دو کھجوریں ملا کر کھانا

جلیل بن حکیم کو بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں
ایک سال میں قحط میں مبتلا ہو گئے تو ان دنوں میں صرف کھجوریں کھاتی تھیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرا کرتے اور ہم کھا
دے جو تو فرماتے کہ وہ کھجوریں کھا کر نکلیا کرتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ کھجور کھانے میں قحط میں فرماتے ہیں کہ ہمارے اس کے کہ
کہ آری کھجور کھانی ہے اب اگر کھجور کھائیں کہ ہمارے کھجور کھانی ہے
کھجوریں

کھجور کی برکت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ تر
کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

کھجور کی برکت

جلیل کو بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان میں ہے
اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

دو کھانے ایک ساتھ کھانا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ تر
کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

دس دس آدمیوں کو دو سو تھوڑا سا پر پٹھا کر کھانا کھلانا

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَّ الظَّهْرَانِ نَجَّی الْکَبَابَ
فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطِيبٌ فَقَالَ
أَلَنْتَ تَزْعُمُ الْغَدَاةُ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِیِّ
لَا أَدْعَاهَا.

بَابُ ۲۱ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَدْ تَنَا سَعْدَانُ سَمِعْتُ یَحْیٰی
بْنَ سَعْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثَّعْلَبِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا إِلَيَّ إِلَّا
بَسْرُونِي فَأَكَلْنَا فَتَنَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضَضْتُ وَ
مَضْمَضْنَا قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ حَدَّثَنَا
سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ یَحْیٰی وَهِيَ مِثْرٌ
خَيْرٌ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا إِلَيَّ إِلَّا بَسْرُونِي
فَلَمَّا كُنَّا دَعَا بِطَعَامٍ مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضْتُ
وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّی بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
وَقَالَ سَعْدَانُ كَأَنَّكَ تَسْتَعْنَهُ مِنْ یَحْیٰی.

**بَابُ ۲۲ لَعَقُ الْأَصَابِعِ وَمَضْمَضُهَا قَبْلَ أَنْ
تُحْسَرَ بِالنِّسَاءِ**

۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
الرَّسُولَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا
يَسْخَرُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَنَهَا أَوْ يَلْعَنَهَا

بَابُ ۲۳ النِّسَاءِ

۳۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعْقِدُ بْنُ قَلْبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْحَرْثِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَفِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ
عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَشَتْ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا نَمَانُ
الَّتِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ

نے فرمایا کہ تمہیں وہاں میں سے کاتے ہیں پختے چاہیں گیوہ کہہ اور
نیاں عمدہ ہوتے ہیں۔ حضرت جابر عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے
بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں اور ایسا ہی کوئی نہیں جس نے
بکریاں چرائی ہوں۔

کھانے کے بعد کئی کرنا

حضرت شریک بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جب مکہ کے بیابان میں پہنچے تو آپ نے کھانا
کھا کر پانی پیا اور آپ کی خدمت میں مشک بھی پیش کیے جانے لگے۔ پس ہم نے وہ کھانے
پھر آپ خانہ پر جانے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے کئی فرمایا تو ہم نے اس
کھانا میں سے کچھ لے لیا کہ یہاں ہے کہ میں نے کچھ چھو لیا کہ فرماتے ہوئے کہ
کہ حضرت شریک نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
جب خانہ کے لئے نکلے تو جب ہم صبا کے مقام پر پہنچے تو کچھ لے لیا کہ یہاں
ہے کہ وہ جب صبح کے ایک منزل کے فاصلے پر ہے۔ پس حضور نے کھانا طلب
فرمایا۔ آپ کی خدمت میں صرف مشک بھی پیش کیے جانے لگے۔ پس ہم نے اس
کھانے اور آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی لے لیا کہ کئی فرمایا اور ہم
نے بھی آپ کے ساتھ لیا کہیں پھر آپ نے غصہ کیا کہ یہاں اور نہ میں کیا
سناؤں لہذا کہ یہاں ہے کہ گویا آپ اسے کہیں کہ نہ بانی صبح ہے ہیں

رومال کے ساتھ لو کھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

عطاء نے حضرت ابی جاسس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا
پٹا نہ اس وقت تک نہ بچے۔

رومال

سید بن جابر کا بیان ہے کہ انہوں نے آگ سے پانی ہر دو چیز کے
تے بعد وضو کرنے کے باوجود حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں مشک
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک
زمانہ میں کھانے کی چیمڑیں بہت کم دستیاب تھیں

الطعام الا قليلا فاذا ائتمن وجدناه لم يكن لنا
مداويل الا اكلنا وسوا عدنا واخذنا ما نختار فصلي
ولا تنوضا

باب ۲۹۹ ما يقول اذا فرغ من طعامه

۱۱۱۱ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان بن ثور
عن خالد بن معدان عن ابي امامة ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان اذا فرغ ما حدثه قال الحمد
لله كثير اطيبا مباركا فيه غير مكبر ولا مودع
ولا مستغنى عنه ربنا

۲۳۳۳ حدثنا ابو عاصم عن ثور بن يزيد عن
خالد بن معدان عن ابي امامة ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا فرغ من طعامه وقال مرة
اذا فرغ ما حدثه قال الحمد لله الذي كفانا واكلنا
لم يكن ولا مكنو قال مرة لك الحمد ربنا غير
مكبر ولا مودع ولا مستغنى ربنا

باب ۳۰۱ الاكل مع الخادم

۴۲۲۲ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن
محمد بن هروان بن زياد قال سمعت ابا هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا اتي احدكم خادما
يطلقه فان لم يجلبه معه فليأوله اكلة اذا اكلتين
اولئكة اولئكتين فانه ولي حره وعلاجه

باب ۳۰۲ الطاعم الشاكر مثل الصائم الصابر
فيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم

باب ۳۰۳ الرجل يدعى الى طعام فيشرب

وهذا امي وقال انس اذا دخلت على مسلم لا
يشهر كل من طعامه واشرب من شرابه

۴۴۵۵ حدثنا عبد الله بن ابي الاسود حدثنا
ابو اسامة حدثنا الاعرج حدثنا شقيق حدثنا

ابن سعد جب میں کھانا پیر ہوتا تو رہا نہ پاس روئے نہیں
ہوتے تھے بلکہ چھیلے ہوئے ہانڈوں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے
پھر غار زاد کرتے اور نہ نہیں کیا کرتے تھے

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو زبان ہی ترجمان
پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ اس میں تعریف خدا کی بہت زیادہ ہو پانچواں
برکت والی ہے ہمارے رب! اس تعریف پر خوش نہ ہو نہ اس جو ایک بار پڑھ کر
جائے اور نہ اس جس کی حاجت نہ رہے۔

خالد بن معدان نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک دو نفر ہوا کہ
جب بیمار ہوئے تو زبان ہمارے رب! الفاظ میں نہ تو نہیں اس خدا کیلئے
جس نے کھانا کھانے میں اس قدر تعریف نہیں جو ایک بار پڑھ کر تمام ہوجائیں
یا جس کے بعد شکر کی جائے ایک مرتبہ آپ نے یہ دعایاں کی۔ سب
تو تعریف اللہ کے ہے جو ہر شے میں اس قدر تعریف نہ ہو جس ایک بار پڑھ کر نہ رکھے خواہ

خادم کے ساتھ کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم باخداوم اورادیں انہما کے کھانے کو کھائے
تو اگر اسے اپنے ساتھ نہ لے جاؤ تو کم از کم اتنا کرو کہ اسے ایک دو روئے
یا ایک روئے دے دو کہ اسے کھانے کی تیاری میں لگے اور
مشقت کی تکلیف اٹھائے۔

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس باب میں حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس
پر کوئی الزام نہیں تو اس کا کھانا کھا سکتے ہو اور اس کا پانی پی سکتے ہو۔

حضرت ابوسعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصاریں
ایک آدمی تھا جس کی کثرت البشعہ تھی۔ اس کا ایک علامہ گوشت کا کام کرتا تھا۔

أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
يُكْنَى أَبُو شَعِيبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ خَاصٌّ قَالِيَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجَوْشَنَ
فِي أَفْجِهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى
غُلَامِهِ الْأَخَاهُ فَقَالَ امْسُكْ فِي طَعَامٍ تَكُونُ خَمْسَةَ
أَعْلَى أَدْعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايِسَ خَمْسَةَ
فَمَسَّ لَهُ طَعِيمٌ لَشَرَّاهُ فَدَعَاهُ فَيَمْعُهُمْ جَعَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شَعِيبٍ إِنَّ رَجُلًا
يَتَّبَعُنَا فَإِنْ بَشَّتْ أَذُنْتُ لَهُ وَإِنْ بَشَّتْ تَرَكْتُهُ
قَالَ بَلْ أَذُنْتُ لَهُ.

باب في الأحكام التي لا يدخلها الجن
عشائره

۴۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ أَبِي قَبَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
أَمِيرَ الْخَيْرِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْتَكِرُ مِنْ كَعْبٍ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ فَذَرَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَلْقَاهَا وَالْيَمَانِيُّ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِرُ مِنْهَا شَرَّ دَامَ
فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۴۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا لَوْهَيْبٌ عَنْ
أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَوْضَعْتَ
لِلْعِشَاءِ وَأَقْبَبْتَ الصَّلَاةَ فَمَدَّ ذِي الْعِشَاءِ وَعَقَّ
الْوَبَّ عَنْ تَأْوِجِ عَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ تَأْوِجِ رِءُوسِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَغَضَّى مَرَّةً وَهُوَ نَيْسٌ مُرْقِرٌ أَمَدُ الْإِمَامِ
۴۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَفْيَانَ
عَنْ جِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَبْتَ الصَّلَاةَ وَ

پس وہ حضرت شعیبؓ انہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب
کتاب اپنے صاحب کے جہت میں بندہ انور رہے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اور سے جھوک کے انہیں بیان کیے پس وہ اپنے قصائی نظام
کے پاس گئے اور اس سے کہہ دیا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ وہ کہہ کر جی میں
نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کیلئے باقاعدہ نوک پانچویں ہوں پس وہ کھانا
تیار کر کے حضرت ابو شعیب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے حضور کو بلایا تو
آپ کے پیچھے ایک آدمی اور آٹھ آدمی بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے ابو شعیب! یہ آدمی ہمارے پیچھے آگیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اہل
وس و ود اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے:- بلکہ میں
اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

شام کا کھانا آجائے تو روزِ غنا کی جلد ہی نہ گرنے

جعفر بن عمر بن امیہ کہ بیان سے کہ ان کے والد ماجد حضرت زید
امیہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ آپ بکری کے شانے کا گوشت اپنے ہاتھ میں لے کر کٹ کٹ کر کھا رہے
تھے۔ پس نماز کے لئے اذان کی گئی تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور میں چوڑی
کے ساتھ کٹ کٹ کرتا دل فرما رہے تھے اُسے ایک طرف
ڈال دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور نہ سہل نہ بڑھائی لیکن
آپ نے وہ نہیں فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے
رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ابو بکر صلی اللہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث روایت
کی ہے۔ ابو بکر نے تابع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک
دفعہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ عاتکہؓ وہ امام کے قرأت
پڑھنے کی آواز سن رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز
عشاء کھڑی ہو جائے اور ادھر رات کا کھانا تمہارے

سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ وحبیب۔ کہنہ ابن عبیدہ ہشام کی روایت میں حضرت عائشہؓ کی جگہ حضرت ایشہؓ ہے۔

حکم خدایہ کہ دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے

ابن خباب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پرے (کا حکم نازل ہوئے) کے بعد میں مجھے سب لوگوں سے نپاڑا علم ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ بھی مجھے ہی پوچھتے تھے حبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کر کے صبح کی ادھر نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپؐ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا پس آپؐ بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپؐ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے اور میں آپؐ کے ساتھ چل دیا تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے آپؐ کا خیال تھا کہ آپؐ وہ چلے گئے ہوں تو میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ اشخاص اب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپؐ واپس لوٹے اور میں بھی دوسری دفعہ آپؐ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپؐ واپس لوٹے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پس آپؐ نے میری طرف اشارہ کر دیا میں پروردہ نکا دیا اور اس وقت پرے کا حکم نازل ہوا۔

اللہ کے نام سے شرف و برکات ہر ان بنایت دم کرنے والا ہے۔

عقیقہ کا بیان

جس بچے کا عقیقہ کیا جائے اس کا اگلے روز نام رکھنا اور تکفیک کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے

لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میں حاضر ہو گیا پس آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تکفیک فرمائی اس کے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابو موسیٰؓ کا سب سے بڑا اثر کا تھا۔

حَضَرَ النَّبَا قَابَا عُوَا يَا لَعَفَا قَالَ دُعِيْبُ وَجَحَا
بْنُ سَعِيْدٍ هُنْ وَهْ اِيْم اِذَا دُضِعَ الْعَبَا

باب قول الله تعالى فاذا طهرتم

۳۲۹ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافَةَ قَالَ سَمِعْتُ ثَعْلَبَةَ بْنَ أَبِي عَنَّا صَالِحًا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ النَّبَا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحَجَابِ كَانَ ابْنُ أَبِي كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَضْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ كَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّلَاعِ بَعْدَ انْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشِيَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنُّوا أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ كَرَجَعُوا وَرَجَعَتْ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعُوا وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضْرَبَ بَنُو دُبَيَّةَ سِنْرًا وَافْتَرَلُ الْحَجَابُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العقیقہ

باب تسمیة المولود عند الايولدين
لم يبق عنه و تحنيكه

۳۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلِدُنِي غُلَامًا فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَآهُ ابْرَاهِيمَ فَحَنَكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرَكِّيَّةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ الْبُرَكِّيَّةُ لِي أَبِي

موسلمی

۴۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِي بِحَنَكَةٍ فَبَالَ عَلَيَّ فَأَتَيْتُهُ الْمَاءَ.

۴۳۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جُعِلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنْتِهَا قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَيْتُ الْعَبْدَ الَّذِي فِي بَيْتِي فَأَتَيْتُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَبِيرٍ كَرْدٍ عَابِتٍ فَنَضَعُهَا ثُمَّ قُلْتُ فِي بَيْتِي كَانَ أَوَّلُ تَنَفُّسٍ فَخَرَجْتُ بِرَبِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكُهُ بِالنَّخْلَةِ ثُمَّ دَعَا لِي فَكَرَّمَنِي عَلَيْهِ وَكَانَ أَقْبَلَ مَوْلِيَّيَ وَلِيَّيَ فِي الْإِسْلَامِ فَخَرَجُوا بِهِمْ فَوَجَّاهُ يَدًا لَمْ يَكُنْ قَبْلُ لَمْ يَخْرُجْ أَنْ أَلِيَّ خَرَدَ قَدْ سَحَرْتُكُمْ فَلَا يُؤْمَلُ لَكُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا تو آپ نے اس کی حنک فرمائی جبکہ نے آپ کے اوپر پٹا باندھا دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہا دیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مکہ سے نکلے حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے حکم مبارک نہیں تھے وہ فرمائی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو میرے دل میں پشیمانی تھی پس میں مدینہ منورہ پہنچی اور قبا میں ٹھہری تو اس کی ولادت قبا میں ہو گئی پس میں اسے لے کر محلہ انیس کے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی اور آپ کی خدمت میں رہے دیا پھر آپ نے کمرہ شگوانی اندر لے کر چاکر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا پس چلی چیز جو اس کے منہ میں تھی مدد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لٹاپ دیں ہے۔ پھر آپ نے کمرہ کے ساتھ حنک فرمائی اور اس کے نچرے کے مبارک باروی دلا سلام کے اندر پہنچا ہونے والا یہ سب سے پہلا کچھ تھا پس اسکی ہدایت پر مسلمانوں نے ہجرت مشرق کا اظہار کیا کیونکہ یہ انوار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیہ دیوں نے جادو کر رکھا ہے جس کے ہاتھ مسلمانوں کے ہاں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

فت: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر تھے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ انہیں بارگاہ رسالت سے عوامی رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچ بھی تھے۔ لیکن آپ کی چچائی جان حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تحت ہو گئی تھی۔ بڑے بھائی ابی طالب سے مجاہد تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی کے بھائی تھے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ جنہوں نے ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فاطمہ الزہراء کا لقب پایا تھا یعنی مدد کر دین والی۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تھے تو وہاں کے یہودیوں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر ایسا جادو کر دیا ہے جس کے باعث ان کے دل کوئی پیمہ پیدا ہوگا ہی نہیں۔ اگرچہ مسلمان ایسے ترہات کے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ نبوت اور رسالت کا معاملہ صرف اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے لیکن افراد کو پھیل جہنمی حق اور عین اس وقت جبکہ مسلمان ابھی قبا شریف میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے وہاں دونوں عریضہ کیسی کی ایک اغالی بستی تھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو جاتے ہیں مسلمانوں میں دلائل اسلام کے اللہ پیدا ہونے والے یہ سب سے پہلے فرد تھے۔

پیدا ہونے ہی انہیں بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی حنک فرمائی یعنی کچھ روکا

کہ چاہا اور ان کے منہ میں رکھ دی، یوں سب سے پہلے ان کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صلب دھن گیا۔ اس صلب میں
کی برکتوں اور کثرہ کاروں کا کچھ اندازہ صاحب نظر قدردان ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے محبوب نے ان کے لیے برکت کی دعا
فرمائی تھی۔ مذکورہ افراد کے باعث جبل اہل اسلام نے ان کی پیدائش پر بہت خوشی منائی اور دل کھول کر اظہار مسرت کیا۔ اسی حدیث
کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں: **كَفَرُ مُحَمَّدًا بِهِ خَدْحًا شَدِيدًا**۔ افسوس! آج مسلمان کو لانے والوں میں بعض ایسے
ہیں جن جانتے ہیں کہ جب مسلمان محبوب پر درود گاہ کی ولادت کی یاد تازہ رکھتے ہوئے اظہار مسرت کرتے ہیں تو ان مہربانوں کا منہ
ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر بعض مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں:-

شاد تیری چل چل پل پر ہزاروں عیدیں ریح الاول !
سوائے اہلس کے جہاں میں سمجھی تو خوشیاں منا ہے

جب یزید علیہ السلام کی مسند اقتدار پر بیٹھا اور اس نے اپنا اصل رنگ روپ دکھایا تو سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اسے امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا۔ اپنے عزیز و اقارب کی جانیں اور اپنی جان تو شمع ہدایت پر قربان کر دی لیکن نامراد کے باعث پر بیت
نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامہ نواس نے یزید علیہ السلام کے باعث پر بیت نہ کی اور اپنی جان تک قربان کر دی تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامور نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بھی اس بد بخت کے باعث پر بیت نہ کی اور بالآخر خانہ کعبہ کے اندر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ **إِنَّمَا يَشْكُرُ قَوْمًا يَكْفُرُ**

ایسے ہی تو جہاں بازوں کو روتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ

کا ایک لڑکا میرا تھا جب حضرت ابو طلحہ میرے گھر توڑ کا وقت پا گیا جب
حضرت ابو طلحہ واپس آئے تو پوچھا کہ بچے کا حال کبسا ہے؟ میری والدہ
ماجدہ حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ پھر انہوں نے
راہ کا کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کر انہوں نے اُن سے صحبت کی جب غار
ہو گئے تو حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ اُس کے کوئی کراؤ حضرت ابو طلحہ
کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اُن کی رات تم
نے جہنمی کی ہے؟ عرض کی، ہاں نہ جان ہی تو جہنم پر یہ الفاظ جاری ہوئے
۔ اے اللہ! ان دونوں کو برکت دے۔ پس میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔
جب حضرت ابو طلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی خوب گولی کر یہاں تک کہ
اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں پس وہ بچے کو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے ساتھ چند عورتیں

۳۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَاصِلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
بْنُ هُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
ابْنُ لَبَابٍ طَلْحَةَ يَشْتَرِي فَوَضَعَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَبَضَ الْيَتِيمُ
فَلَمَّا رَجِعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ
سَلِيمٍ هُوَ اسْكُنَ مَا كَانَ فَقَعَتْ بَتِ الْيَتِيمِ الْعِشَاءُ
فَقَعَسَتْ شَمْرًا أَصَابَ وَهْبًا فَلَمَّا فَرَّخَ قَالَتْ وَارِ الْيَتِيمُ
فَلَمَّا أَصْبَحَ ابْنُ طَلْحَةَ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ
الْيَتِيمَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ كَمَا بَارَكْتَ عَلَيْنَا
قَالَ بَارِكْ أَبُو طَلْحَةَ أَحْفَظِيهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَهُ
بَتَرَاتٍ فَأَخَذَهُ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعَهُ

ثُمَّ قَالُوا نَعْمَ فَتَرَائِثَ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَاهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَكَةً بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.
۴۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ هُشَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْحَقِيقَةِ.

۴۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُحَّامِ حَنَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ وَقَالَ حَبَّابُ بْنُ حَزَّافٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَقَتَادَةُ وَهَيْشَامُ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي سِيرِينَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَبْرُ قَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهَشَامٍ عَنْ حَنْصَلَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الْأَبَايَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الشَّخِيتِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الصَّبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرَ يَقْوَاعَتُهُ مَعَادَ أَيْمَهُمَا وَاعْتَدَ الْأَذَى.

۴۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّيْبِ قَالَ لَمَرَّنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَاكَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمَرَةٍ بَنِي جَنْدَبٍ.

بَابُ الْفَرْعِ

۴۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یہی کہیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہہ لیا اور فرمایا یہی اس کے ساتھ ہی کوئی چیز جو انہوں نے کہا۔ ہاں مجھ میں ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لے کر چایا یا اندھیرا اس کے منہ میں رکھ دیں۔
مسند بن شعیب، ابی ابو زری، ابی عون، محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

حقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا

ابو نعیم، حماد بن زید، ابی، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے کا حقیقہ کرنا چاہیے حجاج، حماد، ابی، قتادہ، ہشام، حبیب، ابی سیرین، حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی۔
ابی حضرت، مام اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، نباب، حضرت سلمان بن عامر رضی عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔
یہ زید بن ابی راف، ابی سیرین نے حضرت سلمان سے اُن کا ارشاد نقل کیا ہے۔
ابن وہب، جریر بن حازم، ابی یوسف، یحییٰ بن محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر رضی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دیا کہ میں نے لڑکے کو حقیقہ کر کے اس کے ساتھ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو مٹاؤ۔

حبیب بن شیبہ کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انہوں نے حقیقہ سے متعلق حدیث کس سے سنی ہے؟ حبیب بن نے ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

انوشی کا پہلا بچہ جو بچوں کے لئے ذکر کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرح اور خیرہ کوئی چیز نہیں۔

رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ الشَّجَرِ كَأَنَّا يَذْجُوتُهُ
لَطَوِافِيهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

بَابُ الْعَتِيرَةِ

۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَامِئَانُ
قَالَ الرَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ
وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ شَجَرٍ كَانَ يَنْتَبِثُ
لَهُمْ كَأَنَّا يَذْجُوتُهُ لَطَوِافِيهِمْ وَالْعَتِيرَةُ رِفْ
رَجَبٍ.

فرع اونٹنی کے اُس پہلے بچے کو کہتے تھے جسے کفار و مجوس کے لئے
ذبح کرتے اور عتیرہ اُس فسرانی کو کہتے جو تموں کے نام پر
رجب میں دی جاتی۔

جو فسرانی رجب میں تموں کے نام پر دی جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع ابد عتیرہ کوئی چیز نہیں
ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اُس پہلے بچے کو کہا
جاتا تھا جس کو لوگ اپنے تموں کے نام پر ذبح کرتے
تھے اور رجب میں دی جاتے والی فسرانی کو
وہ عتیرہ کہا کرتے تھے۔

الحمد لله الذي جعلنا من آل بيته

پارہ ۲۳

نیچر اور شکار کا بیان
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَبِجَارِ شُكْرِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تم پر حرام ہے مزدار۔۔۔ تاکہ آخستون اور سرور
 اللہ (آیت ۱۳) نیز فرمایا۔ اے ایمان والو! منور اللہ تمہیں آزمائے
 گا یہ بعض شکار سے جس تک تمہارا حق اور نیز سے نہیں اور سورہ المائد
 آیت ۹۴ پر بھی فرمایا ہے۔ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان
 مویش گروہ جو ان کے سنایا جائے گا تم کو اور سورہ المائد آیت پہلی۔
 ابن عباس کا قول ہے کہ الموقودہ سے مراد وہ مہارے میں جو حرکت و
 حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اَلَا مَا يَتَّبِعُنِي عَلَى شَاخٍ خَضِرٍ
 يَخْرُجُ مِنِّي فَيَقْبِضُ بِيهِمْ اِمَامِي۔ مَشَانُ۔ دُشْنُ۔ اَلْمُخَيَّضَةُ جس
 کو کھا گورٹ کر مارا جائے۔ اَلْمُوقُودَةُ جس کو لاشی و غیرہ کی ضرب
 سے مارا جائے۔ اَلْمُتَرَدِّيَةُ جو پہاڑ و نیزہ سے گر کر مر جائے۔
 اَلْمُطَيَّعَةُ جس کو کرک یا دیگر سیکنے مار دیں۔ اگر وہ جانور اپنی
 دم یا آٹھ ہلاتا ہو جائے تو ذبح کر کے کھاو۔

حضرت امام بن ہدای رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت
 کیا جو تر کے ڈنڈے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے
 اسے ڈنڈے کی ٹوک سے زمین کیسے تو کھاو اور اگر مرنے سے
 ڈنڈا مارا ہے تو وہ اَلْمُوقُودَةُ کے حکم میں ہے۔ میں نے آپ
 سے کہتے شکار کے بارے میں بھی پوچھا تو فرمایا کہ جسے وہ
 تمہارے لیے روک رکھے اسے کھاو کیونکہ کہتے کہ پکڑنا نہیں گویا

کتاب ۲۸۹ الذبائح والصياد والتسمية
 عَلَى الصَّيْدِ وَقَوْلِ اللَّهِ حَرَمْتُ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ
 إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَقَوْلِهِ تَعَالَى
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْئَلُكُمْ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنْ
 الصَّيْدِ تَلَاءَ أَيْدِيكُمْ وَرِيقًا حَلَكُمُ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ
 جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُشْبِهُ
 عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَقَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْمُوقُودَةُ اَلْمُوقُودَةُ مَا أُحِلَّ وَحَرَّمَ إِلَّا
 مَا يَخْلُفُ عَلَيْكُمْ اَلْمُخَيَّضَةُ يُرِيدُ بِجَبْرِ مَنَّهُمْ بِخَيْلَتِكُمْ
 شَتَانُ۔ عَدَاوَةُ۔ اَلْمُخَيَّضَةُ تَخْنُقُ فَتَسَوُّتُ
 اَلْمُوقُودَةُ تُضْرَبُ بِاَلْخَشَبِ يَوْكُذُهَا اَلْقَوْتُ
 وَاَلْمُتَرَدِّيَةُ تَعْرُدُ مِنَ الْجَبَلِ وَالْمُطَيَّعَةُ
 تُنْطَرُ السَّكَاةَ فَمَا أَذْرَكَتْهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ
 بِعَيْنِهِ كَأَذْبَعٍ وَكُلِّ

۴۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو تَحْوِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ
 عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَعْرَاءِ فَقَالَ إِمَّا
 أَصَابَ بِحَدٍّ أَوْ مَكْلَةٍ وَمَا أَصَابَ بِمَنْجِيهِ فَهُوَ ذَكِيٌّ
 وَمَا لَمْ يَكُنْ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ
 فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَ الْكَلْبُ ذَكَاءَ وَرَأَى وَجَدَكَ مَعَكُمْ
 أَفْكَارَكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيَتْ أَنْ تَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ

وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَى
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ .

بَاب ۲۹ صَيْدُ الْيَمْعَرِ أَضٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي
الْمَقْتُولَةِ بِالْبَسْمَةِ قَتَلَ تِلْكَ الْمَقْتُولَةَ وَذَكَرَهُ
سَالِمٌ وَالتَّاسِيفُ وَمَجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ
وَالْحَسَنُ وَكَرَّةُ الْحَسَنِ رَفَعِيَ الْبَسْمَةَ فِي الْقَتْلِ
وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بِأَسَافٍ مِيسِرًا .

۴۴۰. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّعْثِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْيَمْعَرِ أَضٍ
فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بَحْدَهُ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بَعْضُهِ
فَقَتْلُ حَيَاتِهِ وَفِيهِ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ
إِنَّمَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتُ كُلِّي فَقُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ
فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْكَنْ عَلَيْكَ إِنَّمَا مَسَكَ عَلَى نَفْسِهِ
فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا الْخَرَقَ قَالَ لَا تَأْكُلْ
فَوَلَّكْتُ إِنَّمَا سَمَّيْتُ عَلَى كَلْبِكَ وَلَا شَرَّ عَلَى آخِرٍ .

بَاب ۳۰ مَا أَصَابَ الْيَمْعَرُ أَضٍ بَعْضُهِ
۴۴۱. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
مُثَوِّبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيٍّ
بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا
نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ قَالَ كُلُّ مَا مَسَكَ عَلَيْكَ
قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنِي قَالَ وَإِنْ قَتَلَنِي قُلْتُ وَإِنَّا نُرْهِقُ
بِالْيَمْعَرِ أَضٍ قَالَ كُلُّ مَا خَرَقَ وَمَا أَصَابَ بَعْضُهِ
فَلَا تَأْكُلْ .

بَاب ۳۱ صَيْدُ الْقَوْسِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَ
إِبْرَاهِيمُ إِذَا أَصْرَبَ صَيْدُ الْقَبَانِ مِنْهُ يَدًا أَوْ
وَجْهًا لَا تَأْكُلْ الْبَدَنُ بِلَانٍ وَقَالَ سَائِرُهُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
إِذَا أَصْرَبَتْ عُنُقُهُ أَوْ وَسْطَةُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ

ذکر کیا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کھانا کھاؤ اور کتے بھی پائے اور تمہیں خبر ہو
کہ شاید کھانے میں یہ بھی ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو تو اسے نہ کھاؤ۔

کتے سے مارا ہوا شکار

ابن عمر کا قول ہے کہ جو کتہ سے مارا گیا وہ موقوفہ کے حکم میں ہے۔ امام
قاسم، عبادہ، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک آبدیوں میں
کتہ چلا کر مارا ہے جبکہ آبدیوں سے باہر کوا، مرغ نہیں۔

حضرت عطاء بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا
جو تیرے ڈنڈے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر اس کا ٹوک سے شکار کیا ہے تو
کھاؤ اور اگر ڈنڈا مارا اور جانور مر گیا تو وہ موقوفہ کے حکم میں ہے
لہذا اسے نہ کھاؤ۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں شکار کرتا ہوں تو اسے پھینک
دیا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاؤ۔ میں نے
عرض کیا کہ اگر اس میں سے کچھ کھاؤ۔ فرمایا کہ پھر اس میں سے نہ کھاؤ۔ کیونکہ
اس نے شکار تھارے سے نہیں کھا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ
میں نے اپنا کتہ شکار کرتا ہوں تو اس کے پاس ایک کتہ بھی پالنا ہوتا
ہوگا۔ فرمایا کہ اگر تم نے کتے پر بسم اللہ پڑھا تو وہ کھاؤ۔

تیرے ڈنڈے سے مارا گیا ہوا شکار

حضرت عطاء بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے
ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے روک رکھے تو کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر
جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں عرض گزار
ہوا کہ ہم تیرے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا کہ
گشت کو پھر ڈالے تو کھاؤ اور ڈنڈا اگر مارا ہے تو نہ
کھاؤ۔

کان سے شکار کرنا۔

حسن بصری اور ابراہیم رحمہما کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو
تو اگر اس کا ہاتھ یا پیچ جسم سے جدا ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو
جدا ہوا ہے اور باقی جسم کو کھاؤ۔ ابراہیم رحمہما کا قول ہے جب تم نے

قَالَ بَعَثْتُ ابْنَ مَرْثُومٍ نَحْيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ يَكُفُّ مَا بَيْنَهُ أَوْ ضَارِبًا يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ.

۴۴۵ - حَدَّثَنَا الْمُكَنِّيُّ ابْنُ إِسْرَافِيلَ أَخْبَرَنَا حُظَيْفَةُ بْنُ زَيْدٍ سَعْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثُومٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَائِدٍ أَوْ كَلَبَ صَالِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ آخِرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَائِدٍ أَوْ ضَارِبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

بابُ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الْفُطَيَّاتُ وَمِمَّا عَلَّمَكُم مِمَّنِ الْخَوَارِجُ مِنْ مَكَلَبَيْنِ الْفُطَيَّاتُ وَالْكَوْاسِبُ. رَجَعَتْ خَوَارِجُ الْقَسَبِ وَالْعَلِمُوهَنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سِرِّيَةِ الْحَسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَكْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعْلِمُونَهُنَّ وَمِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبُ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ مَرْثُومٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمُ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

۴۴۷ - حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ بَيَانَ بْنِ الشَّيْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنْ أَقَامَ مَرْثُومٌ نَحْيَهُ الْكَلَابَ فَقَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلَابُكَ الْمَعْلَمَةُ وَكَرِهْتَ أَمْسَكَ اللَّهُ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلَتْ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فِلْقَى أَخَا نَحْيَهُ إِنْ شَرِبَ الدَّمُ أَوْ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا

کو جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایسا نہیں پایا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

الگ کتا شکار میں سے کھائے۔

ارشاد ربانی ہے: اے محبوب اتم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہو اتم فرماؤ کہ حلال کی نہیں تمہارے لیے پاک چیز میں اللہ جو شکار کی جائز تم نے سدھائیے، انہیں شکار پر روڑا لگاتے ہو اسودۃ الکلمۃ، آیت ۱۰۱۔ انہیں ایدہ کاسنے واسے۔ راجعہ کو اتم نے کیا۔ نیز فرمایا: جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے ہو تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر کھدے پیرہنے دیں آیت مذکورہ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھائے تو اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اللہ نے تمہیں علم دیا ہے اس میں سے انہیں سکھاتے ہو۔ ایسے کے گوشت کو شکار کا طریقہ سکھانا چاہیے بیان تمہارے عادت مجھڑ دے۔ ابن عمر نے اسے کہہ کر قرار دیا۔

حضرت مدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کرتا تھا کہ جو کتا کھائے لوگ میں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کی طرف بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھا لو جسے وہ تمہارے لیے روکے رکھیں، اگرچہ جان سے مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھائے کیونکہ مجھے اس میں غدر ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو

عَنْ حَامِرِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ فِيهِ الْكِلَابُ فَقَالَ قَرَأَ إِذَا أُرْسِلَتْ
بِلَابِكَ السَّكِينَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِنْهَا أَمْسِكَنَّ
عَلَيْكَ إِنْ أَنْتَ يَا كَلْبُ كَلْبٌ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخْلَفْتُ
أَنْ تَكُونَ إِثْمًا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا
كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ حَبِيبَةَ
أَحْمَدَ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُرْسِلَتْ
بِلَابُ كَلْبٍ السَّكِينَةُ فَكُلْ مِنْهَا فَإِنِّي أَخْلَفْتُ
أَنْ تَكُونَ إِثْمًا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا
كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِذَا أُرْسِلَتْ بِلَابُ كَلْبٍ السَّكِينَةُ فَكُلْ مِنْهَا فَإِنِّي أَخْلَفْتُ
أَنْ تَكُونَ إِثْمًا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا
كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ
شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے کتے کو شکار کی طرف
دروازہ کیا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھاؤ جو کچھ تمہارے لیے روک
رکھا ہو مگر بس میں سے کنا کھاؤ اسے نہ کھاؤ مگر مجھے ڈر ہے کہ
اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسرے کائے
خال ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

حضرت ابو شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ! ہم اہل کتاب ایہود و نصاریٰ کے علاقے میں رہتے ہیں ان
کے بتوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور
سوار کرتا ہوں، لہذا مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کون
سی چیز حلال ہے؟ فرمایا کہ جو تم نے بتایا کہ میں اہل کتاب کے علاقے
میں رہتا ہوں ان کے ہتھوں میں کمانا چلی تو اگر نہیں ان کے ہتھوں کے
سوا دوسرے ہتھوں میں کمان تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے ہتھوں
تو انہیں وصول اللہ پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی
جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ
پڑھو تو اسے کھاؤ اور جو تم اپنے سکائے ہوئے کتے کے
ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاؤ اور اگر بغیر سکائے
ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا
موقع مل جائے تو کھاؤ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں انھوں کے مقام پر ہوں ایک خرگوش کو ہم نے چھکایا۔ پس
کئی حضرات اس کے پیچھے چلے گئے لیکن وہ ہاتھ نہ دیا۔ پھر میں اس
کے پیچھے دروازہ اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت
ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گیا۔ پس انہوں نے اس کی لائیں

قَالَ بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَوْفِيكُمْ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكْتُهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ
فَقَالَ لِي: أَبْقِ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
كَلُوا مِنْهُ طَعْمًا طَعْمَكُمْ مِنْهُ اللَّهُ.

- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدَ
الْبَحْرِ وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا أَصْطَلَيْدٌ وَطَعْمُهُ
مَارْحَى بِهِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الظَّافِي حَلَالٌ. وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ مَيْتَعَةٌ إِلَّا مَا قُذِرَتْ مِنْهَا
وَالْجَرِيحُ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ
شَرِيحُ صَاحِبِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلُ
شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ. فَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَا الظَّيْفُ
قَالَ هُوَ أَنْ يَذْبَحَهُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثْتُ
عَطَاءَ صَيْدَ الْأَنْهَارِ وَقِلَابِ السَّيْلِ أَصْبَدُ
يَخْرُجُ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قُلْنَا: هَذَا حَدَّثَ ثَمَاتُ
وَهَذَا أَهْلُ الْحِمَاةِ وَمِنْ أَهْلِ الْحِمَاةِ نَحْنُ
وَبِكَيْبُ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سَبْعِينَ مِائَةً
يَلَابِيبُ الْمَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: وَأَنْ أَهْلِي أَكَلُوا
الْمَيْتَ فَكَلَّمُوا لَا طَعْمَ لَهُمْ وَلَعَزَّ الْحَسَنُ بِالسَّلْحَةِ
بَاسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ صَيْدَ الْيَحْيَى
إِنْ صَادَهُ فَصَرَّافِي أَوْ يَكُونُ أَوْ مَجْرُوبِي. وَقَالَ
أَبُو الدُّدَّةِ: آخِرُ الْمَرْفُوعِ فَيَبْرُ الْغَمْرُ الْيَتِيمَانِ وَالشَّمْسُ
۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ اللَّهَ
عَنْهُ يَقُولُ: عَزَّ وَجَلَّ جَبَّيْنِ الْخَبِيطِ أَمِيرًا أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجَعَلَ جَوْعًا شَدِيدًا أَخَذَ الْيَحْيَى حَتَّى أَتَيْنَا الْعَرِيرَ
مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَبْرُ فَإِذَا كَلَّمْنَا مِنْهُ نَصَفَ شَيْءٌ فَأَخَذَ
أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عَظْمِهِ فَصَرَّ الشَّيْءَ الْكَبِيرَ فَحَتَّتَهُ.

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُثَيْلٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ
عَنْ عُمَرَ وَقَالَ يَمُوتُ جَابِرُ الْقَوْلِ بَعْدَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھایا۔ میں نے لوگوں
سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے متعلق اس کا حکم دریافت
کر لے گا۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے
میرے خیال پر اس میں سے کچھ کھا ہوا تمہارے پاس ہے؟ میں عرض کر رہا تھا
دریائی شکار حلال ہے۔ (ارشاد ربانی)

حضرت عمر کا قول ہے کہ شکار وہ جس کو کسی جیلے سے پکڑا جائے
اور طعام وہ جس کو دریائیکے دے۔ حضرت ابو بکر کا قول ہے کہ دریائیں
مکر کر کے والے جانور حلال ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعام سے
ملا کر کھانا دریائی جانور ہے مگر کچھ اس سے نفرت آئے اور بام حلال
کو یہود نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی
حضرت شریک نے فرمایا کہ یہ چیز تو کھانے کے حکم میں ہے اور عطاء
کا قول ہے کہ میرے خیال میں یہ جانور کھانے والے پرندے کو ذبح کرنا چاہیے۔
ابن جریر کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارا اور جوہر کا شکار
کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا: ہاں اور میری ہمت تلاوت کی۔
یہ بیشک ہے نہایت شریف میں کاپانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے نہایت
نخ اور ایک میں سے تم کھاتے ہو نازہ گوشت (سودہ فاطمہ زہرا
۱۱۲۔ امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے بنائی ہوئی ٹہن پر
سوار ہوئے۔ یحییٰ کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے بیڑے کھاتے تو
میں انہیں کھانا بخشنے کے لیے بیڑے کے کھانے میں کوئی قباحت محسوس
نہیں کی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھانا خواہ ضرانی، یهودی اور
آتش پرست نے کھا جو۔ حضرت ابو دودار نے فرمایا کہ جس شراب میں نمک اور
عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہاد بخش الخبط کیا اور جہاد امیر
حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں سخت محبوس کا سامنا
کرنا پڑا۔ پس وہاں ہماری جانب ایک ایسی جھیل تھی کہ اس میں
دھبی نہ تھی۔ اسے مہر کھا جاتا تھا۔ ہم نصف ماہ تک اسے کھاتے رہے۔
حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک مولا اسے نیچے سے لے کر
عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں جو

يُذَكِّرُهَا وَفِي خَدَّيْهَا أَفْقِيلَةٌ.

۳۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُخْرِمِينَ وَهُوَ هَذِيحٌ مُعْرِضٌ كَرَأَى جَارًا وَحَيْثُ كَانَ سُرَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَادُوا لَهُ سَوَاطِئَ أَبْرَاضٍ أَلَمْ يَرْجِعْ فَأَبْرَأَ لَخَذَهُ فَكُرِّسَتْ عَلَى الْجِمَاعِ فَفَقَلَتْ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَذْكَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ.

۳۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لُحْيٍ شَتَّى؟

بابُ التَّصِيدِ عَلَى الْجِبَالِ

۳۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ ثَابِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى الثَّوَامَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ هُجْرٌ مُؤْنٌ وَأَنَا رَجُلٌ جَلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنْ لَظَنَّا ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَقِّقِينَ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرَ فَإِذَا هُوَ جَمَاعٌ وَخَشِيتُ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا أَلَا لَأَنْدُرِي قُلْتُ هُوَ جَمَاعٌ وَخَشِيتُ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا رَأَيْتُ وَكُنْتُ لَيْسَتْ سَرُطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَادُوا نِي سَرُطِي فَقَالُوا لَا يُعِينُكَ عَلَيْهِ فَتَرَكْتُ فَخَذْتُهُ فَفَرَصْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَلِكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَاقْبَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا فَاسْتَبَلُّوا أَيْ الْوَالَةَ فَمَسَّتْهُ فَحَلَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ

اور اس میں کاغذ اندھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت میں پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گوشت کے راستے میں سے ایک راستے کے اندر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ آپ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے احرام باندھا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے پس انہوں نے ایک گورہ دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر اپنے ساتھیوں کے گورہ اٹھانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا بیچ والا تائب بنی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود (بیچ) لے لیا، پھر گورہ پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدرت میں حاضر ہوئے اور اس پر اسماعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوقحافہ سے اس طرح روایت کی کہ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا ان کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

ہمارے شکار

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گورہ اور مینہ مندر کے درمیان میں ایک سڑ میں انبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بیچ والا تھا۔ پھر یہاں پر چڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اس اثنا میں لوگ کسی چیز کی طرف بھاگے ہوئے نظر میں آئے۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ کون ہے؟ یہ گورہ دیکھی گئی۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہیں مندر میں ہے۔ میں نے کہا کہ وہ دیکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہی جو گاؤں میں نے دیکھا۔ میں سوار ہو کر وہاں پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے انکار کر دیا۔ پھر میں اس (گورہ) کے پیچھے لگا گیا اور بار بار بھیجا کہ تار مار بیان تک کہ میں نے اسے پکڑ لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے لاؤ گے آئیے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تو اسے ہاتھ نہیں دے سکتے۔ پس میں خود اسے لاؤ کر لوگوں کے پاس لے آیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: بِرَأْسِ الْكَأْسِ وَأَمِيرُهَا أَبُو عُبَيْدَةَ
نَزَّهَ عَمَّا يُفَرِّشُ خَاصًّا بِنَا جَوْعَ شَدِيدٍ حَتَّى كُنَّا
الْغَيْطُ كَسِيًّا جَيْشُ الْغَيْطِ وَالْفَقِي الْبَحْرُ حَوْثًا يُقَالُ لَهُ الْغَبَرُ
فَاكُنَّا نَيْصِفُ شَمِيرًا ذَهَبًا يُوَدِّهِ حَقٌّ مَدَحَتْ
أَجْسَامَنَا قَالَ فَاتَّخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ حِلْعَةً مِنْ أَضْلَعِهِ
فَنَصَبَهَا فَمَرَّ الرَّأْيِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا رَجُلٌ فَلَمَّا
اِشْتَدَّ الْجَوْعُ نَحَرْنَا ثَلَاثَ جَزَآنٍ ثَلَاثَ جَزَآنٍ
ثَلَاثَ فَهَاءَ أَبُو عُبَيْدَةَ

سواروں کو روزانہ فرمایا اللہ بہارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اللہ ہم
قریش کے قافلے کی گھات میں تھے۔ پس میں سخت بھوک کا سامنا کرنا
پڑا انہیں اپنا سیدہ ہم نے پتے نہیں کھائے اسی لیے اسے ہمارے جیش الغبط
کہتے ہیں۔ سندر نے ایک بھیل مار پیٹیک دی ہے عنبر بھیل کہتے ہیں۔ ہم
نعت جیسے تک اس کا گوشت کھاتے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے
بیان تک کہ ہمدے جسم رست ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابو
عبیدہ نے اس کا پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھانے کی نوایک سوار اس کا
نیچے سے نکل گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا کہ جب بھوک ہم پر غلبہ کرتی تو وہ
تین اونٹ ذبح کر دیتا پھر اسے تین اونٹ ذبح کر لے پھر اسے حضرت ابو عبیدہ نے منع کر دیا۔

بنا: تین سواروں کا یہ ٹھکانہ قریش کی گھات میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرات بڑی آزمائش میں مبتلا ہوئے کہ لیلہ ملا
قریباً ختم ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سارا زاد راہ میں گیا امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم
سے روزانہ کسی ایک کھجور ملنے لگی۔ کسی نے اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ سارے دن میں ایک کھجور سے کیا بناتا ہو گا۔ فرمایا کہ
اس ایک کھجور روزانہ کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب اس کا پٹا بھی بند ہو گیا اور وہ تیز کے پتوں پر گزر اوقات ہوئے تھے۔
اسی لیے اس ٹھکانہ نام جیش الغبط پڑ گیا تھا۔

جب یہ سارے سندر کے ساتھ ساتھ جاری رہے تھے تو خدا نے ذوالمنیٰ نے سندسے ایک بہت بڑی عنبر بھیل ان کی طرف
پیٹیک دی۔ یہ حضرات اُدھا مہینہ اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے جس کے باعث بھوک کی وجہ
سے جو کڑھوی لاحق ہو گئی تھی وہ جاتی رہی اور غصہ تانہ دم ہو گئے غور کا مقام ہے کہ وہ ایک ایک کھجور کھا کر جہاد کرنے کا مزہ لے
ہوئے تھے۔ حق کہ حقوں کے پتوں پر گزر اوقات ہوئے تھے تب بھی ان بزرگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آتی تھی اس طرح
کی نکلینیں اٹھا کر اصول نے اسلام کو ہم تک پہنچانے کا اہتمام کیا تھا ضروری ہے کہ ہم انسان فرشتوں نہ بنیں اور پوری امت کو ہم
ان معنوں کو اختیار کی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں اور ان کا ذکر محیطہ اچھے نظروں میں کریں۔ بجا طور پر وہ ساری امت کی طرف سے حق سلوک
کے مستحق ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارو جان شاد اور اعلیٰ وانصار ہونے کی بدولت ان حضرات کا حق بنتا ہے کہ ہر
صاحب ایمان ان کے راستے میں دیدہ و دل کا فرش بچھا دے، ان سے دلی محبت کرے اور ان سے محبت رکھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی محبت ہی کا ایک حصہ شمار کیا جائے اور ان سے ملاقات رکھنا اگر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات رکھنا ہے۔
خدا کے ذوالمنیٰ ہمیں ان بزرگوں کا حق پہچاننے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بڑی کھانا۔

باب آكل الجراد

۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
عَشْرَةَ أَوْ ثَمَانًا كُلَّ مَعَهُ الْجَرَادُ قَالَ سُفْيَانُ

ہو بیٹھ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
منہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ
چھ یا سات غزوات میں شرکت کی اور ہم آپ کے ساتھ بڑی کھانا
کرتے تھے۔

وَالْبُحْرَانَةُ فَاسْرَ ابْنُ أَبِي يَنْفُوسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
أَوْفَى سَمِعَ عَنْ وَاجِبٍ أَيْدِي الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ
۳۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ
قَالَتْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الدُّمَشَقِيُّ أَنَّ ابْنَ
أَبِي دُرَيْسٍ الْخَوَلَاءِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْغَسَّاقِيُّ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي يَا رَجُلٍ أَهْلُ الْكِتَابِ فَتَنَا كُلُّ نَفْسٍ
لَنَيْتِهِمْ وَيَأْتِي صَيْدُ صَيْدٍ يَقُولُ وَيَأْتِي صَيْدُ
يَكْلِي الْمَعْلَمَ وَيَكْلِي الْإِدْيَ لَيْسَ بِكَ لَيْسَ بِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ يَا رَجُلٍ
أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تَكُلُوا فِي أَنْبِيئِهِمْ إِنْ أَنْ لَا تَجِدُوا
بُذًا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُذًا فَاعْبُدُوا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا
ذَكَرْتَ الْكُفْرَ يَا رَجُلٍ صَيْدٌ فَمَا صَدَّتْ بِقَوْلِهِ
فَإِذْ كُفِرَ اسْمُ اللَّهِ وَكُلَّ وَمَا صَدَّتْ بِكَ الْمَعْلَمُ فَإِذْ كُفِرَ
اسْمُ اللَّهِ وَكُلَّ وَمَا صَدَّتْ بِكَ الْإِدْيَ لَيْسَ بِكَ لَيْسَ بِكَ
فَإِذْ رَكِبَتْ ذَكَاتُهُ فُكِّلَهُ

۳۶۰ حَدَّثَنَا الْيَكْبِيُّ بْنُ أَبِي رَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَنَا اسْرُ
يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ وَقَدْ وَاللَّيْثُ بَرَّانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَوْقَدْنَا تَعْرِضُ هَذِهِ الْبَيْتَانِ بِأَنَّا
لَحْمُ الْحُمْرِ لَا نَسِيَّةَ قَالَ أَهْلُ يَفْعُو أَمَا فِيهَا وَالْكَسْرُ وَ
قَدْ فِيهَا فَكُلْ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نَهَرْتُ مَكَفِيهَا
وَلَعَلَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ
بَابُ الشَّيْخَةِ عَلَى الدَّيْخَةِ وَمَنْ
تَرَكَ مُتَعَبِدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ شَيْءٍ فَلَا يَأْسَ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَكُلُوا مِنْ لَحْمِهِ كُفِرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَرَأَى لَيْسَ وَالنَّاسِ لَا يَسْتَشِي فَايَسْتَشِي وَقَوْلِهِ
وَأَنَّ الشَّيْطَانَيْنِ لَيُؤْخِرُونَ إِلَى آخِرِيَّاءِ يَوْمِ الْحِسَابِ لَوْ كُنَّا

دوسری سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی سے سات مسودات

مجوسیوں کے برتن اور مرقار

حضرت ابو ثعلبہ غسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں مہاجر جو کہ عرض گزار تھا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی کتاب
کے علاقے میں رہتے ہیں لہذا ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکار گزین
میں رہتے ہیں لہذا میں اپنا کمان اور اپنے سگھائے ہوئے اور بغیر سگھائے ہوئے
تخت کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم
نے ذکر کیا کہ تم اپنی کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا
کر دو جبکہ کوئی چادر نہ ہو مگر اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھا
لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو تو جب تم اپنی کمان سے شکار
کر دو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھانا کھا کر اور جو تم بغیر سگھائے ہوئے
کھتے کے ذریعے شکار کر دو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع

نہ ملے
تو کھایا
کر دو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روز خیر فتح
مکہ اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟
عرض گزار ہوئے کہ بالترکہ حوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو
ہاتھ لیں میں ہے اسے الٹ دو اور ہاتھ لیں کو توڑ دو۔ ایک شخص
کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہاتھ لیں کو دھو نہ لیں؟
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو اب کر دو۔

وہیچہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا

ابن عباس کا قول ہے کہ جو مہمل جانے تو کوئی مریض نہیں۔ اور شکار بارگ تھلائے
ہے۔ اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ پایا گیا اور وہ بیشک حکم عدل ہے۔
رسولہ الامام، آیت (۱۳۱) اور بعد ازاں آیت (۱۳۲) میں لکھا ہے۔ نیز اٹھا
ربانی ہے۔ اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے

وَأَن أَلْعَلَّتْ وَهْمُهُ إِن تَكْفُرْ كَعَمَلِهِ كُونَ

۴۶۱- حَدَّثَنَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ فَأَمَّا النَّاسُ جُزْءًا فَاصْبَنَّا بِلَا رَحْمَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرَافِ النَّاسِ فَتَجَلَّوْا فَتَصَبَّوْا الْقُدْرَ مَخْدُوعٍ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدْرِ وَمَا كَيْفَتُهُ فَتَقَسَّمَ فَتَعْدَلَ عَشْرَةً فَمِنَ الْقَدْرِ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهَا بَعْدُ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ سَيْرَةٌ فَطَلَبُوا فَأَعْيَاهُمْ وَأَهْوَى إِلَيْهِمْ جَلَّ بِسْمِهِ وَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَائِدًا وَأَوَائِدَ الْوَحْشِ حَمَامَتٌ عَلَيْكُمْ فَأَصْنَعُوا بِهَذَا هَكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرُجُوا أَوْ نَخَامُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ وَنَعْدَا أَوْ لَيْسَ مَعَا مُدَى أَفْعَدُّ بَحْرًا لَتَصِيبَ فَقَالَ مَا أَكْثَرَ الدَّمَ

وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَكُلُّ لَيْسَ النَّسْنِ وَالظُّفْرُ وَسَاخُهُ كَمُ عَنْهُ أَفْعَدُّ لَيْسَ فَطَعْمُ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَّةِ

باب ۳۱ مَا ذُرِيَ عَلَى النَّصِيبِ وَالْأَصْنَامِ ۴۶۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْقِبُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِيْقَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَبْدُ اللَّهِ يَعْقِبُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ نَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلَدٍ مِنْ بَلَدِ الْقَيْلِ أَنَّ نَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَ قَدْحَةٍ مِنَ الْخَمْرِ فَسَمِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِهَا لَحْمٌ فَابَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَكُلُ وَمَعَاذُ جَعَلَنِي عَلَى أَسْمَاكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا وَمَعَاذُكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ۳۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَفَرَ بِاللهِ كَفَرَتْ دِينُهُ وَكَانَ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ نہایت میں میں اونٹ اور بکریاں لی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے حضرت کے ساتھ تھے۔ پس لوگوں نے حنک کی دیکھ جانور ذبح کر لیے پھر لٹائیاں پڑھا دیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے لٹائیاں اٹھا لی گئیں۔ پھر آپ نے نہایت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھڑا کم لے کر اسے پکڑنے لگا لہذا وہ عاجز رہا۔ پس ایک آدمی نے اس کے جانب تیر چھوٹا تھانہ تھانے سے روک دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چار پالیوں میں بھی بھاگنے والے اور مٹی جانور جوتے ہیں، لہذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ہی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ سب وادعا جانور گار ہوئے کہ میں امید یا دوسرے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھوٹا نہ ہو تو کیا ہم بھانوس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ رہے دانت اور تاج تو میں نہیں بتا سکتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جشیوں کی پھر کچھ جو تھانوں پر اور تون کے لیے ذبح کیا گیا۔

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل سے آپ کی خدمت کے نشیب میں طائفت ہوئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علیہ و آلہ وسلم کے سامنے اس نے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت بھی تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

خود نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیے۔

فَلْيَدْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ
الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَدِّهِ بْنِ سَفْيَانَ الْجَلِيِّ قَالَ
هَاجَتِ أُمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْصِيَّةً ذَلِكَ
يَوْمٌ فَأَذَا أُنَاسٌ قَدْ دَبَحُوا هَاجَتَهَا هَاجَتُ قَبْلَ صَلَاةِ
هَذِهِ الصَّلَاةِ رَأَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ
قَدْ دَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ دَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَلْيَدْبَحْ مَكَانًا آخَرَ وَمَنْ كَانَ كَتَمَ يَدْبَحْ حَتَّى
صَلَّمَ فَلْيَدْبَحْ بَعْدَ بَعْرِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

باب مَا أَكَلَهُ الدَّامِرُ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمُرَّةِ
وَالْحَدِيدِ.

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ مَخْجَرٍ
ابْنَ عَمْرِو بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْتِلُ
عَنْ يَسْلَمٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ فَكَسَرَتْ حَجَرَ فَدَبَحَتْهَا فَقَالَ يَدْبَحُهَا لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْهِ
مَنْ يَسْأَلُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ
إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَوْرِئِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ أَنَّ جَارِيَةً
لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْتِلُ عَنْ يَسْلَمٍ بِالْجَبِيلِ الَّذِي بِالشَّوْقِ وَهُوَ
يَسْلَمٌ فَاصْبَرَتْ شَاةً فَكَسَرَتْ حَجَرَ فَدَبَحَتْهَا فَدَبَحَتْهَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْرَأَةٌ بِأَكْلِهَا.

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَوْنَةَ

شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مَدَى فَقَالَ
مَا أَنَّهُمُ الدَّامِرُ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ أَنَّهُمْ فَمَنْ لَيْسَ الظُّفَرُ وَالْيَتَنُ
أَمَّا الظُّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا الْيَتَنُ فَعَطْرُ وَتَدَّ

حضرت جندب بن سفیان بنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی تو ایسا ہوا کہ بعض حضور
نے نماز میں سے پہلے ہی اپنی قربانی کو ذبح کر دیا۔ جب فادہ
ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے نماز
سے پہلے ہی قربانیاں ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے
پہلے ذبح کر چکا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور
جس نے چارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو اسے چاہیے
کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

جو چیز خون بہا وہ اس سے ذبح کرو

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی
ایک لونڈی سلح پہاڑ کے اوپر کھریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا
کہ ایک بکری قریب المرگ سے تو ایک بچہ توڑ کر اسے ذبح کر لیا
پس حضرت کعب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھاؤ یہاں
تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم
کر لوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر دریافت نہ کر لوں پس وہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے
پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔

یہ سلسلہ کے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت
کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلح پہاڑ
کی ایک چوٹی پر کھریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی پس
اس نے ایک بچہ توڑ کر اسے ذبح کر لیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے اسے کھانے کا اہل حکم فرمایا۔

رائع نے اپنے دادا سہان حضرت رائف بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے
پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا وہ کافی
ہے اور دانٹ ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا، پس اسے روک
لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں

بَعِيرٌ فَجَبَسَهُ فَقَالَ: إِنَّ يَهُوذَا وَالْهَرِيزِيَّيْنِ أَوْدِدَاكَ وَأَوْدِدَا
أَنُوحَ خَيْرَ فَمَا عَلَيْكُمْ بَيْنَهُمَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا ۝

بَابُ ذَبْحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

۴۶۷. حَدَّثَنَا صَدُوقٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ لُكْعَبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسَمِعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ
الَّتِي حَدَّثَنَا تَافِعٌ أَنَّ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
جَارِيَةً لِكُعبٍ بَلَغَا

۴۶۸. حَدَّثَنَا سَمَاعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ تَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ
أَنَّ امْرَأَتَهُ أَخْبَرَتْ أَنَّ جَارِيَةً لِكُعبٍ بَلَغَا
مَالِكٌ كَانَتْ تَرْجُو عَمَّا يَسْلِمُ فَأَصْبَحَتْ شَاةً مِنْهَا
فَأَذْرَكْنَهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلُمَا

بَابُ لَا يَذْكُرُ بِاللَّسَنِ وَالْعَظْمِ وَالظُّفْرِ

۴۶۹. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِافِعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ يَحْيَى مَا أَفْهَرُ
الدَّمَاءِ إِلَّا اللَّسَنَ وَالظُّفْرَ

بَابُ ذَبْحَةِ الْأَعْرَابِ وَخَوَهِمِ

۴۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَبِّدٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا
أَسْمَاءُ بِنْتُ حَنْصَلٍ السُّدْرِيَّةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُرْوَانَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا
نَدْرِي أَدْكُرُهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمِعْتُ عَلَيْهِ
أَنْتُمْ تَكُلُونَهُ قَالَتْ فَكَأَنَّا أَحَدُنَا عَنِ الْكُفْرِ

جیسی ہے تو ان میں سے اگر کوئی تمہیں تھکادے تو اس کے ساتھ
ایسا ہی سلوک کیا کرو۔

عورت اور لونڈی کا ذبح

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ابو عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے بچہ کے ساتھ بکری ذبح
کی۔ پس اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔۔۔ بیٹا مانع ایک
انصار کی آری نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
راستے سے حضرت کعب بن لؤی کا ہاں مانع سنا۔

انصار کے ایک آدمی نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت
کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی لونڈی سلیح پہاڑی پر بکریاں
چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس وہ اس کے
پاس گئی اور بچہ کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا
کہ اسے کھا لو۔

دانت اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے
اس کا خیر کھاؤ سوائے ذبیحہ دانت و ناخن کے۔

حبالوں کا ذبح

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس
گروشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا
ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔
حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ زمانہ کفر کے قریب کی بات ہے۔

تَابِعَهُ عَلَى عَيْنِ الدَّارِ وَدُرِّي فَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَ
الْبُقَاعِيُّ.

باب ۳۱ ذبائح اهل الکتاب وشمومها
من اهل العرب وغيرهم وقوله تعالى اليوم
اجعل لكم الطيبات وطعام الذين اولوا اليك
اجل لكم وطعام منكم جل لهم وقال الزهري
لا بأس بذبيحة نصارى العرب وان سمعته
يسبحي لغير الله فلا تأكلوا وان لم تسمعوه فقد
احل الله وعلمكم كفرهم ويداكر عن يحيى بن
وقال الحسن ورايهيم لا بأس بذبيحة
الاكل.

۴۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: لَنَا مَخَارِيرٌ قَصَرَتْ بِرَقْرِحِي الشَّانِ بِحَرَابٍ
فِيهِ شَحْرٌ فَكَرَرْتُ لِأَحَدٍ فَالتَمْتُ فَإِذَا الْيَتَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.
باب ۳۲ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ يَمْنَلُ
الْوَحْشِ وَأَجَاذَةُ ابْنِ مَسْرُودٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِثْلُ يَمَانِيكَ فَهُوَ الْقَيْدُ
وَفِي بَيْعٍ تَرُدِّي فِي يَمْنَرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَّامَاتٍ عَلَيْهِ
فَذَلِكُمْ، وَرَأَى ذَلِكَ عَلَى وَابْنِ عَمْرٍ وَحَالَتُهُ.

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَفِيعٍ
حَدَّثَنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا لَأَكْرَأُ الْعَدُوَّ عَدَاؤُكَ لَيْسَتْ مَعْنَا مَدَى فَقَالَ:
أَجَلٌ أَفْرَأَسُ، مَا أَكَلَهُ الدَّهْرُ وَذَكَرَ اسْمُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
فَكَلَّ لَيْسَ الشَّقُّ وَالظُّفْرُ وَسَاحِدُكَ أَمَّا النِّقْطُ فَظَمُّ
وَأَمَّا الظُّفْرُ فَحَدُّ الْوَحْشَةِ وَأَصْبَدَ أَهْلُ الْبَلَدِ

اسی طرح علی بن مدینی نے درادری سے روایت کی اور اسی طرح
ابو خالد نے طحاوی سے۔

اہل کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور
کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے
(سورہ المائدہ، آیت ۵)۔ ذہری کا قول ہے کہ عرب کے لہار کے
ذبح کیے ہوئے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سوز کر انہوں نے اشرک کے
سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سوز تو اس نے لے
حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح قول
ہے۔ حسن بصری اور ابوالہیثم حمصی کا قول ہے کہ غیر مفتون کے ذبیحہ
میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
تعلقہ خیر کا معاوضہ کیے ہوئے تھے تو کسی شخص نے ایک عقیل باہر
پھینکا جس کے اندر حربی بھی ہیں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب
میں نے غور سے دیکھا تو غمناک ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک
ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔ ابن عباس کا قول ہے

کہ کھانا تمہارے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن مسعود نے اس کو جواز کہا ہے۔ ابن عباس کا
قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ نکاح ہے
اور جو اونٹ گز نہیں میں گرجائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو
وہاں سے کرو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے بھی یہی ہے۔

حضرت ذریعہ بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض
کر رہا ہوں: یا رسول اللہ! کل ہمارے دشمن سے مہم جوگی اور بہار
پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا اگر ذبح حلال یا بھرتی سے کرنا چاہیے
نیز جو چیز خون بہاوتے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ
لیکن دانت اور ناخن سے نہ جو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن
جھشیوں کی چھری ہے۔ جہن فقیہ میں اونٹ اور بکریاں اقسام
قوان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک آدمی نے اسے

عَنِمْ فَتَدْوِمُهَا بَعْدَهُ قَرْمًا لَا رَجُلٌ يَسْتَهْمُ فَحَبَسَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ
الْأَيْلِ أَوَايِدًا كَأَوَايِدِ الرُّحَى فَإِذَا غَلَبَكُمْ فِيهَا
شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا.

۳۱۲ باب التَّحْرِيقِ وَالذَّبْحِ. وَقَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ
وَالْمَنْحَرِ. قُلْتُ: أَيُجِزُ فِي مَا يَذْبَحُونَ أَنْ أَنْحَرُوا؟
قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْهَقْرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ
شَيْئًا يَنْحَرُ جَائِرًا، وَالتَّحْرِيقُ أَحَبُّ إِلَيَّ. وَالذَّبْحُ
قَطْعُ الْأَوْدِ بِحِزِّ قِلْتٍ فَيُخَلَّفُ الْأَوْدُ أَحْمَرُ حَتَّى يَقْطَعَ
الْمُخَاطَمُ، قَالَ لَا إِخَالَ، وَاتَّخَذْتُمُ نَافِثَةً أَنْ ابْنُ
عَمْرٍو يَنْهَى عَنِ التَّحْرِيقِ، يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ
مُقَرَّبًا حَتَّى شَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذَا
قَالَ مُؤْمِنٌ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُذَبَّحُوا
بَهْرَةً، قَالَ فَذَبَّحُوا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَلَدَّكَ كَأُ
فِي الْحَكَنِ وَاللَّبَةِ. وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ:

وَأَنْتِ إِذَا قَطَعْتَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ
۳۱۳ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ
أُمِّي أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
تَحَرَّرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا
فَاكَلْنَاهُ.

۳۱۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ
فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ
فَاكَلْنَاهُ.

۳۱۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ
عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ

تَزِيْرًا كَرَدَكٍ لَهَا - اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ان آدمیوں میں سے بعض جگہ جانوروں کی طرح وحشی
ہیں لہذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر جاگ جائیں تو ان کے
ساتھ یہی بکری کرو۔

نحر اور ذبح - ابن جریر نے عقلاً کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور
نحر درست نہیں مگر حلق اور بیٹے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کرنے والے
جانور کو اگر میں نحر کروں تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان
اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہذا اگر تم نحر کرنے
والے جانور کو ذبح کرو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ
پسندیدہ ہے ذبح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا
کہ کیا اگر میں چھوڑ دوں گا جانیں یہاں تک کہ حرام منفرک کا مالک
کو میں اسے مناسب نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن
عمر نے حرام منفرک کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے کہ اگر
تک یہی کہ چھوڑ دیا کرو یہاں تک کہ جانور مر جائے اور ارشاد باری
تعالیٰ ہے: "اللہ جب تمہاری اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تمہیں
حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو" (سورہ البقرہ، آیت ۶۷)
اور فرمایا: "تمہاری قوم کے ذبح کرنے کے معلوم نہ ہوتے تھے آیات ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳،

قَالَتْ نَحْنُ نَأْتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَسًا فَأَكْنَاهُ قَابِجَهُ وَكَيْفَ ذَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ
هَاشِمٍ فِي التَّحْرِيرِ

باب ۳۱۳ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ
وَالْمُجْتَمِعَةِ

۴۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هَاشِمِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ أَبِي الْحَكَمِ
بَنِ الْوَيْلِ قَرَأَ عَلَيْنَا أَوْفَقِيَانَا فَصَبَّوْا جَاذِرَ مَوْتِنَا
فَقَالَ أَسْنُ نَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَصْبِرَ الْبُهَاقَةُ

۴۷۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ
بَنِ مَعِيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَعْفَرٍ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَاهُ دَخَلَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ سَعِيدٍ
وَقِيلَ لَهُمْ بَنِي يَحْيَى رَأَيْتُمْ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَشَقَى
إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَكَمَهَا شَرًّا قَبْلَ يَدَا وَبِالْغُلَامِ
مَعَهُ فَقَالَ: أَرَجِرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ تَصْبِرَ هَذَا

الْبَطَرِ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: أَنْ تَصْبِرَ فَهَيْمَةَ أَوْ غَيْرَهَا لِلشَّمْلِ

۴۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرَانَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ يَوْمَئِذٍ ابْنَ
عُمَرَ فَهَمُّ وَابْنَتِيَّةٌ أَوْ يَنْفَرُ تَصْبِرُ أَدَجَاجَةً يَرْمِيهَا
فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ قَرَأَ قُرْآنَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ
فَعَلَ هَذَا إِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ
فَعَلَ هَذَا قَابِجَهُ كَيْفَ ذَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ

۴۷۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ
لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَثَّلَ بِالْحَيَرَانِ
وَقَالَ عَدِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۰ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

اور صحیرم نے اسے کھایا۔ خر کے بارے میں روایت، ابن عیینہ
نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

مثلاً، مصبورہ اور مجتہر کرنا مکروہ ہے۔

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
منہ کے ساتھ حضرت حکم بن ابیوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے
چند لوگوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا
رہے ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجانروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے
ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت یحییٰ بن سعید
کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو
باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس
تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس
لڑکے کو سافذ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ

اپنے لڑکے کو منع کیجئے کہ پندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اپنے مویشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل نہ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے نزدیک تھا کہ ان کا گھر چند لوگوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا
جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت
ابن عمر کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت ابن عمر نے دریافت فرمایا کہ
یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت
فرمائی ہے جو ایسا کام کرتے۔ میدان نے بھی شہد ہے اسی طرح روایت کیا

سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو جانور
کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔۔۔ عذی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

عذی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زید

قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِّي بِنِ قَابِطٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ يَزِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَتَبَ عَنِ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُتَلَوِّينَ

باب الذبائح

۳۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
أَبِي الْيُزُبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدِمِ الْجَنْجِي عَنْ أَبِي
مُوسَى يَحْيَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذَبَاحًا

۳۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّازِثِ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيُزُبَ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زُهْدِمِ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا
النَّبِيِّ مِنْ جَزْمٍ مِثْلُ خِزْفٍ يَطْحَأُ بِرِجْلِهِ لَحْمَ ذَبَاحٍ
وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمَّا بَدَأَ مِنْ طَعَامِهِ
قَالَ أَدْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ أَكُلَ شَيْئًا أَفْذَرْتُهُ
فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أَدْنُ أَخْبِرْكَ أَذْ حَلَفْتُكَ

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَنْفَرٍ مِنَ
الْأَشْعَرِيِّينَ فَرَأَيْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانٌ وَهُوَ يَطْبَعُ
لَحْمًا مِنْ نَحْرِ الْقَذَاةِ فَاسْتَحْلَمْنَا وَفَحَلَفْتُ أَنْ لَا
يَعْمَلُنَا قَالَ مَا عَمِدْتُ بِمَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَيْهِ فَنُكِرَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَهَبٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ
الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَاغْطَلْنَا خَسَنَ
ذَوْ جَعْرِ عَالِي الدُّرَى فَلَمَّا نَافَسْنَا عَمِدَ رَجُلٌ فَقُلْتُ لِأَخِي
لَسْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٍ فَرَأَى اللَّهُ
لَكِنْ تَقُلْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٌ
لَا تُكَلِّمُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْلَمْنَاكَ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا
تَحْمِلُنَا فَظَنَّا أَنَّكَ لَسَيْتَ بَيِّنَتِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ
حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْمِلُ عَلَى بَيِّنَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرماتے
ہوئے سنا کہ آپ نے گوشت مار کر کئے اللہ ناک کمان و جیروا اعتناء
کامیابی سے منع فرمایا۔

مرغ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغ
کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔

ترجمہ کہ بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ نبی کریم کے درمیان بھائی
بندگی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی
تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے
کے حرب و چوک سے حضرت ابو موسیٰ نے اس سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ
کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے
ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے کوئی چیز کھاتے
ہوئے دیکھا میں نے کبھی اس کے کھانے سے نفرت نہ
اور اسی لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ نزدیک آ
جاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کر دوں کہ کچھ اشعری عقائد
کے ساتھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ خدمت
عالیٰ میں واقعہ عرض کروں لیکن اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے
اور لوگوں میں صدمے کے جانے تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ
سوار کی کیسے جانور لگا کر آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی۔ فرمایا کہ
میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ میں تمہیں اس پر سوار کروں۔ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال نصیب کے کافی اونٹ آ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری
لوگ کہاں ہیں یا اشعری کہاں ہیں ہمارے کامیابان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ
مرمت فرمائے جن کے رنگ سفید اور کرہاں بلند تھے۔ ابھی ہم حضور کے در
پر گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی قسم قبول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ان کی قسم یاد نہ کرائی تو ہم بھی فلاح نہ پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم

فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا.

باب ۳۱۵ لَحْمُ الْخَيْلِ

۴۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ فِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَامُ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسَاءَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ

۴۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لَحْمِ الْخُمَيْرِ وَرَحْصِ الْخَيْلِ.

باب ۳۱۶ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَنْثِيَةِ وَفِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۸۵ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَنْثِيَةِ لَا هِلَالَةَ لِيَوْمِ مَضِيٍّ.

۴۸۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَنْثِيَةِ تَابِعَةَ

ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ.

۴۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَتْنَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلِلْحُمُرِ الْحُمْرِ الْأَنْثِيَةِ.

۴۸۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

کہ خدمت میں واپس لوٹے اور عرض کیا کہ جو نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی کھانے کا گوشت کھائے تو اسے کھانے کا گوشت کہیں گے تو اسے کھانے کا گوشت کہیں گے تو اسے کھانے کا گوشت کہیں گے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے کھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے روز گوشت کھانے سے منع فرمایا اور کھوڑے کے گوشت کی رخصت (اسباب) مرحمت فرمائی۔

اس بارے میں حضرت سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے روز ہمیں گھوڑوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عبد اللہ بن مبارک، عبید اللہ، نافع، ابو اسامہ، عبید اللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے سال منع کرنے اور گھوڑوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ آج منع کا حجاز پیش کرنے والے حضرت اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کا سامان کرتے ہیں!

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

عَنْ سَمُرَةَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خِيَابَرٍ عَنْ حُورٍ
الْحَمْرِ وَرَجَعَتْ فِي الْحُورِ الْخَيْلِ.

٢٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا هُدَيْفٌ عَنْ البراءِ وَابْنِ أَبِي أوفى رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَأْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
٢٩٠ - حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ أَنَّ أَبَا هِلَالٍ
أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ . تَابِعَهُ
الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ . وَقَالَ مَالِكٌ
مَعْمَرُ بْنُ الْحَدَّادِ وَابْنُ اسْحَاقَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ
وَحْيٍ نَافٍ مِنَ السِّبَاغِ .

٣٩١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ
الْأَشْجَقِيُّ عَنْ أَبِي رَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ
جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلْتَ الْحُمْرَ خُجِرَ جَاءَهُ جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلْتَ
الْحُمْرَ خُجِرَ جَاءَهُ جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلْتِيبَ الْحُمْرِ فَأَمَرْنَا دِيَارًا
فَنَادَى فِي الثَّوَابِ إِنَّ اللَّهَ وَمُتَوَلَّيْهِ يَنْهَى عَنْكُمْ عَنْ
لُحْمِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِذَا يَرَجَسُ فَأَكَلْتِيبَ الْقُدُورِ
وَلَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْخَمِيرِ .

٣٩٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ رِيفَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حِمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ
قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمِيرٍ وَالْغَفَارِيُّ عَنْهَا
بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَيْ ذَلِكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَتَّابٍ وَقَرَأَ
قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا

باب ۳۱ اکل کل ذی نلب من السباع

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روزگرمیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور تھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت (احیاء) مرحمت فرمائی۔

[illegible]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آئے گا کہ اگر عرض کی کہ گدے کھائے گئے۔ پھر دوسرے شخص نے اگر عرض کی کہ گدے کھائے گئے۔ پھر تیسرا آدمی حاضر خدمت ہو کہ عرض گواہ کہ اگر گدے ختم کر دئے گئے۔ پس آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول یہ حکم فرمایا کہ حوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ پاک و بیس لذتیاں اللہ کی جنبیں حلالہ کہ ان میں گوشت پاک و لذتیاں۔

سفیان بن عیینہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے لیے ایک کتاب لکھی تھی جس کا عنوان تھا "کتاب منکر و نکر"۔ اس کتاب میں وہ نے ان کے بھائی کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا، اس کا ایک حصہ ان کے بھائی کے لیے بھیج دیا تھا۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي
ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْرُوفُ ابْنِ عَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ.

باب ۳۱۸ جلود الميتة

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ ابْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَحْبَبَ أَنْ
عَبَدَ اللَّهَ مِنْ عَبَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ
فَقَالَ هَذَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا يَا هَؤُلَاءِ فَالْزَمُوا مَيْتَةَ
قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ مَا حَلَلَهَا.

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَخْطَابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جُمَيْرٍ عَنْ ثَابِتٍ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ
ابْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِزْ مَيْتَةٍ
فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا أَنْ يَتَكَبَّرُوا بِهَا يَا هَؤُلَاءِ.

باب ۳۱۹ المسلم

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي رُمْحٍ عَنْ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَكَلَّمَهُ يَدُ فِي اللَّوْنِ كَوْنِ دَمِ الْبَرِّ
بِرَّهِ مُسْلِمٌ.

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَلَمَةَ عَنْ بَرْقِيٍّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ مَوْسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ

الابن المسلم عثمان بن عفان نے حضرت ابو نعیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے بھاڑ کر کھانے والے ہر نہر کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح یونس، سمیر، ابن عبیدہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔
مردار کی کھال۔

ابن شہاب کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گوز ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے منہ مایا۔ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے فرمایا کہ اس کا کھانا حرام فرمایا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گوز ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا۔ اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ فاش اور اس کی کھال سے نفع اٹھانا۔
مشک۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے روز اس حالت میں حاضر ہوا کہ وہ گواہ ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک والے اور جھٹی دھونکنے والے جیسی

باب الضب

۳۹۹. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضَّبُّ لَسْتُ أَكَلُهُ وَلَا أَشْرَبُهُ.

۵۱۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَيْتَ مِمْوَنَةً فَأَتَى بِضَبٍّ فَخَنَزَ فِيهَا دُمِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَرِيدُونَ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَزَجَّ يَدَا لَا، فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ لَعَنَ كَيْتُ يَا رَضِيَ قَوْمِي خَاجِدًا فِي أَعَانِهِ قَالَ خَالِدٌ فَاجَرَرْتُهَا فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

بَابُ ۳۲۲ إِذَا وَقَعَتِ الْفَالَةُ فِي الشَّعْرِ الْجَامِدِ أَوْ الدَّنَائِبِ.

۵۰۱. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْدُمُهُ عَنْ مِمْوَنَةٍ أَنَّ فَاةً وَقَعَتْ فِي شَعْرٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ الْقُرْهُاءُ وَمَا حَرَمُهَا وَلَا كُفْرٌ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْجَرَ أَخْبَدَتْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَبْدًا اللَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِمْوَنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَوَّخَتْهُ مِنْهُ مِرَارًا.

۵۰۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

گوہ

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشاۃ اقدس میں داخل ہوئے پس آپ کی خدمت میں گیا یعنی جوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طہن ایجاد مست مبارک برضایا۔ اس وقت بعض مستورات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پس وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے یہ ناپاک آپ نے اپنا دست مبارک اٹھا لیا۔ میں (حضرت خالد) نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہذا میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر تو میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حظ فرما

منجھد یا بہنے والے گھی میں چوباکرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوباکھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے (چوباکھی) اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھا لو۔ سفیان سے کہا گیا کہ تم تو زہری کا اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری سے صرف اسی سند یعنی جید اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

یونس نے زہری سے اس مایوس کے بارے میں جو

يُؤْتِيكَ مِنَ الرِّزْقِ عَنِ الدَّائِمَةِ فَلَمَّا قَامَتْ فِي الدَّيْمَةِ
وَالشَّمْسُ وَهِيَ حَامِلَةٌ أَوْ غَيْرُهَا مِمَّا يَدْعُو النَّفْسَ أَوْ
غَيْرَهَا قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَارِضَةٍ مَاتَتْ فِي سَنَةٍ فَأَمَرَ بِهَا قَرِيبًا
وَمِنْهَا فَطَرَسَ شَرَأُ حُلٍّ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ .

۵۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرْبِ سَفَاحَةٍ
فِي سَنَةٍ فَقَالَ الْقَوَاهُ دَعَا حَوْلَهَا فَكَلَمَهُ .
بَابُ الثَّوْبِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ .

۵۳۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كُرَّةً لَمْ تَعْلَمْ الصُّورَةَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْعَنْقَرِيُّ عَنْ
حَنْظَلَةَ وَقَالَ تَضَرَّبَ الصُّورُ .

۵۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ فِي يَدَيْهِ وَهُوَ قَدْ بَرَدَ
لَهُ ثَوْبُهُ لِيَسْمُرَ شَاةً حَبِيبَةً قَالَ فِي إِذْنِهَا .

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَلِيْمَةً فَدَبَّحَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَقْلَبُوا بِخَيْرِ أُمُرٍ أَصْحَابُهُمْ لَمْ
تُرْكَلْ يَحْدِثُ رَافِعٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ . وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَلَمُهُ فِي ذِي بَيْحَتِ
النَّابِزِي: رَاطَرُ حُرٍّ .

۵۳۳. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَمِّيَّةَ بِنْتِ رِفَاعَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَافِعِ بْنِ خَدَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ

دَعَا زَيْنُ بْنُ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنِ الدَّائِمَةِ فَلَمَّا قَامَتْ فِي الدَّيْمَةِ
وَالشَّمْسُ وَهِيَ حَامِلَةٌ أَوْ غَيْرُهَا مِمَّا يَدْعُو النَّفْسَ أَوْ
غَيْرَهَا قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَارِضَةٍ مَاتَتْ فِي سَنَةٍ فَأَمَرَ بِهَا قَرِيبًا
وَمِنْهَا فَطَرَسَ شَرَأُ حُلٍّ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ .

۵۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرْبِ سَفَاحَةٍ
فِي سَنَةٍ فَقَالَ الْقَوَاهُ دَعَا حَوْلَهَا فَكَلَمَهُ .
بَابُ الثَّوْبِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ .

۵۳۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كُرَّةً لَمْ تَعْلَمْ الصُّورَةَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْعَنْقَرِيُّ عَنْ
حَنْظَلَةَ وَقَالَ تَضَرَّبَ الصُّورُ .

۵۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ فِي يَدَيْهِ وَهُوَ قَدْ بَرَدَ
لَهُ ثَوْبُهُ لِيَسْمُرَ شَاةً حَبِيبَةً قَالَ فِي إِذْنِهَا .

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَلِيْمَةً فَدَبَّحَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَقْلَبُوا بِخَيْرِ أُمُرٍ أَصْحَابُهُمْ لَمْ
تُرْكَلْ يَحْدِثُ رَافِعٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ . وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَلَمُهُ فِي ذِي بَيْحَتِ
النَّابِزِي: رَاطَرُ حُرٍّ .

۵۳۳. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَمِّيَّةَ بِنْتِ رِفَاعَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَافِعِ بْنِ خَدَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ

دَعَا زَيْنُ بْنُ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنِ الدَّائِمَةِ فَلَمَّا قَامَتْ فِي الدَّيْمَةِ
وَالشَّمْسُ وَهِيَ حَامِلَةٌ أَوْ غَيْرُهَا مِمَّا يَدْعُو النَّفْسَ أَوْ
غَيْرَهَا قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَارِضَةٍ مَاتَتْ فِي سَنَةٍ فَأَمَرَ بِهَا قَرِيبًا
وَمِنْهَا فَطَرَسَ شَرَأُ حُلٍّ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ .

لِلَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا نَلَقِيَ الْعَمَاءَ وَغَدَا
وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ مَا أَظْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ انْتِ
اللَّهُ فَمَكَوْ لَعَالَمٌ يَكُنْ سَيِّئٌ وَظُفْرٌ وَسَاحِدٌ تَكْمُ عَنْ
ذَلِكَ أَمَّا الشَّيْءُ فَظُفْرٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَحَمْدُ الْحَبَشَةِ
وَتَعْتَمَرُ سَرْعَانِ النَّاسِ فَاصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ

وَالَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَتَصَبَّوْا
قَدْ وَرَاخًا مَرِيضًا فَكَفَنَتْ وَفَسَّرَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلُ
بَعِيرًا يَحْمِلُ شَيْئًا لَا يَحْمِلُهُ بَعِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْقَوْمِ
وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ خَيْلٌ فَرَمَاهُ نَحْلٌ بِسُومٍ فَحَبَسَهُ
اللَّهُ فَقَالَ: إِنْ لَيْدِي هَ الْبَهَائِمُ أَوْ أَيْدَاكَ أَوْ أَيْدَا الْوَحْشِ
فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا أَنْفَعُوا مِثْلَ هَذَا

— بِأَدَبِ ۳۲۵ — إِذَا نَدَى بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ
بَعْضُهُمْ بِسُومٍ فَقَتَلَهُ فَارَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهَوَّجَهُ
لِيُخْبِرَ بِهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا هَمْرُ بْنُ
عَبِيدٍ الطَّلَافِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ
بْنِ رِغْلَةَ عَنْ جَدِّهِ سَافِرِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سَفَرٍ فَدَبَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ نَحْلٌ بِسُومٍ
فَحَبَسَهُ، قَالَ ثُمَّ قَالَ: إِنْ لَيْدَا أَوْ أَيْدَاكَ أَوْ أَيْدَا
الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا، قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَكُنْ فِي الْمَغَارِ وَالْأَسْفَافِ
فَتَرَيْدُ أَنْ تَذَبَّحَ قَلْبًا تَكُونُ مَدَى قَالَ: إِنْ مَا
تَهَرَّأَ وَأَظْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ انْتِ اللَّهُ فَكُلُّ عَصِيرِ
الشَّيْءِ وَالظُّفْرُ فَإِنَّ الشَّيْءَ عَظْمٌ وَالظُّفْرُ مَدَى
الْحَبَشَةِ

— بِأَدَبِ ۳۲۶ — أَكَلِ الْمَضْطَرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا سَخَّرَ لَكُمْ وَاشْكُرُوا
لَهُ إِنَّكُمْ لَعَنَآ جَاهُ تَعَبُّوْنَ هَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

ذبح کرنے کے لیے) چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا
اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ جبکہ دانت یا ناخن
سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ
دانت تو بڑکی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں
نے جلد کی اور انہیں نفیست کے جانور بن گئے۔ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے (جانور ذبح کر کے)
لانڈیاں پر چھادیں پس آپ کے حکم سے انہیں اٹھایا اور لوگوں کے درمیان
انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دیش بکریاں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس اگلے
لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ ہانگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی ٹھکر سوار نہ تھا
پس ایک آدمی نے اس کو نیرا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد ہوا
کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح مباح جاتے ہیں لہذا جب کوئی
بھاگے ہوئے اونٹ کو کوئی آدمی نیر سے شکار کرے۔ اگر
مہلان کا ارادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے
ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس
کو نیرا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی
وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے
قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ بھی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ
میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفر میں ہیں۔ پس ہم
چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کر لیں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔
فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کرو جو خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام
لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، ماسوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ وہ دانت
تو بڑکی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

حالت اضطرار میں کھانا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اے ایمان والو! کھاؤ، پلوں کی چوٹی، سبزی، حبشی اور لکڑی
الو اگر اسی کی عیادت کرتے ہو۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں

اور خون اور سوند کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو حرام چار ہوا نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اگر نہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۳)۔ اور فرمایا:۔ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناجار ہو، یوں کہ گناہ کی طوط نہ چکے (سورۃ المائدہ، آیت ۳)۔ نیز فرمایا:۔ تو کھاؤ اس میں سے جن پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اپنی آئیں دانتے ہو اور تمہیں کیا جو اگر اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا، وہ تو تم سے منقطع میان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہو اگر جب تمہیں اس سے مجبور ہو اور بے شک بہتیرے اپنی غلاہٹوں سے گمراہ کرتے ہیں نیز علم کے بے شک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

اسودہ الانعام آیت ۱۱۸، ۱۱۹۔ یہ بھی فرمایا۔ تم فخر و ابر میں نہیں پانا
اس میں جو سیر کی طرت وہی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام ہے مگر یہ کہ کھانا
جو یا رگوں کا بتا نخل یا سوز کا گوشت کہ نہاست ہے یا بے حکمی کا جانور
جس کے فوج میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ تو جو ناچار ہوا، نہ یوں کہ آپ
خوابش کرے اللہ نہ یوں کہ عزت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا
غیر بان ہے اسودہ الانعام آیت ۱۱۸، ۱۱۹۔ ارشاد ربانی ہے:۔ تو اللہ
کا دی ہوئی روز کی حلال پاکیزہ کھانا اللہ کا نعمت کا شکر ادا کرو اور تم اسکی
اللہ کے نام سے کھاؤ جو براہِ ایمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر باقی کلاسیان

قمر بانی کرنا سنت ہے۔

حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔
حضرت بکر بن مزاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آج (عید الاضحیٰ) کے
روز جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم واپس
لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ میں نے اس طرح کیا اس نے ہمارے
طریقے کو پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر
والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی متعلق نہیں۔
حضرت ابو بکر بن دینار کہتے ہیں جو نماز سے پہلے قربانی کرے

الْمَيْتَةِ وَالذَّمَّ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَ بِهِ
لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ
عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ
لِغَيْرِهِ فَذَلِيلٌ فَكُلُوا مِن مَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ
كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ إِنْ لَا تَأْكُلُوا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ
عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّوا بِهِ فَإِنْ كَثُرَ الْيُسُفُونَ
بِأَهْوَاءِهِمْ يَغْتَرِ عَلَيْهِمْ إِنْ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ
قُلْ لَا أَجِدُ فِيهَا أَوْحِيَ إِلَيَّ مَعْتَرِ مَا عَلَى طَائِفَةٍ
يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مُسْفُوحًا
أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَ لِغَيْرِ
اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ فَكُلُوا مِن مَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
حَدًّا لَا طَيِّبًا وَلَا شَكْرًا نِعْمَتُ اللَّهِ وَانْ كُنْتُمْ إِنَاءً
تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالذَّمَّ وَ
لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاضاحی

باب سنة الأُضحية. وقال ابن عمر

شیخ سید محمد رفیع

٥١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُرَّابِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ فِي يَوْمِ هَذَا أَنْصَرْتُ لَهُمْ
زُرَّابُ فَنُتَخَرَّجُ مِنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ مُسْتَنَادُ مَنْ
ذَكَرَ قَبْلُ مِنْ أَهْلِ هَذَا فَعَلَهُ مَا لَا هَلْكَ لَيْسَ مِنَ
النَّاسِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَهْلُ يَرْدَ لَا بَنُ نِيَا بِهِ وَقَدْ دَبَّرَ

[illegible]

کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور میں نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔

امام کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں ایک برس کا بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو ایک سال بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کر دو۔

مساحروں اور عورتوں کی قربانی۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرہین قیام تھا اور وہ دوسری تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا جینے آنے لگا؟ عرض گزار ہوئیں اہاں۔ فرمایا کہ یہ تو اسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے مکہ دیا ہے تو جس طرح دوسرے حجاج کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم مٹی میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح کی اجازت دی کہ انہیں گوشت کھانے کی خواہش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے بعد فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ہمسایوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال بکرا ہے جو گوشت میں ڈر کر یوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دی اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے اس کے سوا کسی اور کو اجازت دی جو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

الْقُبَّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

باب ۳۲ قسمة الأضاح بين الناس ۵۱۰. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُذَيْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُذَيْمِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَضَالَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَالَتْ جَذَعَةً قَالَ: ضَحْرِيهَا.

باب ۳۲۹ الأضحية للمسافر والتسائر ۵۱۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ بِسُورٍ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ انْقَسَبَتْ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَإِذَا خَلَّ عَنْهُنَّ الْخَاجِرُ غَيْرَ أَنْ لَا تَقْطُرَ فِي يَأْتِيَتْ فَقَدْ كُنَّا بَيْنِي أَيْتُ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالَ: أَضْحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْرَاجِهِ بِالْيَقْمِ.

باب ۳۳ ما يفتن من اللحم يوم النحر ۵۱۲. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ عَيْنٍ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَهَبَ قَبْلَ الْفِيلَةِ فَلْيُعِدْ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَبَى فِيهِ الْخَوْفُ كَرَجَائِرِ أَنْتُمْ يَوْمَ جَدْعَةَ غَيْرَ مِمَّنْ شَأْنُ لَحْمٍ فَخَصَّ لَنَا فِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي أَلْفَتِ الْبُخْصِيَّةُ مِنْ سِوَاةِ أَلَمْ لَا نَحْنُ كَفَاءُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِبَشَيْنِ فَقَدْ بَعَثَهُمَا قَامَ

النَّاسِ إِلَى غِيْمَةٍ فَنُزِعَتْ عَنْهَا أَوْ قَالَ فَتَحَرَّوْهَا.
بَابُ ۳۱ مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ.

۵۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَقَّارِ
حَدَّثَنَا أَبُو رُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الزَّيْمَانُ كَذَا اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ حَقَّقَ اللَّهُ التَّحَوُّتَ
وَالْأَرْضُ السَّنَةَ اَللَّهُ أَحْسَبُ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُدُودُهَا
مَتَوَالِيَةٌ ذَا الْقَعْنَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ
مُطَرِّ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرُ هَذَا
قُلْنَا إِنَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا
بَلَى قَالَ أَيْ كَلِمَةً قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ إِسْمِهِ قَالَ
أَلَيْسَ الْبَكَّةُ قُلْنَا بَلَى ذَا أَيْ يَوْمَ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ
قُلْنَا بَلَى ذَا أَيْ ذَا قَوْلِكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَأَحِبُّهُ قَالَ ذَا أَيْ رَأَى كَرَمَ اللَّهِ كَرَمًا كَرَمًا كَرَمًا
هَذَا فِي بَيْتِكُمْ هَذَا فِي بَيْتِكُمْ هَذَا أَدَسْتُمْ قَوْلَكُمْ
فَيَسَّاءَ لَكُمْ عَنْ بَعْضِ الْكُفَرِ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا أَبْعَدِي ضَلَالًا
يُضَرُّ بِبَعْضِكُمْ بِأَقَابِ بَعْضٍ أَلَا لِيَسْلَخَ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ قَلْعًا بَعْضٌ مِنْ يَسْلَخُ أَنْ يَكُونَ أَوْ عَنِ لَه
مِنْ بَعْضٍ مِنْ سَعَةٍ وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ
صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَلَا
هَلْ يَكُونُ الْآهَلُ يَلْقَوْنَ

بَابُ ۳۲ الْأَضْحَى وَالْمَنْحَرُ بِالْمَصْلِيِّ

۵۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا
حَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي مَنْحَرَ

در مینہ صحران کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ اپنی بکریوں
جس نے کہا قربانی صرف عید کے روز ہے۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ
انہی اسی ریت پر گردش کر رہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے
اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ دربار منفر کا رجب تروہ جادی الاخری
اور شعبان کے درمیان ہے۔ بجایہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا
کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں
تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔
فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ ارشاد
فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا
رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہوئے اور ہمیں گمان گزرا
کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ہمارا شہر
الہ مکہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج
اگر سالانہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے
ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد
فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں
نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان
ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکر نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عمر تیس ایک
دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس
شہر میں اور تمہارے اس جیسے میں۔ عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ
میں حاضر ہو گے اور وہ تمہارے اعمال کی بابت پوچھے گا۔ خبردار اسے بھلاؤ
وہ مہربان کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگے تمہیں چاہیے کہ حاضرین پر باتیں
ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات ہو
قربانی اور منحر عید گاہ میں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کو ذبح کیا کرتے تھے عبداللہ کا بیان ہے
کہ اس جگہ پر جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منحر فرمایا کرتے تھے۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ قَرْظٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْأَبُ وَيَنْحَرُ بِالْمِصْبَةِ.

۵۱۶. فِي أَصْحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْبِشِينَ أَقْرَبِينَ قَبِيلَ كُرَيْشٍ بَنِي نَدْلَةَ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ
كُنَّا سَمِعِينَ الْأَصْحَابَةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ
يُسَبِّحُونَ.

۵۱۷. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
مَوْلَاكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصْبِيحُ يَكْبِشِينَ وَأَنَا أَصْبِيحُ يَكْبِشِينَ.

۵۱۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ إِلَى الْبَيْتَيْنِ
الْمَلْحَيْنِ فَذَنَّبَ بَيْنَهُمَا. تَابَعَهُ دُحَيْبُ بْنُ عَطِيَّةٍ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَيُّوبَ عَنْ
ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَنَسٍ.

۵۱۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَدَّارِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَا أَعْدَمًا
يَقْبِضُ عَلَى صَعَابِهِ مَخَافًا فَبَقِيَ عَثْرَةٌ فَذَكَرَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ أَنْتَ يَه.

۵۲۰. قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْ
يُؤَدُّهُ خَلْفَهُ بِالْحَدِّ مِنَ الْمَعْرِ وَلَنْ تَخْرِقَ سَنَ
أَحَدٍ بَعْدَكَ.

۵۲۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور خر عید گاہ میں کیا
کرتے تھے۔

حضور نے دو سیگوں واسے دبنے کی قربانی دی
یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابو امامہ
بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں
ہم قربانی کے جانوروں کو خوب مونٹے کرتے اور سب
مسلمانوں کا یہی معمول تھا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے اور میں بھی دو دنبوں
کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

ابو قتیبہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دنبوں کی جانب
مترجم ہوئے جو سیگوں واسے اور چکرے تھے اور انہیں دست
مبارک سے ذبح فرمایا۔ وہیب، ابو یوسف، اسماعیل اور حاتم
بن دردان، ایوب، ابن مسرور نے بھی حضرت انس سے اس
طرح روایت کی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ
اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے
آخر کار ایک بکری ایک بکرا ذبح رہا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کی قربانی دے دو۔

ابو بردہ کے لیے چھ ماہ بچے کی اجازت

حضرت نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے سوا دوسرے کو غایت میں کرے گی۔

حضرت براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَشِعَ خَالِي لِي فَقَالَ لَكَ أَبُو
بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَأْنُكَ شَأْنُكَ خَيْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَمِي
عَاجِلًا جَدُّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ أَذْهَبَهَا وَلَنْ تَصُدَّكَ
لِفَعْلِكَ فَخَالَ مِنْ ذَلِكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَخَالَهَا يَدُومُ
لِنَفْسِهِ، وَمِنْ ذَلِكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَرَكْتُكَ
وَاصْدَابُ سَنَةِ الْمُسْلِمِينَ، تَابِعَهُ عُبَيْدَةُ عَنْ الشَّيْبِ
وَأَبْرَاهِيمَ وَتَابِعَهُ وَكَثِيرٌ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الشَّعْبِيِّ وَ
قَالَ عَامِرٌ دَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَمِّي عِنَّا قَبْلَ
وَقَالَ زَيْدٌ وَفَدَّاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَمِّي بَعْدَ
وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ عَنَّا جَدُّهُ
وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَمِّي جَدُّ عَمِّي قَبْلَ.

۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذُبِحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ
عَمِّي إِلَّا جَدُّهُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَسَهُ قَالَ هِيَ
خَيْرٌ مِنْ قَيْسَةٍ قَالَ أَجْعَلُهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزَى
عَنْ أَحَدٍ بَعْدَ ذَلِكَ، وَكَانَ حَاطِبُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَشْسَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ عَمِّي جَدُّهُ.

بَابُ ۳۳ مَنْ ذَبَحَ الْأَضْحَى بَيْنَهُ

۵۲۱ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَهْلَحَيْنِ قَرْلَيْتَهُ وَأَضْحَا
قَدَامَهُ عَلَى صَفَائِهِمَا لَيْسِي وَبِكَبْرٍ قَدْ بَحَّهَا بَيْنَهُ.
بَابُ ۳۴ مَنْ ذَبَحَ ضَوْحِيَّةً غَيْرَ لِأَوَّلِ
رَجُلٍ ابْنُ عَمْرٍ فِي بَدَانِيَّةٍ، وَآمَدَ أَبُو

میرے خالو حضرت ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری
گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے۔ یہ رسول اللہ
میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی
کو ذبح کر دو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ
ہوگا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے
بے کی اور میں نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی
اور اس نے سنانوں کے راستے کو پایا۔ اسی طرح عبیدہ، شعبی
نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔ اسی طرح وکیع، حُرث نے
شعبی سے۔ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عَمِّي
لکھو ہے۔ زبیدہ، فراتس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جَدُّ
ہے۔ ابوالاحوص، منصور نے کہا کہ عَمِّي جَدُّ ہے۔
ابن عیینہ کا قول ہے کہ عَمِّي جَدُّ عَمِّي لکھو ہے۔

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ
نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض گزار ہوئے
کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ
میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے
بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا
کسی اور کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔ عاصم بن وردان، القرب
محمد، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
کہ انہوں نے عَمِّي جَدُّ لکھا۔

قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے در چنگرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا
کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پلوں پر رکھا، بسم اللہ اذ
بکیر رخصی پھر اپنے دست اللہ سے دونوں کو ذبح فرمایا
جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔ ایک شخص نے
قربانی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر کا ہمدی کہ حضرت ابو موسیٰ نے

عُوسَى بِنَاتُهُ أَنْ يُصْنَعَيْنِ بِأَيْدِيهِنَّ.

٥٢٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْفِيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْرِي وَأَنَا أُنْكِي فَقَالَ مَا لَكَ الْفَيْسَتْ؟ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ هَذَا أَمْرُكِتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ أَدَمَ اقْضِي مَا
يَقْضِي الْحَاجِرُ عِدْرَ أَنْ لَا تَطُورِي بِالْبَيْتِ وَضَعَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِمْ بِالْبَقَرِ .

باب الثالث الذي يقرأ بعد الصلوة

٥٢٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بَيَّنَّ أُمِّي يَوْمَئِذٍ
هَذَا أَنْ تَصِلِي ثُمَّ تَرْجِعِي فَتُحَرِّقِي مَنْ قَبْلَ هَذَا فَقَدْ
أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ تَحَرَّكَ إِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يَفْتَدِي مِمَّا
لَا هِلَ لَهُ لَيْسَ مِنَ النَّسْلِ فِي شَيْءٍ . فَقَالَ الْبَرَاءُ بَرْدَةٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ دَخِلْتُ قَبْلَ أَنْ أَصِلِي وَوَعَدْتَنِي وَجَعَلْتَنِي
خَيْرًا مِنْ مَرِيئَةٍ فَقَالَ اجْعَلِيهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ
أَوْ تُوْفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

→ بَابُ مَنْ ذُبِحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ.

٥٣٣. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَتَلَ فَقَالَ تَعْلَمُ هَذَا يَوْمَ أُتِيَ فِيهِ اللَّهُ فَذَكَرَ مِنْ جَيْرَانِهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذْرَةً فَرَعْنَدِي جُدَعٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَجَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَفَتِ الرَّجُصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى الْبَيْتِ يَتَوَقَّى قَدْ بَحَلَهَا أَلَمَ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غَنَمِهِ ذَلِكَ بِحُورَهَا .

اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی نکھیا کر دو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرف کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں روبرو تھی۔ ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا حیف آگیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیشین گوئی کے لیے لکھ رکھی ہے، لہذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرنا اسوائے طواف بیت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفاذِ مطہرات کی جانب سے گائے کا قربانی رکی۔

قربانی نماز کے بعد کی جائے

حضرت یارِ رحمتی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر عجب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت بھیجا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ۱۔ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا صحت چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے اسی کی قربانی دے۔ دو بار تمہارے بدلے دیا کہ تا کسی کے لیے کافی دو اتنی نہ ہو گا۔ نماز سے پہلے قربانی دینی تو دوبارہ دے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ترابانی کی تو دوبارہ کرے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: اس روز گشت کی خواہش ہوئی ہے ادا اپنے ہمالیوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا عذر قبول فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک ایسا چم ہے جو دو بکر ہیلے سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت عام رکھی یا نہ رکھی پھر آپ دو ذبوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں فرمایا: ملائکہ اللہ لوگ اسے حاضرین کی طرف گئے اور انہیں قریح کیا۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ شَيْخُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْأَسَدُ بْنُ قَلَيْبٍ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ الْجَلِّيَّ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُ الْحَجْرَ
فَقَالَ مَنْ دَبَّرَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَلْيُعَذِّبْهُمَا مَكَانَهَا أُخْرَى
وَمَنْ تَمَرَّدَ بَعْدَ خَلْعِ الْبَحْرِ.

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ الْأَبَرِ قَالَ
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذاتِ يَوْمٍ فَقَالَ
مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبَلَتَنَا فَلَا يَدْبُرُ حَتَّى
يَتَصَرَّفَ فَقَامَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نَبِيٍّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَلْتَهُ قَالَ فَإِنْ عَجَلْتَهُ
جَدَعَهُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْتَتِينَ الذُّبْحُ قَالَ نَعَمْ
شَعْرًا لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عَامِرُ هِيَ
خَيْرٌ نَسِيكَتِهِ.

۵۲۷۔ بِأَنَّ الْقَدَامَ عَلَى صَفْحِ النَّبِيِّ
حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُثَايْمٌ
عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبِضُ بِكُشَيْبِ بْنِ أَمْلَحٍ
أَقْرَبَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتَيْهِمَا وَيَذْجُلُهُمَا

بِأَنَّ الشَّكْبِيرَ عِنْدَ النَّبِيِّ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكُشَيْبِ بْنِ أَمْلَحٍ أَقْرَبَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدَيْهِ
مَتًى وَلَمْ يَرَوْا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتَيْهِمَا

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّيْخِ عَنْ مُسْرُوقٍ أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ قربانی کے روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے تو وہ دربارہ
کے سے یہی اس کی جگہ دہری اللہ جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو آپ
چاہیے کہ ذبح کرے۔

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: جس نے ہمارے طرح
نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا وہ قربانی ذبح کرے گونا
گوں سے لوٹ کر۔ پس حضرت ابو بردہ بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں گونا
گوں یا رسول اللہ میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ تم نے عجلت سے کام لیا۔
عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے
دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا: ہاں۔ لیکن
تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کہانی نہیں ہوگی۔ عامر کا قول ہے
کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

ذبح کے پہلو پر قدم رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم دو بے ذبح منہ ریا کرتے جو چکبرے اور سیلگون
وائے ہوتے۔ آپ پر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا
کرتے اور اپنے دست مبارک سے ذبح منہ ریا
کرتے تھے۔

ذبح کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو بے ذبح منہ ریا جو چکبرے اور سیلگون
وائے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اللہ
اپنے اپنا پر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس حاجی پر کوئی
چیز حرام نہیں۔

سروق کا بیان ہے کہ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ام المؤمنین! ایک

عَاشِقَةً فَقَالَ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا سَبَّحْتَ
بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَجَلَّسَ فِي الْبَصْرِ فَيُوصِي أَنْ تَقْلَدَ
بِدَانَتَهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مَخِيرًا حَتَّى يَجِلَّ
النَّاسُ قَالَ فَسَوَّيْتُ نَفْسِي فَقَدِمْتُ مِنْ دَرَاءِ الْجَحَابِ
فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَقْتُلُ فَلَا يَهْدِي هَذَا سُبُلَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْعْتُ هَذَا إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا
يَحْرُمُ عَلَيَّ وَمَتَّحِلٌ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَجِيعَ
النَّاسُ

بَابُ مَا يُتَوَكَّلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا
يَتَقَدَّرُ مِنْهَا

۵۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَنِي عَطَاءَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَرَدَّدُ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَيْدَانَةِ
وَعَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومِ الْهَدْيِ

۵۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّاسِ بْنِ أَبِي خَبَابٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّكَ كَانَ غَارِبًا فَقَدِمَ
فَقَدِمَ مَا كَيْفَ لُحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
فَقَالَ أَخْبَرُوكَ أَدْوَمَهُ قَالَ كُنْتُ قَدِمْتُ فَخَرَجْتُ
حَتَّى أَتَى ابْنِي أَبَا كَثَادٍ وَكَانَ أَخَا الْيَهُودِ وَكَانَ
يَذَرِيَا خَدَّيْكَ ذَلِكَ لَمَّْا قَالَ إِنَّكَ خَدَّكَ
بَعْدَكَ أَمْرًا

۵۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَسِرَ مِنْكُمْ فَلَا يُصِيبُ حَنْ بَعْدَ
ثَلَاثَةِ رَفَافٍ بَيْتٍ مِنْهُ شَيْءٌ مَخْلَعًا كَانَ النَّاسُ الْمُتَعَبِلُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلْ كَمَا فَعَلْتُمْ لَعَنَّا أَلَمْ نَفْعَلْ
قَالَ كُنُوا وَأَطِيعُوا وَأَوْخِرُوا حَتَّى ذَلِكُمْ

اگر کسی کہہ کی طرف اپنی قربانی بھیتا اور اپنے شرم میں بیٹھ رہتا ہے پھر
وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلندر ڈال دیا جائے اس
کے بعد وہ اس وقت تک حالت اعرام میں رہتا ہے جب تک
دوسرے لوگ احرام نہیں کھوتے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پروردگار
کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی پھر قربانیاں میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا ہاتھ تھامی پھر اپنی قربانی کو آپ کہہ کی
طرف روانہ فرماتے لیکن آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوتی جو مردوں پر
اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنار
ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمد مبارک میں قربانیوں کا گوشت دینے کا
دوسرے پہنچے تک کے لیے جمع کر دیتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے
لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ کی جگہ لُحُومِ الْهَدْيِ کہا۔

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب
واپس آیا تو میرے ہاتھ گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ یہ گوشت ہماری
قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ہٹا دو میں اسے اتار بھی
میں لگاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابوقرہ کے پاس
پہنچے جو ان کے ہاتھ بھائی بھائی تھے۔ پس میں نے اس
بات کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے
بعد پیدا ہوئی ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے قربانی کرے تو
تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے
جب اگلے سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم
اسی طرح کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھاؤ
اور جمع بھی کرنا کہ یہ کہہ دو سال لوگوں پر تنگی کا فضا تو میرا ارادہ ہوا

الْعَامِرُ كَانَ يَأْتِيهِمْ جَبَلًا قَارِدًا أَنْ يُعِينُوا فِيهَا.
۵۳۴. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ أَلْقَيْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ إِلَيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا
تَأْكُلُوا الْخُبْزَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيزَةٍ وَلَئِنْ
أَرَادَ أَنْ يُطْلِعَ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۵۳۴. حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى ابْنِ أَسْهَرَ أَنَّ مَعْمُودَ الْجَيْدِ يَوْمَ
الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى
قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَهَاكُمُ
عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْجَيْدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمَ
فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمَ تَأْكُلُونَ
لُسُكُكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ قِيلَ مَا عَقَّانِ بَنِي
عَقَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ
ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا أَيُّوْمُكُمْ
أَجْمَعُ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ كَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ
مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُرْجِعَ فَقَدْ
أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ قِيلَ مَا مَعْرُوفِي بَنِي
إِبْنِ طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَاكُمُ أَنْ
تَأْكُلُوا الْحَرَمَ لُسُكُكُمْ ثَلَاثَ دَلَّاتٍ. وَعَنْ مَعْمُودَ بْنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

۵۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ شُهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کہ اس میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو۔
عمرو بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ہم قرآنی کے گوشت
میں نمک لگا کر رکھ چھوڑا کرتے اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ میں دن سے
نام نہ کھایا کرو لیکن یہ تاکید کی حکم نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھانے کی
تقریب تھی، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابو عبیدہ مولى ابن اسیر کا بیان ہے کہ میں میدان اضمی کے
روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید گاہ
میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو
خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے تمہیں ان روزوں میں روزہ توڑ دے رکھنے سے
منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی انقطاع
کا دن ہے اور دوسرے روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے ساتھ نماز میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا۔ پس خطبہ
سے پہلے نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔
اے لوگو! آج کے روز تمہارے لیے دو عیدیں منع ہو گئی ہیں لہذا
باہشتگان عوالم سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کر سکتا ہے اور
جو واپس جاتا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابو عبیدہ کا
بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
ساتھ نماز میں شامل ہوا انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز
پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت میں دن سے
نیکو کھاؤ۔ عمر زہر کا نے بھی ابو عبیدہ سے اس طرح روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قربانی کا
گوشت تین دن تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب

مٹی سے لوتے تو تر بانی کا گوشت ہونے کے باوجود روغن
زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

اللہ کے نام بخشنے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

شراب کا بیان

شراب بیٹا شیطانی کام ہے۔

اشارہ برآتی ہے۔ بے شک شراب اور جہاں اور بت اور پالنے
نا پاک ہی میں شیطانی کام (سورۃ الباقہ، آیت ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
دنیا میں شراب پی اور اس سے قورہ بڑی تو آخرت میں اس
سے محروم رہے گا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ شب سراج جب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پہنچے تو آپ کی خدمت میں شراب اور
دورہ کے در پیارے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی جانب
توجہ فرمائی تو دورہ کا پیارے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض فرما
ہوئے کہ سب تو تمہیں اس خدا کے لیے جس نے حضرت کی جانب
آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیارے لیتے تو آپ کی امت
گمراہ ہو جاتی۔ عمر ابن العاص، عثمان بن عمر زید کا نے بھی فرمایا ہے اے
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا
اور کوئی نہیں جانتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ
بھی ہے کہ جہالت غالب آجائے گی اور علم گھٹ جائے گا اور
عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور
مردوں کی کثرت ہو جائے گی، بیاں ملک کو پچاس عہدوں کا
گران ایک مرد ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عمر رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلِّمْ كُلُّوْا مِنْ الْاَصْحَابِیِّ تَلَا فَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَاْكُلُ
بِالرَّیْبِ حَتّٰی یَنْفِرُ مِنْ قَبْلِیْ مِنْ اَجْلِ لَحْمٍ اَلْهَدٰی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاشراب

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اِنَّكَ الْخَمْرُ وَالْمِیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْنَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُوْنَ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ
الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا كُفِّرَ بِرَبِّیَّتْ مِنْهَا خَمْرٌ مَّا فِی الْاٰخِرَةِ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِیِّ اَنَّ اَبِيْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ
یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی
بِلِیْلَةِ اُسْرِیْ بِهٖ بِاَلِیْلِیَّ عَرَفَیْهَا حَتّٰی مِنْ خَمْرٍ وَلٰكِنْ
فَنَظَرَ اِلَیْهَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ الْاَحْمَدُ
فِیْهِ الْاَلِیُّ فِیْ هَذِهِ الْلِیْلَةِ وَلَوْ اَخَذْتُ الْخَمْرَ فَوُتَّ
اُمْتُكَ تَابَعَهُ مَعَهُ ذَا بَنُ الْاَمَّا دِ وَنَعْتَمَانُ بْنُ عَمْرٍو
وَالزُّبَیْدِیُّ عَنْ الزُّهْرِیِّ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ اِبْرَاهِمَ حَنْتَلَاهُ شَامٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا لَا
یَحْدِثُ كُفْرٌ بِهٖ غَیْرِیْ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ الشَّكْوَةِ لَنْ
یُظْهَرَ الْجَدْلُ وَیَقِلَّ الْعِلْمُ وَیُظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ
وَقَبِلَ الزَّیْعَالُ وَیَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَكُوْنَ لِخَمْسَیْنِ
اِمْرَاَةً قَبْلُ رَجُلٍ وَاحِدَةٍ

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتانی زمانہ کرتے وقت مومن نہیں ہوتا
شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت
مومن نہیں ہوتا۔ ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن
بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر اسے حضرت
ابو ہریرہ سے روایت کر کے فرماتے، حضرت ابو بکر ان باتوں
کے ساتھ یہ بھی لاتے کہ جو شخص دن رات ڈاکہ ڈالے اور
لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اس
وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

انگور کی شراب۔

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انگور کی
شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا
نشان بھی نہ تھا۔

ثابت بن ابی کبیر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن ہم
مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم پاتے تھے
اس وقت کچی اور کچی کھجوروں کی شراب عام
تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت
عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اب انابت کی شراب کی حرمت
نازل ہوئی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ انگور کی کھجوروں کی
شہد کی گندم کی اور جوگی۔ غر (شراب) وہ ہے جو عقل و خرد
کو پرے ہٹا دے۔

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور کچی کھجوروں سے
تیار ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

وہاب قال اخبرني يونس بن ابي شيهاب قال
سعت ابا سلمة بن عبد الرحمن وابن المسيب
يقولان قال ابو هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال لا يفتي خمر مؤمن ولا يشرب
الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا يسرق السارق
حين يسرق وهو مؤمن. قال ابن شهاب اذا خمر
عبد الملك بن ربيعة بن عبد الرحمن بن الحارث
بن هشام ان ابا بكر كان يحذره عن ان يهرج
ثم يقول كان ابو بكر يفتح معهن ولا يذهب فلبس
ذات شرب يرفع الناس اليه ابصارهم فيها
حين يفتيها وهو مؤمن.

باب ۳۴ الخمر من العنب

۵۴۰۔ حدثنا الحسن بن هبة عن حماد بن عمار
بن سفيان عن مالك بن نويرة عن ابي
عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لقد حرمت الخمر
وما بالدمية منها شي.

۵۴۱۔ حدثنا احمد بن يونس عن ابي شيهاب
عبد الله بن داود عن يونس عن ثابت البناني عن
انس قال حرمت علينا الخمر حين حرمت وما
نجد يعقبي بالمدية خمر الاعناب الا قليلا، و
عامتها خمر البسر والشمر.

۵۴۲۔ حدثنا مسدد بن حماد عن يحيى بن
حسان عن حماد بن عمار عن ابن عمر رضي الله عنهما
قال عمر على النبي فقال ما بعد نزل تحريم الخمر
وهي من خبث العنب والمشمي والفسل والحنظلة
والقنبر والخمر ملأها من العقل.

۵۴۳۔ نزل تحريم الخمر وهي من
البسر والشمر.

۵۴۴۔ حدثنا اسماعيل بن عبد الله قال

حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ تَعْنِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
أَسْقِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا بِنِ كَعْبٍ تَيْنَ فُضِيخٍ
تَرَهُ وَكُنِي فَجَاءَهُمْ فَتَقَالُ إِنَّ الْخَمْرَ وَدَحْرَمَتْ
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قَدْ مَيَّأَ أَنَسٌ فَأَهْرَقَهَا فَأَهْرَقَهَا
۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ عَنْ
أَبِي رِزَالٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى النَّبِيِّ
أَسْقِيهِمْ عَمْرُومِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَفَضِيخٌ خَرَجَتْ
لِلْخَمْرِ فَقَالُوا الْخَمْرُ فَكُفْنَا، قُلْتُ لَا أَنَسٌ مَا شَرِبْتُمْ
قَالَ رُطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ عَمْرُومُ
خَدَمٌ يُذَكِّرُ أَنَسَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِي أَنَّهُ سَمِعَهُ أَنَا
يَقُولُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ - حضرت انس سے اس بات کا ذکر کیا میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو دیکھا کہ وہ خمر
۵۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقَدَّاحِيُّ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْخَمْرَ حَرَمَتْ وَالْخَمْرُ
يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ

باب ۲۲ الخمر من العسل وهو المتعذر
وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفَسَائِدِ
فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكَرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّانِقِ دَقِ
سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكَرْ وَلَا بَأْسَ بِهِ

۵۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
عَنِ ابْنِ زَيْدٍ كَيْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَشِيرِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ
۵۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَشِيرِ وَهُوَ يُذَكِّرُ الْعَسَلَ

حضرت ابو سعید، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب کو کئی بار
پانی پھینک کر شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اسے
نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ نے مجھے
فسد یا کرا کے انس کے گھر سے ہواڑ اور اسے بہا دو۔ پس میں
نے وہ بہا دی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے
کے پاس کھڑا ہوا کہ اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان
میں سے کسی کو نہ تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔
لوگوں نے کہا کہ اسے پیئیں دو۔ پس میں نے وہ پیئیں دی۔ وہ لوگوں کا بیان
ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟
انہوں نے فرمایا کہ ترلہ خشک کھجوروں کا مایہ بکر بن انس نے کہا کہ میں ان کی شراب بھی تو
ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟
انہوں نے فرمایا کہ ترلہ خشک کھجوروں کا مایہ بکر بن انس نے کہا کہ میں ان کی شراب بھی تو
۵۴۸ - حضرت انس سے اس بات کا ذکر کیا میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو دیکھا کہ وہ خمر
۵۴۹ - حضرت انس سے اس بات کا ذکر کیا میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو دیکھا کہ وہ خمر
۵۵۰ - حضرت انس سے اس بات کا ذکر کیا میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو دیکھا کہ وہ خمر

بیع نامی شہد کی شراب

اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے بیع کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن الدانق
کا قول ہے کہ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔
ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے بیع کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب
جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب
جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَكَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَشْرَبُونَهُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اسْكُرَكُمْ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَكَبَّدُوا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَكْنِيهِ بِمَعْنَى الْحَنَمِ وَالْبَقْدَرِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

۵۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَجَّارٍ حَدَّثَنَا عَجَّاجٌ عَنْ أَبِي حَتِيانٍ التَّمِيمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَبَ عُمَرُ عَلَى مَذْبُوحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْغَيْبُ وَالْقَمَرُ وَالْجَنَظَةُ وَالشَّعْبِيُّ وَالْعَصَلُ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَرَدَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَأْ بِنَاكِحٍ يَعْهَدُ إِلَيْهَا عَهْدًا: الْحَدَّةُ وَالْكَالَةُ وَأَبْرَابُ مِنْ أَبْرَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عُمَرَ وَقَشَى يُصْنَعُ بِالرِّبَا مِنَ الرِّبَا قَالَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ. وَقَالَ كُجَّاجٌ عَنْ عَجَّاجٍ عَنْ أَبِي حَتِيانٍ مَكَانَ الْغَيْبِ الرَّبِيبِ.

۵۴۹ - حَدَّثَنَا حَقُّصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّعْثِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الرَّبِيبِ وَالْقَمَرِ وَالْجَنَظَةِ وَالشَّعْبِيِّ وَالْعَصَلِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ لَا يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللَّهُ

وَسَلَّمَ فِي إِشْرَادِ نَرَايَا كَرَمُ شَرَابِ جَوْشَنُ السَّعْدِ وَهَامُ سَعْدِ - حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوس کے قوسے اور رومی نزن میں خمریت یا شیرہ بھی نہ بنایا کرو اور حضرت ابو ہریرہ اس کے ساتھ حنم اور نبیرہ بھی کہا کرتے (یعنی شراب کے دو برتنوں کے مزید نام)

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے اس سے متعلق حدیثیں -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے: القمر، الجنظہ، الشم، الشعبی، والعسل۔ مجبوراً گندم، جو اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی پوری پوری وضاحت نہ فرما دیں۔ دادا، کالہ اور سور کے لداش۔ البوحیان نے شعبی سے پوچھا کہ اسے البو عمرو! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں نہیں بنی تھی یا حضرت عمرؓ کے مدد خلافت میں نہ تھی۔ مجاہد، حماد نے البوحیان سے الغیب کی جگہ الربیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی شعبی، الشم، الجنظہ، القمر، والجو اور شہد سے۔

در سرانام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبد الرحمن بن غنم اشجری، ابو عامر یا ابو مالک اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ خدا کی قسم صحابہؓ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے منہ پر کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور

مَا كُنْ يَوْمَئِذٍ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَكُونَنَّ
مِنْ أَهْلِ أَقْوَامٍ يَسْجُدُونَ الْحَجَرَ الْحَرِيرَ وَالْحَمْدُ
وَالْبَعَائِفُ وَلَيْسَ لِي أَقْوَامٌ إِلَّا جَنِبَ عَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ
عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَكُمْ يَأْتِيهِمْ يُخْفِي الْفَقِيرُ رِيحًا جَدَّةً
فَيَقُولُوا الرَّجْعُ إِلَيْنَا عَدَا فَيُيْتِعُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعِلْمَ
وَيُيَسِّرُ الْخَيْرَ مِنْ قَرْدَةٍ وَخَنَازِيرٍ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ

باب ۳۲۱ الاغتبا في الأوعية والتوس

۵۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا
يَقُولُ أُنَى أَبُو سَعِيدٍ السَّاعِدِيُّ كَدَا عَارَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ
خَازِمَةً مَرْوَدِيَّةً الْعَرُوسُ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا سَأَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقَعَتْ لَهُ كَدَرَاتٍ
مِنَ التِّلْهِ فِي تَوْبِهِ. عِلْمٌ كَرِيمٌ يَزِيدُ فِيهِ

باب ۳۲۲ اخراج من النبي صلى الله عليه وسلم
في الأوعية والنظر وحجج الشهي

۵۵۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّظَرِ فَوَيْحَا
الْأَنْصَارِ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا وَقَالَ
خَلِيفَتُهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ بِنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهَذَا

۵۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ لَنَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْأَوْعِيَةِ

۵۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ سَلَمَانَ بْنِ أَبِي مَسْلَمٍ الْأَخْوَلِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ

گاہ نے باہر کو اپنے لیے حلال کر لیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ
لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنے لیے ڈرے کر واپس
لوٹیں گے اللہ ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت سے کراٹے تو
اس سے کہیں گے کہ کل پہلے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ
ان پر بہاؤ کرے کہ ہر ایک کو دے گا اللہ باقیہ اللہ کو جسد اللہ غنیمت
بنادے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

برقوں اللہ پالوں میں نہیں بنانا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابواسعد رضی اللہ
عنه بارگاہِ نبوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اپنے دلیر کی دعوت میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی
عروس کی حالت میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی اس
دعوت نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
عنے سے ایک ہی چیز مانگی ہے کہ میں نے ایک ہی بار میں رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بخجور دی تھیں۔

شراب کے برقوں کی مانعت کے بعد حضور نے اجازت دیدی

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برقوں کو استعمال کرنے
سے منع فرمایا تھا مگر عرض گزار ہوئے کہ (عزیمت کے باعث)
انہیں استعمال کرتے تھے سو ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا
کہ اس صورت میں مانعت نہیں ہے۔ غلیظ نے کہا کہ بخجور
بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابوالجعد نے بھی اس کی
روایت ہے۔

عبداللہ بن محمد نے سفیان سے اسکا طرح روایت کی
اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے
برقوں کی مانعت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برقوں

میں نبید بھگونے سے منع فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی اجازت مرمت فرمادی۔

حدیث بن سوید سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے اور لاکھی برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

عثمان، جریر نے اعش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

ابراہیم بنی کا بیان ہے کہ میں نے اسلم بن یزید سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات دریافت کی کہ کون سے برتنوں میں نبید بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اسے ام المؤمنین! بسلاکن برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبید بنانے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہل بیت کو کدو کے توبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حضور نے شلیا اور سبز تربان کا ذکر بھی فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جرمہ شیبان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز شلیا کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید شلیا میں پی بیا کریں؟ منسربا کہ نہیں۔

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے۔

ابراہیم بنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابواسیدہ ساعدی نے اپنے دامیر کی دعوت میں شرکت فرماتے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی۔ اس وقت ان کی الجبہ متمرہ حالت عروہ میں سبزبان کے شراب الخباز نام دسے رہی تھیں۔ وہ من نے کہا،

أَيُّ عِيَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَصَ لَهُمْ فِي الْجِرِّ وَالْمَرْقَاتِ ۵۵۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِمْ النَّبِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عِثْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَابِ وَالْمَرْقَاتِ ۵۵۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لِيَاسُودَ هَلْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ يَدِّهِ أَنْ تُنْتَبِذَ فِيهِ فَقَالَتْ لَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْتَبِذَ فِيهِ؟ قَالَتْ نَهَانِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ تُنْتَبِذَ فِي الدُّبَابِ وَالْمَرْقَاتِ قُلْتُ أَمَّا ذِكْرُ الْجَرِّ وَالْحَنْظَمِ قَالَ إِفْعَا أَحَدُكَ مَا سَمِعْتَ، أَحَدُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ ۵۵۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَلَسْتُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا

باب ۳۵۱ فَيَعْمُ الثَّغَرُ مَا لَمْ يُسَكَّرْ

۵۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الشَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْمِهِ فَكَانَتْ أَمْرًا تَخَادُّمُ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ مَا قَدْ رَوَيْتُمَا التَّعَمُّ

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْفَعَتْ لَهُ تَقَرُّدُ
مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبَةٍ. كَيْفَ كَسَبَ كَثْرَتَ بَنَائِهِ؟ مِثْلَ رَاتِ كَيْفَ كَسَبَ كَثْرَتَ بَنَائِهِ؟

بَابُ ۲۵۲. الْبَائِقِي وَمَنْ تَهَيَّ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ
مِنَ الْأَشْرِبَةِ وَمَا أَيْ عَمُرُو أَبْنُو عُبَيْدَةَ وَ مَعَادٍ
شَرْبَ الظِّلَا عَلَى الثَّلَثِ وَ شَرْبَ الْبَرَاءَةِ وَالْبَرَاءِ
جَحِيفَةً عَلَى التَّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْأَشْرِبُ
الْعَصِيدُ مَا دَامَ طَرِيقًا. وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ إِنْ
كَانَ يُسْكِرُ جَلَدًا. جَبِي لَوْ آتَى بِهِ. مِثْلَ رَاتِ كَيْفَ كَسَبَ كَثْرَتَ بَنَائِهِ؟

۵۵۹. حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ
عَنْ أَبِي الْخَرَّيْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْبَائِقِ
فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَائِقَ
فَمَا اسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرْبُ الْحَلَالُ الْظَلِيلُ قَالَ
لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الْظَلِيلُ إِلَّا الْخَرَامُ الْخَرَامُ الْخَرَامُ

۵۶۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّكَ كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخَلَاءَ وَالْعَمَلُ

بَابُ ۲۵۳. مَنْ دَامَ أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبَسْمَ
وَالشَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَ أَنْ لَا يَجْعَلَ لِادَامِينَ
فِي إِدَامٍ

۵۶۱. حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ لَمْ يَفْقِ أَبَا طَلْحَةَ
وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ خَلِيفَةُ بَسْمٍ
وَسَمِي إِذْ عَمِرَ مَثَى الْخَمْرِ فَقَدْ فَتَنَ دَانَا سَاقِيَهُمْ وَ
أَصْغَرُ هَمُّ دَانَا نَعْدُ هَا يَوْمَ مِثْلَ الْخَمْرِ وَقَالَ عُمَرُ
بُنُ الْخَبَابِ مِثْلَ قَتَادَةَ سَمِي أَنْسَا.

۵۶۲. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا
عَطَاءُ أَنَّ سَمِيَّ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنْسَا

کیا آپ منزلت کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھجودی تھیں۔

میں نے ہر نشہ لائے والے مشروب سے منع کیا۔

شیرہ کے بارے میں حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اور حضرت
معاذ بن جبلؓ کی رائے یہ ہے کہ نہائی نہ جانے تک جائز ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت ابو جحیفہؓ نے نصف روہ ملنے والا

شیرہ پیات ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ شیرہ پر جب تک

تازہ رہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے عبید اللہ کے منہ سے شراب

ابو الجہیر یہ کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے باذن شراب کا کلم پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بلکہ

کا ترم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے ہی فیصلہ فرمائے ہیں کہ

جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابو الجہیر یہ نے کہا کہ یہ شراب تو حلال

طیب ہوگی۔ فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام اور عیث کے سوا اور کیا

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے منانے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ کلمہ

چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

کچی اور کچی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لائے تو نہ

ملایا جائے۔

یعنی روزوں جسم کے عرق کو ملانا درست نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت

ابو طلحہؓ حضرت ابو جابرؓ اور حضرت سہیل بن بیضہؓ کی کچی کھجوروں

کی کچی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی۔ پس

میں بچنے پیدیک رہا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان

میں سب سے کم عمر تھا انسان دنوں ہم اسے فرماتے تھے۔ عمرہ

بن حارثؓ اتنا کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت انسؓ کی پیالی پی سنا ہے۔

عطار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجْدِ وَالْمَسْمِ
وَالْبَسْمِ وَالرُّطْبِ .

٥٧٣. قَالَ لَمَّا مَسْلَمُوا حَدَّثَنَا هَكَذَا مَا أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَمْعَ
بَيْنَ الشَّعْرِ وَالرَّهْوِ وَالشَّعْرِ وَالرَّيْبِ وَلَيْدُ كُلِّ
وَاحِدٍ مِمَّنْهَا عَلَى حِدَةٍ.

٥٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ شَرِبَ الدِّينَ وَقَدْ شَرِبَ الْإِسْلَامَ.

٥٦٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ فِي سَمْعِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا
سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَقِيَ النَّاسَ فِي صِيَامِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ
فَأَسْأَلْتُ النَّبِيَّ بِأَنَّهُ يَنْهَى عَنْ شَرْبِ نَعَّانٍ
سُفْيَانَ رُكْنَا قَالَ لَقِيَ النَّاسَ فِي صِيَامِهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَسْأَلْتُ النَّبِيَّ
أَمْرَ النَّضْلِ فَإِذَا وَقَفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ
٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَهْلُ بَيْتِهِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْأَنْجَلِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ جَاءَ أَبُو حَمِيدٍ بِعَدٍّ مِنْ لَيْلٍ مِنَ النَّفِيعِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
خَمْرَهُ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا.

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ أَنَّ

1990

مستحق، اپنی کھجوریں خشک اور تازہ کھجوروں کے شیرہ کو لانے سے منع فرمائی۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور اودھ کچی کھجوروں نیز کچی کھجوروں اور منقحی کے شیرہ کو ٹانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

دودھ پینا۔ (ارشاد ربانی ہے) ۱۔ گو برا اور خون کے بیچ
جس شخص دودھ گھلے سہل از تپائینہ والوں کے لیے حلال
سعید بن لیث کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ پایا کہ عرنہ کے
روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ
پیش کیا گیا۔

عمر مومل آتم الفضل کا بیان ہے کہ حضرت آتم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرندہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن کے اندر آپ کی خدمت میں دو روہ بھیجا تو آپ نے خوش فرمایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرندہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو

حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ حبیب
ان سے کہا جا کر کہ یہ حدیث سنو کہ بے زعفرانے کمرہ تو حضرت ام الفضل سے ہے

ابو سنیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفع کے تقاسم سے ابو حمید ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے دھسنا کیوں نہیں؟ کچھ نہ سہی تو اوپر لکھنا ہی رکھ لیتے۔

اعتراف کیا ہے کہ میں نے ابو صالح کو بیان کرتے سنا
میرے خیال میں حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد سے روایت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو حَمِيدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنَ الْيَقِينِ يَا نَارَ مَن لَّبِنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْبَرْتُكَ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا.

۵۶۸۔ حَدَّثَنِي مَعْمُودٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّ نَارًا بِرَأْسِهِ وَقَدْ حِطَّشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَحَلَيْتُ لَفْظَةً مِّنَ لِّسَانِي فِي قَدَاحٍ فَتَقَرَّبَ حَتَّى نَضَيْتُ. وَأَتَلْنَا سِرَاقَةً أَبَتْ جُعْشِمٌ عَلَى قَرْنٍ كَدَاغًا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهَا سِرَاقَةً أَنْ تَلْبِثَ مَعَهُ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ ففَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا هُثَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْمِلُ الصَّدَاقَةُ الْفَلْحَةُ الصَّغِيرُ مَسْحَةً وَالشَّاهُ الْفَلْحُ مَسْحَةً تَعْدُو أَيْ نَارًا وَتَرَوْهُ سُرَّيَا حَتَّى.

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْسَعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا كَثَفَ مَمْلُوقًا وَقَالَ: إِنَّ لَهُ مَسْنًا. وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَجَعْتُ إِلَى السَّيْدَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَتْهَامٍ: تَهْدَانِ ظَاهِرَانِ وَتَهْدَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ الْفِيلُ

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابو حمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن کے اندر دودھ ہے کہ حاضر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اسے دھواں کیوں نہیں، خواہ ایک کڑھی ہی اوپر رکھ لیتے۔ اس کی ابو سعید نے بھی حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑھ سے نقرہ پلائی تھی حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہمارا ایک چمک کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ دھ کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں باغ باغ ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر عابر سے نزدیک پہنچا۔ آپؐ اس کے خلاف دعا کی۔ سراقہ نے آپؐ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کی جائے اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ ایسی از غنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو صبر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہی تک سے جایا گیا تو وہاں چمک نہیں تھیں۔ وہ ظاہر کا ترس اور باطنی ترس۔ ظاہر کی ہنروں کے نام ہیں اور ذرات۔ میں۔ باطنی ترس جنت میں لادھی۔ پس میرے مضرب میں پیلے پیش کے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ ملا کر

وَالْفَرَاتُ وَامَّا الْبَاطِنَانِ فَهَلَا فِي الْجَنَّةِ قَائِمَتٌ
ثَلَاثَةٌ اَقْدَاجٍ قَدَحٌ فِي رَيْنٍ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ
قَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَاخَذْتُ الَّذِي فِيهِ الْخَمْرُ فَشَرِبْتُ
فَقِيلَ لِي اَصْبَدْتَ الْفَطْرَةَ اَنْتَ وَاَمْتَكِ قَالَ هِشَامٌ
وَسَعِيدٌ وَهَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْمَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْأَقْدَاجِ ثَلَاثَةٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ اَقْدَاجٍ

باب ۳۵ استعذاب الماء

۵۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرُ أَنْصَابِي بِالْمَدِينَةِ
مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيَّ يَبْرَحَاءُ
وَكَانَتْ مُسْقِلُ السَّجْدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءِ قَبْلِهَا
حَلِيبٌ قَالَ اَنْتَ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْيَوْمَ حَتَّى
تُنْفِقُوا وَمَا تَحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَنْ اَقُولَ لَنْ تَنَالُوا الْيَوْمَ حَتَّى تَنْفِقُوا وَمَا
تَحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ يَبْرَحَاءُ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
يَذْكُرُهَا وَدَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ ذَلِكَ مَالٍ رَأَيْتُمْ أَذْهَبَ أَيْخَرُ شَيْءٍ
عِنْدَ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا
فِي الْأَقْدَاجِ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَعَسْنَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِيمِ وَبَنِي بَيْعِهِ وَقَالَ
إِسْحَاقُ وَبَيْعِي بَنِي بَيْعِي رَأَيْتُمْ

باب ۳۶ شرب اللبن بالماء

۵۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَحْمَدَ
يُورِثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ
اللَّهِ عَنَّا أَنَّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں شہد اور عیسے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس
میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اللہ
آپ کی امت نے فطرت کو پالیا۔ ہشام اور سعید اور ہشام نے
حضرت قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں
نے حضرت مالک بن معمرہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے ہمیں
پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

عن شهاب بن ماری

اسحاق بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمانے ہوئے سن کر انصاریہ مدینہ میں
مکھوروں کی دولت کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ بہت مالدار تھے
اور انہیں اپنا براجا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے
تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاہے گاہے اس میں تشریف
لے جا کر اس کا نفیس پانی خوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے
ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب
تمک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (سورہ آل عمران آیت
۹۲)۔ حضرت ابو طلحہ کہنے لگے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ!
بے شک اللہ تعالیٰ تو تھکاؤ نہ کرے گا تو تھکاؤ نہ کرے گا تو تھکاؤ نہ کرے گا
اور مجھے اپنی جائیداد میں یہ چرا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ
کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالیٰ سے امید
رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے راہ خدا
میں خرچ فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش
مال کو خرچ جانے والا سوا ہے۔ عبد اللہ راوی کو اس میں شک نہ تھا کہ
جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا، میرے خیال میں تم اسے اپنے قریب دریا
کو نہ دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں یہی کر رہا ہوں کہ
دودھ میں پانی ڈال کر پینا۔

ذہبی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
منہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نوش
فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو

إِنَّ نَاسًا يَكْفُرُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَرَأَى
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَلَ كَمَا رَأَيْتُكَ فَعَلْتُ .
۵۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو جَرْدَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ السَّرَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يَحْثُ
مَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَلَ فِي
حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَجَبِ الْكُوفَةِ حَقَّقَ حَضَرْتُ صَلَاحُ
الْعَصْرِ يَحْثُ رَأَى يَمَاءً فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَ
ذَكَرَ أَسْأَلَهُ وَرَأَى جَنِيهَ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ
قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْفُرُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا وَإِنْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ وَمِثْلَ مَا صَنَعْتُ .
۵۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
عَاصِمِ الرَّحُولِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْرٍ .
بَاب ۳۵۹ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى
بَعِيرِهِ .

۵۷۸ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو الْعَزِيزِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِذَلِكَ الْحَدِيثِ أَنَّهَا
أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدَا جَرِّ لَابِنِ
وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةً عَرَفَتْ فَأَخَذَ بِرِجْلَيْهَا فَشَرِبَ زَادَ
مَالِكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيرٍ .

بَاب ۳۶۰ الْإِيمَنُ قَالِ الْإِيمَنُ فِي الشَّرْبِ
۵۷۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَلْبَنَ قَدْ
يَشْتَبُ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَافِيٌّ دَعَا شِمَالَهُ الْوَبْكَ
كَثِيرٌ كَمَا أَعْطَى الْأَعْرَافِيٌّ دَقَالَ: الْإِيمَنُ الْإِيمَنُ .
بَاب ۳۶۱ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مِنْ عَيْنِ
يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرُ .

پیسے تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسی طرح پانی پیے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے
عبد الملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے ابان بن مسیر
کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے
سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کرنے
کے لیے کوئٹہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چوڑے پر بیٹھ گئے،
پہلے تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش
کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ ہاتھ دھوئے، غصہ راولی نے
سر اور پردوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے
بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پیئے کو
قہمی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکبر زمرم کھڑے ہو کر
نوش فرمایا۔

اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا۔

عمیر موالی ابن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیلے کے اندر دودھ بھیجا جبکہ آپ
عرشہ کی طرف کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دست مبارک
میں سے کر نوش فرمایا، امام مالک نے ابو السقر سے جو روایت کا اس
میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔
چینی میں دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب
ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق تھے۔ پس آپ نے
نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔
دائیں جانب والے سے احوازت لے کر بڑے آدمی کو
پیسے پلاتا۔

۵۸۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَثْرِبَ فَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ عَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَلْشَّيْخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَاذَنِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُقْرَبُ يَمِينِي وَمِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ

باب التكرار في الحرم

۵۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو

سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَ صَاحِبَةٍ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَاحِبَةُ فَرَدَّ الْقَوْمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَتِ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَاتَتْ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَحْيَى النُّسَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَكَتْ فِي شَيْءٍ وَلَا كَرَفْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَكَتْ فِي شَيْءٍ كَأَنِّي أَطْلُقُ إِلَى الْعَرْنِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَاحٍ مَاءً ثُمَّ حَبَسَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي جَانِبِ مَعَةٍ

باب خدمة الصغار الكبار

۵۸۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

أَبِيهِ وَكَانَ سَمِعْتُ أَسَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ حَاضِمًا عَلَى النَّبِيِّ أَصْغِيهِمْ عُمُومِي وَأَنَا أَصْغِيهِمْ الْفَضِييَهُ فَيَقِيلُ حَرَمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ أَكْفَانَا قُلْتُ لَا نَبِيَّ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ فَتَأَلَّ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ أَنْبِيَاءِ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ

ابو حازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچنے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ خوش فرمایا۔ آپ کے دائیں ہاتھ ایک لڑکا اور بائیں جانب بوڑھے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے ان کے سے پوچھا۔ کیا تم مجھے عبادت دیتے ہو کہ میں انہیں دیدوں؟ ان کا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والی چیز میں سے آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ لڑکی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش کامیابی پینا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کی صحبت میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ہاں پیپ آپ پر قربان ہاں دنت نہ بہت گرم ہے اور اس دنت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس خشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ تم کسی اور جگہ سے پتھر سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا مگر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس خشک میں رات کا پانی موجود ہے لہذا آپ مجھ پر کسی کی طرف تشریف سے چلے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا اور پھر اپنی بکی کا اس میں درودھ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لیلے کے پاس کھڑا ہوا کہ میں اپنے چچاؤں کو نصیحت شراب چارہ تھا اور میں عمر کے لحاظ سے ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہ کمالی کھڑا ہوا ہو گئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے چھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ چھینک دی۔ سلیمان راولی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ قرآن و خشک کھجوروں کی جیب

قُلْتُ مَنَاسِكُ النَّاسِ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنَّكَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ كَيَوْمَئِذٍ.

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَنَاءِ

۵۸۳. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا زَوْجُ بَنِي عَبَادَةَ الْأَدْبَرِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُمُعُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَلَفُوا صَبِيئًا نَكَمَ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُوا السُّعْرَ اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابَ الْخُلُقِ وَأَوْكُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُوا السُّعْرَ اللَّهُ وَخَيْرُوا أَيْتَكُمْ وَادْكُوا السُّعْرَ اللَّهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطِيعُوا مَصْلِحَتَكُمْ.

۵۸۴. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُتَاةٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطِيعُوا الْمَصْلِحَ إِذَا رَخَدْتُمْ وَغَلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَيْرُوا الْقُلُومَ وَالشُّرَابَ وَأَحْبِبُّهُ قَالَ وَلَوْ يَمُودُ تُعْرِضُهُ عَلَيْهِ.

بَابُ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ

۵۸۵. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ يَقُولُ أَنْ تَكْسِرُوا أَهْلَهَا فَيَشْرَبُ مِنْهَا.

۵۸۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ

البرکات بہاؤ میں سے کہا کہ یہ ان کی شرب ہوتی ہوگی تو حضرت انس نے تدبیر میں ہر ماہ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی چھلے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھر درگ کو گھر کو مشیاطین اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دو دروازوں کو بند کر لو کیونکہ شیاطین بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو دھک دو، خواہ چڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھی جائے اور اپنے چراغوں کو بڑھا دو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بڑھا دو اور دو دروازوں کو بند کر دو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور کھانے پینے کی چیزیں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ غراوان کے اوپر چڑائی میں کوئی چیز رکھو۔

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک کا منہ کھلا چھو کر اس سے پانی پیا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبد اللہ نے سر و حیرت سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر

پانی پینا ہے۔

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا۔

ابوب کا بیان ہے کہ حکمران نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ چھوٹی
چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ
منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا
ہے جو اپنے چڑی کو اپنی دلیا میں کین نہیں ٹھونکنے دیتے۔

حکمران نے حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا
کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

حکمران نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک
کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا
ہے۔

برتن کے اندر سانس لینا۔

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے
کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے
کوئی پشیاں کرے تو ذکر کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر
لگاتا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا۔

حماد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس
لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تین سانس لیا کرتے تھے۔

نومے کے برتن میں پینا۔

اُخْتِنَابُ الْأَسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْبَرٌ أَوْ
غَيْرُهُ هُوَ الشَّرْبُ مِنْ أَكْوَاهِهَا.

باب ۳۶ الشرب من غير السقاء

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ الْأَخْبَرُ كَثِيرًا شَاءَ
قَصَارِ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ، نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ قَرِيبِ: أَوْ الْبِقَاءِ
فَإِنْ يَمْنَعُ جَارَةً أَنْ يَغُورَ خَشَبَةً فِي جَلَدِهَا.

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَرٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى
النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ قَرِيبِ: أَوْ الْبِقَاءِ.

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ قَرِيبِ: أَوْ الْبِقَاءِ
عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ.

باب ۳۷ التَّنْفِيسُ فِي الْإِنَاءِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافٍ قَالَ سَأَلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ
فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ. وَإِذَا أَبَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ
ذَكَرًا بِمِجْنِينَ، وَإِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ

بِمِجْنِينَ.

باب ۳۸ الشرب بنفسين أو ثلاث

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَ أَحَدُنَا
عَزْرَةَ بْنُ قَابِطٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ الْكَسْبُ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
وَرَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ
ثَلَاثًا.

باب ۳۹ الشرب في أنية الذهب

ابن ابی ملیک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملائین میں تھے تو انہوں نے پانی الٹا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے پیالے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پیچک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پیچکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود بلا نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں ریشم اور دیباچ (پیشے) نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزیں ان دکانوں کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

چاندی کے برتن میں پینا۔

ابن ابی ملیک کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ بیا کرو نیز ریشم اور دیباچ نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان دکانوں کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاندی کے برتن سے پئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

— — —

حضرت براہی عذاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، چکنے کے ساتھ ہلنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، حرکت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، شام کو بیدار ہونے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور شونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا حَنْصَلُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَبَيْعَ فَاتَاكَ دِهْقَانٌ يَتَدَارِجُ فِضَّةً قَرْمَاةً بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمُرْأِيهِ إِلَّا فِي نَهْيَةٍ وَلَمْ يَنْتَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانَا حِينَ الْخُرَيْبِ وَالْيَتِيمَانِ وَالشُّرْبِ فِي أُنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

— باب اُنْيَةِ الْفِضَّةِ —

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ سَمِعْنَا مَعَ حَدِيثَهُ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي أُنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخُرَيْبَ وَالْيَتِيمَانِ بِهِنَّ كَمَا تَكُونُ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَوْسَلَةَ رَوِيحِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَذِي يُشْرَبُ فِي إِنْاءِ الْفِضَّةِ إِنْمَا يَجْرُ حِرٌّ فِي بَطْنِهِ

نار جهنم

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّادٍ عَنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَكَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْبِيَهُمْ وَكَهَانَا عَنْ سَبْعِ أَمْرٍ أَعْجَبَانِي وَاتَّبَعُ الْجَنَانَةَ وَتَشْبِيَتِ الْخَاطِشِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَالتَّشَاءِ السَّلَامِ فَكَبَّرَ الْمَطْلُومَ وَابْتَدَأَ الْقَبِيحَ وَكَهَانَا عَنْ خَوَالِيهِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ إِنْهُ الْفِضَّةُ

وَعَنِ الْمَيَّاثِرِ وَالْقَيْثِ وَ عَنْ ثُبَيْسِ الْخَذَرِيِّ وَالْثَّبِيَّانِ
وَالْإِسْتَبْرَقِ .

نیز زبیری گوہر پر دوں سے مدح اور شیم دریاب احسانتہ
(پہننے سے) منع فرمایا۔

باب الشرب في الاقداح

پیالوں میں پینا۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ
عُمَيْرِ مَوْلَى أَمْرِ النَّضْلِ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا
فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ
فَبَيَّضَ إِلَيْهِ بِقَدَاحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ .

عمر مولى ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا، تو انہوں نے
صومہ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے
اسے نوش فرمایا۔

باب الشرب من قداح النبي صلى الله عليه

غصور گئے پیالے یا برتن سے پینا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِيَّتِهِ . قَالَ أَبُو رُوْدَةَ قَالَ لِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : أَلَا سَقَيْتُكَ فِي قَدَاحٍ شَرِبَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ .

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ
بن سلام نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں
جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو رُوْدَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْنِ
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ
مِنَ الْعَرَبِ : يَا أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَدْرَأُ أَنْ يُرْسِلَ
إِلَيْهَا فَأُرْسَلَ إِلَيْهَا فَتَدَامَتْ ، فَتَرَلَتْ فِي أَجْوَدِي
سَاعِدَةً فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا كَأَنَّ امْرَأَةً مَنَكِسَةً تَأْتِي
فَتَقَامُ كُلُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
أَجُودُ يَا نَبِيَّ وَمَنْكَ . كَقَالَ قَدْ أَدْرَأْتُكَ وَمَنْ قَالُوا
لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا قَالَتْ لَا ، قَالُوا هَذَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيُحْيِيكَ ، قَالَتْ
كُنْتُ أَنَا أَشْفَى مِنْ ذَلِكَ فَكَلِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَعِيْقَةِ بَنِي سُلَيْمَةَ
هُوَ أَحْصَانَةُ كَقَالَ : اسْقِنَا يَا سَهْلُ . فَخَرَجَتْ
لَهُمْ وَهَذَا الْقَدَاحُ خَاسِقِيَّتُهُمْ وَنَبِيُّهُ ، فَخَرَجَ لَنَا

ابو حازم نے حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور
ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابواسید
ساعدی کو حکم دیا کہ اسے بلا لے جو آپ نے اس کی طرف
پیغام بھیج دیا تودہ آئی اور نبی ساعد کے ایک کمر میں آٹھری
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برفانہ ہوئے اور اس کے پاس جا
پہنچے۔ دیکھا تودہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے، جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ سلسلہ کلام شروع کیا تو اس
نے کہا میں تم سے اسد کی پناہ کچھتی ہوں۔ آپ نے فرمایا
کہ میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے
کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب
دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تجھے
نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میری
بڑی بدبختی ہوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ
ہو گئے، یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیقہ بنی سلیمہ

سَهْلٌ ذَلِكَ الْغَدِيرَ فَقَسَرَ بِنَامِنَهُ، قَالَ فَتَوَاسَلَوْهُ
عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ذَلِكَ قَوْلَهُ لَدَا
۵۹۸ - حَدَّثَنَا الْقَسَنُ بْنُ مَدْرِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَرَفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
قَالَ رَأَيْتُ قَدْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
النَّسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدْ انْصَدَحَ فَسَلَّ لَهُ يَفِضَةً
قَالَ وَهَرَقْتُ حُرُوجًا غَيْرَ قِلْ مِنْ نَضَارٍ قَالَ قَالَ النَّسِ
لَقَدْ سَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
الْقَدْحِ الْغَرِيمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ
كَانَ فِيهِ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَإِذَا سَأَلَ النَّسِ أَنْ يَجْعَلَ
مَكَانَهَا حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَةٍ فَقَالَ لَدَا بَرِطَلُجَةٍ
لَا تُعْطَرُ شَيْئًا مَسْنَعَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ.

باب شَرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ

۵۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَيْنٍ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيثُ
قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
حَدَّثَنِي الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلِهِ فَوَجَّعَ
فِي إِنْجَاءِ ذَا ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْخَلَ
وَدَا فَيَنْبِرُ وَكَفَّرَ أَحْصَا يَكْرَهُ قَالَ ثُمَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ
أَلْ بَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ
أَصَابِعِهِ فَمَوَّطُنَا النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا أَسُو
مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي وَهَذِهِ فَعَلِمْتُ أَنَّ بَرَكَةً قُلْتُ
يَجِبُ إِنْ كَرِهْتُمْ فَوَيْسُ قَالَ أَلْفَاؤُا رُبَّيْسٍ مَشَى
تَابَعَهُ عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو
ابْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ عَنْ عَدَّةٍ مَرَّةٍ وَهَذِهِ
وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ.

میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سہل! یہیں پانی تو پلاؤ۔
حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں
عامم اہول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا جو چھٹ
گیاتھا اور چاند کی گانہوں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ
پیالہ بہت عمدہ، عریض اور بہترین گواہی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ
حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں بہت شہر تیرہ ترک کر
صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس
کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ یہی حضرت انس کا ارادہ ہوا کہ
اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابو طلحہ نے
ان سے فرمایا کہ میں چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرو۔ چنانچہ
انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

برکت والا پانی پینا۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں دیکھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن ذرا سے بچے ہوئے
پانی کے سوا کچھ نہ تھا، جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
پیش کیا گیا، حضور نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے
مبارک کھول دیں پھر شانہ فرمایا کہ دھو کر کرنے والے آئیں اور اللہ کی برکت
سے فائدہ اٹھائیں، پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کا انگشت ہائے مبارک سے
پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا اور پانی پی کر چنانچہ
میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کہ میرے نزدیک وہ پانی
مبارک تھا، میں سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر کی حدیث میں عرض کی کہ
اس حدیث آپ کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چودہ تھے۔ فردین دیندر نے
میں حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو نے قرہ نے سالم
سے اور انہوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح
سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

اشک کے ہم سے مشورہ جو طاعون منابت رحم کرنے والا ہے۔

مریضوں کا بیان

مریض کے کفارہ ہونے کا بیان

ارشاد ربانی ہے۔ جو کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔
یہاں تک کہ اس کاٹے کے بدلے بھی جو اسے پہنچے۔

طار بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دُکھ، تکلیف، غم، طاعون، اذیت اور دُکھ ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کاشا ہی چسپے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کی مثال کھین کے پودوں جیسی ہے جنہیں ہوا کھیں اور اور ہوا کھیں اور کھیں اور کھیں کر دیتی ہے اور منافق کی مثال منور کے درخت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی دھند اسے چاروں طرف سے اکھڑ کر بھینک دیتی ہے۔ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے۔

طار بن یسار نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھین کے پودوں جیسی ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے

کتاب المرضی

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرِيضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِمْ بِهِ ۖ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْعَلَكَمِيُّ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُذْرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّرْكَهَ يُشَاكِرُهَا.

۴۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرٍ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَلْهَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَيْبٍ وَلَا خُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَيْرِ حَتَّى الشُّرْكَهَ يُشَاكِرُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَعْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْحَلَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ كُلِّهَا الَّذِي عُرْمَتُهُ وَتَعْبُهَا لَهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرَزَقِ لَا تَزُولُ حَتَّى يَكُونَ الْيَحْيَا لَهَا مَرَّةً وَالْحَيَّةُ. وَقَالَ زَكْرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَمٍّ ابْنُ السَّيِّدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلْهِلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرِو بْنِ زُوَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی اس سے معذور ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال منور کے درجہ میں
جیسی ہے جو اگر کسی سیدھا کلمہ پڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ
چاہتا ہے تو اسے بیچ دین سے انکار کر چھٹک دیتا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن
ابو سعید، سعید بن لیسا، ابوالہریرہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: میں کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے تو اسے
تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

شدت مرض

ابوداؤد نے مسروق سے روایت کی ہے کہ تم المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ دیا کہ میں
نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا
ہوا ہو۔

حارث بن سوریہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی علالت کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت
آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کو تو بخار
سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے
دو گنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کر اسے
تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح معجز جلتے ہیں جیسے
کے پتے جھڑتے ہیں۔

فتاویٰ مالکین سے متعلق یہ بات اسی جلد کی حبیفہ ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸ اور ۴۲۱ میں موجود ہے۔ انعام و راحت اور دیکھو
سب کچھ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ وہ انعامات سے نواز کر اور راحت پہنچا کر شکر کا امتحان لیتا ہے اور معاصی میں جیکہ کر کے
اپنے بندوں کا سر دکھاتا ہے۔ اگر تکالیف کو بندہ اپنے مالک کی طرف سے جان کر صابر و شاکر رہے اور اس کا شکوہ نہ کرے تو فرماں الہی
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

کے مطابق اپنے خالق و مالک کی محبت کو حاصل کر لیتا ہے۔ محبت یہی ہے کہ وہ اپنے اس بندے سے غرض ہر جاتا ہے اور کسے اپنے
ترب سے نوازتا ہے۔ ہر تکلیف اور مصیبت پر اس کی اذیت کے مطابق گناہ جھڑتے ہیں اور یہی اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اُسے اپنے
مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرے اور صبر سے کام لے۔ درحقیقت معاصی و تکالیف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔ یہ نعمت خاص

عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَشَلِّ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْحِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا
الرَّيْحُ كَمَا قَدْ خَازَا أَعْنَدَ لَتَ تَلْقَى الْبَلَاءَ وَالْفَاجِرُ
كَلَامًا مَرَّةً مَرَّةً مُتَّحِدَةً حَتَّى يَقْصِبَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ.

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عِيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
صَعْصَعَةَ أَنَّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْخَبَابِ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْرِي اللَّهُ بِمَخِيرٍ يُصِيبُ مِنْهُ.

بابت شدت المرض

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَالِثِ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمِنْتُ الْمَرْيُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُرْوَعُكَ فَكَا
شَدِيدًا أَوْ قَلْتُ إِنَّكَ لَتَوَعُّكَ وَتَعْمَلُ شَدِيدًا أَوْ قَلْتُ
إِنَّ ذَلِكَ يَأْنِي لَكَ أَحْوَرُ قَالَ أَجَلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يُصِيبُهُ أَدْوَى الْأَحْثَاتِ اللَّهُ عَنْهُ مَخْطِئًا هَكَذَا
تَعَابَتْ وَرَقَى الشَّجَرُ.

طور پر انبیائے کرام کو ملحق تھی اور وہی ان سے لطف اللہ ہونا چاہئے تھے۔ ارشاد کے طور پر اولیاء اللہ کو بھی ان میں سے حصہ ملتا ہے۔ ہمارے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے لیکن آپ نے دعائیں ہی دیں۔

۵
اللہ رحم فرما اپنی طاقت کے کمیزوں پر
اللہ ہمیں برسات پتھروں والی زمینوں پر

نابا ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ راقمِ حروف کے وطنِ سرحد برصغیرِ ہندوستان میں سابق مفتی اعظم دہلی، شاہ محمد ظہیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۶ء) پر فالج کا حمل ہو گیا۔ احقر نے وہی خط لکھ کر حال دریافت کیا تو دسے ہی دنوں کے بعد جوابی گزشتہ موصول ہوا جس میں تحریر تھا: — ” عزیزم! بالکل ٹھیک ہوں۔ تھکاسے جیسے نیک لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دے دیا ہوں۔ میں اس قابل کہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جیسے مبتلائے آلام رکھے یہ چیز تو اس کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔“ —
سبحان اللہ!

سراپے وقت کے حدیم المثنیٰ نگہبان حضرت محمد الف تالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء) نے اپنی اسیر کے وطنِ تاجکستان میں رحۃ اللہ علیہ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا جس کے اندر یہ بھی تحریر فرمایا:۔

”مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہے جو اپنی رضا کا تابع ہے وہ اپنے نفس کا بندہ ہے بندے کو چاہیے کہ مالک اگر اُس کے گلے پر چھری بھی چلائے تو شاطوٹ و فرماں رہے اور مالک کے اسی فعل کو اپنی مرضی بنائے۔ اگر عاذا اللہ اُس فعل کی جانب سے کراہت پیدا ہوئی یا دل نے تنگی محسوس کی تو یہ آئینہ بندگی کے غلات اور رانہء گداہ مولیٰ ہونا ہے (مکتوب بات دفتر دوم، مکتوب ۸۸)

حضرت محمد الف تالی رحمۃ اللہ علیہ کو جہاں گجرات نے حبِ قوم کو الیاد سے رانی عطا کی تو فرج کے ساتھ رہنے کی پابندی لگا دی۔ فرقہ کی اس معیت کے دنوں اُس مرحوم آگاہ نے اپنے خدوم زادگان خواجہ عبداللہ اور خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نام مکتوب لکھی کہتے ہوئے اُس میں یہ بھی تحریر فرمایا:۔

”آدم جیس میں جب اپنی ناکامی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہوں تو مجھ پر لطف اٹھاتا اور زلالِ فوق پاتا ہوں۔ ان آدم و راحت میں وقت گزارنے والے مصیبت زدگان کے فوق کو کیا جانیں اور اُس کی مصیبت کے جمال کا کیا اور رک کہیں۔ بچوں کی لذتِ مشائی میں منحصر ہے اور میں نے تلخی کی لذت پائی ہر وہ اسے ایک ٹھکے بے نہیں خریدتا۔ (مکتوب بات دفتر سوم، مکتوب ۸۲)

۵
ہاں ہے عشقِ مصطفیٰ روزِ فزوں کر سے خدا
جس کو ہر وہ دکھ مزائدار دوا اٹھائے کیوں

۱۶۱۶۱۱ اَشَدُّ النَّاسِ بِلَاءً الْاَنْبِيَاءُ وَرُسُلُهُمْ
الْاَوَّلُ وَالْاَوَّلُ
۱۶۱۶۱۱ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ
عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ

۱۶۱۶۱۱ — حدیث ابن سہیب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۱۶۱۱ — حدیث ابن سہیب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤَمِّنُ عَنْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُؤَمِّنُكَ وَنَعْلًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلُ إِنِّي أَفْعَلُ كَمَا يُؤَمِّنُكَ تَجَلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ لَكَ أَجْرٌ نَزَلَ قَالَ أَجَلُ ذَلِكَ كَذَلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةً فَسَاخَرَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا

باب ۳۸ وجوب عيادة المريض

۳۸۰۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ مُنْصَوِّمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَكُوِّمُوا الْمَرِيضَ وَفَكَّرُوا الْخَائِفَ

۳۸۰۹ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَهْمَةُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مَرْثَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَفِيهَا نَاعِنُ سَبْعٍ نَحْنُ نَاعِنُ خَاتِمَ الذَّهَبِ وَثُبَسَ الْحَرِيرِ وَالَّذِي يَأْكُمُ وَالْإِسْتَبْرَقَ وَعَيْنَ النَّسِيِّ وَالْيَسْتِرَةَ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُودَ الْمَرِيضَ وَنَقُشِيَ السَّلَامَ

باب ۳۹ عيادة المؤمن على

۳۹۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْمَشْكُورِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ مَرَضًا قَاتِلًا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي ذَا بُوَيْكِرَ وَهُمَا مَا شِئَانِ فَرَجَدَا لِي أَغْيَى عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ قُضُوءَهُ عَنِّي فَاقْفَتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَفْعَلُ فِي مَالِي هَكَذَا

کہ خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو نہایت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ فرمایا ہاں مجھے اتنا بخار چڑھا ہوا ہے جتنا تم میں سے دُرُ آدمیوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کے لیے دو گن اجر ہے، فرمایا ہاں جیسے کوئی مسلمان ایسا نہیں کر اسے گناہ چھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ اس کے گناہ بخار دیتا ہے جیسے دفت اپنے پتے بھارت دیتا ہے۔ بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔

ابو داؤد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پر کسی کردار و قیید کی جھڑپا کر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور زینم، ریشم اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسمی و بیشتر کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

بے ہوش کی عیادت کرنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوش کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کیا اور دُعا سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ میں اپنے مال کا شیعہ کیا کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا میں تک

يُجِبُّنِي بِشَيْءٍ مَّحْتَجٍّ نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ
بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصَرِّعُ مِنَ الرِّجَالِ
۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عَدْرِانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ
بْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ أَلَا أُدْرِيكَ أَمَدًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذَا الْمَرْءُ الشُّوَدَّاءُ لَمَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَكْفَعُ
فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ
وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ فَقَالَ لِي صَبِرْ
فَقَالَ إِنِّي أَكْفَعُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَكْفَعُ فَدَعَا
لِي كُلَّ مَلَأَ بِهِ اللَّهُ تَعَالَى دَعَا كَيْفَ كَرِهَ لَمْ يَسْرُ نَكَاحُهَا كَرِهَ

۶۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَمَدًا رَأَى أَقْرَبُ قَدَرِ تِلْكَ امْرَأَةً
طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سَائِرِ الْكُحْبَةِ

بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بِصَدَقَةٍ

۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْثَّوْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الرَّهْدَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقُتَيْبِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَالِكٍ يَحْيَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
الْقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهَ قَالَ إِذَا
أَبْطَلْتُ عَبْدًا فِي عِيَالِهِ فَصَبَرَ عَزْوَ ضَرَّتْ مِنْهُمَا
الْجَنَّةُ يُرِيدُ عَلَيْهِ تَابِعَهُ أَشْعَثُ بْنُ حَاجِرٍ وَأَبُو
ظَلَّالِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عِيَالِ النِّسَاءِ الرِّجَالِ وَصَاعَتِ أُمِّ
الْتَدْرُءِ آءُ نَجْلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْفَصَارِ

۶۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عَدْرِوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دُعِيَ
أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ لِيُخَيَّرَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَخَالَفَا فَخَلَّتْ

کیراث کی آیت نازل ہوئی۔
ریاحی مرگی کی تفصیلت۔

مطابق ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما

تھانے منہ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں جتنی عورتیں دیکھوں وہی
(عطار) سے کہا کہجو کر نہیں۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت ابی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی تھی کہ مجھے مرگی
ہوتی ہے اور میرا ستر بھی کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میرے
حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو ان تمہیں جنت ملے
گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کروں کہ
وہ تمہیں تندرست فرمادے؟ وہ عورت عرض کر رہی تھی کہ میرا ستر

پس آپ نے اس کے لیے دعا کر دی۔

مطابق کا بیان ہے کہ انہوں نے اہم زفر علیہ السلام کے عورت
کو جو طویل القامت اور سیاہ رنگ تھی خانہ کعبہ کے پردوں
کے پاس دیکھا۔

ناہیا ہونے کی تفصیلت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میں اپنے کسی بندے کو نہ چیزوں کے
دریے آزماتا ہوں، مراد آنکھیں ہیں تو ان کے بدلے میں اسے
جنت دیتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن حابر ابو طلحہ حضرت
انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔

اہم درد آنے مسجد میں رہنے والے ایک انفس کی عیادت کی۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر زمین مدینہ منورہ میں چلے
اگر وہ ہوتے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو بھار آتے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس

عَلَيْهَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُنِي قَبْلَ لَيْلٍ كَيْفَ
تَجِدُنِي؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُوكَ إِذَا أَخَذَتْهُ الْمَخَنَةُ
يَقُولُ: ۝

كُلُّ نَفْسٍ مَصْرُوعَةٌ فِي أَهْلِهَا
وَالْمَوْتُ أَذْنٌ مِنْ شِرَارِكَ تَكْلِيهِ
وَكَانَ يَلَالُ إِذَا أَقْلَعَتْ عَيْنُهُ يَقُولُ: ۝

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَةُ مِنْ لَيْلَةٍ
يُؤَادِ وَحَوْلِي إِذْ خِرْتُ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرْدُنَ يَوْمًا مَيِّتًا يَهْتَفِ
وَهَلْ تَبْدَأُ ذُنُوبِي سَامَةً وَطَوِيلُ

قَالَتْ مَا لَيْسَتْ تُحَدِّثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْهُ لَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ
كَحُبِّكَ مَكَّةَ أَوْ أَسَدُ اللَّهِ هُمْ وَصَحْبُهَا أَهْلُهَا
لَنَا فِي مَوَاهِبِهَا وَصَلَاةِهَا وَانْقِلُ حَتَّى أَفْجَعَهَا
وَالْجُحْفَةَ. اس کو صحت بخش بنادے اور اس کے مدد صاع میں بھی برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی جانب بھیج دے۔

باب عيادة الصبيان

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ عَنْ لُبَاةَ
بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَةَ تَلْقِيٍّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَيْهِ وَهِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْعَدًا وَأَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَةَ
قَدَا حَضَرَتْ فَأَشْرَفْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامُ وَ
يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ مَا أَحَدٌ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ
مُسْقًى فَلَمْ تَحْسِبْ فِي النَّصْبِ إِذَا أُرْسِلَتْ تُقْسِمُ
عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَّغَ
النَّبِيُّ فِي حُجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضَّلَ
تَقَعُّمُ فَفَاضَتْ عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا
رَحْمَةُ اللَّهِ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

گئی اور کہا: ایا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اسے بلال!
آپ کا کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ
کو بخار چڑھتا تو فرماتے:۔

ہر تابہ شاد آدمی اہل و عیال سے
مالا کہ موت ہے قرین اس کے نکال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:۔
کاش کہ پھر اپنی داری میں گزاروں ایک شب

ہر بات جلیل از غر کا نفاہ عجب
کیا گزر ہوگا مرا آپ ہمت پر کہیں
کیا نال و شامہ کی ہر گز زیارت پھر بھی اب

وہ فرماتی ہیں کہ میری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور سعادت حال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دعاگو
ہوئے اور اسے اللہ عذیر سے جیسے جیسے ہی محبت دعا فرما
جیسی محبت کہ سے مرحمت فرمائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور
بچوں کی عیادت کرنا۔

ابو عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو
لوایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت سعد بن عبادہ اور
حضرت ابی بن کعب بھی پیغام بے غما کر میری لب و دم ہے لہذا احم رنج
فرمائیے۔ آپ صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا کہ شک اللہ جو کچھ لیتا
ہے وہ اسی کا ہے اور جو دیتا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ ہر ایک کلاس کے پاس
ایک سفرہ ہوتی ہے، لہذا ماضی برضا ہو کر صبر کرنا چاہیے۔ صاحبزادی نے
قسم لے کر لوایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے
ساتھ ہم بھی۔ پس انہوں نے بھی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں دیر یا
اندھ کی کوئی رک رک کر سانس کر رہا تھا لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت پر
سہارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے: یا رسول
اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جتنا اللہ تعالیٰ اپنے من بندوں
کے دلوں میں چاہے ڈالتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر رحم نہیں

وَلَا يَنْفَعُ اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرَّحْمَاءُ

۳۸۳ عِبَادَةُ الْأَعْرَابِ

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلَى الْأَعْرَابِ يَتَوَدُّهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَتَوَدُّهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ
بَطَوْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ طَهَّرَ كُلَّ بَلٍ هُوَ
حَقٌّ تَقْوَمُ أَوْ تَشْتَرُ عَلَى شَيْءٍ كَيْفَ تَرِيدُ الْقَبُورَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعْمَرُ إِذَا

۳۸۴ عِبَادَةُ الْمُشْرِكِ

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ نَافِعٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَمِدَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَدُّهُ
فَقَالَ أَسْلِمَ فَأَسْلِمَ فَقَالَ مَيْمُونُ بْنُ السَّيِّبِ
عَنْ أَبِيهِ وَلَقَدْ خَضِرَ الْبَطْلُ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فِي حَضْرَةِ الصَّلَاةِ
فَصَلَّى بِرِمٍ جَمْعًا

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ
فَأَسْأَلُ يَتَوَدُّهُ فِي مَرَضِهِ فَقَصَصَ بِرِمٍ جَمْعًا لَمْ يَكُنْ
يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَجْلِسُوا قُلْنَا فَرَعَمُ قَالَ
إِنْ الْإِمَامُ لِيُؤْتِمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا
رَكَعَ فَارْكَعُوا فَإِنْ صَلَّى جَاءَ بِرِمٍ فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ
أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ الْحَمِيدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ مَا صَلَّى صَلَّى

فرمایا اگر رم دیوں پر۔

یہاں قبول کی عبادت کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مناسبت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعراق کی عبادت کرنے
تشریف لے گئے۔ لاری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب کسی مریض کی عبادت کرتے تو فرمایا: اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تو کھانہ سے پاک ہے یہ لاری کا بیان ہے کہ اعراق نے کہا آپ
اسے پاک بناتے ہیں حالانکہ یہ ہمارے تو ایک بوسہ آدمی پر یوں صل
آد ہوا کہ قبر میں پہنچا کر چھوٹے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مشترک کی عبادت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک
لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دکان سے بگاسے کہ خدمت کیا کرتا
تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عبادت (مزاج
پر سی) اس کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا
کہ مسلمان ہو جائو وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے
والد ماجد حضرت مسیب بن حنون سے روایت کیا ہے کہ جب ابوہریرہ
قریب اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے
عبادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں باجماع
نماز ادا کر لیں۔

عزہ بن زہر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے دوران
کو لوگ آپ کی عبادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ پس آپ
نے انہیں بیٹھ کر نماز رکعتیں دیکھ کر رکعتیں پڑھنے کے
کو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ
نے فرمایا: امام اس سے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہذا
جب وہ رکعت کرے تو تم بھی رکعت ادا کرو جب وہ رکعت کرے تو تم
بھی اٹھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو
ابوہریرہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حدیث مذکور ہے

قُلُودًا أَوْ النَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا - کہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بخاری نماز پڑھائی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔
 بِأَنَّهُ وَضِعَ الْيَدَ عَلَى الْمَرِيضِ -

۶۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا هَاشِمٍ قَالَ تَشَلَّيْتُ بِسُكَّةٍ
 فَكُرِّئْتُ إِلَيْهَا بِأَخِي أَبِي بَرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَعْرِضُ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي اللَّهُ إِيَّيْكَ أَتْرُكُ مَا لَوْ لِي لَمْ أَتْرُكْ
 إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأَوْصِي بِتِلْكَ مَالِي وَأَتْرُكُ الْفُلْكَ
 فَقَالَ لَا أَقْلُتُكَ وَأَوْصِي بِالْفُلْكِ وَأَتْرُكُ لَهَا الْفُلَيْنِ
 قَالَ الْفُلُكُ وَالْفُلُكُ كَيْتُ يَزِيدُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى
 جَبْهِهِ ثُمَّ مَسَمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَيَطْلُبُ ثُمَّ قَالَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي سَعِدْتُ إِذَا تَوَضَّعْتُ لِرَسُولِكَ فَتَزِيدُ
 أَجْرًا بَزْدًا عَلَى كَيْفَةٍ فِيهَا يَحَالُ إِلَى حَقِّ
 الشَّاعِرَةِ -

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جبین پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اس کے بعد دعا کہ

۶۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
 قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِظُكَ فَمَسَسَتْهُ
 يَدَايِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُرْعِنُكَ وَتُعْكَ
 شَيْئًا يَدَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَجْعَلُ لِي أَوْعَكَ كَمَا يُوعِظُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ
 ذَلِكَ إِنْ لَكَ أَخْبَرَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَجْعَلُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَحَسَا سِوَاكَ الْأَجْعَةِ
 اللَّهُ لَهُ سِتْرَانِ كَمَا كَحُطَّ الشَّجَرَةُ وَرَفَعَا -

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

۶۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ

عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد معمر حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مرض پر کسی کے
 سخت بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مرض پر کسی کے
 لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا
 ہوں اور مجھے میری صرف ایک روٹی ہے۔ کیا میں درتھالی مال کی
 وصیت کر کے ایک تھالی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں
 عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ
 نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تھالی کی وصیت کر دوں اور درتھالی
 اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تھالی کی کر دو لیکن تھالی بھی زیادہ
 ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر پانچ دست مبارک رکھا،
 پھر اتنا دست مبارک میرے چہرے اور پیٹ پر پیرا، اس کے بعد دعا کہ

حضرت عید بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا
 اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو تو بیٹ سخت بخار چڑھا
 ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں تبے شک
 ہے تمہارے دلو آدمیوں کے بار بخار چڑھا ہوا ہے۔ میں نے عرض
 کی کہ یہ تو دگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی
 اذیت یا مرض وغیرہ کی تکلیف پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں
 کو صاف دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو صاف دیتا

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے۔

حضرت بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے
 دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا

فِي مَوَاقِفٍ قَمِيسَتُهُ وَهُوَ يُرْعَكَ وَهَكَذَا شَرِيدُ أَثَقَلَتْ
أَمَّا الْفَرَعَةُ وَهَكَذَا شَبَابُهَا أَذْكَ أَنْ تَكُ أَهْمُومُ
قَالَ أَجَلٌ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى إِلَّا حَاتَتْ

عَذَابُ خُطَايَا لَا كِبَاءَ لَهُمْ وَرِقُّ الْقُبُورِ

٤٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ ظَهَرَ مَرَأً شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ خَشِيَ لِقَاكَ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ كَيْفَ مَا تَذِيرُهُ الْقَبْرُ قَالَ لَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَعَصَّرَ إِذَا -

بَابُ عِيَادَةِ الرِّضِّ الرَّكْبِ وَمَا شِئَا
وَرَدَّ عَلَى الْحَمَارِ

٤٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسْمَةَ ابْنَ
زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَبَ
عَلَى حِمَا بِنْتِ عَلِيٍّ الْكَافِ عَلَى قَيْطِيقَةٍ ذَا كَيْفَةٍ وَارْدَتْ
أَسَامَةً وَمَا لَهَا يَبْقُو سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَهَا
بَدْرًا فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْأَمْرِ
ابْنُ سَكْوَلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَجْلِسِ
أَخْلَاطُ عَيْنِ السُّلَيْمِيِّينَ وَالشُّمَيْرِيِّينَ عَبْدُ اللَّهِ الَّذِي دَانَ
وَالْمَلِكُ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا
عَاشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَّ أَجَهَ الدَّاءُ لَبَّخَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي الْأَثَرِ بِرَدَائِهِ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا عَلِيَّةً، فَسَلَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَا عَاهُ
إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَمَّا عَمِدَ اللَّهُ يُؤَيِّ
أَيُّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ لَا تُخَيِّرُ مِنَّا قَوْلَ إِنْ كَانَ
حَقًّا وَلَا تُخَيِّرُ قَائِمٍ فِي مَجْلِسِنَا وَاسْجَعِ إِلَى رَحْلِكَ
فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ،
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَاشِيَتِهِمْ فِي مَجْلِسِنَا لَوْ لَمْ يَكُنْ

قرآپ کو سنت بخدا تھا۔ پس میں عرض کر رہا تھا کہ آپ کو تو بڑا مخلص
 تھا۔ سو اللہ یہاں سے کہ آپ کے لئے دو گنا اجر ہے۔ مرنے والا
 ہاں اللہ کوئی مسلمان ایسا نہیں مگر جب اس کو کوئی اذیت پہنچے ہے۔
 تو اس کے گناہ ایسے گہرے ہیں جیسے دو گنا گہرے کر ملتے ہیں۔

مکرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے خرما یا کدوئی ڈرنے کی بات نہیں کی۔ اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔ - اسی نے کہا۔ ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو اس طرح ایک نہایت بڑھے یا محمد اللہ جو آپ کے قبر میں پہنچائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اچھا ایسا ہی ہے۔ عیادت کے لیے پیدل یا سواریاں دوسرے کے چپے چپے گئے۔ یہ بیٹھ کر جانا۔

عزیز بن زبیر کو بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے
پر سوار ہوئے جس پر فدا کی چادر ڈالی گئی تھی اور حضرت اسامہ
کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ کی میاں ت کے لیے
تشریف لے گئے۔ یہ عزیر بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ
تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔
جس میں عبد اللہ بن ابی بن مسعود بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے
سے پہلے کی بات ہے۔ اسی مجلس میں مسلمان، مشرک، امت پرست
اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی
تھے۔ جب سوار کی گرد مجلس پر چھا گئی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر
کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہم پر دخول نہ اڑاؤ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، رک گئے، گدھے سے اترے، انہیں خدا کی
طاعت بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبد اللہ بن ابی سے کہا: اے بھٹ
مانس! جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ اگر تم حق پر
ہو تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں بدست آؤ۔ اپنے گھر چلے جاؤ
اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ نقشہ سنادیا کہ حضرت ابن ابی
عمری گواہ ہوئے کہ یارسول اللہ! آپ ہماری مجلس میں تشریف

ذَلِكَ فَاسْتَبَقَ الْمُسْلِمُونَ وَالنَّشْرُ كُنَّ وَالْيَهُودُ
 حَتَّى كَادَتْ يَتَنَبَّأُونَ وَأَمَّا كُنَّ فَكَلَّمَ يَزِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَتُوا أَهْلُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَابَّةً حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
 لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبِيبٍ يُرِيدُ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالٍ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَ
 امْلِكْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ
 أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ أَنْ يُتَخَوَّجُوا فَيُحْصَبُوا فَلَمَّا رَدَّ
 ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِّكَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي
 فَعَلَ بِهِ مَا بَأَيْتُ .

۶۲۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هُوَالَةَ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فِي لَيْسَ بِكَ بِغُلٍّ وَلَا بَرْدٍ
 بَابُ قَوْلِ الرَّبِّ يُضِي إِلِيَّ وَجِيعٌ أَوْ أَلَا
 أَوْ اسْتَدْبَى الْوَجِيعُ وَقَوْلُ أَتُوبُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ .

۶۲۵ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
 أَبِي نَجِيٍّ وَابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي كَعْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَرْ
 يَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْ قَدْ تَحْتِ الْفَنَاءِ
 فَقَالَ أَكُنْ ذِيكَ هُوَ أَمْرٌ أَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ حَدَّثَنَا
 الْحَلَّاقُ فَحَلَفَ نَحْمًا مَرْنِي بِالْإِنْدَاءِ .

۶۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَيْدٍ عَنْ أَخِي
 سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 النَّاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ لَيْسَ عَائِشَةُ وَأَسَاءُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ كَوْنُ
 كَانَ قَدْ نَأَى فَاسْتَغْفِرُكَ وَأَعُوذُ بِكَ فَقَالَ لَيْسَ

لایکریں، پہلی یہ بہت پسند ہے۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور
 یہودیوں میں توڑ ٹہیں میں ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے
 کے قریب تھے۔ جب تک وہ خاموش ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم وہیں تشریف فرما رہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت
 سعد بن عبادہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے دعائے
 سنی جو ابوبہاب یعنی عبداللہ بن ابی نے کی ہے؟ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ
 یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے مدد فرمائیے کیونکہ اللہ نے آپ
 کو رحمت عالمین بنا دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس شعر کے لوگ جمع ہو کر اس گٹائی
 پوشی کرنا چاہتے تھے مگر سوار کی کپڑی ان کے سر پر رکھیں لیکن اس غی کے
 سبب جو اللہ نے آپ کو رحمت فرمایا یہ بات رک گئی تو وہ ایسی ہی کتیں داخل بن کر رہتا ہے جیسی کہ حضور نے ملاحظہ فرمائی ہے۔

ابن الکلبہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزاج پر سی کے لیے تشریف
 لائے لیکن نہ آپ غمر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

مرض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے۔ یہاں سے کہنا کہ میرا مرض بڑھ گیا
 ہے جیسا کہ حضرت ابوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تکلیف لاحق ہے
 اور ترسب سے بڑھ کر رم کرنے والا ہے۔

عبدالرحمن بن ابی سلمیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن
 عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے
 پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کھینچے آگ بھار ہاتھ آپ
 نے فرمایا: کیا یہ جو میں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا
 کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک سہام کو بلوایا جس نے میرا سر منڈ دیا
 اللہ بھر مجھے نہ پر دینے کا حکم فرمایا۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے کہا: ہائے سر پہنا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کاش! میری زندگی میں ایسا ہو جاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا
 اور دعا مانگتا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: ہائے مصیبت! خدا کی قسم! کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا

عَالِيَهُمْ وَأَنْفُسِيَّاهُ وَاللَّهُ لَإِي لَا ظُلْمَ لَكَ تَحِبُّ مَوْتًا
وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَطَلَلْتُ الْخَرَّ لِيَوْمِكَ مَعْرُوسًا بَعْضُ
أَسْرَاجِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أَنَا ذَارِ اسَاءَةٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَسْرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْبَدُنَا أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ
يَقْتُلِي الْمُتَعَمِّدُونَ لَقَدْ قُلْتُ يَا اللَّهُ وَبِذَا فَمَ لِيَوْمِكَ
أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ . جابر اور سلمان اس کی متابعت کو پشادیں گے یا اگر حلف کو پشادے گا اللہ سنان کو دوسرے کو قبول نہیں کیجے
۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ نَحْوِي اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُوعِيكَ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَمَوْعِيكَ وَبَعْثًا
شَدِيدًا قَالَ أَجَلٌ كَمَا يُوعِيكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ
لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرُوءٍ
فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سِتَابَهُ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ
وَسَقَطَا .

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ أَشَدَّ فِي رِجْلِي
فَجَاءَهُ الْوَدَاعُ فَقُلْتُ ، بَلِّغْ فِي مَا تَدْرِي وَأَنَا ذُو مَالٍ
وَلَا يَدْرِي إِلَّا ابْتِنَةُ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِمَّا لِي
قَالَ لَا ، قُلْتُ بِالْهَطْرِ قَالَ لَا ، قُلْتُ الْفُلْتُ قَالَ
الْفُلْتُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَاعَرِ دِمَائِكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ
مِنْ أَنْ تَدَاعَرِ هُمُ عَالَةً يَتَكَلَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ
تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا رِجَّةَ اللَّهِ إِلَّا أَجَزْتَ عَلَيْكَ
حَقِّي مَا تَجْعَلُ فِي فَا مَرَاتِكَ . اٹھا کیے فرم کرتے ہو کر تھیں اس کا اجر ملے گا بیان تک اس لئے کاہن جو تم اپنی بیوی کے حق میں نکالو۔
۶۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ

فرمایا تو آپ وہ مردان اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس ہی گزار دیں
گے ۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بلکہ میرا سرور سے
پیشا جابر ہے لہذا میرا فیصلہ ہوا یا میں سے ارادہ کیا کہ ابوجہر
اندان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے عہد خلافت ملے بعد
کھنے والے جو باہنیں کہیں گے اور خواہش کرنے والے خواہش کریں گے۔
پھر میں سے کہا کہ اس کی خدمت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا خلافت نہیں
جابر اور سلمان اس کی متابعت کو پشادیں گے یا اگر حلف کو پشادے گا اللہ سنان کو دوسرے کو قبول نہیں کیجے
عمر بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
منہ سے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ
آپ بیمار میں مبتلا تھے ۔ پس میں نے آپ کے جسم اطہر کو کس کس کے
دیکھا اور عرض گزار ہوا ۔ آپ کو تربت بخت بیمار ہے ۔ فرمایا ہاں
اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض دینا پسینے
گرا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے ۔
جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا
ہے ۔

عمر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محمد الوداع کے دنوں
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے
جبکہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ میں اس درجہ تک
میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں ایک مالدار آدمی
ہوں اور ایک بیٹی کے سما میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا
دھنمائی مال صدقہ کر دوں ؟ فرمایا کہ نہیں ۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا؟
فرمایا کہ نہیں ۔ میں عرض گزار ہوا کہ تمہاری ؟ فرمایا کہ تمہاری بھی زیادہ ہے
اور اگر تم اپنے وارثوں کو الدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں
محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے دست گریں کر رہی اور جو کچھ تم رضا سے
مرض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔
عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
الزَّيْلَقِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَمَّا خَصَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ
رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلُمُّوا لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَخَالَ
عُمَرُ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ
الْوَجَمُ وَعِنْدَ كَرِّ الشَّرِّ أَنْ مَسِينَا كِتَابَ اللَّهِ فَامْتَلَفَ
أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَبُولًا يَكْتُبُ
لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا ائْتَدُوا اللَّغْوُ
وَالِاخْتِلَافُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرُّوا مَا كَانَ
عِنْدَ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الزُّرِّيَّةَ
كُلَّ الزُّرِّيَّةِ مَا خَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَكُمْ ذَلِكَ أَيْ كِتَابَ
مِنْ اخْتِلَافِهِمْ.

→ ۳۹۱ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّرْبِ الْمَرِيضِ
لِيُدْخِلَهُ

۳۹۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَمَةَ حَدَّثَنَا حَاجِمُ
هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
يَقُولُ: ذَهَبْتُ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنًا أُخِيًّا
فِيكُمْ فَمَسَّه دَائِي وَدَعَا لِي بِأَلْ بَرَكَةٍ فَمَرُّ قَرِيْبًا
فَضَرِبَتْ مِنْ قُرْبِي وَمَسَّتْ خَلْفَ ظَهْرِي فَفَلَّطْتُ
إِلَى خَاتَمِ الشُّبْرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَشَلَّ رِجْلِي الْعَجَلِيَّةَ.

→ ۳۹۲ مَرِيضُ الْمَرِيضِ الْمَوْتِ
۳۹۱ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ الْبَيْتِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تھا لی عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
کا وقت قریب آیا اور کاشانہ اقدس کے اندر رست سے حضرت
تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ
تھا نے علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لا کر دو تاکہ میں
ایسی تحریر لکھ دوں جس کے باعث میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو
گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درد
کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ ان کا دیا ہوا قرآن
کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی
ہے۔ اس پر اہل بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا عقیدہ اس
بات پر تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے
تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اس کے بعد تم
کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیکار کلام اور جھگڑا ہونے لگا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
پاس سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت پیش آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا
شور و غل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھس جانے والی تحریر کے درمیان مائل ہو گیا۔

مریض بچے کو دعا کرنے کے لیے لے جانا۔

جعید بن مبارک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن
یہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری غامہ مجھے لے
کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔
یا رسول اللہ! میرے بچے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دست
شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر
آپ حضور نے اسی بچے کو پانی سے مجھے بلایا میں نے پیا ایک چمچے کھڑا ہوا۔
تو میں نے ہر نعمت کو آپ کے درمیان دیکھا جو میرے
سویں سو سال کی آرزو کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف کے باعث جو

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَسَّكُ بَيْنَ أَحَدِكُمُ الْمَوْتَ مِنْ حَتَّى يَسْأَلَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاِذَا قِيلَ لِلْمَيِّتِ أَحْيِيْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَكَّلْنِي إِذَا كَانَتْ الرِّكَاهُ خَيْرًا لِي.

۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَاهُ بَرَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَنِ الْجَنَّةِ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّقِيَنِي اللَّهُ يَفْضُلَ وَرَحْمَةً فَسَمِعْنَا فَقَارِبُوا لَا يَتَمَسَّكُ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مَخْشَا فَلَاحِلُهُ أَنْ يُزَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَحِلُّهُ أَنْ يَسْتَعِيْبَ.

۶۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَاهُ بَرَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَنِ الْجَنَّةِ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّقِيَنِي اللَّهُ يَفْضُلَ وَرَحْمَةً فَسَمِعْنَا فَقَارِبُوا لَا يَتَمَسَّكُ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مَخْشَا فَلَاحِلُهُ أَنْ يُزَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَحِلُّهُ أَنْ يَسْتَعِيْبَ.

۶۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَاهُ بَرَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَنِ الْجَنَّةِ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّقِيَنِي اللَّهُ يَفْضُلَ وَرَحْمَةً فَسَمِعْنَا فَقَارِبُوا لَا يَتَمَسَّكُ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مَخْشَا فَلَاحِلُهُ أَنْ يُزَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَحِلُّهُ أَنْ يَسْتَعِيْبَ.

اسے اپنے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے۔ اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے وفات دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خیاب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ گھمائے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا۔ ہمارے جو ساتھی دنیا سے عزت میں (کوچ کر گئے دنیا نے ان کے اجر سے کچھ بھی نہیں گھٹایا اور ہم نے مال یا پاسے جو زمین میں ہی رکھا جاسکتا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا جو تاثر میں اس کے لیے دعا کرتا پھر ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بتا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے مگر اس کے جودہ اس

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ لوگ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کا بھی سہرا یا کفن نہیں، میں بھی نہیں گریہ کر اللہ تعالیٰ اپنی آغوش فضل و رحمت میں ڈھالے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور ملامت دہی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو اور بھلائیوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ عطا کار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ جب لگائی ہوئی تھی کہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ

باب ۳۹۱ دعاء العائذ للمريض وقالت عائشة بنت سعد عن أبيها: اللهم اشف سعداً قاله النبي صلى الله عليه وسلم

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أَتَى بِهِ قَالَ: اذْهَبْ أَبَا سَرْجٍ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ بِمَشْنَانِي لَا تَشْفَاكَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاؤُكَ لَا يَخَادِرُ سَعْدًا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَآبِي الصُّخْرِ إِذَا أَتَى بِالْمَرِيضِ أَوْ قَالَ جَرِيئًا عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ وَخَدَّاهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا

باب ۳۹۲ وَصَوْرُ الْعَائِذِ لِلْمَرِيضِ ۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَرَضَّاهُ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَيَّ فَقُلْتُ فَقُلْتُ لَا يَزِيدُنِي إِلَّا كَلَالَةً فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَقُلْتُ أَيْدِي النَّفَرَاتِ

باب ۳۹۳ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى ۳۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا خَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاؤُكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَعَا عَلَيَّ مَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ۵

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضور نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا دے والا تو ہے۔ شفا نہیں مگر تیرے شفا راہی شفا مرحمت فرما تو بیماری کا نشان نہ چھوٹے۔ عمر بن ابو قیس ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابو الصغی نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تھا۔ یا جبریر منصور، ابو الصغی اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کر کے میرے اوپر پانی چھڑکایا یا فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے جوش آگیا تو میں عرض گزار ہوا۔ ایک کالہ کے مواسیر کوئی وارث نہیں ہے لہذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وجوہ گری ہوئی تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آئے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا۔ اے اباجان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو فرمایا:۔

ہو تاکہ شاد وادی اہل و عیال سے
علا کر موت ہے قریں اُس کے نبال ہے
اور حضرت بلال کا جب بیمار اترتا تو بلند آواز سے یوں گویا ہوتے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُّصِيبٍ فِي اهْلِهِ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شَيْءٍ اِلَيْكَ نَعْلَمُ
وَكَانَ يَلَالُ اِذَا اُخْلِعَ عَذَّةٌ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ
فَيَقْرُلُ ۔

کاش کہ چراغِ وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتات میں اذخر کا تنگ ہو جب
کیا گزر ہو گا مرا آبِ جنت پر کبھی
کیا غنیل و شام کی ہو گی زیارت پر بھی

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبَيْتَ لَيْكَةِ
يَوْمٍ وَحَرْوِيْ اِذْ خِزَّرَ جَلِيْلُ
وَهَلْ اَبَيْتَ اَنْ يَوْمًا مِثْلَ مَجْنَّةٍ
وَهَلْ تَبَدَّلَ اَنْ يَوْمًا شَامَةً وَطَلِيْلُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ سے فرمایا کہ پھر میں
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر
صورتِ جمال آپ کے حضور عرض کی تو آپ یوں گویا فرمے۔
اے اللہ! میری مسندہ کی محبت میں عطا فرما جسے تھو نے مگر منظر
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ اللهُ لَهَا حَتَّى اَلَيْتَ
اَلْمَدِيْنَةَ كَحَيْثُ مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَعَتْهَا وَادْبَارُكَ
لَنَا فِي صَاعِقَا وَمَدِيْنَتَا هَا وَ اَنْتَ لِحَمَاهَا فَاجْلِسْ لَهَا
بِالْحُجُجَةِ اَلْحَبِطَةِ كَحَيْثُ اَلرَّحِيْمِطِ

طِبُّ كَابِيَان

كِتَابُ الطَّبِّ

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

بَابُ ۲۹۸ مَا اَنْزَلَ اللهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ

عطار بن ابی رباع سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے کونسی بیماری نازل نہیں کی مگر اس
کی شفا بھی اتاری ہے۔ (یعنی دنیا میں ہر
بیماری کے لیے سامانِ شفا موجود ہے)۔

نِسْفًا ۶۳۸
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو
اَحْمَدَ الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ
عَنْ اَبِيْ حَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبِيعٍ عَنْ اَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ
نِسْفًا ۶۳۹

کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے۔

بَابُ ۳۹۹ هَلْ يَدَاوِي الرَّجُلُ الْمَدَاةَ
اَوْ الْمَرَاةَ الرَّجُلَ ۶۳۹

خالد بن زکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیعہ بنت معوذ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہاتے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مہرہ شریک جہاد تھیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانے کی خدمت کرنا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو
بُرْدٍ الْمُعْتَمَلُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ
مُعُوْذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَلَا لَيْتَ اَنْفَرًا مَعَ رَسُوْلِهِ

نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَقَى الْقُرَى وَنَحْلًا
وَبَرْدًا لِقَتْلِ وَالْجَوْحَى إِلَى الْعَلَاءِ يَدْرِي

ف: حضرت ربیع بن جنت مرقوم بن مرقوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان کہ ہم مجاہدین کے ساتھ جاکر مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں، پر دسے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات تھی۔ پر دسے کا کھج ہارل ہونے کے بعد نہ کبھی مسلمان عورتیں جہاد میں شامل ہوئیں اور نہ انہوں نے غیر محرم مردوں کی خدمت کی۔ آج کل جہاد میں اتحاد کو موجودہ عورتوں کی بے پردگی اور بے راہ روی کے لیے دلیل بناتے ہیں، وہ ان کی بدعتی ہے اور ایسے مرد اور ایسی عورتیں اس قسم کی احادیث سے اپنی بے راہ روی اور ذہنی آوارگی کو تسکین پہنچانے کا کوشش کرتے ہیں اس تو پر شک نہ تھے مسلمانوں کے غرضین دین ایمان میں آگ لگانی ہوتی ہے۔ عدائے ذوالنہن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدد سے مسلمانوں کو دین دیانت کی

دائرہ دولت، تقویٰ وغیرت سے سرگراں کر کے پرہیزگار بناتے وَمَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ
معلوم ہونا چاہیے کہ پر دسے کا حکم نازل ہو جانے پر مسلمانوں کی کلی غیرت کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ عورتوں کو تاکید کر دی گئی تھی کہ ان کے ظاہری سنگار تو رہے ایک طرف وہ اپنے چھپے ہوئے سنگار گھروں میں رہتے ہوئے عین کار بھی غیر مردوں تک نہ پہنچنے دیں۔ نا محرم مردوں کو دیکھنے اور انہیں اپنا آپ دکھانے کا مخالفت کر دی گئی۔ مسلمان عورتوں کو بتا دیا گیا کہ تم جہاد کا جو شیعہ عمل ہرگز نہیں ہو۔ فرما دیا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان عورت بغیر شرعی ضرورت اور حوائج ضروریہ کے اپنے گھر سے باہر نہ جائے چنانچہ صاف صاف حکم الہی آ گیا تھا کہ ان کو حل کرنا دیا تھا:

اور اپنے گھروں میں شہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

الْبَجَائِلِ الْأُولَى (۳۳: ۳۳)

داخل طور پر اہتمام کر کے مسلمان عورت کو بھی دیا گیا تھا:

بتول ہاشم و بنیہاں شہری رہیں۔

کہ وہ انوش شہیرے ٹھہری۔

شفا تین چیزوں میں ہے

۳۹۸ الشفاء فی ثلاث

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی ٹھہرنا، پچھنے، گھولنے اور آگ سے ڈرانے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرقوم بھی روایت کیا گیا ہے۔
تہیث امجاد: حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے

۳۹۹ حَدَّثَنَا ثَنَا النُّعْمَانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ
حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّارٍ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَكْبَلِيُّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي تَلَاثٍ: شَرِبَتْهُ عَسَلِيٌّ وَشَرْطَةُ خَجَجٍ
وَكَلْبَةٍ تَأْتِيهَا مَتْنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحَدِيثُ
وَمَوَاهُ النَّعْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ صَحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَدَنِ وَالْحَجَمِ

محمد بن عبد الرحیم، سراج بن یونس البرہان

۳۹۹ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا

سَرِيحُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْحِجَابِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ
تُحَيْجٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ الْأَقْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الشَّيْءُ فِي قَلْبِي فِي شَرْطَةِ حُجْرَةٍ أَوْ شَرْطَةِ عَسَلٍ
أَوْ كَيْفَ يَسَاءُ وَنَهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَلْبِ
بَابُ الدَّوَاءِ بِالْحَسْلِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

۶۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرٍّ هَيْسَةَ مَوْلَى أَبِي بَرٍّ هَيْسَةَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْيِيهِ لَعَلَّوْا أَوْ الْحَسْلُ

۶۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْحَسَنِ عَنْ عاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ بِي شَيْءٌ مِنْ
أَذَى يَكُونُ بِي شَيْءٌ مِنْ أَذَى يَكُونُ بِي شَيْءٌ مِنْ
كَمْطَرَةٍ يَحْجِرُ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَلْبَةٍ يَسَاءُ
كُلُّهُنَّ الدَّوَاءُ أَحَبُّ أَنْ أَكْتَوِي

۶۴۴ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي لَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السُّوَيْدِ
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَخِي يَشْحَلِي بَطْنَةٌ فَقَالَ اسْتَقِ عَسَلًا ثُمَّ
إِلَى الثَّانِيَةِ فَقَالَ اسْتَقِ عَسَلًا ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ فَخَلَّتْ
فَقَالَ مَسَدَقَ اللَّهِ وَكَذَّابَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْتَقِ عَسَلًا
فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

بَابُ الدَّوَاءِ بِالْبَّانِ الرَّبْلِ
۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ لَهَيْثٍ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ
نَاسًا كَانُوا مِنْهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَوْ كَلَا

مروان بن شجاع، سالم الاقطس، سعید بن جبیر،
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شفا کا پتہ
چیزوں میں ہے مین پھینے گوانا، شہد پینے آگ سے داغ لگانا
لیکن میرا نبی امت کو داغ لگانے گوانے سے منع کرتا ہوں۔
شہد سے علاج۔

لہذا روایتی ہے: اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اللہ
شہد کو پھیند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں
کچھ ہے یا تمہاری دواؤں میں کوئی چیز ہے تو پھینے
گوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگانے میں ہے
یعنی جو چیز مرض سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگانے
کو ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ میں حاضر ہو کر
کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اسے شہد
پلاڑ۔ پھر دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاڑ پھر آیا تیسری
مرتبہ اور کہنے لگا کہ میں نے (دہریت پر) عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ بھول گیا ہے۔ اندر لے
شہد پلاڑ۔ پس اسے پلایا تو شفا یاب ہو گیا۔
اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ
لوگ جو بیمار تھے مرض گزار ہوئے مگر یا رسول اللہ! اس میں دیکھئے اور کہنے
کا جہد بہت فرمایا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو کہنے لگے کہ دیر نہ

سنا کہ یہ کاسے دانے سام کے علاوہ ہر چیز کی کا علاج ہیں۔
میں (عالم بن سعد) نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا
نے کہا کہ موت۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابو سلمہ اور سعید بن مسیب
نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ کاسے دانے میں موت کے سوا ہر چیز کی کے لیے
شفا ہے ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد
موت ہے اور کالا دانہ کلوی کو کہتے ہیں۔

مریض کے لیے حریر بنانا۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت
کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہا مریض
اور ہلک ہونے والے مریض کے لیے تہیہ تیار کرنے
کا حکم فرمایا کہ میں اور خواتین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مضرات پہناتے ہوئے سنا ہے
کہ تہیہ مریض کے دل کو راحت پہناتا ہے۔ اور
منوں کو دور کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا تہیہ تیار کرنے کا حکم
فرمائیں کہ وہ (مریض کا) ناپسندیدہ مکرہ بنش
کھانا ہے

ناک میں دوائی ڈالنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ آپ نے پچنے لگوائے اور مجام کو
اس کی مزدوری عطا فرمائی اور ناک میں دوائی ڈالی۔

ناک میں قسط ہندی ڈالنا۔

یہ دوائی ہوتی ہے، اسے کت بھی کہتے ہیں جیسے کانور

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ
الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ وَشِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ
قُلْتُ وَمِنَ السَّامِ قَالَ الْمَوْتُ.

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَسَدُ بْنُ عُرَيْبٍ أَمْرُ سَلَمَةَ وَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُمَا بَيَّزَهُ أَخِيرَهُمَا أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ
الْمَوْتُ.

باب التَّيْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّيْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَالْمَعْتَرِ فِي صَلَاتِهِ
إِلَّا الْإِسَاءَةَ فَقَالَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّيْبِينَةَ تَحْوِصُ
كُلَّ دَاءٍ مَرِيضٍ وَتَذْهَبُ بِهَوْنٍ الْخُذْرَ.

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا
عُمَيْرُ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ وَعَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّيْبِينَةِ وَتَقُولُ هُوَ الْخَيْضُ
الْمَكْرَمُ.

باب السُّعُوطِ

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
حَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْطَى
الْحَبَّاءَ مَرَجْرَةً وَاسْتَحْطَ.

۶۵۲۔ باب السُّعُوطِ بِالْقُسْطِ الرَّهْنَدِيِّ
الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْمَسْكُونِ

مِثْلُ كَيْسِطٍ، تَزَعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ قَسِطًا.
 ۶۵۲ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
 عِيْنَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
 أَقْرِقِسٍ يَذَنُّ بِحَمْنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعَوْدِ الْبَرْقِ
 فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، يُسْتَحْطَبُ بِهِ مِنْ
 الْعُدَّةِ دَوْلَتَيْهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلْتُ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي لِي لَوْ يَأْكُلُ
 الْخَلَاءُ مَرَّكَالَ عَلَيْهِ فِدَايَايَا فَدَسَّ عَلَيْهِ.

باب أُمِّي سَاعَةٍ يَخْتَجِمُ وَاجْتِجَمَ
 أَبُو مُوسَى لَيْلًا.

۶۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
 حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ
 بِأَمْرِ الْحَجَّوْفِيِّ السُّفَرِيِّ الْأَحْرَامِ قَالَ
 ابْنُ جُبَيْنَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
 ۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
 عُمَرَ عَنْ طَائِفٍ وَعَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُرٌّ
 بِأَمْرِ الْحَجَّامَةِ مِنَ الدَّاءِ

۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا حَمِيدُ الطَّلَبِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ
 عَنْ أَجْرِ الْحَكَمِيِّ قَالَ، احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَمَّةِ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ
 كَلَّمَ مَوْلَاهُ فَنَحَقُوا لَعْنَهُ وَقَالَ إِنْ أَشِئْتُ مَا تَدَاوَيْتُمْ
 بِهِ الْحَجَّامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ، لَا تَعْبُدُوا
 صِبْيَانَكُمْ بِأَنْتُمْ مِنَ الْعُدَّةِ دَوْلَتَيْهِمْ بِالْقُسْطِ.
 ۶۵۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَكْلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
 زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَازِمَةَ أَنَّ يُكَيْمًا حَدَّثَهُ

تافریا جیسے کہ کتب تفسیر اور عبد اللہ بن مسعود نے قسبط ہی پڑھا ہے۔
 ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہلکا
 کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں مفید ہے لہذا
 خنق بینی حلق کے درم میں سنگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب
 (تسوس) میں چبائی جاتی ہے۔ وہ (حضرت ام قیس) فرماتی ہیں کہ
 میں اپنے خیر خواہ بچے کو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہوا تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے
 پانی منگوا یا اور اس پر بہا دیا۔

پچھنے کس وقت لگوائے۔

حضرت ابو موسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے
 حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا۔

اس کی ابن جعبین نے مفسر سے روایت کی ہے۔

عطار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ
 آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بیمار کے باعث پچھنے لگوانا۔

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 مجام کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے
 چنانچہ آپ نے اسے دو صاع انانج مرحمت فرمایا اور اس کے
 مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں تخفیف کر دی۔
 نیز فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین
 پچھنے لگوانا اور قسط بحر کی کا استعمال ہے اور اپنے بچوں کو گلے دیا
 مام بن عمر قندہ کا بیان ہے کہ حضرت مبارک
 بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مفتح کی عیادت

کے لیے تعریف لے گئے اور مشرکوں میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک تم اپنے نہ گواہی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔
سر میں پھنسنے لگوانا۔

فقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن بجمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی جلی کے مقام پر جو کہ کر کے راستے میں ہے، اس کے درمیان سے گئے پھنسنے لگوانے حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ مگر مرنے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پھنسنے لگوائے۔

حدیث شریفہ یا سر مبارک کے باعث پھنسنے لگوانا۔

مگر مرنے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود کے باعث احرام کی حالت کے اندر سر میں پھنسنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو نبی جلی کہتے ہیں۔ مگر مرنے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پھنسنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں حدیث شریفہ تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پیئے، پھنسنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوا دیا جائے۔
تکلیف کے باعث سر منڈانا۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے

أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَادَا الْمُكْتَنَمُ ثُمَّ قَالَ لَهَا بَرِّمْ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَنَأْتِي بِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً

باب ۴۹ الحجامة على الرأس

۴۵۷. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُلَيْمَةَ أَنَّ سَمْعَ بْنَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ أَنَّ سَمْعَ بْنَ اللَّهِ بْنِ مَخِينَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ بِلُحْيِهِ حَيْثُ مِنْ طَرَفِ بَيْنِ مَكَّةَ وَهُوَ مُجْرِمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ. وَكَانَ الْأَنْصَارِيُّ أَخُو هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ نُبَيْسٍ

اخْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ

باب ۵۰ الحجامة من الشقيقة والضداع

۴۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسِهِ وَهُوَ مُخْرِمٌ مِنْ وَجْهِ كَانَ يَهْ بِسَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَوْ لَوْ جَمِلٌ قَالِ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ هِشَامِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُجْرِمٌ

فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ يَهْ

۴۵۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَيْسِ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ لِي شَرِبْتُ عَسَلٍ أَوْ شَرِبْتُ حَبَّ أَوْ لَذَّةً مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْرَهَ

باب ۵۱ الحلق من الأذى

۴۶۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي كَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ

فَبَدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَّ رَمَقًا فَقَالَ لَهُمُ
الَّذِينَ يَسْتَحَرُّونَ وَكَذَلِكَ يُرَوِّدُونَ وَلَا يَكُونُونَ وَعَلَى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عَمَّا شَرُّهُنَّ يَحْصِيْنَ بِأَمْنِهِمْ لَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ أَعْرَضَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ سَبَّكَ عَمَّا شَرُّهُ

باب ۳۱۳ الْأَثْمِدُ وَالْكُحْلُ مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۳ حَدَّثَنَا أَنَسٌ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تَرَفَّتْ فِي رُجُلَيْهَا فَاسْتَلَمَتْ
عَلَيْهَا فَادَّكَرَ وَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ
لَهُ الْكُحْلُ وَأَنَّهَا يُخَافُ عَلَى سِنِّيْهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ
إِحْدَى الْأَنْتُمْ تَمْسُكُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ الْخَلَا سِيرَهَا أَوْ فِي
أَخْلَا سِيرَهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا امْتَرَكَلَتْ رَمَتْ بَعْرًا
فَلَا رُبْعَةَ أَشْهُكَرٍ وَعَشْرًا

باب ۳۱۴ الْجَدُّ ام. وَقَالَ عَقَانُ هَذَا
سَلَّمَ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ فَيْدَاءٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا
صَفَرَ وَلَا مِزَّ مِنَ السَّجَدِ وَمِزَّ كَمَا تَقَعُ مِنَ الْأَسَدِ

باب ۳۱۵ النَّعْنَ شَفَاءٌ لِلْعَيْنِ
۶۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوٍّ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَاةُ مِنَ الْبَيْنِ وَمَا أَهْلُ الْفَقَاءِ
لِلْعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَتِيبَةَ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِثِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ
لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمَّا تَكْرَهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ

اور اس کے رسول کی پیروی کی ہے لہذا وہ جامت ہم میں باہر کی ہر گرجا سلام کے اندر
ہی پیدا ہوئی کیونکہ ہر گرجا میں پیدائش نہ ہوگی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی ایک ہی جگہ ہے
تشریف لے گئے اور ان کے وہ جامت ان لوگوں کے ہے جو درختوں کی انہی جگہوں پر
وہ لوگوں میں اور اپنے رب پر پھر سے کریں۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوار ہوئے کہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جامت سے ہوں؟ (۱۱۱۱)۔ پھر ایک صحابی کہے ہو کہ وہی؟

تکلیف کے باعث آٹھ میں سرسرا گانا۔ رعایت
اتم عطیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت
کا نازد فطرت ہو گیا اور اس کی آنکھیں سخت تکلیف ہو گئی۔ لوگوں نے
اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور میں گوار ہوئے کہ اس
کے لیے سرسرا لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ کے پانی جلنے کا
خطر ہے۔ زنیہ کرم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں بدترین
پکڑوں کے اندر یا اپنے پکڑوں میں بدترین گھر کے اندر بڑی
رہتی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ میٹکیاں پیٹتی ہوئی باہر نکلتی
تھی کیا اب ہر ماہ دس دن صبر نہیں ہوتا۔

حذام (کوڑھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جھوٹ کی
بیاری ہے نہ بدگونی ہے نہ اٹکا جالہ تصور ہے۔ اور نہ صحر کی
جاہلانہ کارروائی کوئی چیز ہے اور کوڑھی سے یوں بھاگ جیسے
شیر سے بھاگتے ہو۔

من میں آٹھ کے لیے شفا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا کہ انہی ہی من کی ایک
قسم ہے اور اس کا پانی آٹھ کے لیے شفا بخش ہے۔ شعبہ رحم
بن عتیہ، حسن العزلی، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان
ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیہ کو عبد الملک کا مذکورہ حدیث
سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

باب ۳۱۶ الداء

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَ النَّجَّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيْتٌ. قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَا نَا فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُبَيِّرُ اللَّيْلَ أَنْ لَا تَلِدَ وَلِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّاءِ فَلَمَّا آخَأَ قَالَ أَلَمْ أَكُلْهُمُ أَلَا قَتَلْتُمُنِي قَتَلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّاءِ فَقَالَ لَا يَبِغُ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدَا نَا أَنْظِلْ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمَرِيضٌ هَذَا كَرَمٌ.

یہ روایت صحیح بخاری میں ہے

۶۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ بِأَبِي بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْسَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْجِلَاقِ عَلَيْهِمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهَرَقِي فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَتْ مِنْهَا ذَاتُ الْحَيْضِ يَسْقُطُ مِنَ الْعُدْسَةِ وَتَكُونُ ذَاتُ الْحَيْضِ تَسْمَعُ الْزُهْرِي يَقُولُ لَنَا اثْنَتَيْنِ وَلَمَرِيضَيْنِ لَنَا خَمْسَةٌ قُلْتُ لَسْتِيَانِ فَإِنْ مَعَهُ يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفَلْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِي. وَوَصَفَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَحْيَى بِالْأَصْبَعِ مَا دَخَلَ سَعِيدُ بْنُ قَالٍ فِي حَنَكِهِ إِثْمًا يَغِي رُبْعَهُ حَنَكُهُ بِأَصْبَعِهِ فَلَمْ يَقِلْ أَعْلَقُوا عَنْهُ خَمْسَةً.

باب ۳۱۷

۶۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَخْرَمٌ وَتَوْكُسٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَقَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ

منہ میں دوا رکھ دینا۔

عبداللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو پوسہ دیا۔ عید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ تکلیف کے دوران ہم نے حضور کے منہ میں دوائی رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوائی نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاتہ حوائتو فرمایا گیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ رکھو۔ ہم رضی گو اور موسیٰ کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت پر غور کیا تھا فرمایا کہ میں کوئی بات نہ کہہ سکتا تھا کہ میں دوائی ڈالوں اور میں دیکھتا تھا کہ حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا مداخلت میں کریں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے خناق کے سبب اس کا گلہ دیا تھا۔ فرمایا کہ تم گلے کو دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ مورہ ہندی استعمال کیا کرو کہ وہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونہ ہے۔ خناق کی صورت میں ناک میں موٹھ لگائی جاتی ہے اور نمونہ کے اندر منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں (سعیان) نے زہر کی گولہ فراتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں ہیں چھ بچان کی ہیں اور پانچ کا انکار نہیں کیا۔ میں (علی بن عبد اللہ) نے سعیان سے کہا کہ شہر تو افاقت کی طرح فرماتے تھے۔ فرمایا کہ انہیں یہ نہیں رہا کہ یہ لگتے تھے کہ جسے میں نے زہر کی منہ سے سن کر بلو کی ہے اور سعیان نے لڑکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلیوں اس کا گلہ دبا دیا گیا تھا اور سعیان نے اپنے گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے لڑکے کا گلہ دبا دیا تھا اور انہوں نے اٹھوڑوڑو بیماریاں کو بھانپا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ دوا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی اور تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو دوران مرض کے لیے اپنے انبی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدَّ وَجْهَهُ اسْتَدَّتْ أَرْجُلُهُ
فِي أَنْ يَسْرِعَ إِلَى بَيْتِي كَأَذْنٍ فِي خَيْرٍ مِنْ بَيْنِ رَجُلَيْنِ
تَخَطَّى رَجُلًا فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَتَايَسٍ وَآخَرَةٍ كَذَبْتُ
أَبْنُ عَتَايَسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْأَخْرَجَ لِي فِي
لَمَّا سَمِعْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا
وَأَسْتَدَّ بِهٖ وَجْهَهُ هُم يَقُولُونَ عَلِيٌّ مِنْ سَبِيحِ رَبِّ لَمْ يَحْدَلْ
أَوْ كَيْفَ لَمْ يَحْدَلْ إِلَى الْعَدُوِّ النَّاسِ قَالَتْ فَاجْلِسْنَا
فِي مَخْصَبٍ لِحَفْصَةَ فَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَخْصَبٍ أَنْصَبَ عَلَيْهِمْ مِنْ تِلْكَ الْقُرْبِ حَتَّى جَعَلَ
يُغِيظُهُمْ لَيْتَ أَنْ كُنَّا كَمَا كُنَّا قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى
النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

بَابُ الْعَذَرَةِ

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أُمِّ قُتَيْبٍ بَنَتْ مَخْصَبَ الْأَسَدِيَّةِ أَسَدًا خُرْمَةً وَكَانَتْ
مِنَ الْمَخَالِجَاتِ الْأُولَى لِقِيَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحْمَتْ عَكَاسَةً أَخْبَرْتُ أَنَّهَا أَتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُمَا قَدْ ائْتَلَفَتْ
عَلَيْهِ مِنَ الْعَذَرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيٌّ مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ هَذَا الْوِلْدَانِ عَلَيْكُمْ هَذَا
الْعَوْدُ الْوَهْدِيُّ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَةٌ فِيهَا أَهْلُ
الْغُلَبِ يَرْجِدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعَوْدُ الْوَهْدِيُّ وَدَأَلَ
يُورِثُ يُوَافِقُ بَنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ

بَابُ دَرَأِ الشَّيْطَانِ

۶۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَسَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَثُورِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَرِيتُ اسْتَطَلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْتَقِمْ

میں تشریف لائے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اور پر ساتھیوں کے
کے اہل منزلہ کو کھڑے کر دوں، شاید میں لوگوں کو نصیحت کر سکوں وہ فرمایا
ایک آدمی نے حضور کو حضور نے فرمایا کہ تم کو کیا حکم ہے کہ تم نے اسے کہا کہ
بہنایا اور میرے آپ کے ہاتھ پر شکوں سے پانی بہانے لگے یہاں تک کہ
اچھے اچھے فرمایا کہ تم نے یہ کام پورا کر لیا وہ فرمایا یہی کہ آپ کو کھڑے کر دے

فرمایا، چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے
درمیان (ان کا ہمارا رے کر) تشریف لائے اور آپ کے سر زمین
کے ساتھ گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی
کے درمیان جب میں (عبید اللہ بن عبد اللہ بن مقبلہ) نے حضرت ابن عباس
کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا آدمی کون
عاصم کا حضرت عائشہ نے نام نہیں دیا جو اب دیکھیں کہ حضرت علیؓ - حضرت
عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ آپ کا من بڑھ جانے اور میرے گھر
میں تشریف لانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اور پر ساتھیوں کے
کے اہل منزلہ کو کھڑے کر دوں، شاید میں لوگوں کو نصیحت کر سکوں وہ فرمایا
ایک آدمی نے حضور کو حضور نے فرمایا کہ تم کو کیا حکم ہے کہ تم نے اسے کہا کہ
بہنایا اور میرے آپ کے ہاتھ پر شکوں سے پانی بہانے لگے یہاں تک کہ
اچھے اچھے فرمایا کہ تم نے یہ کام پورا کر لیا وہ فرمایا یہی کہ آپ کو کھڑے کر دے

گھسے کی بیماری۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت
محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور
سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو انہیں حضرت عائشہ کی کہن ہیں۔ انہیں
بتایا کہ اپنے بچے کو کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں حاضر کر دے کہ میں نے
تم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ تاہی اللہ اور تامل و بار تکلیف کہیں دیکھتے ہو انہیں
پا چھ کر عہد ہندی استمال کیا کہ کہہ کر اس کے اندر سات بیویوں کا قتل ہے۔
جن میں سے ایک نوزید ہے۔ عہد ہندی سے ہوا گشت
(قسط) ہے۔ یونس، اسحاق بن راشد نے جو ذہری
سے روایت کی اس میں غلطی ہے۔

دستوں کا علاج۔

ابو الزکریا کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ
نوار ہوا کہ میرے بھائی کا بیٹ چن نکلا ہے۔ میں دست جاری ہو گئے
ہیں۔ فرمایا کہ اسے شہد لائی پس اس نے شہد لایا اور عرض کیا کہ میں نے

عَلَّاسًا هَؤُلَاءِ فَقَالَ إِنِّي سَتَيْتُ كُلَّ بَزْدَةٍ إِلَّا
اسْتَيْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَّبَ بَطْنُ أَخِيكَ
تَابَعَهُ الْقَصْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

باب ۳۲ لا صفر وهو داء يأخذ البطن

۶۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَعْدِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَدَأَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا
هَامَةٌ فَقَالَ أَعْرَاجِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بِالْأَيْدِي
تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الْوَلَبَاءُ فَيَأْتِي الْبَحِيرُ الْأَجْرِي
فَيَلْخُلُ بَيْنَهُمَا فَيَجْرِيهَا فَقَالَ: لَكُنْ أَعْدَى
الْأَوَّلِ. رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَيِّدِ بْنِ

أَبِي سَنَانٍ.

باب ۳۳ ذات الجنب

۶۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَسِيرٍ
عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بَدَتْ بِمَحْضٍ وَكَانَتْ مِنْ
أَهْلِ جَدِ الْأَوَّلِ الْأَلَا فِي بَايَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحْتُ عُمَا شَةَ بَيْنَ وَمَحْضٍ
أَخْبَرَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعَدَمَةِ فَقَالَ
اثْقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَهُ أَوْ لَدَكُمْ هَذَا الْأَعْلَى
عَلَيْكُمْ هَذَا الْعَوْدُ الْيَمِينِي فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةُ أَشْفِيَةٍ
مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسَّةَ يَعْنِي التَّسْطِ
قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ.

۶۴۲ - حَدَّثَنَا نَافِعٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ قُرِئَ
عَلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ كُتُبِ ابْنِ قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَتْ بِهِ
وَمِثْلُهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي أَيْكَةِ أَبِي عَنْ

اسے شہد پایا لیکن دست اور پرجو گئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ چھوٹا ہے۔ اسی طرح
نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

پیٹ کو کھڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نہ کوئی بھوت کی بیماری ہے نہ کوئی پیٹ کی بیماری اللہ الوکا
جہلاً نہ تصور ہے، ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے
اوتوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہر نون کی طرح چلتے ہیں؟ یعنی ایک
خارش ایٹ اگر دوسرے اوتوں میں داخل ہوتا ہے اور
سب کو خارش بنی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ
پھر پہلے کو خارش کس نے طاقی؟ — نہ ہر
نے بھی اس کی ابو سلمہ اور سنان بن ابی سنان سے
روایت کی ہے۔

توضیہ (پہلی کا درد)

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت
محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کا بیمار
اسدیر اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے ہیں
اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت
عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے بچے کو لے کر نکلا

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جس کا لگے کی بیماری اور
عناق کے سبب انہوں نے تالو و پاؤں کا تھا۔ پتا پھر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے درد تم اپنی اولاد کو تالو و پاؤں تکلیف میں
دیا کرتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے
اندر سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے تونیر بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے عود القسط ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

عمار کا بیان ہے کہ ابوبکر کے سامنے ابو قتادہ کا کتاب پر طوی
گئی۔ اس میں بعض حدیثیں تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض
وہ تھیں جو ان کے سامنے پر بھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی

فَبَيَّنَ جَنَدُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا بِالنِّمَاءِ .
٦٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْحَبَشِيُّ مِنْ ذِي رَحِمٍ
فَأَكْرَدُهَا بِالنِّمَاءِ .

٤٤٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْثٍ ثنا أبو الأحوص
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ حَرْثٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَيُّ مِنْ حَيْثُ جَهَنَّمُ
قَابُورُهُ وَمَا يَأْتِيهِ.

باب ٢٢ من خرج من أرض لا إسلامه
٢٢٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ سُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَدَّاجٍ أَنَّ
أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَن نَاسًا أَوْ مَسْجِدًا أَوْ مَسْجِدًا
وَعَدْنِيَّةً قَدِيمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَكَانُوا يَأْتِيهِ اللَّهُ
لَا نَ كُنَّا أَهْلَ فَرْجٍ وَلَمْ يَكُنْ أَهْلُ دِيْنِهِ وَأَسْتَحْوَا
الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذِي وَبَارِعُوا أَمْرَهُمْ وَأَخْرَجُوا فَيَقْتُلُوهُ
مِنَ الْبَاهِيَةِ وَأَبُو الْبَاهِيَةِ نَظَّفُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ
الْحَرَّةِ وَكَفُّوا أَمْرًا إِسْلَامِيًّا وَكَتَلُوا رَأْيِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُوا الدُّوْدَ فَبَقِيَ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَحَثَ الطَّلَبُ فِي ثَائِرِهِمْ
وَأَمْرِهِمْ كَسَمَرًا وَأَعْيَنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَكَبَلُوا
فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ.

باب ۴۵ مَا يَدَّكُرُ فِي الطَّاعُونَ
۶۴۹ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ لایا کہ بخار جہنم کی گرفت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخدا جہنم کی گرمی سے بڑے لذت آسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

ایسی جگہ سے نکلنا جہاں کی آب و ہوا موافق نہ ہو۔

مقدمہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ان سے بیان کیا کہ کچھ افراد جو بقیہ مکمل اور قبیلہ عربہ کے تھے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نارنگی میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور
عروض گزار ہوئے کیا نبی اللہ! ہم عربیہ پانے والے لوگ ہیں، زراعت پیشہ
نہیں ہیں لہذا مدینہ مدینہ کی آب و ہوا چارے موافق نہیں ہے۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ اڑت اور چرواہا بننے کا حکم فرمایا
کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا روہ اور پیشاب پتے پر بندھ
چلے گئے یہاں تک کہ جب مقام حرہ میں پہنچے تو مسلمان کے گھوڑے
سے پھر کر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر سے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ انہیں
دیکھتے ہوئے گئے اور انہیں لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلاخی پھیر
دی گئی اور ان کے ہاتھ پر لٹا دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے
نزدیک ڈال آؤ، یہاں تک کہ وہ اس حالت میں مر گئے۔
ظالموں کے متعلق روایتیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْطُونُ شَهِيدٌ.

باب ۳۲ - أَخْبَرَنَا فِي الْقَطَاعُونَ

۶۸۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْعَرَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقُبَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَطَاعُونَ فَلَمْ يَهَيِّئْ لَهَا مِنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ أَنْتَ ذَا ابْنِ يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَبَعَلَهُ اللَّهُ رَجُلًا لِلْمَرْمِيزِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ بِيَقَعُ الْقَطَاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِمْ صَاحِبُ أَيْدٍ لَهُمْ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ الْأَكْثَانُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابِعَهُ الشَّهْرُ عَنْ دَاوُدَ.

باب ۳۲ - الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمَعْوِذَاتِ

۶۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ مَرْثُومٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَدُوٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُطُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ النَّفْسُ مَاتَ فَتَمُوتُ بِالْمَعْوِذَاتِ فَكَمَا تَقُولُ كُنْتُ أُنْقِطُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ وَأَمْسَمُ بِمَدِّ نَفْسِهِ لِيَجْعَلَهَا فَسَأَلْتُ الرَّهْزِيَّ كَيْفَ يَنْقُطُ قَالَ كَانَ يَنْقُطُ عَلَى يَدَيْهِ شَرْفَتَيْهِمَا وَجِلَّةً.

باب ۳۲۸ - الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِدَعْوَةِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۶۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسْرِ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ عَلَى حَتَّى قَبِرَتْ

مرنے والا شہید اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

طاعون پر چڑھ کر مارنے والے کا اجر۔

یحییٰ بن عمر کا بیان ہے کہ انیس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے مینا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے اسے رحمت بنا دیا ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون کی بیماری پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے بیٹھا رہے یہ جانتے ہوئے کہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ اسی طرح نقرے داؤد سے روایت کیے۔

قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اور دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسمِ اطہر پر پیرا کرتی۔ میں دسمر نے زہری سے پوچھا کہ کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پچھنک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پیرا کرتے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

ابو التوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائلِ عرب میں سے ایک ایک کے اندر گئے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اسی اثنا میں ان کے سردار

أَحْيَا الْحَرْبَ كُلَّمْ يَقْرَأُ هُمْ فَيَدْنُوهُمْ كَذَلِكَ
إِذَا لَيْسَ سَيِّدًا أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ
أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمُتَقَرُّونَا وَلَا نَنْفَعُ حَقًّا
تَجْعَلُونَا جَعَلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قِطِيعًا مِنَ الشَّعِيرِ
فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَأَقَةً وَيَتَعَلَّ
خَيْرَ أَخَا قُرَيْشٍ أَسَاءَ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُ حَتَّى نَأْخُذَ
الَّذِي صَبَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْوُكُوفُ فَضَحِكَ وَ
قَالَ وَمَا ذَرَأْتُ أَنْتُمْ رُقِيَّةَ خَدْنُوهَا وَأَضْرِبُوا
بِأَيْسَرِهِمْ - پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو کہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں سے اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

باب ۳۱۹ الشَّرْطِيُّ الرُّقِيَّةُ بِقِطِيعِ قَرْنِ
الْغَنَمِ

۶۸۸ حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو عَمْرٍو
الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ النُّصَيْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ
يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْأَخْشَبِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرْآنًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَا فِيهِمْ لِيَا يُعَرِّضُوا لِيَهُمْ فَمَنْ
نَمَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَذَا فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ
رَاقٍ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لِيَنْدَعَا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ
أَنْفَاجَةً الْكِتَابِ عَلَى شَاةٍ فَجَاءَ بِالشَّعِيرِ

إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَيْفَ هُوَ ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى
كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَقًّا قَالُوا الْمَدِينَةُ فَقَالُوا مِمَّا
رَسُولُ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ
عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ

باب ۳۲۰ رُقِيَّةُ الْعَيْنِ

۶۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ مَعِينُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي

کہ پھونسے کاٹ لکھا یا تورو کہنے لگے :- کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا
دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا :- چونکہ تم نے ہماری ضیافت
میں کی لذت ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے
ساتھ کچھ مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ
(ان میں سے ایک نے) سورۃ فاتحہ پڑھی اور مشک منہ میں بچ
کر کے شہایت والی جگہ پر مشک دیا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔
وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں
لیں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق
کوئی حکم نہ ملے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو کہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں سے اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا۔

ابن ابی ہیکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا
چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک آدمی کو
سانپ، یا بچھونسے کاٹ کھا یا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات
کے پاس ایک آدمی بھیجا اور اس نے کہا :- کیا آپ حضرات کے
اندر کوئی سانپ اور بچھونسے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے
والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھونسے کاٹ کھا یا ہے۔ ان
میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریاں کے بدلے سورۃ فاتحہ
پڑھ کر دم کر دیا پس وہ تندرست ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے
ساتھیوں کے پاس آ گئے انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ
آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدبرانہ طور پر
پہنچے اور عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر
اجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں

نظر لگنے پر دم کرنا۔

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرایا کر مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا

سُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّامَرَأَن يُسْتَقَالَ
مِنَ الْعَيْنِ.

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ
وَهْبٍ عَنْ عَطِيَّةَ الدَّارِمِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الرُّمَيْسِيُّ أَخْبَرَنَا
الرُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّمَيْسِيِّ عَنْ رَيْدِ بْنِ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاوَى فِي بَيْتِهِ جَارِيَةً فِي
وَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ اسْتَرْكُوا لَهَا فَإِنَّ فِيهَا
النُّظْرَةَ. وَقَالَ عَقِيلُ بْنُ الرَّهْرِيقِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَالِمٍ عَنِ الرَّبِيعِ فِي

بَابُ الْعَيْنِ حَقٌّ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ
وَدَاهِي عَيْنُ الْوَشْمِ.

بَابُ نَفْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ عَنِ الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ نَحْصَنُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذِي
حُمَةٍ.

یا حکم دیا کہ نظر گھنے کا دم کیا کرو۔

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابوسلمہ
سے اور انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت
اسم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک
لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نقطہات تھے۔ ارشاد
فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ
گئی ہے۔ عقیل، زہری، عروہ بن زبیر نے بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی حدیث کی ہے۔
اسی طرح عبد اللہ بن سالم نے زبید کی سے
روایت کی ہے۔

نظر واقعی لگ جاتی ہے۔

سبح نے حضرت ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نظر کا لگ جانا درست ہے اور آپ نے گورنے
سے منع نہ فرمایا۔

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا۔

عبدالرحمن بن الاسود نے اسے والد ماجد سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے زہرے جانور کے کاٹے پر دم کرنے
کے بابے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریے جانور کے
کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پارہ ۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ دَخَلْتُ أَتَا وَتَابَتْ عَلَيَّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ تَابَتْ يَا أَبَا حُزَنَةَ اِسْتَكْبَيْتُ فَقَالَ أَنَسُ: أَلَا أَرَيْتَ بِرَفِيقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ: اللَّهُمَّ رَبِّ النَّاسِ مُنْذِرُ هَبْ أَكْبَابَ الشَّيْبِ أَنْتَ الشَّافِي الْأَشْفَى إِلَّا أَنْتَ شِفَاءُ لَا يَخَادِرُ سَقَمًا

ف: قرآن مجید میں خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے: وَتَقِلُّ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَادًا۔

(۸۲: ۱۷)

حضور کا دم کرنا
عبد العزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اسے ابو حزنہ ایسی پیاد ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے ابو حزنہ دعا پڑھ کر دم نہ کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض کی کہ نہیں، انہوں نے کہا: اسے اللہ لوگوں کے رب اور کھوں کو دور کرنے والے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے اسے سو کوئی بھی شفا دینے والا نہیں اس کی شفا عطا

اور تم کہ ان میں اتار دے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلام الہی کے اللہ شفا دہی ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت بھی ہے۔ یہ شفاء اور رحمت دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی۔ ایسا ہی ہے اور اخلاقی بھی اور مادی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی قرآن مجید کی آیات یا دعائیہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حدیث میں اپنا معمول بتایا نیز خود اسی بخاری شریف کی متعدد امداد میں ہے کہ ایک سر پہ کا کسی قبیلے کے پاس سے گزر رہا تھا ان لوگوں نے ان بزرگوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے دس لیا اور کسی تدبیر سے اتفاق نہ ہوا تو ایک آدمی ان حضرات کے پاس آکر عرض بدعا کرتا ہے۔ معاذہ کرام میں سے ایک نے جا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس قبیلے والوں نے انہیں تیس بجہ یاں بطور انعام دی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنے انہوں نے آپ کے حکم سے تقسیم کیں بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ میرا حقہ بھی نکالنا۔ تاکہ ہمارا نام یاد رکھا کرٹی شائبہ ہی نہ رہے۔ — یہ مضمون اسی جگہ کی حدیث، ۶۹ اور ۷۰ میں بھی موجود ہے۔

مسیحی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رقیات کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب کوئی زور بڑھتا ہے تو ہمار

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُنْفِيَانِ حَدَّثَنَا كُفَيْلٌ سَلِمَانُ عَنْ جُمَيْلٍ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَلِقُ بَعْضَ أَهْلِيهِ يُسْتَحَبُّ بِيَدِهِ
الْيَمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبِّ النَّاسِ أَذْهَبِ الْبَاسَ
اشْفِ مَرَضَاتِ النَّاسِ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ لَا شِفَاءَ
لَا يَفِيدُ سَقَمًا. قَالَ سَمِيَانٌ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا
وَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَوَّةً +
۶۹۵- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
الشَّحَرَمُونِيُّ هِشَامُ بْنُ عَدَوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ
أَمْسِحْ أَبَاكَ رَبِّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءَ لَا كَاشِفَ
لَهُ إِلَّا أَنْتَ.

۶۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَمِيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَحِيمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هَمْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تُدْبِئُ أَمْرِي ضَا
يَرْفِقُهُ بَعْضًا يُشْفِي سَقَمِيَا يَأْذِنُ رَبِّيَا.
۶۹۷- حَدَّثَنِي حَكَّةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
أَبْنُ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ رَحِيمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هَمْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي الرَّقِيَّةِ: تُدْبِئُ أَمْرِي وَرَفِقَةُ بَعْضِي
يُشْفِي سَقَمِيَا يَأْذِنُ رَبِّيَا.

باب الثَّقِيفِ فِي الرَّقِيَّةِ

۶۹۸- حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّقِيَّةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحَلُومَن
الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَرَى أَحَدًا كُوشِمًا يَكْدُهُ فَلْيَسْتَفِثْ
حِينَ يَسْتَفِثُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا
فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ

ہوئیں تو تھوڑے چھوڑے کر اپنا دایاں ہاتھ اُن پر چیرتے اور کہتے: اے اللہ! لوگوں کے رب! لوگوں کو یہ گھسے والے اسے شفا دے
کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں کسی شری شفا، ایسی شفا اعلیٰ
فرما جو بیماری باقی نہ رہے۔ اسی طرح سفیان، منصور
ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دم
کرتے تو کہا کرتے تھے: تکلیف کو مٹا دے، اے لوگوں کے رب! شفا
تیرے دست قدرت میں ہے۔ اس کی مشکل کا آسان کرنے
والا تیرے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے
تھے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے
بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے پیالہ کو شفا دیتی ہے
ہمارے رب کے حکم سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دم کرتے وقت
فرمایا کرتے تھے: ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے
بعض کے لعاب دہی، جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی
ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔

دم کرتے وقت تھکانا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا کرتے سنا کہ اچھا خواب
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے
جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو
بیاد رہے کہ بنی نضیر دفعہ تھکانے کے بعد اس کے شر سے بچنے لگے
تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے
کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لوں تو اس سے بچ رہا ہوں

ہو، تو جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں اس کی کوئی
پردہ نہیں کرتا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور
سورہ الناس پڑھ کر اپنی تجلیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرہ
انور پر ملتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ
مذہبہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا
کے کہ اس کا حکم فرمایا۔ پس کایاں سے کایاں
نے اس شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت
ایسا ہی کیا کرتے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ
اصحاب سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلہ دلوں کے
دلوں کے پاس پہنچے۔ وہ طلب گار ہوئے کہ انہیں جہان بنایا جائے
لیکن ان لوگوں نے جہان خواہی سے انکار کر دیا اپنا پورا اس قبیلے کے سردار
کو سانپ نے ڈس دیا تو ان لوگوں نے خوب بھاگ دوڑ کی۔ لیکن سب
رائیگاں بھی چاہو ان میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تیار سے پاس آ کر
شہر سے ہوئے ہیں، کاغذ، اتم ان کے پاس بھی گئے ہوتے شاید ان میں سے
کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو۔ پس وہ ان کے پاس آکر کہنے لگے:۔
حضرت ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس دیا ہے ہم نے سنی بسیار کی گئی
سب رائیگاں گئی اور کوئی قائمہ نہ بچا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس
کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں
ضرور کا دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم طلب گار ہوئے تھے کہ تم ہمیں اپنے جہان
بناؤ مگر تم نے جہان نوازی سے انکار کر دیا تھا انہیں اس وقت تک دم نہیں
کروں گا جب تک تم کچھ مقررہ کر لو پھر چاند بکریوں پر ظنین کی رضا مندی
ہوگئی اور یہ چلے گئے۔ پس یہ چونک مارنے اور سورہ الفلق پڑھتے جاتے تھے
یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا کہ اس کو کسی نے کاٹا ہی نہ تھا اور تندرست ہو کر چلنے
پھرنے لگا۔ لڑی کایاں سے کایاں نے صحت کے مطابق دوا دے دی اور

لَا أَرَى الدُّرُوبَا أَتَقَلَّ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ
سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا آمَنَّا بِهِ
۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَرَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ
عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى
إِلَى فِدَاشَةٍ نَفَثَ فِي كَفِّهِ بِقُلُوبِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ
بِأَلْسِنَةٍ تَكُنَّ جَمِيعًا أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ بِهَا دَعَا بَلَفَتْ
بِهَا أَمْرًا مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَمْرُوَةُ كُنَّا أَشْكَلُ كَانَ
يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى
أَنْ يَشْتَابَ تَقْصِيرَ ذَلِكَ إِذَا أَلَى إِلَى فِدَاشِهِ
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍوَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَفَرُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا
بِئْسَى مِنْ أَحْيَادٍ أَعْرَبَ فَاسْتَضَاءُواهُمْ فَأَبَوْا أَنْ
يَضِيئُوا لَهُمْ فَلَمَّ سَيْتَهُ ذَلِكَ فَحَتَّى تَسْعَوَالَهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوَاقِحُ هُوَ لَا يَنْفَعُهُ
الزُّهْرُ الْبَازِي قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ
بَعْضُهُمْ شَيْءٌ فَاذْكُرُوهُ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ
سَيْتَنَا لَدَاغٌ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ
شَيْءٌ ثُمَّ قَمَلْنَا عِنْدَ أَحَدٍ مَكُونُ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
نَسْعُو إِلَى تَرَابٍ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ
فَلَمْ تَضِيئُوا لَنَا أَنْ يَرَايَ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا
جَعَلُوا قَصَاحَةً عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْعُكُوفِ فَانْطَلَقَ
لِجَعَلِ يَنْفُلٌ وَيَقْدَأُ الْحَدَّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى
لَكَا نَا نَشْطُ مِنْ عَقَالٍ فَانْطَلَقَ بَشِي مَابِ قَلْبِهِ
قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جَعَلَهُمُ الَّذِي صَاحُوهُهُ عَلَيْهِ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَفِيْمُوا فَقَالَ الَّذِي رَفِي لَا تَفْعَلُوا

حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُنُودُكُمْ
لَهُ الَّذِي كَانَ فَتَنْظُرُوا مَا مَرُّنَا فَقَدْ مَرُّنَا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُنُودُكُمْ
فَقَالَ وَمَا يُدَارِيكَ أَمَّا رَقَبَةُ؟ أَصَبْتُمْ أَتِيَهُمْ
وَأَمِيرُ بَنِي مَعْلَكٍ يَسْتَبِشُّ

بَابُ ۳۲ مَسْئَلَةُ التَّلَاقِ التَّوَحُّعِ بِيَدَيْهِ

۱۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ قُسَيْدٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ بِمَسْحَةِ يَمِينِهِ أَذْهَبَ
أَلْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفَى أَنْتَ الشَّافِيَ لَا شِفَاءَ
إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاؤُكَ لَا يُخَادِمُ سَقَمًا خَدَّكَ كَرَّةً
لِيُصَوِّرَ رَحْمَتُكَ نَبِيَّ عَنْ (بُزْهَيْجٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ -

بَابُ ۳۳ فِي الْمَرَأَةِ تَدْرِي التَّجَلُّ

۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَوِيُّ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
فِيضُنُّ فِيهِ بِالْعَوْدَةِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفُثُ
عَلَيْهِ بِرِيحٍ فَأَمْسَحَ بِبِيَدَيْهِ لِبُرُكَّتِهَا فَسَأَلْتُ
ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ قَالَ يَنْفُثُ عَلَى
يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ -

بَابُ ۳۴ مَنِ كَثُرَ يَدُّهُ

۱۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جَبْرِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَدَّجَ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ

ان میں سے کسی نے کہا کہ انہیں تقسیم کرو دم کو نہ بیٹے نے کہا کہ یا سنا بیٹھے
یہاں تک کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھوپڑی میں صدمت حال مرض
کلیں اور دم کو بچس کھاپ جائے یہ کہ تم فرماتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بار کھاپ چکے ہو کہ کھاپ چکا ہو اور اس کے
صدمہ برکات سے وہ دم کی کھوپڑی تم پر بھی گئی ہو کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
دم کرنے والے کا تکلیف کی جگہ نہیں ہاتھ پھیرنا۔

مسند کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها نے فرمایا: - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی کسی
نوروزہ مطہرہ پر دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ بھی پھرنے اور کہتے: -
اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ شفا ہے کہ شفا ہے شفا ہے
تو ہے شفا نہیں ہے مگر تیری شفا ایسی شفا ہے جو ماری کا نشان بھی
باقی نہ چھوڑے۔ - جب میں (سُفیان) نے یہ حدیث منقولہ سے
بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم و مسروقہ و حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها سے یہی حدیث بیان کر دی۔

غور کا مرد پر دم کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس
مرض میں جس کے اندر آپ کا دماغ ہوا معتزلات طہرہ کر اپنے اوپر
دم کیا کرتے تھے جب تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو کھوپڑی میں پڑ
کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کا دم
الہی پھرا کرتی۔ میں (مسند) نے ابی شہاب سے پوچھا کہ آپ دم
کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں پر جو دم کر پھر انہیں
اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔

جو دم نہ کرے

سعد بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنها نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لائے اور فرمایا: - مجھ پر کھوپڑی میں کھوپڑی۔ پس ایک یا
دو ہی نذر سے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت میں ایک نبی یا

عَرَضْتُ عَلَى الْأَمَمِ فَجَعَلَ بِمِزَالِ النَّبِيِّ مَعَهُ لَتَجَلَّ
وَالنَّبِيُّ مَعَهُ التَّجَلَّى وَالنَّبِيُّ مَعَهُ التَّهْطُ وَالنَّبِيُّ
لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَنَابِتٌ سَوَادٌ أَكْثَرُ اسْتَدَا الْأَقْنَ
قَدْ جَوَّزْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَ
قَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظِرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا أَكْثَرَ
سَدَا الْأَقْنَ فَقِيلَ لِي أَنْظِرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ
سَوَادًا أَكْثَرَ اسْتَدَا الْأَقْنَ فَقِيلَ هُوَ لَأَمٍ أُمَّتُكَ
وَمَعَ هُوَ لَأَمٍ سَمِعُونَ الْفَاقِدَ كَلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَحِقَ بَيْنَهُمْ فَتَذَاكَرَ
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ
قَوْلُكَ نَافِي الْبُشْرَى وَلَكِنَّا أَمَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ
وَلَكِنَّا هُوَ لَأَمٍ أَمَّا نَافِيًا قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَنْطَلِقُونَ وَلَا
يَسْتَلْقُونَ وَلَا يَكْتُونَ وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَرَكُونَ
فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ يَحْيَى فَقَالَ أَمَّا نَافِيًا رَسُولَ
اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمَّا نَافِيًا فَقَالَ
سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ.

باب الطيرة

٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَذْوَى وَلَا طِيْرَةَ وَلَا تَشْوَمَ
فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَدَاةِ وَالْمَدَارِ وَالْمَدَاةِ.
٤٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتَيْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الطِّيْرَةُ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوا
وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلْبَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ

باب الفال

تھے کہ ان کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی
جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ شاید یہ میری امت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ
حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم پھر کہا گیا کہ ان کی جانب دیکھیے۔
تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے آبی کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا
کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے مشرخیہ اور بغیر حساب کے جنت
میں داخل ہوں گے۔ لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور آپ نے یہ ظاہر
نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم میں کوئی
اگرچہ ہم زمانہ مشرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں جب یہ بات
بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر
تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان
لوگوں کی ہے جو نہ بد شگون لیں، نہ فقر کریں، نہ دارنگواہیں
بلکہ اپنے رب پر ہر روز کریں۔ پھر عکاشہ بن یحییٰ کھڑے ہوئے
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی
ان لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور
صحابی عرض گزار ہوئے: کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا
کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

شگون لینا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز
نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے:۔ عورت
گھر اور سودی کا جانور۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس بارے
میں فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا چیز ہے
فرمایا کہ وہ اچھا تقدیر جو تم میں سے کوئی نہ لے۔

فال لینا

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَبِيبَ دَخَلَ بَيْتًا إِلَّا قَالَ وَمَا أَفْعَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدًا كُفِّرَ.

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْدَى وَلَا طَبِيبَ دَخَلَ بَيْتًا إِلَّا قَالَ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ بِأَنْتَ لِلْهَامَةِ.

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضَرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْدَى وَلَا طَبِيبَ دَخَلَ بَيْتًا إِلَّا قَالَ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ.

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَاصَابَ بَطْنَهَا دَمِي حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَّةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِي السَّرَاقَةُ الَّتِي غَرَمْتَ كَيْفَ أَعْدَمَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَكَ فَيَسْئَلُ ذَلِكَ بِكُلِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفْرَانِ.

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون لینا کوئی چیز نہیں اور قال ان میں اچھی چیز ہے۔ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! قال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی کہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری کا ذکر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی قال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ کہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹ کی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، اور اور پیٹ کہ بیماری کا بھالہ نہ لے سکتا کوئی چیز نہیں (یعنی یہ تمام باتیں فرض ہیں) کھانت

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ بنی نضیر سے تھیں جو آپس میں لڑ پڑی تھیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ تھی۔ چوٹ کے سبب اس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی اسے دے دو۔ اس کے بچے نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کس طرح ادا کروں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ وہ بولا اور نہ چلایا۔ پس خدا اس کی توفیق ہی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مرثک کا منہوں کا بھالہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ أُمَّ رَأْتِ بْنِ رَمَتْ أَحَدًا مِمَّا الْكَذِبِيَّ بِجَعْرِ نَحْرِهِ
جَنَاحَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَهُ عَقْبًا أَوْ لَيْدَةً. وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَبِيحِ
بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَضَّى
فِي الْيَمِينِ يَفْتَلُ فِي بَطْنِ أَوَّلِهِ بِعَقْرَةِ عَقْبٍ أَوْ لَيْدَةٍ
فَقَالَ الْكُفِيُّ نَبِيُّي عَلَيْهِ أَكْبَفْتُ أَعْرَضَ مَا لَا أَكَلُ وَلَا
شَرِبْتُ وَلَا نَطَقْتُ وَلَا سَتَرْتُ؟ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا
مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَرَانِ.

۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَمَسِ الْكَلْبِ وَمَنْزِلِ الْبَيْتِ وَ
حُلْوَانِ الْحَمَامِ.

۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ أَبِي مَرْثُفٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيَيْنَةَ بْنِ
عَدُوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَأَلَ
عَنِ الْكُفَرَانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّمَا يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ الْكَلِمَةُ مِنَ
الْحَقِّ يَخْطُفُهَا مِنَ الْيَمِينِ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ
فَيَخْلُطُونَ مَعَهَا مَا شَاءَ كَذِبُهُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ
عَبْدُ الدَّرَاقِيِّ مَرَّ سَلَا الْكَلِمَةَ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي
أَنَّهُ اسْتَدَاهُ بَعْدَهُ.

بَابُ التَّيْحِدِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ
الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَعْلِمُوا نَاسَ السَّجْوَةِ وَمَا أُنْزِلَ
عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَا رُفَّتْ وَهَا رُفَّتْ وَهَا بَعْلَيْنِ

کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسری پر بچہ چلائے چنانچہ
ایک کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی ویت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔ اس
شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کایہ فیصلہ فرمایا جس کو اس کی والدہ کے پیٹ
میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے پس
جس شخص نے ویت ادا کر لی تھی اس نے کہا کہ میں اس بچے کی ویت بکھڑے
ادا کروں جس نے نہ کھایا نہ پیایا نہ نہات کی نہ خنجا، یہ تو ایسی بات تھی جو
آپ کی ہوتی اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک
یہ آدمی کا بہنوں کا بھائی ہے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمارت نے حضرت
ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت
زنا کا مساو نہ اور کابھن کی مٹھائی کھانے سے منع
فرمایا ہے نہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حضرات
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کانہنوں کے متعلق دریافت
کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! وہ ہمیں بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو بیک ثبات
ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
وہ بیک ثبات ہونے والی بات جنات نے (آسمان سے) سنی ہوئی
ہے پھر اے اپنے دوست رکابن (کے کان میں اس طرح ڈالتے
ہیں پھر کابھن سو جھوٹ اس کے ساتھ طار دیتے ہیں۔
علی بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ الکلمۃ
میں الحق کو عبد الرزاقی نے مرسل روایت کیا ہے لیکن
مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے یہ موصول کیا ہے۔

جادو

ارشاد ربانی ہے: اِنِّیْ شَیْطَانٌ کَاْفِرٌ ہُوْنِ لَّوْکُنْ کُوْیَادُوْ سَکْھَا اِنِّیْ اَوْرُوْ جَادُوْ
جبرائیل میں ڈھونڈنے والے اور دھونڈنے پر آمرا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيُتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمُرْسَدِ
وَالْحَيَّةِ وَمَا يُضَارِتُونَ بِهِ مِنَ أَحَدٍ إِلَّا بَاذِنَ
اللَّهُ دِينَهُمْ وَمَا يَخْصَرُهُمْ إِلَّا بُعْثُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا
لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَنُوحٍ نَجَّا
وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِدَ حَيْثُ اتَى وَنُوحٍ: ائْتِنَا كُونَ
الْمُحْتَضِرِينَ نَحْنُ مُتَعَلِّمُونَ وَنُوحٍ: يَحْيِيكَ الْإِلَهُ مِنْ
خَيْرِهِمَا نَحْنُ نَسْتَحْيِي وَنُوحٍ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ
فِي الْعُقَدِ وَالنَّعَاقَاتِ السَّوَاجِرِ تَسْحَرُونَ
فَيُتَعَلَّمُونَ

۱۸۔ حَكَاكَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَمْرِو بْنُ
بَنِي تَوَسَّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْكِمُ بَيْنَ بَنِي نَدِيمٍ يُقَالُ لَهُ لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْقَمِ حَتَّى
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّتُ الْإِبْدَ
أَنَّهُ يَفْعَلُ الْفَتَى رَوْحًا لَحْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ
يَوْمٍ أَقْبَاتَ يَتْلُو وَهُوَ عِنْدِي لَيْبَةً دَعَا وَدَعَا
فَكَرَّهَا يَا عَائِشَةُ أَشْعَدْتَ أَنَّ اللَّهَ أَتَانِي فِيهَا
أَسْتَفْتِيكَ فِيهِ؟ أَتَانِي رَحْلَانِ فَقَعَا أَحَدُهُمَا
عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرَ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِيَصْلَحْ مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ. قَالَ مَنْ
هِيَ؟ قَالَ: لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْقَمِ. قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ؟
قَالَ فِي مَشْطٍ قَدْ مَشَا طَوِيلَ وَحَبِطَ طَلْعُ نَحْلِهِ ذَكِيرٌ
قَالَ فَايْنَهُ؟ قَالَ فِي بَيْتِي دَرَوَانِ، فَأَتَاهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَابٍ قَيْنَ أَهْوَابِهِ
فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَانَ مَاءُهَا نَفَاعَةً لِحَتَايَ
أَوْ كَانَ رَدُّوْنِ نَحْلَهَا رَدُّوْنِ الشَّيْطَانِ، قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا اسْتَخْرِجَهُ قَالَ قَدْ عَاقَانِي اللَّهُ
فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَوَدَّ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَاصْبِرْ لَهَا

تھے جب تک کہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نریمانہ نریمانہ ہیں تو پناہ ایمان نہ کہہ سکتے تھے
یہ کہتے وہ جو جلالی تائیں ہر واحد اسکی خدمت میں اور اس سے ضرر پہنچا سکتے
کسی کو اگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے نہ کہ نفع دے
گا اور بیشک ضرر و ناہمیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اسکا کدہ
نہیں (سورہ البقرہ، آیت ۸۲) نیز فرمایا: اور جادوگر کا جلا نہیں ہو سکتا (سورہ طہ، آیت ۶۹) یہ بھی فرمایا: کیا جادو کے پاس جلتے ہو کہ جلال کر
(سورہ الانبیاء، آیت ۲) نیز فرمایا: اُن کے جادو کے زور سے اُن کے
خیال میں دوڑتی ہوئی معلوم ہو گئیں (سورہ طہ، آیت ۶۸) یہ بھی فرمایا: -
اُن جادوگروں کے شر سے جو کہ ہر جہت میں پھونکے ماری میں (سورہ الحلق، آیت
۴)۔ النُّفَّاثَاتِ جادوگر عورتیں تَسْحَرُونَ جادو کیے گئے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بنی ندریم کے ایک آدمی نے حضور کو
جس کو لیبید بن اعجم کہا جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی یہ حالت ہوئی کہ آپ نے ایک کام کیا جس میں بنو ندریم کی عیال
گھومتی کہ میں نے یہ کام کر لیا ہے۔ ایک روز کسی رات جب کہ آپ میرے
پاس تھے تو آپ نے بار بار دوا لیا اور پھر فرمایا کہ اے عائشہ! میں نے یہ کام
کے کہ جو کہ میں معلوم کرتا تھا تھا دو بے اللہ تعالیٰ نے جادو کے ہر
پاس دو شخص آئے اُن میں سے ایک میرے سر پر آئے اور دوسروں کی
جانب کو راہ لگیا ایک نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا کیا میں مریں
آگاہ کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر آپ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا
کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لیبید بن اعجم نے پوچھا کہ کس نے کیا ہے
جواب دیا کہ لیبید بن اعجم نے پوچھا کہ کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لیبید بن اعجم نے پوچھا کہ کس نے کیا ہے
یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ وہ دروان کوٹھیں کے اندر ہیں پھر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کو ساتھ لیکر اُس کوٹھیں پر تشریف لے گئے۔
جب واپس لوٹے تو فرمایا: اے عائشہ! اُس کوٹھیں کا پانی گواہ بنی
کے پانی کی طرح تھا اور وہاں کی گھوڑیں غیظان کے سرور میں تھیں۔
میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے انہیں انکھوا کیوں نہ لیا
فسد دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خدا بخش دی ہے لیبید بن نے
نا پسند کیا کہ اس شر کو مشتہر کروں لیبید بن کے حکم سے انہیں

فَقَدْ خَمِثُ تَابَعَهُ أَبُو سَامَةَ وَأَبُو صَمْرَةَ وَأَبْنُ أَبِي
الزَّيْنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ الْفَيْثُ وَأَبْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ
هِشَامٍ، فِي مَشْطٍ قَهْمَشَاقَةٍ، يَقَالُ: الْمَشَاطَةُ مَا
يُخْرِجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مَشِطَ وَالْمَشَاقَةُ مِنَ مَشَاقَةِ
الْمَكْتَانِ.

باب ۳۳۳ الشَّعْرُ وَالشَّحْرُ مِنَ الْمُزَيِّنَاتِ
۱۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سَلَمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا الْمُزَيِّنَاتِ الشَّعْرَ
يَا لَيْلَةَ وَالسَّيْحَرِ.

بَاب ۳۳۴ هَلْ يَسْتَحْرِمُ السَّيْحَرُ وَقَالَ
قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طَبْ
أَوْ يُؤْخَذُ عَنْ أَمْرَاتِهِ أَيْحَلُّ عَنْهُ أَوْ يَنْشَرُ؟
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يَدْبُرُ وَيُؤْخَذُ بِهِ إِلَّا صِلَاحًا قَامًا
مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يَنْفَعْ عَنْهُ.

۱۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ مَيْمُونَةَ يَقُولُ أَقْبَلَ مِنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْحَرًا
حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النَّسَاءَ وَلَيْسَ يَهْتَمُّ، قَالَ
سُفْيَانُ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّيْحَرِ إِذَا كَانَ
كَذَا، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْكَرَ
فِيمَا اسْتَفْتَيْتُكَ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا
هَيْهَاتَ لِي وَآخَرُهُمَا رَجُلِي فَقَالَ الْاِثْنَانِ يَعْذَرُ
رَأْسِي لِأَخْرَجَ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوعٌ قَالَ وَمَنْ
طَبَّكَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَجُلٍ مِنْ مَنِيٍّ سَأَلْتُ
جِلْبَعًا لَيْسَ بِهِ هُودُ كَانَ مَنَافِقًا، قَالَ وَفِيمَ؟ قَالَ فِي

دفع کر دیا ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ، ابو صمرہ اور ابن ابی الزناد نے
ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔ لیث الدبابی نے ہشام سے
روایت کرتے ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر کہتے
ہیں کہ انشا طہ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور انشا قہ
روٹی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

شُرک اور جادو و ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے
والی چیزوں سے بچتے رہو اور وہ شرک

اور جادو ہیں

کیا جادو کا توڑ کیا جائے

قاہدہ کا بیان ہے کہ میں نے سید بن سائب سے پوچھا کہ جس کوئی پر جادو
کرو دیا جائے یا جیسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے کیا اس
کے لئے اس کا توڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کہ کوئی امر نہیں کرے بلکہ اس کو اصلاح
مراد ہے نیز جو چیز نفع دے اور اس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کو یہ حال ہو گیا کہ خیال نہ کرتے کہ میں
کس نامزدوار سے ملوں گے اس کو آپ کو یہ حال ہوا کہ آپ شریف نہلاتے تھے
سفیان زہری کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہو جاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا کہ تم جانتی ہو کہ جو چیزیں معلوم کرنا چاہتا
وہ جی اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے لیکن میرے پاس وہ شخص آئے اور ان میں سے
ایک میرے سر پر آئے اور دوسرا میرے پیچھے کھڑا ہو گیا پس جو میرے سر پر
کھڑا تھا اس نے تھوڑے سے کہا کہ اس کو جی آگاہ کیا حال ہے؟ دوسرے نے
کہا کہ میں پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ کہا کہ لیبید بن العجم
جو بنی نزیح کا ایک فرزند ہے اور اس کا حلیف اور منافق تھا۔ پوچھا کہ کس چیز
میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور ان بالوں پر جو کنگھی سے جھڑتے ہیں
پوچھا کہ یہ کہاں کیا گیا ہے؟ جواب دیا کہ نجران کی جھلی میں لیث کہ جھڑے
نزدک کنوئیں میں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نہیں کریم صلی اللہ تعالیٰ

مَشِيْطًا وَمُشَافَةً، قَالَ وَآيَن؟ قَالَ فِي جَنْفٍ طَلَعَهُ
ذَكَرْتُ حَتَّى رَعَوْتُهُ فِي يَمِيْنٍ خَدِّهِ أَنْ قَالَتْ فَأَيُّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبَرُ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ
هَذِهِ الْيَمِيْنُ الَّتِي أُرِيْتُمْ هَذَا كَانَ مَعَهَا نَقَاعَةٌ
لِحْيَتِهِ وَكَانَ تَحْلَاهَا رَوْسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتَخْرِجْ
قَالَتْ فَقُلْتُ - أَفَلَا أَيْ تَنْشُرُكَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ
فَقَدْ شَفَانِي، وَكَعْدَةُ أَنَّ أَتِيْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ
النَّاسِ شَرًّا -

باب ۲۵۵ في التشخيص

۷۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِتَتْهُ
لَيْلَتُهُ إِلَيْهِ إِنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا
كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدَ بَيْتِهِ دَعَا اللَّهَ وَدَعَاَهُ ثُمَّ
قَالَ أَشْعِدْ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيهِمَا
اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ أُمِّي وَ
الْآخَرُ عِنْدَ رَجُلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَّعَ
الدَّجَلُ قَالَ مَطْبُورٌ قَالَ وَمَنْ طَبَهُ؟ قَالَ لَيْسَ
بِمَنْ أَلْقَيْتُمُ الْيَهُودِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ فِيمَا ذَا؟
قَالَ فِي مَشِيْطٍ وَمُشَافَةٍ وَجَنْفٍ طَلَعَهُ ذَكَرْتُ
جَائِنٌ هُوَ؟ قَالَ فِي يَمِيْنٍ خَدِّهِ أَنْ قَالَ فَدَاهَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
إِلَى الْيَمِيْنِ فَتَنَظَّرَ لَهَا وَعَلَيْهَا لَحْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَنْ مَكَدَهَا نَقَاعَةُ الْحِشَاءِ
وَلَوْ كَانَ تَحْلَاهَا رَوْسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَاخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ
وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أَتِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا
فَأَمَرِيْهَا فَدَفَنْتُ ۝

علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ کھن کی چیزوں کو نکال
لیا آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کنویں کا پانی !
مہندی کے پتھر کی طرح تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سرور کی سی
تھیں۔ عسدرہ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکلوا دیا گیا۔
حضرت عذیقہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوں : آپ نے اس
بات کو مستہر کیوں نہ کیا ؟ فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے
اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمادی، اس زمانہ میں تائبہ نہ کرتا ہوں کہ
کسی کی برائی کا لوگوں میں عام چرچا کر دوں۔

حضور پر جہاد کیا گیا

حضرت - اللہ عذیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جہاد کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہو گئی
کہ کسی کام کے مقصد، خیال کرنا کہ میں نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں
ہوتا تھا ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے ابراہہؓ میں بلدا رو
کی پھر فرمایا اے عائشہ کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتلائی ہے
جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ کیا ہے؟ فرمایا
کہ میرے پاس دو شخص آئے تو ان میں سے ایک میرے سر کے اندر دو ہاتھ پھیرا
نیکے سر پر چڑھ گیا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اب اس موقع آگاہ
تو کیا تکلیف ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جہاد کیا گیا ہے۔ پھر جبکہ جہاد کس نے کیا
ہے؟ بتایا کہ لہجہ ہی اہم ہوئی ہے جو بنی زُرَیْق سے ہے وہ کیا؟ کہیں چیز
سے کیا ہے؟ کہہ دیا کہ تمہاری پرانے کھجور سے ہے بالوں پر اور نہ کھجور کی جھلی
پر۔ پھر جبکہ یہ نہیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی مدون کے کنویں میں۔
عروہ کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنویں کی طرف اپنے
بعض اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر اسکی طرف نظر کی اور اس کے
اوپر کھڑا اور کھڑا تھا اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف
لائے اللہ فرمایا کہ خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے پتھر کی طرح تھا اور اس
کی کھجوریں شیطانوں کے سرور کی سی تھیں میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ
کیا آپ نے انہیں نکال دیا تھا۔ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے
صوت بخشا اور شفا عطا فرمادی ہے البتہ میں نے خدا شہد عیسیٰ کی کہ کسی
کی برائی کا لوگوں میں مشہور کر دوں اور حکم دیا تو انہیں ذبح کر دیا گیا۔

جادو اور بیان

زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ ان کے بیان سے بہت متعجب ہوئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات جادو اور تمہونے میں۔

جادو کا مجروحہ مجھ سے علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجروحہ نہ چند مجروحہ مجھیں کھایا کرے تو اس روز رات تک اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات مجددین بیان کی ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قسم دیتے ہوئے سنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات مجروحہ کھائیں کھالے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جھوٹ کی بیماری کوئی چیز نہیں نیز بڑھاپہ اور آٹھ کا جلا لہ قصور کوئی چیز نہیں پس ایک اسرائیلی شخص کو ہوا کیا رسول اللہ! اُن اوشوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں، پھر اُن میں ایک خاضی اڑت آگن ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر چلے کہ بیماری کس نے لگائی؟ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعا کی کہ جو اُن کو بیمار اڑت کو ختم دے اور اوشوں

باب ۲۶۶ من البیان بسحرہ

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَاخْتَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنْ بَعْضُ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

باب ۲۶۷ الدواع بالعبوة للسحر

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ أَبُوهُمُ الْبَيْتِ. وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ. ۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَجَبَّعَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌ وَلَا سِحْرٌ.

باب ۲۶۸ لاهامة

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا حَقِيصَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَحَدَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَانَ الْبَيْتُ لَكُنْ فِي الدَّمِ كَمَا تَهَا لِيَطْبَأَ فَيَخَالِطُهَا الْبَعِيدُ لَلْأَجْرِبِ فَيَجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى أَكَاوَلٌ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

کے پاس نہ ملے گا اور حضرت ابوہریرہؓ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ جھوٹ کی بیماری کوئی چیسہ نہیں تو انہوں نے جوشی زبان میں کہہ کیا۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث مجھ سے کہیں

عدوی کوئی چیسہ نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۔ جھوٹ کی بیماری کوئی چیسہ نہیں اور نہ مشکوی کہ ہے۔ بیشک کوست تین چیسوں میں ہے، یعنی کھوٹا، عورت اور گھر میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری گنا فرضی بات ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار آدمی کو تندہ است آدمیوں کے پاس نہ ملے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری گنا فرضی بات ہے۔ چنانچہ ایک ایرانی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ غور فرمائیے کہ آدمی ہر نسل کی طرح ریت میں لیٹے ہیں پھر ان میں ایک غرضی آدمی آؤٹ آتا ہے تو سب کو غرضی ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بچے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری گنا فرضی بات ہے اور مشکوی کوئی چیز نہیں لیکن خال بچے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ خال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ۔

حضور کو نہ روایا گیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُورِدَنَّ مَرْضَى عَلَى مَضِجِهِ وَلَا تَكْشُرْ أَبْوَهُ يَدِهِ حَدِيثُ الدَّقَلِ فَلَمَّا أَلُوْهُ حَدَّثْتُ أَنَّهُ لَأَعْدَاؤِي فَدَرَطَنَ بِلُحْيَتِهِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتَ نَبِيَّ حَدِيثًا غَيْرَهُ -

باصحابی لا عدوی

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَخَزْرَاءُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدَاؤِي وَلَا طَلَبِي إِذَا مَا انْتَشَرْتُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَدَى وَالْمَنَاءِ وَالْكَارِ -

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاؤِي. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِمَّنْكَ أَبَاهُ يَزِيدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكَأُورِدُ وَالْمَنَاءِ عَلَى الْمَضِجِ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيَّانُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ الدَّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاؤِي: فَقَامَ اعْدَاؤِي فَقَالَ: أَرَأَيْتَا لَا يَلْ تَكُونُ فِي الرِّوَالِ أَمْثَالُ الطُّبَايِ فَيَأْتِيهَا الْبُعَايِرُ أَلَا جَرِيْبٌ فَتَجْرِبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَاؤِي الْأَوَّلُ -

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ قَالَ رَوَيْتُ فَتَادَهُ عَنْ آسِ بْنِ قَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لَا عَدَاؤِي وَلَا طَلَبِي إِذَا مَا انْتَشَرْتُ فِي ثَلَاثٍ فِي الرِّوَالِ أَمْثَالُ الطُّبَايِ فَيَأْتِيهَا الْبُعَايِرُ أَلَا جَرِيْبٌ فَتَجْرِبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَاؤِي الْأَوَّلُ -

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عَمْرُو عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ
حَبْرَةُ أُهْدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاةٌ فِيهَا سَمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ آلِي هُرَيْرٍ فَجِئْتُهُمْ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ
عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا
الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَبْرَأَكُمْ قَالُوا أَنْبَرْنَا فَلَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْرَأَكُمْ أَنْبَرْنَا

فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، فَقَالَ هَذَا أَنْتُمْ صَادِقِي
عَنْ شَيْءٍ بِرَأْنٍ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
وَرَأْنُ كَذِبًا نَاكَ عَرَفْتُ كَذِبًا كَمَا عَرَفْتُكَ فِي آيَاتِكَ
قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ
النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ نَخْلُطُونَ فِيهَا
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَرُوا
فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُصُوا فِيهَا أَبَدًا - ثُمَّ قَالَ لَهُمْ
فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ بِرَأْنٍ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ
قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ النَّشَاءِ شَيْئًا
فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا
أَنَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرْفِعُ وَنَدْفُكَ وَإِنْ كُنْتَ
نَبِيًّا لَوْ يَصْنَعُكَ

بِأَدَبٍ شَرِيبِ السَّيِّمِ وَالذَّوَابِيهِ وَبِهِمَا
يُخَالَفُ يَنْهَى

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ سَمِعْتُ ذَكَوَانَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عنه، حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خبیر
فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا رخصنا
جو اس وقت پیش کیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہاں یہودی ہیں انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ
انہیں آپ کے حضور جمع کر دیا گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا
ہوں۔ کیا تم مجھے پرکھ کر بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اسے ابو القاسم کہاں
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا
جدا علی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ تھا اس سے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جس وقت سے کام لیا

جدا علی تو فلاں ہے وہ کہنے لگے کہ آپ نے پر فرمایا اور دست گوئی سے کام لیا
ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے پرکھ کر بتا دو گے؟ انہوں
نے جواب دیا بلکہ ابو القاسم کہاں اور اگر تم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اسی طرح
پرکھ جائیگا جیسے ہمارے دوست احنی کے بھائی آپ جان گئے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ وہ کون ہے؟ انہوں نے
کہا کہ حضور سے دن ہم دین کے اور پھر ہماری جگہ (مستقل) آپ حضرت
لوہن مسلمان (پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس
میں ذلیل ہونے والے ہم خدا کی قسم تمہاری جگہ کچھ جنم میں نہیں جائیں گے
پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا پرکھ کر بتا دو گے؟
انہوں نے کہا، ہاں فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر دیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں
فرمایا کہ تمہیں ایسا کچھ کس چیز نے آمادہ کیا؟ پس انہوں نے کہا۔ ہم نے وہ لڑکے
کہا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ سچے
نہیں ہیں اور اسے اپنے خوف کا علاج بنانا

نہیں ہیں اور اسے اپنے خوف کا علاج بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے آپ
کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ۔

اُس میں گرتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھاکر اپنے آپ کو ختم کرے تو وہ زہر دوزخ کے اندر اُس کے ہاتھ میں ہر گاہ جسے دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں دھرتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت
ساتھ کھجوریں کھائے تو اس کی روزانہ بیماریاں دور
نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

گدھی کا دودھ

حضرت ابو ثعلبہؓ بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاتحوں کے ساتھ لشکر کرنے والے ہر جانور (وزندہ) کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مژمر کی کافور ہے کہ میں نے یہ بات عن ابو ہریرہؓ کہ میں شام گیا۔ نیٹ نے امام کو کہنے پر فرمایا کہ یوحس نے ابن شہاب کے حوالے سے کہا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم کسی کے دودھ میں دھوا کریں اور پی لیں یا دودھ کے پتے کھائیں یا اونٹ کا پیشاب پی لیں؟ فرمایا کہ مسلمان براہِ راست انہیں استعمال کرتے رہے ہیں اور اس (اونٹ کے پیشاب) میں کوئی مضر شمار نہیں کرتے تھے۔ ربیع کسی کے دودھ کی بات تو یہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لو گدا لو گدا ہے کہ آپ نے جیسے گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھے کے دودھ کے استعمال حکم یا نہی کا کوئی ارشاد میں نہیں ہے۔ ربیع نے انہیں کی بات تو میں ابن شہاب نے انہیں ابو ہریرہؓ سے سنی ہے، انہیں ابو ثعلبہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

اگر تین میں مکی گھر جائے

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ تَهَرَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ
بِتَرَدُّي فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَعَثَّى
سَبًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَسَمُهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
بِعَدَائِكَ وَفَحْشَايِكَ فِي يَدِهِ يُجَاهَرُهَا فِي بَطْنِهِ
فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

٤٧٠ حكاهما محمد بن أحمد بن أحمد بن محمد بن
أبو بكر بن أحمد بن هاشم بن هاشم قال أخبرني عامر
ابن سعد قال سمعت أبي يقول سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول إني أخطئ من أخطئ
عجوة ثم يقتره ذلك اليوم من ولا سحره

مَادِحُ الْمَكَانِ الْاَتَيْنِ

٢٢٠ حَدَّثَنَا ثَرْوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ
أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا لَمَسَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
الْبُحَيْرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَوْ أَمْعَهُ مَعِيَ أَتَيْتُ الشَّامَ
فَدَادَ اللَّيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
وَمَا لَنَّهُ هَلْ تَوَضَّأَ أَوْ شَرِبَ أَلْبَانَ الْأَنْثَى أَوْ
مَرَارَةَ السَّبْعِ أَوْ أَبْوَالَ الْإِبِلِ قَالَ تَدَاكَ الْأَنْثَى
بَيْنَ أَمْرَيْنِ بَرَاءَ فَلَا يَدْرِي بِذَلِكَ مَا سَأَلَ فَاثْبَاتُ الْبَابِ
الْأَنْثَى فَقَدْ بَلَغَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَنَحْوِهَا بَلَغَتْ عَنْ الْبَاهِغَةِ أَمْرٌ وَكَأَنَّ
نَهْيَ وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبْعِ قَالَ أَبُو شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي
أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشَمِيَّ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ
كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا وَقَعَتِ الذُّبَابُ فِي الرِّئَاسَةِ

۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي نَجْمٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَنِينٍ عَنْ أَبِي نَجْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُمَ الدُّبَابُ فِي زَاوَا أَعْدَائِكُمْ فَلْيَقْبِضُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ لِيُطْرَحُوا فَإِنَّ فِي أَخْلَاقِنَا حِكْمًا يُشْفِقُهُ فِي الْأَخْيَرِ أَوْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن کے اندر مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اسے ہمدی طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اس کے پس منشا میں شیخا اور دوسرے ہیں یہ مادی ہوتا ہے۔

لباس کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو پورا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے

ارشاد فرماتا ہے: تم فرماؤ کہ جس نے حرام کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (سورۃ الاعراف، آیت ۳۲) نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاد، پیوا اور پیٹو اور خیرات کرو بغیر فضول خرچی اور بکتر کے۔ ابھی جس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ، پیو اور پیٹو لیکن وہ غلطیاں نہ کرنا یعنی فضول خرچی اور بکتر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بکتر کے باعث کپڑا گھسٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

جو بکتر کے بغیر ازار لٹکائے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بکتر کے باعث کپڑا گھسٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مسیری چادر کا ایک سراغ نہ ارادی طور پر لٹک جاتا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ ہر وقت اور ہر منہج و ریزوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو بکتر کے باعث ایسا کرتے ہیں۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ کو کرہی

کتاب البیاس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ حَقَّ الْقَوْلِ مَا شِئْتُ وَالْبَسُ مَا شِئْتُ مَا أَخْطَأْتُكَ إِنِّي أَخْشَى اللَّهَ سِرًّا وَعَظِيمًا ۖ

۲۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَيُزَيْدُ بْنُ عَيْنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَزَّ قَوْبُهُ خِيَلًا ۖ

بَابُ ۳۰ مَنْ جَزَّ زَاوَاهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ ۖ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَزَّ قَوْبُهُ خِيَلًا تَوَنَّظَرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا شَقِيَ زَاوَاهُ يَسْتَرْحِي إِلَّا أَنْ أَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ وَمَنْ يَصْنَعُهُ خِيَلًا ۖ

۳۱- حَدَّثَنَا حُجْرٌ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

يُؤْتِيكَ اللَّهُ مِنْ لَدُنْهِ مَخْرُجًا وَمَخْرُجًا آخَرَ
ثُمَّ تَبَيَّنَ لَكَ أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ ذُو فَضْلٍ
فَقَامَ يُخَوِّدُكَ مُتَعَجِّلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَكَانَ
النَّاسُ فُضِّلُوا رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمَا فَعَلَّ عَلَيْهِمَا
وَقَالَ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ يَتَنَازَلَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
فَلَا تَرَايَهُمَا فَتُكَلِّمُهُمَا وَيُكَلِّمُهُمَا اللَّهُ

بِالْغَيْبِ فِي السَّحَابِ

۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ ابْنِ زُرَّادَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ بَنِي أَبِي حَبِيبَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ
بَعْدَ مَا فَزَعَهَا كَمَا أَكَلَمَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مَشْبُورَةٍ

فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَتَمَةِ وَرَأَيْتَ النَّاسَ وَالْأَنْبِيَاءَ
يُجْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَتَمَةِ

بِأَدْنَى مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ

فِي النَّارِ

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمَيْطِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْأَذْيَانِ فِي النَّارِ

بِأَدْنَى مَنْ جَزَأَتْهُ مِنَ الْحَبْلِ كَرِي

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَينَةَ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَبِي الدُّنَاوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَزَأَتْهُ بِطَلَرٍ

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ لَيْسَ بِنَفْسِهِ مُوَحَّدًا جَمْعًا

اور ہمیں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ جلالت
سے پوچھا گئے ہوئے کھٹے بہانے کہ مسجد میں بیٹھ گئے اور لوگ
بھی جمع ہو گئے تو آپ سے رُکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ روضی ہو گیا
تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سو رہو اور جاننا اللہ تعالیٰ کی
نشانیوں سے۔ یہ دو نشانیاں ہیں، جب تم نہیں کہیں گے سو رہو دیکھو تو نماز
پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ وہ اپنا نظر اُٹارے لگے

کپڑوں کو نہیں مٹاتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے
حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کیلئے
الاحسان پڑھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ٹہلے پھرتے اندھا سے بیٹھے ہوئے تشریف لے آئے
اور آپ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رُکعت نماز پڑھائی اور
میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزر رہے
ہیں مگر نیزہ کے بہرے کی طرف سے۔

شخصوں سے نیچے جو کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ انار کا جتنا حصہ شخصوں سے نیچے ہو
وہ جہنم میں ہے۔

جواز راہ کبیر پڑا گھیسے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اُس شخص کی طرف قیامت کے روز نظر بھی نہیں فرمائے گا جو راہ
مخبر اُتار کر کھینٹ کر چلا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ
نے نبی ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کوئی آدمی حلیہ میں
کر اور خوش ہو کر جا رہا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھی کر رہا تھا کہ اللہ
تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت تک زمین

۴۳۶۔ اِذْ خَسَفَ اللَّهُ يَهُ كَمَا وَتَجْعَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 حَكَمًا لَّنَا سَعِيدًا بَنِي عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي
 اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ
 أَبِي عَرَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيَّحَا
 رَجُلٌ يَجْزُرُ أَرَاةً خَصَفَ يَهُ كَمَا وَتَجْعَلُ فِي الْأَرْضِ مِنَ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ يُوْسُفُ بْنُ الدَّهْرِيِّ وَنَحْوُ
 يَزْقَعُهُ شَيْئًا عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ -

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَقْتُ
 ابْنِ حَرِيْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَرِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 كُنْتُ مَعَ سَلَامٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَلَى بَابَ قَارِو
 فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
 وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
 شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ جَارِبَ ابْنَ
 دِقَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ بَانِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْطَعُ فِيهِ
 فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي لَعَنَ اللَّهُ
 سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَزَرَ
 نَوْبَهُ يَحْشِلُهُ لَوْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَقُلْتُ لِمَ جَارِبٍ أَذْكَرُ أَرَاةً قَالَ: مَا خَصَلَ رَأْسُ
 وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سَعْدٍ وَزَيْدُ ابْنِ
 اسْمُ وَزَيْدُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ
 ابْنِ عُمَرَ مَرْسُكُهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ
 بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَدْ أَمَرَ بَنُ مُوسَى عَنْ سَلَامٍ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَزَرَ نَوْبَهُ
 بِأَدْوَمِ الْأَرَاةِ هَكَذَا وَكَذَلِكَ
 عَنِ الدَّهْرِيِّ وَابْنِ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَخَمْرَةَ ابْنِ

میں دھنسا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 فرمایا کہ کوئی آدمی زمین میں اپنی ازار کو گھسیٹتا
 ہو جا رہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں
 دھنسا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے نہری سے
 روایت کی ہے یونس حبیب نے حضرت ابو ہریرہ سے
 مرفوعاً روایت نہیں کی۔

جبریل بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ
 بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا تو
 انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں جابر بن زناد (قاصی کوفہ) سے ملا جبکہ وہ
 گھوڑے پر سوار ہو کر عدالت کی طرف جا رہے تھے، تو میں نے ان
 سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ازار
 ٹکڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف
 نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے جابر سے پوچھا کہ کیا انہوں نے ازار
 کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ ازار یا قمیص کی گھسیٹ نہیں کی۔ جبکہ بن حکیم
 زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔
 لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔
 موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قتادہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر
 نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ
 جو ازار گھسیٹ کر چلے گا۔

حاشیہ والی ازار

۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
الْجَوْثَبِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ
الْثِيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاوِيكَ وَلَا الْبُرْسَ
وَلَا الْخَفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ الشَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا
هُوَ أَقْفَلُ مِنَ الْكَبَائِنِ.

۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِيعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَهُ
كَأَجِيرٍ وَوَضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ
وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَبْعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
لَمَّا تَوَضَّعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي
قَمِيصَكَ الْكَفَنَ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَكَ
فَإِذَا خَدَعْتَ فَادْنَا، فَلَمَّا
فَرَعَ أَذَنَهُ فَجَاءَ لِيَصْلِيَ عَلَيْهِ فَجَدَّابَهُ عُمَرُ
فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَصْلِيَ عَلَى لَمَّا تَقِيصُ
فَقَالَ: اسْتَغْفِرُكُمْ أَوْلَا اسْتَغْفِرُكُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُوا
لَمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، فَتَرَلْتُ
وَلَا أَصِلُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَوَاتٍ أَبَدًا - فَتَرَلْتُ
الْمَسَلَةَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ جَبِيبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ
الصَّدَاقِ عَمْرٍو.

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ
ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے
پہنے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔
ہاں جوئے پتھر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں
سے نیچے ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت پہنے جبکہ عبد اللہ
بن ابی کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے باہر
لگا لگیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔
پھر انچھ آپ نے اپنا لعاب وہاں اس پر ڈالا اور اُسے اپنی
قمیص پہنا دی۔ اُسے اللہ تعالیٰ بڑے جانا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا کہ جب عبد اللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اُس کا ہاتھ جنازہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول
اللہ! اپنی قمیص مرحمت فرمائی جائے تاکہ اُس کا آبا جانا کو کفن دیا جائے
اور اُن کی ناز جنازہ پڑھائی جائے اور اُن کی مغفرت کے لئے دعا کرنا۔
پس آپ نے انہیں قمیص مرحمت فرمادی اور فرمایا کہ جب تم رگھن وغیرہ
سے فارغ ہو جاؤ تو ہمیں بتا دینا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے
آپ کو بتا دیا لہذا آپ اُس کی ناز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے چلے
حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: کیا آپ کو منافقین کی
ناز جنازہ پڑھانا ہے منع نہیں فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہوا: تم ان کی صفات
چاہو یا نہ چاہو اگر تم شرار ان کی صفات چاہو گے تو اللہ عز و جل انہیں نہیں بخشے گا
سورۃ التوبہ آیت ۱۰: پس پرہیز گارانہ ہوئی۔ اور ان میں سے کسی کی میت

قمیص وغیرہ کا سینے کے پاس گریبان ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکلی اور غیرت کرتے والے کی مثال

الْحَسَنُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالْمُتَصَدِّقُ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ أَضْطَرَّتْ إِلَيْهِمَا رِيَالِي شَدَّ يَتِيمًا وَتَرَقِيمًا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كَمَثَلِ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ أَنْبَسَتْ عَنْهُ حَتَّى تَقْشَى أَنْفَاؤَهُ وَتُغْفَرَ أَكْثَرُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كَمَثَلِ هَرَمٍ بِصَدَقَةٍ فَاصْتَفَ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَمْرِهِ هَكَذَا فِي جَبَّتِهِ فَلَقَدْ رَأَيْنَاهُ يُوسِعُهَا وَلَا تَتَوَسَّمُ تَابِعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَابْنُ الزَّيَادِ عَنِ الْأَعْمَاجِ فِي الْجَبَّتَيْنِ، وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَبَّتَانِ، وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْمَاجِ جَبَّتَانِ.

باب ۲۶۳ مَنْ لَيْسَ جَبَّتُهُ حَقِيقَةً الْكَمَّانَيْنِ فِي الشَّكْرِ

۲۵۷ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ خَلِيسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدَّةٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّخْخِي قَالَ حَدَّثَنَا مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ لَا طَلْقَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجِجِهِ شَرُّ أَقْبَلُ فَتَلْقِيَهُ بِدَارٍ فَتَوَضَّأَ عَلَيْهِ وَجَّهَهُ شَامِيَةً فَكَبَّرَ مَضْمُونًا وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَاهَبَ يُخَذِّجُ يَدَيْهِ مِنْ كَمِيهِ فَكَانَ فَاتِيْقَيْنِ فَأَخَذَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجَبَّتِ فَقَسَمَ وَأَمْسَكَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خَفِيَّتِهِ.

باب ۲۶۴ جَبَّتَةُ الصُّوفِ فِي الْغُرُوبِ

۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو لُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُرَّكِيَّةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ بْنِ الْأَخْبَرِ عَنْ أَبِيهِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الآن دو آدموں جیسی بیان فرمائی جن کے اوپر توبہ کی ضرورت نہیں تھی ان کے دونوں ہاتھ پچھنے کے ساتھ لگے تھے کہ میں نے تم پر توبہ کی ہے جب خبر پڑی کہ ان کا ارادہ کرتا ہے تو زہرا انہی کو بھیج کر کہیں کہ میں ان کی انگلیوں پر چل جاتی ہوں اور انہیں ڈھانپ لیتی ہوں اور میں جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کی زہرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سنت ہو جاتا ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کٹا رہا ہے یا پست تو کر نہیں پاتا۔ ابن طاووس، طائوس، ابو الزناد نے اس روایت سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔ حنفیہ، طاووس نے حضرت ابو ہریرہ کو کہتے ہیں کہ تم نے فرماتے ہوئے سنا۔ جعفر نے اس کے حوالے سے جنتان کہا ہے۔

جو سفر میں تنگ آئینوں والا جنت پہننے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قندلے وحت کے لئے شہ پھیلے گئے۔ جب آپ دوسری طرف لائے تو میں ہائی لے کر مارا ہوا گیا۔ طاہرہ آپ لے رہی تھی اور آپ نے شاہی جبت پہننا شروع کیا۔ پس آپ نے کئی کی تاک میں پانی ڈالا اور رک چہرہ دھو کر آپ ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے کے بعد تنگ نہیں چنچا کہ آپ نے دونوں ہاتھ جبت کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھوا۔ پھر سارا دروزوں پر مس کیا۔

جہاد میں اونی جنت پہننے

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کس سفر میں ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا میں آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس پانی ہے میں نے اجازت

میں جھلپ دیا تو آپ سواری سے اترے اور چل دیے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھانسی سے پانی ڈال کر دھو کر دھانے لگا چنانچہ آپ نے اپنا ہجو اور دونوں ہاتھ دھو کر اس وقت صرف کا بچہ پہن رکھا تھا جس سے آپ کلاموں کو باہر نہ نکال سکے یہاں تک کہ آپ نے غنیمت کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلاموں کو دھویا اللہ ہر سر کا سر فرمایا۔ چنانچہ مندر سے اترنے کے بعد میں نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں سب بچے دے کر نکال دے میں نے انہیں پہنا تو پاک بنے لہذا ان دونوں پر مس فرمایا۔

قبلا اور رسمی قروج پہننا

وہ جس قبلے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا باپ تھے جبریل ہے۔

ابن ابی حنیفہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند قبائلیں قسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ حصہ نہیں فرمایا پھر حضرت مخرمہ نے کہا: اے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے پہلو گیا تو فرمایا کہ کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے جاؤ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو ان کے نام سے بلا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک تباغی چنانچہ فرمایا کہ یہ قبائیں نے تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راری! کیا میں نے کہا ہوں نے اچھی طرف دیکھا تو حضور فرمایا: مخرمہ رضی اللہ عنہما

ابو البراء نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی قروج پیش کی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا۔ پھر ناز ریشمی جب آپ واپس لوٹے تو اسے منی کے ساتھ اٹار چھینا۔ جس سے ناپسندیدہ ہونے کا اظہار ہوتا تھا اور فرمایا کہ یہ ہر سیرگاہوں کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح عبید اللہ ابن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی قروج کہا ہے۔

لوپیاں

مستد و معترف، ان کے والد ماجد نے حضرت انس کو ریشمی ٹوٹی زرد ٹوپی پہنے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَحْمَدُكَ مَاؤُ قُلْتُ نَعَمْ
فَنَزَلَ عَنِ الرَّاحِلَةِ فَخَشَى حَتَّى تَوَارَى عَوْنِي فِي
سَعَادِ الْمَكِيلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَأَدْرَعْتُ عَلَيْهِ الْإِدَادَةَ
فَفَسَلَ وَجْهَهُ وَبَكَى ثُمَّ مَلَأَ بَعْضُ حُجَّةٍ قَبْلَ حُجَّتِهِ
فَأَمَرَ يَسْلُطُ أَنْ يُخْرِجَ ذِمَّتَهُ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهَا مِنْ أَسْفَلِ الْجَبْتِ فَفَسَلَ ذِمَّتَهُ عَنْهُ
ثُمَّ مَسَكَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِكُنْزِ حَقِينِهِ فَقَالَ
دَعْنِي فَإِنِّي أَذْخُلُهَا حَاضِرًا تَكُونُ فَسَمِعْتُهُ عَلَيْهِ هَيَّا.

باب ۶۵۵ النِّبَاةُ وَفَرْجُ حَرِيرٍ وَهُوَ
النِّبَاةُ وَيُقَالُ كَوَالِدِي لَهُ شَيْءٌ مِنْ خَلْفِهِ
۴۷۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْكَثَبِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَنَّى عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ عَنْ
قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْجِيَةً
وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ
يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ خَاذِعُهُ نِي، قَالَ قَدْ عَوَيْتُكَ لَهُ
فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مِنْهَا فَقَالَ: خَبَأْتُ هَذَا
لَكَ، قَالَ فَتَطَرَّأْتُهُ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

۴۷۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَثَبِيُّ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْلَايَ لِي رَسُولُوا إِلَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَجَ حَرِيرٌ فِكِسَتْ ثُمَّ صَلَّيْتُ
فِيكُمْ الْخُرُوفَ فَلَزَعَهُ نَزْعًا سَدِيدًا كَمَا كَلَّارُهُ لَهُ
ثُمَّ قَالَ: لَا يَصْنَعِي هَذَا الْيَمْنَقِيْنِ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يُوْسُفَ عَنْ الْكَثَبِيِّ وَقَالَ عَلَيْهِ قَدْ دَرَجَ حَرِيرٌ
باب ۶۵۶ الْكَبْرَاءُ نِسٍ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّسْرِ
بُرْنَسًا أَصْفَرَ مِنْ حَرِيرٍ

۴۷۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْقِيَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُبُصَ وَلَا الْعَمَاءَ وَلَا الشَّرَاوِيلَ وَلَا الْكُمَانِيَّةَ وَلَا الْخِصَابَ وَلَا الْبُرْجَانِيَّةَ وَلَا الْكَبْدِيَّةَ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْقِيَابِ شَيْئًا مَتَّعَ عَقْلًا وَلَا أَوْزِينَ.

باب النسيان

۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَفَرَ بِحَدِّ زَارِئٍ أَوْ فُلَيْبَسَ شَرَاوِيلَ وَمَنْ كَفَرَ بِحَدِّ نَعْلَيْنِ فَلَيْبَسَ خُفَيْنِ.

۵۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُبُصَ وَالشَّرَاوِيلَ وَالْعَمَاءَ وَلَا الْكُمَانِيَّةَ وَلَا الْخِصَابَ وَلَا الْبُرْجَانِيَّةَ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْقِيَابِ شَيْئًا مَتَّعَ عَقْلًا وَلَا أَوْزِينَ.

باب العمامة

۵۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقُبُصَ وَلَا الْعَمَاءَ وَلَا الشَّرَاوِيلَ وَلَا الْكُمَانِيَّةَ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْقِيَابِ شَيْئًا مَتَّعَ عَقْلًا وَلَا أَوْزِينَ وَلَا الْبُرْجَانِيَّةَ وَلَا الْكَبْدِيَّةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُمَانِيَّةِ.

کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کون سے چیزیں پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبض، ثعلی، شلواریں، کُماریاں اور موندے نہ پہنیں، ہاں جسے جوڑے ہوئے وہ موندے پہنے لے سکیں وہ ٹخنوں سے نیچے ہونے والے کپڑے بالکل نہ پہنیں۔ حضرت ابن عباس سے رنگا گب ہر۔

شلواریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو انداز (پہن) چھوڑ دے وہ شلوار پہنے اور جس کو چھوڑ دے موندے پہنے وہ موندے پہنے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو آپ ہمیں کیا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قبض، شلوار، ثعلی اور موندے نہ پہنا کرو مگر جس آدمی کے پاس جوڑے نہ ہوں وہ موندے پہنے لے۔ لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ اور جو کپڑا زعفران یا دوسرے رنگا ہو جو اس سے نہ پہنا کر۔

عمامے (کپڑیاں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احرام، الاقبص، عمامہ، شلوار، ثعلی استعمال نہ کرے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا دوسرے رنگا ہو اور نہ موندے پہنے مگر جس کو چھوڑ دے موندے پہنے لے۔ لیکن ایسا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

بِأَدْنَىٰ الْفَقْعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عَصَا جَبَلٍ
 وَاسْمُهُ، وَقَالَ أَنَسٌ عَصَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بَدْرًا ۖ
 ۷۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى ابْنِ مَرْثُومَةَ أَخْبَرَنَا
 هِشَامُ عَنْ قَعْقَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَدَنِي الْحَبَشَةُ مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ وَتَجَرَّعُوا بَوَاقِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رَسُولِكَ قَاتِلِي أَرْجُوا أَنْ
 يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَرْجُوهُ يَا أُمَّ الْقَلْبِ قَالَ
 نَعَمْ فَحَسَّنَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَصْحَبِيهِ وَعَلَّمَ رَاحِلَتَيْنِ كَأَنَّ عِنْدَهُمَا
 وَدَقِي السُّمُرَ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ- قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ سَأَلْتُهُ
 قَبْلَنَا عَنْ يَوْمٍ جَلُوسٍ فِي بَيْتِنَا فِي مَحْرٍ الظُّهْرِ
 فَقَالَ قَاتِلِ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَدِّمًا فِي سَاعَةِ تَوَكُّبٍ يَا بَيْتَنَا
 فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَتَى يَا قَاتِلِ وَاللَّهِ إِنْ جَاءَ
 بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِيَأْمُرَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ
 جِئْتُ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ إِنَّمَا
 نَحْمُ أَهْلَكَ يَا أُمَّ الْقَلْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ قَاتِلِ قَدْ أُذِنَ
 لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَاصْطَلِحْنِي يَا أُمَّ الْقَلْبِ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ نَعَمْ، قَالَ خُذْ يَا أُمَّ الْقَلْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ (خُذِي
 لِي جِلَّتِي هَاتَيْنِ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِاللَّحْمِ قَالَتْ فَجَعَلْنَا هَاتِيكُمَا أَحَقَّ الْجَهَنَّمَ أَوْ صُنْعًا
 لَكُمَا سَطْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَّعَتْ أَسْمَاؤُهَا ابْنُ بَكْرٍ
 قَطَّعَتْ مِنْ لِبَاسِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِلَّذِي كَانَتْ
 تَسْمَى ذَاتُ النَّحَايِ ثُمَّ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَ فِي جَبَلٍ يَقَالُ لَهُ تَوَكُّبُكَ فِيهِ ثَلَاثُ

پکڑے سے سر اور منہ کو دھانپ لینا
 ابی عباس کا قول ہے کہ حضور اسس حالت میں
 پیر شریف لائے کہ سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت
 انس نے کہا کہ حضور نے سر پر چادر کا کنارہ باندھا۔
 عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 فرمایا کہ جب مسلمانوں نے ہجرت کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی
 ہجرت کی تیاری کرنے لگے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 ان سے فرمایا کہ تم ظہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت
 مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے والد ماجد آپ پر
 قربان کیا آپ کو ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر
 نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمری کے
 لئے روک رکھا اور آپ کے پاس خود سولیاں تھیں انہیں چار مہینے
 تک سر کے پٹے کھلاتے رہے عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے
 فرمایا کہ ایک روز وہ دوسرے کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کس
 کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرے کو چھپائے ہوئے رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، حالانکہ ایسے وقت ہمارے
 پاس تقریب نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قربان
 اور میرے ماں باپ اس وقت حضور کس خاص بات ہی کی وجہ سے توکل
 لائے ہوئے تھے پس حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے
 دی گئی، چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر
 سے فرمایا کہ پاس سے دوسری کو بیچ دو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
 اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے
 ہیں۔ فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض
 کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ! کیا میں ساتھ
 رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں
 باپ آپ پر قربان، میری ان دو ساریوں میں سے ایک آپ سے
 لیجئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنا حضرت
 عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں جہنم کے لئے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں
 اور ہم نے دونوں کے لئے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے

۱۷۸

لَيْلِ الْيَسِيَّتِ عِنْدَهَا عَمِلَ اللَّهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ
شَابٌّ لَوْنُ ثَوْبَيْهِ قَدَحٌ مِنْ عِنْدِهَا سَعْدٌ أَقْصَبُ
مَعَ قَدْرِي عَمَلٌ كَبِيرٌ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يَكَادِرُ بِهِ
إِلَّا دَعَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حِينَ يَحْتَطِ
الْظُلَامُ وَيَسْأَلُ عَنْهَا عَامِرٌ مِنْ ذَهَبَةٍ مَوْلَى أَبِي
بَكْرٍ مِنْهَا مِائَةُ عِلْمٍ فَيُرِيهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ
سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَيَسْتَأْنِفُ فِي رِسْلِهَا حَتَّى يَبْعَثَ
بِهَا عَامِرٌ مِنْ ذَهَبَةٍ يَحْسِبُ يَفْعَلُ ذَلِكَ كَمَا
يُنْكَرُ مِنْ ذَلِكَ اللَّيْلِ الْخَالِثِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٤٥٢. حَتَّمْنَا أَيْمَانَكَ بِرَبِّكَ وَحَدَّثْنَا مَا لَكَ عِنْدَ
الرَّحْمَنِ مِنْ آمِنٍ وَنَهَى اللَّهَ عَنْكَ أَنْ تَقُولَ مَعِيَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامُ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيُغْفَرُ
بِأَمْرِ الْبُرُودِ وَالْحَبْرَةِ وَالشَّمْلَةِ
وَقَالَ خَبَّابُ الشَّامِيِّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِرِدَّةٍ لَهُ.

٥٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَالِبَةَ عَنْ أَبِي
بُرَيْدٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْدِي فِي غَلِيظَةِ الْحَاشِيَةِ
فَأَدْرَكَهُ إِعْدَاقِي فَجَبَدَهُ بِرِجَالِهِ جَبْدَةً شَدِيدَةً
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَتِهِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَاثَرْتُ بِهَا حَاشِيَةَ الْبُرْدِ مِنْ
وَشْدَانِي جَبَدْتُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا مُرَلِي مِنْ قَالِ
اللَّهُ الَّذِي عِنْدَكَ، فَأَلْفَعْتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَهْوِكْ ثُمَّ أَمَرَهُ بِعَطَائِهِ.

٥٤. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَالِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُذْرَةٍ قَالَتْ سَهْلٌ

کے چیلے میں بھر دیا۔ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ نے اپنے کمر
بند کا ایک حصہ کاٹ کر اسے پیش کیا منہ باندھ دیا۔ اور اس لئے
ان کا لقب زوات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت ابوبکرؓ ایک غار میں جا پہنچے جس کو غارِ ثور کہا جاتا ہے اور اس
میں آپ نے تین دنوں گزار دیں اور حضرت عبداللہؓ نے گواہی کے پاس
رہتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کے نزدیک اور زمین سے اجڑا رہے تھے یہ حال الصبح
مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جانے اور اس طرح صبح کو گمان کے
پاس ہونے گویا بات یہیں گزار دی ہے جب کوئی خاص بات پہنچے تو
اُسے یاد رکھتے اور بات کو انہیں ابھر تھامتے جبکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
خود کا استعمال

نہ مہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سعادت کی

جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیبِ نبی کے ساتھ ایک مندر میں داخل کیا
تو آپ نے غور میں دیکھا تھا۔

دھاری دارا اور حافیہ والی چادریں اور شعلہ

حضرت خلیفہ کا بیان ہے کہ ہم ایک مریض کی حکایت کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک ایک دھاری دریاں سے ٹپک نکالے ہوئے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک بھراؤں چادر تھی جس کا گہرا سائیدہ تھا۔ پس ایک اعرابی غلام اور اُس نے قُب کی چادر کو پکڑ کر بڑے زور سے کھینچا، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھے پر اُس کے زور سے چادر کھینچنے کے باعث رگڑ کا نشان دیکھا پھر اُس نے کہا:- اے محمد اللہ تعالیٰ کا بھائی! آپ کے پس بے میرے لئے اُس میں سے شکم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا، ہنسنے فرمایا اور پھر اُسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

ابن حارثہ کو ایسا ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ ایک عورت مجھ کو (چادر) لے کر حاضر پارک گاہ ہوئی جو حضرت
سہیل نے پرچہ لے کر تہہ پہنچے جو کہ مجھ کو دیا ہوا ہے، کہا، ہاں چادر جن

هَلْ تَدْرِي مَا الْبُزْدَةُ؟ قَالَ نَعُو، هِيَ الشُّمُكَةُ
مَنْسُورَةٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَجَّيْتُ
هَذِهِ بِيَدِي أَكْثَرُ كَرَّهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَّ بِهَا إِلَيْهَا فِي خَدِّهِ الْيَسَارِ
لَمْ يَمَلَأِ النَّارَ، فَجَعَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْسِيَّتُهَا، قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ
فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ
فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتُمَا آيَةً وَفَقَدَا
عَرَفْتُمَا أَنَّهُ لَا يَبْرُكُ سِوَاكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا سَأَلْتُمَا إِلَّا لَتَكُونَنَّ كَقَفَائِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ
سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَقَفْنَتِهِ.

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَاهُ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ
أَمْنِي رُؤْسُهُ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تَخِي مُرْجُوهُهُمْ
إِبْنَاءُ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ
يَذْكُرُ لِمَا قَالَ اللَّهُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي
أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُ أَجْعَلُهُ مِنْهُمْ
ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَنَكَ عَكَاشَةُ.

ن: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ امت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے چہرے
چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ قرآن جانیں اس محبوبانہ نگاہ پر جس کو جنت میں داخل ہونے والے اپنے امتی اس دنیا میں رہتے
ہوئے اتنی محنت پہلے ہی نظر آکر ہے تھے، ان کے چہروں کی حالت بھی نگاہ مصطفیٰ سے چہاں نہ تھی اور ان باتوں کا آپ نے اتنا عرصہ پہلے
اظہار فرمایا تھا تا کہ امتی خوش ہو جائیں اور انھیں اطمینان ہو جائے کہ ان کی بانی اور مالی قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر
چکی ہیں۔ انھوں نے اپنے پیلے کرنے والے کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے تو خدا نے بھی ان کی مہمان نوازی کا تمام
کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کے حالات و واقعات تو رسبہ ایک طرف دنیاوی حالات

کے حاشیہ خانے مجھے ہوں۔ وہ محبت عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ
یہ چاہا آپ کے استعلا کرنے کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے ٹھیک
ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لیا اور
آپ کو اس کی ضرورت میں تھی پھر آپ اسے انار کی جگہ باندھ کر
جہاں سے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک آدمی نے
اسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے ہنادیجئے۔ فرمایا،
اچھا پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور نہ ہوا۔
پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اس کے پاس بیٹھ دی۔
لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم پہ چادر لگا لی حالانکہ تمہیں
معلوم ہے کہ آپ منہ کو رو نہیں فرماتے اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے
یہ صرف اسلئے مانگی ہے کہ جس روز مردوں کو پھر لکھیں گے جو تشریف فرما تھے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت
میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہزار
ہوگی اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے
ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن یحییٰ اسدی اپنی
چادر کو سنبھالتے کہے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول
اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرما
لے۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اسے ان میں شمار فرما۔ پھر انصار
میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا کہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے لئے
دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شمار فرمائے پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ پر سبقت لے گئے

سے بھی بے خبر جانے، پس دیکھ کر پیروں اور کلاں کی باتوں سے ناواقف ٹھہرائے تو حقیقت اس نے اللہ کے رسول کو مانا ہی نہیں ہے۔
پس اگر کوئی عالم نے اپنے عقل و کرم سے جو آپ محبوب کو علیحدہ انظم بنایا اور انہیں ساری کائنات سے بڑھ کر علم اور اعتقاد پر محبت فرمایا۔
وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا مگر یاد وہ مقام مصطفیٰ کا منکر ہے۔ اپنے خدا کی ذات کا قائل اور نہ اپنے نبی کے مقام کو تسلیم کرنے والا۔
گویا ایک جانب کفر گرائی ہے اور دوسری جانب کفر گرائی کا انکار۔ یہ عجیب ہی قسم کی مسلمانی ایجاد ہوئی ہے کہ ایمان اٹھ کر دونوں کو
شیر و شیر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ یہ تو اجتماعِ عقیدین ہے جو ہر امرِ محال ہے۔ یعنی دن کے آبلے میں یہ عجیب آنکھ چوٹی
اور ستم طرز نفی ہے۔

فَرِيَابُ فِي ثِيَابٍ لَبَّ بِكُلِّ دَلٍّ مِنْ كِتَابِي

سلام اسلام مجھ کو کہ تسلیم زبانی ہے

یہ معنوں جو اس حدیث کے اندر بیان ہوا ہے بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳ اور
۱۲۶۴ کے اندر بھی موجود ہے۔ وائید قاتی العلم۔

تعارف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا پورا نیا وہ پسند تھا؟ فرمایا
کہ جزو چادر

تعارف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام چیزوں میں نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جزو چادر کا
استعمال کرنا زیادہ زیادہ پسند تھا (جزو ایک
خاص قسم کی چادر کا نام ہے)۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے وفات پائی تو آپ کے اوپر جزو چادر
ڈالی ہوئی تھی۔

حاشیہ دارچادیں اور کپل

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن
رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَبِيبَةُ

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَبِيبَةُ

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْنٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سَجَى
بِجُزْءٍ

بِأَسْمَى الْأَكْسِيَّةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا
الْأَشْجَثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

حالت گرگمی تو پر نور چہرے پر خیمہ ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ انور سے بٹا دیتے اور اس حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لغت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے بیوں کی خبروں کو مسجد میں بنایا یوں آپ لوگوں کو ان کی کثرت سے ڈراتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ (گھل) پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر اُن نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھرا تو فرمایا: اس خیمہ کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ تم سازپ کے دوران اس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابو جہم بن عبد اللہ بن عامر جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اس کے پاس سے سارے چادر بچے لاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ایک چادر اور ایک موشاپہ لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

کپڑے میں ملفوف ہو کر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علامہ اور شاہدہ کے طریقے پر غریب و فساد و فتنے سے منع فرمایا اور دروازوں سے کہ ناز غبر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غائب نہ ہو جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہنے سے بھی کہ اس کی فریاد اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا اٹل نہ ہو اور ملفوف ہو کر بیٹھ رہنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِفْقَ يَطْرَحُ خِيَمَةً لَهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا أَلْعَنَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهِيَ ذَالِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا كُبُورًا نَبِيًّا فِيهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيَمَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرْتُ إِلَى أَعْلَامِهَا فَنَظَرْتُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اخْبِرُوا بَعْضُ بَعْضٍ هَذَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا الرِّثْيَةُ أَتَقَا عَنْ صَلَاتِي وَأَتَوَفِّي بِأَيْمَانِيهَا فِي جَهَنَّمَ بَنِي جَهَنَّمَ بَنِي حَذَافَةَ بْنِ عَابِدٍ قَيْنَ بَنِي عَدِيٍّ بَنِي كَعْبٍ۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَارًّا رَأَى عَلِيًّا فَقَالَتْ قَبِضْ رُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ۔

باصطحاب شتم آل الصفاۃ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَبْرِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَنَابَذِ وَكَانَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى يَغُتِبَ وَأَنْ يَخْتَبِيَ بِالشَّوْبِ أَتَوَاحِدَ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ السَّمَاءِ فَإِنْ يَشْقَلِ الْقَتَبُ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَدَرَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَيْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى
عَنِ الْمَلَأَةِ وَالْمَنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَأَةِ مَنْ
الْتَجَلَ تَوْبَ الْخَيْرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا
يَقْلِبُهُ إِلَّا يَدَكَ، وَالْمَنَابَذَةُ: أَنْ يَبْذُلَ الرَّجُلُ
إِلَى الرَّجُلِ شَيْئًا وَيَبْذُلَ الْآخَرُ تَوْبَةً وَيَكُونَ
خَلْقٌ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ تَطَرُّفٍ وَلَا تَدَاوُلٍ. وَابْتِغَاءُ
رِشْقِ الْمَالِ الصَّامِ وَالْقَصَارِ: أَنْ يَجْعَلَ تَوْبَةً عَلَى
أَحَدٍ مَا يَتَّقِيهِ قَيْدًا وَاحِدًا شَقِيحًا لَيْسَ عَلَيْهِ تَوْبٌ
وَالْقَيْدُ: الْأَخْذُ: لِاجْتِنَابِ شَيْءٍ يَتَوْبُهُ. هُوَ جَائِسٌ
لَيْسَ عَلَى قَرْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ كَيْسَتَيْنِ الْأَخْبَتَيْنِ فِي تَوْبٍ وَاحِدَةٍ.
۴۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ كَيْسَتَيْنِ: أَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي التَّوْبِ
أَتَوَّابًا لَيْسَ عَلَى قَرْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْقِلَ
بِالتَّوْبِ أَوَّابًا لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَقِيحُهُ، وَعَنْ
الْمَلَأَةِ وَالْمَنَابَذَةِ.

۴۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ
أَخْبَرَنَا أَبُو جَدْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو شَرِيحٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ إِشْقِ الْمَالِ الصَّامِ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي
تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَرْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ كَيْسَتَيْنِ الْخَمِيصَةِ السُّودَاءِ.
۴۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ بْنِ فَكَّانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ
بْنِ الْحَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ

تو ملاسد اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملاسد تو یہ ہے کہ ایک
آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں چھوٹے لباس
کے سوا اُسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک
آدمی دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ پس جو اُن کی
خود بد فروخت ہے جس میں نہ دیکھنے کا دخل انداز رہا نہ ہی کد
سے دو منسوب لباس تو ایک اشتغال صماء ہے۔ صماء اس کو کہتے
ہیں کہ کوئی شخص اپنے ایک کد سے پر اس طرح کپڑا اڑالے کہ
دوسرا کد صاف کد سے اور دوسرے کد سے پر ڈالنے کے لئے
کوئی کپڑا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتیاب ہے کیا ایک کپڑے میں
دو طرح پلٹ کر بیٹھا جائے کہ اُس کی طرف سے کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک ہی کپڑے میں ملغوف ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے
منع فرمایا ہے ایک یہ کہ کوئی آدمی ایک ہی کپڑے میں اس طرح پلٹ
کر بیٹھے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو دوسرے کپڑے
کو اس طرح اپنے ایک حصے پر ڈالے کہ دوسرے حصے پر کپڑے
نہ ہو اور ملاسد و منابذہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

جیسے اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے کے ساتھ جسم کے صرف
ایک حصے کو ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے اور ایک کپڑے میں
اُس طرح پلٹ کر بیٹھنے سے کہ اُس کی شرمگاہ
پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

کالا کبیل

عرو بن سعید بن الحاص نے حضرت اُمّ خالد بنت خالد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے پیش ہوئے جن میں کالے رنگ
کا ایک چٹوٹا سا کبیل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کس کو اڑھاؤں۔ لوگ

فَقَالَ: مَنْ تَدْرُونَ تَكْسُوهُ هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ
أَتَشْفَوْنَ يَوْمَ عَالِيَا فَأَتَى بِهَا تَحْصِلُ فَأَخَذَ الْخَبِيثَةَ
بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ ابْنِي وَأَخْلِفِي وَكَانَ فِيهِمَا
عَلَوُ الْخَضِرِ وَأَصْفَرُ فَقَالَ: يَا أُمَّ هَالِيَا هَذَا اسْتَاةٌ
وَسَاةٌ يَا خَبِيثَتِي حَسَنٌ

۷۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْقُفَيْي قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدَى عَنِ ابْنِ عَزَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: كَتَا وَلَدَتُ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا
أَسَّ أَنْظِرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبُ بَنَ شَيْئًا حَتَّى
تَعُدَّ وَبِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكِمُ
فَعَدَّ وَبِهِ فَلَمَّا أَهْوَى خَاطِبُ وَبَيْتِهِ خَمِصَةً
حَدِيثِيَّةً وَهُوَ بَيْنَهُمُ الظُّهْرُ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ
فِي الْقُبْرِ

بَابُ ثِيَابِ الْخَضِرِ

۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَتْ امْرَأَتَهُ
فَتَنَزَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْقُرَشِيُّ فَتَلَتْ
عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَسَكَتَ لِبَيْتِهَا وَأَمَّا ثَمَرُهَا
خَضِرَةٌ يَحْلِيهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ
مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْبَسُ الْمُؤْمِنَاتُ يَحْلِيهَا اسْتَدَّ
خَضِرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ وَسَمِعَ أَنَهَا قَدِ انْتَبَهَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ
مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْ
مَا مَعَهُ لَيْسَ يَا غُلِي عَنِّي مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَتْ كَذَابَةً
مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَابَتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي
لَا تَقْصُرُهَا تَقْصُرُ الْاَدِيمَ وَلَكِنَّهَا تَابِثٌ ثَوْبٌ رِفَاعَةٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ كَانَ
ذَلِكَ نَمَ تَحِلِّي لَهُ أَدَلُّكُمْ تَصْكِحِي لَهُ حَتَّى مَيِّدُ رِقِّ

خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں
اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کھل اپنے دست مبارک سے اٹھا کر ان کے زیر
تن کر دیا اور فرمایا کہ بدلت و لا زحک پہنو یہاں تک کہ بڑا کر کے پہناؤ
دو۔ اس پر بہتر بازو نقوش بھی تھے تو فرمایا کہ اے اُمّ خالد: یہ
سننا و سننا جلیبی جلیبی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
(اُن کی والدہ ماجدہ) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں فرمایا
پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس! اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ اسے کوئی
پتیر نہ کھلائی جائے یہاں تک کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے جا کر تمہارے کراواں جائے۔ صبح جب میں
اُسے لے کر حاضر ہاں گیا تو آپ ایک بارنگ میں تھے اور آپ کے
اوپر خرمیہ کھل تھا اور اُس جانور کی پیٹھ پر نشی لگا رہے تھے جس پر
سوار ہو کر مکہ سے مکہ فرمایا تھا۔

بَابُ ثِيَابِ الْخَضِرِ

ابو بکر نے فرمایا کہ ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو
طلاق دے دی تو اُس کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن الزبیر قرشی نے نکاح کر
لیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس کے اوپر بزرگ و پشون تھا
اور اُس نے ان سے (اپنے خاوند کی) شکایت کی اور انہی جگہ کی بستی دکھائی
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو چونکہ وہ تین ایک
دوسری کی مدد کیا کرتی تھیں لہذا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کسی مسلمان
عورت پر ایسا ظلم تو نہیں کیا جس کی جگہ اس کے کپڑے سے بھی زیادہ
جنگ حضرت عبدالرحمن نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لیکر حاضر بارگاہ ہو گئے جو دوسری بیوی سے تھے
عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان کا کوئی ثوب نہیں ہے مگر اُس کے کمان سے میری
تسل نہیں ہوئی پھر اُس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ چھوڑ کر طرح بکھرا اور کہا
کہ میں کہیں جو کچھ ہے وہ ایسا ہے حضرت عبدالرحمن نے کہا: غلطی قسم
یا رسول اللہ! میں تو اس کی کھال بھی گڑو کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں
کھڑ ہے اور رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم ان (دو بیٹوں) کیلئے مائل نہیں ہو یا ان کے نکاح

مِنْ عَسَلَتِكَ قَالَ وَابْصُرْهَا إِنِّي قَدْ قَالَ:
بَنُوكَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: هَذَا الْكَلْبُ تَزْعُمِينَ
مَا تَزْعُمِينَ فَأَوَّلُهُمْ أَشْبَهَ بِهِ مِنَ الْغَدَابِ
بِالْغَدَابِ

باب الثَّيَّابِ الْبَيْضِ
٤٤٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ رَأَيْتُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَلَى رَأْسِهِ ثِيَابَ بَيْضَةٍ رَمَلَتْ
عَلَيْهَا شَيْئًا بَيْضَ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهَا قَبْلَ
وَلَا بَعْدَ +

٤٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَوَاضِي
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيكَةَ عَنْ تَيْحِي
بْنِ يَحْمَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيَّ حَدَّثَهُ
أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ أُمَّتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ كُوفٌ أَبْيَضٌ وَهُوَ
تَأْخُذُكُمْ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ
الْجَنَّةَ، ثَلَاثَ وَارْنِ وَارْنٍ سَرَى قَالَ وَارْنِ رَفِي
وَارْنِ سَرَى، ثَلَاثَ وَارْنِ رَفِي وَارْنِ سَرَى قَالَ وَارْنِ
رَفِي وَارْنِ سَرَى، ثَلَاثَ وَارْنِ رَفِي وَارْنِ سَرَى، قَالَ وَ
إِنْ لَمْ يَلَمْ يَلَمْ سَرَى عَلَى رَغِمِ أَلْفِ آفِي ذَرَّةٍ وَكَانَ
أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا أَهْلًا، وَارْنِ رَغِمِ أَلْفِ
آفِي ذَرَّةٍ قَالَ أَبُو بَعْبَةَ اللَّهُ هَذَا ابْنُ عَبْدِ الْمَوَاضِي أَوْ قَبِيلَهُ
إِذَا تَابَعَ وَنِدَامٌ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَفْوًا لَهُ .

بِأَمْرِكَ كَبِشَ الْحَرِيدَ وَأَفْتَرَا شَهْرًا
لِلزَّجَالِ وَقَدَرَا مَا يَجُوزُ مِنْهُ ۝

٤٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ أَلْفَهْرِيَّ يَقُولُ

[illegible]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب اور
دائیں طرف غزوہ اُحد کے روز در شخص دیکھے جنہوں
نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ دیکھے کہ
اور نہ اس کے بعد۔

ابوالاسود دہلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے پہن کر آرام فرماتے تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ جنت میں داخل ہوا جبکہ اسی وعدہ سے پر اسس کا انتقال ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے نہ نایا چھدی کی؟ فرمایا کہ خواہ اس نے نہ نایا چھدی کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے نہ نایا چھدی کی؟ ارشاد ہوا کہ خواہ اس نے نہ نایا چھدی کی؟ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوذر جب اس حدیث کو بیان کرتے کہ یہ بھی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات موت کے وقت ہر ایمان سے پہلے، جب بھی کوئی جانب احاد تا دم ہر وعدہ کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

ریشم پہننا اور پکھانا کتنا جائز ہے

قتادہ کاریاں ہے کہ میں نے ابو عثمانیہ انصاری کو فرما دیا ہے
 فنا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گرامی نامہ آنا

کِتَابُ عَمَّا وَنَحْنُ مَعَ عُمَرَاءِ بْنِ قَدْ قَدْ يَأْذِرُ بِيَحْجَانِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَيْنَ الْحَدِيثِ
لَا هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْكَتْمِ تَلْبَانِ الْوَلَاءِ
قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ بِنَدَى الْأَعْلَاءِ

۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عُمَانَ قَالَ أَكْتُبُ إِلَيْنَا عَمْرُو
وَنَحْنُ يَأْذِرُ بِيَحْجَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَى عَيْنَ تَلْبَانِ الْوَلَاءِ لَمْ يَكُنْ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيحَةٍ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوَسْطَى وَالسَّبَابَةَ

۴۴۵ - حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
الْمُسَيَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ فَكُتِبَ
إِلَيْنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عُمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكَوْا قَالَ لَا يَكُنْ الْحَدِيثُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَن يَكُنْ
فِي الْآخِرَةِ

۴۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُو جَدَّانَ أَبُو عُمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُمَانَ
بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى

۴۴۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْحَكِيمِ عَنْ أَبِي أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ
حَدِيثُهُ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَسْقَى فَأَقَاةَ دَهْقَانٍ بِمَاءٍ
فِي زَكَاةٍ مِنْ فِطْرَةِ فَصَاةٍ بِهِ وَقَالَ إِنْ كُنَّا أَمْرًا بِهِ
إِلَّا إِنْ هَبْتُمْ فَكُنْ بَيْنَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَهْلُ الْكَهْبُ وَالْفَضْلُ وَالْحَدِيثُ وَالْقِيَامُ بِهِ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَكَفَرُ فِي الْآخِرَةِ

۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَعْلَبٍ قَالَ مِيعَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ سَجَّهَ فَقُلْتُ أَعِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ سَجَّهَ يَدَا عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ يَكُنْ الْحَدِيثُ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَكُنْ فِي الْآخِرَةِ

جبکہ ہم عقبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اسنے کے
اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ بلادی کا
بیان ہے کہ میری معلومات کے مطابق اس سے اگلے موقوفہ و نگار تھے

مام کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے میرے لئے گولان نام کا کھاجیکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ماسوائے اسنے کے
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے فاصلے پر جیسے بتایا۔ میرے
نے اپنی درمیان اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

۴۴۵ - حدیث سب سے ابو عثمان مہدی نے فرمایا
ہم عقبہ بن فرقد کے پاس تھے تو میرے لئے
حضرت عمر نے خط لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے: دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جو اسے
آخرت میں نہیں پہننا چاہتا۔

سلیمان بن ابی حبان ہے کہ ابو عثمان نے ہم سے
مذکورہ حدیث بیان کی پھر ابو عثمان نے اپنی انگشت شہادت اور
درمیان انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان
چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پیچک دیا اور
فسدایا۔ میں اسے نہ پیچکتا لیکن میں نے اسے منہ کی تھا مگر یہ
باز نہ آیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
سوچا چاندی، ریشم اور دیباہ ان (کافروں) کے لئے دنیا میں
اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں

عبد العزیز بن معتب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا: عقبہ کا بیان ہے کہ میں ان (عبد العزیز) سے پوچھا کہ کیا
انہوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا روایت کی ہے۔ انہوں (عبد العزیز)
نے مذکور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چنانچہ حضرت نے فرمایا
جو دنیا میں ریشم پہنے گا تو آخرت میں ہرگز نہیں پہنے سکے گا۔

کی خدمت میں درپیش کیا تو کھد کے طود پر پیش کیا گیا۔
ہم اُسے چھوئے اور تعجب کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔
فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

بَلَّغْنِي صَلَاتِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَةً حَيْدَ جَعَلْنَا
تَوْبَتَهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَعَجَّبُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ
سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا۔

نوٹ: سرورِ کون دکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھنے کے طور پر کسی نے ایک شرابی کی پٹری پیش کیا جو بڑا نفیس اور بڑا ملائم تھا۔
اسی صحابہ کرام نے اسے چھو کر دیکھا تو اس کے انتہائی نرم اور ملائم ہونے پر تعجب کرتے گئے۔ رومۃ المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ تم اس کی پٹری پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ جہانِ انوار
قرآن مجید میں مہربان پروردگار کی نگاہوں پر حضور پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں ہیں۔ (۲) حضرت
سعد بن معاذ کو جنت میں کیا کیا نعمتیں ملی ہوئی ہیں۔ (۳) حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں اعمال میں دیکھ لیے اور جان لیا کہ وہ اس
شرابی نفیس کی پٹری سے بھی نفیس، ملائم اور بہتر ہیں۔ یہ سب کچھ زمین پر رہتے ہو کر دیکھا اور جنت کے اندر دیکھا، ساتویں آسمان،
اس کے آس پاس آسمانوں پر۔ یہ سب کچھ اس کے ہونے کے۔ اتنا فاضل ہونے کے باوجود آپ کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک
اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پر سے اٹھا دیے
پس پہلے میں اسے دیکھ رہا ہوں اور حماس میں تھا سعد
نیک ہونے والا ہے اُسے بھی جیسے اپنا اس بخیل
کر دیکھتا ہوں۔

روایت کیوں پیش آئی جبکہ آپ نے خود فرمایا ہے :-
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ مَخَّرَ
لِي الدُّنْيَا فَإِنَّا أَنْظَرُ إِلَيْهَا قَالِي مَا هُوَ
تَخَافُ فِيهَا لِي يَتِمَّ إِلَيْهَا مَا لَكُمْ أَنْظَرُ
إِلَى كَيْفِي هَذَا؟ (طبرانی، معجم، صواب، جلد ۱۰)

مذکورہ پہلی عینوں کتاب میں کتبِ احادیث سے ہیں جبکہ چوتھی کتاب سیرت کی ہے جو طویل القدر محدث امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ
اللہ علیہ کی انتہائی قابلِ اعتماد مایہ ناز اور ایان افزہ تصنیف ہے۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ امام قسطلانی رحمۃ
اللہ علیہ نے ارشادِ ساری کے نام سے بخاری شریف کی متذکرہ شان کے ساتھ مایہ ناز شرح بھی لکھی تھی۔ نگاہِ مصطفیٰ کا عالم بتانے وال
اس حدیث کی صحت مستحکم ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کے لیے دوری اور نزدیکی یکساں تھی۔ مان کی طرح ماضی اور مستقبل کے حالات و
واقعات بھی نظر آتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی اُس نگاہ کے سامنے نزدیک رکھی ہوئی چیز کی طرح تھے ایسی
نیے اُن کا حال بیان فرمادیا۔ ماننے والوں نے اُس وقت بھی مان لیا اور آج بھی مان رہے ہیں اور ہزار زبان سے عرض گزار
ہیں کہ صَدَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ جب کہ نہ ماننے والوں نے نہ اُس وقت مانا اور نہ آج مان رہے ہیں بلکہ دوسرے
عام انسانوں کی طرح وہ اللہ کے محبوب کو بھی بے خبر اور بے اختیار بتانے میں خاص لطف و قدرت محسوس کرتے ہیں اور اس خلوت
دین و دیانت حرکت سے اُن مہربانوں کے دلوں کو سرحد آتا ہے۔ حالانکہ اہل ایان تو ہمیشہ سے ہی عرض کرتے آئے ہیں کہ یا رسول اللہ!
اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو سکتا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کر ڈروں وہ

نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار مرحمت فرمادیا تھا کہ جس شرعی حکم سے اپنے جس انتہا کہ چاہیں مستثنیٰ قرار دے دیں۔ اسی اختیار کے تحت ان کے محبوب نے اپنے ان دونوں جائدار صحابیوں کو غار کھن کے باعث ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ دائر

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ خَلِينَ فِي كَبِيسِ الْحَرِيدِ لِحِكْمَةٍ بَرَاءَ.

بَابُ الْحَرِيدِ لِلْيَسَاءِ

۴۸۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ خَلِينَ فِي كَبِيسِ الْحَرِيدِ لِحِكْمَةٍ بَرَاءَ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ خَلِينَ فِي كَبِيسِ الْحَرِيدِ لِحِكْمَةٍ بَرَاءَ.

۴۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْدِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّبِيعِ رَأَى حَكَّةً سَيِّئَةً رُبَاعًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ ابْتِغَتْهَا تَكْبَسُهَا لَوُفِدَا إِذَا تَوَلَّاهَا فَاجْتَبَعَتْ قَالَ: أَلَمْ يَكُنْ هَذِهِ مَنْ كَا خَلَقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي عَمْرِو حَكَّةً سَيِّئَةً رُبَاعًا إِيَّاهَا فَقَالَ عَمْرُو كَسَوْنِي بِهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَعْلِمَ بِهَا أَوْ تَكْسُوهَا.

۴۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كَلثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدَ حَرِيدٍ سَيِّئَةً. بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ

ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت براء بن عزام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو غار کھن تھے۔

عورتوں کے لئے ریشمی کپڑا

نیز براء کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سرخ ریشمی کپڑا پہنانا۔ اس میں جو بے اسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عمدتوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی علقہ پک رہا ہے تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ وہ خود کے آنے اور جمع کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کر تاپے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پہننے کے لئے ایک سرخ ریشمی علقہ بھی عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے یہ پہنانے میں حلال کردیں آپ سے (اس کے بارے میں) سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ اس لئے تمہارے واسطے بھیجا ہے کہ اسے پہن کر کسی عورت کو پہنا دو۔

نیز براء کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمّ کلثومؓ علیہا السلام بہت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کے اوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

حضور کا لباس اور برتر کے بارے میں قناعت فرمنا

وَسَكَرَ يَتَعَوَّزُ مِنَ اللَّبَاسِ وَالْبَسِطِ ۖ
 ۷۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَجَلَانَ بْنِ
 خُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَتْ
 سَبَّةٌ مَا نَا أُولَئِكَ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ
 تَخَطَاهُ تَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ
 أَهَابَهُ فَتَزَلَّ يَوْمًا مَسْرُورًا فَقَدْ خَلَّ الْأَرَاكُ فَلَمَّا خَدَّجَ
 سَأَلَتْهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنْتُ فِي
 الْبُحَايِلَةِ لَا لَعْنَةَ النَّسَاءِ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَ
 فَوَكَرَهُنَّ اللَّهُ لَوِ ابْنُ أَبِي لَهَبٍ عَلَيْكَ حَقٌّ مِنْ
 غَيْرِ أَنْ تَدْخُلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي
 وَبَيْنَ إِمْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَقْتُ لِي فَقَعْتُ لَهَا فَإِنِّي
 لَهَلَاكِ؟ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَأَبْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَتَبْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا:
 إِنِّي أَحَدُ رُكْنَيْ أَنْ تَعْرِضَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَتَقْدَمَ مِنْ
 إِلَيْهَا فِي أَخَاهُ فَاتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ:
 أَعْجَبَ مِنْكَ يَا عَمْرُو! فَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلَفَ بَيْنِي
 إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَارْوَاجِهِ، فَدَخَلْتُ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا
 غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّهُ لَكُمْ
 أَكْبَرُ بَمَا يَكُونُ، فَإِذَا غَيْبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّهُ أَكْبَرُ فِي بَمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَامَ لَهُ فَكَلَفَ بَيْنِي إِلَّا مَسَاكُ
 عَشَانٍ بِالْإِسْلَامِ مَسَاكُ نَحَاتٍ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا تَسَحَّرْتُ
 إِلَّا بِالْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ أَمْرًا
 قُلْتُ لَهُ: هَذَا أَهْلُ آءِ اللَّهِ إِذَا قَالَ أَعْظَمُ مِنْ
 ذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً
 فَعَمْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجْرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا الشَّيْءُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک
 سال تک میں اسی استغفار میں رہا کہ حضرت عمرؓ سے اُن وقت انصارِ حبشہ
 کے بارے میں دریافت کروں جنہوں نے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے متعلق کلمہ جوڑ کر پڑھا تھا۔ مگر میں خوفِ محسوس نہ کرنا ہوا۔ ایک دفعہ
 وہ (راج سے لوٹے ہوئے) ایک منزل پر اتارنے اور پیلو کے درختوں کے
 جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ جب اُن سے نکل کر آئے تو میں نے اُن سے
 پوچھا فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم
 عہدوں کو کوئی چیز شمار نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ
 سے اُن کا ذکر کیا تو ان میں اسلام کو اُن کے پاس سے اُن کے پاس سے
 لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ
 میری بیوی اور میرے درمیان ایک بلب پر بحث تھی میں نے انہیں سختی
 کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا
 کہ آپ مجھ سے کوئی فرماتے ہیں لیکن آپ کی عاجزانہی بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو اذیت پہنچاتی ہے۔ پس میں انھیں کے پاس گیا اور اس سے کہا۔
 بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے منع کر رہا ہوں۔ اذیت
 اور تک کے کہ پہلے میں حفصہ کے پاس گیا اور میری حضرت اُم سلمہ کے پاس میں
 نے اُن سے بھی کہا تو انہوں نے فرمایا: اسے عمر پر تعجب ہے کہ تم مجھے مداخلت
 میں تو مداخلت کرتے ہی رہتے تھے لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اور اُن کی انصارِ حبشہ کے معاملات میں جس مداخلت کرنے لگے ہو اور
 انہوں نے میری تردید کر دی انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں موجود رہتا اور میں موجود ہوتا تو اسے
 جو کہ بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہوتا
 اور وہ ہوتا تو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہوتا وہ مجھے آ
 بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد و نواح کی حکومتوں
 کو مطلع کر دیا گیا تھا لیکن قحط میں صرف فتن کا بادشاہ و رجا تھا اور ہمیں نہ
 رہتا تھا کہ ہم پر لوٹ نہ پڑے۔ میں نے دیکھا کہ انصار میں ایک ایک بہت بڑا دور
 رہتا ہوا کہ میں نے اس سے کہا کہ یہ جو اُن کی آئی اُن کی آئی اس میں شراکت ہو گیا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انصارِ حبشہ کو طلاق دے دی میں گیا تو یہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَبَحَ فِي مَشْرِقِهِ لَمْ يَدْعُ عَلَى
النَّاسِ الْمَغْرِبَةَ وَصَبَحَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لِمَ تَدْعُ
لِي قَدْ خَلَّتْ فَارَ الدَّيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
حَسْبِ عِدَاكَ فِي جَلْبِهِ وَنَحْنُ رَأْسُكُمْ وَرُفَقَتُكُمْ أَدَمَ
حَوْضَهَا لَيْفَ إِذَا هَبَّ مَعْلَقَةٌ وَقَدْ رَافَقَكَ النَّوَى
قُلْتُ لِمَ تَصْنَعُ وَلَمْ تَكُنْ تَدْعُ النَّوَى رَفَقْتُ عَلَى أُمَّ سَلَمَةَ
فَقَضَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْتَ تَسْعَا
وَعَشْرِينَ كَلِمَةً مِنْكُمْ تَذَلُّ

۷۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِنْدُ بْنُ الْحَارِثِ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّيْلِ وَكَوَيْقُولٍ: كَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أَنْزَلَ إِلَهُكَ
مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَدَائِنِ مَنْ يُؤْخِظُكَ مَرَّاجِبُ
الْخَبَرَاتِ لَمْ تَمِنْ كَأَسِيَّةٍ فِي الدَّيْنِ عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنَّهُ هُنَاكَ لَهَا أَنْزَلَ فِي كَتِفِهَا بَيِّنَاتٍ
أَصَابَهَا

جَدِيدًا - حَدَّثَنَا أَبُو أَرْثُومَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
ابْنُ سَعِيدٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَاصِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ
قَالَتْ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّبُ
فِيهَا حَيْثُ صَنَعَ سِرًّا فَخَالَ مِنْ تَدْوِينِ نَفْسِهِ هَذِهِ
الْحَبِيشَةُ فَأَسْكِنَتْ الْقَوْمَ قَالَ اسْتَوْفِي يَا هَذَا خَالِدٍ
كَأَنِّي بِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهِ
وَقَالَ أَبِي وَخَلَعَنِي مَرَّتَيْنِ فَيَجْعَلُ يَنْظُرُ إِلَيَّ عَلَيْهِ
الْحَبِيشَةَ وَفِيهَا بِيَدِهِ إِلَى وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا
سَيِّدَاكِ الشَّاهِدَانِ الْحَبِيشَةُ الْحَسَنُ قَالَ لِمَ تَعْنَى
حَدَّثَنِي أُمُّ رَأْسَةٍ مِنْ أَهْلِ أَهْلِ رَأْسَةٍ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ

کہ نام تجھوں سے روئے کی آوازیں آجھنٹیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے بلاخانے پر شریف فرماتے اور بلاخانے کے دروازے پر ایک غلام نکلتا
نے اس کے پاس جا کر کہہ لے دو اجازت مجھے پر میں اندر داخل ہوا

تو یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چٹائی پر بیٹھ فرمیں جس
کے نچلے ٹاپ کے پہلو میں چڑے چھپیں اور سوراخ کے نیچے کھال لاسرہا تھا جسکے اندر
بھونک رہا تھا میں نے اس پر ہاتھ پڑا تو اس نے بھونک کر کہا میں نے اس کو
کاڑ کر جو حنفیہ اور ام سلمہ سے کہا کہ اللہ عزوجل اس کو مجھے نہ توڑ دے تو میرا بھائی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں پڑے اور آپ اس وقت زندہ نہ رہا خانے پر
بند بنت الحارث کا بیان ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک
رات یہ فرماتے ہوئے پیدا ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے
کے لائق نہیں۔ رات میں کھتے کھتے نازل ہوئے اور کھتے کھتے اللہ
گئے۔ کوئی ہے جو ان حجرے والی عورتوں کو جگائے کیونکہ بہت سی
بیاس بیٹنے والی ایسی ہیں جو قیامت کے روز رنگی ہوں گی۔
زہری کا بیان ہے کہ بند کی استینوں میں انگلیوں کے تر
شیں لگے ہوتے تھے۔

نبی اکبرؐ اپنے وقت کیا دعا کرے

سعید بن عمرو نے حضرت اُم خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ اونٹنی چادر بھی تھی
آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اڑھاؤں؟ لوگ خاموش ہوئے تو آپ نے فرمایا
کہ اُم خالد کو میرے پاس لاؤ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کہا
اپنے دست مبارک سے اٹھا کر ان کے جسم پر ڈال دیا اور فرمایا کہ
مدت دراز تک پہنو یہاں تک کہ پورا کر کے پھاڑو مدو مرتبہ فرمایا پھر
کبھی کے نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دست مبارک سے میری
جانب اشارہ کرتے اور فرماتے: اے اُم خالد! مٹاؤ انشاہ جوش
زبان میں سے کہ اچھا ہے اچھا ہے۔ اسحاق کا بیان ہے کہ تمہارا دل دھپان
میں سے ایک غرت نے مجھے بتایا کہ اس نے اُم خالد کو اس سے استعمال کرتے دیکھا

باب ۳۸۶ التَّوْبَةُ لِلتَّجَالِ

۴۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْغِفَ التَّجَالُ

باب ۳۸۷ التَّوْبَةُ الْمُدْعِيَةُ

۴۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَدَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ كَانَ النَّبِيُّ شَرِيًّا مَقْصُودًا يَدْرُسُ أَوْ يَرْغِفُ أَنْ

باب ۳۸۸ التَّوْبَةُ الْأَخْمَرُ

۴۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْلَى الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّتِهِ حَمْرًا مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ

باب ۳۸۹ التَّوْبَةُ الْخَضْرَاءُ

۴۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةٍ الْمَرِيضِينَ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيمِ الْعَالِيَةِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَبَرِ وَالْقَبَائِرِ وَالْقَبْرِ وَالْأَسْتَبْرَاقِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَضَرِ

باب ۳۹۰ التَّوْبَةُ الْبَيْضَاءُ وَغَيْرُهَا

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ حَزْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبِي مُسْلِمَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِي فِي تَعْلِيْقِهِ قَالَ تَعْمُرُ ۴۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُبَرِّقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدِيمٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَنُوا اللَّهَ أَوْ لَعَنُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَحْمَلُكُمْ أَرْبَعًا أَوْ أَرْبَعًا وَتَقْصُرُ عَنْكُمْ يَضَعُهَا قَالَ مَا هِيَ

مردوں کے لئے زعفرانی رنگ

مسند عبد الوارث، مسند العزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہرام باندھنے والے کو سرس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

سرخ رنگ کے کپڑے

الماہی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ہر ابن عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرماتے اند میں نے آپ کو سرخ رنگ سے پہننے سے منع فرمایا۔

سرخ رنگ کے کپڑے

قریب بن معمر کا بیان ہے کہ حضرت ہر ابن عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں سے باتوں کا حکم فرمایا ہے۔ یہ بات کی عبادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا چھینکے والے کو جواب دینا اور میں برشم، دیار برشم، استبرق اور سرخ رنگ سے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بال صاف کی بوٹی کھال کے جوتے

سید ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کمر بند پڑھنا کہتے تھے۔

سید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو ہمارے کام کہتے ہوئے دیکھا ہے آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کہتے ہوئے نہیں دیکھا فرمایا کہ اسے جریج کہتے ہیں اور میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کو دیکھا

يَا أَيُّهَا جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنْ أَكَارِكُنِ إِلَّا
الْيَمَانِيَّةَ فَإِنَّ يَمِيْنَكَ تَمَسُّ الْقَعَالَ الصَّغِيرَةَ وَيَمِيْنَكَ
تَمَسُّ بِالضُّفْرَةِ وَيَمِيْنَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ
النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِهْلَالَ وَلَوْ تَمَسَّ هَلْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ
يَوْمَ الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا الْأَرْكَانُ
فَلَمَّا لَمَسَ أَرَسُوهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الْأَ
لْيَمَانِيَّةَ وَإِمَامُ الْقَعَالِ الصَّغِيرَةِ فَإِنَّ يَمِيْنَكَ رَسُوهَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الْقَعَالِ الْكَبِيْرَةِ لَيْسَ فِيهَا
شَعْرَةٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنَّا أُحِبُّ أَنْ الْبَسَرُهَا - وَأَمَّا
الضُّفْرَةُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْمُرُ بِهَا فَإِنَّا أُحِبُّ أَنْ أَضْمُرَ بِهَا - وَأَمَّا الْأَهْلَالُ
فَلَمَّا لَمَسَ أَرَسُوهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ حَتَّى
تَتَبَيَّنَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ؛

۷۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَسُوهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
يَلْبَسُ الْحَدِيْمُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا يَنْظُرُ إِنْ أَقْدَرَهُ قَالَ
مَنْ كَوَّنَهُمَا يَمِيْنُ لَيْسَ حَقِيْنٌ وَلَيْسَ طَهْرُهَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَبِيْرَةِ -

۷۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
شُعْبَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَوَّحَنَ لَهْ إِذَا رَفَعَهُ لَيْسَ لَسْرًا وَبَلَّ
وَمَنْ لَوَّحَنَ لَهَا نَعْلَانِ فَلَيْسَ حَقِيْنٌ ؛

۸۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّاجٍ عَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَمْرِوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الثَّيْمَنَ فِي مَلْبُورِهِ

کہ دونوں ہاتھ رکھنے کے سوا کسی اور رکھنے کا طواف کرتے ہوئے
بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بالوں سے صاف کی ہوئی کھال
کے جوڑے پہنتے دیکھا اور پکڑوں کو زبردور لگتے ہوئے دیکھا اور میں نے
دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے جامد دیکھ کر احرام کھول
دیا لیکن آپ نے تروید کے روز تک احرام نہیں کھولا۔ اس پر حضرت عبداللہ
بن عمر نے ان سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ رکھنے کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہی
سب سے جوتے پہنتے کی بات، انہیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے
جوتے پہنتے دیکھا ہے جس میں بال نہیں جوتے تھے۔ اور انہیں پہنتے ہوئے وہ
فرمایا کرتے تھے تو میں میں انہیں پہناتا ہوں کہ تاہوں۔ رہا زبردور لگنے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا لگتے ہوئے دیکھا تو میں میں وہی رنگ چرھا
پسند کرتا ہوں۔ یہی احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نہیں دیکھا۔ آپ اس وقت احرام کھولا جو جب تک آپ کی ساری ہڈی پر ہے
عبداللہ بن رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام
باندھنے والے کو زعفران اور دوسرے رنگے جوڑے پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو جوڑے پینتر
نہ ہوں تو کوڑے پہننے سے منع فرمایا کہ جس کو جوڑے پینتر
سے بچے کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا :- جس کو ارار پینتر نہ ہو تو شلواری
پہن لے اور جس کو جوڑے نہ مل سکیں تو وہ موزے
پہن لے۔

پہلے دامنہ جوتا پہننے

سروقی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھی کرنے
اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے

وَدَعَّ جُلُوبَهُ وَتَنَعَّلَ

بِأَحْسَنِ يَنْزَعُ نَعْلَ الْيَمْنَى

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتَ أَحَدًا فَكَلِّبْكَ بِأَيْمِينِكَ وَلَا تَنْزِعْ خَلْبِيكَ إِلَّا بِالشَّعَالِ لِتَكُنَ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا مَا تَنْعَلُ وَتَأْخُذُكَمَا تَنْزِعُ

کو پسند فرماتے تھے

پہلے بائیں جوتا اُتارے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوئے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے تاکہ دائیں پیر پہنتے ہیں اقل اور اُتارنے میں آخری رہے۔

فت: اس مضمون کی احادیث مطہرہ سے واضح ہوتا ہے کہ سنت رسول ہی ہے کہ جوتا فیض اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔ لیکن یہی پہلے دائیں جانب سے کی جائے اور اُتارنے وقت ابتدا بائیں جانب سے کی جائے۔ اسی طرح مسجد اور ہر مکان میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت بائیں پیر پہلے باہر رکھنا چاہیے۔ بیعت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس کے برعکس کیا جائے یعنی داخل ہوتے وقت پہلے بائیں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت پہلے دائیں پیر باہر رکھا جائے۔

یاد گرامی سے دعوت اسلامی کے نام سے اہل سنت و جماعت کی ایک بہت ہی مبارک تبلیغی جماعت اٹھی ہے جس کے بانی و سرپرست مولانا محمد الیاس قادری حیاتی و اوست برکاتہم العالیہ ہیں۔ یہ حضرات اتباع سنت ہی کی تبلیغ کرتے ہیں جو بڑی مبارک بات ہے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے سنتوں کی ترغیب دینے کی غرض سے ایک عظیم و ضخیم کتاب فیضان سنت کے نام سے لکھی ہے جو دعوت اسلامی والوں کا نصاب ہے اور اس کا کچھ حصہ مساجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس تنظیم و تحریر میں زیادہ تر نوجوان طلبہ شامل ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مشن روز بروز پھیلے جھڑے اور پاکستان کا ہر فرد اسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آئے گا۔ ایک صاحب ایان اگر ہر کام میں سنت رسول پر عمل کرنے لگے تو سمجھے کہ اس پر خدا نے نوالہ من کا عظیم آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی رنگ میں رنگ دے آمین۔

فیضان سنت نامی کتاب مولانا محمد الیاس قادری حیاتی مدظلہ العالی نے تحفے کے طور پر اس ناچیز کو بھی مرحمت فرمائی ہے۔ اتباع سنت پر ابھارنے والی اور سنتوں کا درس دینے والی بڑی ایان آفرین کتاب ہے۔ فن حدیث کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کتاب کو ترغیب سن کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔ اس نادر سے یہ کتاب بڑے کام کی چیز اور اپنے میدان کی منفرد تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی سودمند ہے۔ اسی طرح مکر کے مولانا امین احمد لدھی زید مجاہد کی تصنیف کھانے پینے کی سنتیں بھی بڑی مفید کتاب ہے۔ اسے بھی اگر مطالعے میں رکھا جائے تو افادیت سے خالی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی کہ اس پر سنتوں کا رنگ چڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس عسایں شمار جیسے کو بھی سنتوں کا عامل بنائے آمین۔

بِأَحْسَنِ لَا يَشْفِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْفِي أَحَدًا كُفْرًا

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے اُتارے

فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ لِيَخْفِيَهَا أَوْ لِيَعْلَمَهَا جَنَّتَا
بَابُ ۳۹۴ قَبَالَانَ فِي نَعْلٍ وَفِي سَرَايَ
قَبَالَانَ وَاحِدًا أَوْ اِثْنَيْنِ

۸۰۳ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ سُرَيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قَبَالَانَ -

۸۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ
عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
يُنْعَلَانِ لَهَا قَبَالَانَ فَقَالَ ثَابِتُ بْنُ أَدِيٍّ فِي هَذَا
نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۳۹۵ الْقَبْلَةُ الْحَرَامَةُ مِنَ الْحَرَمِ

۸۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ أَبِي نَازِيْدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي مَجْشُومٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ
بَيْتِ اللَّهِ مِنْ أَمَةِ كَافِرِينَ بَايَعُوا أَخَاهُ وَصَدَقَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَغُونَ رُفْلَ الْوَضُوءِ
فَمَنْ أَهْبَأَ مِنْهُ شَيْئًا يَسْتَحِبُّهُ وَمَنْ كَرِهَ يَصِيبُ
مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَكْلِ يَكُونُ صَاحِبَهُ

یاد رکھیں۔

جو تیس دو قسموں یا ایک بڑا قسم ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انہیں مبارک میں دو
قسم کے ہوتے تھے۔

پہلی بن طہان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس جوتے میں کر تشریف لائے
جن میں دو دو قسم تھے تو ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے انہیں مبارک ہیں۔

چوتھے کا تشریح قیہ

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ چوتھے
کے سرخ تھے میں تشریف فرما تھے میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا پچا ہوا پانی لے کر آئے
تو روک وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے
تھے جس کو بل جانا دہ اُسے اپنے اوپر لیتا اور جس کو اس میں سے نہ ملا
وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ کو تر کر لیتا۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی بات ہے جبکہ اسی بخاری شریف کی جلد دوم کے شروع میں مسیح
میں بھی سے متعلق ایک طویل حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پانی، صابن اور اس کے مبارک
کی بات آئی کہ حضرت صحابہ کرام انہیں حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کے اندر ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے ہیں۔ اس پانی سے چند قطرے حاصل
کرنے کی شیع رسالت کا ہر پروردگار کس طرح کوشش کرتا ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کس طرح کوشاں ہیں۔
دو چار قطرے جس کو بل گئے وہ انہوں پر بل کر اپنے جسم پر بل رہا ہے۔ جس کو اس پانی سے ایک قطرہ بھی نہ مل سکا وہ کسی دوسرے
کے ٹرائڈ پر اپنا ہاتھ پھیر کر اُسے اپنے کپڑوں اور جموں پر بل رہا ہے۔ کیا کبھی خود فرمایا ہے کہ وہ تہجد اسلام کے آشنا اور اسلامی
قیامات کے علمبردار ایسا کیوں کر رہے تھے؟

کیا ایسا کرنے کا انہیں پروردگار عالم نے حکم فرمایا تھا؟ اگر خدا نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر وہ حکم قرآن مجید
کی کون سی آیت میں ہے؟ اگر ایسا کرنے کا انہیں اللہ کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر بتایا جاتے کہ حدیث کی کوئی کتاب کے اندر وہ حکم موجود ہے؟ یتینا ایسا

حکم واضح طور پر قرآن مجید میں ملے گا اور نہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں۔ اللہ اور رسول نے واضح طور پر یہ حکم دیا ہی نہیں ہے۔
اس کے باوجود صحابہ کرام علیہم السلام اسے کرتے تھے۔ ہادی کو شش سے کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کرتے تھے۔ حکم نہ دینے کے باعث اللہ تعالیٰ بھی انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتا تھا۔ اپنے سامنے یہ برتا ہوا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی انہیں منع نہیں فرماتے تھے۔ آخر منع نہ کرنے کی وجہ کیا تھی؟ منع فرمانا تو ر ایک طرف، مگر اگر حکم کے ایسا کرنے پر اللہ رب العزت بھی عرش مقام اللہ کا محبوب بھی غور نہ فرمائے؟ آخر کیوں؟
توڑ کی غیرت لینے دھڑکتے ہیں مہر و ماہ!
اشتبہ ہے کس شان سے گر دیواری داہ داہ!

یہی قرآن مجید ہے جس کو سورہ سکے کے باعث شیطان مارا گیا اور اتنا بڑا مایہ و زناہر اس نے کہ باوجود رائدہ دنگاہ ہو کر نہ گیا۔ گلے میں سنت کا طوق پڑ گیا۔ بات یہ ہے کہ ساری عبادتیں، عبادتیں، تمام بھاگ دوڑ تنظیم رسالت کے باعث ہی شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے اور خدا خواستہ اگر یہ نہیں تو پتے کچھ بھی نہیں۔ شیطان کے بچے کیا کچھ نہ تھا اگر کچھ نہیں تھا تو تنظیم نبی کی دولت نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر کچھ بھی پتے نہ رہا اور گلے میں سنت کا طوق پڑا۔ رائدہ دنگاہ بنا۔ فرعونی بادلوں کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ایمان کی دولت سے بھی محروم تھے مگر کمزور حالت میں ہوتے ہوئے اللہ کے نبی حضرت حکیم محمد علیہ السلام کا ادب کیا۔ غور سے ہی عرض میں کیا کچھ نہ پایا۔ ہی کا ادب کرنے کی برکت سے ایمان مل گیا۔ شہادت کی دولت مل گئی۔ منصب حمایت مل گیا۔ مقام بہت سے نیچے کر سامقام اور شرف تھا جو انہوں نے نبی کا ادب کرنے کے باعث پایا۔ انہیں نے نبی کی تنظیم دیکھ کر سب کچھ گنوا دیا۔ انہوں نے غالی اٹھتے ہوئے ہی کا ادب کیا تو بہت کچھ پایا، وہم رگمان سے زیادہ پایا، سبحان اللہ!

ثابت ہوا کہ جلد فرائض شروع ہیں!
اصل الامور بندگی اس تاجمہدک!

نہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلا سجا اور انہیں ایک ٹہنے میں ایک جگہ جمع کیا۔

چٹائی وغیرہ پر بیٹھا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چٹائی کا جو بنایا کرتے اور اس میں ناز پر شہتہ اور دین کے وقت اسے اکٹھا کرتے اور اس پر بیٹھ کر فرماتے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس میں جو کر آپ کے ساتھ ناز پر بیٹھنے

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
النَّضَرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي مَالِكٍ ح فَقَالَ الْيَمَانُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي شَرْكَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ
بَنِي مَالِكٍ أَخْبَرُوا اللَّهَ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَكْثَرِ أَصْحَابِهِمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَعْرَافِ
بَابِهَا ۳۹۶

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي شَرْكَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ
بَنِي مَالِكٍ أَخْبَرُوا اللَّهَ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَكْثَرِ أَصْحَابِهِمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَعْرَافِ
بَابِهَا ۳۹۶

گئے۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد کافی بڑھ گئی تو ان کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا:۔ وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا جب تک تم اکتانہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر خوشی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔

سونے کے بٹن

بش ابن ابی بلک نے حضرت سعد بن عزمہ سے روایت کی ہے کہ اُنکے والد عزمہ نے اُن سے فرمایا:۔ اے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے کاشانہ اقدس پر پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے پاس بٹن لائے آؤ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض گزار ہوا کہ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے پاس بلک لائیں! فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں جیسے نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلایا اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ نے جسم اطہر پر دیباچ کی ایک قبائی جس میں سونے کے بٹن تھے پھر فرمایا کہ خیر! یہ میں نے تمہارے لیے بچا کر رکھی تھی پس وہی قبائیں مرحمت فرمادی۔

سونے کی انگوٹھیاں

معاویہ بن نوفل بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برائین عاتق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا:۔
سونے کی انگوٹھی یا سونے کا پھل، ریشم، استبرق، دیباچ، سرخ گندوں، قستی اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور سات باتوں کا میں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی مزاج خرابی کرنا، بنانے کے ساتھ جانا، پھٹکے والے کو جوہر دینا، اسلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

بشر بن بیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَصْلُونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى تَكْشُرَ وَاقِبِلَ فَعَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ حُذِرُوا مِنَ الْأَعْيَالِ مَا كُطِبَتْ قَاتِ
اللَّهُ لَا يَهْلُ حَتَّى تَكُونُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْيَالُ إِلَى
اللَّهُ مَا دَامَ وَإِنْ قَاتِ +

يَا أَيُّهَا الْمَذْرُوبُ بِالذَّهَبِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرِمَةَ
أَنَّ الْبَاهَاكَ مَخْرُومَةً قَالَ لَمْ يَأْتِ بِهَا بَيْتٌ إِنَّهُ بَلَّغَنِي
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ امْتَنَعَ عَلَيْهِ
أَقْبَبَهُ فَمَوَّيَّسُهُمَا فَادَّهَبَ بِهَا إِلَيْهِ قَدْ هَبْنَا
فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ
فَقَالَ يَا بَيْتِي أَذْهَبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ ادْعُوكَ رَأْسُوكَ الرَّسُولُ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَيْتِي إِنَّهُ لَيْسَ
بِحَبَّارٍ قَدْ عَوْتُكَ فَنَحْنُ وَعَلَيْكَ فَبَايَعْنَا وَبِشَاحِ
مَذْرُوبُ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرُومَةُ هَذَا الْخَبَانَا
لَكَ فَأَعْطَاهُ آيَةً +

باب ۴۹۸ خواتین کا لہجہ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَسْعَدُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ
مَقْرِنَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَلَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعِ
شَيْءٍ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ
الْحَبِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْذِّيبِ وَالْمَيْتَةِ الْحَمْرَاءِ
وَالْقِسِيِّ وَالْبَيْتِ الْفُضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعِ
الْمَرِيضِ وَابْتِاعِ الْبَيْتِ الْفُضَّةِ وَالْعَالِيسِ وَرَأَى
السَّكِيمِ وَرَأَى بَيْتَ الدَّاعِي وَابْتِاعِ الْمَقْسِيمِ وَنَهَى الْمَظْلُومَ +
۸۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمُضَرِّ بْنِ أَبِي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ، نضر نے بشر بن نیک نے اسی طرح روایات کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا لکھنہ چھلی کی جانب رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں، لہذا آپ نے وہ پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی۔

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا لکھنہ چھلی کی جانب رکھا اور اس کے اندر نقش رسول اللہ نقش کروایا پس لوگوں نے بھی اسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے انہیں بوسے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ میں آپ کو بھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی پھینک دی انگوٹھیاں پہن لیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر نے پہنی، پھر حضرت عمر نے اور پھر حضرت عثمان نے، یہاں تک کہ حضرت عثمان سے اس میں کوئی کے اندر گر گئی۔

سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر پھینک دی اور فرمایا کہ اسے میں آپ کو نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی

پہنی تھی کہ اے ہادیہ رضی اللہ عنہ عین النبی صلی اللہ علیہ وسلم اے نبی عن خاتم النبیین فقال عمرو واخبرنا شعبہ عن قتادہ سمع النضر مريم بن عبد الله بن قيسله

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ فِيهِ كَقَدْحٍ فَخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَوْهُ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ قَرْنٍ أَوْ فِطْمَةٍ بَابِئِ خَاتِمِ الْفِطْمَةِ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِطْمَةٍ وَجَعَلَ فِيهِ كَقَدْحٍ فَخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَوْهُ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ قَرْنٍ أَوْ فِطْمَةٍ بَابِئِ خَاتِمِ الْفِطْمَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَكَيْسَ الْخَاتَمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ وَكَانَ مِنْ عُثْمَانَ فِي يَدَيْهِ رِيسٌ

بابت

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ فِيهِ كَقَدْحٍ فَخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَوْهُ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ قَرْنٍ أَوْ فِطْمَةٍ بَابِئِ خَاتِمِ الْفِطْمَةِ

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَئِثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ فِيهِ كَقَدْحٍ فَخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَوْهُ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ قَرْنٍ أَوْ فِطْمَةٍ بَابِئِ خَاتِمِ الْفِطْمَةِ

دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر سہ لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی چھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں چھینک دیں۔ اس طرح ابراہیم بن سعد اور زبیرؓ اور عقبہؓ نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

انگوٹھی کا سنگینہ

جید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک روز حضور نے ناز عشاء میں آدھی رات تک ویر کر دی پھر آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک کو آپ بھی دیکھ رہا ہوں فرمایا کہ توگ تو ناز شہ کہ سر میں گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہو گے اس وقت تک تم ناز میں ہو۔

فت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۸۰، ۸۸۱ اور ۲۰۳ کے اندر بھی موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گریباصلی اللہ
میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھ کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ایمان آفرین تصور ہے کہ تو جب محبوبِ پروردگار صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نگاہ کرتی ہے۔ فغسل برزخ یعنی تعصیب شیخ کی اصل اور ضرورت بھی قریبی ہے یعنی:-

اُن کے دُعا، اُن کی گلن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد

محققہ سنا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

تخلیف نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس میں نیکنہ بھی تھا، یکنی، ایزب، تخلیف، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔
لو سے کی انگوٹھی

لوہے کی انگلیوں میں

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مختصر نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہو جائے۔ میں اسے حاضر
ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو سب کچھ دوں پس وہ کافی دیر کوشش ہی نہی احتساب
نے اسے ایک فقرہ دیکھ کر صراحت کر چکا کہ جب اسے کافی دیر ہو گئی تو ایک آواز
عرض گزار ہوا مگر اسے انجانہ جیسے میں اپنے کی آپ کو حاجت نہیں تو اس کا
نکاح کرنا نہ کر دیکھئے۔ غور کیا کہ کیا ہے اسے پس مہر دینے کیلئے کہ ہے ہر ضرورت

عليه وسلم خاتمنا من وري يومًا قاجدا ثم إن الناس
اصطنعوا الخوارج من وري وليس بها فطرح مأمول
الله صلى الله عليه وسلم خاتمهم فطرح الناس خوارجهم
تأجده إبراخيم بن سعد وزيد بن شبيب عن الزهري
وقال ابن مسافر عن الزهري أرى خاتمنا من وري

باب فی الثانی

٨١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا أَخْبَدَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخْبَرَكُنَّ صَلَاةَ الْيَوْمِ
إِلَى شَطْرِ الْقَيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا يُوْخِيهِمْ فَكَانَ أَنْظَرُ
وَأَنْتُمْ تَعْرِضُونَ لَهَا مَا أَنْظَرُكُمْهَا

٨١٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قَتَادَةَ
سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَافِعًا مِنْ فَوْضِهِ
وَكَانَ نَصْرَهُ مِنْهُ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي
حَبِيبُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَافَتِ الْخَدَّيْنِ

بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ -

٨١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْمًا
يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهْبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَتَنَظَّرَ
وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: رَوْحِيْنِيهَا
إِنْ كُنْتُمْ لَكُمْ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عَنْهُ كَ - مَعْنَى

تَصَدَّقُوا بِهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَمَا هَبْ شَيْءَ رَجَعْتَ
فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنْ قَدَحْتُ شَيْئًا، قَالَ: أَذْهَبَ فَأَلْقَيْتُ
وَلَوْ خَافَتَا مِنْ عِدَائِي فَمَا هَبْ شَيْءَ رَجَعْتَ قَالَ: لَا
وَاللَّهِ وَلَا خَافَتَا مِنْ عِدَائِي وَعَلَيْهِمَا إِذَا رَأَيْتَا عَيْنِي
رَحِمْتَ فَقَالَ: أَصَدَّقُوا إِذَا رَأَيْتَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتَا إِنْ كَيْسَتْهُ تَوَكُّبُكَ عَيْنَكَ
مِنْهُ فَهِيَ ذَنْبٌ إِنْ كَيْسَتْهُ تَوَكُّبُكَ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ
فَتَنَتْنِي الرَّجُلُ فَجَلَسَ قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَوْلِيًا فَأَمَرَهُ بِهَ فَدَعَا فَقَالَ: مَا مَعَكَ
مِنَ الْفُلَانِ؟ قَالَ: سَرَمَةٌ كَذَا وَكَذَا الْيَوْمَ
فَكَذَّبَهَا قَالَ: قَدْ مَكَّنْتُكُمْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْفُلَانِ
بِأَرْبَعِ نَفْسٍ الْخَاسِمِ

۸۱۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
نَفِيَّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أَتَابٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقِيلَ
لَهُ: لَا تَقْبَلُوكُمْ كَتَابًا إِلَّا عَيْنُهُ خَاسِمٌ فَأَتَا خَدَّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاسِمًا مِنْ فِطْنَةٍ نَفَثَتْهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَ فِي بَرِيصٍ أَوْ بِصِيصٍ الْخَاسِمِ
فِي رِصْبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ
۸۱۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرِو عَنْ عَمِيئَةَ ابْنَةِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ
هَاشِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاسِمًا مِنْ وَرَقِيٍّ وَكَانَ فِي يَدِهِ كَوْمٌ كَانَ بَعْدًا فِي يَدِ
أَبِي بَكْرٍ تَمَّ كَانَ بَعْدًا فِي يَدِ عُمَرَ تَمَّ كَانَ بَعْدًا فِي يَدِ
عُمَرَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدًا فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ نَفَثَتْهُ مَحْمَدٌ
رَسُولُ اللَّهِ

بِأَرْبَعِ نَفْسٍ الْخَاسِمِ

۸۱۹. حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

ہوا کہ کچھ نہیں۔ فرمایا کہ جا کر دیکھو پس وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا
کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ پھر جا کر تلاش کرو خواہ کچھ کی
انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے ک
چھوٹا پتھر ملا ہے۔ اسے ازار لٹکا رکھی تھی اور ادھر کوئی چاند نہ تھی چنانچہ
اس نے عرض کی کہ میں اپنی ازار اسے میری دسے دوں گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ازار اگر اسے استعمال کرواؤ گے تو یہ تمہارے اوپر نہیں
رہے گی اور اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر نہ ہوگی چنانچہ
وہ آدمی ایک طرف ہو کر چل گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے
دیکھا کہ پھر پھر کر جا رہا ہے۔ پس اسے بلوا کر فرمایا۔ تبیں قرآن کریم کتنا
بار ہے عرض کی کہ فلاں فلاں عورتیں اور وہ شمار کریں۔ فرمایا کہ جتنی ہیں
قرآن مجید آتا ہے اسکی وجہ سے ہیں نے تمہیں اس کا مالک بننا چاہیے۔

انگوٹھی کے نقوش

قَادَةُ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ انگوٹھوں کی
ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ
خط کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر ہر نہ لگی ہوئی ہو۔
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک ہر تیار کروائی
اور اس پر **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** لکھ کر دیا۔ مگر یا میں اس انگوٹھ کی چمک
دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک یا
بجھلی میں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی
جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر
کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر ان کے بعد حضرت
عثمان کے ہاتھ میں۔ یہاں تک کہ اس کے بعد وہ
اربعین کو یوں میں گر گئی اس پر **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** لکھ کر
نقش تھا۔

چھٹکی انگلی میں انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے میں

کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کر دیا ہے لہذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کرے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھٹی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کا استعمال

یا اہل کتاب وغیرہ کے لئے ہرگز وہ خط بھیجنے کے لئے قارہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ تبرہ روم کے لئے خط لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر ہر گز ہوائی نہ ہوگی چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اس پر نقش رسول اللہ ﷺ نقش کروایا گیا میں اس کی چمک کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

جوہر تھیل کی جانب انگوٹھی کا ٹکینہ رکھنے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سہرہ بیان کی کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اسے پہننے اور ٹکینہ تھیل کی جانب رکھتے چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کر والیں پس آپ منبر پر جلوہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ نہائی تھی لیکن اب میں اسے کچھ نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ نے وہ چھینک دی اور لوگوں نے بھی چھینک دیں جو یہ یہہہ کا قول ہے کہ نافع نے یہ بھی فرمایا کہ وائیں ہاتھ میں تھی۔

حضور فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی مت نقش نہ کروائے

عبدالرحمن بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر نقش رسول اللہ ﷺ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ: إِنَّا لَنَخْدَعُ خَاتَمًا وَنَقْشُ فِيهِ نَفْسًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهَا أَحَدٌ، لَكَ كَرَامِي لَكَ رِيْقُهُ فِي خِصْمِهِ۔

باب ۵۱ اخذ الخاتم ليختتم به الشيء
أَوَّلُ كِتَابٍ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَبْرِ هَيْمٍ۔
۸۲۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّمُمْ لَنْ يَقْرَأُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ خَاتَمًا، فَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْكَبُوا إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ۔
باب ۵۲ مَنْ جَعَلَ قَصَ الْخَاتَمِ فِي

بَطْنِ كَفِّهِ :

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَمَّالَهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فِيهِ قِصَّةً فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَيْسَ، فَاصْطَنَمَ النَّاسُ نَحْوَاتِهِمْ مِنْ ذَهَبٍ فَدَقَّقُوا لِيُخْبِرُوا حَيْثُ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ قَبْلَهُ فَتَبَيَّنَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى :

باب ۵۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْقُشُ عَلَى نَفْسٍ خَاتَمِهِ :

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَسَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَهْبِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ

چاندی کی انگوٹھی ہوائی سے اور قسۃ رسول اللہ نقش کر دیا
بے لبتا کوئی یہ نقش کندہ نہ کر دے۔

کیا انگوٹھی پر چمن سطروں میں نقش کندہ کر دے۔

فامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابوبکر جب سند غلات پر بیٹھ کر میرے لیے خط لکھا اور انگوٹھی
کا نقش تین سطروں میں تعابنی ایک سطر میں کسبتہ، دوسری سطر میں
رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔ دوسری روایت میں تمام کلمہ بیان
ہے حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں
اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں جب حضرت عثمان
ابن عفان کو یہ پر بیٹھ کر راوی کو بیان ہے کہ وہ انگوٹھی کو نکال کر اس
کے ساتھ دلوں پر لٹکے تو وہ گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت
عثمان کے ساتھ ہم چمن روز تک اسے تلاش کرتے رہے اور کوئی نہیں
کامد ہائی تک نکال دیا لیکن ہم اسے نہ پا سکے۔

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنے کی انگوٹھیاں نہیں رکھی تھیں

فلاکس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ
سے پہلے نماز پڑھائی۔ ابن عباس نے خبر کو سے اجازت لے کر وہ کیا
ہے کہ پھر عید میں آپ تو وہ پہنچے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے
پہرے میں ڈال دی گئیں۔

عورتوں کے ہار اور گوشے

یعنی دسک کی خوشبو کے ہار پہنتا

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عید کے روز نہ باہر نکلتے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان
کے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عید میں حاضر ہوئے تو آپ

إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمَاتَيْنِ قَدِيرَتِي وَنَقَشْتُ فِيهِ مَحَسَنَاتِ
رَسُولِ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدًا عَلَى نَقْشِهِ ۝

بَابُ ۱۸۵ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ
ثَلَاثَةً أَسْطُرًا ۝

۸۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْبَدَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدًا رَسُولَ
سُطْرًا لِلَّهِ سَطْرًا وَنَلَدَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ
أَبِي بَكْرٍ ثَلَاثَةٌ وَفِي يَدِ عُمَرَ ثَلَاثَةٌ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ
ثَلَاثَةٌ جُلَسَ عَلَى يَمِينِ أَبِيهِ قَالَ فَخَدِمَ الْخَاتَمَ
فَجَعَلَ يَنْقُشُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةً
أَقَامَ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَلَهُمْ أَيْسَرُ فَكُفِّرَ ثَلَاثَةً ۝

بَابُ ۱۸۶ الْخَاتَمُ لِلنِّسَاءِ وَكَانَ عَلَى
عَائِشَةَ خَاتَمًا يَمْشِي بِهِ ۝

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَدَاهِمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِيرٍ
أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ هَدَاثِ الْأَيْبِيِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الْخَطْبَةَ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ ابْنِ جَدِيرٍ أَنَّ النَّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَقْرَ
وَالْخَاتَمَ فِي تَوْبِ بَلِيلٍ ۝

بَابُ ۱۸۷ الْكَلْبُ وَالشَّحَابُ لِلنِّسَاءِ
يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ جِلْدٍ وَسِلْقٍ ۝

۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ
عَنْ عَدِيٍّ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَبَاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَدَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ عِيدِهِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَظَرَ قَبْلَ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ

نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے کٹے اور بالیاں تک خیرات کیں۔

باب استعار لئنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! جو حضرت اسماعیلؑ کا حق کریم صلا اور قدامت علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کئی آدمی بھیجے۔ چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگ اذونہ تھے۔ لیکن انہیں پانی نہ ملا تو انہوں نے بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں۔ اور نبی کریم صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ کیا، پس اللہ نے پیغمبر کی آیت نازل فرمادی۔ ابن کثیر، ہشام، عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ بار حضرت اسماء سے استعار لیا تھا۔

بالیاں

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضور نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم یا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے مقصوروں کی طرف پھیر رہی ہیں سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز درختیں پڑھائیں نہ ان سے چلے کوئی نثار نہی اور نہ اس کے بعد میں پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور حضرت جلالت کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیاں تک بچھا کر رہیں۔

بچوں کے بار

ناقی بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عید منقذہ کے بازاروں میں سے ایک بازار کے اندر رسول اللہ صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو میں میں واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ تمنا کیا کہیں سے؟ میں مرتبہ فرمایا کہ تمنا یہ کہ میں علی کو ہواؤں۔ چنانچہ علی بن علی کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور ان کی گردن میں بچاں ایک قسم کا بار تھا۔

أَتَى النَّبِيَّ فَاَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِحَدِيثِهَا وَسَعَابِهَا

باب استغارة القلائد

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَكَذَا تَقْلَدُهَا لِأَسْمَاءَ قَبِيعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا رِجَالًا أَهْضَمَتِ الصَّلَاةَ وَلَيْسُوا عَلَى وَضْعِهِمْ قَدْ كُنَّا فِيهِمْ دَائِمًا فَصَلُّوا وَهُمْ عَلَى ظِلِّهِمْ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّائِبِينَ زَادَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

باب القُرْطُ

أَمْرُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَذَابَهُنَّ فَهُوَ بَيْنَ الْإِذَا زَيْنٍ وَحُلُوفِهِنَّ ۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْبَيْدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّعَ قَبْلَهَا فَلَا بَعْدَ هَاتِمَ أَتَى النَّبِيَّ فَاَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْفِيْقَ قَدْرُهَا

باب السَّخَابِ لِلصَّبِيَّانِ

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَثْقَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ لَمْ أَصْدُقْ فَأَصْدَقْتُ فَقَالَ آيْنَ كُنْتُمْ؟ فَلَقْنَا أَدَمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَتَامَ

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي فِي عُنُقِهِ السَّخَابَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّدْهُ هَكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بَيِّدْهُ هَكَذَا، فَأَلْزَمَهُ فَقَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّهُ فَأَحْبَبَهُ وَأَحْبَبَ مَنْ يَحِبُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ مِنْ عَيْنِ جَعَلَتْ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۝

کرمی علیؑ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دوست مبارک چلا کر: سدایا کہ ایسے۔ امام حسنؑ نے بھی ہاتھ پید کر کے ایسے پچھا پچاپ نے انہیں سینے سے لگا کر کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرماؤ اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علیؑ سے زیادہ پسند نہیں جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرمایا۔

ت: امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ مجرب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے غایت درجہ محبت تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام کیا تھا۔

بَابُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ ۝ ۸۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّ شَا عَنْ غَدَّ شَا عَنْ شَيْبَةَ عَنْ تَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ (ابن) عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابِعَهُ عُمَرُو بْنُ أَبِي حَبْرَةَ ۝

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

مکرمہ کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع اپنائیں۔ عمرو بن مزیل نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور میں شیعہ نے تجویز ہے۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ النِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ ۝ ۸۳۰ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُضَّالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ (ابن) عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخِي جُوْهُمُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَانًا أَخْرَجَ مُحَمَّدٌ فَلَانًا ۝

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

مکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانہ وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد اپنے گھروں سے نکال دیا کرو راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں کو اور حضرت عمرؓ نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

۸۳۱ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ

زیب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انیس اُن کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

أَنَّ النَّبِيَّ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ
أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا
فِي الْبَيْتِ مَخْلُوكًا فَقَالَ لَعَبْدُ اللَّهِ أَخِي أَمِيرُ سَلَمَةَ
يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ نَفْسَ نَكْرُ عَدَا الظَّالِمِ كَأَنِّي أَذْكَتُ
عَلَى يَدَيْهِ خَيْلَانِ كَأَنَّمَا تَقُولُ يَا رَبِّعُ وَبَدَأَ بِرِ
يَسْمَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَدْخُلُ هُوَ كَأَنِّي عَلَيْكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ
يَا رَبِّعُ وَبَدَأَ بِرِ يَعْنِي أَرْبَعَةَ عَشَرَ بِطَرَفِهَا قِيلَ
بِهِمْ وَقَوْلُهُ وَكَأَنَّمَا يَرْبِ يَسْمَانِ يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ
الْعُكُنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهُمَا يُحِيطَانِ بِالْجَنَّتَيْنِ حَتَّى لِيُحَقِّقَا
وَأَمَّا قَالَ يَسْمَانِ وَكَأَنَّمَا يَقُولُ يَسْمَانِيَّةً وَوَاحِدَةً
الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرَ لِأَنَّهُ لَوْ يَقُولُ يَسْمَانِيَّةً أَطْرَافِ
بَادٍ ۱۵۱ قُصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ
يَعْنِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجَدِيدِ وَ
يَأْخُذُ هَذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَالْجَنَّةِ
۸۳۲ - حَدَّثَنَا الْمُكَنِّي أَبُو إِدْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ
عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمُكَنِّي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِنَ الْفُطْرَةِ قُصِّ الشَّارِبِ ۝

۸۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ
الْزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ رَوَاهُ رِوَايَةُ الْفُطْرَةِ خُصَّسَ مِنَ الْفُطْرَةِ
الْجَنَّتَانِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَنُتِفَ الْإِبْطُ وَتَقْدِيمُ
الْأُظْفَارِ وَقُصِّ الشَّارِبِ ۝

بَابُ الْفُطْرَةِ وَالْأُظْفَارِ ۝

۸۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفُطْرَةِ حَتَّى أَلْعَانَتِ

تھائی علیہ وسلم سیدے پاس موجود تھے
اور مگر جن ایک شخص بھی تھا جس نے حضرت ام سلمہ کے بیان
حضرت عبداللہ سے کہا۔ اے عبداللہ اگر کل تم نے طائف کو
فتح کر لیا تو میں تمہیں و خیر فیلان دکھاؤں گا جو آج ہے تو چاروں طرف پڑتے
اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے پاس اللہ نے آنے دیا
کر۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تفیل یا ربیع سے۔
پیرے کی چار سلولیں سراد میں ہیں وہ ان کے ساتھ
آئی ہے اور تندریشٹان سے ان سلولوں کے کنارے سراد میں جو دروازے
پہلووں کو گھیرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ وہ مل جاتی ہیں۔ اسی طرح
تھان کہا اور ثنائیہ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی
لیے ثنائیہ اطراف نہیں کہتے۔

موتھیں کترانا

حضرت عمر ابنی موتھیں اتنی کترانے کہ جلد نظر آنے لگی تھی نیز دائیں
اور موتھوں کے درمیان بال کترانا دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا:۔ موتھوں کا کترانا فطرت میں
داخل ہے۔

سعد بن السیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عند سے روایت کی ہے کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت
کے تھانوں سے ہیں۔ یعنی نکتہ کترانا، موتھے زیرانی صاف
کرنا، بال کترانا، ناخن تراشنا اور موتھوں پرست
کرنا۔

ناخن کترانا

ناخن نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ وسلم نے فرمایا:۔ فطرت کے کاموں میں سے موتھے
زیرانی کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور موتھوں کا پرست

کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیدائش پانچ باتیں ہیں ختمہ کر دانا، مونے زیر ناف کی صفائی کرنا، موچیں کھانا ناخن حراست کرنا اور نفل کے بال اکھاٹنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو اور دائیں بڑھاؤ موچیں کھانا اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی دائیں کوٹھن میں پھرتے اور جتنی نرہا ہوتی اُسے کھادیتے۔

دائیں بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موچیں پست کرو اور دائیں بڑھاؤ (زیرہ محبت رسول کا تقاضا بھی ہے)۔

بڑھانے کے بارے میں

محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ نے بڑھانے کے نزدیک بہت کم لگے تھے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب لگاتے تو اپنے ہی نہیں تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی دائیں مبارک کے سفید بالوں کو لٹی مکتا تھا۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن غزوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھروالوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے

وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَقَصِّ الشَّارِبِ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِشَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَيْفُ الْبَاطِلِ

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِرُوا بِاللَّيْلِ وَأَحْضُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ عَمَرَ كَبَدَّ عَنْ يَدَيْهِمَا فَفَضَلَ أَخَذَهُمَا

بِأَذْيَابِ عَقَاءِ الدُّخَى

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْهَمَكُمْ الشَّوَارِبَ وَأَحْضُوا اللَّيْلَ

بِأَذْيَابِ مَا يَذْكُرُ فِي الشَّيْبِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَأَلْتُمُ النَّبِيَّ الْأَعْيُنَ

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَنْدَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَوِ يَسْأَلُكُمْ مَا يَحْبِبُ لَوِ شِئْتُمْ أَنْ أَعَدَّ كَسَطَاتِهِ فِي لَيْلَتِهِ

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ

أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَقْدَحُ مِنْ مَاءٍ وَفِيضُ
إِسْرَائِيلَ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ مِنْ أَصْبَعِي فِيهِ شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ
الْإِنْسَانُ عَيْنَ أَوْ أُذُنِي رُبِعَتْ إِلَيْهَا وَمُحْطَبَةٌ
فَأُطْلِعَتْ فِي الْحُجْلِ نَدَّيْتُ شَعْرَاتِ حَمْرَاهُ
٨٣١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ :
وَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ
شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَرُونَا . وَقَالَ
لَنَا الْوَرُثَةُ حَدَّثَنَا الْوَرُثَةُ أَنَّ الْوَرُثَةَ قَالِ
ابْنُ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْرًا ٤

بَابُ الْخُضَابِ

٨٢٢ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدَانِ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَافٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِلَهُ هُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ
فَحَالَهُمْ:

وَأَدْنَىٰ الْجَعْدِ ۖ

٨٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي
بْنِ أَبِي عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ الدُّخْلِيِّ عَنْ أَبِي
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالنَّطِيلِ الْبَائِنِ
وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهِيِّ وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ
وَلَيْسَ بِالْمَجْعِدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالسَّبُوطِ ، بَقِيَ اللَّهُ عَلَى
رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَ
بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ
سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ
٨٧٣ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

لَا سِرَّ أَعْيَلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَبَا أَوْفَى يَقُولُ أَمَا
رَأَيْتَ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حَلَّةٍ حَمْرًا أَوْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ قَالِلِ بْنِ
سَمْعَةَ لَقَضِيْبُ قُرَيْبٍ يَقُولُ مَنِيْبُهُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُنْتُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَّا حَدَّثْتُ بِهِ فَكَرًا لَكَ
تَابَعَهُ شُعْبَةُ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةً أَذْيَنِي

۸۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ
عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَدِ ابْتَدَأَ آدَمُ كَاخْسَنَ مَا أَنْتَ مَا مِنْ
قَوْمٍ آدَمُ الدَّجَالُ لَهُ لَيْلَةٌ كَاخْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ
الْبَيْتِ قَدِ ابْتَدَأَ قَوْمِي نَقَطُ مَا تَرَكْتُ عَلَى رَجُلَيْنِ
أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطْلُوْنَ بِالْبَيْتِ قَالَتْ مَنْ
هَذَا أَقْبَلَ السَّيِّئُ مِنْ مَرْيَمَ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ
قَطِيطٍ عَوْدًا لَعَيْنِ الْبَيْتِ كَا نَهَا عَلَيْهِ عَافِيَةً
قَالَتْ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ السَّيِّئُ الدَّجَالُ

۸۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ حَدَّادٍ
قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْضِي شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى

۸۴۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ رَسُوْلٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَيْسَ بِالسَّيِّئِ وَ

۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ جَرِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ رَسُوْلٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَيْسَ بِالسَّيِّئِ وَ

۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيْدٌ عَنْ

اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے مٹا کہ میں نے سرخ چٹے میں کسی شخص
کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔
میرے بعض دوستوں کا یہ کہ ہے کہ حضرت کے گیسوے
مبارک کا ہے کہ جس کا چمکتے ایسا کہ بیان ہے کہ میرے نبی تھے انہیں
(حضرت) کو میرے شہیدان کرتے ہوئے مٹا اور یہ ہے۔ ان کہتے ہوئے وہ جس نے
شعبہ نے اسی طرح مٹا کر نہ ہوئے کہا کہ ایک گیسو مبارک کانوں کی ایک پہنچتے تھے۔

نافعی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورت خاندان کے پاس مجھے خوب میں ایک
آویں دیکھا یا ایسا کہ رنگ گندمی تھا اور گندمی رنگ کا کوئی آدمی تم نے اتنا نہیں
نہیں دیکھا ہوگا اس کے گیسو تھے ادم سے گیسووں والا کوئی شخص اتنا حسین
نہیں دیکھا ہوگا اس کے گیسو گیسو تھے یعنی اور بالوں سے بالی ایک مبارک۔ وہ
آویں کا سپاہی ہوا تھا یا تو آدمیوں کے کندھوں پر ہوا تھا کہ بیت اللہ کا
طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں
اسلام میں جبریل نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال بالکل گھنگریلائے تھے
وہ اپنی آنکھ سے کانٹا نکال رہا تھا کہ وہ اللہ کی مانند ابھری ہوئی تھی۔ پس میں نے
پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ مسیح و جال ہے۔

قنادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے مبارک آپ کے
کندھوں تک پہنچتے تھے۔

قنادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے اظہر
دوش مبارک تک پہنچتے تھے۔

قنادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے مبارک کے
بارے میں دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے اظہر
بالکل ہوتے تھے اور نہ ہی طرح گھنگریلائے بلکہ ان کے درمیان میں تھے
جو کہیں جا کر گوش ہوتے اور کہیں جا کر دوش۔

قنادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضْلًا يَبْدُونَ لَهُ أَرْبَعَةً مِثْلَهُ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا جَدًّا لَا سَيْطَ :

۸۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَدِيدُ بْنُ حَارِثٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلًا يَبْدُونَ لَهُ أَرْبَعَةً مِثْلَ حَسَنِ الْوَجْهِ كَرُ
أَرْبَعَةً مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطًا لَكْفَيْنِ :

۸۵۱- حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضْلًا يَبْدُونَ لَهُ أَرْبَعَةً مِثْلَهُ وَكَانَ
هَيْشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَيْنِ . قَالَ أَبُو
هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَبُو جَابِرٍ عَبْدُ اللَّهِ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلًا يَبْدُونَ لَهُ أَرْبَعَةً مِثْلَهُ
لَوْ أَرْبَعَةً مِثْلَهُ :

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدُوٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَجَّادٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا النَّبَالَ فَقَالَ: لَا تَكُنَّ
مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَشْهَدْ
قَالَ ذَلِكَ وَنَكَّيْتُهُ قَالَ: إِنَّمَا أَبْرَأَهُمْ فَأَنْظَرُ إِلَى صَاحِبِهِمْ
وَأَمَّا مَوْلَى كَرَجَلٍ أَدَمَ جَعَلًا عَلَى جَمَلٍ آخِرٍ مَخْطُومٍ
يُخْلَبَةُ كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ إِذَا خَدَّكَ فِي الْوَادِي يَلْتَبِي :

بَابُ التَّكْبِيْدِ

۸۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْأَظْهَرِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ خُفَّ
فَلَيْسَ حَلَقٌ وَلَا تَشَهَّرُ إِلَّا لَتَدْبِيْدٍ . وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَقُولُ
لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ :

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پر گوشت تھے اور آپ کے بعد میں
نے ایسا اور کوئی نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک
پر گھنگریالے تھے اور نہ بالکل بیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے ۔

قادر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور دونوں پر گوشت
تھے چہرہ اور اناجین تھا کہ آپ جیسا اند میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ
آپ کے بعد اور آپ کی پھیلیاں گشادہ تھیں ۔

قادر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور
ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر گوشت تھے چہرہ اور
اناجین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا ۔ حضرت انس
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں قدم اور پھیلیاں
پر گوشت تھیں ۔ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبد اللہ
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں پھیلیاں اور
دونوں قدم مبارک پر گوشت تھے ۔ بعد میں ایسا کوئی نہیں دیکھا جو
آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو ۔

عجائب کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
حدیث میں حاضر تھے تو لوگوں نے دعاں کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ
اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا حضرت ابن
عباس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ
نے یہ فرمایا کہ جو حضرت ابوہریرہ کو دیکھتا جاوے وہ اپنے صاحب کو کہے
دیکھ لے اور حضرت موسیٰ کندی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے اور سرخ
اور شہر سولہ ہرنگہ گویا میں انیس دیکھتا ہوں جبکہ وہ دوسری میں آنکر تبلیہ فرمیں
بالوں کو گوند سے جمانا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر
نے فرمایا ۔ جو بالوں کو گوند سے جمانے سے چاہیے کہ حج و
عمرة کے بعد اگر شنگہ داسے اور حالت احرام کی مشابہت نہ
کرے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو بال جمانے دیکھا ہے ۔

٨٥٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ مُوسَى وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَبْدَأُ يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُكَ عَلَى هَذَا أَنْ تَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
٨٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ النَّاسُ يَكْفُرُونَ بِكَ وَأَنْتَ أَهْلُ الْبَيْتِ
مِنْ عَمَلِكَ؟ قَالَ رَفِئْتُ بَدَنُكَ رَأَيْتُ قُلُودَكَ هَذِي
فَلَا جِدَّ حَتَّى أَعْبُدَ

بِأَمْرِ الْقَدَرِ :

٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ مَوَاقِفَهُ أَهْلَ الْكِتَابِ فِيهِ الْقُرْآنُ يُؤَمُّ
فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَكُونُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ
الْمُسْلِمُونَ يَتَمَكَّنُونَ رُءُوسَهُمْ قَسَدًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَا هَيْبَتَهُ ثُمَّ قَرَأَ بَعْدَهُ ۝

٨٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ
قَالَ لَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَكَا فِي النَّظَرِ لِي وَيَصِيبُ
الْيَتِيمَ فِي مَفَارِئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُجْدِرٌ
تَحَاكَّ عَبْدُ اللَّهِ فِي عَفْرِائِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوند سے بال جاکر یوں تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے : یہ میں تیرے لئے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لئے حاضر ہوں میں تیرے لئے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لئے حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی تیرا کوئی شریک نہیں، ان سے زیادہ کلمات نہیں کیے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجہ نبویہ کو مکہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرؓ کا احرام کھولی تھا لیکن آپؐ نے اٹھالے؟ عمرؓ کا احرام نہیں کھولا تھا کیونکہ آپؐ کے ہاتھ بالوں کو گوند سے چھایا ہوا ہے اور اپنی قرآن کو بائیں چٹائی پر لٹایا ہے لہذا جب تک قرآن نہ کہوں میں احرام نہیں کھول سکتا۔

ماہنامہ نکل

جلید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایسے
کام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے متعلق کوئی حکم
نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو شکاتے جب کہ
مشرکین ہانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گیسوے مبارک کو شکایا کرتے ایسی
پیر ہانگ نکالتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ گو یا میں اب بھی نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگوں میں خود خنجر وارپ ٹھک
دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عید اللہ بن رجاء
نے مغفرق النبی کہا ہے

اہل محبت کی یہی تو پہچان ہے کہ وہ ہمد وقت محبوب کی یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ دل میں یاد ہے تو محبوب کی زبان پر ذکر ہے۔ محبوب کا قمر یغنی ہیں تو محبوب کی۔ اُسے پیار ہے تو محبوب کے پیاروں سے، اُسے مدارت ہوئی ہے تو محبوب کے دشمنوں سے۔ غرضیکہ وہ اپنے محبوب کا دیرانہ اور شہ جال محبوب کا پروانہ بن جاتا ہے۔ محبوب کا شہنشاہ و جال اُس کی نگاہوں میں سما جاتا ہے، محبوب کا تصور اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ محبوب نامی ہی۔ محبوب کی محسوس ہوتا ہے کہ نگاہوں کے ملنے سے

جیسے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالک کی چمک کو اب میں دیکھ رہی ہوں یا جیسے اس جلد کی حدیث ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۲۰ اور ۲۰۳۳ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! حقیت یہ ہے کہ خالق عالم نے اپنے محبوب کو دنیا ہی ایسا صاحب جمال و کمال ہے کہ ان کے اعضاء مندرجہ اولہ سر اپانے اقدس کا خیال آتے ہی آج بھی اہل محبت کے لئے مسرت یوں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے لگتے ہیں :-

مصلیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شیخ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرسِ درازِ خشم ہیں	اُس سترِ راجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃِ اقتدار میں مطلعِ انفجر حق	مالک کی استقامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ملتے شفاعت کا سہارا	اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے چہرے کو کھراب کبھی نہیں	اُن جھوٹوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
چاند سے مزید تاباں درخشاں درود	نمک آگیںِ مباحثت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا	اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ مری سے پہلے کوئی	آنکھ والوں کی جست پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کا شرم دیا پر درود	اونچی بچی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
قدر و نزدیکی کے سننے والے وہ کان	کانِ اجلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
اُن کے حد کی سہولت پہ بے حد درود	اُن کے قد کی مشاقت پہ لاکھوں سلام
قد بے سایہ کے سایہ مرصعت	ظہنِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان میں کو سب کچھ کی گنجی کبیس	اس کی نافذِ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لپٹے جہڑیں فرد کے	اُن تاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
پلی پٹی کی قدس کی پتیاں	اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہیں پیش	اُس مجسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
وہ دعائیں کا جرنِ بہار یوں	اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود	اُس کے خطبے کی بیعت پہ لاکھوں سلام
جس سے کماری کنوئیں شیرۂ جاں ہیں	اُس زلالِ ملاوت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دِل آرا پھین	سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ریشِ نرشِ متعلیٰ مریم ریشِ دل	بلدۂ سایہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گستاخیوں سے مشک سا	کھترِ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا	چشمہِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق پہنچ سحر کا عرق	اُس کی تپتی بارات پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پر وہ سایہ انگن چڑھ
 اشک باری مڑی مڑی ہر سے دراز
 جس سے تار یک دل جھگڑا نئے گئے
 دوش بر دوش ہے جس سے شانِ خضر
 جس کو بار دو عالم کی پہرہ نہیں
 کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
 ہاتھ جس سے استغاثہ غنی کر دیا
 جس کے ہر خط میں ہے سورج نورِ کرم
 نور کے چشمے بہاؤ، دیا نہیں
 عیدِ شکرِ کائنات کے چمکے ہلال
 رستے آئینہ مسلم پشتِ خضر
 جو اس کو کعبہِ مہمان و دل
 رنج و فکرِ مہمانت پر ارفع درود
 دل سمجھ سے دیا ہے مگر یوں کہلا
 جو کہ عزمِ شفاعت پر کھینچ کر بندھی
 گل جہاں پاک اور جو کی روٹی غذا
 انبیاءِ تہ کریں زانو اُن کے حضور
 ساقِ اصلِ قدم، شاخِ نخلِ کرم
 کھائی قرآن نے خاکِ گزور کی قسم
 اللہ اللہ وہ نیچنے کی پھین
 الزم اُن کے ہر قدم پر لاکھوں درود
 مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رہنا
 مسقطِ جانِ رحمت ہے لاکھوں سلام

گیسو رکھنا

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنے خالہ یعنی اُمّ المؤمنین حضرت حمیرہ بنت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری اور اُس

باب الدواشب
 ۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری اُن کے پاس تھی۔ حضرت
ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات
میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا
ہو گیا اُن کا بیان ہے کہ حضور نے میرے سر کو پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا

عمر بن قحطہ، شمیم، ابوہریرہ نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے
پیشروں کو پکڑ کر یا میرے سر کو پکڑ کر
بال چھوئے بڑے رکھنا۔

نافع مولى عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمائے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال کاٹنے اور چھوڑنے سے منع فرمایا
تاجہ کا بیان ہے کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا کہ قرآن کیا چیز ہے
تو میرا اللہ نے یہ اشارے سے بتایا کہ جیب کے پاس رکھنا یا اجابہ
اور اس جگہ اور اس جگہ بال چھوڑ دے جائیں۔ چنانچہ عید اللہ
ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں اطراف کی جانب اشارہ
کیا۔ عید اللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکے اور لڑکی کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ بچے
میں معلوم کیونکہ بچے کے کا لفظ کہا گیا۔ عید اللہ نے کہا کہ میں
نے دوبارہ پوچھا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گتھی کے بال مونڈنے میں
حرج نہیں لیکن قرآن یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دے جائیں
اور ان کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح ادھر ادھر سے آئے
سر کے بال مونڈنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سر کے کچھ بال مونڈے
جائیں اور کچھ چھوڑ دے جائیں۔

عورت کو اپنے ہاتھ سے شوم کو خوشبو لگانا

تاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ احرام کی حالت میں آپ منی کے اندر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَدَأَ كِبْكَبَةً عَنْهُ
مِنْ مَنَاقِبِهِ بِمَنْزِلَةِ الْخَالِئِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَعَمَتْ
عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَاتَّخَذَ بَيْنَ وَابَتَيْهِ فَبَعَلَنِي مِنْ يَمِينِهِ
۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ هَذَا وَقَالَ بَدَأَ وَابَتَيْهِ أَوْ بَدَأَ سِجِّي ۝
بَادِعُ الْقَدَمِ ۝

۸۶۰- حَدَّثَنَا ابْنُ جَدِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَنِ الْقُرْآنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
قُلْتُ وَمَا الْقَدَمُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ
الصَّبِيُّ وَتَرَكَ لَهُ مَنَاقِبَةً وَهَيْئًا وَهَيْئًا فَأَشَارَ لَنَا
عَبْدُ اللَّهِ إِلَى نَاقِبَتِهِ وَجَانِبِي رَأْسِهِ، يَقُولُ لِعَبِيدِ
اللَّهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ، قَالَ لَا أَدْرِي هَكَذَا قَالَ
الصَّبِيُّ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَأَعَاوَذَنِي فَقَالَ أَمَا الْقَصَّةُ
وَالْقَعْلُ لِلْغُلَامِ فَلَا مَنَاقِبَ لَهَا، وَلَكِنَّ الْقَدَمَ أَنْ يَتَرَكَ
بِنَاقِبَتِهِ شَعْرَ قَلْبِهِ فِي رَأْسِهِ غَيْرَهُ وَكَذَلِكَ شَقَى
لَكَ هَذَا أَوْ هَذَا ۝

۸۶۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُثَنَّى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مَالِكٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا عَنِ الْقَدَمِ ۝

بَادِعُ الْقَدَمِ ۝ تَطْبِيبُ الْمَرَاةِ زَوْجَهَا بِيَدِهَا ۝
۸۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَتَبَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدِي لِخُصْمِهِ، وَطَبَّخْتُهُ عِنْدِي قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ.
باب ۲۵۸ الطَّبْخُ فِي الدَّائِرِ وَالْخَيْطِ ۝
 ۸۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَاطِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ابْنِ الْأَسودِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطْبِئُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْطَبٍ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ
 قَيْصَ الطَّبْخِ فِي رَأْسِهِ وَرَحْنَتِهِ ۝

باب ۲۵۹ الْأُضْطِشَاطُ ۝
 ۸۶۴- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا
 أَكَلَمَ مِنْ حَجَرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَاكِمُ رَأْسَهُ بِأَلْيَدَيْهِ فَقَالَ
 لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَحْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنْ مَا جَعَلَ
 الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْأَبْصَارِ ۝

باب ۲۶۰ تَرْجِيلُ الْحَائِضِ رَوْحَهَا ۝
 ۸۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكُ بْنُ أَبِي شَرَبَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ۝
 ۸۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
 عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَشَكَّ ۝

باب ۲۶۱ التَّرْجِيلُ ۝
 ۸۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو تَوَلَّدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَةُ عَنْ
 أَشْعَثِ بْنِ سَكِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قُرَظٍ عَنْ عَائِشَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ
 الْبَقِيمُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجِيلِهِ وَوَضْرِعِهِ ۝
باب ۲۶۲ مَا يُدْكَرُ فِي الْمِسْكِ ۝

۸۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
 أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تھے یعنی واپس لوٹنے سے پہلے

سر اور دائیں میں خوشبو لگانا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عنبہؓ کو سر دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو مل سکتی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی ٹھک آپ کے سر اقدس اور دائیں مبارک میں پانی

کنکھی کرنا

زہری نے حضرت ابی بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے سوط رخ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کافرانہ انداز کے اندھا کا اندھ بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کسی انداز کے ساتھ اپنا سر مبارک کھجور سے تھپتھپاتا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندھ دیکھ رہے ہو تو میں یہ انداز تمہاری آنکھوں میں چھو دیتا۔ مشک امانت لینا دیکھنے سے پہلے ضرور کیا گیا ہے۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنکھی کرنا

عروہ بن زہیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عنبہؓ کو سر دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنکھی کر دیا کرتی تھی۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام، عروہ بن زہیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

مرد کا سر میں کنکھی کرنا

مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور کنکھی کرتے اور دوسریوں میں دہنی جانب سے حق الامکان استہدا کرنا پسند فرماتے تھے

مشک کے بارے میں

سید بن جب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دوسلم نے فرمایا۔۔۔ نبی آدم کا ہر مل اُن کے اپنے مل ہے
 ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے (خدا کے) لیے ہے اور
 اُن کا بدترین غصہ دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ
 کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

بہترین خوشبو لگانا

مردہ میں زہر کا مہیاں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ
کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی تھی
دستیاب ہوتی تھی
بخود شبلور دہ کرے۔

ثامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کو رو نہیں کیا کرتے تھے اور کب کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کو رو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

عزیز

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، اسہرام کے بغیر اور اسہرام کی حالت میں۔

نچہ تصویر کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

ماتم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گوونے والی عورتوں اور رگدوانے والی عورتوں پر ستر کے بال نوچنے والی عورتوں اور زخموں والی عورتوں کو کشتہ کر دیا۔ ان کی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پراسرار کبریائی میں۔ اللہ مجھے کیا ہوا ہے جو اس پر لعنت شکوہ دین پر نہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں یہ کہ رسول جو کہ نہیں دس اُسے ہے۔

بالوں کو خوشام

حمید بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا
أَجْزِي بِهِ وَلَئِنْ خُلُوتُ فِيهِ الصَّائِمَ أَطِيبَ عِنْدَ اللَّهِ
مِنْ تَرْبِيعِ الْمَسَلِكِ

بِأَدْبِهِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ :

٨٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَكَّانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَانٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَاهُمَا بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ

۵۳۳ من کرمیڈا الطیب :

٨٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا عَدُوَّةُ بْنُ أَبِي
ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَسْبَاطِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَزَعَمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ،

بِأَمْرِكَ الدَّارِ الْيُسْرَى

٨٤١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي قُحَيْفَةَ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْ
عَنْ أَبِي جَرْمُوحٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ
سَمِعَ عُمَرَ وَهُوَ وَالْقَاسِمُ بْنُ خَيْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ
طَبِيعَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَأُ بِدُرِّهِ
فِي حَاجَةِ الْوَدَاعِ لِلْحَيْلِ وَالْإِحْلَامِ :

يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

٨٤٢. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْحُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
اللَّهِ الْوَاسِعَاتِ وَالْمُسْتَوِشَاتِ وَالْمُتَنَبِّهَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْغَيْنِ الْمَغْبِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى
مَا لَيْلَا لَعْنٍ مِّنْ لَّعْنٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَرَفَنِي كِتَابُ اللَّهِ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا

بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

٨٤٣ - نَحْمَدُكَ يَا إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۝

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا خُبَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَسِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ ۚ قَالَ نَافِعٌ أَلَوْشَمٌ فِي اللَّشَّةِ ۝

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ قَدِيمٌ مَخَارِجُ الْمَدَائِنِ أَخْبَرَنَا قَدِيمُهَا فَخَطَبَنَا فَأَخَذَ كَبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا خَيْرًا لِي وَلَا لِمَنْ يَلْبَسُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءُ التُّرْدُ يَعْنِي الْأَوَصِلَةَ فِي الشَّعْرِ ۝

بَابُ الْمُتَنَقِّصَاتِ

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَأَصِلَاتِ وَالْمُتَنَقِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُجْنِ الْفُجْرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْغُوبَ مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ التَّوْحِينَ وَمَا وَجَدْتُ شَيْءًا قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتُ لَقَدْ وَجَدْتُ بِهِ وَمَا أَتَاكَ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَا نَهَاكَ فَعَنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ ۝

بَابُ الْمَوْصُولَةِ ۝

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا خُبَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَسِمَةَ ۝

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَابَلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ رَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لعن اللہ تعالیٰ نہ بال جوڑنے والی، جوڑوانے والی، گودنے والی گودانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ نافع کا قول ہے کہ انوکھ جھڑوں میں جوتا ہے۔

سید بن سائب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرنے کو کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی ہی قرار دیا ہے۔

عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا گودنے والی چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے واغوں کو کشادہ کر دینے والی عورتیں لعنت فرمائی کہ یہ لعنت گودنے والی ہیں۔ ان پر لعنت جوہر القلوب نے کہا ایسا کیوں؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس پر کوئی گمان نہ کر رہا ہوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعنت فرمائی اور اللہ کی قسم میں نے اس سے کبھی نہیں ملے۔ روز بروز وہ بے ہوش ہو گئی تو میں نے اسے بے ہوش کر دیا کہ خطا کا تم کرتے آئے چہاں ہوتا تو ضرور باتیں کہہ دیتا میں بخیر سے ہوں

بال جوڑوانے والی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جوڑوانے والی، گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری پیش کو چھپ

۲۸۷۹۔ ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا گودنے والی چہرے کے بال صاف کرنے والی عورتیں لعنت فرمائی کہ یہ لعنت گودنے والی ہیں۔ ان پر لعنت جوہر القلوب نے کہا ایسا کیوں؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس پر کوئی گمان نہ کر رہا ہوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعنت فرمائی اور اللہ کی قسم میں نے اس سے کبھی نہیں ملے۔ روز بروز وہ بے ہوش ہو گئی تو میں نے اسے بے ہوش کر دیا کہ خطا کا تم کرتے آئے چہاں ہوتا تو ضرور باتیں کہہ دیتا میں بخیر سے ہوں

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَيْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصِيَّةُ فَأَمَرَ
شَعْبَةَ وَأَوَّلِي زَوْجَتَهَا أَفَاصِلُ فَبَنِي فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ
الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ +

۸۸۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَوْلَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هُفَا بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا مَوْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوَائِي
وَالْمَوْتُ كَيْفَ وَالْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ يَعْنِي لَعَنَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

۸۸۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَوْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا سُبَيْحَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ
وَالْمَوْصِلَاتِ وَالْمُعْتَصِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ
الْمُعْتَصِمَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لَا لَعْنُ مِنْ لَعْنَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَرَفَ فِي كَيْتِ يَدِ اللَّهِ +

۵۳۹) الْوَأَصِلَةُ +

۸۸۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبُ
حَقٌّ وَتَمَنَّى عَنِ الْوَلِيمِ +

۸۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ
حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ قَالَ وَكَذَرْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَابِسٍ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ
حَدِيثِ مَنْصُورٍ +

۸۸۶- حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَجِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي
فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَمَنِّي
الْكَلْبِ وَتَمَنِّي الْكَلْبِ وَالْزَيْلِ وَمَوْصِلِهِ

الکلی جس کے باعث اس کے بال جھڑ گئے جو کہ میں نے اس کا نکاح
کر دیا ہے لہذا کیا میں اس کے بال جوڑ دوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال
جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہنے
گھڑانے والی ، بال جوڑنے والی اور بال جوڑوانے والی
عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان
پر لعنت کی ہے ۔

ابراہیم بن مہدی نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑنے والی ،
جوڑانے والی چربے کے بال صاف کرنے والی اور جوڑوانے والی کے لئے
دانتوں کو کشادہ کر دینے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی
پیدا کردہ مخلوق میں اور مجھے کیا ہوا جو اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے ۔

جوڑنے والی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے جوڑنے
سے منع فرمایا ہے ۔

ابن ہشام ، ابن ہدی ، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ
بن عباس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور ، ابراہیم ، علقمہ نے
حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں
نے حدیث منصور کی طرح اسے ام یعقوب سے اور انہوں نے حضرت
عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے ۔

عون بن ابی حنفیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ابو ہریرہ
کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
خون اور کتے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے
منع فرمایا ، علاوہ بریں جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر

وَأَلْبَسَهُ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ ۖ

بِأَلْبَسَهُ الْمُسْتَوِشِمَةَ ۖ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي أُرَى عَذَابَ يَأْتِي فِي نَفْسِهِمْ فَقَالَ: أَلْبَسَهُ اللَّهُ مِنْ سَمْعِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْشِمَةِ؛ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ؛ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَسْتَوِشِمَنَّ ۖ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَوَّيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ وَأَلْبَسَهُ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ ۖ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُبَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ وَالْمُسْتَوِشِمَاتِ وَالْمُتَغَلِّمَاتِ لِلْعَيْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لَيْ لَا لَعْنٌ مِّنْ لَعْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۖ

بِأَلْبَسَهُ النَّصَاوِيْدَ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ الْمَدَنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَصَاوِيْدٌ وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ۖ

بِأَلْبَسَهُ عَذَابَ الْمَصْصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ

بِسْتِ زَمَانٍ مَّكَدُوَانِے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر کو یہ سگنے لگا دیا۔ میں نے اس خصال کی قسم دیا کہ میں نے اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کبھی نہ سنا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو عرض گزار کیا: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ فرمایا کہ تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی مکدوانے۔

تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جودنے والی، جودانے والی، گودنے والی اور مکدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

علقہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی مکدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کٹا دیکر دینے والی پر لعنت فرمائی کیونکہ اللہ کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ مجھے کیا ہے جو میں اس پر لعنت دیکروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

تصویر میں رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ یونس، ابن شہاب، جہید اللہ، ابن عباس، حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح سنا ہے۔

قیامت کے روز تصویر بنادوانے کو سخت عذاب ہوگا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ قُسَيْبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَنْ مَسْرُوفٍ فِي ذَا رَيْسَارِ
بْنِ عَبْدِ قَدَارٍ فِي صَفْتِهِ قَبَائِلُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ
أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ :

مفسرین صبح کا بیان ہے کہ ہم مسروق کیسیا اللہ یا بنی کے گھر
میں تھے تو انہوں نے گھر کے سامنے میں تصویریں رکھیں تو فرمایا کہ میں نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز تمام
لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

نوٹ : یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۹۲، ۱۰۴۲، ۹۰۳، ۲۴۰۲ اور ۲۴۰۳ میں بھی موجود ہے۔ مصوری ہی بت پرستی کا چشمہ
ہے۔ احادیث مطہرہ کے مطابق قیامت میں سب سے سخت عذاب مصوری کو ہوگا۔ ان سے اپنی بنائی ہوئی تصویریں میں جان ڈالنے کے
لیے کہا جائے گا۔ غلاب ہے کہ یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ کسی میں جان ڈالنا یہ تو صرف اللہ رب العزت ہی کے بقدر قدرت میں ہے۔ بعد
چرکہ اللہ تعالیٰ کا ملکہ مقابل بتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت ناراض ہوگا جس کی خبر اس کے محبوب نے سنائی ہوئی ہے۔
آج کے سائنسی دور میں تصویر کشی نے بہت ترقی کی ہوئی ہے۔ یہ سنت پر مبنی عروج پر ہے۔ کتنے ہی علماء اور مشائخ کرام
نفق شوق سے تصویر پر کھنچتے ہیں اور جانتے ہیں کہ کسی اخبار میں نمایاں طور پر ان کی تصویریں آجائیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ جہاں
تصویر کھینچنا مہر ہے وہاں تصویر کھینچنا بھی گناہ ہے۔ علمائے کرم ہی خلاف شرع محرکات کے راستے میں متہم کنندہ بن کر کھینچنے
لیکن آج کل جب اکثر علماء بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گئے تو اس بیماری کے پھیلنے میں کوئی رکاوٹ ہی نہ رہی۔ آج یہ فتنہ ایک بھڑے
ہوئے سیلاب کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

زہنی مباحث کے باعث تم بالائے ستم یہ کہہ دو کہ تصویریں فیض اللہ مولات کا حصہ بن گئی ہیں۔ وہ دیر اور ہر عورت کی تصویریں
اخباروں اور رسالوں میں ناچنے لگنے والی عورتوں کی تصاویر ہی تصاویر اور اکثر ایسے انداز میں کہ دین و دیانت اور تقویٰ و طہارت کے
خبریں ہیں آگ لگا دیتی ہیں۔ اس آگ کو مہر کاٹنے والے تو عرب بھاگ دھڑک رہے ہیں۔ ہر گلی کو چھ اندھ گھر میں بیچ چلا رہے ہیں لیکن
ہیں آگ کو بجھانے والا ایک بھی نہیں اٹھتا۔ ملت اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے لیکن اس ستم ظریفی پر آنسو بہانے والا اور اس درد کا
علاج کار نے والا اس بھڑے ہوئے سیلاب کا دم مٹانے والا ایک بھی مرد میدان سامنے نہیں آتا۔ اسی پر تو شام مشرق یوں ترس کر کان
ہوئے تھے۔

متابع دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر اور کافر کا غرور خون ریز سے ساقی

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ عَمِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبُذُنَ يَصْنَعُونَ هَذَا وَالصُّوْرَ
يَعْدَبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ أَجِزُوا مَا خَلَقْتُمْ :

ہاتف نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ
ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے روز انہیں عذاب دیا جائے گا
اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان
میں جان ڈالو۔

تصویریں توڑ دینا

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

بَابُ نَقْصِ الصُّوْرِ
۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنَّ يَتَرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا مِنْهُ تَصَالَيْتُ لَأَكَلْتُ
نَفْسَهُ ۖ

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ أَبِي كَالْبَيْتَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مَصُورًا يُصَوِّرُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَ
مَنْ أَطْلَعُ مِنْ ذَهَبٍ يَخْلُقُ كَخَلْقِ فَتَبِخُلُقُوا
حَبَّةً وَتَبِخُلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا تَوْرَةً مِنْ قَامِرٍ فَضَلَّ
بِئَايِهِ حَتَّى بَلَغَ رِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ
مُسْتَهْجِي الْجَلْبِيَّةِ ۖ

بَابُ مَا وَطِئَ مِنَ النَّصَاوِيرِ ۖ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا
بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلَ مِنْهُ۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَكَدَّ سَتْرُوتُ بِقِيَامٍ قِي عَلَى مَهْلُوقٍ
فِي فِيهَا تَأْخِيلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَتَكَهُ وَقَالَ: اسْتَدَّ النَّاسُ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ
يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللهِ، قَالَتْ فَجَعَلَنَاهُ وَسَادَةً أَوْ
وَسَادَتَيْنِ ۖ

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَوَلَعَتْ دُرُوكًا فِيهِ
تَأْخِيلٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أُنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ
أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ۖ
بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقَعُودَ عَلَى

تعالے غنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم اپنے کا شانہ اقداس کے اندر
تصویر دلاں کوئی چھوڑ نہ چھوڑنے لگے اُسے ٹوڑ
چھوڑ کر پھینک دیتے تھے۔

ابو زرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مدینہ
منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے مکان کے اوپر ایک معبود
کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے ہر افلاک کو ان
جزیری قاقوز جیسی بنائے کل پڑے تو چاہیے کہ ایک دانہ نگر دکھاؤ اور چاہیے
کہ ایک زندہ ہی بنا کر دکھاؤ۔ پھر انہوں نے (وضو کے لئے) پانی کا ایک
برتن منگوا یا اور اپنے ہاتھ بٹل تک دھوئے میں عرض گزار ہوا کہ اُسے
حضرت ابو ہریرہ ابیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میں زبور میں نے کی انتہا تک دھوٹا ہوں۔

جو تصویریں کچھائے یا الٹا کئے

عبد الرحمن بن قاسم کا بیان ہے کہ میں نے افضل ان دنوں مدینہ
منورہ میں کوئی اور نہ تھا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں
نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے
تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو ہنسنا
کر پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسانوں سے سخت
عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیس چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت
عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُس کا ایک ٹکڑا یاد دیکھے بنایا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں
نے ایک پردہ لٹکایا جو تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے
حکم دیا کہ اُسے تاروں میں لٹکائیے تاکہ وہ انہوں میں اور نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے

جو تصویریں پھینکتا یا الٹا کرے

الصُّورَةُ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاشِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَشَارَتْ بِمِرْقَةٍ فِيهَا نَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَابِ فَكَوَّيَهَا خَلَّ فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هَذِهِ الصُّورَةُ؟ قُلْتُ لِيُجَلِّسَ عَلَيْهَا وَتُؤَمِّدَهَا قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَجْعَلُوا مَا خَلَقْنَاكُمْ فِيهِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ

قاسم بن قسطنطین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی نے ایک گندھریل میں سے تصویریں نکالیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو گئے اور انہیں داخل نہ ہونے میں عرض گزار ہوئی کہ جو میں نے نکال دیا اس کے اللہ کی بارگاہ میں تائب ہوتی ہوں۔ فرمایا کہ یہ گندھریا کس سے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے پیچھے اور ایک گاندھے کیلئے جس پر ایک ان تصویروں کے تیلے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

نوٹ: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۰۰ اور ۹۰۱ میں بھی موجود ہے۔ آج کل بے راہ مدی کے باعث گھروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ تصاویر کو موزن کر کے ٹھکانا نیز دفاتر اور سرکاری عمارتوں میں سیاسی رہنماؤں کی تصاویر آویزاں کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ انجمنیات تصاویر سے بھر پور، دروازوں پر تصاویر حتیٰ کہ مصنوعات پر تصاویر اور خصوصاً عورتوں کی تصویریں گھر پر سے توڑ کر انجمنیات میں شائع کرنا معمول بن گیا ہے۔ اس زمینی آوارگی کے غلات ملت کے کبھی خیر خواہ کی خوش زبان نہیں کھلتی۔ کوئی نہیں کہتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کہوں ہو رہا ہے؟ اس کے نتائج سب کی آنکھوں کے سامنے تیرتے پھرتے ہیں۔ خیرین دین دایمان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اطلاق مالیہ کا چہرہ جھٹکن گیا ہے۔ جیسا کہ دامن تار تار ہو چکا ہے۔ غیرت سربانہ میلان ہو رہی ہے لیکن اس پھوٹے ہونے کیلئے اب کے سامنے جہد باندھنے والا کوئی غیرت مند ملنے نہیں آتا۔ کیا یہ ایسی قوم کا کردار ہے جو پروردگار عالم کی کتاب اور اس کے محبوب کے طریقے کو اپنا نا بلکہ حیات مانہتی ہے؟

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَالِبٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُرَيْدٌ كَيْفَ أَشْكِي زَيْدًا قَعْدَنَاهُ فَزَادَ عَلَيَّ بَابَهُ سِتْرًا فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ زَيْدٌ قَائِمٌ بِمُؤْمَنَةٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَحْبُرْ نَارَ زَيْدٍ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْآوَلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِنْ لَمْ يَمُتْ فِي تَوْبَةٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي حَذَّافَةَ جَبْرِ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ

زید بن خالد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ جو کہ خلیفہ ابوبکر میں دانا نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو تو بڑا برا ہے کہ جو چیزیں اللہ کے پیچھے لے کر تو ہم ان کو جہالت کے لئے لے گئے۔ دیکھا کہ اللہ کے رسول سے کہہ رہے ہیں کہ تصویر: ابو بکرؓ نے حضرت حق محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پروردگار کے کوہ کی آریزے میں چھپنے سے ہمیں تصویر کے بارے میں بتایا نہیں تھا، علید اللہ نے کہا کہ کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقشہ کو مستثنیٰ کیا تھا؟ ابن وحب، عمر و یحییٰ ابن ابی الحارث، یحییٰ، ہشیر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
بَاب ۵ كَرَاهِيَةُ الصَّلَاةِ فِي النَّصَاوِيدِ
۸۹۹- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَمْدَانُ بْنُ يَرْبُوعٍ عَنْ
أَسَمِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَدَامَ لِعَاقِشَةَ سَتَرْتُ
بِهِ جَانِبِي بَيْنَهُمَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيْطَلِي عَيْنِي فَإِنَّهُ لَا تَدْرِي تَصَاوِيرُكَ تَعْرِضُ لِي فِي
صَلَاتِي.

بَاب ۶ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا
فِيهِ صُورَةٌ.

۹۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَا عَبْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلَ
فَدَرَأَتْ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكَرَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَبَّلَهُ
فَسَكَرَ الْيَوْمَ وَحَدَّثَنَا فَقَالَ لَهُ إِنْ لَمْ تَدْخُلْ بَيْتًا
فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ.

بَاب ۷ مَنْ كَفَرَ بِدُخُلِ بَيْتٍ فِيهِ صُورَةٌ
۹۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
نَدَّيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا
اشْتَرَتْ بُعْرَةَ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا نَظَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ
فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْتَوْبُ إِلَى
اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَدْبَسْتُ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ
الْبُعْرَةِ؟ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُؤْتِيَهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَصْبَحَ
هَذَا الْعَارِ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَخَلَ لَهْفٌ
بَعِيرٌ أَمْ سَلْتَهُ؟ قَالَ: إِنْ أَنْبَيْتُ الَّذِي فِيهِ

اسی طرح روایت کی ہے۔
نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی
عبد العزیز بن حبیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس
کے ایک جانب صحن کا پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اسے ہٹا دو
کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں صبر سے ملتے
ہوتی ہیں۔

تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ
السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا۔ لیکن اُن کے گھر
میں درجہ کوئی توہید بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔
چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے اور بوقت ملاقات اُن سے شکایت
کی کہ وقت مقررہ پر کیوں نہ آئے؟ حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں
عرض گزار ہوئے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر
یا کتا ہو۔

جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک
گدا خرید جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔
میں نے آپ کے چہرہ اللہ پر کرامت کے آثار دیکھ لئے۔ عرض گزار ہوئیں
کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی جانب تائب ہوتی ہوں
مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا؟ فرمایا کہ اس گندے کا کیا حال ہے؟ عرض
کی کہ میں نے اسے آپ کے بیٹھے اور چمکاتے کیلے خرید لیا ہے۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں
کو قیامت کے روز غلاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کہ جو چیزیں تم نے
بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ وہ گھر جس کے اندر تصویر ہو اس میں

النَّصُورَ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَايِكَةُ ۖ

بَابُ ۹۰۲ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ ۖ

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ حَدَّثَنَا سَعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَجَّافَةَ عَنْ أَبِي سُرَيْمَةَ إِشْتَرَى غُلَامًا حَبَا مَا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَمَنِ الدَّامِ وَتَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ النَّبِيِّ وَلَعَنَ أَكْلَ الدِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَالْوَشْيَةَ وَالْمُتَوَشَّيَةَ وَالْمُصَوِّرَ ۖ

بَابُ ۹۰۳ مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يُلْفَخَ فِيهَا الدُّوْحُ وَلَيْسَ بِهَا فِخْرٌ ۖ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّظَرَ بْنَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَدْرُكُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُرِّي فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يُلْفَخَ فِيهَا الدُّوْحُ وَلَيْسَ بِهَا فِخْرٌ ۖ

بَابُ ۹۰۴ الْإِزِيدَةُ عَلَى الدَّائِبَةِ ۖ

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي سَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى لُكَاثٍ عَلَيْهِ قَطِيفٌ ثَقِيلٌ كَتَبَ وَأَرْخَفَ أَبُو سَامَةَ وَرَأَاهُ ۖ

بَابُ ۹۰۵ الْكَلْبُ كَتَبَ عَلَى الدَّائِبَةِ ۖ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أَغِيلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا مِنْ يَدَيْهِ وَأَخْرَجَ خَلْفَهُ ۖ

رجعت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

جس نے مصوِّر پر لعنت کی

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدو جو حجام تھا لو اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور گتے کی قیمت لینے اور رزاق کی کمانی کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز سود کھانے والے، سود کھلانے والے، گودنے والی، بالوں کو جوڑنے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

مصوِّر سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں

روح پھونک

قادر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا چنانچہ لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیے بغیر نہیں جواب دے رہے تھے یہاں تک کہ ان سے تصویر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے روز اسے چھوڑ کر دیا جائے گا کہ اس میں جان ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا۔

خسی کے تھکے سواری پر بیٹھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدے پر سوار ہوئے جس پر فخر کی بن ہوئی چادر بڑی ہوئی تھی اور آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچے بٹھالیا۔

ایک جانور پر مین آدمیوں کا سوار ہونا

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لڑکا کعب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھینچ کر نظر کرنے کے لئے تو بنی عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کے استقبال کو نکلے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچے بٹھالیا۔

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت کے آگے منہ نہ دیکھتا ہے ورنہ زیادہ حق دار مالک ہے۔
 القرب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے صاحب نے ذکر ہوا کہ سوامی
 برہمن آدمیوں کا شیٹنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے قرآن کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قسم
 کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتائیے کہ ان میں سے
 کونسا اور اچھا کون ہے۔

مضمون کا محضرت معارف کو اپنے لیے مجھے بھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صحابی پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز میرے اور حضور کے درمیان پلان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز خالص نہ تھی۔ ارشاد فرمایا:۔ اسے معاذ اب میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت کے لئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر حضورؐ نے میرے چلتے کے بعد فرمایا:۔ اسے معاذ اب میں نے عرض کیا کہ رسول خدا کی خدمت کیلئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر حضورؐ نے دو مرتبے کے بعد ارشاد فرمایا:۔ اسے معاذ اب میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر حضورؐ نے دو مرتبے کے بعد کہا:۔ اسے معاذ بن جبل نے عرض کیا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ بندہ کام کریں؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں، خواہ اگر اللہ کی عبادت کر رہے ہو کہ انہیں غلام نہ دے۔

سواری پر عورت کا سروے کے مجھے ملتا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے بڑا بگڑا ملاقات کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کو فراموش کر دیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کو فراموش نہیں کیا ہے بلکہ میں نے ان کے چہرے کو فراموش کر دیا ہے۔

بَابُ ٥٥ حَمْلُ صَاحِبِ الدَّائِنَةِ عَلَيْهِ
بَيْنَ يَدَيْهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّائِنَةِ
أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّائِنَةِ إِذَا كَانَ يَأْذَنُ لَهُ.
٩٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّوَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ ذَكْرِانٍ الثَّلَاثَةُ
عِنْدَ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَفَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قَوْمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَالْفَضْلُ خَلْفَهُ، أَوْ قَوْمٌ خَلْفَهُ وَالْقَصْدُ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَالْمِثْلُ شَرٌّ أَوْ أَيْسَرُ خَيْرٌ.

△△△

٩٠٢ - بَحَدَّثَنَا هَدَّابَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَاشِمٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَرِيفُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا
أُخْرَةُ الدَّحِيلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لِنَبِيِّكَ رَسُولُ
اللَّهِ وَسَعْدُ يَلِكُ ثَمَّ سَارِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ
قُلْتُ لِنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلِكُ، ثُمَّ سَارِ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لِنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلِكُ
قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ؟ أَنُيَعِدُوهُ
وَلَا يُفْرِغُوا بِهِ شَيْئًا ثَمَّ سَارِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ يَا
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قُلْتُ لِنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلِكُ،
فَقَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْإِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا أَعْلَوْدُ
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقَّ الْإِبَادِ عَلَى اللَّهِ
أَنُكَا يَعْبُدُهُ؟

بِأَفْهِهِ يُرْدَفِ الْمَرْءُ حَلْفَ الرَّجُلِ

٩٠٨. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُكُبَةُ أَخْبَرَنِي
يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكَرْنَا حِينَ بَرَأَ إِلَى كَدُوفٍ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَزَمَتْ النَّاقَةُ
فَقُلْتُ الْمَرْأَةُ فَكُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا أُمَّكُمْ، فَشَدَّ دُبَّ الرَّحْلِ وَدَرَكَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْسَرَأَى
الْمَدِينَةَ قَالَ: أَيُّبُونَ تَابُوتُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّينَا
حَامِدُونَ

بَابُ الْإِسْتِيفَاءِ وَوَضْعِ الْبِخْلِ
عَلَى الْكَافِرِ

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
بُتَّ سَعْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ نُمَيْرٍ
عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَلَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْبُطُجُ فِي الْمَسْجِدِ رَأْفَعًا حُدًى رَجَعِيَّةً عَلَى
الْكَافِرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَدَبِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا
الْأَنْبِيَاءَ بِأَدَبِهِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ ابْنُ أَبِي عَدْرٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ
الشَّيْبَانِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَدَمُ
بَيْتِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى
قَوْلِهِمَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ يَقْرَأُ لَوْلَا الدِّينُ قَالَ ثُمَّ أَيُّ
قَالَ أَلِيحَمُّهُ دَفِي سَمِعُوا اللَّهَ فَكَانَ حَتَّى يَهْتَدِيَ وَتَوَلَّى
لَا تُكَلِّمُهُ كَلَامًا فِي

تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک
نزدیک مطہرہ آپ کے پیچھے چلی ہوئی تھیں کہ انوشی پہنچی تو میں چلا گیا کہ موت
عورت۔ پھر میں اتر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے
سواری کو گھس دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سوار ہو گئے۔ جب ہم نزدیک آپ پہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا
تو آپ نے کہا: ہم واپس لوٹنے والے، تو بے کمر نے
والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا
بیان کرنے والے۔

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

عباد بن نُمَیر نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد
میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک پیر اٹھا کر
دوسرے پر رکھ لیا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ایمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

أَدَبُ كَابِيَانِ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی
کرنے کی وصیت فرمائی

ابو عمرو شیبانی کا بیان ہے کہ میں اس گھر والے نے بتایا
اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب اپنے
ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے دیکھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز
اپنے وقت پر پڑھنا، عرض کی کہ چہ کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی
کونا عرض کر رہا ہوں کہ چہ کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ان کو یہ
ہے کہ مجھ سے آپ نے یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اعدا پر چھتا تو
آپ مزید بتا رہے۔

باب ۵۵۵ من احق الناس بحسن الصحبة
 ۹۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْقُعْقَاءِ بْنِ شُبْرَمَةَ عَنْ أَبِي سُرَّاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحَسَنِ مَعَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، وَقَالَ ابْنُ شُبْرَمَةَ: وَيَحْيَى بْنُ أَبِي يُوَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَشُكَّةٌ:

باب ۵۵۶ لا يجاهدكم إلا بالدين
 ۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا حَدَّثَنَا حَنْبَلٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِهِمَا فَجَاهِدْ:

باب ۵۵۷ لا يسيب الرجل والديه
 ۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَارِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ كَيْسَبُ أَبَاةٍ وَيَسُبُّ أُمَّةً:

باب ۵۵۸ إجابة دعاء من بكى والديه
 ۹۱۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَشَلَّشْتُ نَفْرِي نَاشُونَ أَخَذَهُمْ

حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق کون سے
 ابو زرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے جن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ باری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے۔ اس طرح ابن شبرمہ، یحییٰ بن ابی یویب نے ابو زرعہ سے روایت کی ہے۔

والدین فی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے
 مسدد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حلیب بن الوثابت۔ محمد بن کثیر، سفیان، حلیب، ابوالعباس۔ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو ان کی خدمت کرو۔ یہی تمہارا جہاد ہے۔

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اب بیت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ حدیث کتب گیا کہ کوئی اپنے والدین پر کہیں طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دے تب اسے تو وہ اس کے باپ اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آگیا چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہو کر رہ گئے چنانچہ

الْمَطَرُ فَمَا أَتَى إِلَى غَايَةِ الْجَبَلِ قَاتِلَتْ عَلَى قَبْرِ
غَارِهِمْ حَتَّى رَأَتْ مِنَ الْجَبَلِ فَاطَمَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالَ أَعْمَلْتُمْ هَاهُنَا اللَّهُ صَالِحَةً فَادْعُوا
اللَّهَ بِهَا لَعَلَّه يَفْدِيهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّكَ
كَانَ لِي وَالِدَانِ سَيِّئَانِ كَيْدَانِ وَلِي هَيْبَتُهُ وَسَكَرَ
كُنْتُ أَرْغَى عَلَيْهِمْ فَأَذَارُحْتُ عَلَيْهِمْ فَخَلَيْتُ بَدَأْتُ
بِوَالِدِي أَسْقَمَ هُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاعَى فِي الشَّجَرِ
فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَسَيْدْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَخَلَيْتُ
كَمَا كُنْتُ أَحْلَبُ فَخَلَيْتُ بِأُولَئِكَ فَفُتِمْتُ عِنْدَ
لَهُ دُوسِرًا أَكْثَرُ أَنْ أَدْفِنُهُمَا مِنْ تَرْكِهِمَا وَأَكْثَرُ
أَنْ أَبْنَى بِالْقَبْرِ قَبْلَهُمَا وَالْقَبْرُ يَنْقُصُ عَوْنُ
عِنْدَ قَدْ نَزَلَ فَخَرَّ بَدَلُ ذَلِكَ دَابِي دَدَانَهُمْ حَتَّى حَلَمَ
الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِي فَعَلْتُ ذَلِكَ أَبْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَأَفْرَجْ لَنَا فَرَجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ
اللَّهُ لَهُمْ فَرَجَةً حَتَّى يَدُونَ مِنْهَا السَّمَاءَ - وَقَالَ
الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ كَانَتْ لِي بَيْتٌ جَمَّ أَحِبَّهَا كَأَشَدِّ
مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ الْبَيْتَ أَمَّ فَعَلَيْتُ لَيْلَهَا نَفْسَهَا
فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَجَّيْتُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَمُّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ وَلَا تَقْفِرِ
الْحَنَانُ فَعَمْتُ عَنْهَا أَثَرَهُمْ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أُنِيتُ
قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ أَبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرَجْ لَنَا مِنْهَا
فَفَرَجَ لَهُمْ فَرَجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ
مُسْتَأْجَرْتُ رَجُلًا يَتَرَقَّى أُرِي فَلَمَّا قَفَضَ حَتَّى
قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتَ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ
فَدَخِبَ عَنْهُ فَلَمَّا زِلْ أَنْزَعَهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ
بَعْدَ ذَلِكَ عَمَّهَا كَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُبْنِي
وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَأَيْتُهَا
فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْرَأْنِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْرَأُ

وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے قصص رضائے اہل
کے لئے کیا جو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو مثلاً یہ شکل آگاہ
ہو جائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ میرے والدین نذر تھے
اور اتنا ہی بڑھائی شکر کو پہنچے جوئے تھے نیز میرے چچا چھوٹے بچے بھی تھے
میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میرا خاں کو وہاں بوسا تو بکریاں نہ
اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلاؤں گا اگر اللہ ایک سال تک چنگل میں رہے
یا نکلا اور خاں کو دیکھو وہاں بوسا تھا۔ وہ اس وقت سوچے تھے میں حسب معمول دودھ
لیکھاں دلوں کے سر لے آؤں گا اور میں نے کھنڈ سے بیلہ لے کر اپنا نیک اور پورا
کو ان سے پہلے پلا دیتا ہوں مجھے اچھا لگا تھا کہ بچے میرے قدموں کے پاس رو
پست لگاتے تھے۔ حالانکہ میں ہنسے تک میری اندام کی ہی حالت رہی۔ اللہ تعالیٰ
نے اگر میں نے اس کام میں تیری رضا کی تھی تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
تو دیکھیں پس اللہ تعالیٰ نے اسے حق اسامہ لایا کہ اس میں انہیں آسمان نظر
لے لگا۔ وہ جڑے کہا: اللہ میری ایک چھانڈا رہی جس میں بیت نیاں
جست کرتا تھا جتنی کوئی آدمی کسی عورت سے کرتا ہو گا میں نے اس سے اپنی بولی
خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کیے انکار کیا جب تک اسے سو
دینار نہ دوں میں نے دودھ و سوپ شرو و کر دی یہاں تک کہ سو دینار جمع
کر لیے ہیں انہیں لیکر اس کے پاس گیا جب میں اسکی دوزوں ٹانگوں کے درمیان
بیٹ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بعد اللہ سے ڈرو اور اگر میری ہر کوئی کھولیں میں
اس کے پاس پہلا آیا۔ اے اللہ اگر میں نے ایسا معصیتمیری رضا کی تھی تو جیسا
اس شکل کو آسان فرما دے پس چٹن ٹھوڑی سی اور بیت کلی جیسے کہ کہا۔
اے اللہ بیشک میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لیا تھا کہ ایک فرقہ چلا
دو لگا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں مزدوری
اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میری اس چھانڈا گیا پس میں
ان کے ساتھ برابر کا شکار کی کرتا رہا یہاں تک کہ لٹے سے کئی ٹائیں خریدیں
اور چراہر رکھ دیا۔ عاقبت بعد وہ میری پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو اور
پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا ان ٹائیں اور چراہر۔ اسکی
طرف جائزہ حسب تہا مال ہے اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ
خلاق نہ کرو جس نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ خلاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ
اپنی ٹائیں اور چراہر دالے جاؤ پس وہ انہیں لے کر پہلا گیا۔ پس تو جہت

ہے۔ اگر میں نے یہ عرض تیری رضا کے لئے کیا تو جتنا راستہ بند ہو گیا
مے اُسے کھولا، دے۔ ایس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے

یہ وہ پتھر تھا جس پر والدین کی ناقصاتی کی جبرگت گناہ ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے نیز عام ضرورت کی چیزیں خریدنے اور بیچنے کو نہ حرام ٹھکرانے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے تمہارے لئے بیکار ٹھکرانے کو ہموار کی وصیت اور مال منافع کرنے کو پسند کیا ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کبیرہ نہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اٹھ بیٹھے اور فرمایا: خبردار اور جھوٹی بات اللہ جھوٹی ٹھاہری۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی ٹھاہری۔ چنانچہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے وہی میں کہا کہ آپ شاید نہ ہوش نہیں ہو گئے۔

عید الفطر میں البرکۃ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے بحیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بار۔ اللہ کے ساتھ فریک ٹمبرانا، کبھی جہنم کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا کہ کب میں بحیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فریاد کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ مسیحا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جہنم کی گواہی کے متعلق فرمایا۔

مشترک باب سے صلہ رحمی :

عزیز بن کریم کا بیان کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میرے والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنَ الدِّمَاجِ ۚ وَكُلُوا وَشَرِبُوا لَا تُسْرِفُوا ۚ سَبَّحَ لِلَّهِ الْمَلَأُكَافُ ۖ

٩١٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
يَا حَقُّوقِي الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكِبَارِ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ السَّيِّبِ عَنْ وَثَّادٍ عَنِ الْمَغِيرَةِ عَنْ
النَّزَّازِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَذَمَ عَلَيْكُمْ
عَقْرِي الْأَمْهَاتِ وَصَتَمَ وَهَابَ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَ
كَبَّرَ لَكُمْ بَيْلَ وَقَالَ وَكَثَّرَ التَّسْوَالَ وَارْضَاعَةَ الْمَالِ ۝
٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَنَسٍ سَمِعَ

عَنِ الْجَدِيدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا أَيُّكُمْ يَا كَبِيرُ لَكَ بَأْسٌ؟ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ الْإِسْرَافُ يَا شُعْبَةُ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مِنْكُمَا
فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الدُّوْرِ وَشَهَادَةُ الدُّوْرِ أَلَا
وَقَوْلُ الدُّوْرِ وَشَهَادَةُ الدُّوْرِ فَمَا رَأَى يَقُولُهَا خَشِيَ
قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

٩١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَكِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارَ وَ سُئِلَ عَنِ الْكِبَارِ فَقَالَ: أَفْضَلُكُمْ بِاللَّهِ وَتَمَلُّ النَّفْسِ وَعُقُوبُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ إِلَّا أَنْتُمْ يَا كِبَارَ الْكِبَارِ قَالَ قَوْلُ الذُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الذُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَثُرَ خَلْقِي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الذُّورِ

باب ٥٢٣ صلوة الوالد المشرک
٩١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ
إِسْتَأْذَنَ أَبِي هَكِيمَةَ عَلَى اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ أَتُحِبُّنِي أُمِّي

لَا غِبَةَ فِي عَهْدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَّأَتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا لَا يَنْهَاهَا
اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ كَرِهُوا أَنْ يَكُونُوا فِي الدِّينِ

بَابُ صَلَوةِ الْمَرْأَةِ أَمَّا وَكِهَارُ وَجْهِ
فَقَالَ الْكَلْبُ حَكَا ثَبِي هَكَأَ عَنْ عِدْوَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ كَدِمَتْ أُخِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ
مُحَمَّدٍ وَفَدَّاهَا لِي دَعَا هَذَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أُخِيهَا قَا سَلَفَتْ بَيْتُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُخِي قَدِمَتْ
وَمِنْ بَلْغَبَةٍ قَالَتْ: نَعَمْ صَلَّيْتُ أَمَّا

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْهَيْثُ عَنْ عَقِيلِ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَقِيلِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ بَنَةَ اللَّهِ
بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَاقِلَ
أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْزِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَمْرِي أَلِصْلَاقٍ وَالصَّدَاقَةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ
بِأَمْرِي ۖ صَلَوةِ الْآخِرِ الْمَشْرِطِ ۖ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُزَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعِزِّ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ
مِيعَتِ بَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا أَى عَمْرٍو حَلَّةٌ
سَيَلَاةٌ تَبَاءَمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْتَعُ هَذِهِ وَأَلْبَسَهَا
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُقُودُ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ
هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْهَا يَحْكُمُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَمْرِو حَلَّةً فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسَهَا
وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ قَالَ: إِنِّي لَوِ اعْطَيْتُهَا

لَتَلْبَسَهَا فَكَرَنْ تَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عَمْرُو
إِلَى آخِرِ لَمَّا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّوْهُ

بَابُ فَضْلِ صَلَوةِ الرَّجُلِ ۖ
۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَرْطَبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ان کے ساتھ صلہ
رضی کرنا؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو
جہنم میں تم سے نہ لڑے (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۰)
عورت کا اپنی ماں سے نہ لڑنے کی موجودگی میں صلہ رضی
کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میرے ہمشکر والدہ
اپنے والد کو ساتھ لے کر ان دنوں میرے پاس آئیں جبکہ نبی کریم ﷺ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ قریش کے جدِ میار، ہمدانہ، ہمدانہ، ہمدانہ میں رسول خدا
ہے حکم پوچھنے کی خاطر عرض گزار ہوا کہ میرے ہمشکر والدہ آئی ہے انہیں
ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رضی کرو۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابو
سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب ہر قدر شاہِ اہم
نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں غار پڑھنے۔ خیرات کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رضی کرنا

کامل فرماتے ہیں۔

مشکر بھائی کے ساتھ صلہ رضی کرنا

عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ایک سرخ ریشی حلقہ بکتب جو ابو بکرؓ کا عرض گزار
ہوئے کہ یہ رسول اللہؐ اسے آپ خریدیں تاکہ جمعہ کے روز اور وفود کی
آمد کے وقت اسے پہن لیا کریں فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جبکہ آخرت میں کوئی
حصہ نہ ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح کے
حلقے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمرؓ کے لئے بھیج دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے
کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے
ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر لو

یا کسی اور کو پناہ دو پس حضرت عمرؓ نے وہ اپنے اس بھائی کیلئے بھیج دیا جو
مکہ مکرمہ میں تھے اور اہلِ سلمان نہیں ہوئے تھے۔

صلہ رضی کی فضیلت

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ
یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ رسول
بن طلحہ نے حضرت ابوالثویب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ایک آدمی سرس رو ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے کوئی
ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا
ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسے ایک ضرورت ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی
کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نہ اسے قائم کرو، نہ کوئی دو
اور جسد۔ عمل کرو۔ اب اسے چھوڑ دو راوی کا بیان
ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔

محمد بن جابر بن مطعم کا بیان ہے کہ ان کے والد
ماجد حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فسد مانتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری توڑنے والا جنت
میں داخل نہیں ہوگا۔

صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فسد مانتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ
بات ابلی گئی ہے کہ اس کا رزق فراخ ہو اور اس
کی عمر دراز ہو جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی

کے کہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فسد مایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے

أَخْبَرَنِي بَنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي
بِعَمَلٍ بَدَأَ خَلْقُ الْجَنَّةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَمَانَ. بَنُ عَبْدِ اللَّهِ
بَنُ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُمَرَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَكْثَرُ مَا سَمِعَ
مُوسَى ابْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَكْثَرَ مَا رَوَى رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ
يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا بِيكَ مَالَهُ،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا
تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا تَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ
تَصِلُ الرَّحِمَ وَتَهَيَّا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ:

باب ۱۶۷۱ نعيم القاطع

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ:

باب ۱۶۷۲ مَنْ يَسْطَلُكَ فِي الذَّمِّ

بِصَلَّةِ الرَّحِمَةِ
۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَطَرَهُ
أَنْ يَسْطَلُكَ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يَسْأَلَكَ فِي أَثَرِهِ

فَلْيَصِلْ رَحِمُهُ:

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ

أَنَّ يَسْطَكَةَ فِي رَأْسِهِ وَبَيْتَآلَهُ فِي أَكْحَامِهِ فَلْيَحْيَا
رَحِمَةً +

باب ۹۱۹ مَن قَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ +

۹۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرَجٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
بْنَ يَسَارٍ يَحْكِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَلَّقَ الْخَلْقَ حَتَّى
إِذَا قَدَرَهُ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ
بِلَا مِنْ الْفَيْطَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنَّ أَصْلَ
مَنْ وَصَلَكِ وَقَطَعَكِ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ
قَالَ فَهُوَ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا رَأَى تَشْتَكُرُ فَقَدْ حَسِبْتُمْ أَنَّ تَوَلَّيْتُمْ أَنَّ
تَفْسِدًا فِي أَكْرَمِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ +
۹۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الرَّحِمَ شَجَنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ
وَصَلَّتْهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعَتْهُ +

۹۱۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شَجَنَةٌ فَمَنْ
قَصَلَهَا وَصَلَّتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَتْهُ +

باب ۹۲۰ يَبْلُغُ الرَّحِمَ بِسَكْلِهِهَا +

۹۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَالِيَةَ
عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَالِيمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَاهُ أَعْيَنَ سِرِّ

مَنْ فِي كُنْهَاتِهَا هَدَاهُ اللَّهُ أَسْ كِ عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ
كَمْ جَدِّهِ كَيْفَ كَرِهَ -

جو رشتہ داری جوڑے خدا اُس سے خوش ہو کر ملے گا
سید بن مسعود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل
کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے
خلق کو پیدا کیا اور جب اُس کی تخلیق سے غایب رہا تو رشتہ داری اُس
کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: یہ مقام اُس کا ہے جو رشتہ داری توڑنے
سے تیری پناہ چاہے۔ ارشاد ہوا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو کچھ
جوڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں اور جو کچھ توڑے میں اُس سے
تعلق توڑوں عرض کی کہ اے رب! کیوں نہیں فرمایا کہ کچھ نہ صرف دنیا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: تو
کیا تمہارے یہ بچے نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد
پھیلا دیا جائے رشتے کاٹ دو (سورہ قلم آیت ۲۲) -

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر ایسی ایک ایسی شرافت
ہے جو جس سے ملے ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ
مے ملے گا میں اُس سے ملوں گا اور جو کچھ سے تعلقات توڑے گا میں
اُس سے قطع تعلق کر لوں گا۔

عرو بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم ایک شرافت
ہے جو اُس سے ملے گا تو میں اُس سے ملوں گا اور جو
اُس سے تعلقات توڑے گا تو میں اُس سے قطع
تعلق کر لوں گا۔

رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے -

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آہستہ نہیں بلند آواز سے
سنا کہ بیشک میرے والد ماجد کا ال - عمرو کا بیٹا ہے کہ محمد
بن جعفر کی کتاب میں آگے سفید جگہ تھی (جہرہ) تھا کہ امیر کوئی مرنے

يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَتَابٍ تَحْمِلُونِ بَعْضُكُمْ
بِأَمْنٍ. كَيْسُ بْنُ أَبِي قَتَابٍ لَمْ يَلِدْ وَلِيَّتِي اللَّهُ وَصَّاهُ
الْعَرَبِيَّةَ. لَرَدَّ عَنْكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ جَدِّهِ عَنْ بَيَانَ
عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْقَاسِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَمْ يَرْجِعْ رَجْعًا بَلَّغًا
بَلَا لَهَا يَنْفِي أَصْلَهَا بِوَصْلَتِهَا.

بَابُ ۹۲۹. كَيْسُ بْنُ أَبِي قَتَابٍ يَأْتِي بِمَكْكَافِي
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَكْثَرِ بْنِ الْحَصَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيهِ عَنْ عِجَاهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ تَوَرَّعَ
الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ
حَسَنٌ وَفِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ أَبُو قَتَابٍ بِمَكْكَافِي وَلَكِنْ أَبُو قَتَابٍ الْبَدَوِيُّ إِذَا
قَطَعَتْ رَجْعُهُ وَصَلَتْ.

بَابُ ۹۳۰. مَنْ وَصَلَ رَجْعُهُ فِي الشَّيْءِ
شَرًّا سَلَّمَ.

۹۳۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
حَكِيمَ بْنَ جَدْلَمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَيْتَ أُمَّةً أَكُنْتُ أَتَحَدَّثُ بِهَا فِي الْمَجَاهِلَةِ مِنْ
صِلَةٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ
قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسَلْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيْضًا
عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَدَّثُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَّاهُ
قَابُ بْنُ الْمُسَاوِدِ أَتَحَدَّثُ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَتَحَدَّثُ

الْعَبْدُ وَتَابَعَهُمْ حُشَامٌ عَنْ أَبِيهِ
بَابُ ۹۳۱. مَنْ تَرَكَ صِبْيَتَهُ غَيْرَهُ شَيْءٍ
تَلَعَّبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ قَامَ رَجْعَهَا

۹۳۱. حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ

نہیں، میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان میں جنسہ کی
روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے عبد الوہاب، بیان اقیس
حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ہاں میری آن کے ساتھ رشتہ
داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں یعنی رشتہ
داری کے باعث جلد رکن کرتا ہوں۔

بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے
الشمس، حسن بن عمرو اور رطرن خلیفہ نے مجاہد بن جبر سے اور
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
سفیان کا بیان ہے کہ الشمس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تک مرفوعاً روایت نہیں کیا بلکہ حسن اور قس نے اسے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بدلہ لینے
والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جو
اُس سے رشتہ توڑنا چاہے تو وہ اُسے بدلے۔

جس نے حالت شرب میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

عمرو بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان
کاموں کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے جو میں نے زمانہ جاہلیت میں کیا
کرنا تھا جیسے جہاد، غلام آزاد کرنا اور منقہ دینا کیا ان کا مجھے کوئی اجر
ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: تم اپنی سابقہ بھلائیوں کے سبب ہی روایت اسلام سے مشرف ہو
ہو۔ یہ میں تمہارا ہے کہ ابو الیمان سے اُتھٹ مروی ہے۔
معمر، صالح، ابن مسافر نے اُتھٹ کہا ہے۔ ابن اسحاق کا
قول ہے کہ اُتھٹ سے مراد نکال کرنا ہے۔ اس طرح بشام نے اپنے والد

ماجد سے روایت کی ہے کہ
دوسرے کے کچے کو کھانے دینا، اُسے بوسہ دینا اور
اُس سے تنہا بولنا۔

حضرت آدم بن حذافہ بن خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاسے پاس تشریف لائے اور حضرت امیر بنت ابولہب (اپنی بیٹی بنی نواس) کو آپ نے اپنے دو شہ مبارک پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس نبی بلخعی ہونے لگے۔ اقرع نے کہا میرے نو دس بیٹے ہیں لیکن میں نے تو ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گھنے لگا کہ آپ تو کون کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے مہربانی کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دو روہ ہوا ہوا تھا۔ جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اسے دو روہ پلاتی یعنی سینے سے لگالیتی اور دو روہ پلاتے لگتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا

کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو الگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن ڈالنے کی نہیں۔ پس آپ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ اپنے بچے پر ہے۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَامَهُ بَنْتُ أَبِي النَّعَّاسِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعٌ وَضَعَهَا فَإِذَا رَفَعَهُ رَفَعَهَا.

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَدِينَكَاهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّخَعِيِّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ فِي عَتَرَةٍ مِنَ الدُّلَا مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَظَنَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ قَالَ: مَنْ لَا يَدَّخِمُ لَا يُدَّخِمُ.

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَنَا عُرْوَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَقَبَلُونَ الصَّبِيَّانَ؟ قَالَتْ: نَقَبِلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدَامَكُمُ ذَلِكَ إِنْ تَرَعُمُ اللَّهُ مِنْ قَبْلِكُمُ الرَّحْمَةَ.

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحًا فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الشَّيْءِ تَدَا تَحْلُبُ كَدَّيْهَا تَسْتَقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي الشَّيْءِ أَخَذَتْهُ فَالْمَسْقُتَةُ يَبْطُلُهَا وَارْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً قُلْدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا دَهِي تَعْدِي رَعَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَعْلَاهَا.

بَارِكُوا جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ
 ۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ كَافٍ أَخْبَرَنَا بِشَيْبَةَ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَكِبِ أَنَّ أَمَّا هَارُونَ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا
 تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا أَزَلَّ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا
 قَالَهُمْ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ الْجُزْءَ بِقَدْرِهِمُ الْخَلْقُ كُنَّا
 نَدْفَعُ الْفَقْرَ حَافِرًا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ
 بَارِكُوا قَتَلَ الْوَلَدَ خَشْيَةً أَنْ
 تَأْكُلَ مَتَّهُ .

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الدَّائِبُ
 أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ دِينًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ
 ثُمَّ قَالَ أَتَى ؟ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدًا خَشْيَةً أَنْ
 يَأْكَلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَى ؟ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ
 حَلِيلَةَ جَارِكَ . وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعْدَايَ قَوْلِ الْغَنِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ
 أَشْهُارٍ نَهَاهُمْ أَنْ يَخْبَرُوا

بَارِكُوا وَضِعَ الصَّبِيُّ فِي الْحَبْدِ
 ۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
 بَنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي
 حَبْدٍ فَمَاتَ فَتَبَاكَ عَلَيْهِ فَمَا يَمَامُ فَاتَّبَعَهُ
 بَارِكُوا وَضِعَ الصَّبِيُّ عَلَى الْفَخْذِ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هَارُونَ
 حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَانَ الْأَنْدَلُسِيِّ
 يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے
 سو حصے کیے ہیں چنانچہ نواسے حصے اپنے پاس رکھ لے اور ایک حصہ
 زمین پر نازل کیا۔ غلوں جو ایک دوسرے پر رحم کرنے سے یہ امی
 ایک حصے سے ہے یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کو تکلیف
 پہنچنے کے لئے اس کے اہل سے بھاگتا پھرتا ہے وہ
 بھی اس ایک حصے سے ہے

اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی

عمر بن شریک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب
 سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانے والا کہ اس نے
 مجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو
 اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ میرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟
 فرمایا کہ تو اپنے جیسے کی بیوی سے نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی ہے اور
 وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (مکہ)

الفرقان: آیت ۲۲

بچے کو گود میں لینا

عمر بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو
 گود میں لے کر اس کو تنہا فرمایا تو میں نے آپ کے اوپر چڑھ کر
 دیا پس آپ نے ہاتھ لگا کر اس پر ہانپا۔

بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت ابومحکم بن ہدی نے حضرت امامہ بن ابی ہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ لے کر اپنی ران پر بٹھا
 لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے

پھر دونوں کو اپنے ساتھ چٹاپے لے کر دعا کرتے : - اے اللہ
ان دونوں پر رحم فرما۔ کہونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔
تینوں کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ
میں نے ابو عثمان سے فلاں فلاں حدیثیں سنی ہیں لیکن
یہ حدیث تو نہیں سنی۔ جب میں نے اپنی بیاض
دیکھی تو اس میں یہ حدیث اُسی طرح دکھی ہوئی دیکھی
جیسے سنی تھی۔

عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي
فَيْفُؤَانِي عَلَى فَيْفُؤَانٍ وَفَيْفُؤَانُ الْمُحْسِنِ عَلَى فَيْفُؤَانِ
الْأُخْرَى ثُمَّ يَمُتُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فِي آيٍ أَرْحَمُهُمَا. وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ قَوَّعَ فِي تَلْبِيٍّ
مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَلَمْ
أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُمَانَ فَتَنَطَّرْتُ قَوَّعَانَهُ عِنْدِي
مَكْتُوبًا فِيمَا عَمِيتُ.

بِأَمْرِ حَسَنِ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ ۖ
 ٩٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
 أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا قَالَتْ مَا غَدِرْتُ عَلَى أَمْرَةٍ مَا غَدِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ
 وَلَقَدْ هَمَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي ثَلَاثَ سِنِينَ لِمَا
 كُنْتُ أَسْمَعُهُ يُذَكِّرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبِّي أَنْ يَبْشُرَهَا
 بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ يُذَكِّرُهَا الشَّاةُ
 ثُمَّ يَهْدِي فِي خَلَّتِهَا مِنْهَا ۖ

وعدہ یوں اکھڑا ایمان کا حصہ ہے

عروہ بن زہر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

لہذا انہوں نے فرمایا:۔ مجھے کسی عورت پر اشارہ لگ نہیں آتا
 جتنا حضرت خدیجہؓ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال
 پہلے وفات پا چکی تھیں۔ کیونکہ میں حضور کو اکثر ان کا ذکر فرماتے
 ہوئے سنتی نیز حضور کو آپ کے رب نے مسک فرمایا تھا کہ
 انہیں جنت میں موتی کے مل کی بشارت دے دو اور جب حضور
 کو ذکر فرماتے تو ان کی سیلوں کے لئے انہیں سے پیچھے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ حصہ ۱
 ف ۱: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۳۳۲ اور ۲۳۳۴ میں بھی موجود ہے۔ ————— محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ محبوب کا ذکر تفریق
 کے ساتھ کثرت سے زبان پر آتا ہے اور محبوب کی وفات کے بعد بھی اُسے بھلا یا نہیں جاتا کہ یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ آدمی محبوب
 کے پیادوں سے بھی پیار کرتا ہے اور حسن سلوک کے وقت انہیں دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ محبت کے یہ تمام تقاضے بتاتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی پہلی زوجہ مطہرہ اور امت محمدیہ کی اترکین مائ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتنی محبت تھی۔ حضرت
 کی زبان مبارک سے اکثر ان کی تفریقیں مٹنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے باعث رشک تھا کیونکہ اپنے وقت میں یہ
 محبوب پروردگار کی نمونہ تھیں۔ ذالِکَ مَسْئَلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ عَلِیْمٌ۔

ماہنامہ کتب خانہ

تعمیر کی ضرورت کو دیکھ کر

ابو ہریرہؓ نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ یہ کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- میں اور پیغمبر کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور دہیائی انگلی کے درمیان پر ہاتھ پٹائی۔

سیواؤں کے لئے محنت کرنے والا

٩٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
 قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ
 وَسَمِعْتُ أَنَا وَكَافُلُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْجَنَّةِ
 فَذَلِكَ بِأَصْحَابِهِ الشَّابَّةَ وَالْوُسْطَى
 بِأَنْفِ السَّاعِي عَلَى الْأَرْضِ

بِأَنَّهُ السَّاعِي عَلَى الْإِصْلَاحِ

۹۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَقْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّبِيُّ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتَامَى كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ مَا لَمْ يَكُنْ يَصُومُ النَّبِيُّ:

۹۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّبَلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مَطِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:

بَابُ ۵۸۵ النَّبِيُّ عَلَى الْمَسْكِينِ:

۹۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتَامَى كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَالَّذِي يَصُومُ مَا لَمْ يَصُومُ النَّبِيُّ كَالْعَلَامِ لَا يَفْهَمُ وَلَا يَفْطَرُ:

بَابُ ۵۸۶ رَحْمَةُ النَّبِيِّ وَابْنُهَا:

۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ مَوْلَى ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتِ شَيْبَةَ مَنَاقِبَ رِبُونٍ فَأَقْبَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَنْتُ أَنَا أَشْفَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلْنَا عَنْهُمْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا وَكَانَ رَفِيقًا رَجِيمًا، فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ دَمْرُكُمْ وَصَلُّوا كَمَا لَا يَتَمَرُّ فِي أُصْلِي وَلَا ذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُوا كَمَا كُنْتُمْ تُؤْذِنُونَ لَكُمْ كَمَا كُنْتُمْ تُؤْذِنُونَ:

۹۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى أَبِي تَكْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَعْنَى ابْنِ سُلَيْمٍ (۹۴۴) اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مفرد روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: - یرہ اور مسکین کے لئے امدادی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اُس شخص کی مانند جو دن کو بھٹہ روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

اسامیل، مالک، ثور بن زید دہلی، ابو الغیث، موالی ابن مطیح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

مسکین کے لئے محنت کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یرہ اور مسکین کے لئے امدادی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اعلیٰ کو شک ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اُن کی شب بیداری کی طرح ہے جو کبھی سستی نہیں کرتا

لہذا اس حدیث دار کی طرح جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا اور رسول اور جانوروں پر رحم رکھتا

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: مجھے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عاصم اور شریح روزیک آپ کے پاس قیام کی جب آپ نے فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے ہم سے ہمارا گھر والوں کے بارے میں پوچھا نہیں یہ چھوڑ آئے تھے چنانچہ ہم نے سب کچھ عرض کر دیا چونکہ آپ فیق و بریم تھے اسلئے فرمایا: آپ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھانا اور اُس پر عمل کرنے کا حکم دوا اور اُن کو اس طرح پڑھو جسے تم مجھے نماز پڑھتے ہو کہہ سکتے ہو جب نماز کا وقت ہوا کہے تو چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہہ دیا کرے پھر جو تم میں سے سب بڑا ہو اسے چاہیے کہ تم اذان میں چاہا کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنا ہاتھ دے کہ ہاتھ کا اس پر پائیں نے بہت غلبہ کیا چنانچہ اس ایک گناہ دیکھا تو وہ اس کے اندر اُتر گیا اور پانی پانی

فرمائے آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۹۵۲ اور ۲۲۳۰ میں اربع طہ پر مرد ہے کہ جو غصہ کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور حدیث ۹۵۲ میں قرآن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ اُن کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ آدمی مسلمان ہی نہیں ہے جس کا ہمایہ اس کی ایذا رسانی سے بے غور نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے سراپا رحمت و باعزت نیکیں قلب بنائے۔ آمین۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ
عَنْ مَتَاةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَسِيءٍ عَزَمَ عَزْمًا
فَأَكَلَ مِنْهُ لَحْمًا أَوْ حَبًّا إِلَّا كَانَ لَهُ
صَدَاقَةٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھائی مسلمان درخت لگائے، پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگائے والے کی طرف سے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَبْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَتَذَكَّرُ لَا يَزِدُّهُ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

يَا أَيُّهَا النَّصَائِيَّاتُ يَا بَجَارٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَلَّفُوا

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا اور اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کا شریک نہ کرو اور ایمان والو! تم نہ بنو جیسے ان لوگوں کے جو اللہ کے بعد دوسرے کو عبادت کرتے تھے۔ (سورہ النساء، آیت ۳۴)

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَا زَالَ يُؤْصِيَنِي جَبْرِيلُ بِالْبَجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ
أَنَّهُ سَيُؤْتِيَنِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے بمبارکے کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید اُسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَابٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا زَالَ يُؤْصِيَنِي بِالْبَجَارِ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُؤْتِيَنِي.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے بمبارکے کے متعلق حکم پہنچاتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ حقیر اُسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

بَادِبُهُ إِشْرَافٌ لَا يَأْتِيَنَّ جَارُهُ
بِوَيْفِهِ يَوْمَئِذٍ يَهْلِكُ مَن، مَوْفٍ

جس کی ایذا رسانی سے اُس کا ہمایہ بے خوف نہیں

مہدیؑ

٩٥٢. حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي ذُمَيْلٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَبُوءُ مِنَ
 وَاللَّهِ لَا يَبُوءُ مِنَ وَاللَّهِ لَا يَبُوءُ مِنْ قِيلَ وَمَنْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ حَارَهُ
 بَعْدَ يَمِّهِ. تَابَعَهُ شَبَابَةٌ وَاسَدُ بْنُ مَوْسَى
 وَقَالَ حَمِيدُ بْنُ الْأَسودِ وَعُمَرَانُ بْنُ عَمْرٍو
 أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ
 أَبِي ذُمَيْلٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

بِأَدْبَابِهَا لَا تُخْفِرُنَّ جَلْدَةً لِّجَارَتِهَا ۖ

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمُتَقَرِّبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
رَبِيعَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَخْفَيْنَ جَارَةً
لِجَارَتِكُمْ وَتُفَرِّقِينَ بَيْنَهُمَا +

يَا أَيُّهَا مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا تُؤْخَرْ أَرْكَهُ

٩٥٩- حَدَّثَنَا أَتَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَخْوِسِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ يَوْمَيْنِ يَأْتِيهِمَا اللَّهُ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ فَلَا يُوْخِ
جَارُهُ، وَمَنْ كَانَ يَوْمَيْنِ يَأْتِيهِمَا اللَّهُ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ
فَلَيْسَ لَهُمْ حَافِظَةٌ، وَمَنْ كَانَ يَوْمَيْنِ يَأْتِيهِمَا اللَّهُ وَالْيَوْمُ
الْآخِرُ فَلَيْسَ لَهُ خَيْرٌ أَوْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ:

٩٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي
شَكْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَذْنًا وَأَبْصَرْتُ
عَيْنًا فِي حِلِّ تَكْلَمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُكْرِمْ جَارَكَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيغَةَ جَارِيَّتِهِ قَالَ وَمَا جَارِيَّتُهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ بَوْرُ وَكِندَةَ وَالضَّبَابَةُ
ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَمَا كَانَ وَمَا ذَلِكُ فَهُوَ صَدَقَةٌ
عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمِتْ

باب ۵۸۷ حَقُّ الْجَوَارِي فِي كَرَمِ
الْأَبْوَابِ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ قَالٍ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً
قَالِي أَيْهَمُّهَا أَهْدِي قَالَ، إِلَى أَقْدَرِ مِمَّا مِثْلِكَ
بَابًا

باب ۵۸۸ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيُّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلُّوا عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ تَوَلَّى
يَعْنِي قَالَ فَيَعْمَلْ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ
قَالُوا فَإِنْ تَوَلَّى يَسْتَعِظُ أَوْ تَوَلَّى يَفْعَلُ قَالَ فَيُعِينُ
فَإِنْ حَاجَهُ الْمَلْكُوتُ قَالُوا فَإِنْ تَوَلَّى يَفْعَلُ قَالَ
فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ تَوَلَّى بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ تَوَلَّى
يَفْعَلُ قَالَ فَيُؤَسِّدُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَكُمْ بَرَكَةٌ
بِأَنِيهِ طَيِّبُ الْكَلَامِ وَقَالَ

ہے اُسے چاہیے کہ اپنے بھائی کی مسندت کرے اور جو اللہ
اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے بھائی کی عزت
دستور کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ!
دستور کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات، یہاں میں ملا
تھک ہے اور جو اس کے علاوہ موردِ صدقہ ہے نیز جو اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش
رہنا چاہیے۔

ہمسایگی کا اچھا دروازوں کی نیکی کے مطابق ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
کہ میں عرض گزار ہوں: یا رسول اللہ! میرے بھائی
میں۔ پس میں اُن میں سے کس کے لئے تحفہ بھیجا کروں؟ فرمایا
کہ اُن میں سے جو دروازے کے کنارے تمہارے برابر
قریب ہے۔

نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی نیک کام
کیا جائے وہ صدقہ ہے (یعنی اُس کا صدقہ کی طرح ثواب
ملتا ہے)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے
صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگرچہ کام نہ کر سکے
تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے اپنی ذات
کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس
کی طاقت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ ضرورت مند اور
محتاج کی مدد کرے عرض گزار ہوئے کہ اگر ایسا نہ کر سکے
تو؟ فرمایا تو نیکی کا حکم کہے یا فرمایا کہ نیکی کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ
اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو براں سے ڈرنا کہ جو کہہ دے اس کے لئے صدقہ
اچھی طرح گفتگو کرنا

أَبُوهُمَا يَنْدُو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُطْلِقَةُ الْطَلِيقَةُ حَدَّثَنَا
۹۶۱. حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْدَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ نَيْفَةَ عَنْ عِدَايَ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَارَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَارَ بِوَجْهِهِ قَالَ سَمِعْتُهُ أَمَّا
مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكُ ثُمَّ قَالَ: (اتَّقُوا النَّارَ وَتَوَّ
بِشِقِ مَنَاقِبِهِ فَإِنَّ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)
بَابُ هـ الذِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةً

۹۶۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَيْنِ بْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهَّمْتُهُمَا
فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَالْبَعْدُ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ
يُبَيِّتُ الذِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةً، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ
قَسِمَ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ هـ

۹۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ أَعْدَاءَ بَنِي بَالٍ فِي السَّجْدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزِرُ وَرَوَةَ شَقَرٍ
دَعَا يَدَ يَوْمَيْنِ مَا يَرَى فَصَبَّ عَلَيْهِ هـ
بَابُ ۵۹۲ تَعَاوَنَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا هـ

۹۶۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا
کی کہ اچھا اچھا کہنا چاہئے
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر اُس سے پناہ
مانگی اور میں پھر پناہ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی
اور میں پھر پناہ پھر کابیان ہے کہ دوزخ کے بارے میں
مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو وہاں کچھ
کا ایک حصہ ہی دے کر اگر یہ نہ ہو سکے تو اچھی بات کہنے
کے ذریعے۔

پہلے میں نرمی سے کام لینا
مردہ بن زید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جو دوزخ کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: تم ہیرو
ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کی کھٹکھٹ کو کھٹکھٹ اور میں نے
کہا کہ تم ہیرو اور لعنت ہو۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے عائشہ! اسے دوزخ کا حصہ ہے کہ میں نے اس کو پسند فرمایا
ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے سنا نہیں
کہ انہوں نے کہا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے کہا کیا تھا کہ تم ہیرو ہو۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک ایرانی نے مسجد میں بیٹاب کر دیا تو لوگ اُسے
مارنے لگے۔ اُسے نے اپنے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اس کا بیٹاب نہ دو کہ پھر آپ نے ایک ٹوکری لٹکایا
اور اس کے اوپر بیٹاب لٹکایا۔

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

ابو ہریرہ نے اپنے والد عمر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بَرِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْمُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَشْبَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، مُشَقَّرٌ
شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذَا حَاضَرَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ يَطْلُبُ حَاجَةً
أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَشْفَعُوا فَلَئِنْ جَدُّوا
وَلَقَدْ قَضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَأْنُهُ

تھائے غنیمت دعا کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس
کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشت ہائے
مبارک کو آپس میں پویت کر کے بتایا۔ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دوسرے جلوہ افروز ہوئے لیکن آدمی سوال کرنے یا کسی حاجت کا طالب ہو
کر آیا تو آپ نے پھر وہ انہی ہماری طرف پھیر کر فرمایا۔۔۔ سفارش کرو
کہ ہمیں جواب دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر حیرت ہائے
جم لاری فرما دیتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَوَّيَّسَ لَنَا بِكَارِهِ خَلَقَ هَذَا

پارہ — ۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جوڑا امر بیان نہایت محکم کرنے والا ہے۔

اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے۔

ارشادِ ربانی ہے جو بھی سفارش کرے اسکے لئے اس میں حصہ ہے اور

جو بھی سفارش کرے اسکے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر

گادر ہے (سورۃ النساء آیت ۸۵) کُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِقَدَرٍ ۚ

کھلیں چشمہ کی زبان میں دوسری مزدوری کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مسائل یا مامیت مندا انوارِ حاضرین

سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ

اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے پوری فرما

دیتا ہے۔

حضورِ فخر گو نہ تھے اور نہ غش گوئی کے قریب

پہنچتے تھے۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

عنہ سے روایت کی ہے کہ مسروق کا بیان ہے کہ کم حضرت عبداللہ

بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ

میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

کہ حضور نہ غش گو تھے اور نہ غش گوئی کے قریب

پہنچتے تھے۔ نیز ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی

ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

ف : انسان کا پہچان اخلاق سے ہوتا ہے۔ ملامت و نازل اور گرد کے ساتھ برتاؤ ہی ایسی چیز ہے جس کے باعث کوئی کسی

کو اچھا یا برا سمجھتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا سمجھا جائے تو ضروری ہے کہ اپنے اپنے اخلاق کی اصلاح کی جائے یعنی :۔

۵۹۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ يَشْفَعْ

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ كَيْفُهَا مِنْهَا وَمَنْ

يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كَيْفُهَا مِنْهَا

وَمَا كَانَ اللَّهُ عَلَى شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۚ كَيْفُهَا الْغَيْبُ

قَالَ أَبُو مُوسَى: كَيْفُهَا أَجْرٌ يَنْجُو بِالْحَسَنَةِ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا

أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: اشْفَعُوا

فَلْتَجِدُوا وَيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ ۚ

۵۹۵۔ بَابُ كَيْفُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا ۚ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَبْعَةَ أَبِي قَاتِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا قَبِيَّةُ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَ

حَبِيبٍ قَدِمَ مَعَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَلَاكِرُ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحْشًا

وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا ۚ

وہ کام کر کہ دروغی سے کئے تری
وہ بات کہہ کر یاد تھے سب کیا کریں

۵

۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ
عَلَيْكُمْ دَعَاكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ: هَلَّا
يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالزُّفْرِ وَالْإِلَاحِ وَالْعَنْفِ وَالنَّحْشِ
قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ
فَلَا يَسْتَجَابُ لِي فِيَّ

۹۶۸- حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنَا أَبُو جَبْرِ هُوَ قَلْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ
بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا
فَحْشًا وَلَا لَعَنًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ
الْمُعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ

۹۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَزَّاقٍ عَنْ عِيْنِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا دُرُّمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْبَكْلِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ:
يَسُّ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَرِيضُ ابْنِ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا
جَلَسَ تَلَطَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
وَأَنْبَسَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا
وَلَكَذَا ثُمَّ تَلَطَّعْتَ فِي وَجْهِهِ وَأَنْبَسْتَ إِلَيْهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
مَتَى عَمِدَتِي فَقَسَا شَأْنُكَ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ
مَنْزِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِقَاءَ شَرِّهِ

عبد اللہ بن ابولیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تمہارے اوپر موت
ہو حضرت عائشہ نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر یہ ہوا اور اللہ تم پر لعنت
کرے اور تم پر اللہ کا غضب جھنڈے فرمایا کہ اسے عائشہ!

جائے دو، نرمی اختیار کر، زینج خلعی اور بدگوئی سے بچو، عرض کی کیا
آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا، فرمایا کہ کیا تم مجھے نہیں سنا جو
میں نے کہا، میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی پس انکے پاس سے میں
میرے الفاظ فرج قبولیت حاصل کر گئے اور انکے الفاظ میرے غفلت قبول نہیں ہوئے۔

ہمال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے
فحش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔
آپ ہم میں سے کسی کو غصے کے وقت صرٹ اتنا
کھینے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی
خاک آلودہ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے کی اجازت مانگی جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا:۔

رشتہ داروں کا برا بھلا یا برا بیٹا جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے پیش آئے جب وہ

آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسول اللہ
سبب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اھ بھرا آپ اس کے

ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے پیش آئے۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عائشہ! تم نے

مجھے فحش گو کہہ پایا، بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہو گا جس سے اس کی برائی کے

باعث لوگ کنا داکش ہو جائیں۔

باب ۵۹۵ حُسن الخلق والتخار وما يَكُونُ فِي رَمَضَانَ: وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَنَا بَلَاغُهُ مَبْعُوثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخِيْبُهُ إِرْكَابُ إِلَى هَذَا الْوَادِي قَامَتْ عَنْ قَوْلِهِ قَدِجَعُ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَا مَرْيَمُ كَارِمِ الْأَخْلَاقِ -

۹۴۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَبَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعُ النَّاسِ، وَلَقَدْ قَدَّرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالُوا لَطَقَ النَّاسُ بَيْنَ الْقُبُورِ قَامَتْ عَنْ ثَابِتٍ هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الْقُبُورِ وَهُمْ يَقُولُونَ: لَنْ تَرَاهُمْ أَنْ تَرَاهُمْ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَأَبَى طَلْحَةَ عُمَرَى مَا عَلَيْهِ سَرَّجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُهُ بِحَدِّ أَدْنَى أَنَّهُ لَيَحْدَرُ -

۹۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَيْنِ ابْنِ الْمُسَكِّدِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: تَأَسَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا -

۹۴۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ عَنْ مَرْوَرٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَدِيِّ إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِحًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنْ خِيسَارَكُمْ أَحْبَبْتُكُمْ أَخْلَدْتُكُمْ -

۹۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ

حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی -

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور تمام لوگوں سے بڑھ کر بخی تھے اور مدد معنائ میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی جب ابو ذر نے حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہو کر اسی وادی میں جاؤ اور اس شخص کی باتیں سنو جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا: میں نے اسے اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین سب سے زیادہ بخی و مدد سے زیادہ جتنے ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو لوگ خطرناک آدمیوں کی طرف دودھ سے تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے ہوئے ملے جو تمام لوگوں سے پہلے آوازیں بھجوا رہے تھے اور آپ فرمادے تھے کہ درود مت اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ٹانگی بیٹھ پر بغیر زمین کے سوار ہو کر گئے تھے اور ان لوگوں کی گردن میں المکدہ آتی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے (گھوڑے کی) دیر دیا پایا، یہ اس کو روانی تو دیر یا جیسی ہے۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں۔

سرفیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر و ابن ابی نعیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرنا ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قحش گواہ قحش گوئی کے قریب پھٹکنے والے نہ تھے اور حضرت فرمایا کرنے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

حاضر ہوئی حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے خاشے بنے ہوئے

ہیں وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کے پسنے کی خاطر لائی ہوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول فرمائی ادب آپ کو ضرورت بھی تھی ادب سے پہلے کا شرف اختصار، احباب صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے آپ کے جسم اطہر پر بٹھا کر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ تو بہت اچھی ہے لہذا مجھے پسند آگیا فرمایا اچھا جب نبی کریم اللہ کریم کے لئے تو دوسرے صحابہ کرام نے نہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ اچھا نہیں کیا کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا ادب کو اسکی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ نے وہی نامکمل ادب آپ پر بھی جانتے ہیں کہ جب آپ کے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے اس صحابی نے کہا کہ میں اسکی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم کے جسم اطہر سے لگے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل گھٹ جائے گا، بخل سما جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ نے مجھ سے آٹ تک نہ کسی اور نے یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تم سے کیوں کیا۔

آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے۔

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے پاس کیا مشغلہ ہوتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھر والوں کے کام میں

سُحُودًا قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ

شَمْلَةٌ مَنَسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْرُجْ هَذِهِ فَاتَّخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَابَعًا لِيَهَا فَلْيَسَهَا، قَرَأَهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَالْمَنْسُوجَةُ، فَقَالَ لَعَمْرُكَ لَيْتَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَمَةً أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنَتْ حَيْثُ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَهَا مَتَابَعًا لِيَهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِنَاهَا وَقَدْ عَرَفْتِ أَنَّهَا لَا يَسْتَلُ شَيْئًا فَمَنْعَهُ، فَقَالَ رَجَعْتُ بِرُكَّتِيهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُكَ لَيْتَا

۹۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُتَّقَى الشُّعْرُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ؟ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

۹۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ نَابِغًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفِي وَلَا لِمَ مَنَعْتَهُ وَلَا لِمَ أَهْنَعْتُ؟

۹۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

فِي أَهْلِهِ ۖ قَالَتْ كَأَن فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ كَادًا أَحْضَرْتُ
الصَّلَاةَ قَامَرًا إِلَى الصَّلَاةِ -

باب ۵۹۷ - الْبَقَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ۖ

۹۷۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَدَّادٍ شَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا تَأَذَّى جَبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ قُلَانًا فَاجْتَنِّهِ فَيُحِبُّهُ جَبْرِيلُ فَيُنَادِي جَبْرِيلُ
فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ قُلَانًا فَاجْتَنِّوهُ
فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي
أَهْلِ الْأَرْضِ -

باب ۵۹۸ - الْحُبُّ فِي اللَّهِ ۖ

۹۷۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ
حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحْدًا أَنْ يَقْدَرَ
فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ
إِذْ أَفْقَدَهُ اللَّهُ وَحْدًا يَكُونُ اللَّهُ دَسْوَلَهُ أَحَبُّ
إِلَيْهِ مِنْ سَائِرِهَا ۖ

باب ۵۹۹ - قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

**آمَنُوا لَا يَتَخَفُوا قَوْمًا مِنْ قَوْمٍ عَلَى أَنْ
يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ
هُمُ الظَّالِمُونَ ۖ**

مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے
کھڑے ہو جاتے۔

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے
محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں
بندے سے محبت کرتا ہے اللہ تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبریل
بھی اسی سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبریل آسمان والوں
میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی
اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر
زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔
اللہ کے لئے محبت کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا
جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور
جب تک گمراہی میں نہ ہو اور دین کے کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند
نہ ہو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کائنات دی ہے اور جب تک
اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ
محبوب نہ ہوں۔

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! مرد مردوں کا مذاق نہ
اڑائیں۔ عجیب نہیں کہ جن کا مذاق اڑایا جائے وہ ان کے بستر ہوں
(سورۃ الحجرات آیت ۱۱)۔

نوٹ: انہوں! ہماری بد فہمی کہ آج کہتے ہیں مسلمان کہلانے والوں کہ انہوں! سب سے زیادہ محبوب نہ رہے۔ زندگی میں کہتے
ہیں مرنے ایسے اُنے ہیں بلکہ آج کے مسلمان اللہ اور رسول کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر اُن کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل
کرتے ہیں۔ کوئی دولت میٹھنے کے جنون میں اس درجہ مبتلا ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام کی پروا ہی نہیں کرتا۔ کوئی نہ مہنگی آؤرنگ
میں اللہ اور رسول کو بھلائے ہوئے ہے۔ کوئی تفرقہ بازی کی بیماری میں مبتلا ہے کہ اپنے ملاک غلط باتوں کو عین اسلامی ثابت کرنے
میں شہد و دوز کو شاں ہے اور اس کے خلاف اللہ اور رسول کے فرمودات کی پروا نہیں کرتا بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر مسلمانوں
کو باہر کرانے لگا کہ اللہ اور رسول نے مجھ ہی فرمایا ہے ہمارے ملاک نے کہا ہے کوئی وہ ہے جو سیاسی لیڈروں کی غلط باتوں کو

آسمانی وحی کی طرح سر جھکا کر تسلیم کرتے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں خواہ وہ باتیں اللہ اور رسول کے احکام سے ٹکراتی ہوں۔ ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے حکم کو ماننا ہے اور ان کے خلاف کلمہ نہ کہے یا بیڈ نہ کہے یا عالم، مولوی کہے یا پیر، اپنا کہے یا بیگانہ، اس کی بات نہ مانی جلتے۔ بات صرف اُنہی کی مانی جائے جو اللہ اور رسول کا حکم سنائے اور جو اللہ اور رسول کے خلاف کلمہ نہ کہے اُن کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز اپنا نہ سمجھا جائے۔ اسے اپنا بڑا یا خیر خواہ نہ مانا جائے۔ اسے اپنا استاد، پیر، رہنما اور لیڈر وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے، اُسے ہرگز قابلِ احترام شمار نہ کیا جائے، ماحترم قرآن کا کلاماچھے جو اللہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ م اللہ اور رسول کی طرف بغاوت ہے۔ جو اللہ اور رسول سے بغاوت ہے وہ انہما سے وہ ناگیا خیر نہیں قابلِ نفرت ہے۔ مسلمان کا شیوہ اَلْحَبِّ فِي اللَّهِ وَالْبَغْضُ فِي الْإِنْفِ۔ وہ اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا اسلام کو سچی نراویہ نظر اور طریقہ کار و رحمت فرمائے، آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ دینِ خدا کو پرکھ کر کوئی آدمی کہے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں بیٹھتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے پھر ملے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابو معاویہ رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا ہے کہ روایت کی ہے کہ غلام جیسی بیٹھائی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے دل اور تمہارے ننگ و ناموس کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْعَلَكَ الرَّجُلُ مَتَا يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْفِ، وَقَالَ: لِمَ يُضْرِبُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّه يَكْفُرُهَا؟ قَالَ التَّوْرِيُّ وَدُهَيْبٌ قَدْ أُولُوْا مَعَارِدِيَّةً عَنْ هِشَامٍ جَلَدَ الصِّدِّ

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَيْفٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمِئْتِي: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرِ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ قَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا۔

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الشَّيْبَابِ وَاللَّعْنِ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ قُتُولُ قُرْبَاهُ وَدَفْنُهُ تَابَعَهُ عَنْ رَعْنٍ شُعْبَةَ -

فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غنندہ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدٍ أَنَّ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ يَعْنِي ابْنَ يَعْبُرَانَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّلَاجِيَّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَرِيحُ رَجُلٌ رَجُلًا بِفُسْوَءٍ وَلَا يَذْمِيهِ بِأَكْفَمٍ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ كُنَّ يَكُنْ مَلَاحِيَةً كَذَلِكَ -

ابوالاسود الدبلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ مہتمم نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا بَلِيعُ بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاجِسًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبَابًا كَانَ يَقُولُ عَنْكَ الْمُعْتَبَرُ: مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَبِيْنُهُ -

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے کے وقت بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

۹۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

ابو قتادہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے وہ اسی میں ہے جس کا منہ لبا اور انسان پر اس نند کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی بساط سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خود کشی کی تو قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الْمَحَالِيقِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَلَةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ يَكْفُرُ فِي الْمَلَأْنَا عَذَابَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا قَتَلَهُ لَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فرد یعنی حضرت سلیمان صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا ایسا تنگ کہ اس کا منہ پھول گیا اچھٹنگ نہ ہو گیا۔ چنانچہ

۹۸۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَانَ بْنَ صُرْدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبْتُ رَجُلًا مِنْ عِندِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضِبَ أَحَدُهُمَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر
یہ اسے کہے تو اس کا غصہ دودھ ہو جائے۔ پس اس کی طرت ایک آدمی
گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا: کیا میرے اندر
کوئی مضرب دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ حادہ چلے
جاؤ۔

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتانے کی غرض سے
باہر نکلے تھے تو مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو ٹھکراتے ہوئے
پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لئے نکلا
تھا لیکن فلاں فلاں کہیں میں جھگڑ رہے تھے جس کے باعث یہ
اجالہ اٹھائی گئی اور شاید اس میں تمہارے لئے بہتری ہے
لہذا اب تم اسے انتیسویں، سترائیسویں اور پچیسویں دنوں
میں تلاش کیا کرو۔

معروف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
کے اوپر ایک چادر بھیجی اور اسی طرح کی چادریں کے غلام کے
نیرب تن بھیجی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل
ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دیدیتے مانتوں نے فرمایا کہ میرے اور اس آدمی
کے درمیان ایک مال کی بات ہے کہ اسکی والدہ علی بن ابی طالب نے اسکو گالی دی تو
اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر لیا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم
نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اسکی والدہ کو گالی دی؟
میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔
میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس پر مجھاپے کی عمر میں بھی فرمایا ہاں۔ وہ تمہارے
بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کو
اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو آپ کھائے اس میں سے کھانا چاہیے
اور جو آپ پیئے اس میں سے پینا چاہیے اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ پہنچو
وہ کرے سکا اور کوئی مشکل کام کہو گئے تو پیئے کہ خود بھی اسکی مدد کرے۔

لوگوں کا ذکر کس طرح کرے۔

مبا یا سکنانہ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قَاتِلَتْ غَضْبَهُ حَتَّى اسْتَفْخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً
لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الدَّاءُ يَجِدُ فَاذْهَبَ إِلَيْهِ
الرَّجُلُ فَخَبَّرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ: تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتَرَى
بِي بَأْسٌ؟ أَمْجُوتُ أَنَا؟ إِذْ هَبَ.

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ
الْمُقْتَدِرِ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخَبِّرَ النَّاسَ بِكَلِمَةِ الْقَدَرِ قَتَلَنِي رَجُلَانِ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تَحَرَّجْتُ لِتَحْبِيرِكُمْ قَتَلَنِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَرَأَيْتُهَا
رَفِيعَتٌ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَاذْهَبُوا هَلَا فِي
الْشَّيْءِ وَالشَّيْءِ وَالْخَامِثَةِ.

۹۸۷۔ حَدَّثَنِي عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ
الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْدُودِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ
عَلَيْهُ بَرْدًا دَعَا عَلِيًّا بِرَدِّهِ بَرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذَتْ

هَذِهِ أَفَلَيْتَ كَأَنْتَ حُلَّةٌ وَأَعْلَيْتَ تَوْبًا أَخَذَتْ
كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَجْمِيَّةً
قُلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِي: أَسَابَيْتَ فُلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَلَيْتَ
مِنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ أَصْدَقُ قَوْلِكَ بَعْدَ هَلَا
قُلْتُ عَلَى حِمِّ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ الشَّقِّ قَالَ
نَعَمْ هُمْ أَخَوَاتُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ مَنْ
جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مَتَا يَأْكُلُ
وَلْيَلْبِسْهُ مَتَا يَلْبَسُ وَلَا يَكْلِفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ
فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعْنَهُ عَلَيْهِ.

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ حَوْ
قَوْلِهِمْ أَتَوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَكُونُ ذَا الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَزِيدُهُ شَيْئًا الرَّجُلُ -

۹۸۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرَبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ الْيَوْمِ كَمَا يَكُونُ النَّاسُ فَقَالَ: قَصُرَتْ السَّلَاحَةُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ: أَلَيْسَتْ أَمْرٌ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَتِ وَأَنْتَ لَمْ تَقْصُرْ، قَالُوا: بَلْ لَيْسَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: صَدَقَ ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةِ آدَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ دَفَعَهُ مِثْلَ سَجْدَةِ آدَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: لَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا يَجِبُ أَحَدُكُمْ

أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْنَاهُ وَالْقَوْلُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ -

۹۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْلَشِ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِدًا يَخْدُمُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا الْبَعْدَانِ كَمَا يَعْدَبَانِ فِي كَيْدٍ أَمْ هَذَا كَانَ لَا يَسْتُرُ مِنْ كَوْبِهِ وَأَمْ هَذَا كَانَ يَشْهِي بِالنَّمِيَةِ، ثُمَّ دَعَا بِعَصِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِأَشْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يَخْفَعُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا -

نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا ایسا کلمہ نہ کہے جس سے کسی کی برائی مقصود ہو۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کے دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر سجدہ کے ایک کثیری پڑھا پھر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے لیکن یہ بھی کرم کرتے سے ڈرتے تھے۔ جلد بال لوگ یا ہر کل گئے اور کہنے لگے کہ لڑائیکم ہوئے ہیں۔ لوگوں میں وہ آدمی بھی موجود تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہاتھوں والا کہا کرتے تھے اسے کہا: یا نبی اللہ کیا آپ بھول گئے یا نساؤکم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ اس عرض گزار کو اسے کیا رسول اللہ آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا تو وہ ہاتھوں والا نے ٹھیک کہا۔ پس آپ کھڑے اور دو رکعتیں مزید پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر کثیری اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر نماز پڑھ کر کثیری پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کی۔

غیبت کی برائی -

ارشاد ربانی ہے۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو یہی تم میں کوئی پسند نہ کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تمہیں گوارہ ہوگا اور اللہ کے درود بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ قبول کرے والا مہربان ہے (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)۔

طاووس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جائے ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور وہ غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک زلٹنی منگوائی اور پھر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصیب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

نو: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۹۲ میں بھی موجود ہے۔ کبھی غور فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہوا کہ ان دونوں قبر والوں

کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ کیا دوسرے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ کونسی قبر واسے کو عذاب دیا جا رہا ہے یا نہ کیا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کس گناہ یا کن گناہوں کے باعث عذاب دیا جا رہا ہے ؟ — ہرگز معلوم نہیں ہوتا اور نہ کسی کو کسی بھی قدرے سے معلوم ہو سکتا ہے — پھر بعض لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت کا دعویٰ کرنا کس پرستے پر ہے ؟ اُن کا مقام بڑے بھائی بیسا باد کرانا کسی خصوصیت کی وجہ سے ہے ؟ کیا یہ مقام مصطفیٰ کا انکار نہیں ؟ کیا یہ اپنی فکر گوئی کی نفی تو نہیں ؟ اسے جوئے راہیہ ! کلمہ طیبہ کے علمبردار

ما لک لہ حق سے توفیق دیں مالک !

لوہ ایمان مصدق یقین مالک !

قربان بائیں سرور بکون و مکاں سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سبزه نازنگاہوں پر جنہیں عالم برزخ کے حالات نظر آتے تھے۔ جو اصحاب قبور پر گزرنے والے حالات و واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔ — جو یہ بھی جان لیا کرتے تھے کہ فلاں قبر واسے کو کس گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ جب عالم برزخ کے حالات و واقعات اور لوگوں کے افعال و اعمال اُن کے سامنے تھے تو سامنے پھرنے والوں کے اس دنیا میں رہنے والوں کے افعال و اعمال اُن سے کب پر شیعہ ہوں گے ؟ معلوم ہوا کہ قدرت نے انہیں نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے دنیا اور برزخ کی کوئی چیز پر شیعہ نہ تھی۔ انہیں دنیا و آخرت کی ہر چیز کف دست کی طرح نظر آتی تھی۔ چھپی اور نظر ہر چیز ان کے لیے کھیاں تھی۔ اُن کی نگاہوں کے سامنے نزدیک اور دُور والی چیز کے نظر آنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اسی اور مستقبل کے حالات بھی انہیں مال کی طرح نظر آتے تھے۔ خدا نے یہ دنیا اپنے محبوب کی خاطر ہی بنائی ہے اور اس کی کوئی چیز ان سے پر شیعہ نہیں رکھی۔ اسی لیے ترکہا گیا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو سکتا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کر و شوق

حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے

بنی نجار ہیں۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار ہیں۔

مفسدوں اور مشکوک لوگوں کے متعلق ربطہ پیچھے کیا کہا جا سکتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلئے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدہ و بین وہ قبیلہ کا بڑا بھائی میا بڑا بیٹا ہے جب وہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دَوْلَةٍ الْأَنْصَارُ

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي التَّيَّانِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دَوْلَةٍ الْأَنْصَارُ بَنُو النَّجَّارِ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغُتَابِ أَهْلُ الْفَسَادِ وَالزُّبْ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَكِّدِ رَسِيعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: إِشَادَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَدْنُوَالَهُ يَسُّ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ؟

فَلَمَّا دَخَلَ إِلَيْنَا لُكْلَمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قُلْتُ الَّذِي قُلْتَ ثَمَّ أَنْتَ لَهُ الْكَلَامُ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ
إِنَّ هَذَا النَّاسَ مَن تَرَكَهُ النَّاسُ أَدْوَدَعَهُ النَّاسُ
إِنْقَاءً فَعِيشُهُ -

بَابُ الْفَيْتَةِ مِنَ الْكِبَائِرِ

٩٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ
حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَعْضِ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ فَمِيعَ صَوْتِ إِنْسَانَيْنِ
يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يُعَذِّبَانِ وَهَذَا يُعَذِّبَانِ
فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ
مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالْيَمِينَةِ، ثُمَّ دَعَا
بِحُرَيْدَةٍ فَلَسَّهَا بِكَسْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ يَسْرُكُ
فِي قَبْرِ هَذَا أَكْرَسَ فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: أَلَعَلَّ يَخْفَقُ
عَلَيْهَا نَأْلَمُ سَأَلَا.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ يَتَّبِعْهُنَّ يَجْعَلْ لَكُمْ سُبُلًا يَصْطَلِبْ عَلَيْهَا صُلُبًا ذُلًّا ۚ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِبُوا عَنْ هَٰذَا قُلُوبُهُمْ فَلَنَرْفَعَنَّ فِي عَيْنِهِمْ أَصْدَافًا ۖ

٩٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ حَدَائِقَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْمِي الْحَدِيثَ إِنْ
عُثِمَانَ فَقَالَ حَدَائِقَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ .

بَابُ ٦- قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ

٩٩٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُفِّرَ يَدَا قَوْلِ الذُّورِ وَالْعَسَى بِهِ دَامَ هَلْ فُلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يُدَاعَ

فرمائی میں عرض گزار ہوئی۔ یاد رکھو! آپ نے تو اس کے متعلق یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اسے عائنہ! لوگوں میں سب سے بہادر آدمی ہے جس سے لوگ اس کی بخش گوئی کے باعث تعلقات ترک کر لیں یا اسے چھوڑ دیں۔
چھٹی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
 اے کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ہار کی جانب تشریف
 لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آواز کی سنیں جنہیں انکی قبروں
 میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے باعث
 عذاب نہیں دیا جا رہا اگر مردہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پیشاب
 پھینکنے سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔
 آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو حصے کئے تو ایک
 حصے کو ایک قبر پر اور دوسرے حصے کو دوسری قبر پر نصب کر دیا۔
 پھر فرمایا کہ جب یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں
 غنیمت، ہوتی رہے گی۔

نبی خلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے بہت طعنے دینے والا۔
 امانت اور حرا دھری گناہ پھر حرم (سورۃ انفک، آیت ۱۱) نیز فرمایا عربی ہے اسکے
 جو لوگوں کے منہ پر عیب بیان کرے یہ بیٹھ چکے بد گوئی کرے (الفتح، آیت پہلی)
 ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حند یقہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ
 تھوڑے دن کے گزرا ایک آدمی فلاں حدیث کا دفع حضرت عثمان تک
 لڑ کر رہا ہے۔ حضرت حند یقہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنت میں
 مل جائے گا۔

آرٹھ۔ باری تعالیٰ ہے۔ جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ دار بھولی بات، اس کے
 بچ بھوٹے کام اور جاپانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا
 چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ امام احمد

قَامَ وَفَصَلَّاهُ - قَالَ أَحَدُ الْكُتُبِ تَرْجَمَ
إِسْنَادُهُ

۷ یہاں ہے کہ ایک شخص نے لکھا اس کی سند
بجائی۔

دو غلطی بات کرنے والے کے متعلق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الرَّجْحَيْنِ
۹۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الرَّجْحَيْنِ
الَّذِي يَأْتِي هَذَا بِرَجْحٍ وَهَذَا بِرَجْحٍ -

بَابُ ۹۹۶ - مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يَقُولُ
فِيهِ -

۹۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَ نَاسِيكَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ابْنِ مَعْرُوفٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِسْمَةً، فَقَالَ يَحْيَى بْنُ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ مَا أَرَادَ
مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَوْجَهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَحَرَ وَجْهَهُ وَقَالَ:
رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَصَبَهُ
بِأَنْكَ مَا يَكْفُرُكَ مِنَ التَّمَادُجِ -

۹۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ لُكَيْمٍ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عَمْرٍو اللَّهُ
ابْنُ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ:
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتْلُو عَلَى
رَجُلٍ وَيُطَرِّقُهُ فِي الْبَيْتِ حَتَّى يَقَالَ: أَهْلَكُكُمْ
أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ -

۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَجُلٌ
خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ
قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُ وَمَا أَرَأَيْتَ كَانَ

ابو ذر نے حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں
سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں تمہارے حصے کے حصے الٹی کو
طوطیاں رکھا پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہانکاؤں میں حاضر
ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں
پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے
کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پھر آپ نے
فرمایا کہ اسے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی
مکر توڑ دی۔

عبدالرحمن بن ابوبکر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی آپ نے
فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے لو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور
یہ بات آپ نے کئی دفعہ ہرانی ہر اتر تم میں سے کسی کے لئے دوسرے

کی تعریف کرتا ضروری ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ
جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے
اور اللہ تعالیٰ کے منقولے پر کسی کو پاک نہ بناؤ و رہب نہ
خالد سے و نیک کا لفظ روایت کیا ہے۔

اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے
کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے یا رسول اللہ
حضرت عبدالرحمن بن سلامؓ کے۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
جب اترارہے تھے اس کے بارے میں فرمایا جو بھی فرمایا تو
حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میری ادا
ایک جانب سے نکلتی ہے، دوسری جانب سے ان لوگوں میں
کے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انصاف دینا اور اللہ تعالیٰ کے کمال میں سے کمال
فرماتا ہے یہ بیان اور ہمیں بات اور کثرت سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم
دھیان کرو سورہ النحل، آیت ۹۰۔ نیز فرمایا تمہاری زیادتی تمہاری ہی جہان
کا وبال ہے (سورہ یونس، آیت ۲۴) نیز ارشاد ہوا پھر اس پر زیادتی کی جائے تو
بیشک اللہ اس کی مدد فرما (سورہ الحج، آیت ۲۰) قسا کو بھڑکنے سے روکنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند روز اسی حالت میں رہے کہ آپ کو خیال
گزرے کہ میں فلاں بیوی کے پاس سے آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس سے گئے
نہیں تھے حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا کہ
اے عائشہ! جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے بتادی
ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے تو ان میں سے ایک میرے پیروں کے
پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس بیٹھ گیا جو پیروں کے پاس بیٹھا
وہ اس سے کہنے لگا جو سر کے پاس بیٹھا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے؟ ہوا
دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لہجہ ہی

أَحَدَكُم مَّا حَالَ حَالَهُ فَلْيَقُلْ أَحَبُّ كَذَا
كَذَا إِنْ كَانَ يُدْرِي أَنَّهُ كَذِبٌ وَخَيْبُهُ أَنَّهُ لَا
يُذَكِّرُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ
وَنَيْلِكَ.

بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

قَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لِأَخِيٍّ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۹۹۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُبَيَّانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
ذَكَرَ فِي الْإِسْرَاءِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَكْبَرُ كَذِبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ أَرَانِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شَيْءٌ قَالَ إِنَّكَ
لَسْتَ بِمَدْرُومٍ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنْ اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ
يَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلِهِ: إِنَّمَا يَغْنَمُ
عَلَى الْفَتْحِ ثُمَّ يَجِيءُ عَلَيْهِ لِيَنْصُرَتْهُ اللَّهُ وَ
تَوَلَّىٰ إِنَّا نَرَى الْمُشْرِكِينَ عَلَىٰ مَسَلٍ أَوْ كَافِرٍ.

۱۰۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ
وَلَا يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ فَتَالَ إِنِّي ذَاتُ يَوْمٍ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ
فِيهِ أَنَا فِي رَجُلَانِ لِمَجْدِسٍ أَحَدُهُمَا عَدُوٌّ لِي وَ
الْآخَرُ عَدُوٌّ لِرَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عَدُوٌّ لِي جَلِيٌّ لِلَّذِي
عَدُوٌّ لِرَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ فَقَالَ مَطْبُوبٌ يَعْزِي

مَسْخُورًا قَالَ وَمَنْ طَعَنَ قَالَ لِيَبْرَأَ بَيْنَ اَعْصَمَ
قَالَ دَبَّ مَنَاسِبُ جَبِّ حَلْبٍ وَصَرِيحُ مَشْطَرٍ
مَشْطَرَةٍ تَحْتَ رَعْرِعَةٍ فِي يَمْرِ دَمَوَانٍ فَجَاءَ
الَّتِي مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ الْبُيُوتُ
أُرِيكُمْهَا كَأَن رَمَوْسَ تَحِلُّهَا رَمَوْسُ الشَّيَاطِينِ

وَكَانَ مَاءُهَا لِقَاعَةً لِحَيَاتٍ وَأَمْرِيهِ الْمَنِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَ بِمَا لَتَ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا تَعْنِي تَنْشَرَتْ فَقَالَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَعَنِي
وَأَمَّا أَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَ عَلَى النَّاسِ عَذْرَائِلَ
وَلَيْسَ بَيْنَ اَعْصَمَ وَجَبَلٍ مَنَاسِبُ دَبَّ مَنَاسِبُ جَبِّ حَلْبٍ وَصَرِيحُ مَشْطَرٍ

بَابُ مَا يَنْهَى عَنِ التَّحْسُّنِ سَيِّئًا وَالتَّضَاهِيرِ
وَقَوْلُ تَعَالَى وَهِيَ شَرٌّ حَاسِدًا إِذَا أَحْسَدَ
۱۰۱۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مَيْمَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا سَيِّئًا وَلَا تَدَّابُرُوا وَلَا
تَبَاغَضُوا وَلَا تَوَاعَبُوا اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْمَارِنَا

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا سَيِّئًا وَلَا تَدَّابُرُوا وَلَا تَوَاعَبُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
فَوْفَ ثَلَاثَةِ أَشْهُامٍ

بَابُ مَا يَنْهَى عَنِ الظَّنِّ إِذَا تَحَسَّنَ
۱۰۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

نے کہا ہے۔ پھر اگر کسی چیز پر جواب دیا کہ سرگے ہوں تو رکھو گے چھٹے میں جو
جنگلی اور کسان کے تار میں ہیں انہیں قدوں کنوئیں میں ایک پتھر کے پیچے
دیا ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے تو
آپ فرمایا کہ یہ کنوئیں ہے جو مجھے جواب میں دکھائی گئی۔ اس کی کنوئیں میں جیسے
شیاطین کے سراپوں کا مکان مندری کے دروں جیسا ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم فرمایا تو وہ چیزیں نکال دی گئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں عرض گزار
ہوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو دیکھیں اس بات کا جو چاہیں نہیں فرمایا ہے
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی
تو میں اسے دیکھ کر تار ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں حضرت مدینہ
فرماتی ہیں کہ پسند ہی اطمینان کا تعلق بنی لہذا بنی سے عطا ہو یہودیوں
کے حلیف تھے

حسد و غیبت کی ممانعت۔ اور حد کو نہ دے کے شر
سے جب وہ مجھ سے پہلے (سورۃ النفل آیت ۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی
بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، نہ کسی کی
حاسوسنی کرو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی سے بغض و کینہ
دکھو اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندو باہمیوں کی طرح
ہو جاؤ۔

لہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو،
نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے
بندو بھائی بھائی نہیں کرو جو اور کسی مسلمان کے لئے حلال
نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے نہ بارہ
ہائیکاٹ (نوک تعلق) رکھے۔

بدگمانی سے بچو۔ اسے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو۔
یشک کوئی گمان گناہ ہو جانتا ہے اور عجیب نہ دھونڈو اور ایک
دوسرے کی غیبت نہ کرو (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مَا لَكَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا كُفْرُ الظَّنِّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ
وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا سَوَاءً وَلَا تَنْتَلِجُوا وَلَا
تَعْمِدُوا وَلَا تَنْتَلِجُوا وَلَا تَعْمِدُوا وَلَا تَنْتَلِجُوا وَلَا تَعْمِدُوا

عَبَّادُ اللَّهِ اخْوَانَا

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ

۱۰۰۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ
فُلَانًا وَكَذَلِكَ يُعْرِضُ بَيْنَ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ
اللَّيْثُ كَانَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمَنَافِقِينَ

۱۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا
وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَكَانَ يَأْتِيَهُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَكَذَلِكَ
يُعْرِضُ بَيْنَ دِينِنَا نَحْنُ عَلَيْهِ

بَابُ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

۱۰۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي أَرْجَى
عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مَعَانِي إِلَّا الْمَجَاهِدِينَ
وَلَنْ مِنَ الْمَجَاهِدَةِ أَنْ تَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا
تُرِيهِمْ وَقَدْ سَكَّرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتَ
لِي رَحَلَةً كَذَا وَكَذَا أَوْ قَدْ بَاتَ لِي شُرَكَاءُ
وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَهُ لِقَوْمِهِ

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَجْلَةَ
ابْنَ عَمْرِو كَيْفَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ
بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب تلاش نہ
کرو کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ کسی کو دھوکا نہ دو کسی سے
حسد نہ کرو کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی کی غیبت نہ
کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر

نہو۔

کیسا گمان کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں فلاں اور
فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ لیکن
کا بیان ہے کہ وہ دونوں آدمی منافقین کی جماعت سے
تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ!
میں یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں
جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

مومن اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امتی کے
گناہ معاف فرما دیے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں
کو ظاہر کرنے ہیں اور یہ کتنی بیہودگی ہے کہ آدمی رات کو کوئی
کام نہ کرنا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ
ڈالے رکھتا ہے۔ لیکن یہ کہتا ہے کہ اسے فلاں! میں نے
رات فلاں فلاں کام کئے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے
ان پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے
ہوئے پردے کو کھول دیا۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
کے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مرگوشی کے بارے میں کیا فرماتے ہو؟ فرمایا کہ میں نے کوئی اپنے

وَسَمِعْتُ يَقُولُ فِي النَّجْوَى، قَالَ يَدُنَا أَحَدُكُمْ قَدْ
تَرَبَّ وَحَقٌّ يَضَعُ كَنَفَ مُعَلِّبٍ وَفِيَقُولُ عَيْدٌ لَكَ كَذَا
كَذَا فَيَقُولُ لَعَنُودٌ يَقُولُ يَعْلَتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
نَعَمْ فَيَقُولُ لَكَ يَقُولُ لِي سَمِعْتُكَ عَلَيْكَ فِي
الْبَيْتِ هَذَا أَفَعَزَ هَذَا لَكَ الْيَوْمَ

باب الْكِبَرِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ عَطْفَةَ
مُسْتَكْبِرٌ فِي كُتُبِهِ عَطْفَةُ رَقَبَتُهُ

۱۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا مُعَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَلْبِيُّ عَنْ حَارِثِ بْنِ دَعْبٍ
الْغَزَّائِيِّ عَنِ الثَّقَفِيِّ حَمَلَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، أَلَا
أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ ضَعِيفٌ مُتَضَاعِفٌ تَوَاضَعُوا
أَنْتُمْ عَلَى اللَّهِ لَا يَزِيدُ، إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ
عَجَلٍ جَوَازٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِيَةَ حَدَّثَنَا
هَفْصَةُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّيْلَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ، كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ أُمَّةٍ أَهْلُ الْمَدِينَةِ تَلْخَعُ
بِهَا تَسْتَوِي لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقْتُلُونَ
حَبْلُكَ مَاءً

باب الْهَجْرَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ قَوْلٌ ثَلَاثٌ

۱۰۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ابْنَ الْقَلْبِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ زَوْجِ الثَّقَفِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ أَنْ عَائِشَةَ تَحْتَضُّ
أَنْ عَمَّ اللَّهُ بَنَ الرَّبِيعِ كَالِ ابْنِ بَيْعٍ أَوْ عَطَا
بِعَظْمَةِ عَائِشَةَ، وَاللَّهُ لَتَحْتَضُّ بَيْنَ عَائِشَةَ أَوْ
لَا حُجْرَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهْوَتْ هَذَا قَالَ رَأَى
نَحْوُ قَالَ هُوَ اللَّهُ عَلَى نَدْرٍ أَنْ لَا أَكَلِمَ ابْنُ
الرَّبِيعِ أَبَدَ فَسُتَفْعَ ابْنُ الرَّبِيعِ ابْنُ الْيَمَانِ

یہ کہنے کے نزدیک ہر حملے کا۔ چہ وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں
فلاں کام کئے ہو وہ عرض کرے گا ہاں، اور کہے گا، کیا تو نے
فلاں فلاں کام کئے ہو وہ عرض کرے گا ہاں۔ پھر اس سے اقرار
کر دینے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا
پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

تکبر۔ مجاہد کا قول ہے کہ ثاقب بن عطفہ اپنے آپ کو
بڑا سمجھتا۔ عطفہ اس کی گردن۔

حضرت عمار بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بتا دوں کہ
جنتی کون ہیں؟ پردہ مکر فرما دو گم نام آدمی کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے
پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی
کون ہیں؟ سرائف، بدلتا، اخی اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا کبیر الطویل
تایمان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جائے چاہے جنتی
تو لے جاسکتی ہے۔

قطع کلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ تین
دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ دے۔

ابن الحارث بن جود اللہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کا بیان
ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے
کسی سچے یا اس عطفہ کے بارے میں کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا
کہ اگر حضرت عائشہ ان ہاتھوں سے نہ رکیں تو میں ان پر پھر کر دوں گا۔ انہوں
نے کہا کیا اس نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں، فرمایا کہ مجھ پر
اللہ کے لئے نذر ہے کہ میں کبھی ابن زبیر کے ساتھ کلام نہ کر دوں جب
جہنم کے دن بڑھنے لگے تو حضرت ابن زبیر نے ان کا ہاتھ سفارش میں
بیچ دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں کبھی کوئی سفارش قبول

طَالَتْ الْأَهْرَجَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ
أَبْنَاؤُا أَتَحْتَشُّ إِلَى مَنْ رِئِي. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى
ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمُسَوِّمَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ أَهْلِ زُهْرَةَ
وَقَالَ لَهُمَا أَلَسْتُمْ كَمَا يَأْتِي لَنَا أَدْخَلْنِي إِلَى
عَالِشَةَ وَإِنِّي لَا يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَنْزِدَ رِطَافِي فَأَقْبَلَ
بِهِ الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُخْتَلِينَ بِأَرْوَاحِهِمَا
حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَالِشَةَ فَقَالَا أَلَسْتَ لَامٌ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنْدَخُلُ؟ قَالَتْ عَالِشَةُ
أَدْخُلُوا فَإِنِّي لَأَكْلَمُ. قَالَتْ نَعَمْ أَدْخُلَا حَتَّى كَلَّمَ
وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلَا دَخَلَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ الرَّحِيْبَابَ فَأَعْتَمَقَ عَالِشَةُ وَطَفَرَتْ
بِمَا تَنَزَّلَ هَاذِهِ بَنِي وَطَفِقَ الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
يُنَادِيَانِهَا إِلَّا مَا كَلِمَتُهُ وَقَبْلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَقْدَمِ لَيْلٍ
مِنَ الْهَجَرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
قَوْلٌ ثَلَاثٌ لَبَّالٍ. فَلَمَّا أَكْفَرُوا عَلَى عَالِشَةَ دَمِنَ
الْمُتَذَكِّرُ وَالْمُتَحَرِّصُ حَقِيقَتُهُ تَذَكُّرُهُمْ وَتَحَرُّصُهُ
وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ. قَالَتْ لِمَا شَدِيدُ فُلُحِهِمْ
يَزَالُ بِهَا حَتَّى كَلِمَتِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَاعْتَمَقَتْ فِي
نَذَرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ رَحْمَتَهَا
بَعْدَ ذَلِكَ فَتَنَبَّأَتْ حَتَّى تَبْلُغَ دُمُوعُهَا جِوَارَهَا.
۱۰۱۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا
وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَكُونُوا كَرِجَالِ اللَّهِ إِخْوَانًا
وَلَا يَجُوزُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ قَوْلٌ ثَلَاثٌ لَبَّالٍ
۱۰۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
عَيْنُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي

نہیں کہوں گی اللہ نے اپنی نافرمانی کو قسم توڑوں گی جب حضرت ابن
زبیر بادہ جملی مغزلی کو انہوں نے حضرت مسود بن کھزمرہ اور
حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی جن کا تعلق
بنی زہرہ سے تھا اودان دونوں کو خدا کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت
عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ
کے قطع تعلق کرنے کے لئے نہ رہا میں پس حضرت مسود اور حضرت
عبدالرحمن انہیں اپنی چادر میں بچھا کر لے چلے یہاں تک کہ حضرت
عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا آپ پر سلام اللہ کی رحمت اللہ
اس کی برکتیں لیا ہم اللہ سے کہیں ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا آجاء و
عرض گزار ہوئے یہاں سادہ سے فرمایا ہاں سادہ سے آجاء و انہیں یہ معلوم
ہوئے کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیر ہیں جب یہ اللہ داخل ہوئے تو
ابن زبیر پہنچے میں گھس گئے حضرت عائشہ سے لپٹ کر خدا کا واسطہ
دینے اور اللہ نے لگے حضرت مسود اور حضرت عبدالرحمن بھی واسطے دینے
لگے کہ ان کے کلام کیجئے اودان کی معافی قبول فرمائیے نیز دونوں سمرات
کننے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کلام سے منع فرمایا ہے جیسا
کہ آپ کا غور و علم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان
بھائی کو زمین دن سے زیادہ چھوڑے ہے جب انہوں نے حضرت عائشہ کو
سجھایا اور اصرار کیا کہ وہی تو انہوں نے رو کر ان دونوں کو بچھایا اور فرمایا کہ
میں نے نہ زہری ہے نہ زہری کا معاملہ سخت ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پر
اٹے لپٹے تو حضرت ابن زبیر سے بول پڑیں وہ اپنی نذر کے بلے میں چالیس لونڈیا
غلام آزاد کئے اسکے بعد جب وہ اپنی نذر کو یاد کرتے تو یہ اختیار دوتے لگتے ہیں
یہاں تک کہ انہوں سے ان کا درمہ نہ ہو جابا کرتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو حسد نہ
کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو ا بھائی بھائی میں جادو
اللہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو زمین
دن سے زیادہ چھوڑے دے سکے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ حلال

أَكْرَبَ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَتَّبِعَ أَخَاهُ كُفْرًا ثَلَاثَ لَيَالٍ يَلْتَوِقَانِ فَيَجْزِيَهُمَا هَذَا وَيَعْرِضَ هَذَا وَخَيْرٌ مِمَّا آتَى مِنْهُمَا بِالْإِسْلَامِ .

باب ۶۱۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

وَقَالَ كَعْبُ جَدِّ بْنِ تَخْلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامَيْنَا ذَكَرَ خُسَيْنٌ كَيْلَهُ .

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَأَسْتُرِدُّ مَقْصِبَكَ وَرِضَالِكَ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تُعْرِضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَةً قُلْتَ بَلَى وَرَبِّ عَمَلِي وَإِذَا كُنْتَ سَائِظَةً قُلْتَ لَا ذَرْبَ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ لَسْتُ أَهْجُرُ إِلَّا إِسْمَكَ

مَا نَشْ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ

أَوْ يَكْفِيهِ عَشِيرَتُهُ .

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

قَالَتْ بَرَاءَةُ بِنْتُ مَرْثَدَةَ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُعْطِلُ أَبُورَافٍ إِلَّا وَهْ سَائِدًا بَيْنَ الدِّينِ فَلَمَّ يَمُوتُ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيَتْهُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي الْقَهَارِ بَكْرَةَ فَرَعِشِيَّةً فَبَدَّيْتُ عَنْ جَدِّكَ فِي بَيْتِي ابْنِي بَكْرِي فَخَرَّ الظَّاهِرُ رَوَّ قَالَ قَاتِلُ هَذَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَائِرِ لَوُكُنْ يَأْتِيَتْ أَوْفَهَا قَالَ أَبْرِيكَرًا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمَرَ قَالَ إِنْ قَدْ أُذِنَ لِي بِالْعُرْوَةِ

وَقَالَ كَعْبُ جَدِّ بْنِ تَخْلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامَيْنَا ذَكَرَ خُسَيْنٌ كَيْلَهُ .

نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقاً ترک کر کے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک اور اور دوسرا اور دوسرا سے پھر کے امدان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات۔

حضرت کعب بن مالک بیان ہے کہ جب ہم حضور سے بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا اور انہوں نے بچاس دنوں کا ذکر کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں اور بچوں کو جہان بیتا ہوں عزت سدیدہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوتی کہ یا رسول اللہ آپ اس بات کو کیسے پھانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم غامض ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ نہیں ایسا قسم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوتی رہا اس وقت بھی میں صرف آپ کا نام ہی پھونکتی ہوں۔

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام ملاقات کرے۔

عروہ بن کریم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش سلجھا لیا ہے تو اپنے والدین کو دین کی جدت سے بالامال ہی پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ ان کے دلوں میں صبح و شام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے ایک اندازاً مکمل دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوتے تھے جبکہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حالانکہ ایسے وقت

کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص کام کی وجہ سے ہوتی ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اہواز مل گئی ہے۔

بَابُ ۶۲۱ الزِّيَادَةُ وَمَنْ زَادَ قَوْمًا نَظَرَ حَيْثُ
عِنْدَهُمْ، وَزَادَ سُلَيْمَانُ أَبَا الدَّارِ دَارًا فِي عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَهَا .

۱۰۱۴ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ سُلَيمَانَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّادِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
سَبْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَهْلَ بَيْتِ الْفَيْصِلِ
قُطْعَةً عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَسَادَ أَنْ يُخْرِجَ امْرَأَتُكَ
فَمِنَ الْبَيْتِ فَخَضَعَتْ لَهُ عَلَى بَاطِنِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَ
دَعَا لَهُمْ .

بَابُ ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلرَّغْوَدِ
۱۰۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّغِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا الرَّغْوَدُ
قُلْتُ مَا غُلْظُ مِنَ الْيَتِيمِ رَجُلٍ وَحِشْنٌ يَدُهُ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ زَايَ عَمْرٍو عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اسْتَبْرَقٍ
خَالِي بِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اسْتَبْرَقٌ هُوَ خَالِسُهُ الْيَوْمِ النَّاسُ إِذَا خَلَا مَوَ
عَيْكَ فَكَانَ لَنَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مِنْ لَخْلَاقٍ لَهُ
فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى شَرَّ أَنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ بَحَثَ إِلَيْهِ بِحُدَّةٍ فَأَنَّى بِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَحَثْتُ إِلَيْكَ بِهَذَا وَهَذَا قُلْتُ فِي
وَسْطِهَا مَا قُلْتُ قَالَ إِذَا بَحَثْتُ إِلَيْكَ لَيْسَ بِهَا مَا لَأَنَّا
إِنْ عَمْرٍو يَكْمُرُ الْعَلَمَ فِي الْقُرْبِ يَهْدِي لِهَذَا الْحَدِيثِ .

بَابُ ۶۲۳ الْإِخْفَاءُ وَالْجَلْفُ وَقَالَ الْبَرْ
جَعِيضَةً أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
سُلَيْمَانَ وَابْنِ الدَّارِ آءٍ . وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَوْفٍ لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ .

ماخفاً کرنا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ۔
حضرت سلمان فارسی حضور کے زمانہ مبارک میں حضرت ابو الدرداء
سے ملنے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا ۔

انس بن سبر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری
کے مکان میں جلوہ افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول
فرمایا جب آپ واپس تشریف لائے گئے تو گھر والوں کو
تھوڑی سی جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہاں پانی
بھڑک کر اُڑ دیا بھڑا دیا گیا پس آپ نے اس پر نہ ٹپٹھی
اور ان کے لئے دعا کی ۔
و فرود کی خاطر آراش کرنا ۔

ابو اسحق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق
کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ سونے اور لکڑی کے درمیان
ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ سنا کہ حضرت عمر
نے ایک آدمی کو استبرق کا ٹکڑا پہنے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اسے
امر لے لیجئے اور جب لوگوں کے درود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس
وقت اپنا کپڑا پہنے فرمایا کہ بیشک وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو ۔
جب اس بات کو کافی مدت گزر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے
ایک ٹکڑا سال فرمایا کہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے یہ میرے لئے ارسال فرمایا جبکہ پہنے
یہ اس سے ممانعت فرمائی ہے کہ فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے یہ باریں دھر بھیجا
اور اس کے ذریعے کچھ پیسے حاصل کر لو پس اس حدیث کی بنا پر حضرت ابن عمر
کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے ۔
آیت اور دوستی کا اہم کرنا ۔

حضرت ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت سلمان اور حضرت
ابودرداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمادیا تھا حضرت عبد الرحمن بن عوف
فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور نے میرے اور حضرت
سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی ۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ
الزُّبَيْرِ وَقَالَ الْبُقْعِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَادُ
لَوْ شَاءَ

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن ہمامہؓ پاس
(مدینہ منورہ میں) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد حضرت
سعد بن زیدؓ کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ پھر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے گھر والے ہیں
بکری کے ساتھ ہو۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَجُلَيْفٍ
فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ
بِأَمْرِ النَّبِيِّ وَالضُّحَى وَكَانَتْ فَاطِمَةُ
عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ فَصَحَّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ
هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے دریافت کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمایا کہ اسلام میں قسم نہیں ہے، فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر
میں قسم کھائی تھی۔
تبسم اور حسنا۔

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس کا قول
ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور دلالتا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ ظَلَمَ
إِمْرَأَةً جَدَّتْ طَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْأَبِ بِرٍّ الْأَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَقَهَا أَخَذَ
ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الزُّبَيْرِ وَأَنَّهُ دَانَ اللَّهُ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِمْلُ
هَذِهِ الرِّقَابَةُ لَهَا بَتَّةٌ أَخَذْتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا
قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجُرِ يُؤَدِّنُ
لَهُ نَطِيقَ خَالِدٍ يَتَلَوَّى أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَرْجُرْ
هَذَا عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْمَشُورِ قَالِ لَعَلَّكَ تُؤَيِّدُنِي أَنْ تُرْجِعَنِي إِلَى رِفَاعَةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی جب طلاق کی مدت
پوری ہوگئی تو اس کے بعد اس نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا۔
پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے
اپنی بیوی سے طلاق کر دی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس نے آپ سے نکاح کر لیا
تو میں نے فرمایا کہ اس کے بعد اس نے آپ سے نکاح کر لیا ہے تو میں نے فرمایا کہ اس کے بعد
اس نے آپ سے نکاح کر لیا ہے تو میں نے فرمایا کہ اس کے بعد اس نے آپ سے نکاح کر لیا ہے
پھر حضرت ابو بکر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھ ہوئے
تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص اہواز کے انتظام میں کھڑے تھے اور
پیشے ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو آواز دی کہ اسے ابوبکر
اس اخوت کو دے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور بلند آواز سے گفتگو کر رہی ہے اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس پر صحت سکڑائے، پھر فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس
ہلنے کا ارادہ رکھتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم اس دودھ سے

لَا حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْبِلَتَهُ وَبَيْدُوْقِي حَسِيْبَاتٍ
 ۱۰۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ
 صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ
 يَسْوَعَةٍ مِنْ خُرَيْشٍ يَسْأَلُنَهُ وَيَسْتَمِرُّهُ تَعَالَيْتُ
 أَصْرًا أَهْلُكُمْ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بَابَ دَرِ
 الْحِجَابِ ذَا ذَنْ لَه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَدَاخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي
 فَقَالَ أَصْحَبُكَ اللَّهُ يَسْأَلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُمِّتٍ رَأَيْتُ
 فَقَالَ يَخْبِتُ مِنْ هُوَ لَا يَخْبِتُ إِلَّا فِي كَنٍّ عِدَدِي لَمَّا سَمِعْتُ
 صَوْتَكَ تَبَادُرُنَ الْحِجَابِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَخْبِتَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْ قَبْلَ عَيْنَيْكَ فَقَالَ يَا سَادَا قَوْمِ
 أَنْفُسِهِمْ أَتَشْهَبُونَ زَيْلًا وَتَكُونُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَا إِنَّكَ أَهْلُكُمْ وَالنَّظَرُ مَعَكُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي
 قَدِّسَ بِمَبْدِ مَا لَيْعَتِكَ الشَّيْطَانُ سَأَلَكَ رَجُلًا
 الْأَسَلْتَ فَخَافَ غَيْرَ فَبَدَّلَ

۱۰۲۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْأَعْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ عَمْرِو قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْفَاطِمَةَ قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكَ هَذَا الرَّجُلُ شَاءَ اللَّهُ
 فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ وَأَنْفُسُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَخَدُّوا
 فَقَاتَلُوهُمْ فَتَلَا أَسَدِيًّا أَوْ كَثُرَ فِيهِمْ الْبُحْرَانُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ جِئْنَا

خواتین کا اوروہ نماز ادا کرتی تھیں بلکہ لینا۔

محمد بن سعد نے اپنے والدین سے روایت کی ہے کہ حضرت
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس دروازہ مغل
 میں سے قریشی عورتیں بھی ہوتی تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ
 عطیات بڑھادیئے جائیں اور وہ اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔
 جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمہ گیر تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
 میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا ہی رہے۔ آپ نے
 فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں
 نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں عرض گزار ہوئے کہ
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آپ کے دروازے پر ان کی
 جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اسے اپنی جان سے دشمنی کرنے والی ہوتی ہے
 ذرا دُور ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں
 نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ غصے والے
 اور سخت گیر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن خطاب اسنو
 قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر شیطان
 تمہارے پاس نہ پہنچتا ہوا دیکھ لے تو تمہارے پاس کو چھوڑ کر
 پھر دوسرے پاس پہنچ جائے گا۔

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاعت میں
 تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص
 نے کہا۔ جب تک فتح حاصل نہ کریں ہم یہاں سے نہیں ہٹیں گے
 پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا تو خوب
 گھمسان کا دن پڑا اور کہتے ہی حضرت زخمی ہو گئے۔ پھر
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل
 ان شاء اللہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ راوی

عَنْ اَنْ شَاءَ اللهُ قَالَ فَسَكَنُوا فَصَحَّحَكَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسْبِي حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ كَثْلَهُ بِالْخَيْرِ

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُؤْنِسُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ
اَبُو بَرْدَا اَبْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَعْتُ عَلَى اَهْلِي
فِي رَمَضَانَ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَقِيْبَةُ قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصَلِّ
شَرُّهُنَّ مَثَلًا يَعْزِيْنُ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْلَعْ
سِتْرَكَ فَيَسْكُبْ اَنْزَالَ لَا اَجِدُ فَاَتَى بِعَدْقٍ فِيهِ تَمْرٌ
قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: الْحَرْقُ الْيَمْكَلُ فَقَالَ اِبْنُ السَّائِلِ
فَصَدَّقَ بِهَا قَالَ عَلَى اَفْهَرِ مِقْوَا اللهِ مَا بَيْنَ كَاتِبَتِهَا
اَهْلُ مَيْمَنَةِ اَفْهَرِ مَيْمَنَةِ فَصَحَّحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَمُوتَ كَوَاجِدَةً قَالَ فَاتَّخَذَهُمْ اِذَا

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزُ اَبْنُ عَبْدِ اللهِ
الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مَا لِيْكَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ
اَمْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
عَلَيْهِ بَرْدٌ حَرَّ اَنِيْ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاذْكُرْكَ اَعْرَافِي
فَحَدَّثَنَا اَبُو اَبِي حَبِيْبٍ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي اَنَسٍ قَطِيْعَةٌ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَرَتْ
بِهِمَا حَاشِيَةُ التَّرْدَادِ مِنْ شِدَّةِ حَبْدَتِهِمْ كَمَا قَالَ
يَا عُمَرُو مَرَّ لِي مِنْ قَالِي اللهُ اَلَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَمَعْتُ
اَلَيْكَ فَصَحَّحَكَ ثُمَّ اَمَرَكُمُ بِحَطِّ آدَمِ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْنُ اُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ اِذْرِيسَ
عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا تَجْعَلُنِي
اَلَّذِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلًا اَسْلَمْتُ وَكَادَ
اَنِيْ اَلَا تَسْتَبْرِئُ فِي وَجْهِِيْ وَلَقَدْ شَكَرْتُ اِلَيْهِ اَنِيْ
لَا اَلْبُتُّ عَلَى اَلْاَلِيلِ فَصَبَّرَ بِيْ يَدِيْهِ فِي صَدْرِيْ وَ

کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عجم ریز ہو گئے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم
سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

حمیدی عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ایک وی کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر دو کہ میں ہلاک

ہو گیا۔ رمضان المبارک کے نزدیک ہی پوری سے محبت کر چکا ہے فرمایا کہ ایک
غلام آزاد کر دو عرض کی کہ میرا پاس غلام کہاں؟ فرمایا کہ تو آزاد دینے کے لئے رکھ دو۔
عرض کر دو کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی
کہ یہ بھی نہیں ہے۔ پھر ایک نوکر پیش کیا گیا جسکے اندر گھوڑی تھیں۔ اب تک شخص کا قول ہے
اُتھر کر ایک یہاں ہے۔ حضور: فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ انہیں حیرت کر گئے۔ عرض
کی کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو؟ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں وادیوں کے درمیان کوئی
گھر سے زیادہ غریب نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے۔
یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آئے سکے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود
ان کے حق وادہ ہو۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کہ آپ ایک بھرائی چادر تھی، جس
کے سرے گرے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا جس نے آپ کی چادر
مبارک کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شاہد ایک پر دیکھا تو بدیر سے
گھینٹنے کے باعث حاشیہ پادری کے نشان اُنات بن گئے۔ پھر
اعرابی نے کہا کہ اے محمد اللہ کا بوال آپ کے پاس ہے مجھے اس
میں سے دینے کا حکم فرمائیے۔ چنانچہ آپ نے اس کی جانب توجہ
فرمائی، مسکرائے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

تبسم کا بیان ہے کہ حضرت زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
جب سے میں نے اسلام قبول کیا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی اپنے
پاس لگنے سے نہیں روکا اور میں تب جب بھی آپ کو دیکھا تو حجرہ انور کو تبسم ریز
ہی دیکھا اور ایک دفعہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر
ابھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر ملا اور کہا۔

قَالَ: اللَّهُمَّ قَدْ نَشِئْتُكَ وَأَجْعَلُهُ هَادٍ يَهْدِيَنِي. ۱۰۲۳
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ مِنَ الْخَيْرِ هَلْ عَلَى
 الْمَرْءِ غَسْلٌ إِذَا احْتَلَمَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَى الْمَاءَ
 فَضَجَّكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَخْتَلِمُ الْمَرْءُ أَهْ؟ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ مَغْفِرَةُ الْوَلَدِ. ۱۰۲۵
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
 ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى أَبَا النَّضَرِ حَدَّثَهُ عَنْ
 سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِيعًا قَطُّ
 صَاحًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ دَهْرَاتِهِ إِشْمَا كَلَنْ يَتَبَسَّمُ. ۱۰۲۶
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ عَائِشَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يُخْطَبُ بِالنَّبِيِّ يَتَرَفَّعُ
 فَقَالَ لَقَطَطُ الْمَكْرُ فَاسْتَسْقِ رَيْكَ فَانْظُرْ إِلَى السَّمَاءِ
 وَمَا تَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقِ فَتَنَشَأُ السَّحَابُ
 بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَقُرْمِطٍ وَاحِشٍ سَأَلْتُ مَدَاعِي
 النَّمَايَةَ فَمَا رَأَيْتُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَمَا تَقْلِعُ
 فَعَرَفَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْطَارَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرَفْنَا فَاذْمُرْ رَيْكَ يَحْبِسُهَا
 عَنَّا أَفْضِيكَ فَخَرَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا
 مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَدَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّرُ عَنِ
 النَّمَايَةِ يَبِينُهَا وَشِمَالًا يَطْمُرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يَطْمُرُ
 مَنَاهِشِي مُبِيرِيهِمْ اللَّهُ كَرَامَةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وَسَلَّمَ وَاجَابَةُ دَعْوَتِهِ.

اے اللہ! میں نے تجھ سے خواہش کی ہے کہ تو اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنائے۔
 زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک
 اللہ تعالیٰ اظہار حق سے نہیں ڈرتا، کیا عورت کو احتلام ہو جانے
 تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا: ہاں! جبکہ پانی (مٹی) دیکھے۔

حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا: کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟
 چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو تاں بچہ والدہ
 کے مشابہ نہ ہو سکتا۔

سلیمان بن یساف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اس طرح ہنسنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا
 حلق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا
 کرتے تھے۔

محمد بن محبوب ابو حواری قنادہ حضرت انس سے قنادہ سے
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے روز اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ
 مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے چنانچہ وہ عرض گزار ہوا کہ بادش
 نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہذا اپنے رب سے پانی مانگیے۔ یہ سن
 آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور یہیں کوئی بادل نظر میں آ رہا تھا، آپ نے
 بادش مانگی تو بادل کے ٹکڑے آ کر ایک دوسرے سے ملنے لگے، پھر بادش
 ہونے لگی، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بادش متوازی لگے
 سمعہ تک پہنچی یہی پھر وہی آگئی یا کوئی دوسرا اٹھرا ہو کر عرض گزار ہوا جبکہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، ہم تو غرق ہونے لگے لہذا
 اپنے رب سے دعا کی کہ اس بادش کو ہم سے روک دے چنانچہ آپ تبسم فرما کر
 ہوئے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہمارے ارد گرد
 برسا یہ دو باتیں دفعہ کہیں بادل چھٹے اور مدینہ منورہ کے دائیں
 بائیں جا رہے تھے۔ چنانچہ ہمارے ارد گرد بادش ہونے لگی اور
 ہمارے ارد گرد ہونے لگی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اور
 ان کی قبریں زندہ دعا دکھائی گئی۔

بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
الْقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يَكُنِي
عَنِ الْكَذِبِ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحُبَابِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
الْبَصَائِتُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنْ الْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ
وَإِنْ الرَّجُلُ لَيَصْدُقُ حَقِّي يَكُونُ صِدْقًا وَإِنْ
الْكِبَابُ يَهْدِي إِلَى الدُّجُورِ وَإِنْ الدُّجُورُ يَهْدِي
إِلَى النَّارِ وَإِنْ الرَّجُلُ لَيَكْذِبُ حَقِّي يَكْتَسِبُ عَذَابَ
اللَّهِ كَذِبًا

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ نَافِعٍ بَنِي هَارِثَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ
كَذِبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُذِنَ لَهُ خَالَ

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
رَجُلَيْنِ أَمَّا الْأَوَّلُ فَإِنَّهُ رَأَيْتُهُ يُسْقِئُ شِدَائِي
فَكَذَّبَ يَكْذِبُ يَكْذِبُ يَكْذِبُ حَتَّى تَبْلُغَ
الْأَفَاقَ فَيَصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

بَابُ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
رَبِّي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَيْخًا قَالَ
سَمِعْتُ حَدِيثَهُ يَقُولُ إِنْ أَشْبَهَ النَّاسُ دُلًّا وَ
سَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ أَنْ يَخْدُرُوا مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ
يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا اخْتَلَا

بھول کے ساتھ رہو۔۔
لے ایمان والہ! اللہ سے ڈرو اور اللہ کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ
التوبہ آیت ۱۱۹) اور جو بھول سے روکا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بھائی بھائی کی طرف ہدایت
کرتی ہے اور بھائی بہنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر
بھائی سے ہوتا ہے یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور بھول بدکار ہو
کی طرف لے جاتا ہے اور بدکار بھائی ہوتا ہے یہاں تک کہ بدکار
برابر بھول ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
کذاب، لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے
تو بھول ہو کرے گا جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا
اور جب ایمن بنایا جائے تو نہایت کرے گا۔

حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ دو شخص
میرے پاس آکر کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے (شب معراج) دیکھا
میں نے اس کے چہرے پر ایک چیز دیکھی ہے جس سے اس کی ہڈیاں
بے پرکی اٹھ اٹھ کر اس کا بھول اطراف عالم میں پھیل جاتا تھا میں
قیامت تک اس کے ساتھ ہی کیا جائے گا۔
اچھا حال چلن۔

تحقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سے طور طریق اوضاع قطع اور
حال و حال کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) زیادہ مشابہت رکھتے ہیں،
گھر سے باہر آنے سے لے کر گھر میں واپس جانے تک یہ جیسے معلوم
نہیں کہ جب وہ گھر میں تھا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
خَارِيقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا
أَحْسَنَ الْمُحَدِّثُ كِتَابَ اللَّهِ وَاحْسَنَ الْمُحَدِّثُ هَذَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یاد رکھو الصبر علی الاذی و قول اللہ تعالیٰ
امّا یؤتی الضّایرون اجدھم بغیر
جسّاب

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَى شَيْءٍ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى سَمِعَهُ مِنَ
اللَّهِ إِفْتَرَّ لِيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا إِذْ لَمْ يَلِدْ لِيَعْرِفْهُ
وَيَرْزُقْهُ.

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً
كَبَعْضَ مَا كَانَ يَفْتَسِرُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَاللَّهِ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أَرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ
أَمَّا أَنَا لَا أَكُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْدِمَ
وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَ رَمَّةً فَشَرَحَ ذَلِكَ عَمْرُو النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ وَجْهَهُ وَغَضِبَ
حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَوْ كُنْتُ أَخْبَرْتُه تَقَرُّقًا لَوَدِدْتُ
أَوْ ذِي مُوسَى يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ.

یاد رکھو من لویو اچھ الناس بالعتاب

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ قَسْرَةَ قَالَتْ
عَالَتْهُ دُصْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّاعَتْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنه نے فرمایا بیشک سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے
اور بہترین عادات و خصائل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عادات و خصائل ہیں۔
اذیت پر صبر کرنا۔

ارشاد ربانی ہے بیشک صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بھر پور دیا جائے گا
یہ گنتی (سورۃ الزمر آیت ۱۰)۔

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا
نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سے اور اللہ
تعالیٰ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہیں
لیکن اس کے باوجود وہ انہیں نظر انداز کرتے رکھتا ہے اور انہیں
روزی دینا نہ ہنستا ہے۔

تفصیلی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم
فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری آدمی نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم میں
اشکی دھانسی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ہیں نے کہا یہ بات میں تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور شاؤں گا چنانچہ میں آپ کی خدمت
میں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے میں نے
چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار گزرا
اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور نادانوں نے یہاں تک کہ میں نے دل میں
کہا کاش میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ
کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔
جو غصے کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

سروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے
کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے غصہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِبَ وَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ
مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَذَكَّرُونَ عَنِ الشَّيْءِ لَصْنَعِهِ قَوْلُهُ
إِلَى لَا يَعْلَمُهُمْ يَا لِدَوْلِهِمْ لَاسْتَدْرَجَهُمْ لَهُ حَسْبِيَّةٌ

١٠٣٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَهُوَ

ابن أبي عمير عن مولى النخعي عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم أشد حياء في العبداء أي في خلقه فإني أرى أن شئنا أي شئنا أي كبره عرفتاه في وجهه .

باب ۶۹۹ مَن كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ مَأْوِيلٍ فَلَهُ
كَمَائِلٌ

١٠٣٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ
 أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا
 رَزِينَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
نَعْبُذُ اللَّهِ بَيْنَ دَيْنِ أَبِي عَدْرِ بْنِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو
لَهُ عَيْنُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا إِلَهَ إِلَّا رَجُلِي قَالَ لَا خَيْرَ فِي كَافِرٍ فَقَدْ بَاءَ بِهَا
نَدُّهُمَا.

١٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ ثَابِتِ
الضَّمِّيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا يَشْرِي بِهَا عُرْبًا يَمُوتُ فِي مَارِ

محمد بیان کرتے ہیں کہ بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اس کام سے بچتے ہیں جو شی کرتا ہے۔ خدا کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں اللہ سے ان کی نسبت زیادہ ڈرتا ہوں۔

عبداللہ بھی امین الی غلبہ مولیٰ النبی نے حضرت ابو سعید
خلدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

و سلم پر وہ فضیلت کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیا دار رہتے
اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ پسند خاطر نہ
ہوتی تو ہم اس کا اندازہ آپ کے چہرہ الفرد سے لگایا
کرتے تھے۔

جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ اپنے کلمے کے مطابق ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے سکھے، اسے کافر تو ایک ان میں سے کافر ہوتا ہے۔ عکرمہ، ابن عمار، یحییٰ، عبد اللہ بن یزید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی سے اے کافر کے گائیدہ کفران میں سے ایک کی طرف مزید بولے گا۔

ابو ظہار نے حضرت ثابت بن مہاک رضی اللہ عنہ سے
سنت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے
کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی بات کو وہ اسی کے سلطان ہے
اللہ جس نے کسی چیز کے ساتھ خود کسی کی توروہ جہنم کی آگ نہیں
چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اللہ مومن پر لعنت

جَهَنَّمَ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَتْلِهِمْ، وَمَنْ رَهِيَ مُؤْمِنٌ
بِكُفْرِهِ فَلَهُ لَقَتْلُهُ.

بَابُ ۱۳ مَنْ لَمْ يَرِ الْفَأْسَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ
مُتَأَوَّلًا أَوْ جَاهِلًا، وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ
إِنَّهُ مُتَأَفِّقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَظْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ
فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

ن: اس حدیث کے اظہار میں یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن کریم ہے:-

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا أَكْجَرُ آءُ جَهَنَّمَ خَالِدًا
فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ
عَذَابًا عَظِيمًا.

(۹۲:۴)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے
تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے
اس پر غضب کیا اور لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا
بڑا عذاب۔

اس سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر سچے اور سچے عقیدہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں نکلتے۔
اگر اُن مہربانوں کے نزدیک نظر کر درست مان لیا تو اس کی سند سے تو خود وہ مدبروں کے کسی ایک فرد کو بھی مسلمان ثابت نہیں کیا جاسکتا تھا۔ خدا
نے تراپے مجرب کی امت کو استنباطِ مروجہ اور سب امتوں کی سرمدار بنایا ہے لیکن یہ حضرات اس امتِ غمورہ باور رکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔
خدا نے نورالمن اپنے محبوبِ مہینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے عمل متبعین اسلام کو صراطِ مستقیم پر چلائے جو انعام یافتہ
تجدوں کا راستہ یعنی حضراتِ اولیاء اللہ کا دین و مذہب ہے۔ آمین۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ
يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي
قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَدْ أَبْهَمَ الْبَقْرَةَ قَالَ
فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً حَفِيفَةً كَبَلَعَهُ ذَلِكَ مَسًّا
فَقَالَ إِنَّهُ مُتَأَفِّقٌ فَبَلَعَهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ
نَعْمَلُ يَا يَدِيئًا دَنَسْتُمْ بَنُو أَحِبُّنَا دَأْنُ مُعَاذًا
صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزَتْ فَذَنَبَ
أَنِّي مُتَأَفِّقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

محمد بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا
کرتے پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک دفعہ
انہوں نے نماز میں سورۃ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس
پر ایک شخص نے علیحدہ ہو کر کھلی پھلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات
حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی
کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم بالآخر سے کام کرنے والے
اولیٰ ہیں نہ ہمنوں کو باہنی دینے والے لوگ ہیں حضرت معاذ نے ہمیں
یہی نماز پڑھائی اور سورۃ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔
اس پر انہوں نے خیال کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

مَعَاذُكَ أَنْتَ بَنِيْنَا أَخْرَأْتُ الشَّمْسُ وَصَحْوَهَا
وَسَيِّمِ اسْمُكَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ يَا لَلَّاتِ وَالْعُزَّى
فَيَسْتَلِ لَإِلَهٍ إِلَّا اللَّهَ دَمَنَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ
أَقَامَرَكَ فَلْيَتَّصِدْ فِي۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبَةٍ هُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ
يُنَادِيكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَانُوا حَالِفًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَالْأَكْلِيصِصِثِ۔

بِأَلْسِنَتِكُمْ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالرَّشْدِ لَا يُمْرُ
اللَّهُ وَقَالَ اللَّهُ جَاهِدِ الضَّعَافَ وَالْمُتَافِقِينَ
وَأَعْلَلْ عَلَيْهِمُ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا بَسْرَةُ بْنُ صَبْرَةَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْبَيْتِ قَرَأَ فِيهِ صُورًا فَتَلَوْنَ دُجُوهَ مَشْرِقِ
تَنَازُلِ الْيَسْمَرِ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْتَدِ النَّاسِ عَذَابًا يَجْزِيهِ
الْقِيَامَةُ الَّذِينَ يَصُورُونَ هَذِهِ الصُّوَرَةَ۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قُبَيْسُ بْنُ أَبِي عَرَبٍ
عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِيَ جَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأْخَرُ عَنْ صَلَاةِ
الْعَمَاءِ مِنْ أَحِلِّ فَلَانٍ وَمَتَا يُطِيلُ مِنْ أَقَالَ قَنَا

وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا تم لوگوں کو نقشے میں جنتا کرنے والے ہو کہ تم میں
مترجم فرمایا تم سورۃ الشمس اور سورۃ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص (بھول کر)
لات و عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ
کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو کھیلیں تو
اسے صدقہ دینا چاہیے۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ
اپنے والد ماجد سے سوا روں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ
کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے
منع فرماتا ہے، لہذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم
کھائے ورنہ غاموش رہنا چاہیے۔

حکم الہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز ہے۔
ارشاد ربانی: کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی
کرو (سورۃ التوبہ، آیت ۷۴)۔

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
افلاس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں
تھیں آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر اس پردے کو ٹکڑے کر دیا
حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان
تصویروں کو بناتے ہیں۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں غلام شخص کی وجہ سے عشا کی نماز
میں شامل نہ ہوا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ اسی کا
بہانہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ وعظ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَطَ
أَمْرًا عَصِيْبًا فِي مَوْعِظَةٍ قِيَمَهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ وَأَنْتُمْ مَا صِلَ
بِالْمَنَافِعِ فَلَيْتَ تَجِدُوا هَؤُلَاءِ فِيكُمْ النَّاسُ يَصِلُ وَالْكَبِيرُ
وَذَا الْحَاجَةِ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ عَنَّا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِفَتِي رَأَى
فِي قُبُلَةِ النَّسَاجِدِ رُخَامَةً ذَكَرْتُ أَبْيَدَ قُبُلَةٍ نَظَرْتُ
لَهَا قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الضَّلَالَةِ كَانَ اللَّهُ
حَيَّالٌ وَحَيِّهٌ فَلَا يَتَذَكَّرُ حَيَّالٌ وَحَيِّهٌ فِي
الضَّلَالَةِ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رِبْعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَنْظَلَةُ عَنْ زَيْدِ
مَوْلَى السُّبُعِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّ
رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الْقَطَطِ فَقَالَ: عَذِيبٌ أَسَدَةٌ ثَمَرٌ أَغْرَتِ وَكَأَنَّهَا
وَعِصَا صَرْهَا تَقْرَأُ سَتَقْبِقُ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادَّهَا
إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَلَّ اللَّهُ نَمْرًا قَالَ خَنَافَا
فَأَتَاهُمَا لَكَ أَوْ لَا خَيْلِكَ أَوْ لَيْلٍ ثَبَّ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَضَلَّ أَوْ الْإِبِلِ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَكْمَرَتْ وَجَدَتْهُ أَوْ
أَحْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا لِحْدَاؤُهَا وَ
مِسْقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَجُلُهَا وَقَالَ لَيْلَى حَتَّى تَلْقَى
عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ سَيِّبٍ بِأَحَدٍ لَيْلَى مُحَمَّدٌ بْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّظِيرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ إِسْرَءِيلَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ إِحْتَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دنوں سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان
ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اسے لوگو! بعض تم میں سے جو لوگ
نماز پڑھائیں تو ہلکی پھلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار،
بزرگ اور عذر و علت مند بھی ہوتے ہیں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو
آپ نے مسجد میں جانب قبلہ بنجم دیکھی تو اسے اپنے دست مبارک
سے کھینچ دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا
ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے
لہذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ محو کرے۔

زید مولى السبعی نے حضرت زید بن خالد الجعفی رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے گردی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے
فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو پھر اس کے
سر بند من اور ظرت کو پہچان کر خرچ کر دو۔ اگر اس کا مالک کبھی
اجلاسے تو اپنے پاس سے دو اگر دو عرض کی یا رسول اللہ اکھوتی
ہوئی بکری سے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر اسے پکڑ لو کیونکہ وہ
تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیے کے
لئے ہے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گندہ اونٹ کا کیا حکم
ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے
یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟
اس کا کھانا لینا اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے
پالے گا۔ بسرو بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا
بجرہ کھجور کی شاخوں یا بونڈیے سے بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے کھلے لوگوں

حَبِيرَةُ مَخْضُفَةً اَوْ حَصِيْرًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِيهَا فَتَتَبِعُ الْيَهُودُ وَجَاءُوا يَمْشُونَ يَمْشُونَ ثُمَّ جَاءُوا الْمَيْلَةَ فَخَصِمُوا اَوَّاظِلًا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَدَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغَضِبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا لَكُمْ صَنِيعَكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّهُ سَيُكَلِّمُكُمْ عَلَيْهِكُمْ فَحَلَلْتُكُمْ بِالصَّلَاةِ فَاِتَّبِعْتُمْ فَإِنْ خَرَجَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي يَدَيْهِ إِلَّا الْمَتَلُوءَةُ الْمَكْتُوبَةُ.

مَا أَصْبَحَ الْخَدَّيْنِ مِنَ الْغَضَبِ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الذُّلْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِذَا هُمْ أَهْلُ عَصَابَةٍ أَهْرَ يُغَيَّرُونَ الَّذِينَ يَتَّقُونَ فِي الشِّرَآءِ وَالْمِتَآءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

۳۶: اِحْدَاثَكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسَعٍ اَخْبَرَنَا مَا لَيْكُ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ يَحْيَى هَرِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّيْءُ يُمَا يَلْمُرُ عَرِيْنَا الشَّيْءُ يَدُ الْوَلَّى بِمَلِكٍ نَفْسُهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

۳۷: اِحْدَاثَكَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَوْدٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرٍّ وَقَالَ اسْتَبْتِ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنُّ عِنْدَهُمَا جُكُوسٌ وَاحِدٌ هُمَا يَسُبُّ صَاحِبَةً مُغْضِيْبًا قَدْ اُتِمَّ وَجْهُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً تَوْفَى الْهَالَكَ هَبْ عَنْ سَمَاعِي جِدْ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالَ لَوْ لَرَجُلٍ إِلَّا

نے بھی آپ کی پیروی کی اور اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے میں درگزی اور آپ باہر نہ آئے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنگریاں مالدیں۔ پس آپ ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم میری کسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے خیال میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہذا تمہیں چاہیے کہ اپنے گھر میں نماز پڑھا کر دیکھو کہ انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سو اسے فرض نماز کے۔

اگر شاد رہا ہے۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں و بدیہوں سے بچتا ہے اللہ حبیب غصے کے تو معاف کر دیتے ہیں (سورۃ النور آیت ۲۴) نیز فرمایا جو اللہ کی راہ میں شوق کرے تو اللہ اس کے دل میں اور غصہ دیتے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور ایک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (سورۃ آل عمران آیت ۱۴۷)۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو بچاؤ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن مرثد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا حکم جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی مصیبت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ اس نے بار بار یہی گزارش کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔

حبیاء۔

ابو اسوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فراتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ حیا میں وقار ہے اور حیا میں سکون قلب ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی ڈائری کا نوٹ سنا رہے ہو۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک حیا دار آدمی کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیا کرتے ہو تو اس کے باعث تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بھوڑو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

عبداللہ بن ابی غنبلہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

جب تمہیں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

لَسَمْتُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَ ابْنُ عَتَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ.

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ إِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا بَاقِيَ إِلَّا عَذْرَاءُ فَتَنَّا لَبَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ تَمَكُّدُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنْ مِنْ الْحَيَاءِ وَكَأَنَّ أَقْوَانًا مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ فَقَالَ لَهُ إِمْرَانُ أَحَدُ ثَلَاثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَدَّثَ بَيْنِي وَبَيْنَ حَرِيفَتِكَ.

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُحَايِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْجِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضْمَرْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُ خَلْقَ الْحَيَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ.

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَرْثَانَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

بَابُ ۶۳۳۔ إِذَا لَمْ تَسْتَجِبْ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب میرے پاس ثمر و حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

دینی مسائل پر پچھنے سے شرمانا نہیں چاہیے۔

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو اخلاص ہو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی (مٹی) دیکھے۔

ترجمہ: ابن دثنال کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ بھڑکتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے، کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے، میں حضرت ابن عمرؓ نے انکار کیا کہ میں وہ کچھ نہ کہتا ہوں۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی ضرورت ہے فرمایا کہ وہ کچھ نہ کہتا ہے۔ ترجمہ: غیبی ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ زیادہ ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کے ہی نے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت سارا مال ملنے سے عزیز ہوتی۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہ میں حاضر ہوئی اور اس نے حضورؐ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے گھبراہٹ کی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انسؓ کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس حیا کی کمی تھی، حضرت انسؓ نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ رَجَبِ بْنِ جَرَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْآخِرُ إِذَا لَا تَسْتَحْيِي فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ

بَابُ مَا لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ كَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غَسْلٌ إِذَا اخْتَلَعَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ النِّسَاءَ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ حَضَرَ آءٌ لَا يَسْقُطُ وَرَفَقٌ وَلَا يُتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا فَأَمَّا زَيْدٌ أَنْ أَكُونَ مِنَ النَّحْلَةِ وَأَنَا هَلَا مُرْشِدٌ يَا شُعْبَةُ فَقَالَ هِيَ النَّحْلَةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاوِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَمُثَنَّى وَرَأْدٍ حَدَّثْتُ بِهِ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ قَلْبًا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ بَابَا أَتَى سَمِعَ النَّسَائِيَّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ آةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْرِضُ عَلَيْهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَلَجَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ: بَلَى مَا أَكَلْتُ حَيًّا عَطَا فَقَالَ هِيَ حَيَّةٌ قَبْلَكَ

ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا۔
آسانی اختیار کرنا۔

حضرت کا ارشاد ہے آسانی اختیار کرو اور آپ تعظیم اور
آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں کے

فرمایا۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا سختی میں نہ ڈالنا اور خوش گزرا۔

نفرت نہ دلانا اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ اکرم اہل عالم میں آپؐ

ہیں جہاں شہدے سے بیع نامی شراب اور خمر سے مزر نامی شراب بنائی

جاتی ہے جیسا بخیرہ بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ

لائے والی چیز حرام ہے۔

۱۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر بھیجا۔ دونوں

حضرت کو آپؐ نے پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی جو حسب ذیل ہیں:-

۱۔ اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

۲۔ ایسے عوامین ناخاندہ کرنا جن سے لوگوں کی انگلی اور پریشانی میں اضافہ ہو۔

۳۔ لوگوں کو اپنے حق سے سوک سے غرض کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ ایسے کام نہ کرنا جن سے ان کے دلوں میں تباہی و خرابی پڑے یا آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

۵۔ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہنا۔

ان پانچ باتوں میں سے پہلی دو باتیں حاکموں کا محکم دستور اصل قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہدایت فرمادی کہ مسلمان حاکم نے کیا کرنا ہے۔ پکارتا

اور دوسرے مسلمان مملوک کے حکام کو فہم کرنا چاہیے اور اپنی اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کا طریق عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے مندرجہ ذیل احادیث کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے اندر ان حضرات کی سرکردگی کا راز منظر ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی

کر دو، لوگوں کو سکون دے اطمینان پہنچاؤ نفرت نہ دلاؤ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار

۱۵۷۔ اَدَمَ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي

النَّعَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا

تُعَسِّرُوا وَسَلِّمُوا وَلَا تُسَلِّمُوا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اَعِيْنُ اللّٰهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي شَرِيْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْ اَبِي شَرِيْحَةَ اَنْ يَسِّرْ اَبَی عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي شَرِيْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

أَبُو النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْحًا لَطْفًا حَتَّى يَقُولَ لَا جِرَئِي صَغِيرٌ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا فَعَلَ الْخَفِيرُ ۱۰۶۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ الْعَبَّ بِالنَّبَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِي صَوَاحِبٍ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَفْتَحُنَّ مِنْهُ لَيْسَ يَرْجِعُنَّ إِلَى فَيْلَعِ بْنِ مَعِيٍّ .

باب ۶۱۳ الْمَدَارِقُ مَعَ النَّاسِ وَبِدْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي دُجُورِ أَقْوَامٍ وَإِنْ قُلُوبُنَا لَتَلْعَقُهُمْ ۱۰۶۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ عُرْوَةُ ابْنَةُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَتَالَ أَثَدَ بْنَ قَيْسٍ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَدَسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ قُلَيْبَةَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرَادَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْتُ مَا قُلْتُ فَكُفُّوا النَّبِيَّ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيُّ عَائِشَةَ إِنْ شَرَّ النَّاسِ مَرْئِيَّةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَ أَوْ بَطَلَ النَّاسُ إِقْفَاءً فَحُشِيهِ .

۱۰۶۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ النَّبِيِّ وَالْمَرْءِ مَرْئِيَّةٌ إِلَّا لَدَى هَبٍ فَتَسْمَعُ فِي نَائِمٍ تَيْنِ أَصْحَابِهِ دَعَوْا وَنَدَّوْا وَاجْتَلَحُوا فَتَلْتَجِأُ قَالَ خَبَاتُ هَذَا لَنْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَتَرَبَّعُ أَنْ تَبْرِيَهُ إِذَا وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ مَرُوءًا حَسَنًا وَبُنْ رَيْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَاتِمُ بْنُ دُرْدَانَ حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ملنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے یہاں تک کہ میرے بھوٹے بھائی ابو عبیدہ سے فرماتے کہ تغیر کا کیا کیا ؟ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلنے رہی اور میری سہیلیاں بھی جو میرے ساتھ کھیلنا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں مکان کے دیر سے پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں ۔

لوگوں کے ساتھ دروادی برتنے۔ حضرت ابوذر اسے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ ہم تہاداد کرتے حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آئے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو یہ قبیلے کا بڑا بیٹا یا قبیلے کا بڑا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ نے عرض کی آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی پس ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا آدمی وہ ہے جس کی بے حیائیوں کے باعث لوگ اسے چھوڑ دیں یا اس سے کنرا کش ہو جائیں ۔

ابو بکر نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دریا ج کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا اور ایک حضرت عمرؓ کے لئے بچا کر رکھ لی جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لئے کھلی تھی۔ ابو بکر راوی کا بیان ہے کہ کپڑے میں چھپائی اور صرف انہیں کو دکھائی اور یہ بھی آپ کے خلق کا ایک حصہ ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسود بن

أَيْبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ الشَّيْخِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ
الْبُنِيِّ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْبُ
بَابُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرْتِنٍ
وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَأَحْكِيكُمْ إِلَّا دُونَ تَجْرِ بَيْ

حضرت عبداللہ کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں چند قبائش پیش کی گئیں۔
مومن ایک سو راخ سے دو دفعہ نہیں ڈر ساجاتا۔
حضرت معاویہ کا قول ہے کہ تجر بہ کا نہ ہی جانا ہوتا ہے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ
نَحْوُ اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ وَاحِدٍ مَرْتَيْنِ
بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک ہی سو راخ سے
دو دفعہ نہیں ڈر ساجاتا یعنی ایک شخص سے دو سری دفعہ
نقصان نہیں اٹھاتا۔
مہمان کا حق۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
رُوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو قَالَ. مَحَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ أَخْبِرْكَ أَنَّكَ تَقْتُلُ اللَّيْلَ
تَقْتُلُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَ
نَحْوَ صُمْ وَأَطِمْ فَإِنَّ لِحْدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِرِجْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَإِنْ لِرِجْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ
بِكَ هَذَا إِنْ مِنْ حَبْلِكَ أَنْ تَقْتُلَ مِنْ كُلِّ لَيْلٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بِكَ حَسَنَةٌ عَشْرًا مِثْلَ لَيْلٍ
فَذَلِكَ النَّهْرُ كُلُّهُ. قَالَ فَشَدَّ ثَدَّ فَشَدَّ
عَلَى فَقُلْتُ يَا أَبِطَيْقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ
كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةً أَيْامٍ قَالَ فَشَدَّ ثَدَّ فَشَدَّ
عَلَى فَقُلْتُ أَبِطَيْقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ
ذَاوَدَ فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ ذَاوَدَ قَالَ يُصْفِ الثَّغْرَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
لئے اور فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق کیا یہ پتہ نہیں لگا کہ ہمیشہ راتوں
کو قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو وہ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں
نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، بلکہ راتوں کو قیام کیا کرو اور سو بیا
بھی کرو۔ روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی
تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان
کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری پیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ غریب ہے کہ
تم لمبی عمر کو، پنجواں ہمارے لئے ہے کافى ہے کہ ہر چیز میں تین دنوں سے رکھ
لیا کہ جو کہ۔ **بَابُ كَيْفَ يُكْفَى الْكَلَامُ فِي الْمَدِينَةِ**
ہر ماں کے اسکا بیان ہے کہ میں سخت عبادت کا عادی ہوں کھانا اسے عرض گزار
ہو کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر چیز میں تین دنوں سے رکھ لیا
کہ وہ اسکا بیان ہے کہ میں نے اس پر بھی زیادتی کیا ہی وہ عرض گزار ہوا کہ میں اس
سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو اس کے نبی حضرت داؤد کے روزے سے
رکھ لیا کہ میں عرض گزار ہوا اللہ کے نبی حضرت داؤد کے لئے کیسے ہی فرمایا
کہ ایک روزہ رکھنا دوسرے روزہ نہ رکھنا یوں نصف نصف۔

بَابُ الْكِرَامِ الضَّيْفِ فَيُخَدَّمُ بِهِ إِيَّاهُ
بِنَفْسِهِ. وَقَوْلُهُ: ضَيْفُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الْمَكْرُمِينَ
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ

مہمان کی عزت و خدمت کرنا۔
ارشاد ربانی۔ اور ان کے معزز مہمانوں کی (سورۃ الذاریات، آیت ۲۲)۔
حضرت ابو شریح کہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوں اللہ

فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
تَزَلُّمَ بَقَرَةٍ فَأَمَدُ الْكَرِيمِ أَيْبَغِي إِلَيْهِ تَسْبِغُ
وَأَقْبَلُوا أَهْلَانِ لَسَدِيحًا حَلَاوًا فَحَدَّثُوا بِأَمْتَهُمْ حَقَّ الصَّيْفِ
الَّذِي يَنْتَبِغِي لَهُمْ.

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَيْشَامُ بْنُ خَبْرَةَ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِرْ لِرَجْمِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

بابُ صَنِيعِ الطَّعَامِ وَالتَّكْلِيفِ لِلضَّيْفِ

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعِيثِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّارِ آءُ كَرَامًا سَلْمَانُ أَبَا
الدَّارِ آءُ قَرَأَ أَمُّ الدَّارِ آءُ مَتَبَّكَ لَقَدْ قَالَ لَهَا
مَا شَأْنُكَ فَقَالَتْ أَكُولُ. أَخْبَرَنَا الدَّارِ آءُ كَبِيرُ
لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، لِحَاجَةِ أَبِي الدَّارِ آءُ وَهُوَ
لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلِّي صَبَايِمَ فَقَالَ مَا أَتَا بِأَيِّ
حَقِّي تَأْكُلُ مَا هَلْ فَكَلْنَا كَانَ اللَّيْلُ فَهَبَ أَبُو
الدَّارِ آءُ يَقُومُ فَقَالَ نَعْرِفُنَا مَرَّكَ فَهَبَ يَقُومُ
فَقَالَ نَعْرِفُنَا كَانَ أَخِيرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ كَفْ
الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ يَدِيكَ
عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَكَأَنَّكَ
عَلَيْكَ حَقًّا فَانْطَبَحَ كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقًّا فَاتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ.

اگر تم کسی قوم کے پاس جا اترو اور تمہارے متعلق وہی
حکم دیں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر
ایسا نہ کریں تو جو مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے
وصول کرو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور
آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے
مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر
ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رکھی کرے اور
جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ابھی
بات کے درجہ خاموش رہنا چاہیے۔

مہمان کے لئے پر تکلف کھانے تیار کرنا۔

عون بن ابو جعفر نے اپنے والد ابو عبد اللہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان فارسی
اور حضرت ابو الدرداء کو کھانا بنا دیا تو حضرت سلیمان نے حضرت ابو الدرداء سے طاقا
کی اور حضرت ام الدرداء کو خدمتہ ملی میں دیکھ کر پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں
نے جواب دیا کہ اچھا ہے۔ ابھی ابھی اس وقت تک کہ ہمیں یہاں پر چھوٹا بوجھ ہوا تھا
تو اب اس نے کھانا بنا دیا اور کھا کر ہمیں یہ کہہ کر کہ تمہارے یہاں پر چھوٹا بوجھ
کہہ کر میں تو اس وقت تک کہ میں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ
رہ کھائیں چنانچہ انہوں نے بھی کھایا جب رات ہو گئی تو حضرت ابو الدرداء
تیرا ام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو
انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ جب آخری رات ہو گئی تو حضرت سلیمان نے
کہا کہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے تھوڑی تاخیر ہی۔ پھر
حضرت سلیمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ
کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے۔ لہذا
ہر حق واسے کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس امر کا ذکر کیا۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان نے سچ کہا ہے۔ ابو جعفر کا لقب

الرَّحِيْقَةُ ذَهَبُ السَّوَادِ يُقَالُ وَهَبُ الْخَيْرِ.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَمِ عِنْدَ الضَّيْفِ

١٠٤٣- حَدَّثَنَا عَفِيَّا بْنُ التَّوَيْلِيِّ حَدَّثَنَا هَذَا كُنَّا عَهْدُ
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْهَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ
أَضْيَا فَاذْكُ فَإِنِّي مُسْطَلِقٌ إِلَى الدِّيَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَذْهَبُوا قَرَأَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ فَأَنْطَلَقَ بِهِ خَدْرَمَانِ
فَاتَّاهُمَا مَاعِدًا لَهُ فَقَالَ اطْعُمُوا قَالُوا إِنْ رُبَّ
مَنْزِلَيْنَا هُنَا اطْعُمُوا قَالُوا مَا عَدَنُ بِأَكْلَيْنِ حَتَّى
يَجُوعَ رُبَّ مَنْزِلَيْنَا كَالْأَقْبَلِ عَدَا قَدْرًا كَثْرَ فَإِنَّ
إِنْ جَاءَ وَلَمْ نَطْعُمُوا لَنُلْقَيْنَ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ
أَنَّهُ يَحِيدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ نَهَضْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا
صَنَعْتُمْ ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ نَسِيتُ
كُتْمَ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَسَكْتُ فَقَالَ يَا عَدَنُ
أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتُ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتُ
فَعَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَا فَكَفَقَا تَوَاصَدَا
أَتَانِيَا بِهِ فَقَالَ فَاذْكُمَا أَنْظَرْتُ تَمُوتُنِي وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ
اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخِذُونَ وَاللَّهِ لَا نَطْعِمُهُ حَتَّى
تَطْعَمَهُ قَالَ لَكُمَا سِرٌّ فِي الشَّرِّ اللَّيْلَةِ وَبَيْنَكُمَا مَا أَنْتُمَا
لَمْ لَا تَقْبَلُونِ عَنَّا قَدْرًا كَثْرًا هَاتِ طَعَامَكَ لِهَاتِهِ
فَوَضَعَ يَدَاهُ فَقَالَ بِأَسْمِ اللَّهِ الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ
فَاكْلُ وَآخِلُ.

باب ٢٢٢ قول الضيف لصاحبه . لا
أكل حتى تأكل فيه حديث أبي جعفر
عن النبي صلى الله عليه وسلم .

١٠٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَفْوَانَ قَالَ قَالَ عَبْدُ

وہب السودی ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

مہمان کے نزدیک غصہ اور بیخ کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک جماعت کی غیبت فرمائی اور حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ میری جگہ تم انہیں کھانا کھلا دو بنا کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد پاہوں اور سب سے واپس آنے سے پہلے انہیں کھلا بلا کر فارغ ہو جانا ہمیں حضرت عبداللہؓ کی مہمانوں کو لے آئے اور ماہِ حصران کے سلسلے رکھ کر کہا کہ کھائیے۔ انہوں نے کہ اگر ہمارے مزاج کیلئے انہوں نے کہا کہ آپ کھائیے۔

انہوں نے کہا کہ کم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے ماحضر قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری شامت آج بے گن بچھ رہی انہوں نے اسکا کہنا۔ میں نے کہا کہ کیا کہ انہیں بچھ کر غصہ آئے گا جب وہ تشریف لے آئے تو میں

ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کی کیا بنایا ہے چنانچہ انہوں نے سب کچھ کہہ سنایا۔ انہوں نے کہا: اے عبدالرحمن! میں خاموش رہا۔ پھر کہا: اے عبدالرحمن! میں پھر بھی خاموش رہا۔ کہلے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری والدہ سسر سے میرے پاس آئے کیوں نہیں ہو چنا پھر میں باہر نکل کر عرض گزار ہوا کہ مہمانوں سے پوچھ لیجئے انہوں نے کہا کہ عجیب کتنے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے سلسلے کا نام رکھا تھا۔ فرمایا تو آپ لوگوں نے میرا اعتقاد کیا۔ تھلائی قسم میں آج کھانا نہیں کھاؤ گا۔ اور لوگوں نے کہا تو جلد تک آپ نہیں کھائے تم بھی نہیں کھاؤ گے۔ انہوں نے کہا افسوس میں نے ایسی بری بات نہیں دیکھی آپ ہماری دعائی قبول کیوں نہیں کرتے۔

غیر کھانا لاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن کھانا لے آئے اور انہوں نے بسم اللہ

نہیں کھاؤں گا۔۔ اس بارے میں حضرت ابو جحیفہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اپنے مہمان باہمالوں کو لے کر تشریف لائے۔

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاجَّاءَ أَبُو بَكْرٍ
يَضِيفُ لَهُ أَوْ يَأْضِيْفُ لَهُ قَامَسِي هَذَا الشَّيْءُ
هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعْلَجَاءُ خَالَتُ أَفْتٍ
أَحْبَسْتُ عَنْ هَيْفِكَ أَوْ أَضِيْفُكَ الْكَلِمَةَ قَالَ
مَا عَشَيْتُمْ هُمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْضَحِيْمَ قَالُوا
أَوْ قَالِي فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ قَسَتْ وَجَدَهُ وَخَلَعْنَا
لَا يَطْعَمُهُ مَا خَبْنَاتُ أَنَا فَعَالَ يَأْغْتَرُ وَخَلَفَتْ
أَمْرًا أَلَا تَطْعَمُهُ حَقٌّ يَطْعَمُهُ فَخَلَفَتْ الضَّيْفُ
أَوْ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُهُ أَوْ يَطْعَمُهُ حَقٌّ يَطْعَمُهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا
بِالْفَقْعَامِ فَأَكَلَ وَ أَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لِقْمَةً
إِلَّا دَبَّاهُ مِنْ أَشْفَلِهَا أَوْ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ
بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ وَ كَرَّةٌ عَلَيْنِي أَنَّهُمَا
الْآنَ لَا كَرَّةَ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَ نَحَثَ رِيْهَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَرَّ أَتَى
أَكَلَ مِنْهَا.

بَابُ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَبَيْدِ الْأَكْبَرِ بِالْكَلَامِ وَالسُّوَالِ

٥٠٥. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَبَّاشُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ
بْنِ نَسَافٍ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَائِعِ بْنِ خَدَّاجٍ وَ
سَلِيلِ بْنِ أَبِي حُمْزَةَ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ عَدْنَةَ قَالَ
لِي سَلِيلُ بْنُ مَخْصُومَةَ بَنِي مُسْعُودٍ أَنَّ أَخِي بَرَقَةَ قَالَ
فِي الدُّخْلِ فَقَتِلَ عَنْهُ اللَّهُ بْنُ سَلِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ سَلِيلٍ وَخَوَاصُّهُ وَهَيْضَةُ ابْنُ مُسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَكَّمُوا فِي أُمْرِ صَلَاحِهِمْ
فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكَبِيرِ قَالَ
يَحْيَى بْنُ سَلِيلٍ الْكَلَامُ الْأَكْبَرُ فَتَكَكَّمُوا فِي أَمْرِ

پھر شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے جب وہیں
تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ آج رات آپ
نے سمان یا مہمانوں کے کھانے میں دیر کر دی۔ فرمایا کہ کیا تم نے
انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کے باطن کے
ساتھ کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر
ناراض ہوئے اور برا بھلا کہنے لگے اور نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ

میں کھجور کا پائے کھا لے جاؤں۔ اس پر والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھالی
کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے
بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا۔ انہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ
کھائیں۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی پھر انہوں
نے کھانا منگوا دیا اور کھایا۔ لہذا انہوں نے بھی کھایا۔ چنانچہ جب فقرہ
اٹھاتے تو اس کے نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ یہ سنی فراس
کی بہن۔ یہ کہہ سہ ۱۹ انہوں نے کہا۔ آکھوں کی ٹھنڈک کی قسم یہ کھانا
تو اس کے بھی زیادہ ہے جس کو ہم کھاتے بیٹھے تھے۔ چنانچہ سب نے
کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ پھر
بتایا کہ حضور نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بڑوں کا ادب کرنا۔ کلام اور سوال میں بڑا
ابتدا کرے۔

بیشیر بن یسار موفی انصار نے حضرت زافع بن عذیبہ رضی اللہ
عزہ عنہ حضرت سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے روایت
کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اللہ حضرت حبیبہ بنی مسعود دونوں صحابہ
لگے یہاں ہمارے دونوں جہاد ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل کو شہید
کر دیا گیا۔ پس حضرت عبدالرحمن بن سہل حضرت محمد بن حبیبہ
یعنی مسعود کے دونوں صاحبزادے اپنے بیٹوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے ہاتھ میں عرض کرنے
لگے۔ چنانچہ گفتگو حضرت عبدالرحمن نے شروع کی جو عمر بن مسعود سے
پھوٹے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا آدمی گفتگو کرے۔
یعنی راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے
بارے میں گفتگو کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم بچاؤں

صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَسْبُكُمْ قَتِيلُكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبِكُمْ بِإِيمَانٍ
تَحْسِبِينَ مِنْكُمْ فَالْوَايَا رَسُولُ اللَّهِ أَمَرَكُمْ نَزَلًا
فَتُحَرِّدُكُمْ يَهُودِيٍّ أَيْمَانٍ تَحْسِبِينَ مِنْهُمْ فَالْوَايَا
يَا رَسُولُ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَرُوا فَوَادَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَاحِبَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَادَرَكْتُ
نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلْتُ مَرْبَدًا لَهَا
فَرَكَضْتُ بِرِجْلِيهَا. قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى
عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ
مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ وَخَدَا.

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ السُّلَيْمِ تُؤْتِي
أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحْتَرُّ وَرَقُهَا
فَوْقَ فِي نَفْسِهَا التَّحَلَّةُ فَكُرِهَتْ أَنْ أَتَّخِذَ
وَنَمَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ التَّحَلَّةُ فَلَمَّا خَرَجَ
مَعَهُ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَمَّ فِي نَفْسِ التَّحَلَّةِ قَالَ
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ لَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا
أَنِّي لَمَّا رَأَيْتُهَا لَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَ بِهَا فَكُرِهَتْ.

باب مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْأَحْدَاثِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلُهُ وَالشَّعْرَاءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْخَاوِنُ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ
يَهِيمُونَ نَارَهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۚ لَا
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَلَمَّحُوا الصَّالِحِينَ وَذَكَرُوا اللَّهَ
كَثِيرًا أَوْ اتَّصَرُّوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا أَوْ سَيِّئًا

نفسیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت کے حقدار ہو سکتے ہو عرض کی۔
یا رسول اللہ! یہ بات تمہارے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو
پچاس ہویہ فی نفسیں کھا کر اپنی برأت ثابت کر دیں گے عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے دیت ادا کر دی حضرت سہل
کا بیان ہے کہ ان آدمیوں میں سے ایک آدمی کو میں نے لیا تو وہ

اپنے گلے میں بالگسی ادا اس نے مجھے لات ماری۔ یہٹ یحییٰ بشیر
نے حضرت سہل سے اس کی روایت کی یہ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ
میرے خیال میں انہوں (بشیر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع
بن خدیج کے ساتھ ابن عبیدہ یحییٰ بشیر نے لیکے حضرت سہل
سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ درخت بناؤ جس کی
مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا
ہے اور اس کے پتے بھی نہیں گھڑنے میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور
ہے لیکن میں نے بولنا ناپسند کیا کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی
موجود تھے جب یہ دونوں حضرات منبر پر تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ
باہر نکلتا تو میں نے کہا ایا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔
فرمایا تو پھر نہیں عرض کرنے سے کس نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیجئے تو یہ
بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔
عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکر
کو بولتے ہو کھجور! لہذا اپنا بولنا ناپسند نظر آیا۔

کیسا شعر! رجز اور حمدی خوانی جائز ہے۔
ارشاد دہائی ہے۔ اور شاعروں کی بیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے
نہ دیکھا کہ وہ ہر نسل میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں
کرتے۔ گمراہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور کثرت اللہ کا ذکر کیا
اور دل لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے
ہیں ظالم کہ کس کو روکے پر پلٹا کھائیں گے (سورۃ الشعراء)۔

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَعْمَى مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ. قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَيْلٍ يَخُوضُونَ.

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ مَرْدَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً.

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرِمٍ حَدَّثَنَا سَفْهَانُ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيصٍ سَمِعْتُ جَدَّيَا يَقُولُ بَيْنَمَا ابْنُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ
فَعَرَفَ مَا مِثَّتْ أَصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَذَا أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعُ دَرَمِيَّتٍ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُبَاتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدِي
حَدَّثَنَا سَفْهَانُ عَنْ عَبْدِ الْبَلَدِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ هَوْلَمَةٍ قَالَهَا الْمَشَاوِرُ
هَوْلَمَةً يَهْمِي.

الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بِأَهْلٍ

وَكَاذِبٌ أَمِيَّةٌ بَنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ تَلِمَ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْرَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمَرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ يَحْمِلُ مِنَ الْأَكْرَعِ: أَلَا نُسَمِعُكَ مِنْ
هَبِيبِائِيلَ؟ قَالَ دَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا سَخِيحًا
فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ تَوَلَّ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

آیت ۲۲ تا ۲۴۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہر لفظ بات
میں مغز کھپائی کرتے ہیں۔

مردان بن حکم کو عبد الرحمن بن اسود بن عبد یعقوب
نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا
کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
(جہاد کے لئے) مبارک ہے کہ ایک پھر بلا جس سے آپ بچے اور
پیر کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا۔

خون یہ انگلی سے ہے جو بہ رہا

شکر ہے کہ راہ حق میں ہے بہا

ابو اسود نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے بچی بات کہی وہ بے ہوش
کے یہ الفاظ ہیں۔

سوائے حق تعالیٰ کے گول بھی ہو، وہ لالی ہے۔

اند قریب تھا کہ امیر بن مصلحت اسلام قبول کر لیتا۔

یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع
رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ہمراہ ہم خیبر کی جانب نکلے اور ایک رات چلتے رہے
تو ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ
حضرت عامر شاعر تھے لہذا سواری سے اتر بیٹھے اور
مدحی خواہی کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو ہدایت گرد فرماتا میرے پروردگار

وَلَا تَقْصِدْنَا وَلَا صَلَاتِنَا
فَاعْرِضْ جَدًّا لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَكَيْلَيْنَا الْأَقْدَامَ إِنْ لَا قَيْنَا
وَالْقَيْنَ سَيَكُونَنَّ عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صَبَحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالضُّمَيَّارِ عَوَّلْنَا عَلَيْنَا

کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار
بخش دے ہم زندگی بھر کام جو کرتے رہے
دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و قراہ
ہم پر نازل کر سکینہ اسے جسے رب غفور
پہنچے جب دشمنان دین آئیں نابکار
شور و غل کرتے ہوئے چڑھتے ہیں ہم پر بار بار

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا
الشَّائِئِي؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجِدْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ
امْتَعَتْنَا بِهِ قَالَ خَاتِلْتُ لِحَبِيبٍ فَخَاصَرْنَا هُمْ
حَتَّى أَصَابَتْنا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ فَقَالَ اللَّهُ
فَتَحَبَّأَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي
فَتَحَبَّأَ عَلَيْهِمْ أَوْفَدُوا إِلَيْنَا أَنَا كَثِيرَةٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيْرَانِ
عَلَى آتِي شَيْءٍ يُؤْجِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى
أَيِّ لَحْمٍ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمَيْرِ الشَّيْطَانَةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرَقُوهَا ذَا
الْكَيْسِ وَهَذَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ يَغْتَابَا
وَنَفَلِيهَا قَالَ أَوَذَلِكَ فَلَمَّا تَصَبَّأَتِ الْقَوْمُ كَانَ
سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِ قَصْرٌ فَكُنَّا وَكَيْلًا بِهِ يَهْدُو دِيْنًا
لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ دِيْنًا سَيْفِهِمْ فَاصَابَ ذُكْبَةً
عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلُوا قَالَ سَلَمَةُ بْنُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَلَحُوا فَقَالَ
لِيَا مَالِكُ؛ فَعَلَلْتُ: فِدَايَ لَكَ أَيُّ وَارِئِي تَعْمَلُوا
أَنَا عَامِرٌ أَحْبَبْتُ عَمَلَهُ، قَالَ مَنْ قَالَ؟ قَدْتُ قَالَهُ
حُلَانٌ وَحُلَانٌ وَحُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحَضَرِ
الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَابٌ مَنْ قَالَ: إِنَّ لَهَ الْأَحَدَيْنِ وَجَعَمَ بَيْنَ
إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَيَأْهَدُ نَحْبًا هَذَا هَلْ عَرَفْتُمْ نَسْأًا

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹوں کو کون ہانک
رہا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا عامر کے صفے تو جھٹکا
واجب ہو گئی یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کرنے
دیتے، راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم خیمہ چاہیے اور ہم نے ان لوگوں
کا شمارہ کر لیا لیکن ہمیں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا پھر
اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے روز جب شام ہوئی تو لوگوں
نے بڑی آگ سلگائی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ
کیسی ہے اور کس چیز کے لئے آگ جلائی جا رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ
گوشت پر۔ فرمایا کہ کس چیز کے گوشت پر؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں
کے گوشت پر چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پالتو گدھوں
کو الٹ دو اور انہیں توڑ دو۔ اور ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
ہم انہیں ان کے دھوڑ لیں، فرمایا: چلو ایسا کر لو جب لوگوں نے
صفت بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی
پر ضرب لگاتے کے لئے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر لگی اور اس کی زخم
کے وفات پا گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا: تمہیں
کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر فریاد
لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسا
کوہ کہتا ہے، میں نے عرض کی کہ قلال غلام اور حضرت اسید بن
خثیمہ انصاری کہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا
و سلم نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ
اس کے لئے تو دوسرا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے

بہا مسئلہ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَ أُمُّ سَكِينٍ فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا ابْنَةَ جَدِّكَ سَوِّقِي بِالْحَدَايِدِ

قَالَ ابْنُ قِلَابَةَ: افْتَكَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ تَرْتَكُ لَهَا بَعْضُكُمْ لِحَبْمِهَا عَلَيْهِ قَوْلُ: سَوِّقِي بِالْحَدَايِدِ

بِأَمْرٍ هَجَاءُ الشُّشْرِيِّينَ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الشُّشْرِيِّينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَسْئُرُ فَقَالَ حَسَّانُ: لَا سُلْطَانَ فِيهِمْ كَمَا نَسَلُ الشَّعْبَةَ مِنَ الْعَجِيزِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَنَافِخُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شَرِيكَ أَنَّ الْهَيْمَةَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ يُرِيدُ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَلَّا يَكْفُرَ لَا يَقُولُ التَّوَكُّلَ يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنُ دُرَّاجَةَ قَالَ:

وَيَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الشَّقُّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْخَيْرِ سَلِطَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ بَعَثَ الْعَلِيُّ قُلُوبَنَا

فرمایا کہ وہ تو مجاہد اور مجاہد تھا عرب میں ایسے مجاہد بہت کم کھڑے ہیں۔ ابو قتلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازوج سطرات کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلمہ بھی تھیں تو آپ نے فرمایا: اسے بخشہ! تیری خرابی ہو! شیشے والی سوار کی کواہستہ چلا۔ ابو قتلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اور کہتا تو لوگ اس کا برا مناتے چنانچہ فرمایا کہ تیری شیشے کی سوار کی۔

مشرکین کی ہجو گوئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسان بن ثابتؓ نے شرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہا کہ میں آپ کے نسب کو لوں مکانوں کا جیسے گٹے سے بال کھینچ لیا جانتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا ابو بھائی گندمی پانی نہیں پیتا، اس سے آپ کی مراد حضرت ابن دھاحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کہا ہے ہ

بِهِ مَوْثِقَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

يُمِيتُ يُحْيِي جَنَّبَكَ عَنْ ذِمَّتِهِ

إِذَا اسْتَنْتَضَيْتَ يَأْتِيكَ خَيْرٌ مِنَ الْمَصَاحِفِ

تَابِعَةُ عَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ يَنْتَضِي

التِّرْمِذِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ أَبِي عَيْنَتَيْنِ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ

سَمِعَ حَسَنَ ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْفِيهِ أَبَا

هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللهِ هَلْ

سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَا حَسَنُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرُوحِ

الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ عِدَاتِي بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَنَ

الْأَحْمَرِيِّ إِذَا كَانَ حَاجِبُهُمْ وَجِبُونِي مَعَكَ

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۰۸۲ اور ۱۰۸۴ میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار کہہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جھوکتے ہیں، بدگوئی کر کے اپنے دلوں کی آگ بجھاتے ہیں۔ حضرت سلمان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سے

قادرا کلام اور پاکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے مشروں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے، تحقیق کرنے والوں کے

احقر اصوات کا جواب دیتے اور بدگوئیوں کی جھوکتے کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا یہ کارنامہ بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی۔ ان کی عزت افزائی

کی۔ دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ بدر فرما۔ مشرورہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی جھوکتے جھوٹوں

تمہارے ساتھ ہیں۔ اللہ اللہ! شان رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس فعل ہے! حضور کی بدگوئی کرنے والوں

کی جھوکتا یعنی ان کی برائیاں ظاہر کرنا بھی ایسا فعل ہے جو اللہ اور رسول کو اپن ہے اور اس میں حضرت جبریل علیہ السلام بھی مدد گاہ بنتے ہیں۔

اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ سلمان کو بڑا کہہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالت کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی گناہ کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک وقت سے بغیر مسلمان کہنے

مانتے ہیں اُس کو ہم فرما بھی جو حال بناب

اُن کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ

خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم بخواب

ایک طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔ زہری زہری، سعید

اعمری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک طرح روایت کی۔

ابو الیمان شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن

بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی

اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے

ابو ہریرہ! میں آپ کو اس کی قسم دے کر پوچھتا ہوں

کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ۔ اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو

اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔

حضرت ابو ہریرہ نے کہا، ہاں۔

حدیث بن ثابت نے حضرت ہمارے بن عازب رضی

اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت حسان سے فرمایا کہ بھوکو یا فرمایا کہ ان کی بھوکو

کہو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار کہہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جھوکتے ہیں۔ حضرت سلمان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سے

قادرا کلام اور پاکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے مشروں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے، تحقیق کرنے والوں کے

احقر اصوات کا جواب دیتے اور بدگوئیوں کی جھوکتے کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا یہ کارنامہ بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی۔ ان کی عزت افزائی

کی۔ دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ بدر فرما۔ مشرورہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی جھوکتے جھوٹوں

تمہارے ساتھ ہیں۔ اللہ اللہ! شان رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس فعل ہے! حضور کی بدگوئی کرنے والوں

کی جھوکتا یعنی ان کی برائیاں ظاہر کرنا بھی ایسا فعل ہے جو اللہ اور رسول کو اپن ہے اور اس میں حضرت جبریل علیہ السلام بھی مدد گاہ بنتے ہیں۔

اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ سلمان کو بڑا کہہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالت کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی گناہ کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک وقت سے بغیر مسلمان کہنے

دلوں نے ہی منہ جھکا لیا اور کم از کم انہوں نے کافروں کی یہ شکل تو آسان کر رکھی ہے۔ اب ایسے لوگ زبان رسالت کی یہاں تک متعین کر کے گئے ہیں جو غیر مسلم بھی اسلام کے کلمے دشمن بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ ستم بالائے ستم ترقی ہے کہ ایسے لوگوں کی کوئی فحاشی نہ کرے یا ان کے خلاف زبان کوئی جائزہ نہ لے تو ان فحاشیوں کو سننے والے کو ملعون کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے اندر ایسے صہیہوں کی حکومتی سطح پر خوب تعداد برتی ہے۔ انہیں کتب کے ذریعے انہیں بزرگ منسوب کیا جا رہا ہے۔ انہیں مسلمانوں کے رہنما، محسن اور خیر خواہ بتایا جاتا ہے اور یہی فحاشی طرز پر نئی نسل کو گمراہ کرنے کا کوشش کی جا رہی ہے۔ نہ اسے دوا لسن اپنے لئے دوا نہ کوئی سلیم مطا فرمے، آمین۔

ناپسندیدہ شاعری۔

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو اللہ کی یاد، دینی علوم اور قرآن کریم کے روک دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا جو اسے کھائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

حضور کا دو زبان زد محاورے استعمال کرنا،
وَالَّذِينَ يَذْكُرُونَ مَا أَكَلُوا وَالَّذِينَ يَذْكُرُونَ مَا شَرَبُوا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابو القیس کے بھائی نے مجھ سے امداد کے کی اجازت مانگی میں نے کہا کہ حدیثی قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابو القیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ اس آدمی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو مجھے اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا اگر اسے اجازت دیدے کہ وہ تمہارے چچا میں تمہارا دانا پاتا پھرتا کھا کھا کر دودھ عروہ کا

بَابُ مَا يَكُونُ أَنَّ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشَّعْرُ حَتَّى يَصُدَّ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ أَخْبَرَنَا حُظَيْلَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا خَيْرٌ لَدَيْنِ أَنْ يَمْتَلِئَ شَعْرًا.

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا صَالِحًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَبْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شَعْرًا.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُكَ يَمْتَلِئُ قَبْحًا

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَسِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ أَفْلَحَ أَحَدُ أَبِي الْقَعِيسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى بَعْدِ مَا نَزَلَ الْحَبَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَدْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَفْلَحَ الْقَعِيسُ لَيْسَ هُوَ أَمَّا مَضْعِفِي وَلَكِنْ أَمَضْعِفِي أَمْرًا أَهَى الْقَعِيسُ، فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الرَّجُلُ لَيْسَ هُوَ أَمَّا مَضْعِفِي وَلَكِنْ أَمَضْعِفِي وَأَمْرًا، أَفْلَحَ لَهُ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ خَيْرٌ مِنْ

يَمِينِكَ قَالَ فَبَدَأَ بِكَ كَالَيْتَ عَلَيْكَ تَقُولُ خَيْرًا
مِنَ الرِّضَاءِ مَا يَحْكُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَانٍ حَدَّثَنَا
الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ
اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابٍ خَبَأَتْهَا كَيْتُهَا
لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ: عَقْدِي لَعْنَةُ قَدِيشٍ
أَنْتَ لِحَايَسْتَنَا لَعْنُكَ قَالَ: كُنْتُ أَقْضِي يَوْمَ الْخَوْرِ
يَعْنِي الظُّلُوفَ فِي اللَّيْلِ لَعْنُكَ قَالَ: كَأَنْفَرِي خَالِدًا.

بَابُ ۱۵: مَا جَاءَ فِي رِوَاغَمَا

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئَةَ بَدَتْ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئَةَ بَدَتْ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبَتْ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَقْرِ
فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَقَاطِرَةٌ ابْنَتُهُ لَسَتْهُ فَكَلَّمَتْ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئَةَ بَدَتْ
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي هَذَا قَدَرٌ
مِنْ عَسَلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَّ فِي رُكْعَاتٍ مُلْتَحِنَاتٍ
قَرِيبَ وَاحِدٍ. فَكَلَّمَا انْصَرَفَ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
زَعَمَ ابْنُ أُمِّی أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا قَدْ أَجْرَتْهُ فَلَا
ابْنَ هَبِيرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَجْرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمَّ هَانِیُّ قَالَتْ أُمَّ هَانِیُّ
وَذَلِكَ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۶: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَبِكَ

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً
فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ:

بیان ہے کہ اسی نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ رضاعت سے بھی
اُن دشمنوں کو حرام سمجھو جن کو نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دایبہ کا لادہ فرمایا تو دیکھا کہ
حضرت صفیہ اپنے جیسے کے دروازے پر بزن دیاس کی تصویر پر مبنی
تھری تھیں کیونکہ انہیں جسٹن آگیا تھا آپ نے قریش کے محاورے
میں فرمایا کہ سرکھی کیا تم میں روکنے والی ہو پھر فرمایا کہ کیا تم
قریش کے روز والہ دایبہ کا طواف کر چکی ہو وہ انہوں نے
جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

لفظ زعموا کے بارے میں :-

ابو مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِیِّ بنت ابوطالب کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت ام ہانی بنت ابوطالب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ
کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو
میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت
فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا میں نے سلام عرض کیا تو دریافت فرمایا
کہ کون ہے میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ آپ نے
فرمایا کہ خوش آمدید ام ہانی جب آپ غسل سے فادع ہوئے تو نماز
پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑے میں
پٹے ہوئے تھے جب آپ فادع ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی تھی
یا رسول اللہ! والدہ کی جانب سے میرا بھائی کہتا ہے کہ تم نے
فلان بن ابیہ کو جو ہنادی ہے میں اس آدمی کو قتل کر دوں گا میں اس
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ام ہانی جس کو تم نے
پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ
چاشت کا وقت تھا۔

لفظ ویکت کہنے کے متعلق :-

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو
ہانک کر لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا کہ
یہ قربانی کا اونٹ ہے پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ اس نے کہا کہ یہ سواری کا

اَقْبَاهُ بَدَنَةٍ قَالَ اَنْكَبَهَا فَمَكَلَهُ .

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَتْلِبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَالِبٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافٍ بَعْدَ أَنْ يُسَوِّقَ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ اَنْكَبَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْكَبَا بَدَنَهُ قَالَ اِنْكَبَهَا وَنِيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ .

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو بَكْرٍ قَتْلِبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ سُوْدٍ يَقَالُ لَهُ أَجْشَشَ بَعْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَكَ يَا أَجْشَشَ رَأَيْدَكَ بِالْعَوَارِي .

۱۰۹۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَنِيْلَكَ فَطَعْتَ عَنْ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا يَحَالُ أَوْ حَالَهُ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهُ حَبِيبُهُ وَلَا أَسْأَلُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ .

۱۰۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَرَاهِيمٍ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَوَّدُ ذَاتَ يَوْمٍ قِيَمًا فَقَالَ وَالْحَرِيصُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْدَانُ قَالَ وَنِيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَغْدِلْ فَقَالَ عُمَرَاؤُنَا لِي فَلْيَضْحَكُ عَنْكَ قَالَ لَا إِنْ لَمْ أَضْحَكْ يَخُونُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ

اور طے ہے فرمایا کہ اس پر سواد ہو جاؤ تم پر افسوس ۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سواد ہو جاؤ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سواد ہو جاؤ۔

ثابت بنانی اور ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک کالا غلام تھا جو حدی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو اہستہ چلا۔

عبدالرحمن بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی آپ نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو تمہ نے تو اپنے بھائی کی گردن اڑا دی۔ یہ تین بار فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی ہو تو کہو کہ میں نے کسی کو تعریف کیا ہے۔

ابو سلمہ اور متاک کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرماتے ہیں تو قود الخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم کے تھا کہ یا رسول اللہ! انصاف کیجئے فرمایا کہ تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اوروں کو انصاف کیسے گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھ تم بھی ہیں کہ تم ان کی نازوں کے مقابلے میں اپنی نازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے نازوں کے مقابلے میں

ایک بزرگوار آیا تو اپنے فریاد کا سہ لیکر حضرت کراؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ کبیر کو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بدیرہ سوزہ کے دولوں کناروں میں مجھ کے زیادہ حاجت مند نہ ہوں گے نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، فرمایا کہ تم نے لو! اسی طرح یونس، زہری، عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے و شکاک کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

عطاء بن یزید یحییٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ہجرت کے بارے میں ہتلی ہے۔ فرمایا کہ میری خیرانی ہو۔ ہجرت بڑا کھن کا کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی ہاں! فرمایا کہ کیا تم اسے مدد کرنے کے لئے تیار ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس طرف کام کرتے رہو، اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

واقف بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری خیرانی یا تم پر افسوس۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں واقعہ کی شک واپہنچ ہوا۔ میرے بعد کا فر ہو کہ ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانے لگنا۔ نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تمہاری خیرانی ہو یا تم پر افسوس ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا سب کب قائم ہوگا؟ فرمایا کہ تمہاری خیرانی ہو، تم نے اس کے لئے کیا تیار کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیار ہی تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں

مُسْكِنًا. قَالَ مَا أَحَدٌ مَّا قِيَّ بِعَدْوٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْ غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طَنْبِي الْمَدِينَةِ أَخْرَجُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ أَنْبَابُهُ. قَالَ خُذْهُ تَابِعَهُ يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ قِيلَ إِنَّ

۱۰۹۷ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبَةَ وَالْأَوْثَمُ ابْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْأَخْدَمِيِّ بَعَثَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ يَارَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَهْلِ الْجَهْدِ فَقَالَ وَفِيكَ إِنَّ شَأْنَ الْيَهُودِ شَدِيدٌ فَمَنْ لَكَ مِنْ أَيْلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ تَوَدَّى صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ قَوْمِ آدَمَ الْيَعَارِي فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

۱۰۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاتِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَمْعَانَ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَيْكٌ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَتَارٍ يَمْشِي بِبَعْضِكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ الثَّوْمَنِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ

۱۰۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ فَأُخِيَمَ قَالَ وَيْلَكَ فَمَا أَفْعَلْتُ لَهَا قَالَ مَا أَفْعَلْتُ لَهَا إِلَّا رَأَيْتُ

أُحِبُّ اللَّهَ وَنَسُوْلَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ
فَقُلْنَا هَذَا كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَرِخْنَا يَوْمَئِذٍ
فَرِحَ حَاشِدًا يَدَا أُمِّهِ غُلَامٌ لِلْعَيْذِيَّةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَبِي
فَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ هَذَا أَكْلًا يَذْكُرُكَ اللَّهُمَّ حَقِّقْ نِعْمَ
السَّاعَةِ وَاخْتَصِرْ شُعْبَةً عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ النَّسَاءَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۶۵۲ عِلَامَةُ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ

۱۱۰۰ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۰۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدْرُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْرُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا أَوْ لَوْ يَلْحَقُ بِهِمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ
أَحَبَّ تَابِعَ جَدْرُ بْنُ حَارِثٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قُرَيْمٍ
وَأَبُو عَوَّاتٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ قَالَ قِيلَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ
وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَ
أَبُو مَعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۱۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

فَرِيَاكُزْ لَمْ تَزَلْ كَسَ سَافَهُ هُوَ كَسَ جَسَ مَحَبَّتِ لَكُنْ هُوَ بِسَ جَمْعُ عَرَفَ كَزَادَ
ہوئے کہا ہمارا معاملہ بھی یہی ہے فرمایا ہاں اس روایت میں بہت سی
نحوی ہوں لیکن غیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ
زندہ رہا تو اس کے نوڑے ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔
شعبہ قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی
روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

خدا سے محبت رکھنے کی نشانی۔
ارشاد باقی ہے۔ اگر تم اللہ کو دوست ہو تو میرے فرما پر دار ہو جاؤ اللہ
تمہیں دوست رکھے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۳۱)۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت
رکھتا ہے۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اس شخص کے بارے میں کیا
ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اسی کے
ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان
بن قریظ، ابو عواری، اعمش، ابوداؤد، حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

ابوداؤد کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی
کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے بلا نہیں فرمایا کہ آدمی
اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ
نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

سالم بن ابو الجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

و سلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم میری تیاری کر رکھی ہے، ہر عرصہ کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کی ذریعہ تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ کسی سے کہنا کہ دودھ ہو جا۔

ابو جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، اپنا وہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ رخ۔ فرمایا کہ دودھ ہو جا۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا حضرت عمرؓ بن خطابؓ کی خطابت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کی معیت میں ابن مسعودؓ کی طرف گئے، یہاں تک کہ اسے پالیا جھکدہ بنی مخالفہ کے محلے میں رکھوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اعدائے مہداد ان دنوں قریب السورخ تھا۔ اسے کوئی علم نہ ہوا یا نہ تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول اللہ کا رسول ہوں، چنانچہ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پر ٹھہروں کے رسول ہیں۔ پھر ابن مسعودؓ نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن مسعودؓ سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا کام مخلوط ہو کر رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لئے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ اللہ رخ ہے۔ فرمایا کہ دودھ ہو۔ تو اپنے مقام سے اٹھ گئے نہیں ٹھہر سکتا۔ حضرت عمرؓ عرض کرتا کہ ہوسے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت

میں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ النعامة یا رسول اللہ قال: مَا أَعْدَدْتُهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا كَيْفٍ أَحَبَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

باب ۵۵۳ قول الرجل للرجل إحصأ

۱۱۰۴ حدثنا أبو الوليد حدثنا سفيان بن زريق سمعت أبا رجاء سمعت ابن عباس رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ين صائد، قد خبأت لك غيبثاً قاتلاً هو؛ قال الدخ قال: إحصأ.

۱۱۰۵ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سفيان بن عبد الله أن عبد الله بن عمر أخبره أن عمر بن الخطاب أنطلق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غطرين أصحاب قبل ابن صياد حتى وجداه يلعب مع الغلمان في أطراف بني مازلة وقد قام ابن صياد يومئذ في الحزم فلم يشعروا حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده كرك قال: أَلَيْسَ هَذَا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ؟ فَتَوَلَّى إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَتَلْتَنِي حَتَّى قَالَ ابْنُ صَيَادٍ: أَأَلْشَّهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَخَصَّه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْمَ قَالَ: أَمْسِكْ يَا اللَّهُ وَرَسُولِهِ، كَرَّرَ ابْنُ صَيَادٍ: مَا ذَا تَرَى؟ قَالَ: يَا قَتِيلِي صَادِقٌ وَلَا كَاذِبٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ غَيْبِثًا قَالَ: هُوَ الدَّخْرُ قَالَ: إِنْ خَفَلَن تَعْدُو قَدْرًا لَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ؟ أَضْرِبُ عَنْقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَمِعْتُ إِنْ يَكُنْ هُوَ مُسَلِّطٌ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَصَبَّحْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ يَقُولُ، انْطَلَقْتُ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ قَائِمًا فِي الْفَجْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَخَتَنِي إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَتِلُ بَعْدَ رَمْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَرَاهُ وَأَبْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُضَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا رُمُوحٌ وَرُفُوحٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْتَتِلُ بَعْدَ رَمْعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لَا ابْنَ صَيَّادٍ هَاهُنَا وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا فَخَتَنَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتُهُ بَلَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ لَكُمْ ذِكْرُ الدَّجَالِ فَقَالَ إِنِّي أَنْذَرُكُمْ هُوَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرُوا قَوْمَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَائِطِمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَرْحَبًا يَا بُنَيَّ. وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي.

دینے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو غم اس پر نا ہو نہیں پاسکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لئے بھلائی نہیں۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ حضرت ابی بن کعب انصاری کو لے کر اس بارغ میں گئے جس کے اندر ابن صبیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ سے کہہ رہے کہ ابن صبیاد کو اور اس کے ساتھ اس سے بھلا کہ وہ آپ کو دیکھے اور اس کے ساتھ چادر اور حصے پہنے بستر پر پڑا کچھ گنگناہا تھا۔ پس ابن صبیاد کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنے کی آڑ میں دیکھ کر ابن صبیاد سے کہا۔ اے صانت! بھگدے آگئے۔ ابن صبیاد نے اپنا کام بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی حالت میں پھونکے رکھتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں سکے بالے میں کیسے بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتایا تم جہاں کو روکا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں

کسی سے مرحبا کہنا۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے کہا، میری بیٹی مرحبا حضرت ام ہانی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ اے ام ہانی! مرحبا۔

ف: اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ ابن صبیاد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ کو ابھی میٹھے ہیں کہ نبی اللہ کا صلہ ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس پر ابن صبیاد نے تعظیماً اعتراض نہیں کیا کہ نبی اور رسول کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ دل میں چھپی ہوئی بات کو جان لے بلکہ یہ بات مسلمات سے تھی اور وہ بھی جانتا تھا کہ جزی یا رسول ہوگا اس کو پروردگار عالم ایسی نظر عطا فرمائے

کہ اسے دلوں میں بھی ہرئی باتیں بھی معلوم ہر جاتی ہیں۔ اسی لیے ابن عیاد کے صحیح نہ بتا سکنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تھا: پہلے جھٹ اُترا اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا یعنی جب تُو دل میں چھپی ہوئی بات نہیں بتا سکتا تو تیرا دلوں کی ہر بات نہ سہی سے ہی غلط ہے۔ اس سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو اہمیلئے کرام کو عام انسانوں کی طرح دوسروں کے دلوں میں چھپی ہرئی باتیں سب سے خبر جانتے اور مانتے ہیں۔ انھیں منہ سے دل و دماغ کے ساتھ سر جانا چاہیے کہ ان کو یہ عقیدہ کہیں شان رسالت کا انکار تو قرار نہیں پاتا؟ پروردگار عالم، ہمیں وہی عقیدے رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے جو اکابر نے قرآن و حدیث سے اندک کے اپنی تصانیف عالیہ میں صحت فرمائی۔ معلوم ہرنا چاہیے کہ عقائد کی صحت ہی نجات کی ضمانت ہے۔ اگر اُن بزرگوں کے تائید ہر عقائد کے خلاف کرنی عقیدہ رکھا تو یہ اخروی تباہی و بربادی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۵۲۸ کے اندر بھی موجود ہے۔

ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ہر جہاں ایسے وفد کو بھیج رہا ہے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیڑے، دو عربی گداز ہوئے کہ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہلیلہ و تہلیلہ ہے جبکہ ہمارے اولاد کے درمیان سفر قبیلہ ہے لہذا ہم صرت کسی حرمت واسے پہننے میں ہی آسکتے ہیں۔ لہذا ہمیں کوئی ایسی اہل بات بتا دیجیے کہ جس کے باعث ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اس کی طرف ہم انہیں بھی دعوت دیں جنہیں نیچے چھوڑ گئے ہیں۔ فرمایا کہ چار چار باتیں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کر دیا کرو اور کدو کے ٹوبے، سبز لاکھی برتن، لکڑی کے گڑیلے ہوئے برتن اور دھننی برتن میں پیٹنے سے پرہیز کیا کرو۔

لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔
تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد شگن کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی حمد شگنی ہے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد شگن کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّتَّاجِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَدَّ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَحِبًا بِالْوُفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَرَّيَا وَلَا تَقَالِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَتَّى تَرْبِيعَةً وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضَرٌ وَإِنَّا كَفَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَرَّ نَابِئُ فَصِلٍ فَدَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ وَدَخَلُوا مِنْ دَرَاءٍ مَا قَالُوا أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَرْبَعُ الْقَصَا لَا وَاللَّهِ انْزَكَاةً فَصَرُّوا مَضْرًا مَضْرًا وَأَعْلَوْا أَمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّعِيرِ وَالْمَرْحَةِ

باب ۱۵۲۸ مَائِدَةُ النَّاسِ بِأَبَائِهِمْ
 ۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ خُلَانِ بْنِ خُلَانٍ.
 ۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ قَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ الْغَادِرُ يَنْصَبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ خُلَانِ بْنِ

قَالَ

بَابُ ۶۵۶ لَا يَقُولُ خَبِثَتْ نَفْسِي

۱۱۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسَّتْ نَفْسِي ۱۱۱۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسَّتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عَقِيلٌ

بَابُ ۶۵۷ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

۱۱۱۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي شَرْبَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي النَّيْلُ وَالنَّهَارُ ۱۱۱۲ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الْعَنْبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا لَخَبِثَ الدَّهْرُ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

بَابُ ۶۵۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ قَالَ أَمَّا الْفَيْلُ الْيَوْمَ يَفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الْفَرْعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ كَذَلِكَ كَرَّمَ اللَّهُ فَارَصَهُ بِأَنْتَهُ الْفَلَكُ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنْ أَمْلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَقْسَدُوهَا

نہ ٹھکنی ہے۔

کوئی میرے لئے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔

عزہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی میرے لئے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی میرے لئے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب ہو گیا ہے اس طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

زمانے کو برا نہ کہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں اراۓت ادد دن میرے نبی میں ہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انکو کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

مفلس وہ جو قیامت کے روز مفلس رہا۔

حضور نے فرمایا کہ کرم مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز مفلس ہو گا جیسے اپنے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو طے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صفت خدا کی ہے فلاں کی تعریف انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شرمین داخل ہوتے ہیں تو اسے تروبالا کہہ دیتے ہیں۔

۱۱۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكُفْرُ مَا قَاتَلْنَا الْكُفْرَ قَاتَلُ الْمُؤْمِنِينَ.

بَابُ ۶۵۹ قَوْلُ الرَّجُلِ: قَدْ آتَى وَأَقْبَى فِيهِ الرَّبُّ بَرًّا.

۱۱۱۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَبْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ يَمُوتُ يَهْوِلُ أَرَأَيْتَ قَدْ آتَى وَأَقْبَى أَطْلَعَهُ يَوْمَ أَحَدٍ.

بَابُ ۶۶۰ قَوْلُ الرَّجُلِ: جَعَلَ اللَّهُ قَدْ آتَى وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ بَيَّنَّاكَ

بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

۱۱۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ ابْنُ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ النَّبِيِّ مَا لِيَ أَنَّهُ أَقْبَلَ هَرَّةً أَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُزَوَّجَةٌ عَلَى نَاحِيَةٍ فَكَانُوا يَجْعَلُونَ الطَّرِيقَ يَتَوَدَّ الشَّاذِلَ فَهَرَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ مِنْ بَجِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَكَ اللَّهُ وَتَدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ يَا مَرْأَةَ فَاتْلُفِي أَبُو طَلْحَةَ فَرَمِيَتْ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَصَتْ قَصَصَهَا فَأَتَى كُرْبَةً عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَتْ لَيْلًا عَلَى بَدَنِهَا فَكَانَتْ كَأَنَّهَا إِذَا كَانَتْ أَيْظُرُ الْمَرْأَةِ يَتَدَلَّى أَفْكَالًا أَشْرَقُوا عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْمُونُ تَرَى بَنَاتِ عَائِشَةَ

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کفر کا لفظ راگود کے لئے استعمال کرتے ہیں حالانکہ کفر تو مومن کا دل ہے۔

کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔
اس پارے میں حضرت زبیر سے منقول ہے۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی کے لئے نہیں سنا فرماتے ہیں میرے ماں باپ تم پر قربان تیرا انداز ہی کرو میرے خیال میں یہ غزوہ احد کی بات ہے۔

کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔
حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے باپوں اور ماؤں کو آپ پر قربان کریں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آ رہے تھے اور حضرت صفیہ حضور کے چھ سواری پر بیٹھی تھیں۔ راستہ چلتے ہوئے ایک بکر اور ایک گاوین بھول گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف اشارہ فرمایا۔ دونوں گریختے حضرت ابو طلحہ سے خیال میں اپنے اونٹ کے افریوے کو پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی، فرمایا کہ نہیں لیکن عورت کو سمجھا لو چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے چھ سواری پر کھڑا ڈال لیا اور ام المؤمنین کی طرف بڑھے۔ پھر ان کے اوپر ان کا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں پھر ان کے کجاوے کو درست کر دیا تو دونوں سوا ہو گئے۔ چنانچہ پھر دعا ہو گئی، یہاں تک کہ مدبر بن منورہ کے قریب پہنچے یا یوں فرمایا کہ مدبر بن منورہ نظر نہ لگاتو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں گویا ہو گئے۔ ہم واپس لوٹنے والے، تو یہ کہنے والے، اللہ نے رات کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

لَوْ شِئَ اللَّهُ لَمَدُّونَ، قَدْ مَدَّ إِلَيْنَا خُفًّاهُ خَشْيَ وَخَلَّ الْمَدِينَةَ.

باب ۶۶۱ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۱۱۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

عَبِيَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: وَلِدَا لِرَجُلٍ مِتْنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ فَخَلَّنا

تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا يَكْرَاهِي. فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا

يَأْتِيهِ وَلَا تَكْتُمُوا يَكْنِيَنِي قَالَ لَهُ النَّسَّابُ بْنُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

وَلِدَا لِرَجُلٍ مِتْنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ فَقَالُوا لَا تَكْنِيَنِي

حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا

يَأْتِيهِ وَلَا تَكْتُمُوا يَكْنِيَنِي.

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَاهُ يُرْوَى قَالَ:

أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا يَأْتِيَنِي

وَلَا تَكْتُمُوا يَكْنِيَنِي.

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُثَنَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ

اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلِدَا لِرَجُلٍ مِتْنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ

الْقَاسِمُ فَقَالُوا لَا تَكْنِيَنِي يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تَنْعَمَنَّ

عَيْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ

لَهُ فَقَالَ: سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

باب ۶۶۳ اسْمُ الْحَزْنِ

۱۱۲۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الرَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

أَبُو بَرَكَةَ كُنْتُ رَجُلًا بِيَانًا كَمَا بَدَأَ طَبِيعَتِي دَاخِلًا بِيَانًا

اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ نَزَلَ سَبْعَ سِنِينَ بِيَانًا

ابن المسند کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں

سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قائم رکھا پس ہم نے کہا کہ

ہم آپ کو ان الفاظ کی کیفیت سے نہیں پکاریں گے اور ایسا کرنا اچھا نہیں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے

بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کیفیت نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے روایت کی ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں

سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قائم رکھا۔ تو گویں نے کہا کہ

ہم آپ کو اس کیفیت سے نہیں پکاریں گے، جب تک نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت نہ کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام

پر نام رکھ لو لیکن میری کیفیت نہ رکھا کرو۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا

کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کیفیت پر کیفیت

نہ رکھا کہتے۔

ابو المسند کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام

قائم رکھا۔ تو گویں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں

گے اور نہ اس کے ساتھ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ پس اس نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے

فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

حزن نام رکھنا۔

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان

کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے

وراثت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ سہل ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَدَّثَنِي وَتَالَ
أَنْتَ سَهْلًا، قَالَ لَا أَغَيِّرُ اسْمًا نَبِيٍّ أَفِي قَالَ
ابْنُ السَّبَّاحِ قِمَارَ التَّابِ الْحَوْضَةِ فَيَتَابِعُهُ

۱۱۲۱ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودُ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنِ ابْنِ السَّبَّاحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَهُدَا

بَابُ تَحْوِيلِ الْأَسْمَاءِ إِلَى إِسْمٍ أَحْسَنَ
مِنْهُ

۱۱۲۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ
أَفِي بِالْمُنْدَرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فُحْدٍ وَابْنُ أُسَيْدٍ
جَالِسٌ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْيِي
بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِأَبْنِهِ فَأَحْتَمَلَ

مِنْ فُحْدٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ
أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ

فُلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدَرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ
الْمُنْدَرِ

۱۱۲۳ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا

مَرَّةً فَقِيلَ لَهَا تَكْرِي تَنْفُسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

۱۱۲۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ أَبِي جَرِيرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ

ابْنِ السَّبَّاحِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّاهُ قَدِمَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ

کہنے لگے کہ میں اپنے اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا
ہے۔ ابن السبب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال ہمارے
خاندان کی قسمت ہو کر رہ گیا ہے۔

علی بن عبد اللہ اور محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری،
ابن السبب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ابن کے
دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مندر بن ابوالاسد حبیب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی زبان پر بیٹھا لیا

اور ابوالاسد بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
سامنے کی کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ پھر ابوالاسد نے اپنے لڑکے کو
لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے

اٹھالیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ
ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابوالاسد عرض کر اڑ ہوئے
یا رسول اللہ! اسے سمجھادیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام

کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو
مندر ہے۔ پس اس روز سے اس کا نام مندر
ہو گیا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ حضرت زینب کا نام ہرہ تھا تو ان سے کہا گیا کہ تم اپنی
پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن السبب
کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا حزن کے پاس سے
میں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ

میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں

اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال نے ہمارے گھر ڈیرہ ڈال لی ہے

جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

اسمعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دکھایا فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاظرتنا اُخیری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے قاسم، عبداللہ اور ابراہیم بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ محبوب پروردگار کے صاحبزادے اگر لمبی عمر پاتے اور شرف نبوت سے سرفراز نہ فرماتے جاتے تو یہ ان کے لیے باعث عار ہوتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مدائے کسی کو نبی بنانا ہی نہیں تھا، لہذا آپ کے صاحبزادوں کو قیام اہل نے لمبی عمر ہی عطا نہیں فرمائی کہ نبوت دینے یا نہ دینے کا معاملہ درپیش ہو۔ اسی لیے انہیں بچپن ہی میں اپنے پاس بلا لیا تھا۔

سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر نبوت کی آخری اینٹ اور لمعاظرتنا اُخیری نبی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو قیامت کے بارے میں اللہ اور رسول نے بنایا اور امت محمدیہ اسی پر تیرہ صدیوں تک بغیر کسی اختلاف کے قائم رہی لیکن تیرہویں صدی کے آخر میں ۱۲۹۰ھ میں ہمارے اسی ملک یعنی متحدہ ہندوستان کے اندر دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۹ء) نے اس مسئلہ عقیدے کے خلاف تحذیر الناس کتاب لکھ کر نبوت کا دھوکا دینے کے لیے راستہ بنایا۔ اس کتاب کی تین سراسر غیر اسلامی عبارتیں ملاحظہ ہوں:-

- ۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں گرامی فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
- ۲۔ غرض اقتسام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت قاصر نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔
- ۳۔ بلکہ اگر بالفرض بعد از ان نبوی مسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتیت محمدی میں کچھ فرق نہ کہے گا چہ جائیکہ آپ کے مبارک کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

ختم نبوت کے بارے میں نانوتوی صاحب کے یہ وہ نظریات ہیں جو امت محمدیہ نے تیرہ صدیاں گزر جانے پر پہلی دفعہ سننے میں لائے تھے اور آج بھی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاظرتنا اُخیری نبی ہیں

انبیاء و مرسلین سے آخری ہیں۔ نہ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ نافذی صاحب نے اس کے برخلاف بتایا کہ حضور کو زمانے کے لحاظ سے اتنی ہی مانتے والے ایسے عوام ہیں جنہیں فہم و فراست حاصل نہیں جبکہ اہل قہم کے نزدیک پھیلے یا پھلے نہیں ہونے میں بافتلات کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دوسری اہل تفسیر عبارت میں انھوں نے بتادیا کہ خدا کے زمانے میں کسی نبی کا ہونا یا حضور کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقیدہ غایت کے خلاف نہیں بلکہ ایسا ہونا جس پر بھی حضور کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

غایت کے بارے میں یہ نظریات سراسر غیر اسلامی اور کفریہ ہیں۔ مرزا نے قادیان بھی اسی چور و حداز سے سے قصور بڑے میں داخل ہو گیا اور تین دجالوں میں شامل ہونے کا وبال سمیٹ لیا۔ اگر نافذی صاحب سے ہٹ کر بات کی جائے تو دیوبندی حضرات غایت کے بارے میں وہی کہتے ہیں جہاں حق کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے مثلاً ان حضرات کے منشی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) نے لکھا ہے:-

ان اللغة العربية حاکمة بأن معنی خاتم النبیین فالأیہ
هو آخر النبیین لا غیر (ہدایہ المہدی)

بے شک عربی لغت اس کا حکم کرتی ہے کہ آیت

کے لفظ خاتم النبیین کا سن آخری ہی ہے ذکر کچھ اور

اگے چل کر اس عقیدے پر تفسیر روح المعانی کے حوالے سے یوں اجاب امت بتاتے ہیں:-

اجمعیت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ و
یقئل ان اصہ۔ (البعث)

امت کا اس معنی پر اجاب ہے اس کے خلاف

دیوبندی کہنے والا کافر ہے اور اگر کہے تو قتل کیا جائے۔

ایک طرف دیوبندی حضرات اپنے نافذی صاحب کے غایت کے بارے میں قطعی کفریہ نظریات کو اسلامی کہتے ہیں اور دوسری جانب اعظم ہو کر عقیدہ غایت کی خاطر اہل حق سے بھی بڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ مرزا نے قادیان کے لیے راستہ نافذی صاحب نے بنایا اور ان کی منوکی قدرت ہی سب سے زیادہ ان سے برسر پیکار رہے۔ دیوبندی حضرات کا اس بارے میں کفر اور اسلام دونوں سے محبت رکھنے کا مظاہر ہو کر نا اہل نظر کے لیے تعجب خیز ہے۔

غایت سب سے پہلے محمدی صاحب کا نظریہ بھی بالکل الی حق کے مطابق ہے افسوس غلط فہمی نے اپنی متعدد تصانیف میں اس عقیدے کو جانبا اور کل گر بیان کیا ہے۔ اس عقیدے پر اکابر امت کا اجماع دکھانے کی غرض سے انھوں نے بیس حضرات کی شہادتیں پیش کرنے کے بعد لکھا ہے:- یہ ہندوستان سے لے کر کرکاش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر مین تک ہر سلطان ملک کے اکابر علماء و فقہاء اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنین ولادت و وفات بھی دے دیے ہیں جن سے ہر شخص بیک نظر معلوم کر سکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں۔۔۔۔۔ ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیا میں اسلام متفقہ طور پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی سمجھی رہی ہے۔ حضور کے بعد نبوت کے اعلان کے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دوسرے کو نہ مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے وہ قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ جس کی تصریح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے۔ جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام

کے رہنے ہے کہ اگر کبھی تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف ماننے لگتے رہے ہیں اس کے علاوہ کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی شے دہنی کے لیے نبوت کا مدعا نہ کھڑے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے لہذا یہ لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ (رحمۃ نبوت، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۳۱-۳۲)

مردودہی صاحب مذکورہ وضاحت کے آخر میں جو سوال کر رہے ہیں کاشیں! وہ سوال کا رخ متقین کر لیتے۔ مرزا بیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ۲۹ سال پہلے شجر خاقیت پر کھپائی چلائے واسے مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کے عقیدت مندوں سے سوال کرتے کہ موصوت نے خاقیت کا اجمالی معنی سب سے پہلے کیوں بدلاتھا؟ — یہ جرأت مردودہی صاحب کو زندگی بھر نہ ہوئی کہ وہاں بھی وہی دیرینہ حضرات والی دورنگی تھی۔ مرزا نے قادیان سے خاقیت کے مفہوم کو بدلاتو اس وجہ سے کہ واقعی طرم قرار دیتے اور مرنا خاقیت کی تردید میں سرگرمی بھی دکھاتے تھے لیکن مرزا نے قادیان کو راستہ دکھانے واسے اور سب سے پہلے خاقیت کے اجمالی معنی پر پیش قدمی کرنے واسے نانوتوی صاحب کے نام سے پہلے وہ بڑی عقیدت سے حضرت مولانا کا سابقہ لگاتے اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ کا لاحقہ آویزاں کرتے۔ انوس!

حضرت تاج گرائی ویدہ و دل فرشتہ راہ
کوئی لیکن یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا

علی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اس کے لئے جنت میں دودھ بھرانے والی موجود ہے۔

سالم بن عبد الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اسی کو حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بوسے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ كَيْبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَاءٍ قَالَ لَنَا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مَوْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَوْأَسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَمْتَلِكُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مَتَّعِدًا أَفْلَيْتُوا مَعَهُ لَا مِنْ النَّارِ.

۱۱۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ
أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ، وَلِيَدَايَ عِلْمٌ تَأْتِيهِ
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَاءُ ابْنِ إِدْرِيسٍ
فَحَنَنَهُ بِمَسَاءٍ دَدَّ عَالَهُ يَالْبَرْكَهَ دَدَّ كَعَهُ إِلَى
وَكَانَ الْبُرَيْدُ لِدَايَ أَبِي مُوسَى.

۱۱۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَدَانَةَ سَمِعْتُ الْمُجْبِرَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ
قَالَتْ انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَوَاتِ إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ
أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

۱۱۴۱ أَخْبَرَنَا أَبُو تَعْلِبٍ الْقَضَائِيُّ بْنُ دَكَيْنٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا دَفَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ مِنْ الْكَبِيرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ ابْنَ

الْوَلِيدِ وَسَلِّمْ بَنَ هِشَامَ وَغَيْرَ ابْنِ أَبِي سَبْعَةَ
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ
عَلَى مُضَدِّ اللَّهِمَّ اجْعَلْهُمَا عَلَيْنَا سِينِينَ حَسْبِي
يُوسُفُ

بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ
إِسْمِهِ حَرْفًا. وَكَانَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَاهُ

۱۱۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَفَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَائِشَةُ هَذَا إِحْبَرِيْلُ يَقْرِئُكَ السَّلَامَ قُلْتُ وَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يُرِي مَا لَا تُرِي.

ابن ہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جب میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، مجھ پر
کے ساتھ اس کی خنیک فرمائی اور اس کے لئے دعا سے بركت
کی اور ہر وہ میرے سپرد کر دیا اور یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب
سے بڑا صاحب زادہ تھا۔

روایہ میں علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم فوت ہوئے
تو سورج کو گرہ لگ گیا۔ حضرت ابو بکر نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ولید بن ولید کا نام۔

سعید بن سہیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی۔
اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاسش،

بن ابو ہریرہ اور مکہ مکرمہ کے کمزوروں کو نجات عطا
فرما۔ ولید مصر کی سخت پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف
جیسے قحط کے سال مسلط کر دے۔

اپنے کا نام گھٹا کر لینا۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔
اسے نبی کے باب۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام
کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت
انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

ابو قلزبہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سوارہ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام انجشہ سوار یوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے انجش! اپنی شبیہوں والی سوار سی کو آہستہ چلا۔
پیدا نش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ فِي النَّقْلِ وَانْجَشَتْهُ غَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسَوِّيَ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا انْجَشُ رُدِّيْكَ سَوْفَكَ يَا لِقَوَارِيرٍ.

بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُوَلَّدَ لِلرَّجُلِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو تمیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اس کا دودھ کھڑا یا جاجکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے: اے ابو تمیر! بغیر کا کیا بنایا؟ نعرے کے ساتھ وہ چھینا کرتا تھا کبھی نماز کا وقت ہوتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے بھانٹتے اور صاف کر دیتا کہ فرماتے: پھر آپ کھڑے نہ ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے، چنانچہ آپ ہمارا نماز پڑھتے۔
دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو نزار اب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاهِمِ عَنْ أَبِي الثَّيَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَطِمْ كَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ نَعْدُ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي يَدَيْنَا ذِيَامٌ بِالْبَسَاطِ الَّذِي فِي تَحْتِهِ فَيَكْنُسُ وَيُنْصَحُ كَمَا يَعْمَلُ وَنَعْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا.

بَابُ الشَّكَايَةِ يَا أَبَا تَرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى.

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اپنے ناموں میں ابو تراب سب سے زیادہ پسند تھا جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا ابو تراب نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا کہ ایک روز حضرت فاطمہ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور مسجد میں دیوار کے ساتھ بیٹھ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے آئے تو راوی بیان ہے کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی پیٹھ مٹی سے بھر کا ہوئی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی بھانٹتے چلتے اور فرماتے کہ اسے ابو نزار! اُمّہ بیٹھو۔
جو نام اللہ کو سب سے ناپسند ہے۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ أَبُو تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيُفَرِّحُهُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا اسْمَاءُ أَبُو تَرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاصِبَ يَوْمَ الْاِطَمَةِ وَنَعْرَتِهِ فَا مَطَجَعَةٍ إِلَى الْيَوْمِ وَإِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَعُهُ فَقَالَ هَرَّ نَدَا مَضْطَجِعٍ فِي الْيَوْمِ أَيْرَ فَمَكَّةَ؟ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرَهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّهُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ أَجْلِسْ يَا أَبَا تَرَابٍ.

بَابُ الْبُغْضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ اللَّهِ رَجُلٌ كَسَفَى مِلْكَ الْأَمْلَاحِ ۖ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ اللَّهِ رَجُلٌ كَسَفَى مِلْكَ الْأَمْلَاحِ ۖ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهِدٌ شَاءَ بِأَدْنَى كُنْهَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ هِرَقْلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ۖ

۱۱۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُكَيْدٍ عَنْ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ رُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَمَلٍ عَلَيْهِ قُطَيْفَةٌ خَدَايَتُهُ وَأَسْمَاءُ وَمَا آتَى يَوْمَئِذٍ سَعْدًا بَنُو عَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ ۖ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَازِمٍ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَدَاكَةَ فَلَمَّا أَلْفَمُوا فِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَدَاكَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ حُجَّابَةُ الدَّائِيَةِ حَتَّى ابْنُ أَبِي النَّفَّةِ بِرَدَاكَةَ وَقَالَ لَا تَقْرُبُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَخَذَلَ قَدَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَيْهِمُ الْفُزَّانُ كَكَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَسْرُورُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام سارے جہاں کا مالک رکھا ہوگا۔
اصحیح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا نام سفیان نے کئی مرتبہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے بڑا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام ساری دنیا کا مالک رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہ کو بادشاہ کہتے ہیں۔

مشترک کی کنیت رکھنا۔

حضرت مسود کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابوطالب چاہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھوڑے پر سوار ہوئے جس پر فداک کی بنی ہوئی چادری تھی اور بنی حارث

بن خزرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے نکلے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ عروہ بدھ سے پہلے کی بات ہے۔ آپ چل چمے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور عبد اللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان و مشرک بہت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جب مجلس پر سوار کی گئی تو بنی ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہمارے اوپر گردنہ الازار چنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلا یا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا جہاں ابی آپ کا یہ طرز عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو اور جو آپ کے پاس جاتے اسے یہ نفع نہ دیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ!

لَا أَحْسَنُ مِنَّا نَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَانِي فِي نَهْجِ السَّنَاءِ كَمَنْ جَاءَكَ قَاقِصُصٌ عَلَيْهِ قَتَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ رِوَاةٍ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَانِقَانِي نَهْجِ السَّنَاءِ نَأْتِي حَيْثُ ذَلِكَ فَاسْتَبْتِ الْمُسْلِمُونَ وَ الْمُسْلِمُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَنْتَفِرُونَ خَلَّمَ يَزُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَابَتْهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو جَرَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يَا بَنِي أَنْتَ أَعَفْتَ عَنْهُ وَأَصْفَحْتَ كَوَالِدِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَعَلَّكَ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَعَلَّكَ أَصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرِ عَلَى أَنْ يُخَوِّجُوهُ وَيَعْصِيُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ فَقَالَ قَدْ لَكَ قَوْلٌ فَذَلِكَ قَوْلِي مَا رَأَيْتُ، فَقَالَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَتَقَوَّنَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ذَاهِلَ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَيُصِيرُونَ عَلَى الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ لَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْأَيْ تَوَقَّالَ وَ ذَكَّيْرًا مِمَّنْ أَهْلَ الْكِتَابِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْحَفْرِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِمْ حَتَّى أُذِنَ لَهُ فَيُرِيَهُمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا رَأَى قَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ مَيْتَ أَدِيَا الْكُفَّارِ وَسَادَ قَرْنِشٍ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَائِمِينَ مَعَهُمْ لَسَدَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَ قَرْنِشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي ابْنِ سَعْدٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عِبْدُ سَدَةِ

کیوں نہیں آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے بہتہ کرتے ہیں۔ میں مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہوتے گی اور فریب تھا کہ ایک دوسرے سے گھٹم گھٹا ہو جاتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں براہِ حجب کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ہمارے ہوش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاندار پر سوال کر کے حلیہ پہنے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات سنی؟ عبد اللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے والد صاحب آپ پر ہم قہر اہوں، آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس قسم کے لوگوں نے طے کر لیا تھا کہ اُسے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سربراہ بنائیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو پھر نہ وہ ایسا کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی پر مہر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور ضرورت منظم کتاب والوں سے منسوب ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴) نیز فرمایا: بہت سے اہل کتاب نے چاہا (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۹) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براہِ غفور سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ ان سے بیٹھنے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ جب آپ نے غزوہ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ نے کفار کو مگر وہ ہوں اور قریش کے سرداروں کو چن چن کر قتل کر دیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب منصور و مظفر ہو کر بال غلیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرگرد ہوں اور قریش کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سہل اور اس کے ساتھی مشرکوں بہت پرستوں تھے کہا کہ ایل سلام غالب آگیا ہے لہذا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے دست حق پرست پروردگار سے کوئی اسلام کی بیعت کر لی اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچایا؟ فرمایا، ہاں وہ اب کم گری آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سچے طبقے میں ہوتے۔

صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں۔
ابن اسحق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو حضرت ابو طلحہ کا لڑکا قوت ہو گیا انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلمہ نے جواب دیا۔ اب اس کی جان آرام میں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر رہا ہو گا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

ثابت بناتی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ہانکے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا چھٹا چھٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے الجھٹھا شیشیوں کو ہستہ لے کر چل۔

ثابت ابو طلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور الجھٹھا نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے الجھٹھا! ان شیشیوں کو ہستہ لے کر چل۔ ابو طلحہ کا بیان ہے کہ اونٹوں کو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہانکے والے کا نام الجھٹھا تھا اور اس کی

الْوَقْلَانِ، هَذَا أَمْرٌ كَذَا تَوَجَّهَ قَبَا يَحْمِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمُوا.

۱۱۳۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُكَ التَّلِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَشْيٌ؟ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُكَ وَيَكْتُمُكَ لَكَ إِكَالُ تَحْمَهُمْ فِي ضَحْطِيهِمْ مِنْ ثَابِرٍ تَوَلَّوْا أَمَا لَكَ فِي الدَّارِ الْكَافِي مِنْ النَّارِ.

۱۱۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَيْرٍ فَحَدَّثَ الْحَادِيَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ يَا أَجْحَشَةُ رَجُلٌ يَأْتِيهِمْ بِالْقَوَارِيرِ؟

۱۱۴۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي سَبْعِينَ وَكَانَ غُلَامٌ مَرِيضٌ يُقَالُ لَهُ أَجْحَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْني

۱۱۴۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادِيَةً

۱۱۴۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادِيَةً

آواز نہ ہوتا ابھی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! اہمستہ چلا شیعوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نازک خوانین کو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی بخرانی نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

بکری بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے کانوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بعض

اوقات وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کانہ کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مریض دوسرے مریض کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کان اس میں سو سے زیادہ جھوٹ طے کیا کرتا ہے۔

آسمان کی جانب دیکھنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ کیا اونٹ کو نہیں دیکھا کہ کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کو کیسا بلند کیا گیا (سورۃ الفاتحہ، آیت ۱۸۱)۔ (البیہ، ابن ابی بلک) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ علیہ وسلم نے سراسر آسمان کی طرف دیکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر پھر پر وہی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا تو ایک

لَحَاجَّةٌ وَكَانَ خَمْسُ الصُّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَدُّكَ يَا انْجَشَةُ لَا تَكْثِرِ الْغَوَايِيزَ. قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعْفَهُ الْبَسَاءَ.

۱۱۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ قَرِيبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبًا لِيَ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ شَيْءٍ وَرَأَى وَجَدْنَاهُ كَبَحْرًا.

۱۱۴۴ قَالَ الرَّبِيعُ الْمَدَنِيُّ: أَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

۱۱۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمَلْدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شَيْمَةَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَفَّانِ فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّمَا يَحْدِثُونَ أَحْمَامًا بِاللَّحَى وَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَحْطِفُهَا الْبُخْتُ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنٍ وَلِيَّهِ قَرْدٌ جَاهِلٌ فَيُخْطِرُ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ قِيَامَةِ كَذِبَةٍ.

۱۱۴۶ رَفَعَ الْبَصَرُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: تَعَالَى: أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَرَأَى السَّمَاءَ كَيْفَ رُفِعَتْ. وَقَالَ الْوُبَّاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

۱۱۴۷ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْقَتَا لَيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَيْهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُنْتُ رَافِعًا اَوْ سَمِعْتُ اَنَا اَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا
مِّنَ السَّمَاءِ فَكَوْنْتُ بَصِيرًا اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ
الَّذِي جَاءَنِي بِحَدِيثِ قَاعِدٍ عَلَيَّ كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ

۱۱۴۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْوَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَشَّرَنِي بِبَيْتٍ مِّمَوْنَةٍ
وَالَّذِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَاَلَمَّا كَانَ
ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ اَوْ بَعْضُهُ قَعَدًا فَتَنَظَّرَ اِلَى السَّمَاءِ
فَقَالَ: اِنِّي خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَالتَّحَوَّلَ فِي
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَتَّخِذُ لِي الْاَلْبَابُ

بَابُ كِتَابِ التَّوْبَةِ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ

۱۱۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عِثَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَرْوَةَ

اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ
مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَمَّةٌ يَضْرِبُ بِهَا بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ
يَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمُّ
وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبَتْ فَاِذَا الْوَبْكَرُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَ
بَشَّرُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتِيَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ
اَتَمُّ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَعْمَى فَفَتَحَتْ لَهُ وَ
بَشَّرُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتِيَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ وَكَانَ
مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَتَمُّ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَيَّ
بَلَوَى تَوْبِيئِهِ اَوْ تَكُونُ فَذَهَبَتْ فَاِذَا اَعْمَى اَنْ
فَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرُهُ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ بِاللَّيْلِ
قَالَ قَالَ اللّٰهُ السُّتَعَانُ

بَابُ التَّوْبَةِ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ
فِي الْاَرْضِ

روایت میں جاری ہوا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک
آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر
دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس
آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا
ہوا تھا۔

کریم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ کے پاس رات گزار دی اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے جب آخری نہانی رات
باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف
دیکھ کر آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش
اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عظیمہ
کے لئے (سورۃ آل عمران، آیت ۱۹۰)۔

باقی اور مٹی میں لکھ کر مارنا۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
کے روایت کی ہے کہ وہ ایک بار غ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہمراہ تھے یہ بزمِ مود کے باغوں میں ہے ایک باغ تھا نبی کریم کے دست مبارکوں
ایک لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مالتے تھے۔ ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے
کے لئے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے
دو میں گیا اور حضرت ابو بکرؓ نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اور
انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک دروازہ میں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا
آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دیدو۔ دیکھا تو
وہ حضرت عمرؓ تھے پس میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت
دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی لیکن آپ نے ٹیک
لگائی پہلی آٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو
لیکن اس صیبت کے ساتھ جو اسے پہنچی یا اس کے لئے ہوگئی گی تھی حضرت عثمان
تھے پس میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے کر وہ
بات بتائی جو حضورؐ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمائے والا ہے۔

اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین میں
کریدنا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمُثَوَّرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَالَ كَتَامَةَ الشَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَائِزِهِ فَجَعَلَ يَنْكُثُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مَن أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ يَرْمِي مَن مَقْعَدِهِ مِنَ الْحَجَرِ وَالْمَارِ فَقَالُوا أَفَنَلَا تَتَكَلَّمُ قَالَ أَعْمَلُوا كُلُّ مَيْتَةٍ قَاتِمًا مَن أُعْطِيَ كَاتَمَتِ الْأَيَّةُ.

باب ۶۶۹ الشُّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ التَّحْنِيطِ

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ثُلَيْثُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثِيُّ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنِ الْغَدَائِرِ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَن يُوقِظُ صَوَّاجِبَ الْحُجُبِ يُرِيدُ بِهِ أَرْوَاجَهُ حَتَّى يَصْبِيحَ دُبَّ كَالسَّيَةِ فِي الدُّنْيَا عَالِيَةً فِي الْآخِرَةِ قَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَتَمَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ.

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي آدَمُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيَثِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حِجْزٍ رُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ

ابو عبد الرحمن مسلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازہ سے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین پر کھڑے ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹکڑا جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ کر لیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

پھر جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔
تعب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا۔

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے کہا: سبحان اللہ! کتنے خزانے اور کتنے نفلے نازل فرمائے گئے ہیں۔ ہے کوئی بوجھروں والی عورتوں کو جگا دے، اس سے آپ کی

مراد اپنی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں بہت سی کھڑے پڑھنے والی عورتیں قیامت میں نکلی ہوئی۔ حضرت ابی عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

ابو الیمان اشعیب نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حنیئہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معشقت تھے۔ پس وہ شام کے وقت گھر کی طرف سے باہر نکلیں اور پھر جانے کے لئے گھر کی دیواریں توڑنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب

تَقْلِبْ فَتَمَّ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ
مَسْكِنِ أُمِّ سَلَمَةَ تَذْجِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَدِيرَهُمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا عَلَى الرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَفَدَّ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَمَا أَسْمَايَ
صَفِيَّةُ بِنْتُ حَزِيْفٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَكَرِهَ عَلَيْهِمَا، قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِئِي مِنْ ابْنِ
آدَمَ مَبْلَغِ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَفْعِدَتْ فِي
قُلُوبِكُمَا.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْحِلٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ
لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَسْكَأُ الْعِدُوَّ وَإِنَّهُ يَقْتُلُ الْعَيْنَ
وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

۱۱۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ تَعْنِي اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ عَطِسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يَسْمَعْ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ
فَقَالَ هَذَا أَحَدُ اللَّهِ وَهَذَا الرَّفِيقُ اللَّهُ.

بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ

۱۱۵۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ ابْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
يُنُسٍ سَوِيدَ ابْنَ مَقْرُونٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَمِائَةٍ
عَنْ سَبْعٍ: أَمْرًا بِعِيَادَةِ الْمَدِينَةِ وَاتِّبَاعِ الْعَادَةِ

مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے نزدیک حضرت ام سلمہ
زوجہ نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی تو پاس سے دو انصاری
گزرے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، پھر
وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان دونوں سے فرمایا: خدا تمہارے یہ صغیر بنت حنی
ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: سبحان اللہ! یا رسول
اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب نظر آئی فرمایا
کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا
ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی مذہب
مردال دے۔

کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

عقبة بن صہبان الرومی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مغفل مرقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور
ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مارا جاتا ہے
اور نہ دشمن کو زکب پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوٹنی یا دانٹ
توڑتی ہے۔

پھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آنے والے پھینکا تو
ایک کے جواب میں آپ نے الحمد للہ کہا اور دوسرے کے جواب
میں نہ کہ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ
کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

پھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب:

مسعود بن سہید بن مرقن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن
عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں
منع کیا ہے ہمیں یہ باتیں علمات کرنے اور ناسات سے منع کرنے،
پھینکنے والے کا جواب دینے اور دعوت قبول کرنے، سلام کا

وَلَشَيْمٍ مِنَ الْعَاطِسِ. وَإِجَابَةُ الدَّارِجِي وَرَدَ التَّكْوِيمَ
وَنَصَرَ الْمُظْلُومَ. قَدِ ابْرَأَ الْمُعْسِمَ، وَفَهَانَا عَنْ سَبِغٍ
عَنْ حَاتِرِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ حَكْفَةِ الدَّهَبِ، وَعَنْ
كُبْرَى الْحَرِيدِ وَالَّذِي يَبَاحُ وَالسُّنْدُسُ وَالْمَيَاثِرُ
بَابٌ ۶۸۱ مَا لَيْسَ يَحْتَاجُ مِنَ الْعَاطِسِ وَمَا يَكُونُ
مِنَ التَّكَاوُبِ

۱۱۵۳ جَعَلَ ثَنًا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ يَكُنْ يَحْتَاجُ الْعَاطِسَ وَيَكُونُ التَّكَاوُبُ
فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمْعًا
أَنْ يُسَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّكَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَلْيُرَدِّهِ مَا اسْتَمَاعَ فَإِذَا قَالَ هَذَا ضَعِفَتْ مِنْهُ
الشَّيْطَانُ

بَابٌ ۶۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُسَمِّتُ

۱۱۵۵ حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
عَنْ أَبِي سَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ
اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكَ اللَّهُ
وَيُصَلِّحْ بِأَلْسِنَتِهِ

بَابٌ ۶۸۳ لَا يُسَمِّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ
يَحْمِدِ اللَّهَ

۱۱۵۶ حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا سَيْبُ بْنُ أَبِي خَالٍ سَمِعْتُ أَسَاءَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّيْتُ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُسَمِّتِ الْآخَرَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَمَّيْتُ هَذَا وَلَمْ تُسَمِّتْنِي

جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور ظالم پروری کرنے کا حکم
فرمایا ہے اور سوسنے کی انگوٹھی یا سوسنے کا پتلا، نیز بونہم
دیا ہے۔ مستند اس اور مبارک کے کپڑے پہننے سے منع
فرمایا ہے۔

چھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جھانی
کے وقت کیا ناپسندیدہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھینک اللہ تعالیٰ
چھینک کو پسند اور جھانی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب
کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور ہر مسلمان
پر حق ہے کہ جو اسے کہے تو پُر حُکم اللہ کے اور
جھانی شیطان کی طرف سے ہے لہذا جہاں تک
ہوسکے اسے روکنا چاہیے اور جھانی میلنے والا جب
ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

جب کوئی چھینکے تو اسے کیا جواب دیا جائے۔

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم
میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمد للہ
کہے اور اس کے جھانی یا ساتھی کو چاہیے کہ
یُرَحِّمُکَ اللہ کہے اور جب پر حُکم اللہ کے
تو یُسَمِّتُکُمُ اللہ کہے یُصَلِّحْ بِأَلْسِنَتِهِ بھی کہنا چاہیے۔

اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب نہ
دیا جائے۔

سیمانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو
چھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ
دیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے
جواب میں پر حُکم اللہ کہا اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ

قَالَ: إِنَّ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ وَلَعَنَ مُحَمَّدٌ اللَّهِ.
بَابُ ۱۸۵۷ إِذَا تَنَادَوْا بِقَوْلِكَ عَلَى

فِيهِ

۱۱۵۷ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
ذَرِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ يَجِبُ
الْعَطَاسُ فَبِكُمُ الْتَنَادُوبُ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَ
حَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لِمَنْ
يُحِبُّكَ اللَّهُ دَامَا التَّنَادُوبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا تَنَادَوْا أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ
أَحَدُكُمْ إِذَا تَنَادَوْا ضَمَّكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

کتاب الاستیذان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۸۵۸ بَدْءُ السَّلَامِ

۱۱۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَنَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ
عَلَى صُورَةِ بَنِي آدَمَ سِتْرَيْنِ ذَرَاهَا فَلَمَّا خَلَقَهُ
قَالَ: أَذْهَبَ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ النَّفْسُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
فَلَوْسَ فَاثْمَمَ مَا يَحْكُمُوكَ فَإِنَّمَا نَجَّيْتُكَ وَ
رَحْمَةُ دُنِيَ رَحْمَتِكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوا وَرَحْمَةُ اللَّهِ
فَكَلَّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ
يَزَلْ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى الْآنَ.

بَابُ ۱۸۵۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَسْتُمْ عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ
حَتَّى تَكَلِّمَهُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

اس نے الحمد للہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔
جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور
جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے
اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اسے سنے کہ اس
سے بڑھکے اللہ کے اور جمائی شیطان کی طرف سے
ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چاہیئے
کہ بساط بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو
جمائی آئی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

اجازت مانگنا۔

اللہ کے نام سے شروع جوڑا عربان نہایت رحم کریں والا ہے۔
سلام کی ابتدا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت
پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ میٹر تھا۔ جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ عباد
اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کر دو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور غود
سے سننا کہ وہ نہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اولاد تھا
اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: السلام علیکم تو انہوں
نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ یعنی فرشتوں نے لفظ رحمتہ اللہ کا
اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ
السلام کی صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں
کے قد کاٹھ میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں
میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ ملے اور اس کے رہنے والوں پر سلام نہ
کرلو۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو

فِيهَا أَحَدًا أَفَلَا تَدَّخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ
وَأَنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَإِنْ رَجَعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ
لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَسَنُ إِنَّ لِسَاءَ
الْعَجَمِ يَكْشِفُ عَنْ صَدْرِهِمْ وَرَهْطَهُمْ وَهُمْ
قَالَ إِصْرَفْ بَصَرَكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حُلْ
لِلْمُؤْمِنِينَ يَخْضَعُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا
فُرُوجَهُمْ وَقَالَ كِتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَخْضَعْنَ مِنْ أَبْصَارِ يَهُنَّ وَ
يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَاتِمَةُ الْأَعْيُنِ مِنَ
النَّظَرِ إِلَى مَا دَهَى عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ
إِلَى الْبَتِّي لَمْ تَحْضُ مِنَ التَّسْلَاةِ لَا يَصْلَحُ النَّظَرُ
إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يَشْتَدُّ فِي النَّظَرِ الْبَتِّي وَإِنْ
كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءُ النَّظَرِ إِلَى الْجَوَارِي
يُبْعَثُ مَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ

۱۱۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يسَارٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَدْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ قَبِيصَةَ
يَوْمَ النَّحْرِ خَلَفَ عَلَيَّ عَجِزًا جَلِيَّةً وَكَانَ الْفَضْلُ
رَجُلًا وَضِيئًا هَوَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلنَّاسِ يُفْتِنُهُمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ حَتَّعَمَ فَضِيئَةً
تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَمَسَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا
فَاخْتَلَفَ بَيْنَهُمَا فَأَخَذَ بَدَقَيْنِ الْفَضْلُ فَكَدَلَ
وَجَهَّهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ

نہ جاؤ سب بھی بغیر مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے
کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لئے بہت
سخت ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ
گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور
ان کے برتنے کا نہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر
کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (سورۃ النور آیت ۲۷ تا ۲۹)۔ سعید
بن ابو الحسن نے سنن بشری سے کہا کہ غیر عرب عورتیں اپنے سینوں اور
سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی
شرمگاہوں کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۰) فتاویٰ کا بیان
ہے کہ یہ ان عورتوں کے متعلق ہے جو حلال نہیں ہیں۔ بیزارہ شاد دہلوی نے ہے۔
اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسانی
کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۱) نظری خیانت اسی کو کہتے ہیں
کہ جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھنے۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے
کے یا اسے میں نہ ہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسکا دیکھنا
درست نہیں ہے اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو عطا نے ان نوٹیلیوں کو دیکھنا مکروہ کہلے
جو مکروہ میں کہنے کے لئے آتی ہیں سوائے اس کے کہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

سلمان بن عیسا کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ قرآنی کے دو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فہم بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک
تو برو آدمی تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مساس
بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ غنم کی ایک عورت آپ کی
بارگاہ میں حاضر ہوئی دیکھ کر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی مسئلہ دریافت کرنا تھا۔ پس حضرت فضل اس کی جانب دیکھنے
لگے اور انہیں اس کا حسن و جمال پسند آیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی
جانب دیکھ رہے تھے چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور حضرت فضل
کی عورتی پلک کر رہے دوسری طرف کر دیا تاکہ اسے نہ دیکھیں۔ وہ عورت
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو پرہیز

فَرِيضَةً لِلَّهِ فِي الْحَجِّ عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَيْ شَيْخًا
كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَدَل
يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْبَبَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا نُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ نَعَى اللَّهَ
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَرِهُ
وَالْجُلُوسَ بِالْطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا
مِنْ جَهَنَّمَ إِسْنًا بَدَأَ نَحْنُ حَدَّثَنَا فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَيْنَكُمْ
إِلَّا الْمُجْدِسَ فَاعْطُوا الظَّرِيقَ حَقَّهُ ذَلُّوا وَ
مَا حَقَّ الظَّرِيقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضَبُ
النَّصْرِ وَكَفَّ الْأَذَى وَرَأَى السَّلَامَ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ

بَابُ السَّلَامِ إِنْهُمْ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ
تَعَالَى وَإِذَا أَحْبَبْتُمْ بِنَحِيَّةٍ فَخَبِّرُوا بِأَحْسَنِ
مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا

۶۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى
جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى كُلِّ
فَلَسْنَا انْفَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ
عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا
جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
وَالطُّيْبَاتُ وَالطُّيْبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ
أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فرض کیا ہے لیکن میرے ابا حیان بہت بوڑھے ہو گئے ہیں دوسری
پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ پس کیا میں ان کی طرف سے حج
کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

عطاء میں یہاں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رہائستوں میں بیٹھنے
سے پہلے نہ جانا۔ رکعت عرض کرنا کہ یا رسول اللہ
ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ
ہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا محاسن میں بیٹھنا
ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ
راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز
کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا،
اور بری باتوں سے منع کرنا۔

السَّلَامُ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔
جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دو یا
وہی الفاظ لوٹا دو۔

تشیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہندوں
پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبریل پر سلام ہو،
میکائیل پر سلام ہو اور کمال پر سلام ہو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فارغ ہوئے تو پھر انہوں نے ہماری طرف کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام
ہے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے۔ تمام
ربانی عباد میں اللہ کے لئے ہیں اور دینی و مالی عباد میں بھی۔ اسے نبی
آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اور پر بھی
سلام ہو واللہ اللہ کے ایک بندہ بھی۔ کیونکہ جب اس طرح کہا جائے
گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر ایک بندے کو سلام پہنچے
جیسے گا (چھکے) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے
لائی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ رضی اللہ
علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اُخفیانہ ہے کہ

فَقَوْلُهُ خَيْرٌ بَعْدَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ. جر چاہے دعا مانگے۔

فت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۲۳۵ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث کے اندر التقیات اور تشہد کے الفاظ سکھائے گئے ہیں جن کے اندر السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّؐ بھی ہے یعنی اسے نبی! آپ پر سلام ہو۔ تمام صحابہ کرام نماز کے اندر اسی طرح سلام عرض کرتے تھے وہ حضور کے پیچھے ناز پڑھتے تھے خواہ دور دراز دیگر مساجد میں پڑھ رہے ہوتے۔ حتیٰ کہ جو حضرات جہاد کرنے اور دراز مقامات پر چلے جاتے وہ بھی اپنی نازوں میں حضور کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّؐ۔ کہتے۔ ان کے دلوں میں بھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم اتنی دُور سے حضور کو کیوں مخاطب کریں۔ اتنے دُور دراز مقامات سے حضور پر سلام نہ ہی کیوں گے لہذا سلام ہی نہ کریں۔ وہ جانتے تھے

وَرَأَاهُ مُشْرِقَ رَسَدِ قُرْبٍ رُبْدٍ نَيْسَتِ

میں بیٹھتے جہاں وہ دعا میں فرشتہ

نفسہ خفی کی مشہور کتاب دُرِّ مختار کے اندر اس سلام نیار کے بارے میں یوں ہے:

وَيَقْصِدُ بِالْفَاعِلِ التَّشَهُُّدَ مَعَارِفَهَا مَرَادًا لَّكَ عَلَى وَجْهِ انْشَاءٍ كَأَنَّكَ تَحْيِيهِ اللَّهُ وَيُسَلِّمُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى نَفْسِهِ قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ الْأَخْبَارَ عَنْ ذَلِكَ.

اور تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کو مراد بنائے اور اپنی جانب سے عرض کرے گویا اللہ تعالیٰ کی تحیت کرنا اور اپنے نبی کو سلام عرض کرنا ہے اور اپنی جان اور اولیاء اللہ کو بھی رنہ کہ خبر کے طور پر۔

فخر اخلاف علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے دُرِّ مختار کی رد المحتار کے نام سے مایہ ناز شرح لکھی تھی ماحول نے اس بات کی مزید تشریح و تصریح کرتے ہوئے فرمایا:

أَنِّي لَا يَقْصِدُ الْأَخْبَارُ وَالْحِكَايَةُ عَمَّا وَقَعَ فِي الْأَمْرِ أَجْرُهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَرْيُّهُ مُبْحَاةً وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

یعنی ان خبروں کی حکایت کا قصہ نہ کرے جو سلام میں بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب ان کے رب سبحانہ اور ملائکہ علیہم السلام سے واقع ہوئیں۔

اسلام کے بطلان دلیل اور اہل سنت و جماعت کے مابین از امام حجت الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (الترغی و الترہ) نے اسی عرض سلام بحالت نماز کے بارے میں نمازیوں کو یوں تلقین فرمایا ہے:-

وَأَخْبِرْنِي قَلْبُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْصُهُ الْكُرْبِيُّ وَكُلَّ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَيُقْصِدُ أَمَلُكَ فِي آتِهِ يَبْلُغُهُ وَيُرَدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ آذَى مِنْهُ. (احیاء العلوم، جلد اول)

اور اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر کر اور ان کی صورت کا تصدق کر کے کہہ کہ اسے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور وہاں سے جان کر یہ انھیں پہنچے گا اور تجھے اس کا جواب رحمت فرمائے ان کی شان کے آگے کوئی بات ہی نہیں۔

متممہ ہندوستان کے مایہ ناز محدث، دلیل القند محقق، مظہر الشان عاشق رسول، سر مایہ روزگار یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالمحیٰ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (الترغی و الترہ ۱۹۳۳ء) نے اسی صریح کی تشریح لکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے:-

وہ بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بحجت سریان اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقت

حقیقت محمدیہ است در ذرائع موجودات و افراد
ممکنات۔ پس آنحضرت در ذات مصیبات موجود
و حاضر است۔ پس مصیبت باید کہ ازین معنی آگاہ
باشد و ازین شمول غافل نبود تا با قنار قرب و اسرار
معرفت متغور و غائر گردد۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اول)

محمد صلیہ کے مراتب کربانے کی وجہ سے ہے موجودات
کے ذریعوں اور ممکنات کے افراد میں۔ پس اس حضرت
توفیقاً ذریعوں کی ذات کے اندر بھی موجود اور حاضر ہیں۔
پس غازی کہ چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور
اس شہرہ سے غافل نہ رہے تاکہ قرب کے انوار اور شرف
کے اسرار سے متغور اور غائر نہ ہو سکے۔

جب میں مالک نمازیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے ہیں تو نماز سے باہر مخاطب کے
ساتھ سلام عرض کرنا یا اَلْقَوْلُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ۔ کہنا یا کوئی شرک یا ناجائز ہو سکتا ہے؟ کیا نماز کے اندر شرک
کی اجازت ہے اسکا جواب باہر رسول اللہ کہنا شرک ہے؛ اس مخاطب کو شرک یا ناجائز بتانا مکہ میں شایع رسالت کی
سینہ زداری اور دعا ندلی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا نے در المن حبسہ علیہا سلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائی، آمین۔

فقوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا چھوٹا
بڑے کو، گزرنے والے بیٹھے ہوئے کو اور فقوڑے زیادہ
کو سلام کیا کریں۔

باب ۶۸ تَسْلِيمُ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ
۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَعِيَّةٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَسْلِمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ
وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹ تَسْلِيمُ الرَّكْبِ عَلَى الْمَاشِي

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُ
الرَّكْبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ
عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۷۰ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
زَيْدٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَسْلِمُ الرَّكْبُ عَلَى الْمَاشِي

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد کا بیان ہے کہ
انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، پیدل
چلنے والے بیٹھے ہوئے کو اور فقوڑے آدمی زیادہ
آدمیوں کو سلام کیا کریں۔

چلنے والے بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل
چلنے والے کو، چلنے والے بیٹھے ہوئے کو اور
فقوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

دَامَا بَيْنِي عَلَى الْقَاعِ دَا وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .

بَابُ ۶۹۱ تَسْلِيمُ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمُ
الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارِ عَلَى الْقَاعِ دَا
الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .

بَابُ ۶۹۲ إِشْلَاءُ السَّلَامِ :

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَدِيرٌ عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ سُوَيْدٍ بَيْنَ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَقْرِئَةِ الْعَاطِسِ ، وَنُصْرِ الضَّعِيفِ ، وَرَعْوِ
الْمَظْلُومِ ، وَإِشْلَاءِ السَّلَامِ ، وَإِبْرَاسِ الْمُقْسِمِ ، وَنَهَى
عَنِ الشَّرَابِ فِي الْفَضَّةِ ، وَكَهَانِ عَنْ تَخْتِمْ الذَّهَبِ
وَعَنْ رُكُوبِ الْيَأْفِرِ ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْيَتِيَابِ
وَالْقَبِيحِ وَالْأَسْتَبْرَقِ .

بَابُ ۶۹۳ السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللِّيثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعَى الْإِسْلَامُ خَيْرٌ قَالَ نَظَعُ الطَّعَامَ وَنَقَّ السَّلَامَ
عَلَى مَنْ عَرَفْتُمْ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفُوا .

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَقِيَانِ
فِي صَدَّةٍ هَذَا وَبِصَدَّةٍ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا ۔ چھوٹا بڑے کو ، گزرنے والا
بیٹھے ہوئے کو اور کھڑے آدمی زیادہ آدمیوں
کو سلام کریں ۔

سلام کا پھیلانا ۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت
براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں
کا حکم فرمایا ۔ بیمار کی عیادت کرنا ، جنازے کے
ساتھ جانا ، پھیلنے والے کو جواب دینا ، کمزور کی مدد
کرنا ، مظلوم کی مدد کرنا ، سلام پھیلانا ، اور قسم کا پورا
کرنا ، علاوہ بریں چاندی کے برتنوں میں پینے ، سونے
کی انگوٹھی پہننے ، ریشمی گدوں پر بیٹھنے اور ریشم
دیا ج ۔ گھڑی ۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع
فرمایا ہے ۔

واقف اور نا واقف سب کو سلام کرنا ۔

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں
کیا کام بہتر ہے ؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام
کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو ۔

عطاء بن یزید لئی نے حضرت ابوالویس نعاری رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کسی مسلمان
کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے
زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ طبعی تو ایک ادھر نہ پھرے اور دوسرا
ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے ۔

بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سَفِيَّانُ أَنَّ سَمِيعَةَ مِنْهُ
قَالَ لَمْ يَزَلْ

بَابُ ۶۹ أَمَةِ الْحِجَابِ

۱۱۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي النَّسَبِيُّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سَنَةً
مَقَامًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
فَعَلِمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا
حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ
أُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ ابْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ
أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبَيِّتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا كَذَا عَا الْقَوْمَ فَصَابُوا مِنَ
الطَّعَامِ فَخَرَجُوا فَرَفَعِي مِنْهُمْ رَهْطًا عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا لَوْ أَلْكَتُ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ
مَعَهُ لِيُخْرِجُوا أَهْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حَجْرًا
عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَهُمْ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى مَخَّلَ عَلِيٌّ
لِيَنْتَبِ كَلِمَةً أَهْلُ جَلُوسٍ لَمْ يَتَحَرَّوْا الْفَرْجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ
حَجْرًا عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنَّ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَهُمْ وَرَجَعْتُ
مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةَ الْحِجَابِ فَصَرَفَ

بَنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا

۱۱۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ
قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ أَنَسٍ أَهْنَى اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
مَخَّلَ الْقَوْمَ فَطَعِمُوا فَخَرَجُوا لِيَتَحَدَّثُوا فَاخَذَ

سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے تین مرتبہ نہ ہری
سے سنا ہے۔

پردے کی آیت۔

ابو شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے مجھے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے
تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات
مبارکہ میں دس سال آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا، لہذا مجھے
پردے کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ اس کا حکم کب نازل
ہوا اور حضرت ابی بن کعب مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔
چنانچہ یہ حکم اس وقت پہلے پہل نازل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
عروسی حالت میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو دعوت دے دی، چنانچہ لوگ کھانا
کھا کر باہر نکل گئے لیکن چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
وہاں تک کہ وہ بیٹھے رہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوئے اور باہر نکل گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ
حضرت عائشہ کے گھر کے دروازے پر جا پہنچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گمان فرمایا کہ وہ نکل گئے ہونگے، چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ
کے ساتھ واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت زینب کے گھر گئے لیکن وہ بیٹھے رہے
تھے اور نہ حال نہیں گئے تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور
میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ پھر حضرت عائشہ کے گھر کے کچھ
تک جا پہنچے، پھر آپ نے گمان فرمایا کہ وہ چلے گئے ہونگے لہذا آپ واپس
لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ بیٹھے گئے تھے چنانچہ اس
وقت پردے کی آیت نازل ہوئی لہذا آپ اپنے اور میرے درمیان
پردہ لٹکا دیا۔

ابو جعفر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو اپنی زوجیت کا شرف
بخشا تو لوگ اسے کھانا کھایا اور کچھ حضرات بیٹھے باتیں کرتے رہے
آپ نے تاثر دیا کہ گویا انھیں چاہئے کہ میں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ گئے۔

كَانَتْ يَتَكَيُّمًا يَلْقِيَامَ فَكَمْ يَقْرَأُ خَلَّتَا إِلَى ذَلِكَ
قَامَ فَلَمَّا قَامَ مِنْ قَامٍ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعْدًا بَقِيَّةُ
الْعَوْمِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ
لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ بَيْنَهُمْ أَنْ هُوَ قَامُوا
فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَذْخُلُ فَالتَّقَى الْفَجَاءُ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ دَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعَى

۱۱۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا
أَبُو عَنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ نَهْشَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَوَّجَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عَمْرُو بْنُ
الْحَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَبُّ نِسَاءً لَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ دَكَانَ أَمْرًا وَاجِبُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ
قَبْلَ الْمَنَاصِرِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ كَرِيْمَتُ رُوَيْدَةٍ وَكَانَتْ
أَمْرًا طَوِيلَةً فَهَرَاهَا عَمْرُو بْنُ الْحَطَّابِ وَهَوَّ فِي
الْبَحْلِيسِ فَقَالَ عَرَفْتُكَ يَا سَوْدَةُ جَرَّصًا عَلَى
أَنْ يُنْزَلَ الْحَبَابُ قَالَتْ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
آيَةَ الْحَبَابِ

بَابُ ۶۹۵ الْإِسْتِثْنَاءُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ
۱۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنْتَ هَاهُنَا
عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَطْلَعَ رَجُلٌ مِنْ حُجَّجٍ
فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْرُوعٌ يَحْكُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ
أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ
الْإِسْتِثْنَاءُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ رَافِعٍ

جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے
اور کچھ بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر
داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے
رہے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے
کو تھکا میرے اور اپنے درمیان آپ نے ہمدہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے
اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ اسے ایمان والو۔ نبی کے گھر میں
داخل نہ ہونا۔۔۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے
کہ ابھی زواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ
ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی الزواج مطہرات
رات کے وقت ہی نفاذ سے حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔
پس ایک روز حضرت سودہ بنت زید معہ باہر نکلیں اور وہ
درازد عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں
دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھیں۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ!
میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، صرت اس لالچ میں ایسا کیا
کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ خدا نے بزرگ و برتر
نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔

اجازت لینے کا حکم اسی لئے ہے کہ نظر نہ پڑے۔
زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا
بھی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک وحی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں
میں سے ایک گھرے کے اندر بکھانکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں
اُس وقت بگ لٹکا جس کے ساتھ لہجہ تھا ہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر
مجھے معلوم ہوتا کہ تو اندر بکھانکا رہا ہے تو میں بے خبری آنکھ میں مار دیتا۔
اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

عبید اللہ بن ابی بکر نے حضرت انس بن مالک رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک حجر سے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکر پھیل یا کہتے ہی پھل لے کر گئے اور گویا آپ اسے تلاش کر رہے تھے کہ اس کی آنکھ میں تیرا مد دیں۔

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کے قول سے زیادہ کم سے مشابہت کبھی دالی اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت میں بھی طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو کم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابوہریرہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش دیکھنا کہ نا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے۔

سلام کرنا اور اجازت لینا بار مائگنا۔

ثمامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام کرنے تو تین بار کرتے اور جب کھڑے فرماتے تو اسے تین بار دہراتے۔

بہر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے پورے گئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی، پس میں واپس لوٹ آیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ کو کھڑا نہ ہونے سے کس چیز نے مانع کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَغَضَ حُجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي حَبِيبًا أَوْ بَيْتًا فَيَقْبِلُ أَفْظَرُ إِلَيْهِ يَخْتَلُّ التَّجَلُّلُ لِيُطْعِمَهُ.

باب ۶۹۶ زنا الجوارح دون الفرج

۱۱۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ رَأَيْتُنَا أَشْبَهَ بِاللَّعْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّعْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ مَلَكٌ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَفَظَهُ مِنَ الزَّنا أَدْرَكَ ذَلِكَ كَالْحَالَةِ فِزْنَا الْعَيْنَ النَّظَرُ وَزْنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَلَشَّهَى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلُّهُ أَوْ يَكْذِبُهُ.

باب ۶۹۷ التَّسْلِيمُ وَالِاسْتِثْنَاءُ نَلَاكَ

۱۱۷۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَقَالَ تَكْلِمُ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا

۱۱۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِيزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذَا جَاءَ أَبُو مُوسَى كَانَتْهُ مَدَّ عَوْرَتَهُ فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمَلٍ ثَلَاثًا فَكَمْ يُوْذَنُ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا

قَدْ يُوْذَنُ لِي قَدْ جَعَلْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَخَفَمَ يُوْذَنُ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللَّهِ لَيَقِيَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَافِعٍ أَحَدًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عُذَيْنٍ كُنْتُ أَصْغُرُ الْقَوْمِ كُنْتُ أَصْغُرَ الْقَوْمِ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عَنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ نُسَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَهْذَأُ.

باب ۶۹۸ إِذَا أُرْعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلًا يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ.

۶۹۸ ۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لِبْنَانِي قَدَاجَ، فَقَالَ أَبَا هِشَامٍ الْحَقُّ أَهْلَ الصُّفَةِ فَأَدْعُهُمْ إِلَيَّ، قَالَ فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَتَبَتُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا.

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصِّبْيَانِ ۶۹۹ ۱۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ بَأْتِ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ.

۶۹۹ ۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہاپس لوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کو اس پر دلیل قائم کرنا ہوگی، کہ کیا ہم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کی گواہی دی وہیچھوڑ دوں میں سب سے چھوٹا ہوں حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ حاضرین کے اندر سب سے کم عمر میں تھا میں میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ گیا اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن ہریر نے بھی حضرت ابوسعید خدری سے ایسا ہی سنا ہے۔

جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے؟ سعید قتادہ، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے وہی اجازت ہے۔

معاذ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت طلب کی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

بچوں کو سلام کرنا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرنے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی تھا۔ مردوں کا غور توں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔

ابو حارم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے

ابن ابي حازم عن ابن ابي عمير عن ابيه عن سهل قال كنا نقترح يوم الجمعة قلت ولما قال كانت لنا عجوة ترسل الى بصاعة قال ابن مسleme يغلي بالماء فتأخذ من اصول الشئ فتطرحه في قدر و تذكر حبات من شعير فاذا اصلينا الجمعة انصرقنا ونسلم عليها فتعدا اليها فتمرح من اجله وما كنا نقبل ولا نتغذى الا بعد الجمعة

۹۰۰ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ يَخْرُ أَمَلِيكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَرْنِي مَا لَا تَرَى ثَرِيدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يونسُ وَاللَّحْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبِرْكَاتُهُ

بَابُ إِذَا قَالَ مَنْ دَا فَقَالَ أَنَا

۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكَ الْمَلِكُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَسَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى ابْنِي فَدَفَعْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبِرْكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامَ عَلَيْهِ كَرَحْمَةِ اللَّهِ

فرمایا کہ ہم جمعہ کے روز کی بہت خوشی مناتے ہیں بوجھاکہ کس دن سے؟ فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو ہمیں بھاضہ کی طرف بھیجتی تھی۔ اہی مسئلہ کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چند در کی جڑیں لے کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر ان میں بوجھ کے چند دانے ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر لوٹتے اور اسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش کرتی جس کے باعث ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا و علیہ السلام درحمتہ اللہ۔ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد تھے۔ شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس نعمان، زہری (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ذکر کا تشریح بھی ہے۔

جب کوئی کہے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔

ابو اسد نے کہا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس قرعے کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں، گویا یہ ناپسندیدہ خاطر ہوا۔

جواب میں علیک السلام کہنا

حضرت عائشہ نے جواب دیا و علیہ السلام ورحمۃ اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جواب دیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ
تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَ
عَلَيْكَ السَّلَامُ خَارُجٌ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِمْتَنِي يَا
رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ
الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ
بِمَا تَقْبَلُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اذْكُرْ حَتَّى
تُظْمِئَ زَاكَاثُكَ أَوْ رَفَعُ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا كَذَلِكَ
اسْجُدْ حَتَّى تَظْمِئَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
تَظْمِئَ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَظْمِئَ سَاجِدًا
ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَظْمِئَ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ
فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْخَيْرِ
حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا.

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
ارْفَعْ حَتَّى تَظْمِئَ جَالِسًا.

بَابُ إِذَا قَالَ فَلَا تَقْرَأُكَ السَّلَامَ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا
قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنْ جِئْتَنِي
يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَقْبَرِيِّ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں
جلوسہ افروز تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی پھر سلام کیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: وعلیک السلام۔ جاؤ
یا کہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا،
نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک
السلام پھر واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے
دوسری بار یا تیسری مرتبہ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے
نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے
ہو اگر تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف
منہ کر کے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے
میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو یہاں تک
کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جا یا کہ سے، پھر سر
اٹھا لو یہاں تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ،
پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے
پھر سر اٹھا لو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر
اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔ ابواسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر
میں فرمایا: یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر
سر اٹھا لو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ سلام کہتا ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبرئیل رضی اللہ عنہ (سلام) تمہیں
سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: وعلیک السلام و
رحمۃ اللہ

بَابُكَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطُ
هَؤُلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ جَمَارًا عَلَيْهِ أَكَاكِفٌ قَعْتَةٌ قَطِيعَةٌ مُدَكَّةٌ
وَأَرْدَفَتْ وَرَاءَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَخُودُ سَعْدُ
بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْعُزْزَرِجِ وَذَلِكَ قَبْلَ
وُقُوعِ بَدْءِهِ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطُ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَوْقَانِ وَالْهَيْثَمُ
وَقُيُومُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْبَنَنِ سَكُولٌ وَفِي الْمَجْلِسِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ السَّجَلِيسَ
بِحَاجَةِ الدَّائِبَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسٍ
بِرِدَائِهِ شَرَفًا قَالَ لَا تَعِيدُوا عَلَيْنَا كَسَمَ عَلَيْكُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ وَقَفَ فَنَزَلَ
فَدَا عَاهُهُمْ إِلَى اللَّهِ وَكُرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْنِ سَكُولٍ رَكِبَهَا الْمَرْءُ لَا أَحْيَى
مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي
فِي السَّيِّئَةِ إِسْجَعِ إِلَى رِيحَانٍ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا
كَالْمُصَّنِّ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ رَوَاحَةَ الطَّلَبِ
فَجَالِسًا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْهَيْثَمُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا
فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضِرُهُمْ
لَهُمْ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ الْوَحَّابُ بِزَيْدٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَالْكَذَّاءِ وَكَذَّاءٍ قَالَ اغْتَفِ عَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي
أَعْطَاكَ وَلَقَدْ أَصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرِ وَعَلَى أَنْ
يُتَوَخَّوهُ فَيُحْصِرُونَكَ بِالْوَصَابَةِ فَلَمَّا سَأَلَ اللَّهُ ذَلِكَ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک
میٹھے ہوں۔

عروہ بن زید کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے
نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوڑ گدھے پر سوار
ہوئے جس پر فداک کرنا ہی ہوئی سواحد ٹری ہوئی یعنی اوڑھنی عمارت میں
عروہ کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی مزار پر کسی کے لئے ردائے ہوئے
اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے یہ عروہ بد سے پہلے کا
واقعہ ہے کہ پہلے بیٹھے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں
عبداللہ بن ابی بن سول بھی موجود تھا اور عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے
سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس بھان مٹی کا کتبہ تھا جس میں مسلمان و مشرک
بست پرست اور یہودی موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ
بھی وہاں تھے جب مجلس پر سوار کی گدھے پر ٹری تو ابی نے اپنی ناک چاود
کے چھپائی اور کہہ دیا کہ اوپر تھوڑے زائد چنا پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر مجھے ان کے کہنے خدا کی طرف
دعوت دی اور قرآن کو پڑھ کر سنایا اس پر عبداللہ بن ابی ان سول نے کہا
جناب والا آپ کا یہ طرز عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا اگر یہ پیغام حق ہے تو
مجلسوں میں گدھے میں ننگ نہ کیا کرو بلکہ جو آپ کے پاس جائے اُسے پر بٹھے سنا دیا
کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ہماری مجلسوں میں
تشریف لایا کریں کہ ہم اُسے بستہ کرتے ہیں اس پر مسلمانوں و مشرکوں اور
یہودیوں نے کہا کہ اگر آپ اسے بستہ کریں گے تو اسے کھینچ کر لے جائیں گے
پر آدھے تھے چنانچہ پھر کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر سوار کر کے لے گئے پھر
اپنے جالود پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا اے سعد
تم نے سنا جو ابو حجاب نے کہا اس سے عبداللہ بن ابی سواد تھا اور اس نے
ایسا ایسا کہا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اُسے معاف فرما
دیجئے اور درگزر کیجئے۔ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا
جیشک اس شمس کے باشندے اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اُسے
اپنا بادشاہ بنا کر اس کی تاجپوشی کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس حق
کے ذریعے جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اُسے رد کر دیا تو اس بات
سے وہ ہمتا اٹھ گئے اور اسی لئے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ

بِالْحَقِّ الَّذِي اَعْطَاكَ شَرِيْقَ يَدَاكَ فَذَلِكَ فَفَعَلَ بِهِ
مَا رَأَيْتَ، فَعَمَّا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنْ اِثْرَتْ
ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَ
اِلَى مَنْ تَتَبَيَّنَ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللهِ
بْنُ عَمْرِو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَى النَّبِيِّ الْخَمِيْرُ.
۱۱۸۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ جِبْنَ مُخَلَّفَ عَنْ مُبَوَّكٍ وَنَبِيَّ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامٍ اَوْ اَلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسَلِمَ عَلَيْهِ وَاقُولُ فِي
فَقِيْحِي حَرْكٌ شَفَعْتِيهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ حَتَّى
كَمُلْتُ خَمْسُونَ لَيْلَةً اَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ.

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى اَهْلِ الدِّيْمَةِ السَّلَامُ
۱۱۸۶ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي اَيْمَانَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى الرَّسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
فَقَهَرْتُهُمْ فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
فَاَنَّ اللهَ يُحِبُّ الزُّفَى فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ لَوْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.
۱۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے ملاحظہ فرمائی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
معاف فرمادیا۔
جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام
نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ
نہ کرے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔
عبداللہ بن کعب، کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب
بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرمائے ہوئے سنا کہ جب وہ
غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمادیا تھا۔ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ کو
سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں حضور سلام کا جواب دینے کے لئے
لب ہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ غرضیکہ اسی حالت میں
پچاس روز پورے گزر گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد
بارگاہِ خداوندی میں ہماری توبہ قبول ہونے کا مشرودہ سنایا۔

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَسَلَامُ عَلَیْکُمْ یعنی تمہارے اوپر برکات ہو۔ پس
میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر برکات اور
لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! جانے
دو اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ
یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کی گفتگو سنی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لئے تمہیں نے دیکھا کہ میں نے ان کو
اوپر ہوا کہہ دیا تھا۔
عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودی تمہیں سلام

قَالَ إِذَا اسْلَمَ عَلَيْكُمْ إِلَهُكُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُم
الشَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ .

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هشام أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الْيَتِيمُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْلَمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ
فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ .

مَبَایک مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ يَتِيمَةٍ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ لَيْسَ لِيَنَّ أَمْرَهُ

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْبِيِّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّبَائِرِ مِنَ الْعَوَامِ وَ
أَبَا مَرْزُوقٍ الْغَنَوِيِّ قَالُوا قَارِئُ فَقَالَ انْطَلِقُوا
حَتَّى تَأْكُلُوا رَوْضَةً خَاصِرَ فَرَسٍ يَهْمُ امْرَأَةً مِنَ
الْمَشْرِكِينَ مَعَهَا صَعِيفَةٌ مِنْ خَاطِبِ بْنِ أَبِي
بَكْرٍ إِلَى الْمَشْرِكِينَ قَالَ قَادُوا كُنَاهَا تَبِيْعُ عَلَى عَمَلٍ
لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَلَمَّا آتَيْنَا الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ قَالَتْ مَا مَعِيَ
كِتَابٌ فَأَنْتُمْ هَاهُنَا تَغْنِيَانِي فِي رَحْلِي فَأَمَّا وَجَدْنَا
شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ فَكُنْتُ
لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي يَخْلُفُ بِهِ كُنْتُ أَخْرِجُ الْكِتَابَ أَوْ لَا جَرَدَ نَكَّةً

قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتِ الْجَدَّ مَتْنِي أَهْوَتْ بِيَدِيهَا إِلَى جُذْرِيهَا
وَهِيَ مُحْتَجِرَةٌ بِكَسَاءٍ فَأَخْرَجْتَ الْكِتَابَ قَالَتْ
فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا لَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟
قَالَ مَا بِي إِلَّا أَن أَكُونَ مُؤْمِنًا يَا اللَّهُ وَرَسُولًا طَا

کریں تو ان کے جواب میں کہ علیکم کہہ دیا کرو۔

عبیدہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل کتاب
تمہیں سلام کوئی تو ان کے جواب میں وہ علیکم کہہ
دیا کرو۔

جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد کے
عملات لکھا ہوتا کہ صورت حال واضح ہو جائے۔

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر بن عوامؓ حضرت
ابو مرثدہ غنویؓ کی وجہ کہ تم یمنوں سے اسلحہ، ایک ہم پر ہوا نہ کیا اللہ
فرمایا کہ تم جاؤ جیسا کہ جب روضہ خاسر کے پاس پہنچو گے تو تمہیں
مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس مخاطب بن ابوسلمہ کا خط ہے
جسے لے کر مشرکین کے کی طرف جاؤ یہ ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے
اسے اونٹ پر چلتے ہوئے پایا جیسا کہ ہم سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط
دیکھو مجھے جو تمہارے پاس ہے اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں
چنانچہ ہم نے اس کو کھولا اور اس کے بالان وغیرہ کی تلاش کی لیکن
ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے
پاس کوئی چیز نظر نہیں آتی ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا
ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی نہیں کی قسم ہے اس بات
کی جس کی قسم کھاتی جاتی ہے یا تم خط نکال کر دیدو ورنہ میں تمہیں شکار کر دوں گا
ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ

اپنے نیچے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے اڑان کی جگہ باندھا ہوا تھا اور
خط نکال کر دیدیا یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب روانہ ہو گئے آپ نے فرمایا کہ اسے مخاطب یہ جو تم نے کیا تمہیں
اس پر کسی چیز نے آلودہ کیا عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور
اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تغیر کیا اور نہ میں تبدیل ہوا۔

غَيْرَتْ وَلَا بَدَّلَتْ أُرَدَّتْ أَنْ تَكُونَ لِي عِندَ
الْعَوْمِ يَدَا يَدَا نَحْوَ اللَّهِ بِمَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ
مِنْ أَحْصَائِكَ هَذَا إِلَّا وَلَهُ مِنْ يَدَا نَحْوَ اللَّهِ بِهِ
عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ: صَدَقَ قَلَّا نَقُولُوا لَكَ
خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ
اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَنِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ
قَالَ فَقَالَ: يَا عَمْرُو وَمَا يَكْدِيرُ لَكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ
عَلَى أَهْلِ بَدَا فَفَعَلَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهَتْ
لَكُمْ الْجَنَّةُ، قَالَ قَدْ مَحَتْ عَيْنَا عَمَّا دَنَا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

میرا ارادہ ہے کہ قوم پر کوئی احسان کروں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے
جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے ورنہ آپ کے اصحاب سے وہاں
میرا رشتہ دار کوئی نہیں ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی
حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ کما اس سے اچھی بات کے سوا اور
کچھ نہ کہتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجازت دی کہ میں اس کی گردن اڑا دوں حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔
اسے عمر انہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدعت کے حالات پر مطلع ہونے
ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔
حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر شک آلودہ ہو گئے اور عرض کی
کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بستر جانتے ہیں۔

و: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۹ میں بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم مریضی شان کے مالک ہیں کہ پروردگار
عالم نے ان تمام حضرات کی مغفرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ بدری صحابہ ساری امت محمدیہ کے سردار ہیں حتیٰ کہ باقی تمام صحابہ کرام پر
بھی انہیں فضیلت حاصل تھی۔ ان کے خلاف نور بھی زبان کھولنے کا شرف کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ انہیں بدرگاہ میں سے ایک
حضرت عاتق بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جنہوں نے ایک عورت کے ہاتھوں کو تارکہ کے لیے خط بھیجا تھا جس کا اس
حدیث میں ذکر ہے۔

دوسری بات یہاں یہ بھی قدر نظر رکھنی چاہیے کہ عدالت نے ذوالنہد نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو ایسی حیران کن اور حیران کن باتیں بیان کیں کہ آپ نے اس خط سے متعلقہ ساری کارگزاری کو بلا خطر فرمایا تھا اور حضرت علی، حضرت
زبیر اور حضرت ابومرشد رضی اللہ عنہم کو بھیج کر کہہ کر کہ پیچھے سے پہلے اس خط کو دے جانے والی عورت سے چھڑا لیا تھا۔ بظاہر ان کی یہ کارگزاری سب
کے نزدیک انتہائی عوامانہ اور قابل اعتراض تھی جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توہینِ قتل کر دینے کی اجازت بھی طلب فرمائی تھی۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام جنت اور سب کو عطا کرنے کی غرض سے ان سے وضاحت طلب فرمائی۔ انہوں نے جو ضرر و نقصان
مصلحت عرض کی اس کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مطالبہ کرنے کے فرمایا:۔

صَدَقَ قَلَّا نَقُولُوا لَكَ الْخَيْرَ
خَيْرًا۔
انہوں نے سچ کہا، لہذا ان کے لیے جملے نقلوں کے
سوا کچھ نہ کہنا۔

ظاہری لحاظ سے وہ مثل انتہائی قابل احترام اور مسلمانوں کے لیے بیت ہی انسان وہ تھیں لیکن وہ مقصد اچھا تھا اور جب انہوں نے اپنا وہی
مقصد بیان کیا جو ان کی مجبوری کا آئینہ دار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی اور وہ مردوں کو ان کے خلاف زبان کھولنے
سے بھی منع فرمایا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو ایسی بنائی عطا فرمائی تھی جس سے دل ارادے بھی نظر نہ جاتے تھے۔ اسی لیے تو
کہا گیا ہے کہ یا رسول اللہ

حیثم ترینہ امانی الصدور

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَيْكَ
اہل کتاب کے لئے خط کس طرح لکھا جائے۔

أَهْلُ الْكِتَابِ.

١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَنْ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ أَنَّ ابْنَ
عَتَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ هَذَا قُلُوبُ أَسَاسِ الْيَهُودِ فِي نَفْسِهِمْ قَالُوا
بِحَارِ الْإِيمَانِ مَا تَوَدُّهُ قَدْ كَرِهَ الْحَدِيثَ قَالَ لَهُمْ وَمَا
يَكُنَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ
قَالَ فِيهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ
عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَذَا قُلُوبُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
عَلَى مَنْ أَتَى مِنْهُمْ الْيَهُودُ .

بَابُ مَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ
الَّذِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَبِيحَةَ عَنْ

عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ
وَجُلَّاءٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خُفَّيَهُ فَنَقَرَهَا
فَادْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً رَفَعَهُ إِلَى
صَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرُؤُنِ ابْنُ سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ
سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَجَرِّ خُفَّيَهُ فُجِعِلَ الْمَالُ فِي جَوْفِهَا وَكُتِبَ إِلَيْهِ
صَحِيفَةً مِنْ قُلَانٍ إِلَى قُلَانٍ.

يَا أَيُّهَا قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

١١٩١ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ
بْنِ حَلَفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ خُرَيْطَةَ تَزَلُّوا
عَلَى حَكِيمٍ سَعْدِيٍّ فَأَمْرَ سَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَجَاءَ فَقَالَ اقْضُوا إِلَيَّ سَيِّدَكُمْ أَوْ
قَالَ خَيْرَكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت بنی عباس رضی اللہ عنہما نے بنایا کہ ابو سفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہزل نے انہیں سریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا ہا جو شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوتے تھے۔ تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے بند سے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہر قل شاہ روم کے لئے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اس کے بعد۔

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔

عبدالرحمن بن ہریرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قرطبہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر ان کو آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سر وار یا فرمایا کہ اپنے بہتر آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ (یہودی) تمہارے فیصلے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر دیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض سامعینوں نے ابو الولید کے واسطے سے حضرت ابو سعید کے بیان میں علی حلیک کی جگہ مجھے ابی حلیک بتایا ہے۔

مصافحہ کرنا۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تشدد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری جانب بچے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

فتاویٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ کا رواج تھا یا انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات ابو عقیل زہرہ بن عبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

دونوں کا ہاتھ پکڑنا۔

حماد بن زید نے عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح تشدد سکھایا جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا اور وہ یہ ہے۔ تمام رجال عبادہ بن اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور مدنی و ابی عبادہ بن بھی۔ اسے نبی، آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم سب پر اور پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی ہیں گواہی دینا ہوں

قَالَ هُوَ لَا تَزُولُوا عَلَيَّ حُكْمَكَ قَالَ فَبِأَيِّ أَحْكُمْ أَنْ تَقْتُلَ مُقَاتِلَكُمْ وَتُسَبِّحُوا رِجْلَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ أَحْكَمْتُ بِمَا أَحْكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَفَلَمْ يَنْبَغِ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ.

بابُكَ الْمُصَافَحَةُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَدُّدُ وَكَفَى بَيْنَ كَفْيِهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ. فَخَلَّتْ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَاللَّهُ يَكْذِبُ حَتَّى صَادَحَنِي وَهَتَانِي.

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا

هشام عن قتادة قال قلت لانس أكانت المصافحة في أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم.

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْجَدُّ يُبْدِ عَمَّنْ بَيْنَ الْخَطَّابِ.

بَابُكَ الْإِخْطَابُ بِالْيَدَيْنِ. وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ

سَمِعْتُ جَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي مَرْجَانَ قَالَ سَمِعْتُ بَنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَى بَيْنَ كَفْيِهِ التَّشَدُّدُ كَمَا يَعْنِي الشُّرُوكَ مِنَ الْقُرْآنِ الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالْمَبْلُوكَاتُ وَالطَّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

السلام علیک اوعلی عباد اللہ الصالحین أشهد
أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده و
رسوله وهو بین ظہرنا فلتأقیض قلوبنا
السلام یحیی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس
کے بندے نے اہل رسول ہیں جو کہ اس وقت آپ ہمارے درمیان موجود تھے
اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے اسلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الحمد لله الذي جعل في آية ختمه

پارہ — ۲۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْمَعَانِقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ

كَيْفَ اخْتَبَعْتَ

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ حَدَّثَنَا يَرْبُوعٌ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الدِّقْدِقُ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَمَّا الْحَسَنُ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِعًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ الْخَلْدِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللَّهُ أَقْبَلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيحَتِي فِي قَبْجِيمٍ وَإِلَى لَحْظِي فِي وَجْهِهِ نَبِيَّ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ الْمَوْتِ فَأَذْهَبَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَسَّأَ لَمْ يَمْنَحْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فَيُنَاعِلُنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا فَأَوْصَى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللَّهِ لَيْسَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَحُنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَأَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا۔

مناقضہ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب اس مرض کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کے اندر آپ کا دل ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اسطرح اس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے میں بفرمایا اللہ کا شکر ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے آگے بڑھ کر فرمایا کہ تم مجھے نہیں کہتے دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے۔ خدا کی قسم شک میں نے دیکھ لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اس بیماری میں وفات پائیں گے کیونکہ میں نے نبی عبدالمطلب نے چہرے موت کے وقت دیکھے ہیں پس میں چاہیے کہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کوئی کس پر ہے۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر وہ ہے سوا دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہمیں علم ہو جائے گا کہ ہمارے لئے وصیت فرمادی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرمادیا تو لوگ کبھی میں خلافت میں نہیں دیں گے۔ لہذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی نہیں پوچھوں گا۔

الْبَيْتَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ مَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ
وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِيَزِيدَ إِيَّاهُ بَلْغِي أَيْتَهُ
أَبُو الدَّرْدَاءُ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ لِحَدِّ ثَنِيَّةِ أَبُو ذَرٍّ يَا لَوْبِدَةٍ
قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ
نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو ثَيْبٍ هَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمُكُّ عِنْدِي
فَرَّقِي ثَلَاثًا -

بَابُكَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ عَجَلِهِ
 ۱۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
 قَالَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ
 عَجَلِهِ شَرُّ عَجَلٍ فِيهِ .

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْصَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانْشُرُوا ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا أَخْلَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ
يَجْلِسُ فِيهِ أَخْرَوْ لَكِنْ تَفَتَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ يَجْلِسُ
مَكَانَهُ -

بَابُكَ مِنْ قَامٍ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ
وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ
النَّاسُ

١٢٠١ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُسَاحَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
بِعَمَّتِ أَبِي يَزِيدَ كَرَعَنَ أَبِي مَرْجَلٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السَّائِدُ وَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا
جَلَسُوا يَتَخَذُونَ قَالَ فَاخْذُ كَأَنَّهُ يَهْمِي لِتَلْقِيَامِ فَلَمْ
يَقْرُؤُوا أَفَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ تَامٍ

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ جبرائیلؑ تھے، جنہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا کہ
امیرِ اجماعی اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا جو
قودہ جنت میں داخل ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا
اور بچہ دہی کرے اگر پایا کہ وہ خواہ زنا یا بچہ دہی کرے میں (اعمش) نے
نہید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے ملاوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔
انہوں نے کہا کہ میں جو اسی وقتا ہوں کہ مجھے یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ
اکھوتی کسی کو اس کی نشست سے منہ اٹھائے

ناقص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کو آئین کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔

۱۱۔ مجلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ دو تو جگہ نہ دیا کرو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے تو کھڑے ہو یا یا کرو (سورة الحجرات ۱۱)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، بلکہ کھل جایا کر دے اور دوسرا اٹھ کر دوسری جگہ پر بیٹھے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ پر بیٹھے۔

بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا

یا اس لئے کھڑے ہو تاکہ لوگ بھی اُٹھ کھڑے ہوں گے

ابو جہل نے کہا یہ ان سے ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھا کر پیٹھے باتیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں تاثر دیا کہ گویا اُٹھنے والے میں لیکن وہ پھر بھی نہ اُٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن کچھ لوگ آپ کے

مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ اتَّخَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَيَحْتُ مَا خَبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ قَدْ هَبَّتْ أَدْخُلُ فَا مَنَحِي الْجَوَابَ بِلَيْتِي وَبَيْنَهُ وَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

بَابُ الْاِخْتِبَارِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقِرْفَاءُ ۲۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَّافِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ الْكُفَّةِ تَحْتِيًّا بِيَدِهِ هَكَذَا

بَابُ مَنِ اتَّكَابَ يَدَايَ أَحْصَاهُ قَالَ حَبَّابُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِرُذَّةٍ قُلْتُ لَا تَدْعُوا اللَّهَ فَقَعَدَ

۲۰۳ حَدَّثَنَا عَفِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُصْطَلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَرِ قُلُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا شَرَّكَ يَا اللَّهُ وَعُقُوقِي الْوَالِدَيْنِ

۲۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَشْكَةَ وَكَانَ مُتَوَكِّفًا فَخَسِيَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الرَّؤُوفِ مَا زَالَ يَكْرِهُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْلَتَهُ سَكَتَ بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

ساتھ کھڑے ہو گئے اور میں آدمی باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے اور میں بھی اندر داخل ہوئے لگا تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لگا دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو کر دیکھو کہ تمہیں اجازت مل جائے۔ سورہ الاحزاب گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے

جو اپنے ہاتھوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے حضرت خباب کا بیان ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ اس پر آپ اٹھ بیٹھے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہت بڑے کبر و گناہ بتاؤں لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ایکوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا

مستند و بزرگ اس کے مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر پوچھنے لگے کہ کیا کھڑے ہونے سے بچتے رہنا آپ پر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصد تیز چلے

۱۲۰۵. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَبِيتَ.

بَابُ السَّرِيرِ

۱۲۰۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُتِي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مَضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأُكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقِيلَهُ فَأَسْأَلُ السَّلَاةَ.

بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وَسَادَةٌ

۱۲۰۷. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِخِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدًا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَقَدْ خَلَّ عَلَى قَائِدَتٍ لَهُ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ وَصَارَتِ الْوَسَادَةُ تُكَيِّدُنِي وَبَيْتُهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يُكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ثَلَاثَةُ آيَاتٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ حَمْدُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا خَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِكُصُومِ قَوْقٍ صَوْمٍ دَاوُدَ مَقْطُورِ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاقِطُ رِيَوْمٍ.

۱۲۰۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ مُيَيْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ قَدِيمَ الشَّامِ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُيَيْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور پھر جلدی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

تحت پر نماز

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبیلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرتا ہوں پسند کرتی اور سرگ کر آہستہ آہستہ ایک جانب ہو جاتی تھی۔

جس کو تکبیر پیش کیا جائے

ابو الیاس کا بیان ہے کہ میں تمہارے (ابو قلابہ کے) والد ماجد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا تکبیر پیش کیا جسے اللہ کھجور کی چال بھری ہوئی تھی۔ حضور زمین پر جلوہ افروز ہو گئے اور تکبیر آپ کے اور میرے درمیان رہا جتنا مجھ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرمایا کہ ہاں رکھ لیا کرو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ داؤد کی روزوں سے اور نعلی روزے نہیں ہیں کہ ایک دن روزہ رکھنا اور دوسرے روزہ نہ رکھنا۔

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے۔ چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی مجلس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو دردام کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

فَاتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي
جَلِيسًا فَقَعَدَا إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ جَمْتُ أَنْتَ فَقَالَ
مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي
كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَسْعَى حَدِيثَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ
كَانَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عُمَارًا
أَوْ لَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ الْبَيْتِ وَالْوَسَادَةُ يَعْنِي
ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ
إِذَا يَعْنِي قَالَ وَالَّذِي كَرَأْتُ فَقَالَ مَا زَالَ
هُوَ لَا يَحْتَجِي كَادُ الْبَيْتِ كُوفِي وَقَدْ سَمِعْتُمَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَنَا ثَقِيفٌ
يَتَعَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِيَّاهُ وَابْنِ مَسْعُودٍ
أَبِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَقْرُبُ إِذَا دُمِيَ يَمُوجُ جَاءَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّتَ فَطَرَفُهُ عِدَاهَا
الْتِمَامُ فَكَلَّمَ بَعْدَ عِلْيَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ
عَمْرٍو فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَاضَ بَيْنِي
فَعَمْرٍو فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلَنَّ أَنْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَلِحٌ فَدَسَّ قَطْرَةً
يَدَاؤُ عَنْ يَتْلُو فَاصْبَابُهُ تَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْحُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ

تم کہاں کے رہنے والے ہو عرض کی کہ کہنے کا۔ دریافت
کیا کہ کیا تم میں شخص موجود نہیں ہے جس کے سوا
ایک بھید کا جاننے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت عبداللہ
کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول کی نربانی شیطان سے بچایا ہوا ہے
یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں صواک اور سربانے والا نہیں
ہے، یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبداللہ بن مسعود
آیت وَالَّذِي إِذَا يَعْنِي کو کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا
کہ وَالَّذِي كَرَأْتُ الْآنَتْ قُربایا کہ یہ لوگ مجھے برابر شک میں
ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا اور کھانا نماز
جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

مسجد میں قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو ابو تراب سے بڑھ کر اپنا کوئی
نام نہیں تھا جب انہیں اس نام سے بلا جاتا تو بہت خوش
ہوتے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ
کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چھانڈ بھائی کہاں ہے؟
انہوں نے عرض کی کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی
ہے لہذا وہ مجھ سے ناخوش ہو کر باہر چلے گئے ہیں اور میرے پاس نہیں
تھکے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص سے
فرمایا کہ دیکھو تو یہی وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آکر عرض گزار ہوا کہ
یارسول اللہ! وہ مسجد میں بیٹھ ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اس وقت بھی وہ بیٹھے
ہوئے تھے جبکہ اٹھ چلا کر کھڑے ہوئے تھے اس لیے وہ کسی سے
کوئی بھی چیز نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے جسم سے شئی بھاڑتے

قَدْ أَبَاتُ آبَائَهُمْ أَبَاتُ آبَائِهِمْ
بَابُ ۱۲۱۱ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ
۱۲۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلْيَتَامَى صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ الْقِطْعِ قَالَ
خَازِنَانَا أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ
عَرْقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَبَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ
فِي سُلَّةٍ فَقَالَ فَلَمَّا أَحْصَى النَّسَبُ بَنُ مَالِكٍ الْوَفَاءُ
أَوْصَى أَنْ يَجْعَلَ فِي حَنْوِطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّلَّةِ
قَالَ فَجَعَلَ فِي حَنْوِطِهِ

اور فرما جاتے۔ ابوترب کھڑے ہو جاؤ۔ ابوترب کھڑے ہو جاؤ
جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا۔
تمام نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
۱۲۱۱ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حضرت اُمّ سلیم حیرے
کا لٹہ بچھایا کرتیں اور آپ اُسی لٹہ پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے ان کا
بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو جاتے تو میں آپ کا
مقدس پسینہ اور مٹے مبارک جمع کر لیتا اور انہیں ایک خلیش میں
میں ملا کر خوشبو میں ملا دیتا کرتا۔ تمام کا بیان ہے کہ جب حضرت
انس بن مالک کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت
فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے ان کا بیان ہے کہ یہی
خوشبو ان کے کفن کو لگائی گئی

فت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک شیشی میں جمع کیا اور اسے خوشبو میں ملا کر آپ کا
مقدس پسینہ دنیا بھر کے ہر خوشبو سے فریادہ خوشبو دار تھا۔ اس لیے قرآنیک داشتن صادق نے کہا ہے:۔

واللہ جل جلالہ میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطردہ میرے دل میں بھول

انہوں نے حضور کا مبارک پسینہ اور مٹے مقدس جمع کیے، انہیں خوشبو میں رکھا اور وصیت فرمائی کہ میرے کفن کریبی خوشبو لگا نا
ان کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ان کے کفن کو وہی خوشبو لگائی گئی کیونکہ وہ حضرات خوب بانستے تھے کہ ان چیزوں کی قدر و قیمت اہل برکت
کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کیا تھا کہ پروردگار عالم نے قرآن کریم میں ایسا کرنے کا کہیں واضح حکم دیا
ہے، جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا حکم حدیث کی کسی کتاب میں دکھایا جاسکتا ہے؟ ہرگز
نہیں دکھایا جاسکتا۔ چر صاحب کرام ایسا کیوں کرتے تھے؟ اس کے جواب پر وہ حضرات خاص طور پر غور فرمائیں جن کی دکانوں سے شرک و حدیث
کے سوا اور کوئی سودا نہ تھا ہی نہیں۔ جو تعلیم رسالت کے کاموں پر ناگ بھول جاتے، بیچ و باب کھاتے اور حوالہ دہا فتوروں کا زور دھکتے
ہیں۔ بات بات پر پوچھتے ہیں کہ کھاؤ قرآن و حدیث میں ایسا کرنے کا کہاں حکم آیا ہے۔ اگر یہ مہربان زمانہ رسالت میں ہوتے تو یہی سوال صحابہ
کرام سے بھی کیا کرتے اور منافقین و بدعتیہ ان کی پوری طرح تائید کیا کرتے اور اپنے ان محسنوں کو سر آنکھوں پر چھک دیتے۔ پروردگار عالم اس
سلسلے میں جملہ تدبیریں اسلام کو صاف کر کے ناوید نظر سے دیکھتے اور سچے کی توفیق مرحمت فرماتے، آمین۔

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَلْحَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْبَبَ إِلَى قَبَائِدِ خُلُ
عَلَى أُمَّ حَرَامٍ بَدَتْ مِلْحَانُ قُطْعَمَةٍ وَكَانَتْ تَحْتِ

۱۲۱۲ کہ اللہ بن ابولطعمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب ہجرت کر کے قبا میں پہنچے تو حضرت اُمّ حرام بنت بلان کے پاس
ٹھہرے تو آپ کو کھانا کھلایا کرتیں یہ حضرت عباد بن صامت کی زوجہ
محبہ میں چنانچہ ایک روز جب آپ کھڑے داخل ہوئے تو انہوں نے

عَبَادَةُ ابْنِ الصَّامِتِ فَتَنَحَّلَ يَوْمَافَا طَحَمَتْهُ قَتَمٌ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ
 يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
 فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عَزَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 يَتْلُونَكَ نَبِيَّ هَذَا الْبَحْرِ مُلْكًا عَلَيَّ الْأَمِيرُ وَأَوْفَكَالَ
 وَمِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ شَذَّ اسْتَعْنُ قُلْتُ أَدْعُ
 اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَاعَاكَرَ وَهَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ
 ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عَزَاءً فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ يَرَكُونَ نَبِيَّ هَذَا الْبَحْرِ مُلْكًا عَلَيَّ
 الْأَمِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ فَقُلْتُ أَدْعُ
 اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ ذَاكَ مَانَ مَعَاوِيَةَ فَضَمَّ عَثَ عَنْ

ذَاتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَمَلَكَتْ
 بَابُ ۲۶ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَكُنْ
 ۱۲۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْحَتَيْنِ
 أُشْهِقَالِ الصُّدَا وَفِي الْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ
 عَلَى خَيْرِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَامَةُ وَالْمَنَادَةُ
 تَابِعًا مَعَهُ وَنَحْنُ بَنُؤُا ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 بُدَّيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ ۲۷ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ
 يَخْرِجْ لَيْسَ صَاحِبَهُ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرِيهِمْ
 ۱۲۱۴ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا
 فَرَّاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أُمُّ
 الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّا لَنَأْرَاجُ رَأْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عِنْدَ كَافَّةِ قَوْمِنَا وَمِثْلَ ذَلِكَ فَاقْبَلْ

آپ کو کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر
 آپ نے مجھے کہہ دیا بیٹا یہ ہے کہ میں نے تم کو کھانا کھلایا ہے
 گوارہ ہوئی۔ یہ رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے
 کچھ اُسنی دکھائے گئے جو اس سمندر کی سطح پر سوار ہو کر اس طرح وہ
 غلہ میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھا کہ تخت پر
 بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق طودی کا کتب ہے میں نے عرض کی
 اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ چنانچہ آپ
 نے دعا کی پھر اپنا سر رکھا اور منہ گئے پھر منہ پورے بیٹا رہنے میں
 عرض گزار ہوئی۔ یہ رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے
 پیر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو وہ غلہ میں اس سمندر
 کی سطح پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھا کہ تخت پر بادشاہوں
 کی طرح میں عرض گزار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان
 میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس یہ حضرت

معاویہ کے زمانہ میں سمندر کی جہاز پر سوار ہو کر آپ سمندر سے
 جس میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھا

عطاء بن یزید لینی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا
 ہے۔ لباس میں تو اشمال تمام اور احتیاء میں کہ ایک ہی کپڑے
 میں اس طرح لپیٹ کر بیٹھا کہ سر گاہ پر کچھ بھی نہ ہو۔ تجارت
 میں ملاسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔
 اسی طرح معمر، محمد بن ابی حفصہ، عبد اللہ بن یزید نے

نہری سے روایت کی ہے۔
 جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے

اور جو اپنے دوست کا بھید ظاہر نہ کرے بلکہ اسکی وفات کے بعد
 سرور کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطلاع مطر
 آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی میں سے غیر حاضر نہ تھی تو
 حضرت فاطمہ امیں اور علی قسم ان کا جانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْنِي لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا تَخْفِي
مَشِيئَتُهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا حَبَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي وَنَدَّ
أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَأَلَهَا فَبَكَتْ بَكَاءً
شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حَزَنَهَا سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ إِذَا
هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ بَنَاتِ
حَقِّكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرِّ
بَيْنَنَا كَمَا أَنْتَ تَبْكِينَ فَقُلْنَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ الْجَمَاعَةَ سَأَلَهُ قَالَتْ مَا أَنْتَ
كَافَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَّةً
فَلَمَّا خَوَّفِي قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ
مِنْ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ مَا الْآنَ فَتَعَسَّرَ
فَلَاخَبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَّا حِينَ سَأَلْتَنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ

فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَايِرُنِي بِالْفُرْاقِ
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنَّهُ قَدْ عَادَ صُنِّي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ
وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَالْتَقَى اللَّهُ وَأَصْبَحَ
فَإِنِّي نَحَمُ السَّلَفَ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بَعْكَ فِي
الَّذِي سَأَيْتُ فَلَمَّا سَأَلْتَنِي سَأَلْتَنِي الثَّانِيَةَ
قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً بِنَاءً
الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً بِنَاءً هَذِهِ الْأُمَّةِ

باب ۲۸۸ الاستسقاء

۱۲۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادُ بْنُ تَيْمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِيَّاهُ رَجُلًا يَدْعُو
عَلَى الْإِخْوَانِ

باب ۲۸۹ لَا تَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ وَ
قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ
فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَسْمَاءِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةٍ

علیہ وسلم کے چلنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے جب آپ نے نہیں
دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا۔ میری بیٹی مرعبا! پھر انہیں اپنے دائیں یا
بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ
رویں جب انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو ان کے ساتھ دوبارہ
سرگوشی فرمائی۔ اس دفعہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور کی اندراجِ طہرات
میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
بھید کے لئے ہم میں سے تمہارا انتخاب کیا، پھر بھی تم روتی ہو۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ
حضور نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہِ فاش نہیں کوئی جب حضور
کا درصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی
ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتا دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب
بتا دوں گی چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ جب

آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کو تم کا
ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا
تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آگیا، لہذا اللہ سے ڈرنا
اور میرے کام لینا اور میں تمہارے لئے اچھا لگے جانے والا ہوں۔
چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا پھر
میرے سر پر کرم کو ملا حشر کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور
فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں

بحث ثلثا

عبادہ بن تیمیم کا بیان ہے کہ میرے علم محترم حضرت عہد
النبی بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چٹ پٹے بٹھے ہوئے
دیکھا اور آپ نے ایک پیر و دوسرے پیر کے اوپر رکھا
ہوا تھا۔

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

ارشادِ باری ہے۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں صلاح مشورہ
کر تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو

الرَّسُولِ وَتَسْأَلُوا بِالنَّبِيِّ وَالْقُرْآنِ إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى
 اللَّهُ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الرَّسُولُ فَقُلُوا آمَنَ بِمَا نَزَّلَ
 صَدَقَ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَحْذَرُوا
 اللَّهَ عَفْوٌ ذَرِّئْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا تَحْكُمُونَ
 ۱۲۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
 مَالِكٌ عَنْ سَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَسَاءَلُونَ ثَلَاثَ
 دُونَ الثَّلَاثِ

باب في حفظ السر

۱۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمٍ أَنَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا ابْنَهُ وَقَدْ سَأَلْتَنِي
 أَمْ سَلِمْتُ فَمَا أَخْبَرْتَنِي بِهِ
 ۱۲۱۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
 مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ
 ثَلَاثَةً فَلَا يَكُنَّ جُنْدِي رَجُلَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى
 تَحْتَطِطُوا بِالنَّاسِ إِنْ لَمْ يَخْرِفْ

۱۲۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُمْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُتِيتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ
 الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
 قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَا تَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلکہ یہی اور ہر چیز گاری کا مشورہ کرو۔۔۔ (سورہ المائدہ آیت ۱۰۹)
 نیز فرمایا ہے۔۔۔ اسے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ
 عرض کرنا چاہو تو اپنی گزارش سے پہلے کچھ مددہ دے لو۔ یہ تمہارے
 لئے بہتر اور بہت مستحکم ہے بھرا اگر تمہیں ضرورت ہو تو اللہ بخشنے والا
 مہربان ہے۔۔۔ (سورہ المجادلہ آیت ۱۲، ۱۳)

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم عین آدمی ہو تو
 ہمسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یہ حدیث
 امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ پیش کی ہے)

راوی کی حفاظت کرنا

مستور بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے مجھے ایک لڑکی بات بتائی تو میں نے آپ کی وفات
 کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ میری والدہ ماجدہ
 حضرت ام سلمہ نے پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی
 جب میں سے زیادہ بولے تو آہستہ بات کرنے اور
 سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جب تم عین آدمی ہو تو ہمسرے کو چھوڑ کر
 دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے آدمیوں سے نہ
 مل جائیں، ورنہ یہ بات اسے رسیج پہنچانے کی۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ
 مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم
 جس میں اللہ کی رضا مندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا میں نے کہا کہ انصار
 کا قسم میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جاتا ہوں انہیں ان کی بارگاہ

خَاتَمُهُ وَهُوَ فِي مَلَأَةٍ فَسَادَتْ فَفَضِبَ حَتَّى انْتَهَى
وَجِئَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى أَوْ ذِي بَالِغٍ
مِنْ هَذَا أَصْبَرَ

بَابُ ۳۲ طَوْلُ النَّجْوَى. وَإِذَا هُمْ بِنَجْوَى
مَضَا أَرْبَعِينَ نَاجِدَتْ قَوْصَهُ لَهَا بِلَا
الْمَعْنَى يَنْتَاجُونَ

۱۲۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَمَاسِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَارَزَ الْيَتَابِيُّنَ حَتَّى
نَامَ امْتَحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
بَابُ ۳۳ لَا تَنْزَكَ النَّارُ فِي اللَّهِ يَسْتَبَعِدُهَا
اللَّهُ

۱۲۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
الْزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْزَكُوا النَّارَ فِي بَيْوتِكُمْ جِبِينَ تَمُوتُ
۱۲۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ فِي الْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ
اللَّيْلِ فَخَبَّرَتْ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ هَذَا وَالنَّارُ أَتَاهَا جَى عَذَابٌ لَكُمْ فَرَادَ ائِمَّتُكُمْ
ذَا طَفِقُوا عَزَاكَ

۱۲۲۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَلَةُ عَنْ كَيْسِ بْنِ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرُّوا
الْأَمْنَةَ وَاجْتَبُوا الْأَبْوَابَ وَأَطِيعُوا الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ
الْفَوْزَ بَيْنَهُمْ رَجْمًا جَرَّتِ الْفِتْيَلَةُ فَأَنَّ رَقَّتْ أَهْلُ
الْبَيْتِ

بَابُ ۳۴ إِعْلَاقُ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے
یہاں تک کہ خیمہ مبارک سرخ ہو گیا پھر فرمایا نہ اللہ تعالیٰ حضرت
موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی
درتک سرگوشی کرنا

نہ جوی بہ تاجیت کا مصدر ہے یہ ان کی عادت بیان کی کہ وہ
سرگوشی کرتے ہیں

عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ نماز (عشاء) کی اقامت ہوئی اور ایک آدمی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ بلا برسرگوشی کرتا
رہا یہاں تک آپ کے اصحاب میں سے کئی ہو گئے پھر آپ نے کفر
کو کفر نماز پڑھائی

سوئے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

مسلم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم سونے لگو تو آگ کو اپنے گھر میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔
ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک گھر کو عینہ منورہ میں رات کے وقت گھر
والوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خودت میں ان کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا:-
یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے
بچھا دیا کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- برتنوں کو
ٹوہک دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور حواٹوں کو پڑھا دیا
کر دو کیونکہ بعض اوقات چوہا جی بچھڑ کر لے جاتا ہے اور گھر
والوں کو حلا کر رکھ دیتا ہے۔

رات کو دروازے بند کر لینا

۱۲۲۴. حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَادَةَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِقُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا قَدَّمْتُمْ
وَقَفَّيُوا الْأَبْوَابَ وَأَذْكُرُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَيْرُوا الطَّعَامَ
وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَخَبِئَةٌ قَالَ وَكَوَيْدُ
بَابِ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَ
تَتَبِ الْأَبْط

۱۲۲۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزُوعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْفُطْرُ كُحْمٌ الْخِتَانُ وَالْإِسْجَادُ
نَعْمُ الْبَطْنُ وَفُشُّ الْمَنَارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ

۱۲۲۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ
حَمَزٍ قَالَهُمَا أَبُو الزُّنَادُ عَنِ الْأَعْزَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ
إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ كَمَانِ بْنِ سَنَةَ وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ
مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَقْسِيَّةٌ حَدَّثَنَا الْمُبَيْرِغَةُ عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُومِ

۱۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
عَبَادُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ
قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتَتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يَكُونُ لَهُ وَقَالَ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَانْخَضَ مِنْ

بَابُ ۳۲ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا اشْغَلَهُ عَنِ
طَاعَةِ اللَّهِ وَسَمَنَ قَالَ لِصَاحِبِهِ لَقَالَ أَلَمْ تَرَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت
جب تم سوئے لگو تو چراغوں کو بڑھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا
کرو، مشک کا منہ بندھ دیا کرو اور پیٹنے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو
ہمام کا بیان ہے کہ میری خیال میں آپ نے بھی فرمایا کہ خواہ مگر ٹی کیساتھ
بڑا ہو پر خفتہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: فطری کام یا رنج میں یعنی خفتہ کروانا، حشر
زیر ناف صاف کرنا بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں ہست کرنا
اور ناخن کٹوانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حضرت امرا، یس علیہ السلام
نے اٹنی سال کے بعد قدوم آئے سے اپنا
خفتہ کر دیا۔ یس، مغیرہ، ابو الزناد نے کہا کہ یہ
القدوم وال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر
کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں میں میرا
خفتہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اُن دنوں آدمی کا خفتہ اُس وقت
تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک سن پورے نہ پہنچ جائے۔
ابن ادیس، ان کے والد ابو اسحاق، سعید بن جبیر حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے خفتے ہو چکے تھے
ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے
اور جو اپنے ماضی سے کہے نہ آو جو اُکھیلیں۔ ارشاد

ربانی ہے :- اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں (سورۃ لقمان آیت ۴)

محمد بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات و معزنی کی قسم تو اُسے حاکم کہہ لاؤ اللہ پُرحد لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ اُو جو اُکھیلیں تو اُسے حاکم کہہ لے

عمار ثویں کے بارے میں

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے نبیوں کے جرات والے عمارتوں پر غر نہیں گھے۔

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں اپنا گھر بنا یا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچاتا ہے اُس کی تعمیر کے اندر اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نہ کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پورا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اُن کے ایک اہل خانہ کے سامنے بیان کی تو اُس نے کہا کہ خدا کی قسم اہل بیت مکان بنا یا سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا یہ ہو سکتا ہے کہ عمارت بنا کر سے پہلے یہ کہا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ایمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

اذا درانی ہے یہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اُو بچے کھنچے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْفَعُ لَكُمُ الْخُبْرُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ عَنْ سَيِّئِهِ، اللَّهُ رَحِمًا شَدِيدُ الْحِسَابِ ۱۲۲۸
عَنْ عَفِيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن حَلَفَ مَسْكَةً فَقَالَ فِي حَلْفِهِ يَا لَللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَن قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامْتُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

باب ۳۷ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِجَاءُ النَّبِيِّ فِي الْبُتَيْنِ

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا اسْتَحَقُّ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَتْ بَيْتًا يَكُونُ مِنَ الْمَطَرِ وَيُطْلَبُ مِنَ الشَّمْسِ مَا أَغَانِي عَلَيْهِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُمَرَ وَاللَّهُ مَا قَضَيْتُ لَيْسَ عَلَى لَيْسَ وَغَرَسْتُ شَجَرَةً مِّنْ دُقَيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرِهْتُ لِبَعْضِ أَهْلِيهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَحَلَّهُ قَالَ قِيلَ أَنَّ يُدْنِي

کتاب الدعوات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَاب ۳۸ قَوْلُهُ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ

دَعْوَةُ مُسْتَحَابَّةٍ

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَإِذَا رِيدَ أَنْ أُخْتَبَى دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَنِيَّ فِيهِ إِلَّا خِيْفَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَأَسْتَجِيبُ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَنِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ أَفْضَلِ الْإِسْتِغْفَارِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى اسْتَغْفِرُوا ذُنُوبَكُمْ إِنَّا كَانُ غَفَّارًا يُدْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِالْأَمْوَالِ وَالْبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جُنُودًا وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا. وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهَ وَلَمْ يَكُفِّرُوا عَنْهَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَإِذَا رِيدَ أَنْ أُخْتَبَى دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَنِيَّ فِيهِ إِلَّا خِيْفَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَأَسْتَجِيبُ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَنِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

کلمہ سورۃ المؤمن، آیت ۴۰۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو انھار کھوں جو آخرت میں میری اُمت کی شفاعت ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے سوال کرنے کے لئے ایک سوال ہو تا تھا یا فرمایا کہ ہر نبی کے مانگنے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت قرار دے لیا ہے۔

افضل استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا ساف فرماتے والا ہے۔ تم پر موسیٰ و ہارون علیہ السلام بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا۔ اور تمہارے لئے میرے پیارے بندے کے گارہ سورہ نوح آیت ۵۱-۵۲ نیز فرمایا: اور جہنم کوئی بے حیال اور اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے کہتے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور گناہ کون بخشے اللہ کے سوا اور اپنے کعبہ پر حضرت محمد اور بنی اہل بیت اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تجھ پر نادم ہوں اور جو تجھ سے سدا وعدہ کیا اس پر اپنی بساطِ ظہر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی بُرائی سے میری پناہ چاہتا ہوں جن نعمتوں سے تُو نے مجھے نازل کیا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کہ جو تجھ سے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

بِمَا كُنْتُمْ قَبْلَ أَنْ يَخْلُصَ مِنْ أَهْلِ النَّجْمَةِ -

وقت : یہ سید الاستغفار ہے جس کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۳۴۹ میں بھی ہے۔ ہمارا استغفار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کو گناہوں کی مغفرت کرنے کے لیے نہ سمجھ لیا جائے بلکہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۳۳۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے اُس کی اگلی حالت میں ترقی پانے کی درخواست تھی جس کو گناہوں کی مغفرت سمجھنا شانِ رسالت سے بے خبری ہے کیونکہ حضور توحید کی ماری مخلوق میں ہر پاک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہ کی کیا مجال کہ ان کی بارگاہِ مال کے قریب سے بھی گزرسے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی مغفرتیں بارگاہِ کا ادب مان پائے، آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۱۳۳۷، ۱۳۴۱، اور ۱۳۵۱ میں سوتے اور جاگتے وقت کی دعاؤں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۳۲۶ میں لے **اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ** پڑھنے کی تفصیلات وارد ہوئی ہے۔ حدیث ۱۳۳۷ میں **سُبْحَانَ اللَّهِ** - پڑھنے کا اجر بتایا گیا ہے اور حدیث ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، اور ۱۳۳۸ میں **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** سبحان اللہ اعظم پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے کلمات کو بھی ضرور معمول بنانا چاہیے کہ محنت بہت کم تھی اور اجرت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۲۳۴۵ میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

بہر حال سید الاستغفار کو اپنے سموات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھنا چاہیے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے والے کو معینی قرار دیا گیا ہے۔ استغفار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استغفار کرتے رہیں گناہ بھی کرتے رہیں تو یہ استغفار کرنا کہاں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوں گے اور جنت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ پہلے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور پھر ان کی معافی کی درخواست پیش کی جائے یعنی استغفار کیا جائے تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں۔ استغفار کے اندر ہماری اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حضرت امرو علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا:-

وَيَقُومُ اسْتَغْفِرُكُمْ وَأَمَّا تَبْكُمُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ	اللہ سے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو
يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَزَيْدٌ كُفَّ	پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ تم پر زلزلہ کی بارشیں بھیجے گا
قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ	اور تم میں معنی قوت ہے اُس میں اور اضافہ کرے گا
(۵۲: ۱۱)	اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

حضرت نوح علیہ السلام ان سے بھی پہلے اپنی قوم کو یوں تلقین فرما چکے تھے:-

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝	تو میں نے کہا:- اپنے رب سے معافی مانگو۔
يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَزَيْدٌ كُفَّ	وہ بڑا احسان فرمائے والا ہے۔ تم پر زلزلہ دار
بِأَمْوَالٍ دَانِيَةٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّةً وَ	بارشیں بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد
يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجِعُونَ	کرے گا اور تمہارے لیے بے باخ نادرے گا اور تمہارے
لِلَّهِ وَكَأَمْرًا ۝ (۱۱: ۱۰ تا ۱۳)	لیے نہریں بنائے گا۔ نہیں کیا ہوا کہ اللہ سے عزت
	حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے۔

قرآن کریم کی رو سے استغفار کرنے والوں کو مذکورہ نعمتیں ملتی ہیں اور سب سے بڑی نعمت توبہ کا یہی ہے جو آخرت

ہاں دکھا دے یا الہی! پھر وہ صبح دشنام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اسے گردشیں ایام تو

میں نصیب ہو گیا۔ لیکن استغفار اس کا نام نہیں ہے کہ استغفار کی تسبیح رشتے رہیں اور اسے گناہ کرتے ہیں۔ یہ استغفار نہیں بلکہ اپنے آپ کو چھوڑ دینا ہے۔ اپنی جان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ جان براورہ پہلے گناہوں کو چھوڑا جائے اور پھر گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے۔ اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو صاحب حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔

توبہ کا ذکر تو کھلا ہوا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ براہیوں پر کمر بستہ ہوا پڑا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن براہیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے ان سب کو شریعت سے مسلمان کہلانے والوں نے اپنا رکھا ہے۔ کس درجے کے راہ گم ہو چکے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہل نظر اس صورت حال پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی اللہ ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں غرت خدا اور خطرہ روزِ جزا پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں نے آخرت کو پس پشت ڈال رکھا ہے لیکن اپنی دنیا کو تو سنوار لیا۔ دنیا کو تو اپنے لیے جنت بنا لیا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر رکھا ہے۔ کبھی یہ قوم پرری دنیا کے سامنے انسانیت کا ثبوت پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامانِ تضییع ہو کر رہ گئے ہیں۔

بَابُ اسْتَغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

مخصوص کا دن اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَالْتَّوْبَةُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ وَأَنْتُمْ كَرِهْتُمْ سَبْعًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خدا کی قسم، میں روزانہ متر متر توبہ سے زیادہ بارگاہِ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

توبہ کرنا

بَابُ التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصُوحُّ الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ ۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَرِّبَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنِ سُرَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْعُرَيْنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعٌ تَحْتَ جَبَلٍ فَإِذَا أَنْ يَقَعُ عَلَيْهِ وَرَأَى الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ بَابٌ مَرَّ عَلَى الْغَبِ فَقَالَ يَهْ هَكَذَا قَالَ تَوْبَتُهُ فَايَسِدْهُ فَوَزِنَ انْفِصَالُ اللَّهِ أَنْ تَرْجُو تَوْبَتَهُ عَذَابُ مَن

قادر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہیے یعنی غلوں میں دل نہ دے۔ حدیث بن توبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا انکا اپنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ دُور سے کہہ رہا ہو کہ یہ اور پہاڑ اگر ہے جبکہ فاسق و فاجر آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے کھنی گزرتی ہوئی ہو لہذا اللہ فرمایا کہ اس طرح ابو ہریرہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گزرتا ہوا ہر حدیث

رَجُلٌ نَزَلَ مِنْ لَدُنْ قُرْبِهِ مَهْلِكَةً وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَهَا سَدَةً فَنَامَ نَوْمًا فَلَمَّ يَسْتَبْطِ وَيَقْدُ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَنْجِعْنِي إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَهَا فَنَامَ نَوْمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابِعَهُ أَبُو عَوَّازٍ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ شُعْبَةَ وَابْنَهُ مُسْلِمًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ فَقَالَ أَبُو مَعَاذٍ وَبِهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ۱۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ خَدَّاجٍ هَذَا حَدَّثَنَا قَاتَادَةُ حَدَّثَنَا الْأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هَدَّابَةُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَاتَادَةُ عَنْ الْأَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدٍ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَيْعِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ ۱۲۳۶

باب الضَّجْعِ عَلَى الشَّقِ الْأَيْمَنِ ۱۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَدُوٍّ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ اللَّيْلِ أَحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا أَطْلَمَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيئَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤَذِّنَهُ ۱۲۳۷

باب إِذَا جَاءَتْ طَاهَرًا ۱۲۳۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

یہاں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی بڑھاپہ میں ہو اور اس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھائے پینے کی چیزیں ہوں چنانچہ وہ اپنا منہ لٹک کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گریں اور پیاس کی شدت آگے بڑھ جاتی ہے یا جو اللہ نے پالیا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے جب (بیدار ہو کر) سر اٹھاتا تو اس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابو عوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اسامہ، اعمش، عمارہ نے عمارت بن شوید سے روایت کی۔ شعبہ، ابوسلم، اعمش، ابراہیم نخعی نے عمارت بن شوید سے روایت کی۔ ابومعاذ، اعمش، عمارہ اسود نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اُسے مل جائے۔

دائیں کروٹ لیٹنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب فجر طلوع ہو جان تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو بلا لے لے آتا۔

طہارت کی حالت میں رات گزارنا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سو جاؤ

بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَصَبَّحْكَ لِلصَّلَاةِ نَحْرًا صَاطِعًا عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اللَّهُمَّ اسْمُتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوِّصْ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَائِزَ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً رَأَيْتُكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيءَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِذِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَتَّ مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا نَقُولُ، فَقُلْتُ: اسْتَدْبَرْتُكُمْ وَبِذِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِذِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

۱۲۳۸ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِثْمِ بْنِ جَدَّاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ: كَانَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا. وَإِذَا قَامَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَبِالْبُيُوتِ الشُّرُوبِ.

۱۲۳۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْبِعِ وَهَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ الْأَعْلَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي الْفَتْحِ هَمْدَانَ عَنْ بَنِي عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا فَحَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَسَدَمْتَ مَضْجِعَكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ اسْمُتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوِّصْ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجِّهْ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً رَأَيْتُكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيءَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِذِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَتَّ مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

میں جانے لگو تو خود کو روک دے جسے نہانہ کے لئے کیا جاتا ہے، پھر اپنی زبان سے کمرہ پر لیٹ جا اور کہہ: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے پیرو کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے تیرے سوا کوئی جاے پناہ اور ٹھکانا نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تو مر بھی جائے تو فطرت پر سے گا۔ ان کلمات کو اپنی ہر گفتگو سے بعد میں رکھا کہ میں نے کہا کہ کیا وہ رسول اللہ (اللہ) اس کے لئے کہہ کر وہ فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ ذی اللہ (اللہ) اس کے لئے کہہ کر دے۔

سوئے وقت کیا پڑھے

رہبی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت خدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو کہتے: "تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں" جب اب بیدار ہوتے تو کہتے: "اللہ اکبر ہے جس نے میں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

ابو اسحاق نے حضرت ہریر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت ہریر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب تم اپنی خواب گاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تیری تحویل میں دیا اور میں تیری طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے اپنا پشت پناہ تجھے بنالیا تیری جانب رجعت ہونے کے باعث تیرے سوا جاے پناہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تم مر بھی گے تو فطرت پر رو گے۔

باب ۴۵۷ وَضَعُ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ

الْأَيْمَنِ

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمِنَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَصَوْتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَرَبِّهِ اللَّهُ وَرَبِّ

باب ۴۵۸ التَّوَمُّعُ عَلَى الشَّيْءِ الْإِيمَنِ

۱۲۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي رَافٍ عَنْ عَارِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى ذِي رَأْسِهِ نَامَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْإِيمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي الْيَمِينِ وَجَهَّتْ وَجْهِي إِلَيْكَ وَخَرَجَتْ أَمْرِي إِلَيْكَ وَآجَأَتْ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاؤَكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمِنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَهْزَنَ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَبْلَبَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ اسْتَغْبِغُوا هَؤُلَاءِ مِنَ الرَّهْبِ وَمَلَكُوا مَلَكًا مَبْلُغًا هَبُوتُ خَيْرٌ مِنْ يَجُوتَ تَقُولُ تَرَهَّبَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتَرَحَّمُ

باب ۴۵۹ الدُّعَاءُ إِذَا أُنْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

۱۲۳۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَيْبٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَا قَالَ بَشَّ عَنْ عَمِّهِ مَمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ فَعَرَّاهُ ثُمَّ قَامَ فَإِذَا الْغُرْبَةُ فَاطْلُقَ شَيْئًا قَرَأَ

یائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے۔

یعنی بن حراش نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت جب خواب آگاہ میں ہاتھ تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔ جب بیدار ہو تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹتا ہے۔"

یائیں گروٹ پر سونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو دائیں ہاتھ گروٹ پر سونے تھے، پھر کہتے: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے پر دی اور تیری جانب توجہ ہوئی اور اپنا معاملہ تیرے پر کر دیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنایا، تیری جانب رغبت اور تیرا روبرو ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اس رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا استدھروں تم مشق ہے اللہ تعالیٰ سے اور ملکوت ملک سے مثل مشہور ہے تھوڑے (گھرنا) بہتر ہے موت (مر رہا) سے اور کہتے ہیں: تھوڑے (گھرنا) بہتر ہے ترحم (رحم کرنا) سے۔

رات کو جاگ اٹھے تو یہ دعائیں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے، مگر نہ کہنے کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا اور درمیانہ

كَمْ تَوَضَّأَ وَضُوءَ ابْنِ كَثُورٍ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي وَفَدَّ ابْنُ بَلْعَةَ
فَقُلْتُ فَقُلْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَدْرِيَ أَنِّي صُنْتُ
الْقُبَّ وَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ عَنْ يَسَارٍ فَخَلَعْتُ
بِأَذْنِ خَاسِرٍ عَنْ يَدِيهِمْ فَكُنْتُ مَتَّ صِلَاةً فَلَاكَ
عَشْرًا وَكَعَّةً، ثُمَّ اضْطَجَعْتُ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ
إِذَا نَامَ لَفَفَهُ خَازِنَةٌ بِأَلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ
يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي
قَلْبِي نُورًا وَقِيَّةً بَصِيرَةً نُورًا أَوْ فِي سَمْعِي نُورًا وَقِيَّةً
تُحْيِي نُورًا وَقِيَّةً يَسَارِي نُورًا أَوْ قُوَّةً نُورًا وَتُخَفِّفِي
نُورًا أَوْ أَمَامِي نُورًا وَتُخَفِّفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ
كَرِيمٌ وَسَمِعْتُ فِي الثَّابُوتِ، فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ زُكُلِ
الْحَبْلَيْنِ فَحَدَّثَنِي بِهِمْ فَذَكَرَ عَصْبِي وَلَحْيِي وَدَعْنِي
وَشَعْرِي وَبَشِيرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

دھوکھا یعنی ٹھوٹا یا لہامہ یا فی استعمال نہ فرمایا۔ پس آپ نے نماز
پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر دیر کر کے اٹھا کیونکہ مجھے یہ اچھا
عسوس نہ ہوا کہ آپ یہ بھی نہیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ پس میں نے وضو
کیا اور نماز پڑھنے لگا۔ آپ کے ہاتھیں جانب کھڑا ہو گیا چنانچہ
آپ نے میرا کھن پکڑا اور مجھے بائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے
نے بوری تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر لیٹے اور سو گئے، یہاں تک کہ
نہاٹے لیٹے گئے اور آپ جب بھی سوئے تو نہاٹے لیٹے پھر حضرت
طلال نے نہاٹے کے لئے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور
وضو نہ فرمایا اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے: اے اللہ
میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میری
سماعت میں نور اور میرے دلائل میں نور اور میرے ہاتھ میں نور اور میرے
ادب میں نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور
مجھے نور بنا دے کریم کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا وہ

حد ۱۲۴۲۔ نو کمر فرمایا میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے
بلا تو اس نے ان کا ذکر کر کے جیسی دینی شعری دعا پڑھی کا ذکر کیا نیز دو چیزیں اور بیان کیں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے نور ہی نور کر
دے نیز میرے تمام اعضاء کو نورانی بنا دے اور آخر میں دعا کی کہ وَاجْعَلْ لِي نُورًا اور مجھے سراپا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ
کہ پروردگار عالم نے ضرور ایسا ہی کر دیا جو گارہنہ رحمت و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کسی کے نزدیک پہلے سے نور نہیں تھے تو
اس دعا کے بعد نور ہو کر نور ہو گئے۔ لَا تُخَفِّفِي نُورًا بتاویس گئے ہو گئے، لَا تُخَفِّفِي نُورًا کو اکی پانچ سے کہ منہ کے نور ہو گئے کہ آپ
ترانہ کہ کریں اور وہ بھی کہا کریں کہ یا رسول اللہ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
ترے سینہ نور، تیرا سب گھر انور کا

طلحہ اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوب طرس کے وقت
نہایت بڑھتے ہوئے تھے: "اے اللہ اسب نور عینیں تیرے لئے ہیں
تو اس نور میں نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور باقی نور
تو ہے، تو اس نور، اور نور میں قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان
میں ہے، نور عینیں تیرے لئے ہیں، تو سچا ہے برابر عہد سچا ہے، تیری
بات سچی ہے، برابر بلا لہجہ جنت یعنی ہے، ہمدرد یعنی ہے

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَيِّدُ
مِصْبَحٍ سَيِّدَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَيُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ

لَقَدْ أَوْكَحَقُّ وَالْجَحَنَةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالشَّلَعَةُ حَقٌّ وَالشَّيْطَانُ حَقٌّ وَتَحَمَّدَ حَقُّ اللَّهِ لَكَ أَسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَبِالْيَكِ أَنْدْتُ وَبِكَ خَافَصْتُ وَبِالْيَكِ حَاكَمْتُ فَاعْرِضْ لِي مَا قَدَّمْتُ مِمَّا أَخَذْتُ وَمَا أَسَرَرْتُ وَمَا أَغْلَنْتُ أَنْتَ الْمَدِينُ وَأَنْتَ الْمَوْجُودُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ

باب ۳۴ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۲۴۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْفَى فِي يَدَيَّهَا مِنَ الرَّجِيِّ فَأَمَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْأَلَهُ خَادِمًا مَا تَلْمَسُ يَحْدَاكَ فَقَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِعَالِيَتِهِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَكُنَّا نَحْدَا نَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبَتْ أَقْدُمُ فَقَالَ مَكَانُكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَقٌّ وَجَدْتُ بَرْدًا نَدِيمٍ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمْ إِلَى فِرَاشِكُمْ أَوْ أَخَذْتُمْ مَضَاجِعَكُمْ فَكَثِيرٌ أَتْلَا نَا وَثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحَبُّ أَتْلَا نَا وَثَلَاثِينَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ

باب ۳۵ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۲۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجِهِ عَنْ عَالِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ تَفَتَّ وَيَدِيهِ وَقَرَأَ بِالْمَعْرُوفَاتِ وَمَسَّحَ بِهِمَا جَدَّكَ

باب ۳۶

۱۲۴۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍَا حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي

قیامت یقینی ہے مگر سبھی سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ سچے ہیں اے اللہ! میں نے فرما کر دیا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ کی طرف میں نے رجوع کیا، تجھ کی مدد کے سہارا (دشمنوں سے) جھگڑا اور ترے سپرد میں نے اپنا فیصلہ کیا پس جو

میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں اُسے معاف فرما دے اور جو میں نے چھپایا اور ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے بھلا اور نیک ہی سب کے

سوئے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ نے اُن چھانوں کی جو چکی بننے کے باعث اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے حضور سے شکایت کی چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگے کیلئے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ پایا چنانچہ حضرت عائشہ سے اس امر کا ذکر کیا جب حضور ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات گوش گزار کر دی حضرت علی کو بیان ہے کہ پھر حضور بیمار پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر بیٹ چکے تھے ہم کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رجوع ہیں آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا کہ میں تم میں ایسی چیز بتاؤں جو تمہارا سنے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر بیٹھے ہو اپنی خواب گاہ بنبھالو تو تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تیس مرتبہ بسم اللہ کہو اور تیس مرتبہ الحمد للہ کہو جب لیا کرو یہ تمہارے لئے غلام سے بہتر ہے شعبہ، خالد، جو

سوئے وقت تعوذ اور کچھ قرآن کریم سے پڑھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الاس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر مل لیا کرتے تھے۔

بستر چھارہ کر سونا

ابو سعید خدری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

سَعِيدٌ الْقَتِيبُ رَضِيَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى أَحَدُكُمْ لِرَأْسِهِ
فَلْيَنْفُخْ فِرَاشَهُ يَدًا خَلَّتْ أَرَارِيضُ فَانَّهُ لَمْ يَدْرِ مَا
خَلَّفَهُ عَلَيْهِ وَكَمْ يَقُولُ يَا سَمِيكَ نَفِثَ وَصَدَّتْ جَنِّي

میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی اللہ
کے اگلے بازو سے صاف کرے کیونکہ اُسے کیا معلوم کہ اس کے
پسلیکے چیز اللہ اُٹھنی پھر کہے: اے اللہ میرے نام کے ساتھ میں اپنا
پہلو بستر سے اٹھانا ہوں اور تیری طاعت سے اٹھانا ہوں۔ اگر تو میری دعا

وَيْلَكَ أَوْ دَفَعَهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَرْجُو أَنْ أَرْسَلَنِي
وَلَمْ يَخْطُ بِهَا مَا تَحْتَظُّ بِهِ الضَّالِّجِينَ تَابِعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَأَسْمَ كَعْبِلُ بْنُ تَكْرِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَحْيَى
وَبَشِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَكَ وَأَنْ يَجْعَلَ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قبض فرمائے تو اس پر رحم کرنا اور اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے
نیک بندوں کی حفاظت فرمائی۔ اسی طرح ابو ہریرہ، اسماعیل بن زکریا
نے عبید اللہ سے روایت کی۔ یحییٰ، بشر، عبید اللہ،
سعد، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان،
سعد، حضرت ابو ہریرہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

باب الدعاء بصف النبي

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَابِيِّ
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْتَلِ
رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي
فَأَغْفِرَ لَهُ

آدھی رات کے وقت کی دعا

ابو عبد اللہ امام احمد ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان کی طرف
اپنی شان کے مطابق غرور فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ
باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ
میں اس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا
تاکہ میں اُسے عطا کروں، کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ
کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔

باب الدعاء عند الخلاء

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَبِثِ
وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء میں جانے کے وقت کی دعا

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو کہتے: اے اللہ میں
ٹاپا کی اور ٹاپاگوں سے جبری پناہ چاہتا ہوں۔

باب ما يقول إذا أصبح

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي بَرزَةَ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صبح اٹھنے پر کیا پڑھے

حضرت شدداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سید الاستغفار
ہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ میں نہیں کوئی معبود مگر تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ وَبَنِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِيظِكَ وَمِنْ غَلَبِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لِقَاكَ يَوْمَ يَدْعُوكَ أَتَى لَكَ بِذُنُوبِي ذَا غَيْرِي لِي غَفِيرٌ الدُّنُوبِ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ سَبِّحْ يَمِينَ فَمَاتَ حَتَّى يَجُوزَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ ۱۲۵۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدِيٍّ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِئِيسِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمُوتَ قَالَ يَا سَمِيعُ اللَّهُ أَمُوتَ وَأَحْيَا إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَوْتِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّكْرُ

۱۲۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمٍ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ رِئِيسِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ سَدْرَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّكْرُ

باب ۵۵ الدعاء في الصلاة

۱۲۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَزْمٍ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ رِئِيسِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ سَدْرَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُعَاءِ أَذْوَاجِهِ فِي صَلَاتِهِ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَخْشَرَةً مِنْ عَذَابِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيْكَةَ يَرَاهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تو نے مجھے یہ کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے وعدہ کیا تھا اُس پر بسا طرہ ظالم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں اُن کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو

کوئی بخش نہیں سکتا میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو مرنے تو جنت میں داخل ہوگا اہل جنت سے ہوگا اور اگر صبح کے وقت ربیع بن جراح نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مرنے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: اے اللہ! میں میرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں اور جب مرنے سے بیدار ہوتے تو کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

حضرت ابن عباس بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: اے اللہ! میں میرے نام کے ساتھ سوتا اور جیتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

کماز میں پڑھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا سکھانا جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم پڑھ کر ہا کرو: اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس مجھے بخش دے اپنی خاص غفرت کے ساتھ ابد تجھ پر رحم فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ عمرو بن عبد الوہاب نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم

عليه وسلم

١٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ

١٢٥٢ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَوْنَدُ بْنُ مَوْسَى عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَى قَلِيلٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَدَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ
فَلْيَقُلِ الْحَيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى تَوَلَّيَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا
أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِنْ حَرِّهِ أَشْهُدُ
نَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
فَمَنْ نَحَرَ مِنْ النَّشَاءِ مَا شَاءَ.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

١٢٥٥ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا
وَرَوَاهُ عَنْ سَمْعَى عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الدُّرُورِ بِاللَّحْدِ جَاءَتْ وَالْقَبْرُ
لِلْقَبْرِ قَالَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ سَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا وَ
جَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَانْفُتِحُوا مِنْ فَضْلِ الْقَوَائِمِ
وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ أَفَلَا أَخْبِرَكُمْ بِمَا مَرَّ
تَذَرِكُون مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ
بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جَاءَكُمْ إِلَّا مِنْ جَاءَ
بِمِثْلِهِ تَسْبِقُونَ فِي دُرُوكِ صَلَاةِ عَشْرٍ أَوْ ثَمَانِيَةِ
عَشْرٍ أَوْ ثَلَاثِينَ عَشْرًا ثَابِتُهُ عَلَيْهِ اللَّهُ بِنِعْمَتِهِ
عَنْ سَمْعَى وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَمْعَى وَرَوَاهُ ابْنُ
حَبِيزَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِيحٍ عَنْ
أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سَلِيلٌ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٢٥٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت: اور نہ اپنی نازیں بہت بلند آواز سے ٹھہرا اور نہ بالکل آہستہ یہ دعا کے بارگاہ میں نازل فرمائی گئی ہے۔

ابو دؤل کرایہ ہے کہ حضرت قیبراۃ السلام مسجد و رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نازیدوں میں یوں سلام کو پا کرتے :- اللہ تعالیٰ
پر سلام جو ظلال پر سلام ہو میں ایک روز ربہ بکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی ناز
کے قصد میں بیٹھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے :- "اللَّهِ تَعَالٰی بِقَبْلِے
الْحَمْدُ لَعَلَّیْ بِکَ"۔ حویب اس طرح کہے گا تو آسمان وزمین میں جتنے اللہ
کے نیک بندے ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا پھر کہے :- "میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد مصطفیٰ آں کے بندے اور اس کے رسول ہیں" پھر حویب چاہے دعا کرے
نماز کے بعد دعا۔

البرہان الخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی ہے کہ لوگ صرف اٹھارہ سوئے: یا رسول اللہ! اللہ لوگ تودہ جات اور پیشہ کی نعمتوں میں بازی سے گئے۔ فرمایا کہ یہ کچھ کمرہ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نذرانہ پیش تو ہم نے بھی پیش، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا، لیکن انہوں نے اپنا دافترال راہ خط میں خود کیا جبکہ ہمارے پاس بلات نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں۔ جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گئے تھے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کی نہ ہو سکے۔ گمراہ جو تمہاری طرح کرے تم اپنی بر

عائز کے بعد دس دفعہ شہوان افتد، دس دفعہ الحمد للہ افتد دس دفعہ
 الحمد اکبر کہا کر۔ عبید اللہ بن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے
 ابن عیلامان نے شہنی اور رحمانی حیات سے روایت کی ہے۔

لغیر بن رفیع، ابو صالح نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۱۔ شکیل، ان کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و عناد کو ابو ہریرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ

هَكَذَا مَنَعُوا عَنْ الْمَسِيحِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ قَدَاحِ مَرْكَبِ
الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَكُنِيَ الْمَغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
قَدْ بُرِّكَلِ صَلَاحٌ إِذَا سَلِمَ كَلَامُ اللَّهِ وَحَدَاةُ
كَاشْرِيكَ لَهُ لَمْ يَلِكْ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ
مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمَسِيحَ .

يَا أَيُّهَا كَرِهُوا إِلَهَ تَعَالَى وَصَلَّى عَلَيْهِ هُمُ
وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالذِّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ
أَبُو مُوسَى قَالَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَمْ
أَغْفِرْ لِعَبِيدِي أَيْ عَامِرِ أَلَمْ أَغْفِرْ لِعَبْدِي اللَّهِ بْنِ
قَيْسٍ ذَمَّهُ

١٥٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَمَةُ بْنُ الْأَكْوَمِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ
قَالَ سَجَلُ مِنَ الْيَوْمِ أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ خَيْبَانِكَ
فَأَزَلَّ يَحْدُو بِهِمْ يَدَ خَيْرٍ تَالَهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْدَيْنَا
وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوْ لَكِنِّي لَوْ أَحْفَظُهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ
قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَمِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَنَعْتَنَا بِكُمْ فَنَلَّصْنَا
الْقَوْمَ قَاتَلُوهُوَ وَأَصِيبَ عَامِرٍ بِقَائِمَةٍ سَلَبَ
نَفْسَهُ ذَمَاتٍ فَلَمَّا أَمْسُوا وَقَدَارُ أَمَارَاتٍ كَثِيرَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهْدَيْتُمُ
النَّارَ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى خُسْبِ
النَّيْبَةِ فَقَالَ أَهْلِي يُقْرَأُ فِيهَا ذَكَرٌ مِنْهَا قَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَنْهَيْتُمْ مَا فِيهَا وَنَفْسُهَا
قَالَ أَوْ ذَاكَ.

تعالیٰ تعالیٰ نے حضرت مراد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے لئے خط میں لکھا کہ "اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام بھیجے" یہی مراد کے بعد کہتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تیرے عطا فرمانے اُسے کوئی شے دے نہیں سکتا اور جو تیرے لئے اُسے کوئی شے نہیں سکتا کوئی شان والا اشیاء مافی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے شعبہ نے منظور اس کی عبادت کی اور کہا کہ میں نے اسے مستحب سے سنا جو اسے مسلمان بھائی کہلئے دعا کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کے لئے دعا کیجیو۔ حضرت ابوالوسلی سے ندا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! عبد اللہ بن عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے۔

یزید بن ابی عبد اللہ مولیٰ سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جبرہ کی طرف نکلے تو ایک شخص نے کہا: اے عامر! کیا یہ اچھا ہو کہ آپ جیسے اپنے اشعار سنیں؟ پس یہ سواری سے اتر کر صدی خوانچی کرنے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہلاکت پہنچاتے اور اس کے علاوہ اور کہتے ہیں اشعار پڑھتے تھے جو مجھے یاد نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات کہنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ جیسے ان سے فائدہ حاصل کرنے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے تو حضرت عامر کو اپنی سی تلواریں کا زخم لگا جس کے سبب ان کا دماغ ہوا گیا۔ شام کے وقت لوگوں نے شری کثرت سے آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کیلئے جلائی جا رہی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاتھوں گدھروں کے لیے۔ فرمایا کہ جو کچھ ہاتھ یوں ہیں ہے اسے پھینک دو اور انہیں توڑ ڈالو ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہاتھ دی دھو نہ لیں!

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مَيْمُونِ بْنِ أَبِي أَدُوٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَازَلَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفُلَانِ فَإِنَّا هَاهُنَا قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي أَدُوٍّ.

۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِثْرُ جَنِّي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نَصِيبُ كَالْوَيْعِدُ وَهُوَ يَسْتَعِي الْكَلْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَتِي عَلَى الْخَيْلِ فَصَلِّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ دُونَ الْجَعَلَةِ هَاهُنَا هَاهُنَا هَاهُنَا فَالْخَصَرَةُ فِي سَنَدٍ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَإِنْ نَظَلْتُ فِي نَصَبٍ مِنْ قَوْمِي فَالْيَمَانِيَةَ فَكَرِهْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكَلَهَا مِثْلَ الْجَعَلِ الْأَجْرِبِ قَدْ مَالَ أَحْمَسٌ وَخَيْلُهَا

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ الْإِثْرُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ وَبَارِكْ لِرَقِيقٍ أَعْطَيْتَ. ۱۲۶۱ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ أَذْكَرُ بِي كَذَا وَكَذَا أَيْةٌ أَسْتَحْضِرُ فِي صَلَاتِي كَذَا وَكَذَا.

۱۲۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَتِ الْ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا قَدْ رَجُلٌ إِنْ هَذِهِ لِقَسَمَةٍ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَبَهُ اللَّهُ فَخَبَرْتُ

حضرت انس ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مال صدقہ کے کراتا تو آپ کہتے: اے اللہ! فلاں کی اکل پر رحمت نازل فرما چنانچہ اسی طرح میرے والد ماجد حاضر حضرت جو کہو گیا: اے اللہ! اکل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۵۹ قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخصلہ کے منج سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ پورا کرنے اور اسے کعبہ بنانہ کہتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس عاجز سے گھوڑے پر چڑھ کر نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے پیچھے ہلے مالا مال دعا کی: یا اللہ! اسے جہاد سے امداد دے۔ یہ بات دینے والا زید بن ابی انیس کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم انس (ذکرہم) کا اس آدمی (کھڑکھار) کے پاس گیا۔ وہاں کعبہ بنانے والے قوم کی ایک جماعت لیکن نکلا۔ چنانچہ میں اس کے پاس پہنچا اور اسے جلا دیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے اسے قادیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اس کو آپ کا خادم ہے آپ دعا کی: اے اللہ! اس کے اکل و اولاد کو بڑھا اور جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد کروادیں پھر میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں میرا حصہ نہیں ملے گا کیونکہ میں نے اسے رکھا گیا۔ پس میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا

الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ
الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ آذَى
بِأُكْحُ ثَمَّ مِنْ هَذِهِ أَفْضَلُ

يَا كُفَّ مَا يَكُرُّ مِنَ الشَّجَرِ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ
حَدَّثَنَا بَنُ هِلَالٍ أَبُو جَبَلٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمَعْرُوفِيُّ
حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْحَزْرَتِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّاسُ كُلُّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ
أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا
تَمْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَكَأَلْفَيْتِكَ نَائِي الْقُرْمِ
وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ قَمَطُ عَيْنِهِمْ قَمَطَةً
عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ فَتَمْلِكُهُمْ وَلَكِنْ أَنْفَسْتَ إِذَا أَمَرْتُكَ
فَحَيَاتِهِمْ وَهُمْ يَشْهَدُونَ فَانْظُرِ الشَّجَرَةَ مِنَ الدُّعَاءِ
فَلَجَنَتِهِ فَإِنِّي عَهْدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ الْإِجْتِنَابَ

بَابُ لِيُعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ
أَحَدُكُمْ فَلْيُعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي
سَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي فَإِنَّهُ لَا مَسْرُورَةَ لَهُ

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْ بَنِيَّ إِنْ
سَأَلْتُ لِيُعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

بَابُ سُجُودِ الْعَبْدِ مَا لَمْ يَجْعَلْ يَتَجَلَّ
۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

روى ثواب ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے جبراً انہیں ہر غصے کے
آئینہ دیکھے جس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ
انہیں اس بھی زیادہ سزا دی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

دعائیں تقاضہ آرائی اچھی نہیں

بلکہ رو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عہما نے فرمایا کہ لوگوں کو سمجھنے میں ایک بار دو غلط سناؤ، اگر زیادہ
کی نسبت ہو تو دوبارہ اور اگر بہت زیادہ جا ہو تو تین بار اور ایسا
دکر تاکہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا
کرنے پر مجبور نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی خوش طبعی کی باتوں میں
مصروف ہوں تو تم ان کی بات کاٹ کر اپنی تفسیر جھڑنا شروع کر
دو کہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کر دو اور
اور اگر وہ تم سے مدعا کرنے کو کہیں تو تفسیر کر دو لیکن
ان کی خواہش کو دیکھ کر دعائیں مقنع عبارت نہ ہو
ایسا کرنے سے اجتناب کر دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں
کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی
دعا کرے تو اسے چاہیے کہ جتنی سوال کرے اور بول نہ کہے کہ
اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ
خدا پر دباؤ نہ ہے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بولوں
دعا کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے
اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ جتنی سوال کرے کیونکہ اللہ سے
زبردستی روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے
ابو سعید محمد بن ابی ذر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

مَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عَبِيدٍ مَوْلَى ابْنِ أَنَسٍ
عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: يَسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ يَقُولُ سَوَاءٌ
فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي.

عند سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اس کی دعا قبول
ہوتی ہے لیکن ہر کچھ کتاب سے کہ میں نے دعا کی لیکن تو نے
قبول نہ فرمائی

بیہائیں ہاتھوں کا اٹھانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے
آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ: اے اللہ! جو
عالم نے کہا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی
بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

دعائیں قبلہ رو ہونا ضروری نہیں

قائدہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ ایک وفد جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ کو
رہے تھے تو ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے
دعا کیجئے کہ ہم ہر ماہ ہجرت کی آجہاں اہل اہل بیت علیہم السلام کی
لگی یہاں تک کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچنا اور ہر ماہ ہجرت کی
جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض
گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے ہٹا دے کیونکہ
ہم تو غرق ہو چکے ہیں چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اجاڑ دے
گھر برسا اور ہم ہر ماہ ہجرت کی آجہاں اہل اہل بیت علیہم السلام کے
چلے گئے اور مدینہ طیبہ پر بارش بند ہو گئی۔

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

یہی بنی خناد بن عیسیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش
کی دعا کرنے کے لئے عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ
نے بارش کے لئے دعا مانگی پھر قبلہ رو ہو گئے اور آپ نے

بِأَذْنِكَ رَفَعُ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ وَقَالَ أَبُو
مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ أَنْطِيقِهِ وَقَالَ
ابْنُ عَمْرٍاءُ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ هَذَا صَنْعَ خَالِدٍ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْكَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكَ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
رَأَيْتُ بَيَاضَ أَنْطِيقِهِ

بِأَذْنِكَ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ
۱۲۶۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَوْنَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا
فَتَغَيَّرَتِ السَّمَاءُ وَمَطَرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ
إِلَى مَتَرِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمَقْبِلَةِ فَقَامَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ أَدْعُرُكَ فَقَالَ أَدْعُرُ اللَّهَ أَنْ يُصْرِفَ عَنَّا
فَقَدَّرْنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَرِّ الْيَمِينِ وَلَا عَلَيْكَ فَجَعَلَ
السَّحَابُ يَنْقُطُ حَرًّا الْمَبَايِتَةُ وَلَا يُمْسِلُ أَهْلُ
الْمَدِينَةِ.

بِأَذْنِكَ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ
۱۲۶۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمِيمٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصْطَفَى لَيْسَ تَسْفِي دُعَاؤُا وَسْتَسْفِي ثُمَّ

اَسْتَقْبِلُ الْفَيْلَ لَكَ وَقَلْبُ مَادَا
بَابُ ۶۱ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِخَادِمِهِ يَطْوِلُ الْعَمَلُ وَيَكْثُرُ مَالُ

۱۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا
حَرْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ النَّسْرُ
أَوْعَمُ اللَّهُ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
وَبَارِكْ لَهُ فَبِنَا عَظِيمَةً.

بَابُ ۶۲ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۷۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ.

۱۲۷۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ
بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

بَابُ ۶۳ التَّحَوُّدُ مِنْ جُحْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۷۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا سَمْعِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّدُ مِنْ جُحْدِ
الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ. وَسُورَةُ الْقَصَافَةِ وَمِثْلُهَا
الْأَعْدَاءُ. قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً
لَا أَذِيعُ أَتَمُّهُنَّ هِيَ.

اپنی پیادہ لکھ دی۔
حضور کا اپنے خدام کے لئے بھی عمر اور مال بڑھانے کی
دعا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: میری والدہ ماجدہ عمر، گزارہ نہیں کہ یا رسول اللہ
اپنے خدام انس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: "اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا
فرمایا ہے اس میں برکت دے"

تکلیف کے وقت کی دعا۔

ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے
وقت یوں دعا کیا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو
عظمت اور سلم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو
آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب
ہے۔"

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: "نہیں
ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب
ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور
عرش والے عرش کا رب ہے۔"

سخت مصیبت سے پناہ مانگنا

ابوہریرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مصیبت
پر پہنچنے کے لئے، ہر کسی تقدیر اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پنا
مانگا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں جہین
باتوں کا ذکر تھا، ایک کا مجھ سے اضافہ ہو گیا۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں
کہ وہ ایک کونسی ہے۔

حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا

ابن خباب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اس وقت تک ریح قبض نہیں کی گئی یہاں تک کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور پھر اُسے اختیار دیا گیا۔ جب آپ بیمار پڑے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر رکھا اور گھڑی بھر بہوش رہی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے جنت کی دیکھا اور کہا: اے اللہ! رفیق اعلیٰ! میں عرض گزار ہوں کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان لگی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے اے اللہ! رفیق اعلیٰ

موت اور زندگی کی دعا کرتا

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات وارح گلوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جینے کی دعا کرنے سے منع فرمایا نہ ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

ابن کمالیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر ہات لگا لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جینے کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

عبد العزیز بن حبیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کر جو اُسے پہنچے اور اگر موت کی آرزو کرے کہ سوا چارہ کار نہ ہو تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھا

یا اے اللہ! دعاؤں کے ذریعہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم الرفیق الاعلیٰ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَرِيكَ ابْنِ أَخِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَدُوَّةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رَجَالِ ابْنِ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَعْبٌ لَنْ يَقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَوَيْلٌ لِمَنْ قُتِلَ نَزَلَ بِهِ وَمَا سَأَهُ عَلَى فَيْحَيْدٍ غَنِيٍّ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَقْبَلَ فَاشْتَمَّ بَصْرَهُ إِلَى الشَّقِيقِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى هَلْ أَتَى إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَ عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَ هُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ كَأَنَّكَ تَلْكَ الْخَدَّ كَلِمَةً تَكَلِّمُ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى

باب الدعاء بالموت والحياة

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ الْتَمَى سَبْعًا قَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ الْتَمَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَمِصْمَةً يَقُولُ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخُو بَرْنَاءَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَلْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْتَلِكُنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ الْمَوْتَ لِيُصْرَفَ قَدْلُ بَدَنٍ كَانَ لَا يَدُ مَقْبَلِ الْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْأُحْمَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ
وَكَّانٍ عَنْ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَسْرَةً
أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَعْدٍ بَنِي أُمِّ دُوَيْدَ يَرْكَبُ كَعْبًا.

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ
بَنِي تَخْلُفَةَ فَقَالَ الْإِهْدِي لَكَ هَدِيَّةً وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصَلِّيُكَ عَلَيْهِ
قَالَ: فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيٌّ قَاطِبًا نَحْمَدُكَ
بَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيٌّ قَاطِبًا نَحْمَدُكَ.

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ بْنُ خَمْرَةَ حَدَّثَنَا
أَبْنُ أَبِي خَازِمٍ وَالدَّارُورِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَجِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصَلِّيُكَ قَالَ: فَقُولُوا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى عَلَيْهِمْ إِنْ
صَلَّيْتَ لَكَ سَكَنٌ لَكُمْ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْمٍ أَنَّ بَنِي خَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ إِذَا
أَتَى بَحْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْدَقُ قَتِيقًا قَالَ:
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَإِنَّا كَأَنَّ أُنْفِ يَصْدَقُ قَتِيقًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

نہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن
صغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جن کے اُدیہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ پیرا تھا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی
رقاعہ کو ایک دیر بڑھتے ہوئے دیکھا۔

حضور پرورد و بھیجنا
عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب
بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں
ایک ٹخہ دوں دوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارے
پس تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ کی خدمت
میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے
بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہنا کہ:۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت
محمد مصطفیٰ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے درود بھیجی حضرت ابراہیم پر
بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ! برکت دے
حضرت محمد مصطفیٰ کو اور آل محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم

عبداللہ بن حباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول
اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟
فرمایا کہ یوں کہنا کہ:۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر درود بھیج
جو تمہارے پیغمبر کے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت
ابراہیم پر درود بھیجی اور حضرت محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور آل
محمد کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم کو برکت دی۔

کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیج
ارشاد ربانی ہے:۔ اور اُن کے حق میں دعائے خیر کر دیشک تمہارا
دعا اُن کے دلوں کا چین ہے (سورہ التوبہ آیت ۱۰۳)

عمر بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر حاضر ہو کر کہے:۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل
فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا
اے اللہ! ابی اوفی کی لک پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ سُلَيْمٍ الزُّمَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَهَضْتَنِي عَلَيْكَ قَالَ

كُونُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ جَمِيدٌ مُجِيدٌ بِأَدْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْنَيْتَهُ فَاجْعَلْهُ لَكَ رَكَاةً وَرَحْمَةً

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا مَوْحِنٌ سَبَّحْتَهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَكَ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بَابُكَ التَّعَوُّذِ مِنَ الْهَتَنِ

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍا حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ الْوَارِثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّ أَحَقُّوهُ الْمَسْئَلَةَ فَخَضِبَ فَصَبَحَ النَّبِيُّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيْنَتُهُ لَكُمْ وَجَعَلْتُ أَنْظُرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِذَا ذَاكَ أَهْلُ رَجُلٍ لَوْ دَاسَهُ فِي قُورَيْهِ يَسْبِيهِ فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا أَخَى الرَّجُلَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَنَا قَالَتْ حَدَّثَنَا عَنْهُ عَنْ عُمَرَ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِعَدِيٍّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْهَتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّيْءِ وَالشَّيْءِ الْيَوْمَ قَطْرًا مَوْحِنٌ لِي الْحَيَّةُ وَاللَّهِ أَرْضِي رَأَيْتُهَا دَرَاكًا لِي أَقْبَطُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَدُورُ عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ

عمر بن مسلم زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو حمزہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہاکر دو۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر ان کی ازواج و عورتوں پر درود و طہارت فرما دے

تو نے اُن ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو بھیجے تو نے اُن ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور نذر کی والا ہے۔

حضور نے دعائی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اُسے کفارہ اور رحمت بنا دے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! جس صاحب ایمان کے لئے میں نے نامناسب لفظ کہا ہو تو قیامت کے روز اُسے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دینا۔

فَقَنُوهُ يَوْمَ يَكُونُ لَكُمْ

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دہرا ہو گیا تو آپ ناخوش ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا۔ آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں آپ نے دائیں بائیں موجود فرمائی تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رہا تھا چنانچہ ایک شخص جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نصرت کرنے تھے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ علقمہ پھر حضرت عمر گویا ہوئے اور عرض کی۔ ہم اللہ کے رب ہوئے اسلام کے دین ہوئے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہوئے پھر اسی میں تم فقہانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور درود بخدا کی گنتیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے سرے دیکھا۔ قادرہ ابن حدیث

هَذِهِ الْأَيَّةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ إِنْ مَكَدَ لَكُمْ تَسْؤُهُمْ.

کرمیوں کی خدمت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے ہیں ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ النملہ آیت ۱۰۱)

فتا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے پردہ و گارنے کی قیامت تک کی تمام باتیں بتا دی جاتیں اور ان کی ہلچل و حرکتوں سے قیامت تک ہونے والا کوئی چھوٹا بڑا واقعہ پر مشیدہ نہیں تھا، اسی لیے بار بار صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمایا اور سوال کرنے کے لیے کہا۔ اس پر ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا عام انسان کو حقیقی علم نہیں ہوتا بلکہ آدمی کی والدہ ہی اس کے بارے میں حق طور پر جانتی ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ تھار باپ خدا ہے۔ یہاں اللہ! یہ ہے نگاہ معطفی کا عالم۔

دوسری دعاہیت میں یہ بھی ہے کہ ایک چھپا ہوا منافق کھڑا ہو کر عرض گزار ہوگا کہ یا رسول اللہ میرا شک کا کہاں ہو گا؟ آپ نے جواب دیا کہ جہنم میں۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب کو ہر آدمی کا شک کا نا اللہ انہما جو معلوم ہے مہیا کہ آپ نے ایک دفعہ صحابہ کرام کو دکھائے ہیں جن دکھائیں۔ ایک میں تمام اہل جہنم کے نام تھے اور آخر میں ان کی کل تعداد تھی اور دوسری میں جنہیں کے نام اور ان کی کل تعداد درج تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باتوں سے بے خبر ہونے پر زور لگایا، آیات و احادیث کے مفہوم و معانی کو کھینچ گسیٹ کر اپنی تالیف میں پیش کرنا اور اس کا رنگاری سے حوام الناس کو اپنا جملہ بنا کر انہما ثبات رسالت کے خلاف سازشیں، جنہیں مسلمانوں کی سکھائی ہوئی شرارت اور اپنی جان کی پر ظلم کرنا تو ہے لیکن اس رسول دشمنی سے اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا حاصل اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا نے ذوالنہن تمام مدقیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب کر دی ہے۔ آمین۔

لوگوں کے خلاف اچانک سے پناہ مانگنا

عمر بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے حضرت

اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ سے ان کے لوگوں میں سے ایک کو لے کر انہما خدمت کیلئے مانگا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے سوا ہی پہنچے تھے بھاگ کر نکلے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گیا کہ تا تھا جب آپ اترے تو میں اکثر آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، تحمل اللہ نامزدی سے، اگر دشمن قرض اور لوگوں کے غلبہ سے بھری پناہ چاہتا ہوں۔ پس میں برابر آپ کی خدمت کرنا دیا۔ یہاں تک کہ جب ہم خبر سے واپس آئے تب تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حنی کے ساتھ رکھا تھا جنہیں آپ نے اپنے لئے منتخب فرمایا تھا۔ چنانچہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے چادر یا کپڑے اپنے پیچھے لے کر ایک دھڑو سا بنا دیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو اپنے ایک

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَذَرِ الَّذِينَ ظَلَمُوا

۱۲۸۸۔ حَتَّىٰ يَكُونَ أَقْبَىٰ مِنْ سَيِّئِهِمْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

يُزَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلنَّاسِ أَنْ يَخْلَعُوا مَا مِنْ غُلَامٍ يَكْفُرُ بِخَدِّ مِثْرِي فَيُخَذَّ بِرِيٍّ أَوْ يَدْفَنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخَذُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا تَرَلَّ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَكْفُرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَيْبَةِ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضُلَعِ الدَّيْنِ وَعِلْبَةِ الزَّحَايِ، فَلَمَّا أَرَلَّ أَخَذُكُمْ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَةِ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةٍ بِنْتِ حُنَيْنٍ قَدْ خَذَّهَا فَكُنْتُ أَرَلَّ يَخْجُو دِرَّاءَةً بَعْبَاءَةً أَفْكَسَاءَةً ثُمَّ يَرْدُ قُلَامًا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمَهْجَاءِ صَبَغَ حَيْسًا فِي نِطْعِهِ ثُمَّ

ارْسَلْنِي فَاذْعُرْتُ رَجُلًا فَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ
مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَأَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَلِيلٌ
يُعَذِّبُنَا وَيُجِيبُنَا فَلَمَّا اسْتَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهِمَا مِثْلَ مَا أَحْزَمَ
بِهِ آبَاؤُهُمْ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ يَا رَبُّ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي مَدِينَتِهِمْ
وَصَاعِدُهُمْ.

جسے کے درختوں پر ملیدہ تیار کر دیا پھر لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجے
بھیجا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی انکی دعوت و ملیدہ تھی۔ پھر
آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی
ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ
منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا۔ اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑ
یوں کی درمیانی جگہ کو حرم بنانا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو

ت: یہ معمرن اسی جگہ کی حدیث ۱۶۶۰، ۱۶۶۱ اور ۲۱۹۱ میں بھی موجود ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ خدا نے دو انسان
نے اپنے حبیب اور نسل کو تحمیل و تحریم یعنی حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس باب سے میں تفصیلی ملاحظہ
پیچھے کر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمایا جائے۔

باب ۱۳۸۹ التَّعَوُّدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْحَمَ بْنَ
سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بَدَتْ
خَالِدًا قَالَ وَلَعَلَّكُمْ أَحَدٌ أَسْمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَعَوَّدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

عذاب قبر ہے پناہ مانگنا
موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمّ خالد
بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ
میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے نہیں سنی۔ وہ قرآنی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذاب
قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

عبداللہ بن عمر نے مصعب بن سعد سے روایت کی
ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بارگ
یا توں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا حکم
فرمایا کرتے۔ اے اللہ! میں کھل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
میں نامردی تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی ضعیفی کی عمر تک
لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری
پناہ چاہتا ہوں یعنی دجال کے فتنے سے اور میں عذاب قبر سے
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی درویشی عورتیں
میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان
کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور ان
کے خیال کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے میں عرض گزار ہوئی۔

۱۳۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدِيًّا مَرِيضًا
وَيَذْكُرُ هُكَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ يَأْتُرُ بِمَنْ أَلْهَمَهُمْ إِيَّيْ أَوْ ذِيكَ مِنَ الْفَلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ
أَرَدَ إِلَى أَرْدَلِ الْفَعْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَتَقَى
فِتْنَةَ الدُّنْيَا وَالْجَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۹۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْحَمَ بْنَ
سَعْدٍ عَنْ مَعْنُوٍّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَسْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَانِ مِنْ عَجُزِ
يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقَبْرِ يُعَذَّبُونَ فِي
قُبُورِهِمْ فَكَلَّمْتُهُمَا وَأَخْبَرْتُهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْقَبْرِ يُعَذَّبُونَ فِي
دُخَانٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُمَا

رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ كَقَالَ: صَدَقْتَا
إِنَّهُمَا يَعْنِيَانِ عَذَابَ ابْنِ تَمِيمٍ اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنْهُمَا
رَأْسَهُ بَعْدَ فِي سَلَاةٍ إِلَّا تَعُوذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۲۹۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّيْنَ مَالِكَ بْنِ أَبِي
عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ

۱۲۹۳ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَهْبَبُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلِّ وَالْهَرَمِ
وَالْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ هَرَمِ فِتْنَةِ
الْخَبْثِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمُسِيهِمِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْنِلْ عَنِّي خَطَايَا
يَمَانِي الْقَلْبِ وَالْيَدِ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

تَقْبَلُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ النَّاسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ

۱۲۹۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَفْلَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّيْنَ كَانِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْجُبْنِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْجُبْنِ
وَصَلِّمِ الدِّينَ وَغَلِّبِ الرِّجَالَ

یا رسول اللہ! اور پھر صلی عورتوں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا
ان دونوں پر رحم کیا۔ بیشک انہیں عذاب دیا جائے گا اور مارا جائے گا
اس عذاب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

معتز نے اپنے والد ماجد کو اور انہوں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ!
میں عاجزی، سستی، بزدلی، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور

موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

عروہ بن زمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے دعایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ہوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی،

گناہ اور قرض، فتنہ قبر، عذاب قبر، فتنہ دوزخ، عذاب دوزخ

اور امیری کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں

عزت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دجال کے

فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف

اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں

سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا

تیرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق

اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا۔

عروہ بن ابو عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں بزدلی، عاجزی اور

سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے دبا لینے اور

لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بَابُ ۱۲۹۵ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ
وَأَحَدُهُ مِثْلُ التَّحْزِينِ وَالتَّحْزِينِ
۱۲۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُسَدِّبِ
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دُشَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ يَأْمُرُ بِهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِحَبْلِ نَبِيِّهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْضِ
الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ ۱۲۹۶ التَّعَوُّذِ مِنْ أَنْ يَكُونَ الْعُمُرُ أَرَادَ لَنَا
أَسْفَاطُنَا

۱۲۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ هُرَيْثٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

بَابُ ۱۲۹۷ الدَّعَاءِ بِدَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ
۱۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ
إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَافْعَلْ مِثْلَهَا
إِلَى الْبَحْرِ حَقَّةً اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا دُصَالِهَا

۱۲۹۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرِبَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: عَادَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجْدَةِ الْوُدِّ أَيْ مِنْ شِدْوَى أَشْفَدَتْ
مِثْلَ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ بِي مَا تَدْرِي

بُخْلٍ سَ پناه مانگنا

التَّحْزِيلُ اور التَّحْزِيلُ کہ میں جیسے التَّحْزِينُ اور التَّحْزِينُ
عبد الملک بن عمر نے مصعب بن سعد سے روایت کی
ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں
کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کرتے تھے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ
چاہتا ہوں اور میں بخدوئی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی
ضعیفی کی عمر کو پہنچ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عذاب
قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

بہت سی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا
اُرَادَ لَنَا ہمارے گھینے لوگ

عبد العزیز بن حبیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کہہ کرتے
تھے اے اللہ! میں کسبی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
بخدوئی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی سے تیری
پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعا دینا اور مصیبت کو دور کر دینا سے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا

کی: اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے
تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس کبھی زیادہ
اس کے بعد کہ جو کچھ کب طرف بھیج دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مدد
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے باعث میں موت کے منہ
تک پہنچ گیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف
ہے وہ آپ پر لاؤ فرما رہے ہیں میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک

مِنَ الرَّحْمَةِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَدْرِي إِلَّا ابْنَتِي وَوَلِيَّةٌ
أَقْلَصْتُ قِيَامِي مَالِي قَالَ لَا أَفَلَتَ فَبَشَّطِي
قَالَ الْفَلْتُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَدَارَكْتَكَ أَشْبَبَا
خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَارَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّرُونَ النَّاسُ وَ
إِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً تَسْتَفِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرًا
حَقِّي مَا تُجْعَلُ فِيَّ فِي أَمْرٍ أَيْكَ قُلْتُ أَخْلُفْتُ بَعْدًا
أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلُفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي
بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا الْفَلْتُ دَرَجَةً دَرَجَةً وَكَعَلْتُ
تَخْلُفُ حَقِّي يَتَسَوَّعُ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَسْتَمْرِكُ آخِرُونَ
اللَّهُمَّ امْضُ لَا مَحْجَالَ فِي حَجْرٍ فَكُلُّهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى
أَعْقَابِهِمْ لِيَكُنَ الْبَاقِي سَعْدًا بَنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدًا
رَبِّي لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوْفِيَ بِكَ
بَابُكَ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَنْزِلَ الْعُمُرُ وَ
مِنْ رَفْتَةِ الدُّنْيَا وَفِئْتَةِ النَّارِ

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصَنِّبٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْحَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَحْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
أُنْزَلَ إِلَى أُنْزِلَ الْعُمُرُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِئْتَةِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْبِ وَالْهَدَمِ وَالْمَعْرُومِ وَلِلَّهِمُ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِئْتَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَشَرِّ فِئْتَةِ الْغِيْثِ وَشَرِّ فِئْتَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِئْتَةِ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ شَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ
وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقِي الثَّوْبَ

بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات
کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی تو اُدھا: فرمایا کہ نہیں۔ میں
عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارث
کو مال دے دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑ دے
اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا لیں اور تم رخائے اپنی کے لئے
جو کچھ خرچ کرتے ہو اس کا تمہیں ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ جو
علم تم اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ
کیا میں اپنے ساتھیوں سے کچھ جدا کر دوں؟ فرمایا کہ تم پھر جدا کر کے نہیں
بلکہ تم رخصت لے لیں گے کہ اگر وہ جس کے باعث تہا بکارت رہے اور عزت
میں اضافہ ہوگا اور شاید تم عمر و مال پاؤ گے جو کچھ کتنے ہی لوگ تم سے
نفع پائیں اور کتنے ہی نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی موت ہماری قربانی
و سے اور انہیں واپس نہ لو، لیکن حضرت سعد بن خولہ کا انفسوس رہا
بہت سی غنی مئی عمر، دنیا اور دوزخ کے قتلے سے
پناہ مانگنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
اُن نقول کے ساتھ پناہ مانگا کہ دوزخ کے ساتھ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے: "اے اللہ!
میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے
تیری پناہ چاہتا ہوں اور کئی عمر کی طرف لوٹ جانے
سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز دنیا کے قتلے اور عذاب قبر سے تیری
پناہ چاہتا ہوں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا
کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں سستی، بکئی عمر، قرض کے بوجھ
اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ
کے عذاب، فتنہ جہنم، عذاب قبر، امیری کے فتنے کی برائی، عزت
کے فتنے کی برائی اور سرخ و سفال کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ
چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اس کے پانی
سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّانِسِ وَبَاعِدًا بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَأَبْعَدَاتٍ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بَابُ ۸۲۱: اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيْبِ

۱۳۱۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَيْمُونٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَالْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيْبِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسْكِينِ الدَّجَالِ

بَابُ ۸۲۲: التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

۱۳۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغَيْبِ
وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْمَسْكِينِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ
الْمَلَكِ وَالْبَرْدِ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا لَقِيتَ
الشُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّانِسِ وَبَاعِدًا بَيْنِي وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

بَابُ ۸۲۳: الدُّعَاءُ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ كَثَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ خَادِمًا أَدْعُرُّ
اللَّهُ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَذَلِكَا وَبَارِكْ لَهُ
فِيمَا أُعْطِيَتْهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ

دے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میرے
گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و
دولت مندی کے فتنے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنہ
جہنم اور عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر
سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دولت مندی
کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مغلسی کے
فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دجال کے فتنے سے تیری
مغلسی کے فتنے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم، فتنہ قبر
عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دولت مندی کی برائی، فتنہ مغلسی
کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح
دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے
اللہ! میرے دل کو برف اور اوسلے کے پانی سے یوں
صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف
کر دیا ہے نیز میرے گناہوں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ
کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے

اے اللہ! میں سستی بار عسایاں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں:۔۔۔ یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم
ہے میں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی:۔۔
اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اس میں اسے
برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔۔۔ ہشام بن زید کا بیان ہے کہ

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبُهُ

۱۳۷۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَدُّنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ كُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ هَذَا تَكْمَلُ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلِيٌّ وَأَنَا أَكْوَلُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ خَاتَمُهَا كَنْزُ مَنْ كُنَّ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدْنُكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزُ مَنْ كُنَّ مِنَ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَهْبَطَ وَادِيًا فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَلْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَتَمٍ أَوْ عَمْرَةٍ يَكْبِرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّوُنَ تَابِئُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّتِ الْكَافِرِينَ وَنَصَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَكْزَابَ وَحْدَهُ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَرَوِّجِ

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر برمی کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں اپنے دل میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

واوی میں اترتے وقت دعا کرنا

اس بارے میں حضرت جابر کی حدیث ہے۔

سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا

ناقص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب کسی غزوہ کوچ یا سفر سے واپس لوٹتے تو میرا وہی جگہ پر عمر بن مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یوں گویا کہ: ہمیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکبر ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور سب تدبیریں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر

چیز پر قادر ہے ہم واپس لوٹنے والے، تو یہ کہنے والے ہے جہاد اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

دولہا کے لئے دعا کرنا

حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر بندہ نشانات دیکھے تو فرمایا: یہ کہا معاملہ ہے عرض کی کہ میں نے

أَتَرَصِفُهَا فَقَالَ: مَعَهُمْ أَزْوَاجٌ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ
امْرَأَةً عَلَى وَثْنِ نَزَاةٍ وَمِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ
لَكَ أَوْ لِمَ وَتَوْبِشَاةٍ.

۱۳۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ رَحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَذَا
أَبِي وَتَزَوَّجْتُ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا
جَابِرُ، قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بِكَرٍّ أَمْ تَيْبًا؟ قُلْتُ تَيْبًا
قَالَ: هَلَا جَارِيَةٌ تَلَامِيهَا وَتَلَامِيهَا أَوْ تَضَاهِكُمَا
وَتَضَاهِكُكَ قُلْتُ هَلْكَ أَيْ تَزَوَّجْتُ سَبْعَ أَوْ
تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحِبَّهُمْ هُنَّ رَمِيضَاتٌ
فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ: فَبَارَكَ
اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلْ ابْنُ عِيَيْنَةَ وَتَحَدَّثُ بِكَ
مُسْلِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَارَكٍ اللَّهُ عَلَيْكَ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ
۱۳۱۱ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَدُّنَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ
أَهْلَهُ قَالَ يَا سَيِّمُ اللَّهُ إِلَهُكُمْ خَبَرْنَا الشَّيْطَانَ وَ
خَبَرْنَا الشَّيْطَانَ مَا رَدَّخْنَا فَيَا هَذَا إِنْ يَفْعَلْ
بَيْنَهُمَا وَلَدًا فِي ذَلِكَ لَمْ يَصِرْهُ شَيْطَانًا أَبَدًا.

بَابُ ۹۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبَّنَا
إِنْتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
۱۳۱۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّازِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْتَرَدُّ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنْتَنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
بَابُ ۹۳ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

گٹھلی کے برابر سوتا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ دیکھ کر دو خواہ ایک
کبریٰ ہی پیش آئے۔

عمر بن ذکوان بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: میرے والد محترم کا وہاں ہو گیا اور چھ سات یا نو صاحبزادیاں
تھیں بن قرین نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تمہارے شادی کر لی ہے؟
میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا کہ کنواری یا خوم دیدہ سے؟ میں عرض کر
ہوا کہ خوم دیدہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کہوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ دل
بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ یاں فرمایا کہ تم اس کو مرنے اور وہ
نہیں میں عرض گزار ہوا کہ میرے آبا جہان فوت ہو گئے اور انہوں نے
سات یا نو صاحبزادیاں تھیں بن قرین نے یہ ناپسند کیا کہ انہیں
(تاجورہ کار) لڑکی سے آؤں لہذا میں نے ایسی عورت سے شادی کی کہ
جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

نیکی کے پاس آکر کیا دعا کرے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی
شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے۔
اللہ کے نام کے ساتھ: اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھا
اے اللہ! اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تمہیں عطا فرمائے کیونکہ
اگر اس سے آن دو دنوں کی قسمت میں کوئی اولاد ہے تو شیطان
کبھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضور نے دنیا کی بھلائی کیلئے بھی دعا کی
عبدالغفر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے
تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں
بھی بھلائی دینا اور ہمیں غلاب جہنم سے بچانا
دنیا کے فتنے سے بچانا اگلا

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ ذَلْكَ مَا دَعَا دَسَاقَ الْهَدَايَةِ
بِأَرْهَفِ الدَّعَاءِ عَلَى الْمَشْرُكِينَ. وَقَالَ
ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ ارْحِنِي عَلَيْهِمْ لِيَسْبِحَ كَسْبِيعِ يُوسُفَ وَقَالَ
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا جَبَلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ
الْعَن قُلُوبَنَا وَقُلُوبَنَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
إِبْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنَزِلَ الْكِتَابِ سِرِّعِ
الْحَبَابِ أَهْلَ الْأَحْزَابِ أَهْلَ مَهْمُومٍ وَنَزَلَتْ لَهُمْ
۱۳۱۶- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُضَيْلَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ
قَسَمْتُ اللَّهُمَّ أَنْجِرْ عِيَالِي بَيْنَ ابْنِي رِبْعَةَ اللَّهِمَّ
انْجِرْ الْوَلَدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِرْ سَلَمَةَ بْنَ هِلَالٍ
اللَّهُمَّ أَنْجِرْ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ
أَشْدُدْ قِطَاعَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ
كَيْفَ يُؤَسِّتُ.

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ ارْحِنِي عَلَيْهِمْ سِرِّيَّةً يَقَالُ لَهُمُ الْقُرْآنُ
فَأُصِيبُوا أَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَهُ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَسَمْتُ لَهُمْ فِي صَلَاةِ
الْعَجْرِ وَيَقُولُ إِنْ مَضَى عَمْرُو اللَّهِ وَرَسُولُهُ
۱۳۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ

میں ملنے کر دیا۔ دو مری منہ کھاتے غصہ حال تھا ہے حمد و ثناء
مشرکین کے خلاف دعا کرنا
حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
دعا کی۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلسل قحط
اور دعا کی۔ اے اللہ! جو جہل کو بھال، حضرت ابن عمر کا بیان
کہ حضور نے نماز میں دعا کی۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:۔ یہ بات تمہارا اللہ
میں نہیں.... (سورۃ آل عمران، آیت ۱۳۸)

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افواہ کفکد کے
خلاف دعا کی... اے اللہ! کتاب نازل فرماتے واسے اجلد حجاب
یعنی واسے کفار کی فوجوں کو ہزیمت دے اور ان کے قوم
اکھاڑ دے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آخری
رکعت کے اندہ سُبْحَانَ اللَّهِ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد نیت پڑھی اے
اللہ! عیال خ بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید
کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو
کہ نجات دے۔ اے اللہ! سَلَمَةَ بْنَ هِلَالٍ
کو نجات دے۔ اے اللہ! مُضَرَ پر اپنی گرفت
سخت فرما دے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے
سال مسلسل قحط۔

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سورہہ روانہ فرمائی
اور ان حضرات کو قاری کہا جاتا ہے پس وہ شہید کر دیے گئے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنا اس حادثہ کا رونا ہوا اتنا میں نے کسی ملو
واقعہ نہیں دیکھا جتنا آپ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت
پڑھی ہوا کہتے ہیں ایک شخصیت نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَمُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَطِطَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ يَا عَائِشَةُ إِنْ اللَّهُ يَحِبُّ الذِّكْرَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُونَ أَرَدْتُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ فَاحْكُلْ وَعَلَيْكُمْ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَصْحَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيَوْمَهُمْ نَارًا كَمَا شَخَّرْنَا عَلَى صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب ۹۶ الدُّعَاءُ لِلْمُشْرِكِينَ

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْوَيْثَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دُونَكَ عَصِيْبٌ وَأَبْتُكَ فَادْعُهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دُونَكَ وَأَبْتَ بِهِمْ

باب ۹۷ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنَنْتَ وَمَا أَخْرَجْتَ ۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَكَانَ يَقُولُ وَاسْتُرْنِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

عشائے فرمایا: یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا کرتے: تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ انہی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اور موت اور لعنت ہو پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جانے بھی دو اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ بعض گزارشگر ہیں کہ ہارسون اللہ اکسب آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے جنہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا: تمہارے اور پر ہو۔

عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنگ خندق کے روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار تھے تو آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے میں صلوة الوُسطی سے روک رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

مشرکین کے لئے دعا کرنا

اس طرح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! بیشک دوس قبیلہ نے منافقانی کی اور حق کا انکار کیا لہذا ان کے لئے ہمدادی کی دعا کیجئے: لوگور۔ لے گا کہ ان کے خلاف دعا کی جائیگی۔ چنانچہ آپ نے

دعا کی: اے اللہ! دوس کو ہلاکت دے اور انہیں میرے پاس بھیج۔ حضور نے دعا کی کہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں وہ معاف فرما دے۔

حضرت ابوہریرہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میری خطا، جہل اور کام میں کمی بخشی کہ معاف فرما دے۔ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطا میں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا جنسی مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری

جانب سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کردوں، جو چھپایا اور جو ظاہر کیا، سب کو معاف فرما دے تو ہی اَوَّل، تو ہی آخِر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

عنید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابواسحاق، ابوہریرہ

حضرت ابوہریرہؓ کسی اشعری نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو بکر بن ابوموسیٰ اور ابو بکر صدیق نے میرے خیال میں حضرت
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں دعا مانگا کرتے تھے۔
اے اللہ! میری عطا میں، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف
فرما دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! مطلق
کی رو سے کئے ہوئے، سب سے کئے ہوئے، بھول کر کیے
اور دانستہ کیے ہوئے میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب
میری طرف سے ہیں۔

جموعہ کی خواص ساعت میں دعا کرنا

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ روز جمعہ ایک ساعت بخوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھنے ہوئے اُسے نہیں پاتا مگر جو بھلائی مانگتا ہے اُسے عطا فرمادی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے کہا کہ اشارے کی کبھی وقت کی کمی پر ولایت کہہ رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: "تو ہمارے امیر

مِثْلُ اللَّهِ إِذْ هَرَبْتُ حَطَّ آيَا وَعَمَلِي وَجَبَلِي وَ
هَرَبْتُ وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُ هَرَاغِي مَا قَدَّمْتُ وَ
مَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُخَذَّمُ
أَنْتَ الْمُؤَجَّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَكَأَنَّ
عَلَيْكَ اللَّهُ بِنِ مَعَادٍ وَحَدَّثَنَا إِلَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّوْثِيِّ مِثْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣٢٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَمْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بَرْزَةَ أَحْبَبَهُ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اللَّهُمَّ اغْنِنِي خَطِيئَتِي وَخَطِيئَتِي
وَأَسْأَلُكَ فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ
اغْنِنِي هَرَبِي وَجَدِي وَخَطَايَ وَعَمَدِي وَكُلَّ
ذَلِكَ عِنْدِي.

باب الدعاء في الساعة التي في يوم
الجمعة
حدثنا مسدد حدثنا إسماعيل بن
إبراهيم أخبرنا أيوب عن محمد بن أبي هريرة
رضي الله عنه قال قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم
في الجمعة ساعة لا يوافقها مسلم وهو قائم يصلي
يسأل خيرا إلا أعطاه وقال يزيد قلنا يقولها
يزيدها

بِأَنَّهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ خَبَابٌ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا الْيَسْجَبَابِ
لَهُمْ وَلِنَا

٣٣٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
عَنْ عَائِشَةَ تَعْلَى اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى

موت ہوئے آپ نے جواب دیا: "اور تمبارہ سے اور پر ہوئے حضرت عائشہ نے کہا: "تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو نیز سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو عرض گزار ہوئیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جو بوجہ دیا وہ ان کے بارگاہ قبول ہوا اور انہوں نے جو غیر متعلق کہا وہ قبول نہیں آئین کہنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب قرآن کریم پڑھنے والا آئین کہے تو تم بھی آئین کہنا کہہ دو کیونکہ فرشتے اس وقت آئین کہتے ہیں، تو جس کا آئین کہنا فرشتوں کے آئین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

لا اِلهَ اِلَّا اللهُ، کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے: "لا اِلهَ اِلَّا اللهُ" وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو دن میں دس مرتبہ کہے تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے

لیے نو زکاتیں رکھ دی جاتی ہیں اور ان کی سورتاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک یہ عمل اس کے لئے غنیمت ہے۔ بجاؤ ہوئے اور اس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو اس یا اس سے زیادہ عمل کرے۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن عمرو، عمر بن ابوزائدہ، ابو اسحاق، عمرو بن مہمون نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابوزائدہ، عبداللہ بن ابوالسفر، شعبی، ربیع بن خثیم، یہ بھی ایسا ہی کہا ہے۔ میں (شعبی) نے ربیع سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَلَسْنَا مِنْكَ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَسْنَا مِنْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلِكًا عَائِشَةَ عَلَيْكَ يَا زَيْدُ وَإِيَّاكَ وَالْعَنْفُ أَيْ الْفُحْشُ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْكُمْ لَيْسَتْ جَابِ فِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِي.

بَابُ الثَّامِنِينَ

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمِنَ الْعَادِي حَاجَمُوا حَبِثَ الْمَلَائِكَةُ كُوفِينَ حَمَنَ وَاحِنَ تَامِيئَةً تَامِيئِينَ لِلْمَلَائِكَةِ غَيْرَ لَهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَنْبِهِ.

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُتَوَكِّلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ مِائَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ مُجِيدَةٌ عَنْهُ مِائَةُ سِتِّينَ وَكَانَتْ لَهُ حِرْشُ آتَمِ الْخَيْطَانِ يَوْمَ ذَلِكَ حَتَّى يُمَسَّى وَلَعِبَ يَاتِ أَحَدًا يَأْخُذُ بِمَا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ الْخُرْمِشَةَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً يَمْنُ وَلَدًا مِائَةَ عَمِلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

السُّفْرَاءِ عَنِ الشَّعْبِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَوْلُهُ فَذَلِكُنَّ
لِلرَّبِّيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؛ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ
فَأُذِيتُ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟
فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. فَأُذِيتُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ
مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ بِحَدِيثِهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ
بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو
بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ
مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِ
عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلَهُ. وَقَالَ أَدُمُ حَدَّثَنَا الشَّعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ
الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَعْزُودٍ
قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَمُحَمَّدُ بْنُ هِلَالَ عَنْ
الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ وَمَا أَلْفَاظُ الْوَعْدِ الْخَطَرِ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

۱۳۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ
حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَنْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ .
۱۳۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ
فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ
خَوَّفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ جَبِيْلَتَانِ
إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ .

پوچھا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ فرمایا کہ عمرو بن ميمون
سے، پس میں عمرو بن ميمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے
پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلی
سے پس میں ابن ابی لیلی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے
دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابو ایوب انصاری
سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں۔ ابراہیم بن یوسف، ابوالاسود، عمرو ميمون، عبدالرحمن بن
ابی لیلی، حضرت ابو ایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے کی۔ موسیٰ وحبیب، داؤد، عامر، عبدالرحمن
بن ابی لیلی، حضرت ابو ایوب انصاری نے اسے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اسماعیل، شعبی، ربیع
بھی یہی کہا۔ آدم، شعبہ، عبداللہ بن مہسرہ، ہلال بن یساف
ربیع بن خثیم، عمرو بن ميمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی
اس کی روایت کی۔ اعمش، محمد بن ہلال، ربیع
نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسے
روایت کیا۔ ابو نعیم، حضرت ابو ایوب
انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
اس کی روایت کی ہے۔

بَحْانُ اللَّهِ كَيْفَ تَفْضِلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: جس نے دن میں سبحان اللہ ۱۰۰۰۰
مرتبہ کہا اس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ
سندہ کی جہاں کجا رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان
میزان میں بھاری اور خدا کے رحمن کے پیارے ہیں یعنی
: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ رَبُّنَا اللَّهُ الْعَظِيمُ

بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَدَّادِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَرِيرَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ مَلَأَ ثَنَاءَ يَهْوُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْقَمُونَ أَهْلَ الدُّكَّ كَرَفًا وَجَمًّا وَأَقْوَمَ مَا يَذْكُرُونَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلُوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْشُرُونَهُمْ بِأَجْنَحَيْهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُمْ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَوا يَقُولُونَ يَسْتَحْشُرُونَكَ وَيَكْبُرُونَكَ وَيَعْبُدُونَكَ وَيَسْجُدُونَكَ. قَالَ فَيَقُولُونَ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْنَا قَالَ فَيَقُولُونَ وَكَيْفَ تَوَسَّأُونِي؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَسَّأْنَا بِكَ كَأَنَّا أَشْدُّ لَكَ عِبَادًا وَأَشْدُّ لَكَ تَحِيًّا إِذَا كَثُرَ لَكَ كَيْسِيحًا. قَالَ يَقُولُ كَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْحَاجَّةَ؟ قَالَ يَقُولُونَ هَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ كَيْفَ تَوَسَّأُونِي؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُونَ كَيْفَ تَوَسَّأُونِي؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَسَّأْنَا بِكَ كَأَنَّا أَشْدُّ مِنْهَا فَرَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ فَاقْبَلُوا مِنِّي أَنِّي قَدْ عَشَرْتُ لَكُمْ. قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ قَبْلَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِ لَقَدْ كَانَ لَيْسَ مِنْهُمْ أَشْعَابًا لِحَاجَةٍ قَالَ لَهُمْ

اللَّهُ تَعَالَى كَذِكْرِ كِي فَضِيلَتِ

ابو ہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مثال اُس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردے جیسی مثال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو بکا رہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اُس پرانے بروں سے سایہ شکن ہو جاتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، معرفت اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ خدائی قسم مجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا گا:۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرمائے گا:۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے:۔ وہ کچھ جنت مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ اب اہل

کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ عرض، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمایا گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ دوزخ سے؟ فرمایا گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدائی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا تو فرمایا گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمایا گا کہ گواہ دینا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو

الْجَبَسَاءُ لَا يَشْفُونَ سِرْمَ جَبَلِيٍّ سَأَلْتُمْ دَرَاكًا شَعْبَةً عَنِ
الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ. وَدَرَاكًا سَهْلِيلًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِاللَّهِ

۱۳۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي
عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَلِهِ أَقْطَالَ فِي ذَلِيلَةٍ
قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهِ مَا نَجَلْ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا
تَدْعُونَ أَحَدَهُ وَلَا عَابِدًا لَكُمْ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ
يَا عَبْدَ اللَّهِ إِلَّا ذَلِكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَلِمَاتِ الْجَنَّةِ قَدْ
بَيَّنَّ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

بَابُ مِائَةِ اسْمٍ غَيْرِ وَاحِدٍ

۱۳۳۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَلِيمَانُ قَالَ حَفِظْنَا مِنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ قَالَ يَلُو لِسْعَةً وَتِسْعِينَ
اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَهُوَ وَثَرٌ يُعِثُّ الْوَثْرَ.

بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

۱۳۳۳ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّادٍ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا
نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ إِذْ جَاءَ بَيْنَ يَدَيْنَا مَعَاوِيَةُ فَقُلْنَا
الْأَخْيَلِسُ قَالَ لَا ذَلِكُنْ أَدْخَلَ فَأَخْرَجَ إِلَيْكُمْ صَاحِبُكُمْ
وَالْأَخْيَلِسُ أَنَا فَجَلَسْتُ. فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ
أَخْلَدُ بِيَدِهِ فَنَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَيُّهَا خَيْرُ سَيِّدَائِكُمْ
وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ابنہ کی صحبت کے تحت آیا تھا۔ فرمایا کہ وہ ان کے پاس بیٹھا اور پاس
بیٹھنے والے غروم نہیں رہتے۔ جبکہ نے اعش سے اس کی روایت کیا
لیکن بغیر خود۔ سہیل ان کے والد حضرت ابو ہریرہؓ نے ہی کریم صلی

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی جگہ
پہنچا تو پھر چلنے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر
گئے تو ایک آدمی منہ بلند کر کے کہا کہ لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اس وقت غم پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی
پہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے
عبداللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ
نہ بتا دوں! میں عسدر میں گزارا ہوا کیوں نہیں فرمایا
کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام میں

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے ننانوے نام ہیں۔ انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر
وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر (طاق) ہے اور
وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وعظ وقف کے ساتھ ہوں۔

شقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ معاویہ بن زبیر کوئی آگئے۔ ہم نے
ان سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں تمہارے
راہی کو لیکر آتا ہوں۔ وہ نہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پس حضرت عبداللہ
بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے زبیر بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا
یہ تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی
ہے یا خبر تھا۔ لیکن مجھے تمہاری طرف نکلتے سے اس بات نے نہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي
الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةِ الشَّامَةِ عَلَيْنَا

کتاب الرقاق

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنَّ لَا عَيْشَ
إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْتَمَلُ مَعْبُودٌ فِيهِمَا كَيْدٌ مِنَ
النَّاسِ الْيَقِينَةِ وَالْغُرَاةِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ كُرْزَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا
عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ بْنُ الْفَقْدَامِ حَدَّثَنَا
الْفَضِيلُ بْنُ سَيِّمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا سَهْلُ
بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِدُ وَنَحْنُ نَقْلُ
الْغُرَابَ وَيَمْرُطُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ
الْآخِرَةِ كَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ تَابِعَهُ سَهْلُ
بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ. وَقَوْلُ
تَعَالَى: إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ
وَنَفَاخَةٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاكُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ أَتَتْهُ الْكَلْبُ أَنْبَاءُ ثُمَّ يَهْبِجُ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا أَشَقَّ لَكُمْ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ

رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں مقررہ دنوں میں
واغظہ نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکٹرا جائے۔
رفت کا بیان۔

رفت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی
زندگی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر
نہیں کرتے اور وہ صحت و فسادت ہیں۔
عباس غیری، صفوان بن عیسیٰ، عبد اللہ بن
سعید بن ابی ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن
عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث
مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

معاویہ بن قرظہ نے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
آپ انصار و مہاجرین کو درست رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہ کھود رہے تھے اور ہم شی دوسری
جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے:۔ اے اللہ!

زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔
حضرت سہیل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح
روایت کی ہے (یہ متابعت ناقابلِ فہم ہے شاید کتابت کی غلطی ہو)۔

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد ربانی ہے:۔ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور لڑائی اور ٹہلنا
اچس میں بڑائی مارنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر دنیاوی چاہنا
اس بارش کی طرح جسکا اگلا ہوا سبزہ کافوں کو بھایا، پھر سوکھا کہ تو اُسے
نزد و دیکھے پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا مندی اور دنیا کی فتنہ کی فتنہ
نہیں مگر دھوکے کا سرمایہ (سورۃ العنکبوت آیت ۲۵)۔

ابو حازم نے حضرت اہل بنی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے بنی کریم رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرما ہونے سنا۔ دنیا اللہ جو کچھ اس میں ہے اس سے جنت میں ایک کوٹھار کھنے کی جگہ بہتر ہے اور صبح و شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اللہ جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور کے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب اور مسافر
کی طرح رہو

نجات کا یہاں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: - دنیا میں تم ایسے برمجو جیسے ایک مفلح آدمی یا سافر ہو۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو نیز زندگی میں جیسا کہ لکھا ہے اور زندگی میں موت کے لئے تیار رہو کہ لوگ

انجید اور اس کی لمبائی .

اور شاہِ باری تعالیٰ ہے :- جو آگ سے بچا کر حشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی ہی دھوکے کا مال ہے (سورۃ آل)

عمران، آیت ۱۸۵ نیز فرمایا: انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں اور پڑھیں اور امید انہیں کھیل میں ڈالے رکھے تو اب جانا چاہتے ہیں اور الحجہ آیت ۴ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ دنیا بیٹھ بھیر کر چلی جائیو والی اور آخرت ہمیشہ آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے ہیں، مگر تم آخرت کے لیے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں ہوگا۔ **بہتر خروج ہے مراد ہے اس سے وہ کہنے والا۔**

نزیح بن عظیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَهَفِيفَةٌ مِنَ اللَّهِ وَمِزْجَانٌ
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورِ

١٣٣٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عَدْرِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ
سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ يُخْبِرُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَالْعَدْوُ
فِي مَسِيلِ اللَّهِ أَوْ مَوْضِعٌ يُخْبِرُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
بِأَنْفِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ مُسْتَبِيلٌ
١٣٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

محمد بن عبد الرحمن أبو المذني القفاوي عن سليمان
الاهشي قال حدثني محمد بن يحيى عن عبد الله بن عمر
رضي الله عنه ما قال أخذ رسول الله صلى الله عليه
وسلم بمنى فقال كن في الدنيا كأنك غريب
أو عابر سبيل. وكان ابن عمر يقول إذا قميت
فلا تظن القبر وإذا أصبحت فلا تذكر
المسألة وأخذ من حديثك لمريضك وميت
حياتك لموتك.

بَابُ فِي الْأَمَلِ وَطَوِيلِهِ، وَكَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى أَفَمَنْ زُخِرَ عَنْ الشَّارِءِ أَدْخِلَ
الْجَنَّةَ قَتَادٌ، أَوْ مَا اتَّخَذَ الدُّنْيَا الْآمَتَامَ

١٣٩ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ
رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
خَطَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مَرَّتَيْنِ وَخَطَّ
خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِثْلَهُ وَخَطَّ خَطًّا صَغِيرًا
إِلَى هَذِهِ الدِّقِ فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِ الدِّقِ فِي
الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ يُحْسِنُ
بِهِ أَوْ تَدْرَأُ بِهَذَا الدِّقِ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ
وَهَذَا الْخَطُّ الْوَسْطِيُّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ أَخْطَأَ هَذَا
فَهَكَذَا هَذَا فَإِنْ أَخْطَأَ هَذَا فَهَكَذَا هَذَا.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَرْمَازُ بْنُ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا
الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ
الْغَطُّ الْأَكْثَرُ.

بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ
اللَّهُ الْإِلَهَ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ: أَلَمْ نَعْمِدْكُمْ مِمَّا
يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ الْمَوْتُ يُدْرِكُ

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مَطْلُوحٍ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ هَاشِمٍ الْخَفَارِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ
الْأَنْبَرِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعَدَّ اللَّهُ

إِلَى أَمْرِي أَثَرًا حِكْمَةً حَتَّى بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً تَأْبَعُهُ
أَبْرَحَارٌ مِنْ وَابِنُ بَحْرَيْنَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو
صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي
نِيْهَاٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ لَبَّازَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ رَشَدًا أَبَا فِي
اِسْتِثْنَاءَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطَوِيلِ الْأَمَلِ قَالَ الْإِمَامُ

عنه نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کے ذریعے
ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اس سے

باہر نکلا ہوا تھا۔ پھر درمیان میں چھوٹے خطوط
اس کے اس جانب کھینچے اور کہہ اُس
جانب ان فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ
اُس کی موت ہے جو اُس پر محیط ہے یا فرمایا کہ
جس نے اُسے گھیر لیا ہے اور یہ باہر نکلا ہوا۔

خط الکی آمد و ہے اور چھوٹے خط اُس کے مصائب ہیں اگر ایک
مصیبت بھی تو دوسری آویزا اور اگر دوسری سے بچا تو ۲
اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطالب کا بیان ہے کہ حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی امید اور یہ
اُس کی موت ہے وہ ان کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ
قریبی خط سے موت آجاتی ہے۔

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کا عند قبول
نہیں فرمائے گا۔ ارشاد ربانی ہے:۔ کیا ہم نے نہیں وہ عمر
نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھتا ہوتا اور ڈرتا نہ والا ۲
ابوسعید خدری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اُس کے عند قبول نہیں فرماتا
جسکی وہ عمر دے کر دے یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال تک

جا پہنچے۔ ابو حازم اور ابن عجلان نے بھی مقبری سے اسی
طرح روایت کی ہے۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ بڑے بڑے کا دل بھی ڈوبتا تو میں ہمیشہ
جوان رہتا ہے یعنی:۔ دنیا کی محبت اور امیدوں
کی دلداری میں۔ لیث، یونس، ابن زبیر، یونس

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
هشامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ ابْنُ
آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ أَنَّهُ ابْنُ حُبِّ الْمَالِ وَالْكَوَلِ الْغَيْرِ
رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْهُ قَتَادَةُ

بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ
اللَّهِ فِيهِ سَعْدٌ

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَتَمُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَزَعَمُو قَالَ وَعَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَعَقَلَ حُجَّةً فَجَرَدًا
مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِثْبَانَ
بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ شَرَّ أَحَدِ بَنِي سَالِمٍ قَالَ
عَدَا عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَنْ يُؤَارِيَ عَبْدِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَسْتَغْنِي بِهِ وَجْهَهُ اللَّهُ لَا تَخْشَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارُ

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُرَيْبٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا جُزَّاهُ
إِذَا قُضِيَتْ صَفِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسِبَهُ
إِلَّا الْجَنَّةَ

بَابُ مَا يُجْزَى مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ
النَّارِ فِيهَا

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَفِيَّةَ عَنْ مُوسَى
بْنِ عَفِيَّةٍ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ

ابن شہاب نے سعید ابن ابی سہید سے اس
کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جو اس
کی عمر بڑھتی ہے اسی قدر اس کے ساتھ وہ چیزیں بڑھتی جاتی
ہیں یعنی مال کی محبت اور عمر کی دلداری۔ شعبہ نے بھی
قنادہ سے اسے روایت کیا ہے۔

جو عمل رضا کے الہی کے لئے کیا جائے

اس بارے میں حضرت سعد کی روایت ہے۔

نہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اُن پر کئی فرمائی، یعنی حضور نے دُور سے ہائی لیکر اُن پر کئی
کی تھی جو اُن کے گھر میں تھا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
عقبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ قیامت
کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضا الہی کیلئے کمال
کا اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو آگ حرام کر دے گا۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا

ہے: اپنے بندہ مومن کے لئے میرے پاس
کوئی جزا نہیں جبکہ میں اس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں

اور وہ صبر کرے مگر حقت۔
رضائی چمک دمک اور اس کی جانب راغب ہونے
کے کھانا

عمرہ بن ربیع کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن عمرو نے
ابن ابی ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
میں کوئی کے حلیف تھے اور عمرو بن عبد ربیع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

الزَّيْبِ رَأَىٰ الْمُسَوِّمَ بْنَ خَزْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ
عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْسَىٰ غَاثِرِ بْنِ لُزَيْمٍ كَانَ مِثْلَهُ
يَبْدَأُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا
عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَزَّازِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِهِ زَيْبَةً
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ
أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرَ عَائِيهِمُ الْعِلَاءِ بْنِ أَرْسَلَةَ
فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ فِي مَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ
الْأَنْصَارُ بِشِدْقِهِ قَوْمَهُ قَوْمًا فَتَدَا الْعُتْبَرُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا أَنْصَرِفَ
تَعَرُّضًا لَهُ فَتَبَسَّعَ حِينَ رَأَاهُمْ وَقَالَ أَنْظَرْنِي
سَمِعْتُمْ بِعُدُوِّهِمْ أَبِي عُبَيْدَةَ دَرَأَتْ حَيَاةُ لَيْسَى
قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَابْشُرُوا وَاقْبَلُوا
مَا يَسُرُّكُمْ فَإِنَّهُ مَا الْفَقْرُ أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ
أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ أَنْ تُلْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّمُومُ لَمَّا بَسَطَ
عَلَىٰ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَكُنَّا نَسُوقُهَا كَمَا تَنَاسَّوْهَا
وَلَمْ يَهَيْكُمُ كَمَا لَمْ يَهَيْكُمُ.

۱۳۴۴. حَدَّثَنَا مُتَّكِئَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ
عُتْبَةَ بْنِ غَاثِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمَ مَا أَهْضَمَ عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى
النَّبِيِّ لَمْ يَلْقَ اللَّهَ سَرَفَ إِلَى الْمَغِيرَةِ فَقَالَ رَأَيْتُ فَرَضَكُمْ
وَأَنَا أَهْبِطُ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظَرُ إِلَى حَوْضِي
إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ قَدْ أُعْطِيتُ مَعَايِيَةً خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ
مَعَايِيَةً الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تُخْرِجُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَنَاسَّوْا فِيهَا.

علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا کہ جزیرہ
کو آئیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بحرین
سے صلہ کر کے ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرمایا تھا۔
پس حضرت ابو عبیدہ بحرین کھال بیکر واپس آئے اور انصار نے
ان کی واپسی کے بارے میں سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آئناں جو جب آپ فارغ ہوئے تو
سارے سامنے آگئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ
خیال میں تم نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سن لیا ہے کہ وہ کچھ لا
ہیں ہر من گزار ہوئے کہ بار رسول اللہ ابھی با ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ
اور اس چیز کی امید رکھو جو ہمیں خوشی پہنچائے، لیکن
خدا کی قسم مجھے تمہاری غفلت کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ تمہارے
متعلق یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا کشی وہ کر دی جائے
جیسے تم سے پہلے لوگوں پر گشت وہ کر دی گئی تھی اور
اُس کے ساتھ ایسا ہی پیار کرنے لگو جیسا پہلے لوگوں
نے اُس کے ساتھ کیا اور یوں ہمیں بھی ہلاک کر دے جیسے
پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

ابو الخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز
باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے بیت پر
پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: میں تمہارے
پیش قدمیوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں
اپنے حوض کو آب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں
کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم
مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ تم صبر سے بعد شدت
کر دو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں جھٹلاؤ
ہو جاؤ۔

ف: یہ بات اسی جلد کی حدیث ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۵۰۲ اور ۱۵۰۳ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
صحابہ کرام کو مخاطب کر کے چند باتیں ارشاد فرمائیں، پہلے یہ کہ آج مسلمان کہلانے والے انہیں کان کھول کر سنیں اور ان پر یقین کریں۔

- ۱۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں۔
 - ۲۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔
 - ۳۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے حق کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔
 - ۴۔ فرمایا کہ مجھے زمین کی کھجیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔
 - ۵۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اس بات کا تردد نہ ہو کہ تم میرے شرک کرو۔
 - ۶۔ فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔
- عجیب ستم ظریفی ہے کہ بعض لوگ کہہ پڑے کہ مسلمان کہلا کر اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھنے ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے نبی کا بٹانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کو ماننے پر ان کے ذہن آمادہ ہی نہیں ہوتے۔ اپنے نبی کے علاوہ فضائل و کمالات کا انکار کرنا اور توہین و تحقیق میں کوشاں رہنا ہی ان حضرات کے دین و مذہب کی سمون کا جزو اعظم ہو کر رہ گیا ہے۔ حضور تو فرمائیں کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں لیکن وہ آپ کو مددگار ماننا ہی شرک محسوب ہوتا ہے۔ حضور تو فرمائیں کہ میں تم پر گواہ ہوں لیکن وہ مہربان ہر اٹھ مسلمان کو مشرک قرار دیتے ہیں جو آپ کو چشم دید گواہ مانے۔ حضور تو فرمائیں کہ میں تم پر محبت تمام کرنے کی فرض سے خدا کی قسم کھا کر فرمائیں کہ میں اپنے حق کو اب بھی دیکھ رہا ہوں لیکن یہ حضرات مسلمانوں کو بارود کرنے پر تھر ہیں کہ آپ تو دلالت کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اور نہ اب دیکھتے ہیں۔ حضور فرمائیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کھجیاں عطا فرمادی گئی ہیں بلکہ دوسری روایت میں فرمایا کہ مجھے ہر چیز کی کھجیاں دے دی گئی ہیں لیکن یہ لوگ پردی بے باک اور گستاخانہ لہجے میں اپنا عقیدہ یوں بتاتے ہیں کہ جس کا نام مستد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے۔ حضور تو فرمائیں کہ مجھے اس بات کا کوئی خدشہ ہی نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کر دیں ان حضرات کو اپنی جماعت کے ساتھ باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ خدا نے ذوالمن جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائی۔ آمین۔

۸۔ قَالَ لَكَ اللَّهُ عِزٌّ قَالَتْ مَا لَكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخَيِّرُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ النَّسِيبِ فَقَالَ لَهُ نَحْوُ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَرِّ فَصَمَّتِ النِّسَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُنَّ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رُفْعُ جَعَلِ يَمْسُرُ عَنْ جَنِينِهِمْ كَقَالَ ابْنُ السَّائِلِ قَالَ أَنَا الْخَالِ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ يَحْيَى طَلَعَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خُفِرَ كَخُفْرِ الْوَدَّ كُلِّ مَنَّا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ تمہارے متعلق جس بات کا اندہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کی گئی کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا داری کی زینت و زینت ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ کیا بلان کے ساتھ بھلائی بھی آتی ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں گمان کرنا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک کیسے پوچھتے ہوئے فرمایا کہ سوال کرنے والا کیا ہے؟ عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ یہ جان کر میں نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا کہ بھلائی تو بھلائی ہی لاتی ہے اور یہ دنیا کا مال فروزانہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے جیسے فصل بریں جو کچھ آگاتی ہے وہ ہوا

أَكَلَتْ الرِّبْعَ يَقُولُ حَيْطًا أَوْ يُلْقِي الْأَكْلَةَ الْخَبِيرَةَ
أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ
الشَّمْسَ فَجَازَتْ وَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ خُرْعَاتُ
فَأَكَلَتْ ذَلِكَ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةً مِنْ أَحَدِهِ يَحْقِيقُ
وَقَمْنَعَةً فِي حَقِّهِ فَنَعَمُ الْمَعْرُوفَةُ هُوَ مَنْ أَحَدَهُ
يَعْرِفُ حَقِّهِ كَانَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
حَدَّثَنَا أَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا زُهْدُ بْنُ مُثَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ
بْنَ حُسَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي فَكُلُّ الَّذِينَ يَكُونُ نَفْسُهُمْ
الَّذِينَ يَكُونُ نَفْسُهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَذْرِي قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
نَفْسُهُمْ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يُشْرِكُونَ وَلَا يَسْتَشِيرُونَ
وَيَجُودُونَ وَلَا يَكُونُونَ وَيَسْتَأْذِنُونَ وَلَا يَقُونَ
وَيُظَاهِرُونَ فِيهِمُ الشُّعْنُ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ
النَّاسِ قَرْنِي فَكُلُّ الَّذِينَ يَكُونُ نَفْسُهُمْ يَكُونُ نَفْسُهُمْ
فَكُلُّ الَّذِينَ يَكُونُ نَفْسُهُمْ فَكُلُّ الَّذِينَ يَكُونُ نَفْسُهُمْ
وَأَيُّهَا نَفْسُهُمْ فَكُلُّ الَّذِينَ يَكُونُ نَفْسُهُمْ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَابًا وَ
قَبِيصًا يَقُولُ يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْ لَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَقُولَ
بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا بَلْ
وَأَنَا أَصْبَرُ مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَخْدُلُهُ مَوْضِعُ إِلَّا

یا تو بیٹ بھلا کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور بڑی
بھری گھاس چرے اور بیٹ بھرتے ہی دھوپ میں جا کھڑا ہو جگال
کرے گو برا اور بیٹاب کرے پھر دوبارہ اگر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ
یہ دنیا کا مال خیرین ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو
ثواب حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور میں نے بغیر حق کے اسے حاصل
کیا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ سب سے بہتر ملازمت ہے
پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے
حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے بعد اسے توڑ دیا اور پھر پانچین مرتبہ
پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں
گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا۔ خیانت کریں گے اور ان کا کوئی
یقین نہیں کرے گا، ہمت مانیں گے مسکین انہیں پورا
نہیں کریں گے ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین لوگ میرے
نزدیک ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد
ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں
ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر ہوں گی۔

فقہین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز انہوں نے اپنے بیٹ پر سات
دراغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں
ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھی دنیا کو خیر باد کہہ گئے لیکن دنیا ان کے اعمال
میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور میں جو دنیا کا مال ملا اس کے رکھنے

التراب

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَلِيسٌ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَهُوَ يَذِي حَاطَاةً كَكَالِ إِنْ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ يَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصْبَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا يَحْدِلُهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابُ.

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ خُبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَلَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمْ الْهَيْوَةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا عَدُوًّا لَكُمْ أَنْفُسَ الْغُرُورِ لَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ لَجَّاهُ الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ.

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِاهِيمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ يَطْلُو بِرُجُلَيْسَ عَلَى الْبَقَاعِ فَوَضَّأَ أَحْسَنَ الوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَلَدِ فَاحْسَنَ الوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الوُضُوءِ ثُمَّ أَقَى الْمَسْجِدَ فَكَرَّمَ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ غُفْرَانَهُ مَا لَقَّاهُ مِنْ دُنْيَاهُ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَغُرُّوْا.

باب ذهاب الصلح الحزين

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَيِّانٍ عَنْ قَلِيسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ

کے لئے ہر مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ہوتے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنام سے بیٹھے تو انہوں نے فرمایا: ہم سے جو سامعین وفات پا گئے، دنیا ان کے خواب کو خدا بھی کہیں کر سکتی اور ہم نے ان کے بعد کھسکا پایا تو میں اس کو رکھنے کے لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملتی۔

ابو ذائل کا بیان ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

دنیا کی زندگی ہمیں دھوکا نہ دے جائے۔

ابن عمر ربانی ہے: اے لوگو! شیک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر۔

غیر نہ دے وہ بڑا فریسی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ درخیزوں میں ہو جائیں (سورۃ الفاطر آیت ۴۰، ۵) الشیخ کی جمع سَعَرٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے۔

معاذ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دھوکا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چوتھے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے خوب اچھی طرح دھوکا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی جگہ بیٹھ کر بیت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

نیک لوگوں کا چلنے جانا

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْأَسْفَلِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَقْلَ وَالْأَقْلَ قَوْلَ رَبِّي حَقًّا
كَعُقَالَةِ الشَّعْبِ أَوْ الشَّعْمِ لَا يَبَالِيَهُمُ اللَّهُ بِأَلَةٍ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ يُتَالُ حَقًّا وَحَقًّا
بَابُ مَا يَشْفِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى إِنْ تَمَّ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ
فِتْنَتُهُ

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو
بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: تَعَسَّ عَيْدُ الْيَدَايْنِ وَالْيَدَاهُ وَالْقِطِيفَةُ
وَالْخَيْصَلَةُ إِنْ أُعْطِيَ رَحْمَتِي دَلَّ لَمْ يَعْطَ لَمْ يَرْحَمَ

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَبْغِي ثَالِثًا
وَلَا مَلَأَ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ
عَلَى مَنْ تَابَ

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مَالًا لَا أَحَبَّ إِلَيْهِ
وَمَثَلُهُ دَيْمَلُكَ عَيْنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ
عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَدْرِي مِنَ
الْقُرَّانِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
ذَلِكَ عَلَى الْمَنَابِرِ

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَزِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ
سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ الْوَيْلُ لِمَنْ كَفَرَ

نے فرمایا۔ سب سے پہلے نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور پھر جو
ان کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جبریا بھوک
کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔ امام
بخاری نے فرمایا کہ حَقًّا حَقًّا خراب حصے کو کہتے ہیں۔
جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد
اگر مالش میں (سورۃ النفاہین، آیت ۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مردہ کے
بندے پر بیشی چادر ہے اور آدمی کپڑوں کے بندے ہلاک
ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو راضی ہو گئے
اور نہ دی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے دو وادیاں بھری
ہوئی ہوں تو وہ تمسیری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے
پیٹ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس
کی توبہ قبول فرمائے جو توبہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر آدمی کے
پاس اتنا مال ہو جس سے میلان بھر جائے تو ضرور چائے گا کہ اتنا
جی اُس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے
اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ نہیں فرمائے جو توبہ کرے۔ حضرت
ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم
میں ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر
کو خبر دہرہ کہتے ہوئے سنا۔

عباس بن سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران
خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الَّذِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: تَوَاتَّ ابْنُ آدَمَ أُتِطِ
وَإِدِيًّا مَلَأَ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَتَوَاتَّ
أُتِطِ ثَلَاثًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ
ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.
۱۳۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَاتَّ لِبْنِ آدَمَ وَادِيَانِ ذَهَبٍ
أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَهُمَا إِلَّا
التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، وَكَالَ لَنَا أَبُو
الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنْ أَبِي قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنْ الْقُرْآنِ حَتَّى تَوَلَّاتِ
الْهَيْكَلُ التَّكَاثُرُ

بِأَيِّ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا الْمَالُ خَصْرَةٌ حُلُوهٌ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ
الْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَ
الْخَبْرُ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَ
عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ
بِمَا ذُقْنَاهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ
تُنْفِقَ فِي حَقِّهِ

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
وَسُجَيْدُ بْنُ الْمُسَدِّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ
هَذَا الْمَالُ وَرَبِّكَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے :- اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک
دادی عطا فرمادی جائے تو وہ چاہے گا کہ ایسی ہی دوسری
مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی
آرزو کرے گا حقیقت میں آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی
ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- اگر آدمی
کے پاس سونے کی ایک دادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس
دو دادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز
نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو
توبہ کرے ۔ ابو الولید و حماد بن سلمہ ، ثابت ، حضرت
انس ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک
کہ سورۃ النکاح نازل ہو گئی ۔

حضور نے فرمایا کہ مال میں تانگی اور مٹھاس سے ۔
ارضا و بتا ہے :- لوگوں کے لئے اللہ کی نعمت ان کی خواہشوں
کی محبت ، عورتیں اور بیٹے اور تلے اور سونے چاندی کے ڈھیر
اور نشان کے ہوئے گھوڑے ، اور چوپائے اور کھیتی بہیتی دنیا کی
ہوئی ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۴) حضرت عمر نے دعا کی :- اے
اللہ ہم میں طاقت نہیں مگر یہی کہ جن چیزوں کی محبت ہمارے
دلوں میں ٹھالی ہے ان سے خوش ہوتے ہیں ۔ اے اللہ
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو وہیں خرچ کر دوں جہاں
خرچ کرنا چاہیے ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا
فرمادیا ، دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عنایت فرمادیا ، سہ بارہ سوال
کیا تو آپ نے پھر رحمت فرمادیا ۔ پھر فرمایا کہ یہ مال ۔ کچھ سببان نے
بولی روایت کی :- مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم ! یہ مال تیرا تارہ
اور بیٹھا ہے ۔ جو اسے اچھی نیت سے لے تو اس میں اسے

إِنَّ هَذِهِ الْمَالُ خَيْرٌ لَّكَ خَلْوَةً فَمَنْ أَخَذَ بِطَيْبِ
نَفْسٍ يُؤْمَرُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَ كَابِطًا رَأْفَ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ
وَلَا يَشْبَعُ وَالْبَدُّ الْعَلِيَّ خَيْرٌ مِنَ الْبَدِّ السُّفْلِيِّ
بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ قَوْلُهُ

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّادٍ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمَةَ الشَّيْبِيُّ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ
إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِثْلُ أَخَذِ
الْأَمْوَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ
وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا أَخَّرَ.

بَابُ الْمَكْتَرُونَ هُمْ الْمُقْلُونَ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى: مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ
زُيِّنَتْ لَهُ تَاوِيلُ الْبَيْتِ أَعْمَالُهُمْ فِيهَا وَهُمْ
فِيهَا لَا يَبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ إِلَّا الْخَسِرَةُ وَالْمَكْرُورُ وَحِطُّ مَا صَنَعُوا فِيهَا
وَبَابُ طَلُّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجْتُ إِلَيْهِ
مِنَ الْيَأْسِيِّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْشِي وَخَدَّاهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ فَظَنَنْتُ
أَنَّهُ يَذْكُرُ أَنَّ يَمُوتُ مَعَ أَحَدٍ، قَالَ فَجَعَلْتُ
أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَمَعْتُ كَرَأْيِي فَقَالَ: مَنْ
هَذَا؟ كُنْتُ أَبُودُ رَبِّكَ لِي اللَّهُ وَنَدَاءُ لَكَ، قَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَى، قَالَ فَكُنْتُ مَعَ سَاعَةِ عَمَةٍ
فَقَالَ إِنَّ الْمَكْتَرِينَ هُمْ الْمُقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِلَّا مَنْ أَعْتَاهُ اللَّهُ سَبِيلًا فَتَفَحَّرَ فِيهِ يَمِينُهُ وَ

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لے گا تو اس
میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو
جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور (یا در کھو) اوپر دلا
باتھ نیچے طے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۱۳۶۲ - جو زیادہ خدا میں خرچ کر دیا وہی مال اپنا ہے ۳۳
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایسا
کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو
لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی
نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔
فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ
وارث کا مال ہے۔

زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں
ارشاد ربانی ہے: جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس
میں اُن کا پورا صل دیں گے اور اس میں کئی نہیں کریں گے یہ ہیں
وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو
کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو اُن کے عمل تھے (سورۃ
ہود، آیت ۱۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رات
کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تہہا جارہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا میں نے
سوچا کہ شاید آپ کو ناپسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے پس میں
چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھ لیا اور
فرمایا: کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ تجھے آپ پر فدا کرے۔

۱۳۶۳ - میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آج وہ دن کا بیان ہے کہ میں آپ
کے ساتھ ایک ساعت چل رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے
قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے سو اے اس کے جس کو
اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے
خرچ کرے اور اس کے ذریعہ نیکی کرائے۔ حضرت ابوذر کا بیان ہے

يَمَانَةَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَفَرَسًا لَهُ وَسِيلٌ فِيهِ خَيْرًا
كَانَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هُنَا
كَانَ فَاجْلَسْتُ فِي خَائِمْ حَتَّى لَمْ يَجِزْ فَقَالَ لِي
اجْلِسْ هُنَا حَتَّى أَنْجِعَ إِلَيْكَ، قَالَ فَانْطَلِقْ فِي
الْحَدَّةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ فَلَمَّتْ عَقِي كَأَطَالِ اللَّيْلِ،
ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ، وَإِنْ
سَرِقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمْ يَجَأْ لَعَنَ أَصْبَرَ حَتَّى
كُنْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ خِدَاءً لَكَ مَنْ تَكَلَّمَ
فِي جَانِبِ الْحَدَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُوجِبُهُ إِلَيْكَ
شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ
لِي فِي جَانِبِ الْحَدَّةِ قَالَ، لَبَّيْكَ أَمَّا أَنْتَ مَنْ
مَاتَ لَا يُشْرِكُ يَا اللَّهُ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ
يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرِقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ لَعَنَ قَالَ قُلْتُ
فَلَنْ سَرِقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
قَالَ النَّصْرُ أَحَبُّ بَنَاتِ شَعْبَةٍ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ ابْنِ
أَبِي قَابَتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ
أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَمُوسَى لَا يَصِحُّ احْتِسَابُ
لِي ذُنُوبِي الْمَعْرُوفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ
وَقَالَ أَصْبَرُ أَخْبَرَنَا حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قِيلَ لِرَبِيِّ عَبْدِ اللَّهِ
سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الدَّرْدَاءُ هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
عَدْنَا الْمَوْتِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الزَّيْبِعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ
قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہجہ میں گھڑی بھر آپ کے ساتھ چلتا رہا پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔
وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ پر چٹا دیا جس کے چاروں طرف پھر
تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس
آپ پھر علی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ مجھے سے اوچل ہو گئے
چنانچہ آپ نے کان پر لگا لی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لائے
ہوئے فرما رہے تھے۔ اگرچہ اس نے چھری کی یانہ لگایا یہ جب
آپ تشریف لے آئے تو میں میرے نہ کر سکا اور علی گزار ہوئے۔ یا نبی
اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پھر علی زمین میں آپ کس
کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے
گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا، فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے
جو پھر علی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت
دینا کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

نہ کرنا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا:۔ اسے جبریل!
خواہ اس نے چھری کی یانہ لگایا، ہاں میں نے کہا، خواہ اس
نے چھری کی یانہ لگایا، کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔ نصر
شعبہ، حبیب بن الوثابت اور اعلمش اور عبد العزیز بن زید
نے زید بن وہب سے اس کی روایت کی۔ امام بخاری
نے فرمایا کہ ابو علی نے جو حدیث حضرت ابو درداء سے نقل
کی وہ مرسل ہے درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔ ہم نے ہاں درجہ
بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابو
ذر ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابو درداء سے تو غلط ہیں
بہار نے بھی اسے روایت کیا ہے فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے صحیح۔
حدیث ابو ذر ہے نیز فرمایا کہ حضرت ابو درداء کی حدیث پر یہ اضافہ کر
لو کہ جب کوئی مرے وقت کا لہذا لا اللہ کے
حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ احد کے
برابر سونا ہوتا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا میں پھر علی زمین میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ چل رہا تھا اور مجاہد سے سنا ہے کہ ہمارا تھا تو آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ فِي حَذْرَةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَتْ أَحَدًا فَقَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَل مَا يَسْرِي
أَنْ يَذْرَأَ فِي مِثْلِ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْطِي عَلَى
ثَلَاثَةِ دِينَارٍ وَمِنْهُ دِينَارٌ الْكَثِيفُ أَمْ صِدْقًا
لِلدِّينِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عَجَلٍ أَلَا اللَّهُ هَكَذَا وَهَكَذَا
وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ
مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرَيْنَ هُمُ الْآفَتُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ دُقْلِيلٌ
مَا هُمْ بِشَقِيقَاتِي لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى
أَتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى
فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدْ ارْتَفَعَ فَتَخَوُّتُ أَنْ يَكُونَ
قَدْ عَرَضَ لِلشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَدْتُ
أَنْ أَلْتَمِسَ قَدْ كَرِهْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى أَتِيكَ
فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَنَ
سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوُّتُ قَدْ كَرِهْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ
سَمِعْتُهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ
مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَإِنْ مَرَأَى وَإِنْ سَرَى قَالَ وَإِنْ زَنَى
وَإِنْ سَرَى.

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنْ يُونُسَ، وَكَانَ الْكُتُبُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ
أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا لَسْرِي
أَنْ لَا تَمْرَعُ عَلَى ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ
إِلَّا شَيْئًا أَرْضِيكَ لِدَيْنٍ.

بَابُ الْخِيَاةِ غَنَى النَّفْسِ وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى: أَيْحَسِبُونَ أَنْ مَا أَنُصِيبُهُمْ مِنْهُ

۱۔ اے ابو ذر! میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں
فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہِ احمد
کے برابر سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اس میں سے
ایک دینار بھی بچا رہے، البتہ جو فرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑ
وردہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خیر کما کرنا جو اس لئے
بائیں اور پیچھے سے پھر چلتے رہے کہ آپ نے فرمایا: تبادروا مال
دائے قیامت کے روز کہ نیکوں کے لئے ہوں گے مگر جو ایسے
ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے خیر کما کریں مگر
ایسے لوگ کہ ہیں پھر مجھے فرمایا کہ اے جگہ پر رہنا جہاں تک کہ
میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں چلے
گئے یہاں تک کہ او جھل جو گئے یہاں تک کہ میں نے اونچی آواز
سنی پس میں ڈرا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو توہم
پیش نہیں آگیا میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے

ارشاد گرامی یاد آگیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں
نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے میں عرض
گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی اور ڈرا لیکن مجھے
حضور کا ارشاد حالی یاد آگیا فرمایا کہ کیا تم نے سنی؟ میں عرض گزار
ہوا: ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریل تھے میرے پاس آئے اور کہا: جو
ایک آدمی اس مکان میں رہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا
جو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا: خواہ اس نے نہ کیا اور نہ

عبداللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر مہرے پاس کوہِ احمد کے برابر بھی سونا ہو تو یہ
بات مجھے پسند نہیں کہ اس پر میں راتیں گزار جائیں اللہ
مجھ بھی اس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں عرض
ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

اصل تو نکرہ می دل کی غنا ہے۔
ارشاد ورنہ تانی ہے۔ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ جو ہم ان کی مدد کر

وَمَنْ قَالَ ذَنْبِي إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوا هَذَا بَدَأَ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوا هَذَا.

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوُحْيُ عَنْ كَثْرَةِ الْقُرْآنِ وَلَكِنَّ الْوُحْيَ غِيَا النَّفْسِ:

بَابُ فَضْلِ الْفَقِيرِ.

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَرْجِعْ بَعْدَكَ أَجَابَ لَيْسَ عَمَّا زَايَلْتُ فِي هَذَا أَفَعَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَشْرَابِ النَّاسِ هَذَا أَفَعَالَ عَرَفْتُ إِنْ خُطِبَ أَنْ يُنْكِرَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ كَأَنَّكَ كَسَلْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَايَلْتُ فِي هَذَا؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِمَّنْ فَعَرَا الْمُسْلِمِينَ هَذَا أَحَدٌ إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يَنْكِرَ وَلَا يَشْفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يَسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدٌ مِمَّنْ قُلَّ فِي الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا.

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَدْنًا جَبَابًا فَقَالَ هَذَا جَرَمًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرًا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَ قَضَى لَمْ يَأْتِ مِنْ أَجْرِهِ وَمَنْ مَصْحَبَاتٍ عَمِيرَتَيْ يَوْمٍ أَحَدٌ وَتَرَكَ مَمْدَةً نَادَا أَعْطِينَا نَاسَةً بَدَأَتْ رِجَالًا وَإِذَا أَعْطِينَا رِجَالًا بَدَأَتْ نَاسَةً فَا مَرْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

ہے ہیں مل اور بیٹوں سے۔۔۔ تا (سورۃ المؤمنون ص ۹۳ تا ۹۴)۔
ابن عبیدہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں ضرور کر کے رہیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نگرانی مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ تو نگرانی تو یہ ہے کہ دل تو نگر ہو

فقیر کی فضیلت

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک آدمی کو ان لوگوں نے اپنے پاس بیٹھ کر ایک آدمی سے پوچھا کہ اس کے بار میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ کس کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اس کے بار میں تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کی کہ بار رسول اللہ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ دے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو کوئی اس کی

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رضائے الہی کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو خیر باد کہہ گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا جن میں حضرت مصعب بن عمیرؓ میں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک چادر چھوٹی تھی جس کے ساتھ ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جانے اور ہروں کو چھپاتے تو پیر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

لَعَلِّي دَاسَتْهُ وَتَجَعَلَ عَلَيَّ رَجُلِيهِ مِنْ الْأَذْحَرِ
مِثْلَ مَنْ أَيْتَعَتْ لَهُ شَرَّةً فَلَمْ يَفِدْ بِرُفَا

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ
زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُفَيبٍ رَفَعِي
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرًا هَلَبًا أَلْفَ قَرَأَةٍ
وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرًا هَلَبًا أَلْفَ نَسَاءٍ
تَابَعَهُ أَبُو بَرْزَاءٍ وَعُقُوبٌ وَقَالَ صَحَّحُوا حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي شَرْوَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خَبْرًا فَرَقْنَا
حَتَّى مَاتَ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رُفْيٍ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كِبَدٍ
إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رِفَّتِي فَإِذَا كَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ
عَلَيَّ فَيَكُلْتُهُ فَكُنْتُ

باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وتخليد لهم من الدنيا

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ أَبُو نَعِيمٍ بِزُحَيْرٍ مِنْ بَنِي مَرْثَدٍ
هَذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ دَرَجَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
أَنَّ أَبَاهُ زَيْدٌ كَانَ يَقُولُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
إِنْ كُنْتُ لَأَعْمِدُ بِكَدِّي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُودِ
وَأَنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الْعَذْبَةَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُودِ
وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يَخْرُجُونَ
مِنْهُ فَمَدَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

میں حکم فرمایا کہ انکار کرنا چھوڑا، ہماری انہی ہزار ہزاروں میں سے
جائزہ میں سے وہ بھی نہیں جی کے لگا ہونے کے بعد ہلکے ہلکے اندر
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت
میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر عرب آدمی نظر آئے اور
دور رخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر عورتیں زیادہ
نظر آئیں۔ الباقی اور عوف اعرابی نے بھی اس کو
روایت کیا۔ صخر، حماد بن یحییٰ، ابو جہا، حضرت ابن عباس
سے اس کو روایت کیا۔

قادر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دس سو خزانہ پر کھانا تناول نہیں فرمایا
۔ یہاں تک کہ وفات پائی اور تادم آخر کبھی چپاتی
نہیں کھائی۔

مروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وفات پا گئے لیکن اس وقت ہمارے پاس کوئی پیڑ نہ تھی
کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری کھلیا میں تھے
جن میں سے کافی دنوں تک میں کھاتی رہی لیکن میں نے
انہیں مانپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنارہ کش
رہ کر زندگی گزار لی تھی

عبارت کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرمایا کرتے: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی
بھوک کے باعث میں زمین پر بیٹھ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک
کے سبب اپنے بیٹ پر پھر پڑتا۔ ایک روز میں لوگوں کی عام
گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے تو میں نے ان سے قرآن
کریم کی ایک آیت پڑھی میں نے سوال اسی لئے کیا کہ مجھے کھانا
کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا پھر میرے پاس سے

مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِيُشْفِيَ عَنِّي فَزَوَّلَهُ بِفَعْلٍ أَطْمَ مَرَّةً
 فِي عَمْرٍو سَأَلْتَهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ
 إِلَّا لِيُشْفِيَ عَنِّي فَزَوَّلَهُ بِفَعْلٍ أَطْمَ مَرَّةً فِي آيَةِ
 الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَّخَّ جِئَ رَأَى
 وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي رَحْمَتِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَاهِ
 قُلْتُ لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَمْ تَرْضَ وَمَضَى فَتَبَّخَّ
 فَتَبَّخَّ فَتَبَّخَّ فَتَبَّخَّ فَتَبَّخَّ فَتَبَّخَّ فَتَبَّخَّ فَتَبَّخَّ
 فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ آيَةِ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَبَاهِ
 هَذِهِ الْآيَةُ فَلَانْ أَوْ قُلَانِةً قَالَ يَا أَبَاهِ
 قُلْتُ لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَمْ تَرْضَ إِلَى أَهْلِ
 الصُّفَةِ فَزَوَّلَهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَةِ أَهْلُ
 الْإِسْلَامِ لَا يَزِدُّونَ إِلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عِلٍّ لِي
 إِذَا أَتَيْتَ صَدَقَةً بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَوْ يَدْنُوكَ مِنْهَا
 شَيْئًا أَوْ إِذَا أَتَيْتَ هَدِيَّةً أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ
 مِنْهَا وَأَوْ شَرَكْتُمْ فِيهَا فَسَاءَ فِي ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا
 هَذَا الْكَلِمَ فِي أَهْلِ الصُّفَةِ بَكُنْتُ أَحَقُّ إِنْكَ أَنْ
 أُصِيبَ مِنْ هَذَا الْكَلِمَ شَرْبَةً أَنْفَقْتُ بِهَا مَا إِذَا
 جَاءَ أَمْرِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَكْفُرَ
 مِنْ هَذَا الْكَلِمَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ فَطَاعَةُ
 رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَكَلِمَتُهُمْ فَذَعَوْهُمْ
 فَأَقْبَلُوا فَأَسْتَأْذَنُوا فَآذَنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا أَعْمَالَهُمْ
 مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَاهِ قُلْتُ لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ أَخَذَ كَأَعْيُنِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْفَرْحَ
 فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوْهُ ثُمَّ
 يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى
 يَرَوْهُ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوْهُ
 ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى أَتَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَى الْقَوْمَ كُلَّهُمْ فَأَخَذَ
 الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَتَقَلَّدَ إِلَى فَتَبَّخَّ

حضرت عمرؓ سے تو میں نے اُن سے بھی کتب الہی کی ایک آیت
 پوچھی اور اُن سے بھی کھالے کے باعث سوال کیا تھا چنانچہ
 وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس
 حضرت ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے اور مجھے دیکھ
 کر تبسم فرمایا کیونکہ آپ نے میری وہی خواہش اور چہرے کی حالت
 کو جان لیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:۔ اسے ابویہؓ عرض گزار ہوا۔ یا رسول
 اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ آگے آؤ اور آپ چل دیے تو میں
 بھی آپ کے پیچھے رہا۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی
 اجازت مرحمت فرمائی پس میں اندر داخل ہوا چنانچہ آپ نے پیچھے
 میں درود پڑھایا تو فرمایا کہ یہ درود کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے
 جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے بطور ہدیہ آپ کے لئے
 پیش کیا۔ فرمایا کہ اسے ابویہؓ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
 میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے
 پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابویہؓ میرے کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے ہونا
 تھے۔ اہل دعیال، مال اور کسی شخص کے پاس نہیں جاتے تھے
 جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو اُن کے لئے صبح دیتے اور خود
 اس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی خدمت میں
 پیش کیا جاتا تو اس میں اہل صفہ کو بھی شامل فرمایا جتھے۔ مجھے یہ بات
 اچھی نہ لگی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ نہ لڑنے والے اہل صفہ کا کیا بانی
 گا! جبکہ اسکا زیادہ حقدار میں ہوں اگر یہ درود مجھے عطا فرما
 دیا جائے اور میں اسے بنی لوں تو کچھ جان میں جان آئے پس
 جب وہ آئیں جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں درود تو قیلاً
 گمان ہے کہ یہ درود مجھے تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور
 اس کے رسول کا حکم مانے بغیر حارہ نہیں پس میں گیا اور انہیں
 بلا لا کر چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت
 دے دی گئی مگر وہ گھر کے اندر بیٹھ گئے فرمایا کہ ابویہؓ عرض گزار ہوا
 تمہارے بھائی ابی ہاشمؓ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر نہیں دو اور انہیں
 چھوڑ کر یہاں بیٹھ لیا اور ایک آدمی کو دیا چنانچہ جب وہ شکم پر گیا تو
 اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر وہ جھڑپا کر مجھے دے دیا یا سیرت میں

فَقَالَ أَبَاهُ قُلْتُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ
بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ حَتَّى يَأْتِيَكَ اللَّهُ
قَالَ أَتَحَدُّكَ شَرِبْتُ، فَتَعَدُّتُ فَدَرَبْتُ فَقَالَ
أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ أَشْرَبْتُ حَتَّى قُلْتُ
لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْدَلَهُ مُسْلِمًا، قَالَ
فَأَرَبِي فَانْعَطَيْتُ الْعُدَّةَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْتَوَى
شَرِبَ الْفَضْلَةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور اسے جواب عطا کر کے فرمایا کہ
ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ یہ اور اسے اس کے ساتھ کہہ کر دیکھا چھوڑ
طرف دیکھ کر تھم فرمایا اور فرمایا کہ آگے بڑھو اور اسے گوارہ ہو کہ بارہویں اتھوڑیں
حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے مگر اس شخص کی کہ بارہ وار اسے آپ
نے سنا فرمایا اور فرمایا کہ جو ایک بیٹہ جانا اور پڑھنا چاہے اسے پڑھنے کی اور میں یہاں
فرمایا کہ پڑھنا میں کچھ رہا۔ آپ بلبریں فرماتے رہے کہ اور پڑھو یہاں تک کہ
۱۲۰۰ کو پہنچے انکار کرتے ہوئے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو
کیسا بھروسہ فرمایا ہے، مجھے اب کوئی حق باطل نظر نہیں آتا فرمایا کہ مجھے دکھانا

پہلی بات اس حدیث کی قابل غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
ماثرات میں بیان کر رہے ہیں کہ قَتَبْتُمُ حِمِينَ مَرَاتِي وَتَرَكَتُ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي
مجھے دیکھ کر تھم فرمایا اور جان لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔
لیکن حضور نے ان کے دل کی آرزو کو بھی جان لیا تھا۔ واقعی نگاہ مصطفیٰ سرورِ احوال حاصل تھا کہ آپ دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں
کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے ترشاعر مشرق عرض گزار ہوئے تھے کہ یا رسول اللہ!
چشم تو بیندہ ما فی الصدور

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے ستر اصحاب فضیلت کو شکم میر
کر دیا تھا۔ ہر کوئی پتیا گیا اور پیالے میں دودھ کم نہیں ہوتا تھا۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تصرف کی یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی جس کو قدم قدم پر صحابہ کرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کے باعث انہوں نے سرکار کی ہر بات
میں دیدہ و دل کے فرش بچھائے ہوئے تھے اور اس عظیم الشان شمع رسالت پر تن من و من سے پروردگار نار ہونے کے لیے ہمت
تیار نہ رہتے تھے۔ خدا نے تو اپنے محبوب کو تصرف کی ایسی طاقت مرحمت فرمائی تھی لیکن بسن لوگ کہتے ہیں:۔۔۔ اللہ صاحب
نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی تو قوت الامداد ص ۲۶۔۔۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کا مولیٰ کی طاقت ان کو خود بخود دے
خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے کہ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے ص ۳۶۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے خلاف یوں محاذ آرائی کرنا رسول دشمنی کے ہوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بدی اسلام کو صحابہ کرام کے زاویہ نظر سے توفیق مرحمت
فرمائے آمین:۔

۱۳۷۲ حَتَّانَتَا عَسَدًا دَحَدَّتَا بَيْنَهُمَا عَن
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَلْبُشٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ يَقُولُ
إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَجَعِي لِسَانِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا
نَعْرُودُ وَمَا لَنَا طَعَامُ إِلَّا وَرَأَيْتُنَا الْحَبْلَ كَذَلِكَ هَذَا السَّعْدُ
وَإِن أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ جِلْظًا

خبر نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا
ہوئے کہ میں نے وہ بلا عرض ہو کر جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے شہید
ہو لایا اور میں نے اپنے آپ کو اس وقت جہاد کرنے دیکھا جبکہ جلد کے
خون اور اس کے درخت کے سوا میں کوئی اور خورد و خوراک نہیں رہی تھی
ہم میں سے کسی کو حاجت ہوتی تو بکری کی میٹگیوں کی طرح ہوتی جس۔

ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو آسَدٍ تُعَبِّرُ فِي عَلَى الْإِسْلَامِ، غَيْثٌ إِذَا أَضَلَّ سَعْيِي.

۱۳۴۳. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شِيعَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرَزَتْ لِي لَيْلِي تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

۱۳۴۵. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْهَرِيُّ عَنْ مِسْعَرٍ بْنِ كُرَّامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هُمَا قَدَمٌ.

۱۳۴۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضَرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فَرَّاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدِيمٍ وَحَشْوَةٍ مِنْ لَبَنٍ.

۱۳۴۷. حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قِنْدَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبِي النَّسْرِ بْنِ خَالِدٍ وَخَبَّارَهُ قَالَا قَالَ لَقِيتُمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيْفًا مَرَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاءَ سِوَهُمَا يَعْلَمُهُ قَطُّ.

۱۳۴۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيَّ الشَّهْرُ مَا تَوَقَّفْتُ فِيهِ نَارًا لَهَا هُوَ الْعَمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ تَوَقَّفْتُ بِالْحَجْرِ.

۱۳۴۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

میں تیری کافر اور تک نہ ہو بل جبر پر زور مجھے اسلام پر ملائی کرتے بیٹھے ہو، اگر صورت حال یہی ہے تو میں بد نصیب ہوا اور میری اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے مدینہ میں اگر حضور کے وصال تک گندم کی روٹیاں تناول فرمیں دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر ان میں سے ایک کھانا کھوریں ہوتیں۔

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا برہنہ چڑے کا ہوتا جس کے اندر کھجور کی تھالی بھری ہوئی ہوتی تھی۔

قنادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا تابانی بھی کھڑا تھا اور فرمایا اگر تم کو اس کے لیے بھیجیں جو ان کو کھانے کے لیے علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی تیلی چوٹی کھائی ہو وہاں تک کہ بارگاہِ خداوندی میں جا پہنچے اور ان میں سے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بچے بڑے گوشت کھا انھوں نے دیکھا بھی ہو۔

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم براہِ امینہ بھی آجائے جس کے اندر چار بے گھر ہیں، آگ نہ جلائی گئی ہو، جبکہ کھجوریں اور پانی پر ہی خود پاک کا دار و مدار ہوتا اس واسطے اس میں گوشت کے بھر میں دیا جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمرہ بن زبیر سے فرمایا کہ اے بھائیو! ہم چاند دیکھتے، یہاں تک کہ وہ

يَزِيدُ بْنُ رُؤْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنِ أَسْبَغٍ أَنْ كُنَّا لَنَنْتَظِرُ إِلَى الْيَمَلِ
فَلَدَتْهُ أَهْلِي فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَذْوَذْتُ فِي أَيَّامِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ فُقُلْتُ مَا كَانَ
يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ
قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَازِحٌ وَكَانُوا يَنْحَوْنَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْمَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ.

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي رُمَّْةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا آلَ مُحَمَّدٍ قُرْآنًا.

بَابُ الْقَصِيدِ وَلِلدَّاءِ مَرَّةٌ عَلَى الْعَمَلِ
۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُودًا
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ
أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: الذِّكْرُ
قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّ جِئْتِ كَانَ يَتُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ
يَتُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ
أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَمِشْ
أَسَدًا مَنكُمُ عَمَلُهُ قَالَوا: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ بِرَحْمَةِ سَيِّدٍ دُؤَا
وَقَارِبُوا وَاعْدُوا وَادُّوْهُ وَحُزُّوا وَشَىءٌ مِمَّنْ الدَّلِيلَةُ.

میں نور میں تین چاند دکھائی دیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی میں
دعویٰ میں تشریف عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزراؤ وقت کس چیز
پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجوریں اور ہانی
ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند
انصاری مسائے تھے جن کے دیوڑھے تھے، وہ اپنے گھروں سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دوڑھ کا ہدیہ
پیش کیا کرتے تو آپ میں پلا دیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے دعا کی: اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی دے
جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی ہو
مسنوق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ جو
مسنوق کا یہ ان سے کہ میں نے پوچھا کہ حضور محمد کے لئے
کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آذان
سننے کو کھڑے ہوا کرتے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا عمل تھا جس کو عمل
کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
میں سے کسی کو اس کا عمل خواتین میں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار
ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر
یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہذا سیدھی
راہ اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو کہ صبح و شام اللہ عز و جل

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَمْلُقُوا

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤَادٍ وَكَارِبُ دَاغٍ أَعْلَمُ
أَنْ لَنْ يُدْخَلَ أَحَدٌ كُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنْ أَحَبَّ
الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ كَلَّ

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَدُوِّ بْنِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ
قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ كَلَّ أَكْثَرُهَا مِنْ

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَدُّنَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ
يُحْضِرُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ
وَدِيمَةً وَأَلْيَهُمْ لِسْتَوِيَةً مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَوِيَةً.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤَادٍ وَكَارِبُ دَاغٍ أَعْلَمُ
أَنْ لَنْ يُدْخَلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا
وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِنَّمَا الْأَنْبِيَاءُ يَنْفَعُونَ
اللَّهُ بِمَنْفَعَةٍ وَرَحْمَةٍ. قَالَ أَظَلُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَقَّانُ حَدَّثَنَا
وَهَبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ

کے آخری حصے میں لکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنی جگہ پر رکھنا چاہیے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے
افعال میں مبادروں کی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل
کر لو اور یہ زمین نشین کر لو کہ تم میں سے کسی کے عمل سے
جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا
وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنه عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ
کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے
اگرچہ وہ چھوٹا ہو اور فرمایا کہ اعمال کی بساط بھر
پابندی کی کرو۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنه عنہا سے پوچھا کہ اے اُم المؤمنین
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا
تھا؟ کس کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا
فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور
جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے وہ اتم
میں سے کون کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مبادروں کو اختیار
کر دو خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشی مناؤ کہ اپنے عمل کے نتیجے
کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے:۔
یا رسول اللہ کیا آپ بھی فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ
اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ دے۔۔۔ میرے خیال میں اسے
ابو النضر ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مبادروں کو اختیار

کہ وہ اور خوش ہو جائے۔ مجاہد کا قول ہے کہ سداۃ اور سدیداً سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

بلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہیں نماز پڑھا۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور منبر کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پورے جنت اور دوزخ کو ان کی مثال میں دیکھا ہے میں نے نیر و فر کے بارے میں کسی روز ایسا نہیں دیکھا جیسا تمہیں دوزخ کو آج دیکھا ہے۔

امیر بھی خوف کے ساتھ رہے۔

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے برابر نہیں آتا کہ تم مجھ بھی نہیں جانتے کہ تو راہت اور انجیل اور جو کچھ تمہارے طرف تمہارا رب کے پاس سے آتا (سورۃ المائدہ آیت ۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو بے سلا فرمایا تو اس کے سوچتے کیے اور بتا دئے تھے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لئے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا غلبہ ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر آیت ۴۱) حضرت عمر کا قول ہے کہ ہم نے صبر میں بہترین زندگی پائی۔

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحُوا وَابْتَشَرُوا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَبَّحُوا إِذَا سَبَّحُوا إِذَا سَبَّحُوا.

۱۳۸۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ عَنْ الْمُنْذِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمَ الْفَلَاحِ كَقَرَرٍ فِي الْمُنْبَرِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَقِيلَ قَبْلَهُ الْفَيْحُ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذِرًا صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْخَيْرَ وَالْثَّارَ فَمَثَلْتَنِي فِي قَبْلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمَّا أَتَا الْيَوْمَ فِي الْغَدِيرِ وَالشَّرَفَ لَمَّا أَدَّكَ الْيَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرَفِ.

بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ. وَتَالَ سَقِيَانٌ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَى مَنْ لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيمُوا التَّوَرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ دِينِكُمْ.

۱۳۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَ هَامَةَ وَرَحْمَةً فَأَمْسَكَ عَنْهَا لَسَعًا وَتَسْعَيْنَ وَرَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّ لَمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَخَلَقَ يَوْمَ الْكَافِرِينَ الَّذِي عَزَّاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحْمَةِ لَعْنَتًا مِنْ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِرَبِّهِ الَّذِي عَزَّاهُ اللَّهُ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.

بَابُ الصَّبْرِ عَنْ قَحَارٍ اللَّهِ إِذَا لَوِيَ الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَقَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا خَيْرٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۳۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ
سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَطْلَعَهُ عَلَى نَدْوَى مَا جَاءَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ
يَعِدُّ كُلُّ شَيْءٍ أَنْتَقِبَ بِمَدِينَةٍ مَا يَكُنْ جُنْدِي مِنْ
خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرُهُ عَنْكُمْ وَارْتَبَ مِنْ تَسْتَهْفُكُ بِعَقْدَةِ
اللَّهِ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَيِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ
يُخَيِّرْهُ اللَّهُ وَلَنْ تَبْطُلُوا عَطَاءُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَدٍ عَنْ
الصَّبَّاحِ

۱۳۹۱- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا دِيَّانُ بْنُ عُلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُؤَيَّرَةَ
بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي حَتَّى تَرُومَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيَقَالُ لَهُ
فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُورًا

بَابُكَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
قَالَ الدَّرِمِيُّ بْنُ خَتِيمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ
عَلَى النَّاسِ

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ
عَبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي
سَبْعُونَ أَلْفًا بَغِيرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ
وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رِقَبِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِتْلِ وَقَالَ

۱۳۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُؤَيَّرَةُ وَفُلَانٌ وَ
رَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ
الْمُؤَيَّرَةِ بَنِ شُعْبَةَ أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُؤَيَّرَةِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار نے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا پس ہر سوال کرنے والے
کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دیا کہ جتنا مال آپ
کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا
تو آپ نے فرمایا: میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھ کرے
لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو
بچائے گا جو میرا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر دوسے کا اور جو حق
کرتا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں میرے بہتر
اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی

زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نذر دیا
کہ جسے کہ آپ کے بعد کہ قلموں پر درم آجاتا اور سو رو
جاتے تو آپ سے کہہ لیا: چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار ہوں
نہ ہوں؟

جو توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ ہر شخص آمد مشکل کے متعلق ہے۔

تحصیل بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس
بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: میری اہل بیت کے سوا ہر آدمی کا ہر مال جس کا وہ مال
ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر فرمی جھارے چھو نہ
کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رہ پر ہر ہر دوسرے
کریں۔

بیکار قیل وقال نال پسندیدہ ہے۔

بیشیم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان
کی جن میں سے ایک حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں، دوسرا فلان اور تیسرا ایک
اور آدھی۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے سنا
کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے ایسی

أَنَّ النَّبِيَّ إِذَا جَاءَهُ نَبِيٌّ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ الْمُخَيَّرَةُ إِلَى سَمِعَهُ يَقُولُ عِنْدَ النَّبِيِّ مِنْ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَاوَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ وَكَانَ يَنْتَهِي عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَاصْلَحَةُ الْمَالِ وَمَنْعُ دَهَائِ، وَعَقُوقُ الْأَهْلِيَّاتِ وَوَادُ الْأَنْبِيَاءِ وَتَحْنُ هُشْمِمْ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَمِعَهُ وَرَأَى أَنِّي حَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُخَيَّرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۸۲۹ جَفْظُ اللِّسَانِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ.

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَيْنٍ سَمِعَ أَبَا جَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَصْمُتْ لِمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ وَجْهِهِ أَطْمَنَ لَهُ الْجَنَّةُ.

حدیث ملکہ کر بھیجے جواب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ورنہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جیب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ الیہا ہے اس کا کوئی فریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب نعمتوں کے لائق ہے امدود ہر چیز پر قادر ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضور سیکار قبل و قال انما یہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ دگر دہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، نہ شیم، عبداللہ بن عمر ورنہ اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

زبان کی حفاظت کرنا۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ارشاد باری ہے:۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالت کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (سورۃ ق، آیت ۱۸)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مجھے اُس کی ضمانت دے جو دونوں چیزوں کے درمیان ہے اور اُس کی جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

فت ۱: یہی بات اسی جلد کی حدیث ۱۷۱۲ میں بھی موجود ہے۔ پہلی بات تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی کہ زبان اور شرم گاہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بھٹکنے سے آدمی جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح نگاہ رکھے اور بھٹکنے نہ دے۔ دنیا اور آخرت کے اندر مصیبت میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے یہ دونوں سرفہرست ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں چیزوں کی ضمانت دے تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو جنت دینے کا خاص نذر رکھا ہے۔ یعنی مالک حقیقی تو واقعی خدا ہے مگر خدا نے اپنے محبوب کو خاص جنت بنا دیا تھا۔ یہ بات ہر صاحب علم و دانش جانتا ہے کہ نام حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک کا معتد خاص اور مجازی مالک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْذِي جَارَةً
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ
صَيِّفَةً.

۱۳۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ سَمِعَ أَدْنَاهُ وَوَعَاةَ قُلَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَصِيَاةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ جَائِزَةٌ قِيلَ مَا
جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ صَيِّفَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِرُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

۱۳۹۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ الثَّنِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الْعَبْدَ لَيَسْأَلُ
بِالْكَلِمَةِ مَا يَكْتَسِبُ فِيهَا يَزُولُ بِهَا فِي النَّارِ أَوْ يَبْقَى
مَتَابِعِينَ الْمُتَصَرِّقِ.

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَمِيَّ
النُّصَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَحْيَى
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْعَبْدَ
لَيَسْأَلُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يَنْفِي لَهَا
مَا لَا يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْأَلُ
بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بِأَلَمٍ يُؤْوِي
بِهَا فِي جَهَنَّمَ.

بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ ابْنِ

اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ
تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو
تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت
پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان
کی عزت کرے۔

حضرت ابو شریبہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میرے دونوں کانوں نے شایر کول نے محفوظ رکھا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ضیافت میں دن اس
کا جائزہ۔ دریافت کیا گیا کہ اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک رات
دن اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ
اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا
ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا
ہے اور اُس کے انجام پر غور نہیں کرتا اُس کی نذر
ہے جہنم میں جا کر تا ہے حالانکہ وہ اُس سے اتنی دور
تھی جتنی مغرب سے مشرق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الہی کے
لئے کہی ہو تو وہ اُسے خاص اہمیت نہیں دیتا لیکن اُس کے
باعث اللہ تعالیٰ اُس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب
آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض
ہوتا ہے اور وہ اُس کی پروا بھی نہیں کرتا لیکن اُس
کے باعث وہ نرج میں جا کر تا ہے۔

اللہ کے خوف سے رونا

حفص بن غاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْفِيسِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَبْعَةٌ يُخَالِفُهُمُ اللَّهُ رَسُولُ ذِكْرُ اللَّهِ
فَقَضَيْتُ عِدَّتَهُ.

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

١٢٠٠ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَبْرِ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ

الَّذِي مَاتَ إِلَى اللَّهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَمَنَ
كَانَ قَبْلَهُ يُبَيِّنُ الْعَيْنَ بِعَمَلِهِ فَقَالَ كَهَيْلِهِ إِذَا نَا
مَتُ فَنَحْنُ وَفِي قَدْرِي فِي الْبَعْدِ فِي بَعْدِهِ مَا يَفِي
فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ شَحْ قَالَ مَا حَمَلَكَ
عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا غِيَا فَنَا
فَفَعَلَهُ.

[illegible]

و سلم نے فرمایا:۔ سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

الشمس والقمر

حضرت محمد یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زوایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی پہلی امت کا کوئی آدمی عطا

جس کا اپنے اعمال کے بارے میں ہرگز اگان تھا چنانچہ اُس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے قریب سے خور سے بنا لینا۔ پس جس روز سخت ہوا چلنے تو میری خاک کو سمندر میں اٹھا دینا چنانچہ انہوں نے اُس کے ساتھ ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو اٹھا کر کے فرمایا۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا! عرض گزار ہوا کہ میری زندگی مجھے اٹھا کر نے پر آمادہ کیا پس ص

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی اُمتوں کے کسی شخص کا ذکر نہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال و اولاد سے خوب نوازا ہو ا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اُس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیک نہیں بھیجی تھا۔ وہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کروائی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مردہوں کو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پس لینا، یا یہ کہہاں کہ میرا سفوف بنا لینا جس روز خوب ہوا پہل رہی ہو تو مجھے اُس میں اٹھا دینا چنانچہ اس کا اُن سے پکا وعدہ لیا، خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کو وہ آدمی کھڑا تھا، پھر فرمایا: اسے میرے بندے! جو تو نے کیا، یہاں پر تجھے کس بات نے آمادہ کیا، عرض کی کہ تیرے خوف نے یہاں کہہاں کہ مجھ سے ٹہرنے ہوئے۔ پس اس کی تلاقی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم فرما دیا۔ الوعثمان، مسلمان نے اسی طرح

سَلَامًا غَيْرَ أَنَّهُ سَأَدَ فَادْرَأُوْنِي فِي الْبَحْرِ وَأَوْكَمَا
حَدَّثَنَا وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ سَعْدٍ أَسْمَعْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الْإِسْنَةِ هَاءٍ عَنِ الْمُعَاذِيِّ

۱۴۰۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ لَكُمْ
رَجُلًا أَوْ قَوْمًا قَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ يَحِيثُ طَلَبُوا
النَّبِيَّ وَالْعَدِيَّانِ وَالْجَيْشَ الْهَادِيَ طَلَبُوا
فَأَذْجُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَتَجَرَّدَ كَذَبَتُهُ طَائِفَةٌ
فَصَبَّوْهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَحَزَهُمْ

۱۴۰۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّكَ حَدَّثَنَا
أَنَّكَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي
وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَخَلَعْنَا
أَهْنَأَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْخِرَاشُ وَهَذَا وَالْأَوَابُ
الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَيَجْعَلُ يَزِيدُهُنَّ
وَيَقْلِبُهُنَّ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا أَخَذْتُ بِخِزْمَتِكُمْ
عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا

۱۴۰۴. حَدَّثَنَا أَبُو تَعْيَمٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ
عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
مَا بَيْنَهُ وَاللَّهُ عَزَّ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

بیان کی لیکن انشاء اضافہ کیا کہ مجھے سندھ میں بکھر دینا یا جس
طرح حدیث بیان کی۔ معاذ شعیب، قتادہ، عقبہ، حضرت ابو
سعید خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

گناہوں سے بچنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال
جسے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اُس آدمی جیسی ہے جو
اپنی قوم کے پاس آیا اور گنہگار میں سے پہنچے خود کیا، لشکر جہاد
دیکھا ہے اور میں واضح طور پر نہیں اُس سے ڈرتا ہوں، ہذا
اپنے آپ کو بچا لیا ہے آپ کو بچا لیا ہے آپ کو بچا لیا ہے آپ کو بچا لیا ہے
محفوظ مقام کی طرف چلے گئے ہوں نجات پائی اور دوسرے گرد آئے
بھٹلا یا تو صبح ہو کر وہ لشکر جہاد میں پر ٹوٹا اور سب کو ترخ کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ بھلائی
جب اُس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں
گرنے والے کی طرح اُس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس
وہ انہیں اُس سے بھٹانے لگا لیکن وہ اُس پر غلبہ آکر
اُس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کرتے پکڑ کر نہیں
آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی
ہمارے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں
ہے جس کو زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور چہ
وہ ہے جو ان کاموں سے دست بردار ہو جائے جن سے اللہ
تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

محفوظ رہنے فرما: یا کہ جو غیر جان آہوں اگر تم جانتے تو
کم ہمتی اور زیادہ روتے۔

لَا يَكُنْ كَظُلُمِ الْأَوَّلِينَ

١٣٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الثَّيِّبُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا مَعْلُومًا
لَصِيحَتِكُمْ قَلِيلًا وَلَبِكَيْتُمْ كَثِيرًا -

١٣٠٤. حَدَّثَنَا سَيِّدُكَ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

باب ۵۲۳ حُجَّتِ الثَّامِرِ بِالْمَشْرُوكَاتِ

١٣٤٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْصَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَحَبَّتِ
النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ وَ مَحَبَّتِ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِهِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَخَذْتُكَ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ
شِرَاكِ عَلَيْهِ وَالشَّارِكُ مِثْلُ ذَلِكَ .

١٣٠٨ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَيْمُونَةَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدٍ كُفْرَيْنٍ شَرَّكَ
تَعْلَهُ وَالْبَاطِلُ مِثْلُ ذَلِكَ.

٩٨٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُسَيْبٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ الْأَعْمَشُ
كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ بَاطِلٌ

يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْوَةٌ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ جانتے ہو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم مینے اور ضرر دہی تھا کہ نیا وہ بدتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھ
وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضروری تھا کہ تم جانتے اور
ضروری تھا کہ زیادہ روتے۔

جہنم شہوتوں سے ڈھانسی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: —
جنہم گوشہوتوں سے ٹوہانا گیا ہے اور حقیقت کو مصیبتوں سے چھوٹا گیا ہے۔

جنت اور جہنم جوتے کے قسم سے بھی تمہارے
زیادہ قریب ہیں

ابو دائی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جنت تمہارے جوتے کے نیچے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح یہ روزخ بھی ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ سب سے اچھا شعر جو کسی
شاعر نے کہا، یہ ہے کہ، آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا اور چیز ذاتی ہے۔

اُس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

۱۴۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْصَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فَضِيلٌ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْتَظِرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ.

۱۴۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا أَبُو سَالَةَ الْعَطَارِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرُودِي عَنْ مَاتِهِ عَدَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالشَّيْئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَفْعَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَكَانَ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عَشْرَ رَحَسَاتٍ إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً يُضَعِفُ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَفْعَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَكَانَ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

۱۴۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ عَمِلَانَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا لَا فِي أَعْيُنِكُمْ فِي الشَّعْرِ أَنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْبِقَاتِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ يُعْطِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

۱۴۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے جو مال اور حسن میں اس سے بڑھ کر ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو اس میں اس سے گرا ہوا ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرمادیا ہے پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری نیکی کا لواب لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور پھر اسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک یعنی کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔

جو کتا ہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا

عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم عمل کرتے ہو اور اپنے بعض اعمال کو ہال سے بھی زیادہ باریک سمجھتے ہو (یعنی معمولی) لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم انہیں تباہ کن شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک انہیں لغات سے ہلاک کرنے والی چیزیں ملاو ہیں۔

اعمال کا دار و مدار غایت ہے لہذا جو خاتمے سے ٹھنڈا

حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب تو جھرنائی

الشَّاعِدِ فِي خَالٍ فَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ
الْمُسْلِمِينَ عَتَاءَ عَنْهُمْ فَظَرَ إِلَى مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَتَبِعَ
رَجُلٌ ظَنَّمَ يَزُولُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جَرَسَ فَاسْتَجَبَ
أَمْرًا فَقَالَ يَدُ بَابِ سَيِّئَةٍ فَوَضَعَهُ مَبِينٍ
ثَدِيرِهِ فَتَمَامَل عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ

كَتَبِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ
لَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسُ مَقِيلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ
لَمْ يَنْظُرْ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسُ مَقِيلَ
أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِخَوَاتِيمِهَا

بَابُ الْعُذْلَةِ سَاحِلَةٍ مِنْ خُلَاطِ
الشَّوْءِ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمٍ أَنْ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ
مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ جَاءَ أَهْلُ الْعِرَاقِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى النَّاسَ سَيِّئٌ فَكَانَ رَسُولُ
جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعَيْبٍ مِنَ الْقَعَابِ
يَعْبُدُ نَفْسَهُ وَيَدْعُو النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابَعَهُ الزُّهْرِيُّ
وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّعْمَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَمْرُو
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوسُفُ وَ
ابْنُ مَرْثَدٍ وَابْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ
عَطَاءٍ وَسَنَ تَعْنُ أَهْلَ النَّارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور لحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب
افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے
وہ اس آدمی کو دیکھے جتنا بچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے
لگ گیا۔ جتنا بچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اس
نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے
کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا پورا بوجھ اس پر رکھ دیا یہاں تک
کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکلی گئی۔ جتنا بچہ تم کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے
جب تک کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کو رہا ہے
لیکن ہمزادہ جہنمی ہے اند کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ
وہ جہنم کے کام کو رہا ہے لیکن وہ ہمزادہ جنتی ہے اور اعمال کا دار و
نظارہ ختم کرے۔

بڑے سافیتوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول
اللہ! عطاء بن یزید لہنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول
اللہ! کوئسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ
جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھائی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت
کرسے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی
سیلمان بن کثیر اور نعمان بن زہری سے روایت کی۔ زہری
عطاء بن یزید اللہ حضرت ابوسعید خدری سے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
یونس اور ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب
عطاء بن یزید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
نے تمہ کو کہہ دیا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ إِلَى سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ ذُو مَالٍ الرَّحْمَلِ الْمُسْلِمُ الْعَلَمُ يَدْبُرُ بِهَا شَعْتَ الْيَوْمِ الْوَارِثُ وَالْمَوَاقِفُ الْفَقِيرُ يَنْتَبِهُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

باب رفع الأمانة

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُيِّبَتِ الْأَمَانَةُ فَانْطَرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَسْنَدَ الْأَمْرَ إِلَى سَيْرِ أَهْلِهِ فَانْطَرِ السَّاعَةَ

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُ أَحَدًا هَاؤُنَا انْطَرِ الْأَخْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَمْلِكُ فِي جَدِّهَا قُلُوبَ الْبِقَالِ ثُمَّ يَمْلِكُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَمْلِكُوا مِنَ الشُّعْرِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ بَيَّأَمُ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَيَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ كَلِمَةٍ فَيَخْطُلُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَمْلِكُ الْقَوْمَ فَيَقْبِضُ خِيَابِي أَثَرُهَا مِثْلُ الْكَبْرِ كَيْفَ دَخَرَجَتْ عَلَى بَعْضِكَ فَنَفِطُ خَيْرًا مُنْشِرًا أَوْ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَسْبُحُ النَّاسُ يَنْبَاحُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي فَلَا يَنْجُو إِلَّا بِمِثْلِي وَفِي الْبَيْتِ مِثْلِي مَا أَفْقَدَهُ وَمَا أَطْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَ وَفِي قَلْبِهِ مِثْلِي حَتَّى يَخْذُلَ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا بَالِي أَتَكْفُرُ بِأَعْتِ الْبَيْنَ كَانُ مَسِيئًا رَدَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كُنْ نَصْرًا إِنِّي أَرُدُّهُ عَلَى سَاعَتِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہو گا جس کو بے کردہ پس لڑکی چومیں اور پانی کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو بے کرتوں سے بھاگے گا۔

امانت داری کا اٹھ جھلنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نالوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کرنا ہے۔ اب میں بتاؤں کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اُتری پھر انہوں نے قرآن اور سنت سے اُسکا حکم کھنڈ لیا اور اسکا اٹھا تاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اُس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اُس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا پھر وہ لگا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور آئے جیسا نشان باقی رہ جائے گا جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا۔ اُسے پیر سے لڑ بھکا یا بجائے تو اور بھول جائے گا اور ابھر اچھا نظر آئے گا لیکن اُس کے اندر ہو گا کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہو گا، بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں بھانڈا میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اُس کے دل میں دائرہ رانی کے برابر بھی نہیں ہو گا۔ مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا تھا کیونکہ اگر

لِذَا فَعَلُوهُ. قُلْتُ اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعَلِمَهُ قَالَ حَتَّى
الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَحْدَا بِهِمْ.

باب التواضع

۱۴۲۱ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
نُفَيْلٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ النَّسَائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً قَالَ وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَرَارِيُّ وَالْبُخَارِيُّ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حُصَيْنِ
الطَّوِيلِ عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ كَانَتْ نَاقَةً لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ
فَحْلَهُ إِعْرَاقِي عَلَى قَعْدِهِ لَمْ يَسْبِقْهَا فَاسْتَدْرَكَ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ
شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا دَضَعَهُ.

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا
شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَمْرٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ
اللَّهُ قَالِي مِنْ عَادِي لِي وَلِيَّائِي أَذِنْتُ بِالْحَرْبِ
وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي يَشِيءُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ
عَلَيْهِ وَمَا يَذَلُّ عَبْدِي يَتَعَرَّبُ إِلَيَّ بِالتَّوَّاعِلِ حَتَّى
أُجِبَّ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ
وَيُبْصَرُهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدُّهُ الَّذِي يَبْطِشُ بِهَا
وَرَجُلُهُ الَّذِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتُهُ
وَلَوْ بِنِ اسْتِعَاذَنِي لِأَعْيَدْتُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ
شَيْءٍ أَنَا قَائِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْفُرُ
الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْثَرُهُ مَسَاءَةً.

اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق
ہے کہ انہیں عذاب نہ کرے۔
تواضع اختیار کرنا۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ محمد الطویل
نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی
اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اسیرابی آبا جو اونٹ پر
سوار تھا تو وہ اُس سے آگے نکلنے لگا مسلمانوں
پر یہ بات گلاں گندی اودا ہوں نے کہ کہہ کہہ عضباء پیچھے رہ گئی
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہ کرے مگر اُسے پست
بھی کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میری کسی
ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا
بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند میں اود
ہیں۔ اُس پر فرض کی ہے کہ اس بندہ پر نوافل کے فیصلے میرا
قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا
ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سماعت بن جاتا ہوں
جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ
دیکھتا اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کی پیر
جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور
اُسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اُسے پناہ دیتا
ہوں اور کسی کام میں مجھے نقص نہ پہنچتا جس کو میں کرتا ہوں مگر میں کی موت
کو بڑا سمجھتا ہوں کیونکہ میں اُس کے اس بڑا سمجھتا ہوں کہ بڑا سمجھتا ہوں۔

ف اس حدیث قدسی کے اندر اللہ رب العزت نے اولیاء اللہ کے مشفق و جراتی بتائی ہیں۔ ان میں سے نہایت خاص طور پر
قابل فہم ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ
کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ خدا و لیوں کے ساتھ ہے لہذا ولیوں کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اس

لوگوں کے لیے خاص طور پر توجہ طلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ ٹھانٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے منصب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بریلویت، صہیہ، کرسٹون کرتے اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ خدا سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف صف آراء ہونے ہے، جس میں آخرت کی کوئی سہولتی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات میں خصوصی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بھارت، سماعت، اذیت اور پیر وغیرہ بن جاتا ہے جن سے اُس کے افکار سرزد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بھارت و سماعت یا اذیت اور پیر کے ساتھ خدا ہوا اُس سے واقع ہونے والے افکار اور عام لوگوں کے افکار میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ جب اذیت اللہ کے اعمال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انہی نے کرام کے افکار اولیاء اللہ سے بدرجہا افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہوں گے کیونکہ خدا کی جوتا بُدو حمایتِ حق انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ تھا اور ہے وہ غیر انبیاء کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ اور انبیاء کرام کے ہواس و افکار میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا جو انبیاء کرام کو نزول وحی سے پہلے کرام لوگوں کی طرح ہی باور کرانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات مقام نبوت ہی سے نا آشنا ہیں۔ اولیاء اللہ کے متعلق عارفِ درویش نے فرمایا:

اولیاء اللہ بہت قدرت از اللہ

تیر جہت باز گرداند تو ملک

تصور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا چھپنا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۷۷)

حضرت سید بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر انہی دو انگلیوں کو دیا

ابو النبیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

ابو جریج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح۔ اس میں بھی ابو جریج سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةَ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعِيَةِ إِلَّا كَمَلِيحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةَ كَهَاتَيْنِ أَوْ لَيْسَ بِيَأْصِبُ عَلَيْهِ فِيمَا يَدِيهَا

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ كَثَّامٍ لَا إِلَى النَّبِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةَ كَهَاتَيْنِ

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ يَسَعَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَصِينٍ

یا قاضی

قیامت اچانک آئے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے لیکن اُس وقت کایمان آدمی کے کام نہیں آئے گا جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ پہلے بھلائی نہ کیا ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لئے کوثرے بھلا دیئے ہوں گے لیکن خریدنے اور بیچنے کو لینے نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی درودھ نکال کر بے پلا ہوگا لیکن اُسے پینے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی جانوروں کو پانی پلانے کیلئے حوض پرے جائے گا لیکن پلانے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کیلئے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اُسے کھانے نہیں پائے گا۔

جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا

چاہتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرے گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کسی دوسری چیز پر مقررہ نے عرض کیا کہ میں تو موت ناپسند ہے۔ فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ جب دوسری کو موت آتی ہے تو اُسے رضائے الہی اور اُس کے انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز مانگے ہوئی ہے وہ اُسی کو پسند کرتا ہے چنانچہ اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے لیکن اگر وہ کافر ہے تو اُسے اللہ کے غضب اور اس کی نافرمانی کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اُس کے سامنے ہوگی اُس سے زیادہ اُسے اور کئی چیز پسند نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا۔ عمرو بن عبد اللہ، قتادہ، اسد، سعد

۱۴۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ لُكَّا بْنِ الزَّكَوِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الْقَمَسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا مَطْلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ ائْتَمُّوا أَتَجْعَلُونَ ذَلِكَ حِجْبًا لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَوْ تَكُنْ أَمْنًا مِنْ قَبْلِ أَنْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا. وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَقَدْ تَنَشَّرَ الرَّجُلَانِ شَوْفَ مَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتْبَاقَانِ وَلَا يَطُوبُ بَابُهُ. وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْنِ لِقَاحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ. وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْصَةً فَلَا يَسْتَرِي قَبْلَهُ. وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَقَدْ سَاقَعَ أَكْلَتُهُ إِلَى فِئِهِ فَلَا يَطْعَمُهَا.

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۴۲۷ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ حَزَّافٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ. قَالَتُ مَا لِسَمَاءٍ أَوْ بَعْضِ إِذْ وَاجِبٍ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا احْتَضَرَ الْمَوْتَ بُشِّرَ بِرُضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَمَامَةٍ وَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَتَقَرَّبَتْهُ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِنْ أَمَامَةٍ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ إِذَا احْتَضَرَ أَبُودَاؤُ دَعَمُ وَعَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُرَّارَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا نا پسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا نا پسند کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر نے کتبہ بن اہل علم حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت کی حالت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کھسی بھی کی روح کو کھسی نہیں فرماتا، یہاں تک کہ صحت میں اُسے اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور پھر اُسے اختیار دیتا ہے۔ جب آپ بیمار پڑے اور آپ کا مہربان میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی، پھر جب اتفاق ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور کہا: ”اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ! میں عرض گزار ہوں کہ کیا آپ مجھیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جہاں گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں: —

اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ!

موت کی سختی

ابو عمرو ذکوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی ہیں: — بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہاں یا کوئی اور رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمر بن سعد راوی کو ٹپک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں چہرہ انور پر ملتے اور کہتے: — ”میں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر دست مبارک کو کھڑا کر کے کہتے: —

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴۲۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُثَيْلٍ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ أَبِي أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَدِيقٌ رَأَتْهُ لَمْ يَقْبَضْ بَنِي قَطَّاحٍ يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَوْشَنِ ثُمَّ يُخَيِّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْدَى عَشِيٍّ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَكَانَ فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى الشَّقِيقِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُ فَاذْكَرْتُ أَنَّهُ الْخَدِيقُ الَّذِي كَانَ يُحِبُّ تَمَنِّيهِ قَالَتْ فَكَأَنْتَ تِلْكَ أَخَذَ كَلِمَةً تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى

باب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَبَّأُ بِهِ رُكُوءَةً أَوْ غَلَبَةً فِيهَا مَاءٌ لَيْشُكَ عَمْرٍو فَيَجْعَلُ يَدَاخُلُ يَدَايِهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ كَقَرْصِ يَدَا

ذرفیق اعلیٰ میں یہ ہیں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی یا بربر بنائیں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے۔ "قیامت کب قائم ہوگی؟" چنانچہ آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے۔ "اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، بیشام کا بیان ہے کہ اس سے مراد ان کی موت ہے۔"

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربیعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: -
مُسْتَرَحٌّ اور مُسْتَرَحٌّ کو گوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مُسْتَرَحٌّ اور مُسْتَرَحٌّ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی انجوشیں رحمت میں جاتا چاہتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مرتبانے سے اللہ کے بندے غم، درخت اور جانور بھی راحت پا رہا جاتے ہیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُسْتَرَحٌّ... اور مُسْتَرَحٌّ... یہ ہے کہ مومن دنیا سے نجات پا کر آرام

پانا چاہتے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اُس کے اہل و عیال، اُس کا مال اور اُس کے اعمال۔ پس اُس کے اہل و عیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا ثواب اُس کے

فَصَحْلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى احْتَى فَيُفَضَّ وَ مَا لَتْ يَدَا

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا ثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَحِشُّ هَذَا لَا يَذُرُكَ اللَّهُ مَا حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْهَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرَحٌّ وَ مُسْتَرَحٌّ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَحُّ وَالْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَحُّ مِنْ نَصِيبِ الدُّنْيَا وَ أَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرَحُّ مِنْهُ الرَّعْبُ أَوْ الْبِلَادُ وَالْخَيْلُ وَالذَّوَابُّ

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَزِيدٍ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْهَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرَحٌّ وَ مُسْتَرَحٌّ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَحُّ

۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَنَانٍ وَ يَبْقَى مَعَهُ وَ امِئَاتٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَ عَمَلُهُ

فَيَرْجِعُ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ بَيْنَهُ عَمَلٌ .

۱۴۳۵ . حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَا يَزِيدُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرَّضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُ كَعْبَدَاوَةَ وَعِشْيَا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ

۱۴۳۶ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّحُوا الْأَمْوَآتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

ساتھ رہ جاتا ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح و شام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اُس سے کہیں جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اٹھایا جائے گا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اُس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی تھی ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ هَذِهِ الْيَوْمَ خَاتَمَ هَوَا

پارہ ۲۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نفخ صور۔ جہاد کا قول ہے کہ صور سے کہہ کر آواز آئے۔ زجرۃ
بیح۔ ابن عباس کا قول ہے۔ ان کا زجر صور۔ اور اچھے پہلو
دفعہ صور پھونکا۔
الزادۃ دوسری دفعہ صور کا پھونکا۔

۱۳۹۹. فَقِيخُ الصُّوْرِ، قَالَ مُجَاهِدًا
الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُؤْيِ، زَجْرَةٌ صَيِّغَةٌ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، الْبُؤْيُ الصُّوْرُ، أَلَا جَفَّةُ
الْثَّفَافَةِ الْأُولَى، وَالْثَّفَافَةُ الثَّفَافَةُ
الْثَّابِتَةُ:

ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن اعرج دونوں کا بیان
ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ قَدْ أَرَى
كَ أَيْسَ مِنْ تَوَاتُرٍ فِي مِجْلٍ - ایک ان میں سے مسلمان تھا
دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
میرے منہ سے اس کو تمام جانوں سے چھین لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے
اس ذات کی جس نے تمام جانوں سے حضرت موسیٰ کو چھین لیا
کامیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یہودی
کے منہ پر طمانچہ کھینچ لیا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ اس کے اندر مسلمان کے
درمیان واقع ہوا وہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر غصہ نہ ہو کیونکہ لوگ جب
قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش
ہوں گا اور دیکھو گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کمر کھڑے ہوئے ہیں
نہیں جلتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں سے ہوش ہونے اور ان سے پہلے
ہوش میں آگئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرمایا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نجا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تمام انسان بے ہوش

۱۳۹۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ
أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ
وَالَّذِي أَصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَيَّ الْعَالَمِينَ. فَقَالَ
الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ
قَالَ فَخَضِبِ الْمُسْلِمُ عَلَيْكَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ
فَدَا هَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاخْتَرَكَ عَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْشَى دُونِي
عَلَى مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاكُونَ فِي أَوَّلِ مَنْ يَقِفُ قَادِمُ مُوسَىٰ بَا طَشٍ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَىٰ فِيهِمْ صَبِيحًا
فَأَنَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ وَمَنْ اسْتَشْنَى اللَّهُ:

۱۳۹۸. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ: يَصْحَقُ النَّاسُ حِينَ
يَصْعَقُونَ فَاكُونَ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مَوْتِي أَخَذَ
بِأَعْرَاسِي مَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَبَقَ رَوَاهُ أَبُو
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
- مَا نَفِي يَفْقِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ - سَرَاهُ
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

۱۳۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَفْقِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَ
يَطْوِي السَّمَاءَ بِمِيزَانِهِ ثُمَّ يَقُولُ آتَا أَمْلَكَ
أَيَّنْ مَمْلُوكِ الْأَرْضِ:

۱۳۴۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْظَرٍ حَدَّثَنَا
الْكَشَّافُ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُونُ
الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّرُهَا
الْجَبَّارُ بِبَيْدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْرَتَهُ فِي الشَّفْرِ
ثُمَّ لَا يَلْهَى أَهْلُ الْجَنَّةِ فَنِي رَجُلٍ مِّنْ آلِهِمْ ثُمَّ قَالَ
بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ
بِمَنْ لَوْ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قَالَ بَلَى.
قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُظَرُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيكُنَا ثُمَّ تَفْجَأُ حَتَّى يَدَّتْ لَوَاجِدَهُ
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَيِّكُمْ؟ قَالَ إِذَا مَهْمُ
بِأَكْثَرِ وَتَوَنُّوا، قَالُوا وَمَا هَذَا؟ قَالَ: تَوَنُّوا تَوَنُّوا
يَأْكُلُ مِنْ رَأْسَيْكُمْ كَمَا سَبَّحُونَ الْفَأْ:

۱۳۴۱. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

جو جانیں گے تو سب پہلے میں کھڑا ہوں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہلے
کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے
والوں میں ہیں؟۔ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے
لے گا۔ اس کی نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اپنے
دست قدرت سے زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے گا اور اس کا
کو لیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں
ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے روز زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی، جس کو
اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے لیٹ دے
گا جسے تم دستِ عثمان پر روٹی کو اکٹھی کر لیتے ہو اور ایسا ہی
جنت کی مہمان نوازی کے لیے کرے گا۔ چنانچہ ایک
یہودی آگیا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آپ
کو برکت دے، کیا میں آپ کو اہل جنت کی مہمانی کے
بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے
کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا۔ پھر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا
ایک کہ مہمانِ مبارک نظر آئے گے، پھر فرمایا کہ کیا میں
تو تمہیں ان کے سامنے کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا
سامنے دو فریق کے ساتھ ہوگا اور اس کی گلی کے نام ہے
حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْبَا حَبِ
بَيْضَاءَ عَفْزَةٍ كَقَدْرَمَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ
كَيْفَ فِيهَا مَعْلَمٌ كَحَبِ

باب ۱۸۱ - كَيْفَ الْحَشَرُ

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ أَبِي كَافُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ: خَلْدٍ، رَأْفَةٍ،
وَأَثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ
فَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَخَمْسَةٌ عَلَى بَعِيرٍ
يَقْبِضُهُمُ النَّارُ يَقْبِضُ مَعَهُمْ جَبَّتُ قَالُوا وَكَيْفَ
مَعَهُمْ حَيْثُ بَالُوا وَنَصَبُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا
وَتَمُوتُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسُوا

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى
وَجْهِهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ الْكَذِبُ أَمْشَاةً عَلَى الْمَرْجُلَيْنِ
فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُخْشِبَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ؟ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَغَيْرُهُ مَرَاتِبًا

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ سَمِعْتُ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (تَكْفَرُ
مَلَائِكَةُ اللَّهِ حَفَاةً عَدَاةً مَشَاةً غَرَاةً) قَالَ سُفْيَانُ
هَذَا أَوْثَقُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنْ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔
لوگوں کو قیامت کے روز سفید اور پشیل جگر پر جمع کیا جائے
گا جو گندم کی سفید روٹی کے مانند ہوگی۔ حضرت سہل یا
کسی دوسرے نے فرمایا کہ مشر میں کسی کا جھنڈا نہیں
ہوگا۔
حشر کس طرح ہوگا۔

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حشر کے روز لوگوں
کے سین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے
والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو، تین، چار،
اور دس دس سواری ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا
کرے گی یعنی ان کے ساتھ بیٹے گی، ان کے ساتھ رات گزارے
گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے
گی جہاں وہ شام کریں گے۔

قنادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! کانہ کو
روزہ حشر منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے
دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا کیا وہ اس بات پر قادر
نہیں کہ روزہ قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔
قتادہ نے کہا:۔ ہمارے پروردگار کی قسم، لوگوں
نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت
میں ملاقات کرو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، پیادہ طور
پر غریبوں ہوں گے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان
حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

سُقَيَانٌ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخُطُّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّهِ
حَفَافَةٌ عَذَابًا عَذَلًا ۝

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَرْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ حَفَافَةً
عَذَابًا كَمَا بَدَأْتُمْ أَوَّلَ خَلْقٍ تَعْبُدُكَ الْكَافَّةُ
وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِجَالَهُمْ وَ
أَنَّهُ سَيُجَاوِزُ رِجَالُ مِنَ الْأُمَّتِ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ فَاتِ
الشَّمَالِ قَائِلًا يَا رَبِّ أَصْلَحَانِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ كَا
تَدَارِي مَا أَخَذْنَا بِكَ لَكَ، قَائِلًا كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ: وَكَذَلِكَ عَلَيْكُمْ شَرِّهِمْ أَمَّا دُمُوتُ فَيُؤْخَذُ
إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ: قَالَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ لَشَرَّ الْأَو
مُرِيدِينَ عَلَى أَهْلَائِهِمْ ۝

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ أَبِي صَبِيحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ بَكْرٍ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْشُرُونَ حَفَافَةً عَذَابًا عَذَلًا. قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْفَلِكُ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: أَلَا مَرَأَتُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
ذَلِكَ ۝

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَرْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قُبَّةٍ فَنَالَ: اتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا أَشَدَّ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ
میں فرماتے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں
لوگے کہ تم سنگے ہیں، سنگے بدن اور غیر محزون ہونگے

سعد بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
منہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ
دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حالت
میں ہوگا کہ تم سنگے ہو گے اور سنگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:
”جیسا کہ تم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹائیں گے“
اور قیامت مخلوق میں سب سے پہلے جسے ہواں پھینکا جائے
گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ
سے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے پکڑا ہوا ہو
گا۔ میں کون گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کسے والا کہ آپ
کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چاند چڑھائے؟ پس میں
دیکھوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ: ”اور میں ان کے
مطلع پر جب تک ان میں راہ (سورۃ النازعہ آیت ۱۱۱)۔ راوی کا بیان ہے ۴

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
منہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم سنگے ہو گے اور غیر محزون
ہو گے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول
اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ
وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب تو میرے بھی نہیں کر
سکیں گے ۴

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہر ایک قبۃ میں سے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی
ہو کہ اگر اللہ جنت کا جو تعالیٰ حصہ ہو، ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں فرمایا کیا تم اس بات
راضی ہو کہ اگر اللہ جنت کا شمالی حصہ ہو، ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم اس بات

أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا
شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ
أَنَّ الْجَنَّةَ لَذِيذٌ كُلُّهَا إِلَّا نَفْسَ مُسْلِمَةٍ وَمَا أَنتُمْ
فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جُلْدِ الثَّوْرِ
الْأَسْوَدِ وَأَكْثَرُ السُّوءِ آتٍ فِي جُلْدِ الشِّرْكِ أَكْثَرُ
۱۴۲۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ
بَيْتَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاهُ يُدْرِي نَبِيَّهُ فَيَقُولُ هَذَا
أَبُو كَيْفَ آدَمُ فَيَقُولُ بَنِيكَ وَسَعْدُ يَدُكَ فَيَقُولُ
أَخِي بِحَسْبِ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
كَمْ أَخِيرَ؟ فَيَقُولُ أَخِيرَ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ
تِسْعِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخِيرَ وَمَتَى
كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟
قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأَمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي
الْثَّوْرِ الْأَسْوَدِ
بَابُهَا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ شَرَّ لُزَّةٍ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَرِيطٌ - أَرَفَتِ الْأَرْفَافُ
إِقَابَ بَنِي السَّاعَةِ

۱۴۵۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا
جَدْرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ
اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ بَنِيكَ وَسَعْدُ يَدُكَ وَالْخَيْرُ فِي
يَدِكَ يَا آدَمُ فَيَقُولُ أَخِيرَ بَعَثَ النَّارُ قَالَ وَمَا
بَعَثَ النَّارُ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَانِ وَتِسْعَةٌ
وَتِسْعِينَ. فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ
كُلُّ ذَاتٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكْرَى وَمَا
هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ

پورا اسی ہو کہ آدم سے اہل جنت تم ہو، ہم نے عرض کی کہ ہاں، فرمایا کہ قسم
ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے
مجھے یہ سنا امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور وہ
یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں
کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر
سفید بال ایسی سیرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت سب سے
پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں
گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔
وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر دستہ ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی
اولاد میں سے جنہیں کو نکالو۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے
رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سیکڑے سے
تین نوے نکال لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بول نہ
ہمارے غرمیں سے بھی تین نوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں
سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے
میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔
قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے
ارشاد ربانی ہے: "اَكْفَى دَالِي الْكَلَامِ" - قیامت تم
اکھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر دستہ
ہوں اور صلابتی تر سے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ
فرمایا جائے گا کہ "جہنم کے لیے نکالو" عرض کریں گے
کہ کس حساب سے! فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو
تین نوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ پورے جا ہو جائے اور
والی کا محل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ
بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيُنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ
قَالَ آيُنَا فَإِنْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفَ وَمِائَةٍ
رَجُلٍ؟ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنْ لَمْ أَطْعَمْ
أَنْ تَكُونُوا كَلْتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ تَحِيَّاتُنا اللَّهُ
وَكَبَرَاتُكُمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنْ لَمْ أَطْعَمْ
أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنْ مَشَيْتُمْ فِي الْأَمَمِ
كَمَلِ السَّعْيَةِ الْبَيْضَاءُ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ
أَوْ التَّرْقُوتِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ.

بَابُ مَنْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَا يَكُنُ
أَمَلُكُمْ أَنْتُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ
يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الدُّنْيَا:

۱۴۵۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا
عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحْقَامُهُمْ
فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَابِ أَدْنِيهِ.

۱۴۵۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
الْعَافِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْدُقُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَذْرُهُمْ فِي الْأَسْمَانِ
سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانُهُمْ:

بَابُ الْقَصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَجَوَاقِدَ الْأُمُودِ
الْحَقَّةَ وَالْحَاقَّةَ وَاحِدًا، وَالْقَارِعَةُ وَالْعَاشِيَةُ
وَالصَّاحَةُ، وَالتَّغَابُنُ. تَغَابَنَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
أَهْلُ النَّارِ:

صحابہ کرام پر اس بات کا گہرا اثر ہوا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ
ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں بشارت ہوگی کہ ایک ہزار ہجرت
وہ جوج سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے اس ذات کہ جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تعلق
حصہ ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے بیان کی اور
عکس بھی۔ پھر فرمایا کہ میری یہ آرزو ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو جے تنگ
دوسری انتوں کے درمیان نہماری مثال یوں ہے جیسے کاسے پیل کے بعد
پر سفید بال یا گھسے کی اگلی دان کا سفید دانغ جو بالکل نمایاں نظر آتا ہے
دوبارہ زمرہ ہونا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ
انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے، جس روز سب لوگ
رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورۃ المطففین) آیت ۴
۱۶ ابن عباس کا قول ہے: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ فرمایا کہ
تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین
کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پیچھنے میں اپنے
کافروں کی لڑتک غرق ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت
کے روز لوگوں کا پسینہ بہہ نکلے گا، یہاں تک کہ بعض لوگوں کا
پسینہ تو زمین میں شتر گز تک پھیل جانے کا اور ان
کے منہ کو بند کر کے کافروں تک جا پہنچے گا۔

قیامت کے روز قصاص کیا جائے گا۔
قیامت کو القاتہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس روز آج بڑے گا اور سب
کافروں کا بدلہ لے گا۔ القاتہ اور القاتہ ہم معنی ہیں اور اسی طرح
القارعة، العاشية اور الصاخة قیامت کے نام ہیں۔ الثنا بن
سے ہزار سے اہل جنت اہل جہنم کو بھلا دیں گے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا آبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي صَمَكِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِاللَّيْلِ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِإِخِيهِ فَلْيَتَّخِذْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ تَمَّ دِيَارُهُ وَلَا دِرْهُمُهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْخُذَ الْإِخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ تَوَلَّى يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ آخِذٌ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَعْنَعُ مَا فِي صَدْرِهِمْ مِنْ غَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ النَّخَعِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْخُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ يَخْبِصُونَ عَلَى قَسْطٍ بَيْنَ الْحَنَةِ وَالنَّارِ فَيَقْتَضُونَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مِمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِيَ بَوَادِرُ أَوَّلِ لَهْفِهِمْ دُخُولِ الْجَنَّةِ قَرَأَ الَّذِي نَفْسُ عَيْنًا بِيَدِهِ لِحَدَّثَهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا

بَادِرُهُ مِنْ نَوْفِ الْحَسَابِ عَذَابُ

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَوْفِ الْحَسَابِ عَذَابُ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُعَاسَبُ جَسَابًا يَسِيرًا ذَاكَ لَكَ الْغَرَضُ

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان جس چیز کا (اس روز) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا جو تو اسے چاہیے کہ سات کروالے کیونکہ اس روز پہلے تو ہوں گے نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، یہاں تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کہ جس کے قبضے میں محمد کی تھان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنی رہا لے گا اور اس سے لیا جائے پسپانے کا جتنا وہ دہی میں اپنے گھر کو پہچانے گا

جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں پھنسا۔

ابن ابی ملیک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے حساب کی پڑتال ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ منقرِب ان سے آسان حساب دیا جائیگا! فرمایا کہ یہ تو مرت عاصی (بھیجا) ہے۔

عرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیک،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی — ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی عیوب، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

قاسم بن مخزوم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا، میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ہر قوم کو جس کا نام اعمال واسطے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (سورۃ الانشقاق، آیت ۱۸، ۱۹) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرایا کہ یہ تو محض پیشی ہوگی ورنہ روز قیامت حساب کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

اسی بن عبد اللہ، معاذ بن بشام، ان کے والد، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی — محمد بن سمر، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جب کانٹہ کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔

حضرت علی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ عنقریب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے درمیان کوئی ترجمان

عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَخَالِدُ بْنُ سَلِيمٍ وَابْنُ يَؤُوبَ وَصَالِحُ بْنُ رُسَيْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴۵۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَوْجُ ابْنِ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَبِيحَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَلِيكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَامًا مَنْ أَوْفَى كِتَابَهُ بِحَمِيهِ فَسَوْفَ يَحَاسِبُ حَسَابًا بَاطِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ الْغَدُضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَنْفُشُ لِحَبَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذِبَ ۝

۱۴۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: يَحَاوِرُ بَالُكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُنْفَاكَ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِنَ الدُّخَانِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ؟ يَقُولُ نَعَمْ يُنْفَاكَ لَهُ قَدْ كُنْتَ سَمِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ ۝

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَّيَلَنِي اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ

اللَّهُ وَيَبِينَهُ شَرِّحَاتٍ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ آمَنَ
ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُكَ الْمَنَامُ فَمِنْ
اسْتِطَاعَ مِنْكَ أَنْ يَنْتَهِيَ النَّارُ تَوَيْشَقُ نَمْرَةً قَالَ
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَنْ رُوَيْتٍ خِيَمَةٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ
حَارِثٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُولُ
النَّارُ كَيْفَ أَهْرَضُ وَأَشَارَ ثُمَّ قَالَ أَتَقُولُ النَّارُ شَرُّ
أَهْرَضُ وَأَشَارَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا
ثُمَّ قَالَ أَتَقُولُ النَّارُ تَوَيْشَقُ نَمْرَةً فَمِنْ لَمْ يَجِدْ
فِي كَلِمَةٍ طَبَقَةً

۱۵۶۱۔ بِأَنَّكَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا
بَغِيرِ حِسَابٍ

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ ابْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حَصْبِيْنٌ وَحَدَّثَنِي أَبِي دَانُ
زَيْدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَصْبِيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْرَضْتُ عَلَى أَلْفَةِ
فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ الْإِمَّةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ
النَّفَرِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ الْعَشْرَةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ
الْخَمْسَةِ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَةَ الْفَلَكِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
كَثْرُ خُلُقِكَ يَا جُبَيْرُ هُوَ لَكُمُ أَمَنِي قَالَ لَا وَلَكِنْ
أَنْظُرُ إِلَى الْآفِئَةِ فَتَنْظُرُ فَأَخَذَ سَوَادَ كَثِيرٍ قَالَ
هُوَ لَكُمْ أَمَنِي وَهُوَ لَكُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ أَمَكْتُ
لَكُمْ حَسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ
كَأَنَّهُ لَا يَكُونُونَ وَلَا يَسْتَكُونُونَ فَلَا يَنْظُرُونَ
وَعَلَى نَبِيهِمْ يَتَرَكُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ
حُصَيْنٍ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أُخَرُ
قَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ
بِمَا عَكَاشَةُ

جی نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گی۔
پھر اور آگے نظر دوٹوائے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جہنم میں سے کر
سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک ستر ہی دے کر۔ دوسری سند
کے ساتھ حضرت مدنی بن حاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ”آگ سے کچھ نہ پھر نہ پھر یا اور دوزخ سے ڈرایا۔ پھر دیکھا کہ آگ
ست پر اس کے بعد نہ پھر یا اور دوزخ سے ڈرایا۔ چنانچہ آپ نے
تین تہہ دیکھا اور میں گمان گزرا کہ آپ اسے داخل دوزخ رہے ہیں۔ پھر
فرمایا: ”آگ سے کچھ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو
ابھی بات کہنے کے ذریعے۔

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مگر پڑھیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی کریم
لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اسی کے
ساتھ ایک ہی امت تھی۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ
پانچ سو۔ ایک نبی صرف تین۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت
نظر آئی۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل! یہ یہی امت ہے۔ کہا کہ
یہ نہیں بلکہ آپ ان کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی
بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ آپ کا اس کا ادھار جو ستر ہزار آدمی
کے آگے ہیں ان کا حساب سے عذاب۔ میں نے پوچھا کہ کسی
وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں گواتے، غیر خرمی صاف پھونک
نہیں کرتے، انگور نہیں پیتے اور اپنے رب پر ہر دم رکھتے ہیں۔
چنانچہ حضرت عکاشہ بن حبیب کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا
کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض
گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔
فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے
گئے۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
السَّيِّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنَ أُمَّتِي
لَمَّةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُخَوَّنُ وَجُوهُهُمْ مُضَادَّةُ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَمَّا شَةَ
بْنُ مِصْرَةَ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ خِمْرَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ أَجْعَلُهُ مِنْهُمْ
شَمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ
اللَّهِ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عَمَّا شَةَ +

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي حَرَبٍ حَدَّثَنَا
أَبُو غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْدًا خَلَقَ
الْجَنَّةَ مِنَ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَتَبِعَهَا أَهْلُ
شَقِّ فِي أَحَدِهَا مَتَابِعُ سَبْعِينَ أَلْفًا بَعْضُهُمْ يَبْعَثُ
حَتَّى يَدْخُلَ أَوْ لَهُمْ وَأَخْرَجَهُمُ الْجَنَّةَ وَجُوهُهُمْ عَلَى
خَوَارِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ +

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحٍ حَدَّثَنَا
كَافِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَكُونُ مَوْزُونٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ
النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ +

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِلنَّارِ يَا أَهْلَ
النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ +

بَابُ كَيْفِ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ +

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک
گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے
چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان
ہے کہ عکاشہ بن محسن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے
اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان
میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اسے اللہ! اسے ان میں
داخل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا کہ عرض گزار ہوا۔
یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔
پس اپنے فرمایا۔ عکاشہ تم پر سبقت سے گئے۔

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار
گروہ جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک
دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک
تعداد کے اندر شک ہے، یہاں تک کہ ان کے پسے سے آنکھ
تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے
چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی
جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان
کرنے والا اعلان کرنے لگا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے
اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی لوگوں سے کہا
جائے گا۔ کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت
نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جہنم!
تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

جنت اور دوزخ کا حال۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْلَ طَعَامٍ يَا كَلْبَةُ أَهْلَ الْجَنَّةِ نَبَايَا ذَكَّةٌ كَيْدٌ
حَوْبٌ. عَدَنٌ. بَحْلَدٌ. عَدَنُتُ بِأَرْضِي. أَقْنَمْتُ
فِيهِ الْمَعْدُونُ. فِي مَعْدَانٍ صِدَاقٍ. فِي
مَنْبَتٍ صِدَاقٍ.

۱۳۶۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُوفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ قَدْرًا بَيْتَ أَكْثَرِ
أَهْلِهَا الْفَقْرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ قَدْرًا بَيْتَ أَكْثَرِ
أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۱۳۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
أَخْبَرَنَا سَيْبَانُ بْنُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى
بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً مَن دَخَلَهَا الْمَسْكِينُ وَ
أَصْحَابُ الْحَدِّ يَحْبُسُونَ عِبْرَانِ أَصْحَابِ النَّارِ
قَدْ آمَرُوا بِمُحْرِقِ النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ
فَكَانَ عَامَّةً مَن دَخَلَهَا نِسَاءٌ.

۱۳۶۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى
الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ حُجِيَ بِرِجَالِ الْمَوْتِ حَتَّى
يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شِمٌّ يَدُ بَحْرٍ شِمٌّ يَنَادِي
مُنَادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا
مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى قَدَرِ هَوِّهِ
يَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُدُودِهِ.

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاوِيِّ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ بھیل کی لکھی
کا ذائقہ ہوگا۔ مدُن جیشہ رہنا۔ عَدَنُتُ بازو سے مراد
ہے میں نے قیام کیا اور مدُن اسی سے بنا ہے۔ فی مَعْدَانِ صدیق
جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے جنت میں
جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں مغلّس لوگ کثرت سے نظر آئے
اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں
زیادہ نظر آئیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور
مالداروں کو روکا ہوا ہے جبکہ جہنم کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے
اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل
ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت
میں اور دوزخی دوزخ میں پہلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے
گا۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر فرج کر
جاسے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے اہل
جنت! تمہیں موت نہیں ملے گی! اہل جہنم! تمہیں موت نہیں
چنانچہ اہل جنت کی غرضی کا کوئی شکا نام نہیں رہے گا اور اہل
جہنم کے غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
بیشک اللہ تعالیٰ نے اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت!
عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَايَا فَيَقُولُ هَذَا رَضِينَا بِمَا نَقُولُ وَمَا كُنَّا لَنَقُولَ وَوَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا كُنَّا نَقُولُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ: فَيَقُولُ أَنَا أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ ذَاكَ شَيْءٌ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أُحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا ۝ ۱۴۷۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ وَحَّاشٍ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَدَنْتُ مَنِيْرَةَ حَارِثَةَ وَمَنْ لَنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصِيرًا وَاحْتَسِبُ وَإِنْ تَكُنِ الْكُفْرَى تَدْرِي مَا أَصْنَعُ. فَقَالَ: وَيَعْلَيْكَ أَوْ هَيْبُكِ! أَوْجَنَّهُ وَاجْهَكَ هِيَ: إِهْجَا جَنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَنَفِيْ جَنَّةٍ الْفِدْرَةُ دَرَسٍ ۝

ہیں۔ چنانچہ فرماتے گا: کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو مرحمت نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمائے والا ہوں۔ عرض گزار ہوں گے کہ اسے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔

حمید کابیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوہ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی! لہذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر انھوں نے کیا تو پیلی ہو! کیا ایک ہی جنت اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس ہے

ف: یہ واقعہ اسی جلد کہ حدیث ۱۴۸۴ میں بھی ہے۔ حضرت عائشہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے اور تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ ثانیاً انھوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا اور تمام بدی اصحاب باقی جملہ اصحاب سے افضل ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کو ان کی شہادت اللہ تعالیٰ ہرے میں شک اس وجہ سے لاحق ہوا تھا کہ انھوں نے حضرت عائشہ کو اس معلوم تیر گئے کے متعلق سنا تھا جیسا کہ اس جلد کی حدیث ۱۴۸۴ میں بھی ہے۔ اب اس وجہ حضور علیہ السلام سے سوال کیا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر فرد کے انجام کا پتہ ہے اور آپ کو جنت اور جہنم کا ہر فرد نظر آتا ہے۔

حضرت عائشہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ کے سوال پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ محترمہ! یہ مجھ سے کیوں پرچھ رہی ہو؟ مجھے کیا خبر کہ قبلا بیٹا کہاں گیا ہے؟ پسین باتیں تو اللہ صاحب ہی جانتے ہیں۔ میرا کام تو صرف مجھے بڑے کام بتا دینا ہے اور میں — بلکہ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔ مُسْتَبَحَاتُ اللَّهِ کوزمیں پڑھیں گے جوئے جنت کے تمام طبقات بھی نظر آتے تھے اور ہر طبقے کے افراد بھی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے

دو عالم میں جو کچھ غیبی و جہل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي حَالِيمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ الْكَافِرِ مِثْرَةٌ شَدِيدَةُ آثَامٍ
لَهَا كَبُ الْمَشْرِعِ. وَقَالَ لِمَحَاقٍ ابْنِ إِدْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
الْمُغِيرَةُ بْنُ سُلَيْمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يُسِيرُ الدَّارِكُ
فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا. قَالَ أَبُو حَالِيمٍ
حَدَّثَنَا بِهِ النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يُسِيرُ الدَّارِكُ الْجَوَادُ الْمُخْتَرُ
أَسْرَتَهُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا ۝

۱۴۷۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
أَبِي حَالِيمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْدًا خَلَقَ الْجَنَّةَ مِنْ أَعْيُنِ سَبْعُونَ
أَوْ سَبْعِمِائَةَ الْفَتْ. لَا يَدَارِي أَبُو حَالِيمٍ أَيْ مِمَّا قَالَ
مَتَمَّا سَكُونُوا أَخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدُ خَلْ أَوْ لَهْمُ
حَتَّى يَدْخُلَ أَخْرَهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَكَارِ ۝

۱۴۷۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَلَذَّثُونَ
الْعَرِيقَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَلَذَّثُونَ الْكَوْكَبَ فِي
السَّمَاءِ. قَالَ أَبُو حَالِيمٍ حَدَّثَنَا النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ
فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ
فِيهِ كَمَا تَلَذَّثُونَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأَفْقِ
الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِ ۝

۱۴۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر کے بدنوں کندھوں کے
درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں جتنی دور جا
سکے۔ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک
درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایے میں تڑسال
تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا
ہے کہ اگر کوئی پھرتیلے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار
ہو کہ اس کے سائے میں ایک سو سال تک بھی
چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد
داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے
کون سی تعداد مردی ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کو
پرکھتے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پٹے سے
آٹھ ایک سب داخل ہو جائیں گے۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں بالاخانے اس طرح نظر
آئیں گے جیسے تم آسمان ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے
عبدالہزیز کے والد ماجد نے فغان بن ابوعیاش سے یہ حدیث
بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ میں گویا دیتا ہوں کہ میں نے حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ
یہ اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح تم مشرقی اور مغربی آفتاب پر درویش
والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت

بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْأَهْلِ مِنَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا أَنَّكَ لَأَكْثَرُ مِنْ شَيْءٍ بِمَا أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ؟ قَبُولُ نَحْوِ قَبُولِ أَرْدَكَ مِنْكَ أَهْلُونَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْءٍ فَأَبَدَتْ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ فِي

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ التَّعَارِيرُ كُنْتُ مَا الشَّكَارِيرُ قَالَ الضَّغَايِيرُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمَنْ فَقُلْتُ لِحَمْدِ

ابْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُخْرِجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَحْوُ

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا هَدَانَةُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّاهُمْ مِنْهَا سَعْفٌ فَبَدَّ خُلُودُ الْجَنَّةِ لَيْسَ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ شِقَاقٌ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ إِبْرَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ قَدْ امْتَحَنُوا وَعَادُوا حَمِيمًا فَيُلْقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ فَيَنْتَوْنُ كَمَا تَنْتَبُكُ الْجَنَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ أَوْ هَالِ حَيْثُ السَّيْلِ وَفَال

میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سے کچھ کم عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے رب سے دے دیتا۔ وہ انبیاء میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکھات کے ذریعے کچھ لوگ دوزخ سے نکلے جائیں گے تو وہ تعاریر کی طرح ہوں گے۔ میں (حماد) نے پوچھا کہ تعاریر کیا ہے تو عمرو بن دینار نے فرمایا کہ سفید گڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ اسے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد دوزخ سے نکلے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں سمجھیں کہ کہہ کر پکاریں گے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ عیسٰی کو گھونے کی طرح بوچکے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے جیسے دریائے کدرب دانہ زرد تازہ آگتے آپ نے حیل ایشل فرمایا یا حبیبتہ ایشل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے میں دیکھی کہ دانہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْزَمُوا أَمْرًا تَبَيَّنَتْ
صَفَرًا مَكْتُوبَةً :

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ
أَهْلَ أَهْلِ النَّارِ عِدَّةً أَبَا يُؤْمَرُ الْقِيَامَةَ كَرَجَلٍ
تَوَكَّلْ فِي أَحْصَى قَدَامَيْهِ جَعَلَتْ يَغْلِي مِنْهَا
جَمَاعَةً :

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشَّارٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ
أَهْلَ أَهْلِ النَّارِ عِدَّةً أَبَا يُؤْمَرُ الْقِيَامَةَ كَرَجَلٍ عَلَى
أَحْصَى قَدَامَيْهِ جَعَلَتْ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاعُهُ
كَمَا يَغْلِي الْمِزْجَلُ وَالْقَمَقَمُ :

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ غَيْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَاشَارَ
بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذَ مِنْهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَاشَارَ
بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ : اتَّقُوا النَّارَ وَتَوَكَّلُوا
بِشَيْءٍ تَسْرُو فَمَنْ تَوَكَّلَ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ :

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِطَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِي حَزِيمٍ وَاللَّهْ دَاوُدُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ
عِدَّةً عَمَّ الْبُوطَابُ فَقَالَ : لَعَلَّه تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي حَصَصٍ مِنَ النَّارِ
يَبْلُغُ كَمِّيَّةً يَغْلِي مِنْهُ أَمْرٌ مَائِي :

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جب اس سے تو زرد اور پشما ہوا ہوتا ہے ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزیوں میں سے جس شخص کو
قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں
پیروں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی جس کے باعث
اس کا دماغ بھی کھوٹتا ہوگا ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزی قیامت
جس روزی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں قدروں
پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے باعث اس کا دماغ یوں
کھول رہا ہوگا جیسے ہڈی یا دھبے میں اُبال آتا ہے ۔

حضرت عبدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزِ ج کا ذکر کیا تو چہرہ مبارک
پھر لیا اور اس سے پناہ مانگی ۔ پھر روزِ ج کا ذکر فرمایا کہ روزِ ج
سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (راہِ خدا میں) دے
کر ۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ
کے حضور آپ کے چچا البوطاب کا ذکر ہوا تو فرمایا : ۔ شاید روزِ
قیامت انہیں میری حفاظت فائدہ پہنچائے ، چنانچہ وہ پایاب
روزِ ج میں ہوں گے کہ آگ ان کے غنوں تک پہنچ جائے گی ،
جس کے باعث ان کے دماغ کا اصلی مقام بھی کھوٹتا
ہوگا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ۔ روزِ قیامت جب اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّجَمَ اللَّهُ النَّاسَ بِقَوْلِهِ
الْقِيَامَةِ فَيَقْرَأُونَ كَمَا سَتَشْفَعُنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى
يُؤَيِّدَنَا مِنْ مَكَانِنَا قِيَامًا تَوْنُ أَدَمَ فَيَقْرَأُونَ أَنْتَ
الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ
وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْنَا لَنَا عِنْدَكَ
رَبَّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَهَؤُلَاءِ كَرُخِطِيئَتِهِ
وَيَقُولُ أَسْتَوُوا تَوَحَّاهُ أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ قِيَامًا تَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَهَؤُلَاءِ كَرُخِطِيئَتِهِ أَسْتَوُوا
إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ حَبِيبًا قِيَامًا تَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَهَؤُلَاءِ كَرُخِطِيئَتِهِ أَسْتَوُوا
مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ قِيَامًا تَوْنَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَا كَهَؤُلَاءِ كَرُخِطِيئَتِهِ أَسْتَوُوا عِيسَى قِيَامًا تَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَهَؤُلَاءِ أَسْتَوُوا مُحَمَّدًا أَحَبَّنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قِيَامًا تَوْنَهُ
فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا
فَيَدْعُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ شَوْهِي قَالَ أَمَّا قَمَرُكَ رَأْسُكَ
سَلْ تَعْطَلَهُ وَقُلْ بَسْمِعٌ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ فَمَا مَرَقُ
رَأْيِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحِيْبِهِ يَعْلَمُ بِي شَيْءًا شَفَعُ
فَيَعْتَدِلِي حَدًّا ثُمَّ أَخْرَجَهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخَلَهُمْ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعَادَهُمْ فَأَقَمَ سَاجِدًا أَوْشَلَهُ فِي الثَّلَاثَةِ
أَوَّلَ الدَّارِ بَعْدَ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي الدَّارِ الْأَمَنَ حَبَسَهُ
الْقُدْرَانُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا آتَى
وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُكُودُ

تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاغذ! کوئی چارے
پر درگاہ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اس جگہ سے
سے چھٹکارا پاسے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے
پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو
حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے
شفاعت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی غرض کا ذکر کر کے فرمائیں گے
کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ
کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے غلیل بنایا۔ چنانچہ وہ الٰہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے گے تو وہ اپنی ایک غرض کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ
بات مجھ سے نہیں بنے گی۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ
نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے
تو وہ اپنی ایک غرض کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے
نہیں بنائی جائے گی۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان
کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا مقصد میرے
ذریعے حاصل نہیں ہو گا، تم عمر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ
کہ ان کی گلی بھلی تمام اعتراضات مٹا دی گئی تھیں پس وہ میرے پاس
آئیں گے اپنا چہرہ میں اپنے رب سے اجازت طلب کر دیں گا اور جب
آئے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ
جب تک چاہے گا مجھے اس حالت میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا: اپنا
سراخاؤ جو مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت
کر دو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سراخا کر اپنے رب
کی ایسی حمد و ثناء بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد
۳ شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی پھر میں روزِ
سے کچھ لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر جب لوٹ کر آؤں گا تو
پچھلے طرح سجدہ ریز ہو جاؤں گا اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی ۴

یہاں تک کہ دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمایا ہے کہ ان کی شفاعت قبول فرمائی جائے

ف: شفاعت کبریٰ کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۲۲۴۳، ۲۲۸۸، ۲۳۵۵ کے اندر بھی موجود ہے۔ ان احادیث سے صاف معلوم ہو
رہا ہے کہ خدا کی ساری مخلوق میں کس قدر ناحق تدریجاً اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باب شفاعت کھولنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ شفاعت
کبریٰ اسی کا نام ہے اور اس کا سہرا دست قدرت نے صرف اپنے محمد کے سر پر سجایا ہے۔ جنہیں آج یہ بات بخیر معلوم ہے انہیں

میں قیامت میں بلا دیا جائے گا اور لوگ وفد بنا کر حضرت آدم علیہ السلام سے ملے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سر برمی سے بڑی سرکار میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست پیش کریں گے اور اپنا مال و دار و عرض کریں گے۔ مصطفیٰ و نجی اور عیسیٰ و کلیم علیہم السلام تک نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے اور لوگوں کی عرض سن کر اِذْ هَبُوا إِلَىٰ عَصِيْرِي منانیں گے۔ آخر میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے تو وہ بتائیں گے کہ تم اوجھڑاؤ ہو کر پھرتے رہے؟ اس شفاعت کا تاج تو پروردگار عالم نے اپنے حبیب سرور انبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام علیہ وسلم کے سر اقدس پر سجایا ہے۔ یہ کام صرف وہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے تو آپ فرمائیں گے۔ اَنَا كَهَا اِس كَسِيْعِي هُوْنَ۔ شَيْبَتَاكَ اَللّٰهُ۔ اسی کے لیے پروردگار عالم نے اپنے محبوب سے یوں وعدہ فرمایا ہوا ہے:

عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَجُلًا مِّمَّا مَخْمُوْدًا ۝ (۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پروردگار عالم نے یہ جس مقام پر اپنے محبوب کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہی تو مقام محمود ہے۔ یہی شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے جہاں وہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے، اسی کو وسیلہ کہتے ہیں، اسی کی فضیلت کہا جاتا ہے اور یہی جگہ ہے جہاں رب رنج پہنچا دیتی ہے جس کے لیے اذان سننے کے بعد ہر مسلمان دعا کرتا ہے کہ اے الہی! یہ مقام ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما۔ یہ مقام اپنے محبوب کو عطا کرنے کا اگرچہ خدا نے وعدہ فرمایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود ہر مسلمان پھر بھی یہ دعا کرے کہ وہ احادیث مطہرہ کے مطابق غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو ختمہ کی شفاعت کا مستحق بناتا ہے۔

خود کا مقام ہے کہ میدانِ محشر کی ہر مٹاکی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے باعث خدا کے سب سے لاشے بدہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نفسی نفسی پکارا پھریں گے۔ خدا نے فدا نہیں نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو دفع فرماتے کے لیے اپنے محبوب کو وافع البلاد بنایا ہے۔ اسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا بنایا ہے اور ان کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنایا ہے اور سب کو تباہی سے کہ دَرَجَتُهُ لِّلْعَالَمِيْنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پوری عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ صدائیں بلند ہوتی ہیں:

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف بدوز مصیبت پر لاکھوں سلام

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خدا داد مقام و منصب کو تسلیم کرے، اپنے پیدا کرنے والے کی دین اور اپنے نبی کے اس خدا داد منصب کا انکار نہ کرے۔ اُن کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے پر جان و دل سے ایمان لانے و رنہ انکار کی صورت میں ہر روز محشر کس سے مشکل کرا دیں گے؟ کس سے حاجت روائی ہوگی؟ ہر خدا کا کرم فرمانا تو وہ اپنے محبوب کے واسطے کے میز تو جلیل القدر، مینبروں تک کو بھی میدانِ محشر کی ہر مٹاکیوں سے نہیں نکالے گا اور نہ محبوب پروردگار کے سوا اُس روز کوئی بڑے سے بڑا بھی بارگاہِ خداوندی میں لب کشائی کی جرات کرے گا۔ شاہن زماں کے منکرین کو ایسی جگہ تو ان کی جگہ کی خاطر یوں نہائش کی جاتی ہے۔

آج سے ان کی مدد آج پہنچا مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں مگر مان گیا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال دیے جائیں
گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی
انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

تمجید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت
اہم حارثہ حاضر ہوئے جسکے غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت
شہید ہو گئے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم
ہے کہ حارثہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا دکھاؤ ہے لہذا اگر وہ جنت
میں ہے تو میں اس پر نہیں رنوں گی ورنہ عمقریب آپ ملاحظہ
فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم پاگل
ہو گئی ہو کیا ایک ہی جنت؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ
فردوس اعلیٰ میں ہے نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں لکنا
دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور تمہاری
کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دینا اور اسکے
سامنے ساز و سامان سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی
کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو نقصا جگہ لگائے اور زمین و سامان
کی بدبویاں جگہ منظر ہو جائے اور جنت کا ایک دو پتھر بھی دنیا اور اس
کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جنت
میں داخل نہیں ہو گا مگر اسے دوزخ کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو
برائی کرنے پر اسے ملتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی دوزخ
میں داخل نہیں ہوتا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھا دی جاتی ہے۔
جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ اسے انصوں ہو۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَمِعَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يَشْفَعُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمُّونَ
الْبَهْمِيَّةِينَ

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أُمُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَتْ
حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَحْبَبَتْهُ غَدَبٌ سَمِعَتْ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي
فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَسَأَلْتُ عَلَيْكَ وَلَوْ لَا سَوَفَ
تَدْرِي مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبْلَيْتِ الْجَنَّةَ
وَأَجَدَاهُ هِيَ! إِنَّهَا جَنَّتَانِ كَثِيرَتُهُمَا وَإِنَّهُ فِي
الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَكَانَ غَدَاؤُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ لَوْحَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ
قَوْمٍ أَحَدًا كَمَا أَوْ مَوْضِعٌ قَدِيمٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَكَوْنُ امْرَأَةٍ تَسَاءُرُ

أَهْلَ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَخْبَارَتِ مَا بَيْنَهُمَا
وَلَمَّا لَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَكِنْ يَصِيرُهَا يَعْنِي الْخَبْرَ
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ
إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَئِذٍ سَاءَ لِي زِدَادُ شُكْرًا
كَأَيِّدُ النَّارِ أَحَدًا إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
كَأَيِّدُ خَيْرٍ لِي كَوْنٍ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْخَبَرِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ
يَعْلَمُ رَيْبَ مِنْ حَرْبِكَ عَلَى الْخَدِيثِ، أَسْعَدَ النَّاسِ
بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْدَةَ عَنْ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَجْرَ أَهْلِ النَّارِ خَرُوجًا مِنْهَا وَأَجْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ
إِذَا هَبْ فَأَدْخِلْ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهَا أَنَّهُ
مَلَكٌ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَكًا
فَيَقُولُ: إِذَا هَبْ فَأَدْخِلْ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ
إِلَيْهَا أَنَّهُ مَلَكٌ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا
مَلَكًا. فَيَقُولُ: إِذَا هَبْ فَأَدْخِلْ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ
مِثْلَ الَّذِي نِئَا وَعَشْرَةٌ أَمْثَلُهَا أَزْوَاجُ لَكَ مِثْلُ
عَشْرَةِ أَمْثَلِ الَّذِي يَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ
مِنِّي وَأَمْتُ الْمَلِكِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمًا حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاجِدُهُ وَكَانَ
يَقُولُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلَةً.

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْكِلٍ
عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَشْتِي؟
يَا أَبَا طَالِبٍ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَشْتِي؟

سعید بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عندہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں عرض گزار ہوں
کہ یا رسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ
مستحق کون ہوگا؟ فرمایا کہ اسے ابوہریرہ میرا گمان ہی تھا کہ اس بارے میں سب
سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری
بے پناہ وابستگی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت
کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے ظلموں و دغوں سے
نکال لیا۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اچھی طرح
معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے
آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے لوٹنے
مذہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا۔
پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا
کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہوگا۔
اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا: جا۔
پھر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پس اس میں جا کر اسے خیال آئے
گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا: اے
رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے چنانچہ اس سے
فرمایا جائے گا: جا اور جنت میں داخل ہو کر کوئی ترے لیے دنیا کے بارگاہ میں
یا ترے لیے دوزخ کا دروازہ نہ ہو۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے کیوں ساکن تسخیر فرمایا جا رہا ہے
تو حق تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں پڑے یہاں تک کہ دوزخ
میں نہ نکلے۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ تو ابلیس جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

عبداللہ بن حارث بن زوق نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا
آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا۔

انقرض جہنم کے در پر پل ہوگا۔

۱۴۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الْزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَدْرِي
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تَضَاهَوْنَ فِي
النَّارِ لَيْسَ دُونَهَا سَجَابٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ هَلْ تَضَاهَوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْسَ دُونَ
سَجَابٍ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَوَدُّونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُنِي شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُنِي لَشَيْئٍ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوْغِيتَ وَيَتَّبِعُ هَذِهِ الْأُمَّةُ
فِيهَا مَا نَفَعَهَا فَيَأْتِيَهُمْ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي
يَعْبُدُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ
هَذَا مَا كُنَّا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا فَإِذَا أَنَا نَاسًا يَتَّبِعُ
عَذَابَنَا فَيَأْتِيَهُمْ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْبُدُونَ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَ
وَيَضْرِبُ جَسَدَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ دَعَاءَ الرَّسُولِ
يَوْمَئِذٍ اللَّهُ ثُمَّ سَائِرُ سَلَمٍ وَبِهِ كَلَامٌ مِثْلُ
شَوْلِ السَّعْدَانِ أَمَّا رَأَيْتُمْ شَوْلَ السَّعْدَانِ قَالُوا
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا وَشَلَّ شَوْلُ السَّعْدَانِ
غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَخَطَّفُ
النَّاسَ بِأَعْيَانِهِمْ مِنْهُمْ الْمَوْتُ بِحَمَلِهِ وَمِنْهُمْ
الْمُخْرَجُ شَوْجِنًا حَتَّى إِذَا قَدَّمَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ
بَيْنَ عِبَادِهِ وَلَا إِذَا أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَرَادَ
أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ عرض گزار
ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ
جب صورت کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی وقت پیش
آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاندنی رات میں جبکہ
اس کے اوپر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی
ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم قیامت
کے روز اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے
گا کہ جو تمہیں کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ جو جائے۔ پس سراج کچھ باریک
اس کے ساتھ جو جائے گا، چاند کی پوجا کرنے والے اس کے ساتھ اتنا
کی پوجا کرنے والے ان کے ساتھ ایوں ہی امت باقی رہ جائے گی لیکن اس
میں اس کے مٹا دیے جائیں گے۔ پس جس صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ
ان کے پاس اس کے سوا اور کسی صورت میں آئے گا اللہ ان سے فرمائے گا کہ
میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے کہ تمہارے اللہ تعالیٰ کی پوجا جانتے ہیں۔
پھر اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا جب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے
پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے
اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا کہ میں تمہارا
رب ہوں وہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ جو
جائیں گے اور جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس روز رسولوں کی
یہی دعا ہوگی: اے اللہ! بچا، بچا۔ اس کے ساتھ مسلمان کے کانٹوں جیسے
آکرے ہوں گے۔ کیا تم نے مسلمان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے۔
یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو مسلمان کے کانٹوں کی طرح
لیکن کتنے بڑے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ کانٹے
اممال کے مطابق لوگوں کو ایک میں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اممال کے
مطابق ہلاک ہو جائیں گے اور بعض چھل چھل کر نجات پا جائیں گے۔ یہاں
تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے
گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کو نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور ارادہ ان
کے لیے ہی فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہوگی کہ میں کوئی مسیودہ

أَمَّا لَمَّا تَكُنْ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَيَعْرِضُوهُمْ بَعْلًا لَمَّةً
 أَثَارَ السَّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ
 ابْنِ آدَمَ أَثَرِ السَّجُودِ، فَيَخْرِجُوهُمْ قَدْ امْتَحِنُوا
 فَيَصَّبُ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ
 نَبَاتَ الْجَنَّةِ فِي حَبِيلِ السَّيْلِ وَيَبْهِي رَجُلٌ مُقْبِلٌ
 بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ يَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَيْتَنِي رَيْحُهَا
 فَأَحْرِئْنِي ذَكَوَهَا فَأَصْرَفَ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
 فَلَا يَذَالُ يَدْعُو اللَّهَ يَقُولُ لَعَلَّكَ إِنِّي أُعْطِيَتِكَ
 أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
 غَيْرَكَ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ
 خَلَاكَ يَا رَبِّ قَتَلْتَنِي لِي فِي بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
 أَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيَذَلُّ
 ابْنُ آدَمَ مَا أَعْدَلَهُ، فَلَا يَذَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ
 لَعَلَّكَ إِنِّي أُعْطِيَتِكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ
 لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ
 مَعْدِنِهِ قَصْرًا شِيقًا أَنْ لَا يَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَنْتَرِبُ لِي فِي
 بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
 اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ
 ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟
 وَيَذَلُّ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَلَهُ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
 تَجْعَلْنِي أَشَقَى خَلْقِكَ فَلَا يَذَالُ يَدْعُو حَتَّى
 يَصْنَحَكَ، فَإِذَا صَحَّكَ وَنَهَ أَكْرَمَكَ بِالْأَحْوَالِ فِيهَا
 فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ لِمَنْ مِنْ كَذَا فَيَسْتَمِشِي، ثُمَّ
 يَقَالُ لَهُ لِمَنْ مِنْ كَذَا فَيَسْتَمِشِي حَتَّى تَنْقُطَ بِهِ
 أَلْعَايُ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَكَ، قَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الَّذِي أَخْبَرَنَا هَلِ الْجَنَّةُ دُخُولًا
 قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَابِلٌ قَمَ أَبِي هُرَيْرَةَ
 لَا يَغْتَرُّ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى
 إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَكَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

اللہ جہنم پر فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں مسجدوں کی
 نشانوں سے پھینکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ
 مسجدوں کی نشانیں نہ رکھائے۔ پس وہ انہیں نکالیں گے جبکہ وہ گولے جیسے
 ہونچکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو مارا نہایت سکتے ہیں۔
 پس وہ پانی سے یوں تر و تازہ نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے واہنہ اگلے۔
 ایک آدمی جہنم کی طرف منہ کر کے گا۔ اے رب! اس کی ہوا سے مجھے جلا
 دیا اور اس کی گرمی نے جلا دیا۔ پس دوزخ کی طرف سے میرا منہ پھر دے۔
 وہ برابر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ
 میں تجھے یہ طہار دوں تو کوئی دوسرا سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری
 عزت کی قسم میں تجھ سے کوئی دوسرا سوال نہیں کروں گا پس اس کا منہ جہنم کی
 طرف سے پھر دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کے بعد عرض کرے گا۔ اے رب!
 مجھے دروازہ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ
 اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ آدم کی آواز پر انہیں ہے کہ
 کتا و مدہ خلافت ہے۔ وہ برابر یہ دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس
 سے کہا جائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو
 کوئی اور سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا۔ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور
 سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس عہد و پیمان کے بعد کہ اب وہ کوئی
 اور کوئی سوال نہیں کرے گا اس کو یہ بھی عطا فرمائے گا اور اسے باب
 جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو
 اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا۔
 اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے
 وہ نہیں کیا کہ اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا انہیں! ابن آدم کتا و مدہ خلافت ہے۔
 وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت ذبح۔ چنانچہ وہ دروازہ
 دھارتا ہے گا، یہاں تک کہ بہن پر گیا چنانچہ جب وہ جیسے گا تو اسے جنت پر
 داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ جب وہ داخل ہوا جائے گا تو اسے کہا جائیگا
 کہ اپنی تباہی بیان کر چنانچہ وہ اپنی تباہی عرض کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی
 آرزو اور بیان کر۔ چنانچہ وہ تباہی بیان کرے گا یہاں تک کہ تباہی اس کی تمام غم
 جو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ ترے لیے اور تباہی اس کے
 علاوہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ شخص وہ ہے جو جنت کے اندر رہے آخر میں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَهْلًا لَكَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ ۝

۱۴۹۰. فِي الْخَوْضِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْبِرُوا
حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ ۝

۱۴۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو
هُوَالَةَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَحْتُكُمْ
عَلَى الْخَوْضِ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَمْدَانَ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي
قَدْ طُفْتُ عَلَى الْخَوْضِ وَلَمْ يَفْعَلْ رَجُلٌ مِثْلِي ثُمَّ
لِيُخْتَلَجَنَّ دَفَنِي فَاقُولُ يَا رَبِّ أَعْلَمًا بِي فَيَقَالَ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدًا تَوَاعَدَكَ - تَابِعَهُ
عَاصِمٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ. وَقَالَ حَصِينٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ حَدِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝
۱۴۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَمَّا مَنُ خَوْضٍ كَمَا بَيْنَ جَدِّ بَاعُو أَدْرَحَ ۝

۱۴۹۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَمْدَانَ عَنْ مَحْمَدِ بْنِ حَدَّادٍ
هَشِيمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ
إِيَّاهُ. قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: فَكُلُّ سَعِيدٍ إِنْ أَنَا سَأَلْتُ
يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهَرُ

داخل ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس حضرت ابوسعید خدریؓ
بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرات کی روایتوں میں کوئی فرق نہیں رہا بلکہ کہ جب وہ
لُحْدَانُكَ وَجَدْتَهُ پر پہنچے تو حضرت ابوسعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
خوف کوثر کا بیان - ارشاد ربانی ہے کہ اسے محبوب! بے شک تم نے
تمہیں خوف کوثر عطا کیا (سورہ الکوثر، آیت پیل) حضرت عبداللہ
بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف کوثر
پر مجھ سے ملنے تک مہر کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوداؤد نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خوف کوثر پر تمہارا پیش خیمہ
ہوں۔ تم میں سے کچھ آدمی مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھے
مہر کر رہے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اسے رب! یہ تو میرے
ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے
مہر کیا چاند پڑ جائے۔ اسی طرح عامر نے ابوداؤد سے
روایت کی ہے۔ حصین، ابوداؤد، حضرت حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسے روایت کیا ہے۔

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ساتھی
خوف کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا حبرہ اور اندرج کے
درمیان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائی ہیں جو اللہ تعالیٰ
نے حضور ہی کو عطا فرمائی ہیں۔ ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے
سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ جنت
میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعیدؓ نے فرمایا کہ جنت کی وہ
نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْلَاهُ اللَّهُ لَا تَأْكُلُهُ ۝

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَيِّرَةٌ شَهْرِيَّةٌ وَأَوْكٌ أَبْيَضٌ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَجْيَبُ مِنَ الْيُسْبُوتِ وَكِزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا ۝

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْقَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ قَدَّارَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةٍ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْأَيْمَنِ فَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْآبَارِ مِثْلَ كَعْدِ نَجْرَمِ السَّمَاءِ ۝

نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایک چھتے کی مسات کے برابر ہے۔ اس کا پانی درود سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ، خوشبودار اس کے آبخور سے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس میں سے پانی پئے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے حوض کی لبائی اتنی ہے جتنی دردی اعلیٰ اور صغاد کی سین سے ہے۔ اس میں اتنے آبخور سے پیتے جتنے آسمان کے تارے۔

ف: اگر مشہور حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ حوض کوثر کے آبخوروں کی تعداد اتنی ہے جتنے آسمان میں ستارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی کی نیکیوں کا شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شمار آسمان میں کتنے تارے ہیں، حوض کوثر کے کتنے آبخورے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری عمر کی نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ یہ تمیزیں برابر ہیں، شَبَّحَكَ اللَّهُ۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عنایت فرمائی تھیں کہ ان مَادَّاعِ الْبَصَرِ قَدْ طَفَىٰ کے سرے والی آنکھوں سے ملنے کی کوئی فردگیہ نہ لپہہ نہ رہ سکتا بلکہ خود بخود کائنات میں پرشیدہ درہ سما۔ نگاہ مصطفیٰ کے بارے میں اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے۔

سرنگیں آنکھیں حرم حق کے وہ مشکیں موزال
ہے نضائے اماں محب بن کارنا نور کا

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ابْنِ عَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهَمٍّ عَافَتْهُ قَبَابُ اللَّهِ تَرَى الْمُجُوفَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نر پر پہنچا جس کے دونوں جانب کھر کھے موتروں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔

قُلْتُ مَا هَذَا يَا جُبَيْرُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ لَدُنِّي
أَعطاك ربك فإذا هببتك أو طيبته منك أذفر
شك هذبه

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُزِدَنِي عَلَى نَاسٍ مِّنْ أَهْلِي
الْحَوْضِ حَتَّى عَرَفَهُمْ أَهْلُ الْجَوَادِ فِي قَوْلِ
أَهْلِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُكُمْ بَعْدَكَ
۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا نَاسٌ جَدُّ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ مُطَرِّبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
فَرَطَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَن مَّرَّ عَلَى شَرِبَ وَمَن
شَرِبَ لَمْ يَطْلُبْ أَبَدًا لِيُزِدَنِي عَلَى أَقْوَامٍ
أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي أَعْرِضْ بِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ
قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَسَدَنِي التَّمَنُّانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ
فَقَالَ أَهَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ
فَقَالَ أَشْرَفَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدَّارِيِّ لَسَمِعْتُ
وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فِيهَا فَاذْكُرْ : أَنَّهُمْ قَتَلُوا فَيَقُولُ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُكُمْ بَعْدَكَ فَاذْكُرْ حَقًّا
سُحْقًا لِمَن عَدَرَ بَعْدَكَ . وَقَالَ ابْنُ هُبَيْرٍ
سُحْقًا بَعْدًا ، يَقُولُ سَجِيحٌ ، بَحِيدٌ . وَاسْحَقٌ
أَبْعَدُ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ سَعِيدٍ الْجُبَيْرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَحْدِّثُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزِيدُ
عَلَى بَعَثِ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِّنْ أَهْلِي فَيَحْلُوُونَ
عَنِ الْحَوْضِ فَاذْكُرْ يَا سَابِ أَهْلِي ، فَيَقُولُ
إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدُكُمْ بَعْدَكَ ، أَنَّهُمْ
ارْتَدَوْا عَلَى أَدْبَارِهِمْ أَتَقَهَّرُونَ ؟

میں نے کہا اسے جبریل ! یہ کیا ہے ؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو
آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے ۔ اس کی مٹی یا خوشبو اس
میں دہرے راوی کو شک ہے نیز مشک کی ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا : حوض کوثر پر میرے سامنے سے میری امت کے کچھ
لوگ گزریں گے ، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا ۔ پس انہیں مجھ سے
دور کر دیا جائے گا میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں ۔ پس کہا جائے گا
کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا بدین ایجاد کیا ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : میں حوض کوثر
پر تمہارا پیش خیمہ ہوں ۔ جو میرے پاس سے گزرے گا
پسے گا اور جو پی سے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی ۔ میرے
سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں
گا اور وہ مجھے پہچانیں گے ۔ پھر میرے اور ان کے درمیان
پردہ ڈال دیا جائے گا ۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت
نہمان بن ابی عیاش نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے خود یہ
حضرت سہل سے سنا ہے ؟ میں نے کہا ، ہاں انہوں نے
فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی
دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے : یہ تو میرے
میں پہچان کر کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدین
تکالا ؟ پس میں کہوں گا : دور ، دور ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تمہارے
دوری مراد ہے ۔ اس کو دور کر دیا ۔ سعید بن مسیب نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا : قیامت کے روز میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک
جملت گزرے گی ۔ پس وہ حوض کوثر سے دور کر دے جائیں گے ۔
میں کہوں گا کہ اسے رب ! میرے ساتھی ۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں
معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا بدین ایجاد کیا ۔ نکالا یہ
اپنے آگے پیروں بھر کر مرتد ہو گئے تھے ۔

سید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو من کوثر پر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے جہاد کے جاہلیں گے۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا یا طریقہ اختیار کیا۔ یہ اس لئے یاؤں پھر کہ تم جو گئے تھے۔ ضعیب ازہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس روایت میں فیجکون ہے جبکہ عقیل کی روایت میں فیجکون ہے۔ اس کو زہدی ازہری، محمد بن علی، عبد اللہ بن ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہہ دیا ہوا تھا کہ ایک جماعت نظر آئی۔ یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلیں گا، پھر ان سے کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں نے کہا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھر کہ تمہارے ہوئے تھے۔ پھر ایک جماعت نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلیں گا۔ پھر وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھر کہ تمہارے ہوئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چاروں کے اور نکلنے کی طرح ان میں سے کوئی نجات نہیں پاسکتا گا۔

حفص بن غام نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گمراہ میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے عرض کوثر پر ہے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَقَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَهُ وَاسْكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلِّقُونَ عَنْهُ قَائِلِينَ يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ أَرَقْنَا وَاعْلَى أَدْبَارِهِمُ النَّهْرُ قَالُوا وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُحَلِّقُونَ. وَقَالَ عَقِيلٌ فَيُحَلِّقُونَ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَّارِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْتُي أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُورُهُ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ، فَمَلَأْتُ آيْنًا؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَ مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ أَرَقْنَا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ النَّهْرُ قَالُوا قَالُوا أَرَأَيْتَ يَخْلُصُ مِنْهُمْ لِمَنْ لَمْ يَخْلُصْ مِنَ النَّارِ؟

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ حُذَيْفٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنَابِرِي رَوْحَتُهُ وَمَنَابِرُ الْبَحْتِ وَمَنَابِرِي

عَلَى حَوْضِي

۱۵۰۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرٍ فِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

حضرت جندب بن عبد اللہ جلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خمیہ ہوں گا۔

۱۵۰۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ رَوْحِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ مَرْثِيٍّ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّتِ شَقَّ أَنْصَرَتْ عَلَى الْيَسْرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُ تَكْفُرٍ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَأَنْتُمْ لَا تَنْظُرُونَ فِي حَوْضِي الْآنَ، فَإِنِّي أَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ مِنْ أَوْفَاءِ يَمِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَفَسَّرُوا فِيهَا.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ نے شہداء اُحد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے: پھر واپس آکر منبر پر چلا اور روزِ حوض اور فرمایا: میں تمہارا پیش خمیہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے حوض کو آب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے شترک ہونے کا کوئی ڈر نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دنیا میں پھنسنے کا ڈر ہے۔

۱۵۰۳. حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُودِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَرَّ الْحَوْضُ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَمَنْعَاءٍ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُودِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُكَ مَا بَيْنَ مَنْعَاءٍ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسَوِّدُ: أَلَمْ تَقُلْ قَالَ الْإِسْرَافِيُّ؟ قَالَ لَا، قَالَ الْمُسَوِّدُ تَرَى فَبَيْنَ الْأَرَبِيَّةِ وَمَثَلِ الْكَلْبِ كَبِ.

حضرت عمارتہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ذکر فرماتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور منعاء کے درمیان ہے۔ ابن عدی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے شنبہ، مسعود بن خالد و حضرت عمارتہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا حوض منعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلے جتنا ہے۔ مسعود نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اراکی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مسعود نے کہا: اس کے برعکس سناروں جتنے ہیں۔

۱۵۰۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُدَيْكَةَ عَنْ أَسْحَمَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى

ابن ابی بکر نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض کوثر پر ہوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے

أَنْتُمْ مَنْ يَرِدُ عَلَىٰ مِنْكُمْ وَسَيُخَذُّ نَاسٌ دَرَجَاتٍ فَاذْكُرُوا
يَا رَبِّ مَتَىٰ وَهِيَ أَقْبَىٰ، فَيَقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا
عَمِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ؟ وَاللَّهِ مَا يَرِجُونَ عَلَىٰ عَقَابِهِمْ
فَكَانَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ
تُدْجِيَ عَلَيَّ أَهْلِيَّ أَوْ نَفْسِي عَنْ دِينِي. أَعْقَابُكُمْ
تَشْكُرُونَ تَرِجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ

باب ۸۶ کتاب القدر

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَهْمَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ:
إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجْعَلُ فِي بَطْنِ امْرِئٍ أَمْرًا بَعَيْنَ يَوْمٍ مَا تَحَرُّ
عَلَقَةً وَشَيْءٌ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ
يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَ فَيُؤَمِّرُ يَارْتَبِجَ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ
وَشَيْءٍ أَوْ سَعِيدًا فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ الذَّجَلُ يَعْمَلُ
بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ
بَاءٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهَا، وَإِنَّ الذَّجَلُ يَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ
أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهَا. قَالَ أَدَمُ الرَّازِيُّ رَأَى

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
عَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
ذَكَرَ اللَّهُ يَارْتَبِجَ مَلَكَ فَيَقُولُ أَيُّ رَأْيٍ تُطْفِئُ أَيُّ
رَبِّ عِلْقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ
يُلْقِيَهَا خَلَقَهَا قَالَ أَيُّ رَبِّ ذَكَرَ أَمْرًا شَيْءٍ أَشْغَى
أَمْرٍ سَعِيدًا فَمَا الذَّرْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَا لِيَكُ

گرفتار کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور
میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے
تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنے اسٹے پاؤں پھرتے رہے
ہیں۔ ابن ابی مریمہ نے کہا کہ قسم، یہ تو اپنے اسٹے پاؤں پھرتے رہے
تیرے پناہ چاہتا ہوں کہ اسٹے پاؤں پھروں اور اپنے دین کے
بارے میں فتنہ میں پڑوں۔ اعقابکم تشکرون پیچھے کی طرف پھرنا۔

تقدیر کے بارے میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدق ہیں، فرمایا۔ تم میں سے
ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر
خون کی بوٹی کی شکل میں، پھر گوشت کے ٹوٹنے کی صورت میں اسی طرح
پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے
کہ جہنم ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بد بخت ہے یا نیک بخت
دیر رکھے، پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی آدمی جنہیوں جیسے کام
کرتا رہتا ہے وہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ
یا ایک میٹر کا فاصلہ رہتا ہے، اگر اس پر نوشتہ غالب آتا ہے اور
وہ اہل جنت کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا
ہوتا ہے کہ جہنم کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے
اور جنت کے درمیان ایک دو میٹر کا فاصلہ رہتا ہے تو اس پر نوشتہ
غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے
آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک میٹر کا فاصلہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ عورت کے رحم
پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب!
یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا ٹوٹ رہا ہے۔
پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ
عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نرسے یا مارہ؟ بد بخت۔
نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟

بتائے کہ مصلحت اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دینا ہوں۔

فِي بَطْنِ آتَمَ ۝

ف: یہی معنون اسی جلد کی حدیث ۲۳۲ میں بھی موجود ہے۔ جب ال کے پیٹ میں بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس کام پر مقرر کرتا ہے جو اس بچے کی چار چیزیں لکھ جاتا ہے جو یہ ہیں: (۱) نر ہے یا مادہ (۲) عقیق ہے یا جنمی (۳) اس کا رزق (۴) اس کی عمر۔ ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں غیوب خمسہ سے ہیں جو ہر بچے کے بارے میں اس کے متعلقہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور جب تک انسانوں کی پیدائش جاری رہے گی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتاتا رہے گا۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہر لوگ پروردگار کے ہستی میں کہ غیوب خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا وہ غلط کہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے شان سے ان لوگوں کو ایک قسم کی چٹ ہو گئی اور خاص طور پر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عباد اور امتیازات کوئی مسلمان ان کے سامنے بیان کرنے لگے تو ان مہربانوں کو یہ بات اتنی ناگوار گزرتی ہے کہ ایسا کرنے والے کو مشرک ہونے کا تہذیبی توغزل کے مطلع کی طرح شروع میں ہی ثلاث فرمادیا جاتا ہے اور ساتھ ہی بولایا کہ خطاب سے لڑا دیا جاتا ہے اگر کوئی آزاد قسم کا سختی ہو تو اس سے ملے پر جنم کا ٹھیکہ پیٹ بھی مرمت فرمادیتا ہے۔ عداۃ دوالممن ان مہربانوں کو ہدایت اور عقل دے کر جب عام فرشتوں تک کو ہر درکار عالم غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم مرحمت فرمادیتا ہے تو اس ہستی کے علم کا اندازہ بخلا کون کر سکتا ہے جو تمام اولین و آخرین کے علوم کی جامع ہے۔ ان کے عباد اور کمالات کو ماننا ہی تو ان پر ایمان لانا کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد بتدیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

علم الہی کے حضور قلم خشک ہو گیا۔ ارشاد ربانی ہے: اور اللہ نے باوجود علم کے اسے گمراہ کیا سورۃ العنکبوت آیت ۱۶۱ حضرت ابو ہریرہ کا بیان کہ رسول اللہ نے مجھے فرمایا کہ قلم تمہاری تقدیر رکھ کر خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لکھا صلیقون سے مراد ہے کہ نیک۔ بخنی ان پر غالب آگئی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنم سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے نکلا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کو اللہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو لوگ عمل کرتے ہیں۔

۱۸۶۱ بَابُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عَلِيٍّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ مِنَّا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَهَا سَائِقُونَ سَبَقَتْ كَقَمَرٍ السَّجَادَةِ ۝

۱۵۰۷ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ السَّخْبَرِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَعَدَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْبُدُ الْغَافِلُونَ؟ قَالَ كُلُّ يَعْبُدُ بِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسَدِّدُهُ ۝

۱۸۶۲ بَابُ اللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۝ ۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۝

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ سَهْمَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ دَرَّاقِيَ الْمَشْرُكِينَ فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتَجَنُونَ إِلَّا هِمَّةٌ هَلْ تَعْدُونَ فِيهِمَا مِنْ جَدٍّ عَمٍّ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدُ عَوْنَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَدَرَّيْتُمْ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَافٍ؟

قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَأَنَّ الْمَرْءَ طَلَّقَ أُخْتَهَا لِيَسْتَفْرِغَ صَفْحَتَهَا وَلَعَنَهُمُ قَرْنُ نَهْمًا مَا قَدَّرَ لَهَا».

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ أَخَذَ بِنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَخَدٌ وَأَبَى ابْنُ كَعْبٍ وَمَعَاذُ اللَّهِ إِنَّ بَنَاهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا إِلَهُهَا مَا أَخَذَ إِلَهُهُ مَا أَغْلَى، كُلُّ يَأْجِلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ».

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوَاسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ

عطار بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ لوگ جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی بچہ نہیں گروہ فطرت میں اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بناتے ہیں جسے چرواہے بچہ دیتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو گن گنا پاتے ہو؟ میان ملک کہ تم خود ان کے کان نہ کاٹ دو۔ لوگ: من گزار ہوئے کیا رسول اللہ! جو چھوٹی عمر میں مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو وہ عمل کرنے والے تھے اس کا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ کا حکم ایک مقررہ انداز پر ہے۔

امام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی عورت اپنی بہن کی علاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کی بلیٹ اس کے لیے فارغ ہو جائے، بلکہ غیر مشروط نکاح کرے کیونکہ اسے وحی ملے گا جو اس کے لیے عقیدہ فرمایا گیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جبکہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بھیما ہوا آدمی حاضر بارگاہ ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت سعد بن جبیل بھی تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کہا بھیما کہ اللہ کا ہے جو وہ ہے اور اللہ کا ہے جو وہ عطا فرمائے۔ ہر ایک کا حق مقرر ہے لہذا میرا کرنا اور تم لوگ کا امیدوار رہنا چاہیے۔

عبداللہ بن عمر بن لُحی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض

گزار خواہ۔ ہیں کوئی یاں ملتی ہیں (جن کے ذریعے اہم مال بھی جانتے ہیں) اللہ جل کے بارے میں کیا ارشاد ہے! چنانچہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو گناہ بھی کروں جان ایسی نہیں جس کا منظر عام پر آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

ابوہامی کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا غلبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور وصول کیا جو وصول کیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے وصول کیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شتا ساگم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

ابوہامی اور حمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک کوڑی تھی جس کے ساتھ زمین کریدہ پہنچے اور فرمایا میں سے کوئی ایسا نہیں گرا اس کا ٹھکانا اور زخ یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ تو وہ جس نے مال دیا اور پرہیز گاری کی (سورۃ الضحیٰ آیت ۱۰ تا ۵) اعمال کا دار و مدار تھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خبر گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو محمد بنی اسلام تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کا رند اگر گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب بڑھ چڑھ کر اقصاء سے لیکن سخت زخمی ہوا، گزرات قدم رہا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص اگر عرض گزار

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ سَبَبًا وَنَحِبُ الْمَالَ كَيْفَ تُلِي فِي الْعَدْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدَامَتُكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ: لَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَدْفَعُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ تَسْمُهُ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْذِرَ الْأَهْلِي كَأَمْتَهُ:

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْوِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكْتُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا قِيَامَ السَّاعَةِ لَذِكْرَةٍ عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِهِ وَجَهْلِهِ مِنْ جَهْلِهِ: إِنْ كُنْتُ لِلرَّحْمَنِ الشَّيْءُ قَدْ نَبِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ كَرَاهٍ فَعَدَفَهُ:

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيِّئِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُرْدٌ بَنَكْتُ فِي الْأَذْنِ: وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَلْقَمُوا الْقُرْآنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ لَا: أَعْمَلُوا فَعَلْ مَيْسَرٌ ثُمَّ قَرَأَ مَا مَنَ أَعْطَى وَكَانَتْ فِي الْأَيَةِ: أَنْفَ بِأَعْيُنِكُمْ أَلْعَمَلُ بِالْأَعْيُنِ:

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے لاؤ تو فرمایا جس کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ ملاح و عوام میں کیسی بے جگہ سے لڑا رہا ہے اور کیسا شدید زخمی بھی ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی وہ ہے جہنمی۔ بعض لوگوں کو شک لاحق ہو گیا کہ اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر بھینچا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد گرامی سچا کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خود کشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ہلاک! کھڑے ہو کر اعلان کرو کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا مگر مومن اور بے شک اللہ تعالیٰ نے بدکار آدمی کے مذہب سے بھی اس زمین

کی مدد

فرماتا

ہے

الْفَتْحُ قَالَ فَاَتَكَ النَّجْدُكَ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِدَارُ فَاَتَتْهُ نَجْدًا رَجُلٌ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ الَّذِي تَحْدُثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ هَاقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ اَسْفَلِ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِدَارُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَحْتَابُ قَبْلَهُ هُوَ عَلَى ذَلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ الْجِدَارَ فَاهْوَى بِرَأْسِهِ اِلَى كِنَانَتِهِ فَاَنْزَعَهَا سَهْمًا فَاَنْتَعَرَتْ بِهَا، فَاَشْتَدَّ رِجَالُ مَنْ سَابَقَتْ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا اللهُ حَدِيثُكَ، قَالُوا اَنْتَ حَكَمْتَ فَلَا تَقْتُلْ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَادْنُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَوْتًا قَاتَلَ اللهُ بِتَوْبِهِ هَذَا الَّذِي يَنْتَحِلُ الْفَاجِرَ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ عَنْكَ عَنْ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَطَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الشَّرِكِيِّينَ حَتَّى جَرَحَ فَاَسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذَبَابَةً سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدَائِيهِ حَتَّى جَرَحَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَرَّحَا فَقَالَ: اَسْتَهْلِكُ اَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَفْلُحُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ

البرہان نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے ہمت بستے جو انہیں دہلی سے ایک آدمی کی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فہم فرمایا۔ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہو گیا جبکہ وہ اسی طرح سڑکوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے ہونے میں جلدی کی۔ چنانچہ حواری کی لڑک اس نے اپنے سینے کے درمیان لگی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے پیچھے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ مَا عَنَّا وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ فَحَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جُزِيَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ يَرَوْنَهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرَوْنَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ بِالْأَعْلَى

جان توڑ کر زور پڑھتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خود کشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور اعمال کا دار و مدار خدا کے پر ہے۔

ف: انہی واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ربانی گواہی شدہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کے مسلمان ہونے میں کسی صحابی کو شک بھی نہیں تھا اور وہ کافروں کے ساتھ لڑ رہی دلیوری سے رہا تھا۔ اسی لیے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی بہادری کی تعریف کی مگر اس کے باوجود اللہ کے محبوب نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے اور اس پر صحابہ کرام کو حیرت ہوئی تھی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ گور چکا ہے کہ وہ شخص منافق تھا اور حضرات صحابہ کرام کو اس کے نفاق کا پتہ نہیں تھا۔ جب اس نے خود کشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دودھ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہاں اس بات پر زور کرنا ہو گا کہ اس گواہی کا اس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر سے کیا تعلق ہے؟ تعلق پورے پورے غمراہ و دھوکے کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے دل میں ایمان ہو گا اور کس کے دل میں نفاق ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق واقعہ ہوا تو اس کی خود کشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے کہ یا رسول اللہ! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ دور و گیارہ عالم نبیوں اور رسولوں کو ایسی آنکھیں مرحمت فرماتا رہا جو ان چیزوں کو بھی دیکھ لیتی تھیں جنہیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے اور اس ہستی کی نگاہوں کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کی باری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے جس کو خدا نے لام الانبیاء اور سید المرسلین بنایا ہے جن نگاہوں نے نفاق کائنات کو دیکھ لیا ان سے کائنات کی کوئی چیز چھپ سکتی ہے؟

جواب: **فَقَالَ النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَيَعْلَمُ مَا فِي الْقُلُوبِ**

بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہند سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ تمہارا ذرا بھی رد نہیں کرتی، ہاں اس کے ذریعے میل کا مال نکل جاتا ہے۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصْرِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُو شَيْءًا قَدِيمًا يَسْتَحْجِرُ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَنبَهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآيَاتُ ابْنُ
آدَمَ النَّبِيُّ رِيشِي بِتَوَكُّيْكَ قَدْ قَدَّرْتَهُ وَلَكِنْ
يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتَهُ لَهُ اسْتَخْرِجْ بِهِ
مِنَ الْبَخِيلِ +

→ يَا أَيُّهَا الْاَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ :
 ١٥٢٠. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبَرَنَا عَمَّا سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي
 عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا
 نَصْعَدُ شَرْقًا وَلَا نَنْحَلُّ شَرْقًا وَلَا نَهْبِطُ فِي قَادِ
 إِلَّا دَفَعْنَا أَمْوَاتَنَا بِالْتَّكْبِيرِ قَالَ فَمَا نَامَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا أَيُّهَا
 النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا
 وَلَا غَايِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ
 يَا عَمَّةُ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ أَلَا أَعْلَمُكُمْ كَلِمَةً هِيَ مِنْ
 كُنُوزِ الْجَنَّةِ الْاَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ :

بِأَكْبَرِ الْمُعْتَصِمِينَ مِنْ عَصَا اللَّهِ
عَاصِمًا مَانِعًا. قَالَ مُجَاهِدٌ: سَدَّ عَنْ الْحَقِّ
يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ دَسَاهَا، أَغْوَاهَا.
١٥٦١. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتَحْلَفَ خَلِيفَةُ الْإِلَهِ بِطَانَتَيْنِ
بِطَانَةٍ تَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٍ
تَأْمُرُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ وَالْمُعْتَصِمُ مِنَ
عَصَا اللَّهِ.

بَابُ وَحْدَانٍ عَلَى قَدَرِهِ أَهْلُهَا
أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - آدمی کے لیے نیکو اعمال چہرہ کو نہیں لاتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کے لیے اس چیز کو بے آتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیر کا مال نکل جاتا ہے۔

ہے۔
گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔
ابو عثمان ندوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پہلو تھے۔ لہذا جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے یا
کسی وادی میں نیچے اترتے تو بعد از اسے منکبر کہتے۔ راوی
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے قریب
چوڑے اور فرمایا:۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ تم کسی
بہرے یا غائب گرو میں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب
کچھ سناتا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا:۔ اے عبد اللہ بن
قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں
میں سے ہے اور وہ ہے:۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ)

پچھتاوہ ہے جس کو اللہ بخلائے۔

میرزا - دیکھا ہے اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو غلیظہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب راغب کرتا ہے۔ لیکن بخیر۔ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائے۔

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور علامہ ہے اس
بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ ہمیر لوٹ کر آئیں دوسرے الانبیاء

آیت ۱۹۵۔ اور تمہاری قوم سے مسلمان نہیں ہوں گے مگر جتنے میلہ لایکے (سورہ حود، آیت ۳۶)۔ اور ان کے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور بڑی ناشکر (سورہ نوح، آیت ۲۷)۔ منصور بن عوفؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو کلمہ (جھوٹے کلموں) سے نہ سمجھ رکھنے والا اس روایت سے زیادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ میں آدمی کا حصہ رکھ دیا ہے جس کو وہ ضرر پالینا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا زنا رکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے نفس تمنا اور آرزو کرنا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔ اسی طرح شباب، رفتار، ابن طاووس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔

عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ۱۔ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۶) کے بارے میں فرمایا کہ یہ آٹھ سے دیکھنا ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ ترانہ کریم میں جو شجرۃ الزقوم آیا ہے اس سے حقیر کا درخت مراد ہے۔

بارگاہ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور میرے

الْأَمَنَ قَدْ آمَنَ. وَكَأَيُّدُوا لَكَ فَاجِدَا كَفَّارًا. وَقَالَ مَنصُورُ بْنُ النَّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحَدَّثَنَا بِالْحَبَشِيَّةِ: وَحَبَّ ۱۵۲۲. حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِالْمَجْهُومَاتِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّيْنِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا يَحَالَتَ فَرَزْنَا النُّعْمَانَ النَّظَرَ وَزَيْنَا اللِّسَانَ الْمَنطِقَ، وَالنَّفْسَ تَمَنَّى وَتَشْتَرِي وَأَوَّلَ النَّفْسِ يَصْدَقُ ذَلِكَ وَبِكَلْبِهِ. وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا فَرَقَاءُ عَنِ ابْنِ طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَفَعْنَا وَمَا جَعَلْنَا الذُّرُوبَا الَّتِي أَرْمَيْنَاكَ الْفِتْنَةَ لِلنَّاسِ ۖ

۱۵۲۳. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا جَعَلْنَا الذُّرُوبَا الَّتِي أَرْمَيْنَاكَ الْفِتْنَةَ لِلنَّاسِ، قَالَ هِيَ رُمِّيَا عَلَى أَرْحَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْبَسَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُدْرَانِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ ۖ

بِأَنَّهُ كَانَ حَتَّى آدَمَ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ ۖ

۱۵۲۴. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَالِبٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ آدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا حَبِيبُنَا وَأَخْرَجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَاكَ

مَدَّ يَدَهُ أَتَوْا مُنِيَّ عَلَى أَمْرٍ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَى قَبْلِ أَنْ
يَخْلُقَنِي يَارَبِّ عَالَمِينَ سَنَةً، فَاجْتَمَعَ أَدَمُ مُوسَى فَجَعَلَ
أَدَمُ مُوسَى ثَلَاثًا. قَالَ سَفِيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۖ أَبُو الزِّنَادِ، الْأَعْرَجُ، حَضَرْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ

یہ اپنے دست قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر
علامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی
چالیس سال پہلے مقرر فرمادی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے
تین مرتبہ کہا اور اس بحث میں وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اللہ سے نو کوئی روکنے والا نہیں۔

درآمد موسیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت سعادیہ نے
حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجے جو آپ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت
مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا۔ انہیں
کوئی مسبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ!
جو تو مظاہر نے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی
دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت حیرے مقابلے پر کام نہیں
آسکتی۔ ابن جریج، عبیدہ کو درآد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے
حضرت سعادیہ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو
اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بدبختی اور برائی تقدیر سے پناہ مانگنا۔

ارشاد ربانی ہے: اے کہو میں آسمان کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں
مخلوق کی برائی سے (سورہ الفلق)

الوصاح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ
مصیبت کی سختی، بدبختی کے آنے، میری تقدیر
اور دشمنوں کے تسمیر سے اللہ کی پناہ مانگا کہ

اُمی اور اس کے دل کے درمیان حامل ہونا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں
قسم کھایا کرتے: قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَثَّابِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ
إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
وَلَدًا أَخْبَرَهُ هَذَا سَمِعَهُ وَقَدْ بَعَثَ إِلَى مُعَاوِيَةَ
فَسَمِعَتْهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۖ

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَثَّابِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ
إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
وَلَدًا أَخْبَرَهُ هَذَا سَمِعَهُ وَقَدْ بَعَثَ إِلَى مُعَاوِيَةَ
فَسَمِعَتْهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۖ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَثَّابِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ
إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
وَلَدًا أَخْبَرَهُ هَذَا سَمِعَهُ وَقَدْ بَعَثَ إِلَى مُعَاوِيَةَ
فَسَمِعَتْهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۖ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَثَّابِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ
إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ
وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنُوحُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
وَلَدًا أَخْبَرَهُ هَذَا سَمِعَهُ وَقَدْ بَعَثَ إِلَى مُعَاوِيَةَ
فَسَمِعَتْهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۖ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِبُ لَهُ وَمَقْلِبُ الْقُلُوبِ ۚ
 ۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَشَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ
 سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ حَبِيٍّ ۚ حَبِيَّتُكَ لَكَ
 خَيْرٌ مِمَّا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ لَكَ
 قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيْثٍ فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ قَالَ دَعَا إِنْ
 تَكُنْ مُتَعَدًّا لَطِيفَةً وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلا خَيْرَ
 لَكَ فِي قَتْلِهِ ۚ

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا مَسَّكَتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ كَانَ
 عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً
 لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَدَنٍ يَكُونُ فِيهِ
 وَبِعَدَّتْ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَدَنِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا
 يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ
 لَهُ مَخْلُوعٌ أَجْدَرُ شَرِّهِ ۚ

مَبَادِيهِ ۚ وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِيَ كَوْلًا أَنْ
 هَدَانَا اللَّهُ نَوَانَّ اللَّهُ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ
 الْمُنْظَرِينَ ۚ

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَانَ أَخْبَرَنَا جَدِّي يَزِيدُ
 بْنُ حَارِثٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

کی۔
 سلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود سے فرمایا: میں تیرے
 بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس نے
 کہا، اللہ فرمایا، پرے ہوا تو اپنے مقام سے آگے نہیں
 بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اجازت
 دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ جانے دو۔ اگر یہ وہی
 (جہاں) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس
 قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی۔
 کتب مسند زہری۔ مبادی کا قول ہے۔ یعنی تین گمراہ ہونے
 والے۔ مگر میں نے تعلق اللہ نے لکھ دیا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔
 تقدیر کندی بد بختی اور نیک بختی مسند زہری۔ اور جہانز کو چراگا۔
 تک پہنچانا۔

یحییٰ بن یزید کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے
 میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ
 جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے
 مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا
 نہیں جو اس شرم میں جو جس میں طاعون پھوٹے تو اسی میں ٹھہرا
 رہے اور اس سے نہ نکلے، میر کرتا اور اجر کی امید
 رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ
 نے لکھ دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ اس
 کے لیے شہید کے برابر ہے۔

خلا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے۔
 اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگاروں سے
 ہوتا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 خندق کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے

قَالَ لَا يَأْتِي الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخُذِّ قِي
يَنْقُلُ مَعَنَا الْقَتَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ كُنَّا لَا نَعْلَمُ
مَا أَهْلَكَنَا وَلَا كَيْفَ هَلَكْنَا وَلَا مَتَى هَلَكْنَا. مَا شَرِّ لَكُمْ
سَكِينَةً عَلَيْكُمْ وَكُنْتُمْ الْأَقْدَامُ (۱) لَا تَقْبَلُوا
وَالْمُضَرَّ كُونَ قَدْ بَعَثُوا عَلَيْكُمْ إِذَا الْأَدْمُافِتَّةُ
آيَتُنَا ۝

کتاب الایمان والتمذ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: لَا يَأْتِي الْيَتِيمَ كُفْرُ
اللَّهِ بِاللَّغْوِ فِي آيَاتِنَا وَلَكِنْ يُؤْخَذُ لَكُمْ بِمَا
عَقَّدْتُمُ الْآيَاتِ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ
مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ
أَوْ كِسْفٌ مِنْ ذُرِّ عَذْرَاءٍ فَتَمَنَّنْ يُجَادِ
فِيهِمْ ثُمَّ فَكَّرْتُ أَتَاهُمْ ذَلِكَ كَفَّارَةً
آيَاتِنَا إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا آيَاتِنَا نَكْفُرْ
كُلَّ يَوْمٍ يَتَذَكَّرُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ۝

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَوْ كَانَ يَنْتَفِئُ فِي يَمِينٍ قَطَعَتْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ
كَفَّارَةَ الْكُفْرَانِ، وَقَالَ: لَا أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ
فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَقْبَلْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي ۝

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّمَّانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
حَدَّثَنَا جَرِيدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لَيْثُ بْنُ أَبِي
عَلِيٍّ وَصَّاهُ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ

ساتھ ملے اٹھارے تھے اور یوں گویا تھے:۔
ترہایت گزرتا تھا ہم پروردگار
ایکے بن سکتے تھے ہم بندے تھے حالت گوار
ہم پر اسے رحمن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہمیں مقابل دشمنوں کے قلعہ موصوں دار
ہر کس گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہمیں باغیر
ان کے بہتوں اور کمزوروں سے ہمیں ہمیشہ
قسموں اور قتلوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا صبر بان نہایت رحم کرنے والا ہے
لغو قسموں پر موقوفہ نہیں۔ ارشاد ربانی ہے:۔ اللہ تعالیٰ نہیں
نہیں کرتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر، ان قسموں پر گرفت فرماتا
جہیں تم نے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا
ہے، اپنے گمراہوں کو جو کھلاتے ہو، اس کے اوسط میں سے یا انہیں
پہرے دینا یا ایک برہ آزاد کرنا۔ تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین
دن کے عرصے میں یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور
اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی
آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانور سورۃ المائدہ
آیت ۸۹

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم
نہیں توڑی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت
نازل فرمادی۔ وہ فرماتے ہیں: جب میں کسی بات پر قسم کھا لیتا
ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا
ہوں تو بھلائی واسے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ
دے دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عبدالرحمن
بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں ملے
دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر

الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَوْفَيْتَهُمَا هُنَّ مُسْكَنَةٌ وَكَانَتْ
إِلَيْهَا وَإِنْ أَوْفَيْتَهُمَا مِنْ غَيْرِ مُسْكَنَةٍ أَهْنَتْ
عَلَيْهَا وَإِذَا حَاكَمْتِ عَلَى يَمِينٍ فَدَرَأَيْتِ عَنْهَا
غَيْرَ قِتْلَةٍ فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَمَّا الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ :

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ حَدَّثَنَا حَتَّابُ
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنِ أَبِيهِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْجَلُونَهُ
فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ وَمَا عَزَيْتُ مَا أَحْبَبْتُكُمْ
عَلَيْهِ ، قَالَ ثَعْلَبَةُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُنْتَ
تَحْرَأُ بِشَلَاكُمُ دُونَ غَيْرِ الدَّارِ ، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِمَا
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا : وَاللَّهِ لَا
يُبَارِكُ لَنَا أَجْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحْجِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يُحْجِلَنَا غَيْرَ حَمِينِنَا
فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَذَلَكُمُ ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ : مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ
بَلِ اللَّهِ حَمَلْتُكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ لَا أَحْلِفُ
عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا قِتْلَةٍ إِلَّا كَفَرْتُ
عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأَتَيْتُ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ كَلَّمْتُ عَنْ يَمِينِي :

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ
بْنِ مَسْبُوحٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَنْ تَخْرُجُوا

إِلَّا بِقُرُونٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْبِغَ أَحَدُكُمْ كَهْرَبِ حِمِينٍ
فِي أَهْلِ أَهْلِهِ أَخْوَكُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ
الَّتِي أَفَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ :

طلب کے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم
کسی بات پر قسم کھاؤ لیکن بھلائی اس کے غیر میں دیکھو
تو اپنی قسم کا کفارہ سے رو اور بھلائی کو اختیار
کر لینا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں اشعر یوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سواریاں مانگنے کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ
آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اور
میرے پاس سواریاں کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا
بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور
مقرر رہے ، پھر آپ کی خدمت میں میں خود بصورت اونٹن
پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے
تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم ، ہمیں برکت نہیں ہوگی
کیونکہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے
کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے
کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرمادیں۔ لہذا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلو اور یہ بات آپ کے گوش
گزار کرو۔ چنانچہ ہم حاضر ہارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔

تمہیں میں نے سواری نہیں کیا بلکہ اللہ نے سواریاں سے اور خدا کی قسم ان
شاہد اللہ میں قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی سب سے آخر میں
ہیں اور قیامت کے روز ہم ہی سب سے پہلے ہوں گے۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے

معاذات میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے ، اس کی نسبت
کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے ، وہ
اٹا کر دو۔

مکرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت بڑا گنہگار ہے۔ چاہیے تو یہ بتا کہ کفارہ دے کر پاک ہو جاتا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹیم اللہ فرماتا۔

عبداللہ بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکر بھیجے گئے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر شکستہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تم نے اس کی امارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ حضرت اسامہ ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔
حضور کس طرح قسم کھاتے تھے۔

حضرت سعد بنے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔ "قسم ہے اس ذات کی جس کے نیسے میں میری جان ہے۔" ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لا واللہ کہا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ جوتی تھی۔ "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔"

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ (سَعْدِ بْنِ يَحْيَى) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي كَثِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَلْجَمَ فِي أَهْلِهِ يَمِينٍ فَمَوَّاعِظُهُ شَتَّى كَبَرَتْ بَعْضُ الْكُفَّارَةِ بِأَكْبَرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّهَا اللَّهُ.

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَأَقْرَعَ عَلَيْهِمْ فِي سَامَةِ بْنِ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَةٍ بِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمْرَةٍ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمْرَةٍ آتِيَهُ مِنْ قَبْلُ، وَأَيُّهَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَكُنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَإِنَّ هَذَا الْكُنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ.

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَرَفَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَقْلَبُ الْقُلُوبِ.

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَبِيضٌ فَلَا قَبِيضَ بَعْدَهُ
وَإِذَا هَلَكَ كَبِيرٌ فَلَا كَبِيرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي تَغِيْبُ
بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۱۵۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا هَلَكَ كَبِيرٌ فَلَا كَبِيرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَبِيضٌ
فَلَا قَبِيضَ بَعْدَهُ وَالَّذِي تَغِيْبُ مَخْتَبِدًا بِيَدِهِ
لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بعد کوئی قبضہ نہیں ہوگا اور جب کبیری ہلاک ہوگی تو اس کے
بعد کوئی کبیری نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو راونہ خط میں خرچ کر گے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کبیری ہلاک ہو
گی تو اس کے بعد کوئی کبیری نہیں ہوگا اور جب قبضہ ہلاک ہو
گیا تو اس کے بعد کوئی قبضہ نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی
جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے
خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر گے۔

ف۔ اس حدیث اور سابقہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بشارت سنائی ہے کہ جب یہ کبیری (شاہ ایران) ہلاک
ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کبیری نہیں ہوگا اور جب یہ قبضہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد بھی کوئی اور قبضہ (شاہ روم) نہیں ہوگا۔ کیا بات
ہے لگاؤ بیٹھے کی! سبحان اللہ!

گویا انہی اور مستقبل کے حالات و واقعات میں آپ کے سامنے دست بدستہ موجود تھے اللہ آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کوئی
حال میں واقع ہونے والے واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ اُن مَآئِزِ الْبَصَرِ دَہَا طَلَعِي۔ کے سرے والی آنکھوں
سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر گے۔ یعنی آپ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں
کہ ایک دو وقت بھی آئے گا کہ دنیا میں اس وقت پیر باد رکھانے والی یہ دونوں حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ شیعہ مباہیت کے پروانے
انقریب ان کی طاقت کا غرور توڑ کر ان کے مقبوضات پر تباہی برسوں گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیرِ نگیں آجیں گے اور ان
دونوں حکمرانوں کے خزانوں کو لوٹ کر لہجہ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس وقت تباہی راسخ راہ اللہ تم دولت کے طلب گار نہیں ہو گے کہ
لوٹ کر عیش کرنے لگو بلکہ اُسے راونہ خدا میں خرچ کر کے اپنے پروردگار کی رضا حاصل کر دو گے، سبحان اللہ!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے
امت محمد! اگر تم جانتے ہو میں جانتا ہوں تو ضرور تم
بہت زیادہ دوستے اور ضرور تم بہت کم پہنچتے۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا
أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ كَوْنُ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ كَيْفَ تَكُونُ
كَثِيرَةٌ لَوْ صَحِيحَتُمْ قَلِيلَةٌ

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے عہد امجد حضرت
عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اللہ آپ نے
حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ هِشَامٍ قَالَ أَكُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَهُ عُمَرُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَالَّذِي لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ

میں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات نہیں بنے گی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں نہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ خدا کی قسم، اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیار سے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عمر! بات اب بنی ہے۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا (نُفِضَ بَيْنَنَا بَكْتَابُ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ أَفْقَرُ هُمَا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ) فَاقْضِ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ وَأَنْذِنْ لِي أَنْ أَتُكَلِّمَ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَيْبًا مَعِيَ هَذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْحَسِيفُ: الْإِجْلُ، رَفِي بِأَمْرٍ آتِهِ فَاخْبُرُونِي أَنِّي عَلَى ابْنِي الدَّيْمُ فَأَنْتَ نَيْتُ مِنْهُ بِيَأْتِي شِقَاقَ وَجَارِيَةٍ تِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْبَلَدِ فَاخْبُرُونِي أَنِّي مَاعِي ابْنِي جَلْدًا مِائَةً وَتَغْدِيبُ عَامٍ وَرَثْمًا تَرْجُمُ عَلَى إِمْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بَكْتَابِ اللَّهِ أَمَا لَكُمَا وَجَارِيَةٌ قَدْ دَرَّ عَلَيْكَ وَهَكَذَا ابْنَةُ مِائَةٍ وَغَدِيبُهُ عَامًا وَآمْرًا أَنْتَ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخِرِ قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ رَجْمَهَا فَاعْرِفَتْ فَارْجَمَهَا

عبد اللہ بن عبیدہ بن مسعود کو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ دو آدمیوں کا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا، جو ان میں زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ نام مالک کا قول ہے کہ العیسیٰ سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بوی کے ساتھ زنا کیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو کر کہاں اور ایک لڑکی قدیم دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں خود اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گا پھر بکر باں اور تیری لڑکی تجھے والپس میں لگا دوں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گئے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا گیا۔ اور حضرت امیر

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بتاؤ تو سہی، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو نسیم، عامر بن مصعب، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے

أَسْلَمَ وَغَيْرَ رُومَنِيَّةَ وَجَعَلَتْهُ خَيْرَ أَهْلِ
تَمِيمٍ وَغَامِرِ بْنِ حَصَصَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدَ
خَبَّابًا وَخَيْرًا، قَالُوا نَحْمَدُكَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنْ لَمْ تَخْلُفْهُمْ لَمْ يَكُنْ

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُدُوَّةُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ

السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَحْضَرَ عَامِلًا فَجَامَعَهُ الْقَوْمَ حِينَ لَدَغَمَ
مِنْ قَبْلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَشْرُ قَوْمًا

أَهْدَى بِي، فَقَالَ لَهُ أَفَلَا جَعَلْتَ فِي بَيْتِ
أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتُ أَهْدَى لَكَ أَمْ لَا شَرَّ قَوْمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَهُ بَعْدَ الصَّلَاةِ
فَنَظَرْتُ وَأَتَنَى عَلَى اللَّهِ بِهَا هَذَا شَرٌّ قَالَ أَمَّا

بَعْدَ قَوْمًا بَالِ الْقَوْمِ لَسْتُ بِكَ قِيَامًا فَيَقُولُ هَذَا
مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أَهْدَى بِي أَفَلَا جَعَلْتَ فِي

بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرْتُ أَهْدَى لَكَ أَمْ لَا، قَوْلُ
الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَخْلُفُ أَحَدًا كُفْرًا

بَشِيرًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمًا نَقِيَامًا يَخْلُفُهُ عَلَى
عَنْقِبِهِ إِنْ كَانَ يَخْلُفُ جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَامَةٌ وَإِنْ

كَانَتْ بَعْدَهُ جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارِ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً
جَاءَ بِهَا تَبَعٌ فَقَدْ بَلَغْتُ، فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ شَرٌّ

رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى
رَأَى أَصْبَحَ إِلَى عَقْرِهِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَ

قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ وَمِنْ الْبُخَارِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكُوتُهُ

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ تَوَلَّوْا

تو کیا یہ نامراد اور نقصان میں نہ رہے، لوگ عرض گزار
ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے، اے شک یہ ان سے بہتر
ہے۔

عمرہ کو حضرت ابو حمید ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل

بنادیا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر بارگاہ ہوا تو عرض کی کہ
یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے دیر دیا گیا ہے۔ چنانچہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مال باپ کے گھر میں بیٹھو
اور پھر رچے کر تمہیں کوئی دیر دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد

آپ کھڑے ہوئے، ذات الہی کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان
کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: اما بعد، عامل کا کیا حال ہے

کہ اسے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو ہمارے پاس اگر کتا ہے کتا یا کتیاں
اور یہ مجھے بطور دیر دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے مال باپ کے گھر میں کیوں

نہ بیٹھ رہا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے دیر دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس
ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے

اندھ خیانت نہیں کرے گا کہ وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر
اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو بٹلاتا ہوا آئے گا، اگر گائے

ہے تو ڈکلائی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو سمیائی ہوئی آئے گی۔ میں
میں سے تم تک یہ بات پہنچا دی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس بلند فرمایا بیان تک کہ ہم نے
آپ کی بھلو کی سفید کر دی تھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید
بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
الہی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات

کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم جانتے ہو میں جانتا
ہوں تو ضرور بہت زیادہ دیتے اور ضرور بہت

بہت

کم جنتے ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سامنے میں آپ فرما رہے تھے ۱۔ رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ بات کیا ہے؟ کیا میرے اندر کوئی ایسی بات کا غلط فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس پہنچا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموش دیکھ رہا تھا۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک کعبہ پر رنج و غم ظاہر کیا اور میری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے اس باب آپ پر کون سا کون لوگ ہیں؟ فرمایا زیادہ مال دے کر جو اسے لوں خرچ کریں، لوں خرچ کریں، لوں خرچ کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ آج رات میں اپنی نوٹسے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس عبادوں کا اور ہر ایک خسوسار بننے کی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ شکا۔ چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی معاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی نا اعلیٰ ہو کر چلا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہو کر ساری راہ خدا میں جہاد کرتے۔

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رضیم کا ایک مگوٹا بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے یکے بعد دیگرے دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نزاکت پر حیران تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ شعبہ اور اسلمیل نے جو ابوسلمان سے روایت کی ہے اس میں کوالدی نقی بیہوش نہیں ہے۔

مَا أَكَلُوا تَكْبِيرًا وَلَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ قِيلًا ۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ ابْنِ عَدْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ ۱۔ أَنْتُمْ هُمُ الْكُفَّةُ وَهُوَ يَقُولُ فِي طَلِ الْكُفَّةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكُفَّةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكُفَّةِ، قُلْتُ مَا شَأْنِي؟ أَيْدِي فِي شَيْءٍ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ نَسَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَكْتُبَكَ وَتَخْشَى فِي مَا شَاءَ اللَّهُ، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا أَبِي أَنْتَ قَاتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ، إِلَّا كَتَرُونَ أَمْ لَا؟ لَأَمِنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا ۱۵۳۷۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلِمَانُ الْأَمْوِيُّ عَلَى تِسْعِينَ أَمْرًا كَأَنَّ تَأْتِي بَعْدَ مِنْ بَعْدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ فَلَئِنْ يَكُنْ لَأَنْ شَأْنَهُ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَلَمْ يَقُولْ مِنْهُمْ إِلَّا أَمْرًا قَاحِدًا جَاءَتْ بِحَقِّ رَجُلٍ، وَأَيْمُ الْكَذِبِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِهَذَا تَقَالُ إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ أَهَذَا رَأَيْتَ سَبِيلِ اللَّهِ كُنَّا نَأْتِي أَجْمَعُونَ ۱۵۳۸۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي رَسْحَانَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ حَدِيدٍ فَعَمِلَ النَّاسُ يَنْتَدُوا وَكُنُوزَهَا بَيْنَهُمْ وَيُعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَيْزِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ عَجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسَأُ دِيلَ سَعْدٍ فِي الْحَيَّةِ خَيْرَ مَقْعًا، أَيْ يَقُولُ شُعْبَةُ وَلَا سَأُ دِيلَ عَنْ أَبِي رَسْحَانَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ۱۵۳۹۔

۱۵۴۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَمَّابٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ
هَذَا بَنْتُ عَتَبَةَ بِنْتِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا كَانَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ أَحَبَّ أَوْ
أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذْكُرُوا مِنْ أَهْلِ أَحْبَابِكَ أَوْ

أَحْبَابِكَ شَقَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ أَيُّومًا أَهْلُ
أَحْبَابٍ أَوْ أَحْبَابٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذْكُرُوا مِنْ أَهْلِ
أَحْبَابِكَ أَوْ أَحْبَابِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَالْيَصْبُ وَالْكَذِبُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ قَتَلْتُكَ فَهَلْ عَلَيَّ
حَدٌّ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الْذِي لَهُ؟ قَالَ لَا إِلَّا بِالْحَدِثِ.

۱۵۵۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ
بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ
إِلَى قَبَائِلِهِمْ مِنْ آدَمِ سَبَّانٍ إِذْ قَالَ لَا أَحْبَابِيهِ: أَنْتُمْ تَصْنَعُونَ
أَنْ تَكُونُوا رِجَمَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ
أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا أَثَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا
بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ لَأَمَّا جُؤَا
أَنْ تَكُونُوا نَجِيفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟

۱۵۵۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ
رَجُلًا يَقُولُ أَقْبَلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّ دَهْرًا فَلَمَّا أَصْبَحَ
جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّكَ
فَخَبَّكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّبُهَا، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حضرت ہند بن عتبہ بن ربیعہ نے عرض
کی: یا رسول اللہ! اپنے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذات سے
زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذات عزیز نہ تھی۔ یحییٰ راوی کو
شک ہے کہ یہاں اُخْبَانُکَ ہے یا أَحْبَابُکَ، لیکن آج مجھے آپ
کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ اور کسی کی عزت عزیز نہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہو
گا۔ وہ عرض گزار ہو میں کہ یا رسول اللہ! بے شک
ابو سفیان ایک کنبوس آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے
بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی حنا ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرنا
مرد مسند کے مطابق۔

عمر بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چڑھنے کے ایک ٹپے کے ساتھ بیٹھ رہا کہ بیٹھے ہوئے
تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:۔ کیا تم اس بات
پر غور ہو کر اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض
کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راہی ہو کہ اہل جنت کا
تہائی حصہ تم ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان
ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا
نصف ہو گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (نازمیں) بار بار سورۃ افعاف
پڑھنے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے
ذکر کیا اور وہ آدمی اس تلاوت کو قبیل شمار کرتا تھا۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی
جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تمہاری قرآن

کے برابر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرے تو اس کے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

إِنَّمَا لَتَعْمَلُ ثَلَاثَ الْفَعْلَانِ ۖ
۱۵۵۲. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ
حَدَّثَنَا مَرْحَةً شَأْنًا فَتَدَاخُلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَمَّا الزُّكُوفُ وَالسُّجُودُ فَدَوَّ
الَّذِي يُفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي
إِذَا مَا تَكَعَّمْتُ وَإِذَا مَا سَجَدْتُ

ف: پروردگار عالم کے محبوب نے قسم کیا کہ فرمایا کہ اگر کوئی نماز میں رکعتیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا

ہوں ایک مسلمان کا تو یہی شیعہ ہونا چاہیے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کو سر جھکا کر تسلیم کرے اور ایمان و دل سے کہے صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ بات اگر صرف صحیح العقیدہ مسلمانوں تک محدود رہنے والی ہوتی تو آپ کو قسم کے ساتھ اسے مؤکدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ نگاہ مسطفیٰ نے یہ دیکھ لیا تھا کہ ذوالخیر صبر و کثرت کا قیامت تک یہ غامض رہے گا کہ وہ میرے کھلبستے ہوتے، میرے اٹنی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے میرے فضائل و کمالات کو ماننے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے، لہذا ان پر جنت قائم کرنے کی غرض سے اس ارشاد کو اللہ کے محبوب، عالم نے خوب نے قسم کے ذریعے مؤکدہ فرمادیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ دیکھنا کام نورا ہے جو پروردگار عالم نے آنکھ کی پتلی کے اندر رکھا ہوا ہر لمحہ۔ اُس ذرا سے نور کے ذریعے دیکھنے والے کہاں سے کہاں تک دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ جو جستی سراپا نور ہو بلکہ جان نور منی اُس کے دیکھنے کا عالم کیا ہو گا؟ — ان کے لیے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے دیکھنے میں رکاوٹ کیا تھی۔ انہیں تو یہ کہ کھڑے ہونے والے اندر کے چہرے کی طرح دیکھ کر نظر آتے تھے وہاں ان کے دلوں میں جیسا ہونی شروع و ختم کی کیفیتیں بھی نظر آن تھیں۔ دست قدرت نے وہ آئینہ بنایا ہی انسا مات منشا ہے کہ اس میں ہر ایک گل اندر دل اللہ بیرون کلک تلوین آئی رہتی ہے۔ اسی لیے تو اہل ایمان کو اپنے آقا کی شان میں دل تصدیق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یا رسول اللہ!

مے ہر عرض پر ہے تری گدرد، دل فرخ پر ہے تیری نظر
مکرت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ بیاں نہیں

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پیچھے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۱۵۵۳. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ
جَدِيدٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا لَذِي نَفْسِي وَمِيسِدِهِ
إِنْ كُنْتُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

آباد اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی کہ آپؐ نے میرا کب خیر دار ہو جاؤ اے شک اللہ تعالیٰ تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھاتے سے منع فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھائی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے در نہ خاموش رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباد و عباد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تو قصداً یا سہواً ایسی قسم نہیں کھائی۔ — مجاہد کا قول ہے۔ — اَوْ اَشْرَقَ مِثْلَ جَنَمٍ سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے۔ — اسی طرح عقیل، ازبیدی، اسحاق کلین نے زہری سے روایت کی ہے۔ — ابن شیبہ ارد مر، از زہری، سالم، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے سنا۔

میرا اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آبائو اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

الوقلہ اور ذی قاسم بھی کلابیان ہے کہ زیدم نے فرمایا کہ میرا ہے اس قبیلہ جرم اور اشعر لویوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی یہ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعر کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس نہی تیم اللہ کا ایک مرغ رنگ آدمی بھی موجود تھا، گو یا وہ ان کے

ہادیہ لا تحلفوا یا بابائکم

١٥٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدْرَكَ عَشْرِينَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ
بِأَمْرِهِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا
بِأَبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ
أَوَّلَ حَلْفٍ ۝

١٥٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا
 (ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ
 سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَتَنَهَاكُمْ
 أَنْ تَخِفُوا إِيَّائِي كَمَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا خَلَفْتُ
 بِهَا مَثَدًا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ذَاكَ رَأَى لِي إِخْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ أَوَّاهَةٌ مِنْ عِلْمٍ
 تَأْتِي عَلَيْهَا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالرُّمَيْدِيُّ وَاسْتَعَاثَ
 الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ وَمَعْمَرٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٥٦. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَخْلُقُوا بَنَاتِكُمْ

١٥٥٤. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ
زُهَيْرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ حَرَمٍ وَ
بَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَوْلَا حَامٍ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرِيبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ

كَجَاهٍ وَعَنْهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمٍ اَللّٰهُ اَحْسَرُ
كَأَنَّكَ مِنَ الْمَرَايِ فَدَعَاكَ اِلَى الْطَّعَامِ فَقَالَ
اِنِّي لَا يَشْكُ يَا كُلُّ شَيْءٍ فَقَدْ رُتِكَ فَسَكَتَ اَنْ
لَا تَكَلِّمْهُ فَقَالَ قُمْ فَلَا حَيَّةَ فَمَكَثَ عَنْ ذَلِكَ
اِنِّي اَتَيْتُ رَسُولَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
لَقْدِمَتِ الْأَشْعَرِيَّتَيْنِ نَسْنَحِيْمَةً فَقَالَ وَاللّٰهِ
لَا أَهْمُكُمْ وَمَا هُنْدَى مَا أَهْمُكُمْ فَاِنِّي رَسُولُ
اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِ اِيْلِيْ فَسَأَلَ
هَذَا فَقَالَ اَيْنَ الْغَدَاةُ لَا شَعْرِيْنِ فَاَمَرْنَا
بِحَمْسٍ ذُوْدِ غَدَاةٍ فَنَلَّاهُمْ نَطْلَقْنَا قُلْنَا
مَا صَنَعْنَا خَلَفَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا يَحْمِلُنَا اَشْرَحْنَا
تَغْلُنَا رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ
وَاللّٰهُ لَا نَفْلِحُ اِيْدًا اَفْرَجَعْنَا اِيْنَهُ فَقُلْنَا لَهُ
اِنَّا اَتَيْنَاكَ لِنَحْمِلُنَا فَخَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلُنَا
وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ اِنِّي لَسْتُ اَنَا
حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنْ اَللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَاللّٰهُ كَا اَحْلِفُ
عَلَى يَمِيْنٍ فَاَمْرِيْ غَيْرُهَا غَيْرُهَا لَا اَتَيْتُ
اَللّٰهِيْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا
بِاَنْتَابٍ لَا يَحْمِلُ بِاللَّامِ وَالْعَدَى
وَلَا بِالطَّوْاعِيَّتِ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا نَحْيُ عَنْهُ اَللّٰهُ بِنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
حُبَيْدِ بْنِ مَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ بِاللَّامِ وَالْعَدَى فَلْيَقُلْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ
اَقَامُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ
صَاحِبًا مِّنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ

آزاد کردہ غلاموں سے تھا تو اسے بھی کھانے کے لیے بلا لیا۔
اس نے کہا کہ میں نے سرخیوں کو گندک کھاتے ہوئے دیکھا ہے جس
کے باعث مجھے گھن آئی اور میں نے قسم کھا لی ہے کہ اسے نہیں
کھانوں گا۔ انہوں نے فرمایا اگر آٹھ میں اس بارے میں تیرے سامنے
حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں اشعر یوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔
آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس
سواری ہے بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے متعلق پوچھ
ہوئے فرمایا۔ اشعر یوں کا گروہ کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمارے لیے
پانچ بہترین اونٹیاں دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم سب کھیلے گئے تو
کھیلے گئے کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سواری نہ دینے کی قسم کھا لی تھی اور ان کے پاس سواری کے لیے تھا بھی
کچھ نہیں بچا ہے ہیں سواریاں حضرت فرمادیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی قسم کو قبول گئے۔ خدا کی قسم ہم گز فلاح نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم وہاں
آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ جبکہ ہم آپ کی خدمت میں سواری
کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھا لی تھی اور فرمایا کہ میرے
پاس سواری کے۔ یہ ہے بھی کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہ دیں
اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھاؤں گا۔

لَا تَدْعُوْنِيْ اَوْ تَقُوْلُوْنَ كِيْ قِسْمٍ نَّهْ كَاوْ

سید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: جس نے قسم کھا لی اور اپنی قسم میں
لا ت دعوئی کہا تو اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے
اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ مجھ کو کھیلین تو
اسے چاہیے کہ خیرات کرے۔

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی۔

إِنْ كُذِّبَ حَلَفَ :

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَطَاعَ خَاتَمًا قَدْ ذَهَبَ وَكَانَ يَنْسِبُهُ فَيَجْعَلُ فِصْلَهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَصَصَهُ النَّاسُ، ثُمَّ لَمَّا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لِمَ فِي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَاجْعَلْ فِصْلَهُ مِنْ دَاخِلِ كَفِّي بِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ اللَّهُ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَاتَمَهُمْ قَهْرًا بِأَمْرِهِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ يَسُورِي مِلَّةَ الْإِسْلَامِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُذَى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَنْسِبْهُ إِلَى الْكُفْرِ ۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتٍ مَنِ الْخَيْثَلِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةٍ إِلَّا سَلَامَ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدَّ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَكَفَّرَ الْمُؤْمِنُ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ تَرَفَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ :

بِأَمْرِهِ لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا يَا اللَّهُ شَرِّكَ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اسْتَعَاقُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُبْتَلِيَهم فَبَعَثَ مَلَكًا فِي الْأَبْرَصِ فَقَالَ تَقَطَّعْتُ فِي الْيَمِّ فَلَا بَلَاءَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَلِكُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ :

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگلی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو انگلیہ پتھیل کی جانب رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے میں ایسا ہی کیا۔ پھر آپ صبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگلی پہن کرنا اور اس کا انگلیہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے میں اپنی انگلیاں پھینک دیں۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حولات وغیرہ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے اور اسے کافر نہیں کہا۔

حضرت ثابت بن مہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر چھٹنے کی قسم کھائے تو وہ اپنے کئے کے مطابق ہے نیز فرمایا کہ جو شخص جس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے صاحب ایمان پر کفر کی قسم لگائی تو یہی اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔

جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں یہ نہیں کہنا چاہئے۔

کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مجھے اللہ کا آسرا ہے اور آپ کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمائے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بھیجا جو کڑی آگ کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں لہذا اب میرے لیے خدا کا سہارا ہے اور میرا آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

كَبَشَهُ الْكَافِرُ لَكَ حِلَّةُ الْقَسَمِ ۖ
 ۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 عَنْدُ رَحْمَتِنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ
 حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ
 حَبِيبٍ مُتَّقٍ لَنَا قَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ قَاخِلِ
 النَّارِ كُلِّ أَجَاطٍ عَمِلَ مُسْتَكْبِرًا ۖ
 ج ۱۵۶۵ اِذَا قَالَ أَشْهَدُ يَا اللَّهُ أَوْ
 شَهِدْتُ يَا اللَّهُ ۖ

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَرَ النَّاسَ خَيْرًا قَالَ: قَدْ فِيكُمْ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ
 تَمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ تَمَّ يَجْعَلُ قَوْمَ شَيْبَةَ شَهَادَةً
 أَحَدُهُمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ
 وَكَانَ أَحَبَّ بَنَاتِنَا هَرْنَا وَنَحْنُ غُلَامَانِ أَنْ يَخْلِفَ
 بِالْشَهَادَةِ وَالْعَهْدِ ۖ

ج ۱۵۶۶ عَهْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 ۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ
 عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى
 بَيِّنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتُلَ بِهَا مَنَ رَجُلًا مُسْلِمًا أَوْ قَالَ
 أَخِيهِ لِيَقْتُلَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَإِنَّهُ لَيَكُونُ نَجَسًا
 إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ قَالُوا سَلِمَانُ فِي
 حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يَحْدِثُكُمْ
 عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِي وَفِي
 صَاحِبٍ لِي فِي بَرَكَاتِنَا بَيْنَنَا ۖ
 بِأَحْسَنِ الْخَلْقِ بِعَهْدِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ ۖ

حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
 کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
 کیا میں انہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر کہ وہ اللہ تعالیٰ
 کے لئے کھانے کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ
 اسے سچا کر دکھاتا ہے اور دوزخ میں کون نہ جائیں گے؟ ہر
 بہت زیادہ جھگڑا والا اور مستکبر۔
 جو اللہ تعالیٰ کے گواہ بنا کر قسم کھائے۔

فقیر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا کہ میرے
 زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد
 ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے
 اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔
 ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں
 گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔
 اللہ عز و جل کا عہد۔

ابوداؤد نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس
 لیے جھوٹی قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال ہرپ کر
 جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات
 کرے گا کہ اس پر ناراض ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق فرمائی
 کہ وہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل و نام
 لیتے ہیں.... (سورۃ آل عمران، آیت ۷۷)۔ سلیمان نے اپنی روایت
 میں کہا کہ اشعث بن قیس تو کہا کہ حضرت عبد اللہ آپ کو کیا بتا رہے
 تھے؟ لوگ انہوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے ایک
 ساتھی اور بڑے متعلق ہے جس کے ساتھ میرا گھوڑا ہے اسے یہ جھگڑا تھا۔
 اللہ تعالیٰ کا عہد، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔

كَلِمَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِي رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَشْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعِشْرَةُ أَهْشَاءٍ لَهُ. وَقَالَ الْيُوسُفُ: وَعِزَّتِكَ لَا أَهْشِي فِي عَنِّكَ كَلِمَةً.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذَلَّ جَهَنَّمَ تَقُولُ هَلْ مِنْ تَزْيِيدٍ حَتَّى يَضُمَّ رَبُّهَا الْحِزَّةَ فِيهَا قَدَمُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَتُذَوِّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

باب قول الرجل لعنه الله
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعْنُكَ: لَعْنُكَ: ۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ صَلَاحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ وَحَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَوَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَجَعْلَنَ اللَّهُ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَائِشَةَ رَفِيعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْكَافِرِ مَا قَالُوا فَبَرَّهَا اللَّهُ وَكَلَّ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ: لَعْنَةُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ.

باب لا يؤخذكم الله باللغو في أيمانكم ولكن يؤخذكم بما كسبت أيمانكم

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ میں تیری عزت کی پناہ پکارتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدمی باقی رہے گا تو میں کہے گا:۔ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوال کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے گا:۔ یہ تجھے دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے پاس ہے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ جہنم برابر اور مسطح ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جہنم برابر اور مسطح ہے کہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھیں اس کی خان کے لائق ہے، رکھے گا تو جہنم کے گا:۔ تیری عزت کی قسم! میں اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے مل جائیں گے۔ اسکی شعبہ نے قنادہ سے بھی روایت کی ہے۔

لَعْنَةُ اللَّهِ كَلِمَةُ لَعْنَةٍ قَسَمَ كَلِمَةً.

ابن عباس کا قول ہے:۔ لَعْنَةُ اللَّهِ كَلِمَةُ لَعْنَةٍ قَسَمَ كَلِمَةً۔ اوسسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، حجاج، عبد اللہ بن عمر انصاری، یونس انصاری، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی جبکہ بتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اللہ ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عینہ کی برأت ظاہر فرمادی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے خواستگار ہوئے۔ پس حضرت اسید بن حضیر نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا:۔ خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کر کے پھونکیں گے۔

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کامیاب

دلوں نے کیے اور انہیں بخشے والا علم والا ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۵)

عمرہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۵ لکڑا لکھ کر اور بنی زائیدہ وغیرہ قبیلہ کھانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو بھول کر قسم کے خلاف کرے۔

اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۵)۔ کیا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو (سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)۔
زرارہ بن ابی لہب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: بے شک میرے امتیوں کے دلوں میں جو دوسرے اور خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمر و ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قربانی کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں کی غلطی ہو گئی ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب کو یوں سمجھتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر دیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روز ان کے بارے میں جب بھی کسی نے دریافت کیا تو آپ نے یہی منبر دیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

معاذ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض گزار ہوا: میں نے تم سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؛ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؛ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

وَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْلُهُ
۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَأَيُّوَا خَدَّكَ اللَّهُ يَا لَلْفُحِّ قَالَ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي قَوْلِهِ كَذَبْتُ وَبَلَى وَاللَّهِ

بِأَنْفِهِ إِذَا حَبَبْتَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ. وَقَالَ: لَا تَوَلَّوْا خَدَّيْ بِنَاسِيَتِهِ ۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زَيْدَارُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَأَقْبَلُ عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفَهُ مَا لَمْ تَحْصِلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ

حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ خَلَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْفَتْحِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا أَوْ كَذَا قَبْلَ كَذَا أَوْ كَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا أَوْ كَذَا لَهَا ثَلَاثٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهَا ثُمَّ قَامَ ثَلَاثٌ يَوْمَئِذٍ فَمَا سَمِعْتُ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِدْتُ قَبْلَ أَنْ أَرَى قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ أَخَذَ حَقَّتْ قَبْلَ أَنْ أَذْهَبَ

قَالَ لَا حَدَّجَ، قَالَ آخِرُ: ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَمْرِي
قَالَ لَا حَدَّجَ ۝

۱۵۷۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ، فَدَجَّ
فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ إِتْرَاجُ فَصَلِّ
فَأَنَّكَ لَمْ تَصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلَنَ
قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَاسْبِغِ الرُّسُومَ ثُمَّ
اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ أَقْرَبَ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ
ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ
حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ
وَتَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا
ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ
فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ۝

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا فَرْزَقُ بْنُ أَبِي الْخَلَاءِ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ
يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً نَعَرَتْ فِيهِمْ، فَصَدَّرَ إِبْلِيسُ
أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَخْلَا كُفْرَ جَبَّتْ أَفْلاَحُهُمْ فَاجْتَلَدَتْ
هِيَ وَأَخْرَاهُمْ، فَتَنَظَّرُ حَتَّى يَفْقَهُ بَنُ إِيمَانَ فَلِذَا أَهَرَ
يَا بَيْتَهُ فَقَالَ إِنِّي أَنَا، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَرُوا
حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَتَّى يَفْقَهُ عَفَرَ اللَّهُ كُفْرَهُ فَقَالَ
عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَتَّى يَفْقَهُ مِنْهَا بَقِيَّتُهُ
حَتَّى نَفَى اللَّهُ ۝

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

تیسرے نے گزارش کی کہ میں نے ری سے پہلے قربانی ذبح کر دی
ہے؛ فرمایا کوئی سوج نہیں۔

سید بن ابی سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔
اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا:
واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس
نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر
میں سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے
تیسری دفعہ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب
تم نماز کے یہ کم سے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے
کی جانب رخ کر کے تکبیر کو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ
پڑھو، پھر رکعت کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکعت میں اطمینان حاصل ہو
جائے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ،
پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے
پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ
سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھاؤ اطمینان سے
بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

عمر بن الخطاب کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عروہ بعد میں جب مشرکین شکست سے
دو چار ہو گئے تو انہیں چلایا کہ اے مسلمانو! اپنے پیچھے واپس
کر لو۔ پس اگلے حضرات بیٹھے اور وہ بیچھے والوں سے
برسرِ پیکر ہو گئے۔ چنانچہ حضرت خذیفہ بن یمان نے اپنے والد
ماجد کو بھی پھانسا ہوا دیکھا تو چلائے کہ میرے والد، میرے والد۔
حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہید
کر دیا۔ چنانچہ حضرت خذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت
فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت خذیفہ کو بارگاہِ خداوندی
میں جانے تک اس بات کا مدد نہ رہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جاری رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے مگر کھڑے ہو کر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے پھر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سلام پھیر دیا۔

مفسر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھانی تو اس میں کچھ کمی یا بیشی نہ تھی۔ مسعود کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ مذکورہ رسم ابراہیم غفرلہ کو ہوا یا ملکہ کو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضور نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ صاحب گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کر کے آخر میں یہ دو سجدے کرے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: کھانچے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر یہ کام میں مشکل نہ ڈالو (مورۃ الکھف، آیت ۷۲) تو حضرت ہوسنے کا پہلا اعتراض یہ تھا: حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے ہمارے تھے، لہذا انہوں نے

ابو سامہ قال حدثنا ثنی عوف عن جلاس عن عتبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکل ناسیا وهو صائم فلیتیم صرورا فانہا اطلعہ اللہ وسقاه۔

۱۵۷۶۔ حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا ابن ابی ذئب عن الذہری عن الکعبر عن عبد اللہ بن بعبیثہ قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فی الركعتین الاولیین قبل ان یجلس فیصلی فی صلاتہ فلما قضی صلاتہ انظر الناس تسلیمہ فکبر وسجدا قبل ان یتسلیم ثم رفع رأسہ ثم کبر وسجدا ثم رفع رأسہ وسجدا۔

۱۵۷۷۔ حدثنا شعیب بن اسحاق بن ابراہیم عن عبد العزیز بن عبد الصمد حدثنا منصور عن ابراہیم عن علقمہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ہم صلاۃ الظهر فزاد او نقص منها، قال منصور لا ادری ابراہیم رحمہم ام علقمہ قال قبل یا رسول اللہ اقصرت الصلاۃ ام تیسدت؟ قال وما ذالك قالوا صلیت کذا او کذا قال فکبر علیہم سجدتین، ثم قال: هاتین السجدة تان لکمن لا یذاری لاد فی صلاتہ ام نقص فیکثری الصواب فیہم ما بقی ثم یسجد سجدتین۔

۱۵۷۸۔ حدثنا عمرو بن دینار اخبر فی سبیلہ عن جابر قال قلت لابن عباس فقال حدثنا ابی بن کعب انہ سیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توأخذ فی بنا سبت ولا ترہقنی من امری عسرا۔ قال: کانت الاولی من موسیٰ نسیانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدُوٍّ عَنْ الشَّعْبِيِّ
قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ حَبِيبٌ
كَرِيمٌ فَأَمَرَاهُ أَنْ يَنْدُبَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ
لِيَأْكُلَ صَبِيغَهُمْ فَدَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ
يُعِيدَ الْمَذْبُوحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرِّضْتَنِي عَنَّا
جَدُّكَ عَنَّا لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنِّي شَأْنِي لَحْمٌ فَكَانَ
رَبُّنَا عَدُوٌّ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ
وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَسْأَلُ هَذَا الْحَدِيثَ
وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَذْرِي أَبْلَغْتَ
الْمَرْخُصَةَ غَيْرَهُ أَمْ لَا رَوَاهُ أَبُو يُونُسَ عَنْ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵۷۹. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْأَسودِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى يَوْمَ عِيْدٍ كَتَمَ حَطَبٌ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ
فَلْيَسِدْ لِمَكَانِهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَدْبُرْ
يَا سُبْحَانَ اللَّهِ

۱۵۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا النَّفَرُ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِدَاثُ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدُوٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: الْكَبَائِرُ أَلْأَشْرَ الْكَبَائِرُ الْبَاغِيَّةُ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْإِيمَانِ الْغَمُوسُ
۱۵۸۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدُوٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: الْكَبَائِرُ أَلْأَشْرَ الْكَبَائِرُ الْبَاغِيَّةُ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْإِيمَانِ الْغَمُوسُ

مردمان کو حکم دیا کہ نماز سے اٹھنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ
ان کے سمان کھانا کھالیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید سے پہلے
قربانی ذبح کر لی۔ پس لوگوں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا
حکم فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس
بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دودھ کی دو بکریوں سے گوشت
میں زیادہ ہے۔ پس ابن عمر اس مقام پر آکر شعبی کی حدیث
میں غصہ جاتے اور پھر عمر بن سیرین کی حدیث بیان کرتے جو
اسی مقام پر آکر شعبی کی حدیث میں غصہ جاتے اور پھر یہ کہتے کہ
مجھے یہ معلوم نہیں کہ رحمت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی
ہے یا نہیں؟۔ اس کا ایوب ابن سیرین، حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

امور بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں نے عید کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ پڑھی! پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے
قربانی کر لی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں
نے قربانی ابھی ذبح نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اللہ
کا نام لے کر ذبح کر لیں۔

عاجل بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔
اور اپنی قیاس آپس میں بے اصل جہاد نہ بنا کر کہیں کوئی پانڈ
جھٹنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں ہلائی چلکھنی جو جلد اس کا
کہ اللہ کے لئے ہے دیکھتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو (سورۃ النمل، آیت ۲۸-۲۹)
حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
منسرایا کہ کبیرہ منجوں سے اللہ تعالیٰ کے سامنے ترک
کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی عیان کو قتل کرنا اور
جھوٹی قسم کھانا ہے۔

جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا۔ وہ جراثیم کے عود اور اپنی

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا
أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلَمُهُمُ
اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا
تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّإِيمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا
وَتَقُوا وَتَصِلُوا حُوبَ الْنَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ
اللَّهُ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا
عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
وَقَدْ جَعَلَكُمْ اللَّهُ عَلَيْكُمْ كَيْفِيًّا ۝

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَفْقُطُ بِهَا
مَالَ أَمْرِي مُسْلِمٌ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقًا ذَلِكَ إِنْ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
خَدَّ خَلَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِي أَنْزَلَ
كَانَتْ لِي بِكَ فِي أَرْضِي أَيْنَ هَيْتَ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنْ لَكَ أَوْ حَيِّتُكَ
قُلْتُ إِذَا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَفْقُطُ بِهَا مَالَ أَمْرِي بِ
مُسْلِمٍ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ ۝
بَابُ الْيَمِينِ فِيهَا كَالْمَمْلُوكِ فِي
الْعَصِيَّةِ ۝ وَفِي الْغَضَبِ ۝

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

قسموں کے بدلے ذلیل و نامیہ میں آخرت میں ان کا کچھ حصہ
نہیں اور اللہ نے ان سے بات کر کے اور ان کی طرت نظر نہ کرے
قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے عذاب
عذاب ہے (سورۃ آل عمران، آیت ۷۷) نیز فرمایا ہے اور اللہ کو
اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا کر احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں
میں صلح کرنے کی قسم کھاؤ اور اللہ سنا جانتا ہے۔ (سورۃ البقرہ
آیت ۲۲۴)۔ یہ بھی فرمایا۔ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام
مول نہ لو، جبکہ وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر
تم جانتے ہو (سورۃ النحل، آیت ۹۵)۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو
جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے پر خاس
کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۹۱)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ کی قسم اس لیے کھائے
تاکہ کسی کا مال ہڑپ کرے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس
پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
”جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل و نامیہ میں....
سورۃ آل عمران، آیت ۷۷“ پس حضرت اشعث بن قیس تشریف
لے آئے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے
بنایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو میرے بارے میں نازل
ہوئی ہے۔ میرے چچا زرارہ جہانی کی زمین میں میرا ایک کنول تھا۔ میں اس
کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا
تو آپ نے فرمایا: تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور جو اس میں مجھنا
تاکہ ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے
ملاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے

أَسْأَلُهُ عَنِ الْيَهُودِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ الْيَهُودَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُخْبِرُكُمْ عَلَى شَيْءٍ
وَأُفْقِتُهُ وَهُوَ غَضَبَانِ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ يَا نَطْلِسُ
إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبْرِكُمْ ۖ

١٥٨٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَرَفٍ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ يَرَى حَدَّثَنَا يونسُ
عُمَيْرِيْدُ الْأَنْبَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَارَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ
بْنَ وَقَاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ
حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَابْرَأْهَا اللَّهُ
مِمَّا قَالُوا كُلُّ حَدَّثٍ عَنِّي عَاقِبَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ
الْأَيَّاتِ كُلِّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَصَرِيُّ
وَكَانَ يَنْفِقُ عَلَى مَسْطُوحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ. وَاللَّهُ لَا
أَنْفِقُ عَلَى مَسْطُوحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ
لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِيكُمُ الْفَصْلُ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى الْأَيَّاتِ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يُعْفِرَ اللَّهُ
لِي فَرَجَعَهُ إِلَى مَسْطُوحٍ الشَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ
وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا.

١٥٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْمٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانِ فَأَسْتَعْمَلَنَاهُ فَحَلَّتْ

ساتھ ہیں۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جیسا تاکہ آپ کے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ فقہ کی حالت میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ ایسے ساتھیوں سے جا کر کہہ دو کہ بے شک اللہ نفل ہے یا اللہ کارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں سواریاں عطا فرما رہا ہے۔

عبدالعزیز، البراء، صالح، ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعے کو روایت کیا ہے جبکہ ہمتان ترشوں نے ان پر نہایت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاؤ بالانڈی والی (سورۃ النور کی) دس آیتیں نازل فرمائی اور ہر ایک میں میری برکت ہے۔ پس حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا جو حضرت مسیح کو ان سے قربت کے باعث مال دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر ذرا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”اے اللہ قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اللہ تعالیٰ کے واسطے میں قربت والوں اور مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی... (سورۃ النور، آیت ۲۲) حضرت ابو بکرؓ نے کہا: ”کیوں نہیں؟“ خدا کی قسم، میں قریبی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے جنانچہ انہوں نے حضرت مسیح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی مت نہ کروں گا۔

نہدہم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعر یوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کو غصے کی حالت میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے جہیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ

أَنْ لَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا
أَخْلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِنْ
أَتَيْتُ الْغَدَى هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّيْتُهَا
حَدَّثَنَا ۸۹۳ إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ
الْيَوْمَ قَضَيْتُ أَوْ كَرَأَوْسْتُمْ أَوْ كَبَرَأَوْحِي
أَوْ هَلَكْتُ فَمَوْعِدِي يَكُونُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَسْرَأُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَاقِلَ تَعَالَوْا إِلَى صِلَاتِنَا
سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ تَجَاهِدُ كَلِمَةً
الْمَقُولَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو آدَمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الْمُهَاجِرِ قِي خَالَ أَخْبَرَنَا فِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ أَوْفَاةٌ جَاءَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ؟
۱۵۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ
عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ
عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ

إِلَى الرَّحْلَيْنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِمَةٌ وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ مِنْهُ
أُخْرَى النَّارِ وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ
لَهُ مِنَ النَّارِ أُخْرَى؟

چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا مگر بھلائی۔ جب اس کے غیر
میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کرتا ہوں اور قسم کا کھانا
اور کرتا ہوں۔

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا۔

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت
کی یا سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ کہا تو یہ اس کا نیت
پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں
چار ہیں ۱۔ سبحان اللہ ۲۔ الحمد للہ ۳۔ لا الہ الا اللہ ۴۔ اللہ اکبر
ابو سفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قول کے لیے
لکھا کہ ایک بات کی طرف آتا جو ہمارے اور تمہارے درمیان
برابر ہے۔ عباد کا قول ہے کہ کلمہ التوحید سے لگاؤ لڑا اللہ
مراد ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابوطالب کا آخری وقت آیا تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے
اور فرمایا کہ لڑا لڑا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
کچھ عرض کروں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کلمے زبان
پر رکھے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں وہ یہ
ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ سبحان اللہ العظیم۔

حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا اس نے
کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو فریک
شہر آتا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات جو میں نے کہی وہ یہ ہے
جس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو فریک نہیں شہر آتا تھا وہ جہنم
میں داخل کیا گیا۔

جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا اور مہینہ اٹلیں دن کا ہوا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے کچھ بیویوں سے بھی آگئی، لہذا تم میں دن تک اپنے بالا خانے میں جلوہ افروز رہے اور پھر اتر آئے۔ لوگ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک بیوی کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ مہینہ اٹلیں دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

جس نے قسم کھائی کہ نبیؐ نہیں چھوؤں گا۔
نبیؐ نہ پیئے کی قسم کھائی، پھر طلحہ و یاسر، معمر بن قیس نہ ٹوٹی، حبیبہ کی بعض ٹوٹیوں (اسنان) نے کہا ہے کہ اگر یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیؐ نہیں ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابواسید نے غار کی اور اپنے ولید کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جبکہ یزیدی کے فرائض ان کی دامن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے پر حیا کر کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عورت نے حضور کو کیا بلایا؟ آپس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں، یہاں تک کہ جب صبح چوگھی تو ان کا غیرہ ہی حضور کو بلایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سوزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلکی ایک کبریٰ مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو ریاضت کر لیا اور برابر اس میں نبیؐ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا۔ پھر کھجور وغیرہ کو لے چیز روٹی کے ساتھ کھائی۔

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

حیات ۱۵۸۸ مَن حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۚ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تِسْعِيهِ وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۚ

۱۵۸۹۔ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ لَيْلًا أَقْشَرَبَ طَلَاءً أَوْ سَكْرًا أَوْ عَصِيْرًا لَوْ يَخْنَثُ فِي قَوْلٍ بَعْضُ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ لَهُ دَامُ بِأَيِّدٍ عَنْكَ ۚ

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سَمِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مِمَّنْ كَانَتْ الْعَرُوسُ خَادِمَتَهُمْ، فَقَالَ سَهْلٌ لِقَوْمٍ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتُهُ؟ قَالَ أَتَقَعْتُ لَهُ تَمْرًا فِي ثَوْبٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ قَسَقَتُهُ إِيَّاهُ ۚ

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا بَقِيَ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَبَكَّهَا ثُمَّ مَزَلْنَا نَبِيْدَ فِيهِ حَتَّى صَارَتْ شَاةً ۚ

۱۵۹۱۔ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ فَاكَلَهُ جَمْرًا يَخْتَلِفُ، وَقَبَا يَكُونُ مِنَ الْكُرْمِ ۚ

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا سَمِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ مِمَّا دُفِعَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى يَحْكِيَ بِاللَّهِ. وَقَالَ لِي سَمِعْتُ أَخْبَرَكَ سَفِيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ هَذَا:

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَكُمْ سَلِمْتُ لَكُمْ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَضَ فِيهِ الْجُوعُ فَمَلَ عَنْهُ لِي مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَخْبَارًا مَوْتِ شَيْءٍ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَخَفَّتِ الْخُبْرَ بِخُضْرِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَّ هَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سَلَامَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْكُوتْ مَعَهُ قَوْمًا، فَأَنْطَلَقُوا وَلَمْ يَنْطَلِقْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْسٌ عِنْدَنَا مِنْ الطَّعَامِ فَأَنْطَلِقُ مَعَهُ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بِي يَا أُمَّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ، فَأَنْتِ بِذَلِكَ الْخُبْرِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخُبْرِ فَنُتِ وَصَّيْرَتْ أُمَّ سَلِيمٍ عَكَّةَ لَهَا فَاذْمَنَهُ شَرَفُ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ

آل نے گندم کی روٹی سامن کے ساتھ متواتر تین دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ابن کثیر، سفیان، عبد الرحمن، ان کے والد ماجد حضرت عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسا ہی کہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف پایا جاتا تھا لہذا میں نے آپ کی عیوب کا اندازہ لگایا، پس کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کچھ چمڑیوں میں نکالیں پھر اپنا روپہ لے کر ان کی ایک پیٹ میں پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجیں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ افراد بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے چلا رہا، یہاں تک کہ میں حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور انہیں صورت حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابو طلحہ نے باہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ پس میں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راز رکھا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلمہ نے ان پر اپنی کچی سے گھی پھونک دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کھلوانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ روٹی آدیں

اَنْ يَقُولَ، كَقَوْلِكَ، اِذْ ذَنْ يَحْشَرُهُ فَاِذْ تَنْهَوُ
فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَدَجُوا، ثُمَّ قَالَ اِذْ ذَنْ
يَحْشَرُهُ فَاِذْ تَنْهَوُ فَاَكَلُ الْقَوْمِ كُلُّهُمْ وَتَبِعُوا
وَالْقَوْمِ سَبْعُونَ اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی، یہاں تک کہ وہ کھا
کر شکم پیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ وہ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم پیر
ہوتے رہے اور سارے آدمی شتر اتنی حضرات تھے۔

ف حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض چند صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
ماضی تھے۔ حضور کی آواز میں ضعف محسوس کر کے جھوک کا اندازہ کیا اور اپنے گھر جا کر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
مرد تنہا بنا کر فرمایا کہ کیا گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ بخد کی چند روٹیاں ہیں۔ اس وقت ان کے گھر میں اتفاقاً
سے ان روٹیوں کے سوا کچھ نہیں تھا، شہد یا کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔

جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روٹیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو روٹیاں لینے کے بجائے آپ صحابہ کرام کو
ساتھ لے کر حضرت ابو طلحہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ حضرت انس نے جلدی سے جا کر حضرت ابو طلحہ کو صورت حال بتائی۔ حضرت ابو طلحہ
نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو کھانے کی اور کوئی بھی چیز نہیں ہے جو انہیں کھلائی جائے۔ اہلیہ محترمہ نے کیسا ایمان افروزہ
جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہماری اس حالت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کیوں نہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور معجزہ معلوم ہوتا
تھا کہ فلاں کیا کھا کر آیا ہے اور اس کے گھر میں کھانے پینے کے لیے کیا جمع کیا ہوا ہے، لہذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام الانبیاء مرسلین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بھی زیادہ معلوم نہ ہو؟ یقیناً یہ معجزہ آپ کو ان سے بھی بڑھ کر ہوتا تھا بلکہ آپ کی نظر سے تو کائنات
کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔

اس کے بعد آپ نے ان چند روٹیوں کا عیدہ نذر کر دیا، اسی صحابہ کرام کو ان سے شکم شیر کر دیا۔ وہ روٹیاں تو بمشکل دو آدمیوں
کے لیے کافی ہو سکتی تھیں۔ پھر آپ نے باقی حضرات کو کہاں سے کھلایا؟ میں یہ نہ پوچھتے کیونکہ پروردگار عالم نے انہیں اپنی نعمتوں کا تقسیم
کرنے والا بنایا ہے۔ خدا کے نزائوں سے کھلایا۔ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس طرح آیا؟ — یہ سب کچھ ایسا راز ہے
مگر عقل انسانی اس کی پہچان نہیں کر سکتی۔ بھلا آپ کو کلام اللہ اور حدیث اللہ کی طرف سے کیا روٹیاں آئی؟ تو آپ
نے بھی آقا کی شفقت کے لیے ریکارڈ قائم کیے کہ اس طرح نہ کوئی آفاقی شفقت کر سکا اور نہ کبھی کر سکے گا۔ آپ کی شفقت کے لیے
واقعات ایک دور نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے غلاموں پر ہمیشہ شفقت فرماتے رہیں گے
اللہ ان کے غلام ہمیشہ یہ کہتے ہی رہیں گے۔

میرے کریم سے گر نظر کسی نے مانگا

صیا ہا سب سے ہیں، دُربے بہا دیے ہیں

قسم میں نیت۔

بأحبب التبت في الأيمان

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْثُومَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ
وَقَائِمٍ النَّبَخِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
منہ کو اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ایمان کا دار مدار نیت پر ہے۔ اللہ آدمی کو اس کی نیت کا پھل دے
گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی تو اس

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرِئٍ مِمَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ حُرَّةٌ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَنَذَّرُهَا فَهِيَ حُرَّةٌ إِلَى مَا حَبَرَ بَيْنَهُ *

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ ثَابِتًا كَعْبٌ مِنْ بَنِيهِ حِينَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَتُخَلِّعُ مَنْ مَنَانِي صَدَقْتَنِي إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكَ *

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنَنْتَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَمَّا أَرَاهُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَكَرِهْتُ أَنَا وَخَفَضْتُ أَنْ أَتَيْتَنَا فَعَلَّ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُتِلَ إِنِّي أَجِدُ

بِأُحَدِّثُ إِذَا احْتَرَمَ طَعَامَهُ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَدِّثُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتِ أَنْفُسِكِ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ قَدْ قَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ فَيْحَةً أَيْمَانًا يَكْفُرُ وَقَوْلُهُ لَا تُحَدِّثُوا طَلِبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ *

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنَنْتَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَمَّا أَرَاهُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَكَرِهْتُ أَنَا وَخَفَضْتُ أَنْ أَتَيْتَنَا فَعَلَّ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُتِلَ إِنِّي أَجِدُ

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنَنْتَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَمَّا أَرَاهُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَكَرِهْتُ أَنَا وَخَفَضْتُ أَنْ أَتَيْتَنَا فَعَلَّ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُتِلَ إِنِّي أَجِدُ

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شمار کی جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال قربان کرے

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبداللہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: "اور ان میں سے جو جو پیچھے رکھے گئے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) انہوں نے واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ کی قبولیت کا شکر ہے

یہ غیرت کے اس عدا ہو جائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال دے کہ جب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے۔ ارشاد باری عزوجل: "اے نبی بتانے والے (نبی) تم اپنے اور لوگوں کو اس کیسے لیتے ہو وہ جو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا۔ اپنی بیویوں کی مرضی پر اسے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ تمہارے لیے اپنی نعمتوں کا انکار نہیں فرماتا۔" (سورۃ الاحقرم، آیت ۲۱) نیز فرمایا اسے ایمان والو! تمہارے عذر اور حق تعالیٰ بخیر ہے

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کے بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کے کراپ کے منہ سے تو مفاخر کی بجا آ رہا ہے۔ بنو نجران آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ بنو نجران آپ نے فرمایا کہ میں نے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنَنْتَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَمَّا أَرَاهُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَكَرِهْتُ أَنَا وَخَفَضْتُ أَنْ أَتَيْتَنَا فَعَلَّ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُتِلَ إِنِّي أَجِدُ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَدْرِي شَمُّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ خَيْرُ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عُمَرُ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ
عَنْبُسِينَ أَوْ كِلَابًا بَعْدَ قَدْرِي خَيْرٌ جِئْتُ قَوْمًا
يَمْلِكُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخْرُجُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ
يَشْهَدُونَ وَلَا يُنْتَهَدُونَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ الْبَيْتُ
حَادِثُ الْفَقْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا الْفَقْرُ
فِي الْفَقْرِ أَوْلَى رُحْمًا قَدْ نَذَرَ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

١٤٠٠ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
كُلَيْبِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ نَذَرَ أَنْ يَهْلِكَ اللهُ فَلْيُطْعِمْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ
يَعُصِبَهُ فَلَا يَعْصِمَهُ ۝

بَابُ إِذَا نَدَّ رَأَوْحَلَتْ أَنْ لَا يَكْلَهُ
إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

١٦٠١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكُمُ قَيْدَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ؛

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
أَكْثَرَ النَّاسِ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سب سے بہتر میرا زائد ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے ایسا دور نہ فرمایا میں مرتبہ۔ فرمایا کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو ہندو بائیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور ملات دار نہیں بنیں گے، گواہی دیں گے مالا کلمہ ان سے گواہی دینے کو کہ نہیں جائے گا۔ فرمایا ان پر چھاتی مبرئی ہوگی۔

اطاعت میں نذر مانتا۔
اللہ تم کو خیر کا باعث بنے گا اور تم کو اس کی خبر دے گا اور ظالموں کا
کوئی نذر کار نہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۲۵۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پایا :- جس نے نذر مانی کر دے اس کا حکم مانے کا تو اسے ضرور حکم ماننا چاہیے اور جس نے نذر مانی کر اس کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے :-

حالت کفر میں کسی آدمی سے نہ جوہنے کی نذر مانی یا قسم کھائی کرے۔
پھر مسلمان ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت
میں نذر مانی تھی کہ ایک رات دن غناہ کعبہ کے اندر امتکاف
کردن لگا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔

جو ہم جہانے اور اس نے نذر مانی ہو۔ ابن عمر نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہ اس کی طرف سے نذر پیسے۔ ابن عباس نے بھی اسی عیدہ اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے منہا نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی والدہ ماجدہ کے لیے ایک نذر تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پا گئیں۔ چنانچہ آپ

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا اثر ہی دیا۔ پس بعد میں یہ طریقہ قرار پا گیا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر دانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اور پر عرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی اہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کر دیو مگر اللہ تعالیٰ تو ادا نیکی کا زیادہ مستحق ہے۔

فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ فَلَمَّا قَبِلَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ خَافَتْ أَنْ لَا يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سَنَةً جَعَلَهَا

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

يُحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا أَفَى رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ لَهُ إِنْ أَخْبَى نَذْرَكَ أَنْ تَحْجَّ وَانْتَهَى

مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ

عَلَيْهِمَا دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ

اللَّهُ فَمُوحٍ يَا قَاضٍ

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

يُحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا أَفَى رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ لَهُ إِنْ أَخْبَى نَذْرَكَ أَنْ تَحْجَّ وَانْتَهَى

مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ

عَلَيْهِمَا دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ

اللَّهُ فَمُوحٍ يَا قَاضٍ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

يُحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا أَفَى رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ لَهُ إِنْ أَخْبَى نَذْرَكَ أَنْ تَحْجَّ وَانْتَهَى

مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ

عَلَيْهِمَا دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ

اللَّهُ فَمُوحٍ يَا قَاضٍ

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

يُحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا أَفَى رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ لَهُ إِنْ أَخْبَى نَذْرَكَ أَنْ تَحْجَّ وَانْتَهَى

مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ

عَلَيْهِمَا دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ

اللَّهُ فَمُوحٍ يَا قَاضٍ

ایسی نذر ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی نذر دانی تو اسے مزبور اس کا حکم ماننا چاہیے اور جس نے اس کی ناسرمانی کرنے کی نذر دانی تو وہ اس کی ناسرمانی نہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے جو اپنی جان کو غلب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور وہ آدمی اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فرمایا کہ عید ثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رستی یا کسی دھڑکے کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

طاہر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں ری ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس رسی کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے جائے۔

عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ رہے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوسراہیل ہے، اس نے ننگہ مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گاہیں، نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے رہے گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ یہ بات کرے، سائے میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ اعراب ابوسراہیل، یوب، عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کچھ دونوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے

ابو نعیم اسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب میدلا تھی اور میدلا تھی تو کیا کرے؟ فرمایا کہ کھڑے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ میدلا تھی اور میدلا تھی کہ روزے جس تکھا کرتے تھے تھے ان کے روزوں کو مناسب سمجھتے تھے۔

زیاد بن جبر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے برکت مانی ہے کہ زندگی جبر میں مشکل یا ہر بدھ کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس روزہ میدلا تھی آجائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور میں یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان داخل

يَطْلُوبُ بِالْعَقْبَةِ بِالنَّسَائِ يَقُولُ نَسَائِي خِزَامَةٌ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَقْوَدَ بِبِيَدِهِ ۝

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَيَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرِيحَ أَيْمَلُ نَذَرًا أَنْ يَقْوَمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَ كُفَّكُمْ وَلَيْسْتَظِلَّ وَلَيْقَعُدَ وَلَيْتَمَ صَوْمُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَيَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرِيحَ أَيْمَلُ نَذَرًا أَنْ يَقْوَمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَ كُفَّكُمْ وَلَيْسْتَظِلَّ وَلَيْقَعُدَ وَلَيْتَمَ صَوْمُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَيَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرِيحَ أَيْمَلُ نَذَرًا أَنْ يَقْوَمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَ كُفَّكُمْ وَلَيْسْتَظِلَّ وَلَيْقَعُدَ وَلَيْتَمَ صَوْمُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَيَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرِيحَ أَيْمَلُ نَذَرًا أَنْ يَقْوَمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَ كُفَّكُمْ وَلَيْسْتَظِلَّ وَلَيْقَعُدَ وَلَيْتَمَ صَوْمُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَيَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرِيحَ أَيْمَلُ نَذَرًا أَنْ يَقْوَمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَ كُفَّكُمْ وَلَيْسْتَظِلَّ وَلَيْقَعُدَ وَلَيْتَمَ صَوْمُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْأَرْوَاحِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْأَرْوَاحِ
 وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيْثٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصَبْ مَا لَقِطْتُ أَنْفُسِي
 وَهُوَ قَالَ: إِنْ يَشَاءَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتُ
 بِهَا. وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَتْلُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْتُهَا لَقِطْتُهَا مَسْتَقْبِلَةَ
 الْمَسْجِدِ

۱۱۱۱۱ حَكَمًا لَكَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ تَيْمِيزَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي الْقَعْبَةِ مَعْلُوفِ بْنِ
 مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمْ ذَهَبًا
 وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْقِيَابَ وَالْمَتَاعَ، فَأَهْدَى
 رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْقَسْبِ يَقَالُ لَهُ رِقَاعَةٌ مِّنْ رَبِّدٍ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَامًا يَقَالُ لَهُ
 وَمَدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 قَادِي الْقَرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقَرَى بَيْنَهُمَا
 وَمَدْعَمٌ يَحْطُرُ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا سَأَلَهُمْ عَائِدٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ هَذِهِ أَلَمُ الْجَنَّةِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَاللَّيْلِ
 نَفْسِي بِمَدْعَمٍ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
 مِنَ الْخَارِجِمْ لَوْ تَوَصَّيْتُهَا الْمَقَارِمْ لَتَشْتَبِلُ عَلَيْهِ نَارًا
 فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَهُ رَجُلٌ يُبَشِّرُ إِلَيْهِ أَوْفَرَ الْكَيْفِ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ابْشِرْ لَكَ وَمِنْ
 نَارِهَا أَوْفَرَ الْكَيْفِ مِنْ نَارِهَا

باب كفارات الايمان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ
 مَسْكِينٍ. وَمَا أَهْرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حِينَ نَزَلَتْ فِقْدَانِيَّةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ

سنة۔
 ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 گزارش کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ اور کوئی نہیں
 ملی۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر آمدنی خیرات کرو۔ حضرت
 ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ اسباب
 سے پسندیدہ مال ہر جا باغ ہے جو مسجد کے
 سامنے ہے۔

ابو نعیم نے حضرت ابی بن ملیح کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غیر سے میں غنیمت میں سونا
 پہنڈی نہیں دلا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ جی
 تنصیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام بدریہ کے طور پر پیش
 کیا جس کو بدریہ کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ولدی القریٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القریٰ
 میں پہنچ گئے تو بدریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کجاوہ
 کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیرا کر لگا جس کے باعث
 وہ جان بحق ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو پس
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے قسم
 ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو کچھ اس
 نے غیر کے روز مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ
 آگ بن کر ضرور اس پر شعلہ زن ہوگی۔ جب لوگوں نے یہ بات
 سنی تو ایک آدمی ایک تسبیح یاد دہشے سے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسبیح
 آگ کے تسبے تھے۔

قسموں کے کفارے۔

ارشاد ربانی ہے: پس ماس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اور سورۃ
 النملہ ۱۸۹ آیت جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے قدر میں روزے، خیرات اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما

سُئِلَ، وَبَيَّنَّا كَرَعَينَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٌ وَعِكرَةُ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ، أَوْ، أَوْ، فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ
وَقَدْ خَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا
فِي الْفَدَايَةِ

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ
شَهَابٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ جَحْزَةَ قَالَ أَتَيْتُ يَحْيَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدُنْ فَدَا تَوَكُّ
فَقَالَ: أَيْخُذْ بِكَ هَذَا مَكَ، قُلْتُ لَكُمْ قَالَ: فِدَايَةُ
مَنْ صِيَامَ أَوْ صَدَقَ أَوْ نُسِكَ، وَخَبَّرَنِي ابْنُ عَوْنٍ
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ قَالَ: صِيَامٌ شَدَّكَ آيَاتٍ، وَالنُّسُكُ
لِشَاةٍ، وَالنُّسَاكِينُ سِتَّةٌ

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ فَرَضَ اللَّهُ
لَكُمْ تَحِيَّةَ أَيَّامِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ، مَنَى تَحِبُّ الْكَفَّارَةَ عَلَى الْغَنَى
وَالْفَقْرِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَعْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ زَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ:
مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فِي رَمَضَانَ
قَالَ: تَسْتَعِينُ نَفْسِي رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ: قَهْلُ
تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ يَتِيمَيْنِ مِثْلًا؟
قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ، فَبَلَاسَ قَائِي النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرَقُ فِيهِ نَسْرًا وَانْعَرَفَ الْكَفَلُ
الصَّحِيمُ، قَالَ: اخْذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ
اعَلَى أَفْقَرِمَتَا؟ فَصَحَّحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاحِدُهُ قَالَ: أَطْعِمُهُ عِيَالًا

اور مکرم سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جہاد کے ساتھ حکم ہے
کہ ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ندیر میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

عبدالرحمن بن ابوسلمی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
دوسم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: نزدیک آؤ
میں نزدیک ہوا تو فرمایا: کیا یہ جو میں تمہیں تکلیف دیتی ہیں! میں
عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا دوز سے باخیرات یا قرآنی
سے ندیر دے دو۔ ابو شہاب کو ابن عاون نے الیوب
کے سوائے سے بن یا کہ میں دن کے روزے، بکری کی قربانی
اور چھ مسکینوں کو کھانا۔

کفارہ ادا کرنا فرض ہے۔

نبی شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتنا غرر فرمادیا اور اللہ تعالیٰ
تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے (سورۃ الاحقاف،
آیت ۱۲) امیر اور غریب پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

محمد بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض
گزار ہوا: میں تو پاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کی کہ میں اللہ
کی حالت میں اپنی بوری سے صحبت کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گروں آنسو
کر سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دس جیسے کے متواتر
اندھے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو
کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس وہ
بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھروں کا مہر ہوا تو فرمایا
کیا گیا۔ افریق ایک بڑے پیمانے کا نام ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ
انہیں سے کفریات کر آؤ۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دے دو؟
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک
کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے
مردم کو کھلا دو۔

باب ۹۱ - مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكِفَارَةِ

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الدَّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَكَكَتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعُرْقٍ وَالْأُخْرَى أَيْسَرُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَذْهَبَ بِهَذَا فَتَصَدَّقَ بِهِ قَالَ عَلَى أَخِيهِ وَمَتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَدُنِّيهِمَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحَبَّ مِنَّا أَنْتُمْ قَالَ أَذْهَبَ فَأَطْعِمُهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۲ - يَعْطَى فِي الْكِفَارَةِ عَشْرَةُ مَسَاكِينٍ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ الدَّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَكَكَتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تَعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا أَجِدُهُ فَإِنِّي أَتَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْقٍ فِيهِ ثَمَرٌ فَقَالَ اخْذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرِ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَدُنِّيهِمَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمُهُ أَهْلَكَ؟

جو کفارہ دینے میں کسی مفلس کی مدد کرے

حید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ فرمایا، تمہیں غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم درمیانے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ پھر انصار سے ایک آدمی بھاڑا ہوا عرق (نورگاہ) لے کر حاضر ہوا گاہ ہو گیا۔ انفرق ایک چوڑا ہوتا تھا جس میں کمبوری تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر جلاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذاتِ خدا جس نے آپ کو حق سنا تھا سمعوت فرمایا ان دونوں دادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں پھر فرمایا جلاؤ اور اپنے گھر پر کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ قریبی ہوں یا دور کے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے محبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گروہ آزاد کرنے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم درمیانے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ یہ کہانیاں تیسری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مجاہدوں سے بھرا ہوا ایک عرق (نورگاہ) پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے کر جلاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کون ہیں؟ ان دونوں دادیوں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب کون ہے؟ نبی نے فرمایا کہ انہیں لے کر جلاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ۹۱۲ صَاعُ الْمَدَائِنَةِ وَمَدَايِنُ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَذَرَتْهُ وَمَا تَوَارَثَ
 أَهْلُ الْمَدَائِنَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدَرًا بَعْدَ قَدَرٍ ۖ
 ۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّامِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ
 عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًا وَثَلَاثًا
 مِائَتًا كَمِ الْيَوْمِ قَدِيرًا فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ
 حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَمِعَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
 ثَلَاثٍ قَالَ: كَانَ رِبْعٌ عُمَرَ يُعْطَى ثَكَاةً وَصُفْرَانٌ
 بِمِثْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَايِنُ الْأُولَى وَ
 فِي كِفَارَةِ الْيَمِينِ بِمِثْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مَدًا مَا أَهْظَمُ مِنْ مَدٍّ كَرِهَ
 قَلَّا تَدْرِي الْفَضْلُ إِيَّا فِي مِثْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَالَ لِي مَالِكٌ: تَوَجَّاهُ كَرِهَ أَهْلُ قَضْرَبَ مَدًا أَصْعًا
 مِنْ مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ
 تَعْطُونَ؟ قُلْتُ كُنَّا نَعْطِي بِمِثْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَدْرِي أَنَّ الْأَصْعَ عَمَّا يَعُودُ إِلَى مَدِّ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ
 ۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمِثْلِهِمْ ۖ
باب ۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ تَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ، فَإِنَّ الرِّقَابَ أَرْبَعُ ۖ
 ۱۶۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا
 دَاوُدُ بْنُ رُكَيْنٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي
 عَتَّابٍ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

صاع اور مد کا وزن
 صاع اور مد میں برکت مدینہ منورہ میں نسلاً بعد نسل منتقل
 ہوتی آرہی ہے۔

جعفیہ بن عبد الرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صاع ایک مد
 اور ہائی کے برابر ہوتا یعنی ۱/۲ پھر اس میں حضرت عمر بن عبد
 العزیز کے زمانے میں اضافہ کیا گیا۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 رمضان المبارک کی نذر کو (صدقہ فطر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے مد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مد سے اور قسم کا کفارہ
 بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے ادا فرماتے۔
 ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ عباد اللہ آپ

کے مد سے بہت بڑا ہے اور ہم فضیلت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم
 نے تمہارا پاس آکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے کم وزنی
 مد جاری کر دیا تو تم کس کے ساتھ شرعی ادا کی کرو گے میں نے جواب
 دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد کے ساتھ ادا کی کریں
 گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ حساسے دیا جائے تو
 بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد تک ہی جا پہنچتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ!
 انہیں برکت دے ان کے پیالوں میں۔ ان کے صاع میں اور
 ان کے مد میں۔

غلام آزاد کرنا

اور کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

سید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكَ كُلَّ عَصَائِفِهِ
عَصَائِفِ السَّمَاءِ حَتَّى تَرْتَجِيَهُ بِفَرْجِهِ ۖ

باب ۹۱۳ عَتَقَ الْمُتَدَبِّرُ أَوْ أَمْرَ الْوَلَدِ
وَالْمُكَاتِبِ فِي الْكُفَّارَةِ وَعَتَقَ وَلَدَ الزَّانَةِ
قَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِي الْمُدَّ بَرٍّ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۖ

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّخَعَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ
أَلَا نَصَارَةً بَرَّ مَسْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ
فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ
يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْكُرَاهُ تَعْمِيرُ بَيْنَ النَّحَامِ
بِمَا عَمِلَتْهُ دَرَاهِمُ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: عِنْدَ اقْبِلْتُمَا مَاتَ عَامٌ أَقَلَّ ۖ

باب ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ
لِمَنْ يَكُونُ وَلَا فَا ۖ

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَوْدٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا
عَلَيْهَا أَنْ لَا تَمْدَكَ كَرْمُكَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ: ۱۱ شَتْرِيَهَا إِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۖ

باب ۹۱۶ لَا يَشْتَرِي كُفْرًا فِي الْإِيمَانِ ۖ

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ غِيَاثِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي
مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ
أَسْتَحْصِلُهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ مَا عَدَيْتُمْ مَا
أَحْبَبْتُكُمْ ثُمَّ لَيْسَتْ مَا شَأْنُ اللَّهِ فَا فِي يَابِلَ فَأَمَرَ
لَنَا بِشَلَاثَةِ خُذْرٍ فَلَمَّا أُلْطَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ

اُس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ
سے بچائے گا یہاں تک کہ اُس کی شہد گاہ کے
کے بدلے اُس کی شہد گاہ کو بچائے
گا
کفارے میں مدبر، اُم ولد، مکاتب اور ولد الزنا کو
آزاد کرنا

طاووس کا قول ہے کہ کاتب اور اُم ولد بھی کفایت کرتا ہے۔

تید بن عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اُس کے
اس کے سوا اور مال نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تک یہ باع نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے
پس اُقیم نبی کا نام نے اُسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا پس میں نے نبی
صلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبلی غلام

پچھلے سال ہی مر گیا تھا

کفارے میں غلام آزاد کیا تو ولا کس کو ملے گی

۱۴۲۳۔ اسو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے ادا وہ کیا کہ بریرہ کو خرید لیں لیکن مالکوں نے
ولا کوئی شرط رکھی پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ ولا اُس کے لئے
بہر جو آزاد کرے۔

قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کو کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خطا کی
قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس دیے کیلئے سواریاں
میں بھی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر اُنکی خدمت
میں آؤنٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین آؤنٹ دیے کا حکم فرمایا جب
ہم چلے گئے تو ہم ایک دوسرے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ میں ان میں برکت نہیں

لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا اتِّبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَسْتَ حَيْدُهُ فَحَلَمْتَ أَنْ لَا يَحْمِلَكَ فَحَمَلْنَا، فَقَالَ
أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَذَرْنَا لِيكَ كَذَافًا، مَا آتَا حَمَلْنَاكَ رَيْلَ
اللَّهِ حَمَلْنَاكَ رَيْلَ وَاسْتَوْرَثَ شَاخِرُ اللَّهِ لَا أَخْلِفَ عَلَى
بَيْنَيْنِ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَقَدَرْتُمْ عَنْ
يَوْمِيهِ وَأَتَيْتُ الْكَذِي هُوَ خَيْرٌ

۱۶۲۳۔ حَلَمْنَا أَنْ أَبَوِ الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَلًا دَدَ
قَالَ لَا كَقَدَرْتُمْ يَوْمِيهِ وَأَتَيْتُ الْكَذِي هُوَ خَيْرٌ
أَوْ أَتَيْتُ الْكَذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَقَدَرْتُمْ

۱۶۲۴۔ حَلَمْنَا أَنْ عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ سَعْدٍ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ الْأَخْلَوْنِيُّ الْكَلْبَةُ
عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُنَّ كَذِبًا غَلَامًا يُقَاتِلُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي
الْمَلِكُ. قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَيْفَ فَطَانَتْ بِهِنَّ فَلَمْ
تَأْتِ امْرَأَةً مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةً بِشَرِّ عُلَمَاءِ قَوْمِهِ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: كَذَبًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ
لَمْ يَحْنُثْ وَكَانَ ذَرَكًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَدْنِي
وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ وَشَلَّ حَدِيثُ
أَبِي هُرَيْرَةَ

باب الكفارة قبل الحديث وبعده

۱۶۲۵۔ حَلَمْنَا أَنْ عَلِيٌّ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهَيْرِ
الْجَوْفِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
هَذَا النَّبِيِّ مِنْ جَنِيمٍ إِخَاءٌ وَمَعْدُونٌ قَالَ فَقَدِمَ
طَعَامٌ قَالَ وَقَدْ دَخَلَ فِي طَعَامِهِ كَحْمٌ وَجَاوِزٌ قَالَ وَ
فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْمَرُكَ أَنْتَ مُوَلَّى

دیگا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے
کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ان سواریاں بند کرنے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے
جس سواریاں دیدیں۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم واپس نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کر والی فرمائی
کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے وہی میں پیش کیا
خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے جہانوں میں کسی بات پر قسم نہیں کھانا، پھر صلا
اہل کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دیکھ کر اس طرف ہو جاتا ہوں

ابو النعمان نے حماد سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ
میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور اس پہلو کی طرف آ جاتا ہوں جس
میں بھلائی میرا اس پہلو کی طرف آ جاتا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کہ
طاووس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سن کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں
اپنی توڑے ہوئیوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک لو کا جھنے گی جو اللہ

کی راہ میں جہاد کرے گا پس ایک ساتھی نے ان سے کہا۔
سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا: انشاء اللہ
کیسے مگر یہ بھول گئے پھر یہ اپنی تمام ہوئیوں کے پاس گئے
مگر صرف ایک کے گھر لوکا ہوا اور وہ بھی نامکمل۔ حضرت ابو
ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو قسم
دلوں اور ان کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ
کہتے۔ ابو الزناد نے بھی اعراج سے حدیث ابو ہریرہ کے
مانند روایت کی ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا

زید بن جریج کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے اہل ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان دو
اور لیں دین کے تعلقاً تھے۔ چنانچہ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا اور
کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم اللہ کا بھی تھا
جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا
بیان ہے کہ وہ کھانے کے نزدیک نہ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ مِمَّنْ

قَالَ فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَدْنُ فَإِنِّي قَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ
قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَدَرْتُ أَنَّهُ لَخَلْفَتُ أَنْ
لَا أَطْعِمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ أَدْنُ أَخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ
أَكْبَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَائِرِ
مِنَ الْأَشْخَاءِ أَيْنَ اسْتَحْمَلَهُ وَهُوَ يَسْمُ نَعْمًا مِّنْ
رَّعِيمِ الْمَكْدَانَةِ قَالَ الْيُؤُوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانٌ
قَالَ وَاللَّهِ لَا أَخْبِرُكُمْ وَمَا عِنْدِي مِمَّا أَخْبِرُكُمْ
قَالَ فَأَنْظُرْنَا فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَهَيَّبُ إِبِلٍ فَوَقِيلَ: أَيْنَ هُوَ كَأَمْرَ الْأَشْخَاءِ يُؤْنَفَاتِنَا
فَأَمْرًا بِخَمْسِينَ فَرْدًا غَيْرَ الدَّارِي، قَالَ فَأَنْدَفَعْنَا
فَقُلْتُ لَا خَصَامِي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَأَلْتُ نَسْتَحْمِلُكَ فَخَلَفْتُ أَنَّ لَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ أَرْسَلْتُ
أَتَيْتُ أَهْلَكُنَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: وَاللَّهِ لَنْ تَحْمِلُنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِيشَةً لَا تَقْلِبُهُ أَبَدًا أَرِجَعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ تَكُونَ عِيشَتُهُ، فَدَعَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَخَلَفْتَ أَنَّ لَا تَحْمِلُنَا شَيْئًا
حَمَلْتَنَا فَظَلَمْنَا أَوْ قَدَرْنَا أَنَّكَ تَبِيتُ يَمِينَكَ، قَالَ
وَلَا تَطْلُقُوا قَائِمًا حَمَلَكُمْ اللَّهُ إِلَى وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا
أَخْلَفْتُ عَلَى عَيْشٍ قَدَرِي غَيْرَ هَؤُلَاءِ أَفَنُفَرُّ إِلَّا أَتَيْتُ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَتَحَلَّلْتُمْ، تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ الْيُؤُوبِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْكَلَبِيِّ،
۱۶۲۶- حَدَّثَنَا أَقْبَةُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عَنْ الْيُؤُوبِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۱۶۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ زُهْدٍ ۱۶۲۸- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا

ہے کہ ایک نزدیک آجائے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے گندہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس نے اس سے نفرت کرنا ہوں اور قسم کھائی کہ اب اسے کبھی نہیں کھاؤں گدہ فرمایا، قریب آؤ کہ میں تمہیں قسم کے بارے میں بتاؤں۔ اشعرئوں کی ایک جماعت کیسہ اللہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہو ایک آپ صحت کے آؤٹ تقسیم فرما رہے تھے۔ یؤوب راوی کا بیان ہے کہ یہ خیال میں حضور اُس وقت تھے کی حالت میں فرمایا کہ غلام قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں کہ تمہیں دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم چلے گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آؤٹ لانے گئے جہاں آپ نے فرمایا کہ وہ اشعرئ کہاں ہیں پس ہم حاضر ہوا گاہ ہو گئے تو آپ نے ہمیں پانچ عدد آؤٹ مرحمت فرمائے گا حکم دیا ہر قسم چلے گئے مگر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سواری مانگتے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دیں کی قسم کھائی تھی پھر میں نے سواریاں مرحمت فرمادیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم کو بھول گئے پس غلام کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قسم پانچ عدد کی تو ہم بھی لالچ نہیں پائیں گے ہمارے ساتھ ہیں چلو تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد کروائیں پس ہم واپس لوٹ کر عرض کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دیں کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دیں۔ ہمارے گاہ ہے یا میں معلوم ہو رہا ہے کہ حضور نے اپنی قسم کو بھول گئے ہیں فرمایا ہاؤ تمہیں اللہ نے سواریاں دیدیں ہیں ہر ایک غلام کی قسبہ، عبد الوہاب، یؤوب، ابو قلابہ اور قاسم تمہیں نے نبی سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

ابو نعمر عبد الوارث، یؤوب، قاسم نے بھی زہد سے

حدیث نمبر ۱۶۲۵ کے مطابق روایت کی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اماں طلب نہ کرو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہاری عدویٰ جائے گی اور تمہیں مانگنے پر دی گئی تو تمہیں اس کے پر و کر دیا جائے گا۔ نیز جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اس کے غیہ میں دیکھو تو اس جانب ہو جاؤ جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اسٹھل نے بھی ابن عوان سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور حنا اور منصور اور بشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

مراث کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ہر ماں نہایت رحم والا ہے۔ بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ الذین ہمیں حکم دیتے تمہاری اولاد کے بار میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نہری لوکیاں ہوں اگرچہ دو سے اور تو انکو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آٹھ اور میت کے ماں باپ کو، ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھ اگر میت کے اولاد نہ ہو تو اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی، پھر اگر اس کے کئی بیٹے بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور قرض سے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جاؤ کہ ان میں کوئی تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ بانٹھا ہو اسے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہارے بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں جو چھوڑا ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور قرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا جو چھوڑا ہے اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو انکا تمہارے ترکہ میں آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض نکال کر۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے

محمّد بن عمار بن قاریس اہل بن ہذیل عن الحسن بن عقیب التخلین بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسألوا کما ماریۃ قالت ان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعدت علیہا وان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا واذا حکمت علی یمین فرائبت غیرہا خیر اہنہا فایت الذی ہر خیر و کفر عن یمینک تابعہ اشہل عن ابن عرب۔ و تابعہ یوسف و یحییٰ بن عقیبۃ و یحییٰ بن حرب و حنیفۃ و قتادۃ و منصور و ہشام و الزبیری

کتاب الفرائض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول وقول الله تعالى: يُوَصِّيْكُمْ

الله في اولادكم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلهن مثل ما تدرک وان کانت واحداً فلها النصف ولا یوپیٰ بکل واحدۃ منہما السدس من ماکثرک ان کان لک ولک فان لک بکل لہ ولک وورثۃ ابواہ فلیک والثلث فان کان لک اخوة فلیک السدس من بعد وصیتہ یوصی بہا اودین و اباؤکم و ابناؤکم لکن ذرّوتکم انکم اقرب لکم نفعا فدریضہ من الله ان الله کان علیما حکیمہ و لکم نصف ما تدرک ازواجکم ان لکم بکل لہن ولک فان کان لہن ولک فلیکم الذیع و ما تدرکن من بعد وصیتہ یوصی بہا اودین و لہن الذیع من ماکثرکم انکم یکن لکم ولک فان کان لکم ولک فلیکم الذیع من ماکثرکم و ما تدرکن من بعد وصیتہ یوصی بہا اودین و ان کان رجل یورث

أَرْضِيَهُمَا مِنْ فِدَائِهِ وَسَمِعَهُمَا مِنْ نَبِيِّرٍ فَقَالَ لَهَا أَيْبُوكُمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا تَوَرَّكُمَا صَدَاقَةٌ رَسْمًا يَا كُلُّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ قَالَ أَيْبُوكُمُ وَاللَّهِ لَا أَدْعُ إِصْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِينَا لَأَمْتَحِنَهُ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَأَهْلَمَهُ فَكَلِمَ تَكَلَّمَهُ حَتَّى مَاتَتْ

۱۶۳۲۔ حَكَائِنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْفَرَجِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَوَرَّكُمَا صَدَاقَةٌ

۱۶۳۳۔ حَكَائِنَا يَعْقِبُ بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّادِ أَنَّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ ابْنَ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلَ عَلَيَّ عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفُأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَوْبَرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا قَالَ أَنْشِدْ كُفْرَ اللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْدُومُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَوَرَّكُمَا صَدَاقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَ لَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أَحَدٌ تَكْفُرُ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ يَخْصُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو شخص کہ بھلا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ مقدمہ ہو تب یہ بیشک آل محمد آپ بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ خط کی قسم میں کوئی کام نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس طرح کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے ان سے ترک تعلق کر لیا اور اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا۔

عمرہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس بھلا کوئی وارث نہیں ہو جو ہم چھوڑیں وہ مقدمہ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن انس بن محمد ان نے بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن مجبر بن مطعم نے بتایا تھا۔ یہاں تک کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا پھر انکا دربان برقاہ آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان اصغر عبد الرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے فرمایا ہاں۔ پھر کہا کہ آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں حضرت عباس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اسیر اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ فرمایا کہ میں نہیں اس خط کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کی آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا کوئی وارث نہیں ہو جو ہم چھوڑے وہ مقدمہ ہے اس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات ملو لیجئے تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ حضرات کو اس بارے میں بتاؤں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت

فِي هَذَا النَّحْوِ يَبْقَى بِكُمْ نِعْمَةٌ أَحَدًا غَيْرُهُ فَقَالَ
عَزَّ وَجَلَّ: مَا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ
قَدِيرٌ، فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ مَا أَحْنَاهَا دُونَكَ وَلَا إِسْتَأْثَرَهَا
عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْ مَوَدَّةً وَبَيْنَهَا حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا
هَذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقُ
عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَنِيَّةً ثُمَّ يَأْخُذُ
مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ فَعَلَّ بِهَذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ، أَنْشَدَكُمْ
بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ: أَنْشَدُكُمْ مَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟
قَالَا نَعَمْ، فَتَوَقَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَضَتْهَا فَعَمِلَ بِهَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَّ تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَكَادِي
قَوْلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَتْهَا
سَيِّئِينَ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَسَمًا لِي وَكَلَمًا لِي وَأَحْكَامًا
وَأَمْرًا جَمِيعًا، وَجَدْتَنِي تَسْأَلُنِي نَوْبَتَكَ مِنْ بَنِي
أَخِيكَ وَأَنَا فِي هَذَا أَيْسَأَلُنِي نَوْبَتَكَ مِنْ بَنِي
أَخِيكَ، فَقُلْتُ: إِنَّ يَشْتُمُّهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْكُمْ بِذَلِكَ
فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ؟ قَوْلَ اللَّهِ الَّذِي
يَأْذِنُ بِهِ تَقْرَأُ السُّورَةَ وَأَكْرَهُ لَكَ أَنْ تَقْضِيَ فِيهَا قَضَاءَ
غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقْرَأُ السُّورَةَ، فَذَلِكَ عَجْزِي كَمَا
قَادَكُمْ هَذَا إِلَى كُنَا أَكْفَيْتُكُمْ هَذَا

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ مَا لَكَ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَا يَفْقَهُمْ وَرَضِي
وَيَنْتَارُ مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوَارِثِي عَامِلِي

کسی دوسرے کو مرحمت نہیں فرمائی، جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:۔
جو عقیقت دلائل اللہ نے اپنے رسول کو۔ (سورہ العنکبوت) چنانچہ یہ
حق خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کا تھا لیکن خدا کی قسم آپ
حضرات کو چھوڑ کر حضور اس سے لطف اندوز نہیں ہوئے اور نہ کسی
دوسرے کو آپ حضرات پر ترجیح دی بیشک وہ اس سے آپ کو عطا فرماتے
رہے اور انہی ہی پر یہاں تک کہ اس مال کی کچھ بچا ہے پس نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان زمینوں سے آئے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچہ چھوڑ
بھر جو بچتا آئے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرمادیتے، چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا ترابا کہ میرا ایسا ہی کہنے رہے میں آپ حضور
کو خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا،
ہاں، پھر حضرت عائہ اور حضرت عباس سے کہا کہ میں آپ دونوں کو بھی خدا کا
واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات ہے؟ دونوں نے
کہا ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قریب خاص
میں بلایا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا بھائی نہیں ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضور کو
اپنے خاص قریب میں بلایا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا بھائی نہیں ہوں چنانچہ میں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح
کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور ابوبکر کرتے تھے۔
پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک اور معاملہ شتر
عقیدہ یعنی آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگے آئے تھے اور یہ کچھ آپنی
بھوئی کا حصہ اس کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے پس میں آپ
حضرات سے کہا کہ اگر آپ جہاں میں نہیں آئے آپ کے شتر و گدوں، پس اگر
آپ اس کے سوا کچھ سے کس اور فیصلے کے خواستگار ہیں تو اس خدا کی قسم جس
کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کہ میں زیارت تک اسکا اس کے سوا
حضرت ابوبکر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری میراث کے دیندہ تقسیم
نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑ دوں اس میں سے میری میراث
مطہرات اور مہیا و کام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے

فَهُوَ صَدَقَةٌ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جِئْتُ نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ
أَنْ يَبْعَثَنِي عُمَرَاءُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ قِيَّاسًا لَنَهْ مِيرَاثَهُمْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ، أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟
بَابُ ۹۲۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَ أَهْلِيهِ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْ بِي بِلِ الْمَوْتِ مِنْ أَهْلِيهِ
فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَ وَتَرَكَ مَالًا فَخَلَيْتَا
قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَ أَهْلِيهِ

بَابُ ۹۲۲ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ
وَحَالِ زَيْدٍ مِنْ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ زَيْدٌ أَوْ امْرَأَةً
بَنَاتٍ فَلَهُمَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ
أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ
يُجَاوِزُ عَنْ شَرِكِهِمْ فَيُؤْتَى فَرِضَتُهُ فَمَا بَقِيَ
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُ بْنُ رَسْمٍ حَدَّثَنَا
وَهَبُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَقُّوْا الْفَرَسَ أَهْلًا قَبْلَ بَيْعِهِ فَهُوَ كَذَلِكَ رَجُلٍ ذَكَرٍ
بَابُ ۹۲۳ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ أَبِي

وہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عندہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
جب وہاں ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت
عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں
تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو
چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے
گھر والوں کا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں
کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں جو شخص مر جائے اور اس
کے اوپر فرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو تو
اس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے لہذا وہ مال چھوڑے تو وہ اس کے
وارثوں کا ہے۔

مال باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث
زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت
بیٹی چھوڑے تو اس کے لئے نصف اور اگر وہ ذکر
یا زیادہ ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اور اگر ان کے
ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکا کو دے کر باقی مال سے مرد
کو عورت سے دو گنا دیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کے
حق دار لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے غریب
مرد کے لئے ہے۔

بیٹیوں کی میراث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں نے مکہ میں چار بچے اور موت کے منہ میں جا پہنچا تو نبی کریم

وَقَامَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا
فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْحَوِثِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَا لَا
كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرْتَدُّ إِلَيَّ مِنْ شَيْءٍ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ
مَا لِي؟ قَالَ لَا، قَالَ قُلْتُ فَالشُّحْرُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ
الثَّلَثُ؟ قَالَ: الثَّلَثُ كَيْفَ ذَلِكَ إِنْ تَرَكْتُ وَلَدَكَ
أَغْنَيْتَ خَيْرَيْنِ أَنْ تَتْرُكَهُمَا عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ
وَأَنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أَجِدْتَ عَلَيْهَا حَتَّى تَلْقَاهَا
تَدْفَعُهَا إِلَيَّ أَمْ لَا يَكُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلْخَلْتُ عَنْ هَجْرَتِي؟ فَقَالَ: إِنْ تَخَلَّفَ بَعْدِي
فَتَعَمَلْ عَمَلًا تَوْبُهُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدْتُ بِهِ
رَفْعَهُ وَدَرَجَتَهُ، وَلَعَلَّ أَنْ تَخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى
يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْدَامٌ وَيُضَرِّبَكَ أَحَدٌ مِنَ السَّيِّئِ
الْبَاطِلِينَ سَعْدُ بْنُ خُوَلَةَ، يُزِيحُنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ
بْنُ خُوَلَةَ رَجُلٌ مِمَّنْ بَنَى عَامِرُ بْنُ نُزَيْمٍ :

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَيْمِيَّانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
بِالْيَمَنِ مَعْلَمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلَنَاهُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ
وَرَدَلَسُ بَنَتُهُ وَأَخْتُهُ فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ ٣ النِّصْفَ
وَالْأُخْتِ النِّصْفَ .

بِأَسْمَاءَ وَبِكُرَاتِ بْنِ إِلْيَاسَ إِذَا سَحَرُ
يَكُنْ بِكُمْ. وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدَ الْأَسْمَاءُ بِمَنْزِلَةِ
أَبْنَاءِ إِذَا لَوْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدَ: ذَكَرَهُمْ كَمَا كَرَّمَهُمْ
فَأَنشَاهُمْ كَأَنَّهُمْ يَزِيدُونَ كَمَا يَزِيدُونَ وَيُفْجَبُونَ
كَمَا يَفْجَبُونَ، وَلَكِنْ يَرِثُ وَلَدَ الْإِبْنِ مَعَ الْإِبْنِ؛

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ حَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَتَابٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عبادت کے لئے قشر لیف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا وہ تمام مال خیرات کر دوں فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا نہیر ہے تو تہائی بھی زیادہ۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ دو تو یہ انہیں مفلس چھوڑ دینے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ ان پر خرچ کرتے ہو اسکا اجر دیا جائے یہاں تک کہ جو نقد اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی پھر میں نے عرض کی میں ہجرت کے بعد پیچھے رہ جاؤنگا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے اور جب بعد بھی تم جو کام رضائے الہی کیجیے کھد گے تو اس کے باعث تمہاری قدر و منزلت اور درجات میں

اضافہ ہو گا اور میرے بعد کہتے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کہتے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن انھوں نے یہ سہل میں غولہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انھوں نے بتا دیا کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصل ہو گیا تھا۔ مسلمانانہ دوسرے میں غولہ نے کہا جو یہی حاضر بن لوٹی کے ایک فرد تھے۔

اسودین یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس بنی میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو ہم نے ان سے ایک ایسے متونی کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو

پلو تے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو۔
 نیک میں ثابت کا قول ہے کہ بیٹے کا پیش خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ ان کے
 سوا اور اولاد نہ ہو پرتے بیٹوں کی طرح اور پرتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں
 اور انہیں بھی اسی طرح ترکے کا جیسے انہیں اور وہ بھی اسی طرح خود
 کو خود مکر میں گئے جیسے یہ لیکن بیٹے کی موجودگی میں پورا میراث نہیں پائے گا
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث اُس

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَقُّو
الْفَرَّادُ يَحْلِقُ بِأَهْلِهِمَا قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ رَجُلٌ دَكْرًا.
بَابُ ۹۲ مِثْلُ ابْنِ مَرْثَانَ مَعَ ابْنَتِهِ
۱۶۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَبُو عَاقِبَةَ سَمِعْتُ هُرَيْرَ بْنَ شُرَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةِ قَلْبَةَ ابْنِ دَاوُدَ أَخْبَتْ فَقَالَ:
لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْبَتِ النِّصْفُ وَأُمُّ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَسِيئًا يَعْنِي: قَسِيئُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَهُ
يَقُولُ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ مَلَكْتُ إِذَا وَمَا أَنَا
وَمِنَ الْمُتَعَلِّمِينَ: أَقْبَضْتُ فِيهِمَا مَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْإِبْنَةِ ابْنِ الشَّاهِدِ
تَكْمِلَةُ الْفُلْثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْبَتِ: فَأَتَيْنَا أَبَا
مُوسَى فَأَخْبَرْتَاهُ يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: كَا

کے حق دار لوگوں تک پہنچا دو اور جو مال باقی بچے وہ اس مرد کا
ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

بیٹی کے بھوتے بھوتے نواسی کی میراث

بُزْجِل بن شُرَیْب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ انصاری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں پوچھا
گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے
نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ یقین ہے کہ وہ
جیسا میرے مطابق ہیں بتائیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے پوچھا گیا اور حضرت ابو موسیٰ کی بات انہیں بتائی گئی، اگر میں چاہا
تو جو کراںسا کہوں تو بھٹک گیا اور ہدایت یافتہ لوگوں نے نہ رہا میں نہیں
وہ میں فیصلہ نہ کر سکا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی کے
لئے نصف اور پوتی کا چھٹا حصہ۔ پس پورے دو تہائی ہو گئے اور جو باقی
بچا وہ بہن کا ہے۔ پھر ہم حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے

نَسَأْتُ فِي مَا دَامَ هَذَا الْجَبْرِ فِيكُمْ
بَابُ ۹۲ مِثْلُ ابْنِ مَرْثَانَ مَعَ الْآبِ وَ
الْأُخُوَّةِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ دَاوُدَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الدُّوْنِ
أَلْحَدُ أَبٌ وَقَدْ رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا بَنِي آدَمَ وَالْتَبَعَتْ
مِلَّةَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَالْتَحَايَ وَيَعْقُوبَ: وَكَمْ يَدُكُمُ
أَنْ أَحَدًا اخْلَافَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَوَافِرُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ اخْوَتِي: وَلَا آيَةُ أَنَا ابْنُ
(ابْنِي). وَيَدُكُمُ عَنْ عَمِّ وَعَلِيٍّ قُلْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَزَيْنُ
أَقَاوِيلَ مُخْتَلِفَةٌ.

اور انہیں حضرت ابن مسعود کا ارشاد بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک
باپ اور بھائی کے بھوتے بھوتے وراثت کی میراث

ابو بکر ابن عباس اور ابن دؤن کا قول ہے کہ وراثت باپ سے حضرت
ابن عباس نے پوچھا یا نبی آدم واجبہ مِلَّةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبَ
اور یہ کسی سے منقول نہیں کہ کسی ایک صحابی حضرت ابو بکر کی ان
کے زمانہ میں مخالفت کی جو حالانکہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے اصحاب کثرت موجود تھے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ پوتا میراث وارث ہو
گا کہ میراث بھائی اور میں اپنے پوتے کی میراث نہیں پاؤں گا۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت سے مختلف اقوال
منقول ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کے مستحق لوگوں
تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اس کا ہے جو سب سے
نزدیک ہو۔

بلکہ یہ بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَقُّو الْفَرَّادُ يَحْلِقُ بِأَهْلِهِمَا قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ رَجُلٌ دَكْرًا
۱۶۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

کہ اگر خلع کے سوا میں کسی کو غلیل بنانا تو اسے بنانا نہیں اسلامی
وہ بھی میں زیادہ تفصیلات ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے، انہوں
(حضرت ابو بکر) نے داد کو باپ کی جگہ قرار دیا یا یہ فرمایا کہ اس کا
فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

اولاد کی موجودگی میں خاتمہ کی میراث

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ قبل ازین مال اولاد کے لئے احد وصیت والیرین
کے لئے حق نہیں اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے غصہ
فرمادیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ
ملے گا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھ حصہ رکھا بیوی کے
لئے اکھواں اور خاوند کے لئے جو حقانی طلاق نہ ہو تو خاوند کو
نصف اور بیوی کو جو حقانی ملے گا۔

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی میراث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فیصلہ فرمایا کہ مئی بھان کی جس عورت کا بچہ گرا دیا گیا ہے اسے
ایک غلام بالونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات
پاگئی جس کو خون بہا دیا گیا تھا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت
کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا غصہ
کے لئے ہے۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بیٹیوں کی میراث جو غصہ میں

ابو ہریرہ نے اسور سے روایت کی ہے کہ حضرت
مناقر بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فیصلہ
فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بیٹی کو نصف ملے گا پھر سلیمان

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذُ
كُنْتُ مُتَّخِذًا لَهَا طَهُوًّا أَلَمْ تَحْلِلْ لَهَا لَحْدًا
وَلَكِنْ حَلَّهَ الْإِسْلَامُ أَفْضَلَ: أَوْ قَالَ خَيْرَ قَاتَةٍ
أَنْزَلَهُ أَبَا أَوْفَانَ فَضَاءً أَبَا

باب ميراث الزوج مع الولد
وغیره

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ دَرَّاقَ
عَنِ ابْنِ أَبِي عَجْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلزَّوْجِ، وَكَانَتْ الزَّوْجِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ، فَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فُجِعَلَ
لِلزَّوْجِ مِثْلُ حَقِّ الْأُمِّيَّةِ، وَفُجِعَلَ لِلزَّوْجِيَّةِ
نِصْفُ حَقِّ الْأُمِّيَّةِ، وَفُجِعَلَ لِلزَّوْجِ وَالزَّوْجِيَّةِ
وَالزَّوْجِ وَالزَّوْجِيَّةِ وَالزَّوْجِ وَالزَّوْجِيَّةِ

باب ميراث المذلة والزوج مع
الولد وغیره

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ
ابْنِ شَرِيكٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
قَالَ أَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
جَنَيْنٍ لِمَرْأَةٍ مِنْ بَنِي إِحْيَانَ سَقَطَ مِثْنًا بِخُذْرٍ
عَبْدًا أَوْ أَمِيَّةً، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي أَقْضَى عَلَيْهَا
بِالْخُذْرِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ
الْعَقْلَ عَلَى عَصْبَتِهَا

باب ميراث الأخت مع
البنات عصبه

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ الشَّوْذِقَ قَالَ أَقْضَى فِينَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى
عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَفُّ

لِلْأَبْنَةِ وَالْأَخِصْفِ لِلْأَخِصْفِ، مَحْرَمَاتِ آلِ سُلَيْمَانَ
قَطْعِي فِيمَا وَلَدْتُكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي قَبِيصٍ عَنْ
هَرَبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا قُصْبَيْنِ فِيهَا يَحْتَضِرُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْأَبْنَةِ لِلْأَخِصْفِ
وَلِلْأَبْنَةِ الْأَبْنِ السُّدُوسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِصْفِ
بِأَدْبِ ۙ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْأَخَوَةِ ۙ

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا هُجْرَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ رَفِيٍّ يَقُولُ قَالَ قَالَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَرْيَمُ قَدْ عَايَوْصُوكِ
فَتَرْضَى، ثُمَّ نَضَحَ عَلَى يَمِينِ وَضُؤِيهِ فَأَفْقَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي أَخَوَاتُ فَذَلَّتْ آيَةُ
الْفَرَادِصِ ۙ

بِأَدْبِ ۙ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ
فِي الْكَالَةِ إِنْ أُمِرُوا هَلْكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ
أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِي مَا إِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتْ أُخْتَانِ فَلَهُمَا
النِّصْفَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا
وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَقِّ الْأُنثِيَيْنِ يُبَيِّنُ
اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۙ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ
قَالَ أَخْبَرَنِي نَزَلَتْ خَاتَمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ
قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَالَةِ ۙ

بِأَدْبِ ۙ ابْنِي عِمَّ أَحَدُهُمَا أَخْرَجَ لِلَّذِي
وَالْأَخَرُ نَوْجٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَصْرِيُّ

راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور
رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زلمہ
مبارک کا ذکر نہ کیا۔

ابو بکر نے بزرگ سے روایت کی ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کے لئے نصف، بھائی کے لئے چھ حصہ ہے اور
جو باقی بچے وہ ہیں کے لئے ہے

کئی بہنوں اور ایک بھائی کی میراث
محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس تین کرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ چنانچہ آپ
نے وضو کے لئے پانی منگووا کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا پکا
بھلا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افادہ ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت

نازل ہوئی کی میراث

اور شادی رہا ہے۔ اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ
اللہ تعالیٰ نے کلام میں فتویٰ دیا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے
اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی ہر کا ادھار ہے اور مرد اپنی
بہن کا وارث ہو گا جبکہ بہن کے اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو
ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی ہیں ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی
تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تعالیٰ نے صاف بیان فرمایا ہے
ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آخر میں

نازل ہونے والی آیت سورۃ النساء کے اخیر سے

عورت کے دو حجاز اور بھائی نہیں۔ ایک ان میں
سے اس کی والدہ سے اور دو سر خاوند ہو

حضرت علی کا قول ہے کہ خاوند کے لئے نصف، ماں جائے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور باقی سے دونوں کے لئے برابر برابر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا اُن کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے حصہ کا سے اور جس نے بوجھ (قرض) اور اہل و عیال چھوڑے ہوں تو اُن کا گھرانہ میں ہوں، البتہ اس کے لئے کچھ بلا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث اُس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔

رحم کے رشتے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت ذَلَّلْنَاهُ مَا وَكَلْنَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ أَيْمَانَكُمْ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مہاجر حبشہ میں منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری بننے کی میراث پانہ اس اخوت کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمادی تھی جب آیت جَعَلْنَا مَوَالِي نَازِل ہوئی تو اُس نے ذَلَّلْنَاهُ عَاقَدَتِ أَيْمَانَكُمْ کے حکم کو فسخ کر دیا۔

لعان کرنے والوں کی میراث

ناقل نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہلک فرما دیں اپنی بیوی پر لعان کیا اور اُس کے بچے سے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان

وَالَّذِينَ مِنَ الْأَدَمِ الْمُسَدَّسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ ۝

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ (مُرَّاسِيلَ عَنْ أَبِي حَصْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى بِأَهْلِ مُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَا لَا فَمَالَهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيْعًا فَإِنَّا وَكَلْنَاهُ فَلَا دَعَى لَهِ ۝

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ زَوْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَتَامَى الْفُقَرَاءُ الْيَتَامَى يَأْكُلُونَ مَا كَرِهْتُمْ الْفُقَرَاءُ يَتِيمٌ فَلَا وَلِيَ رَجُلٍ ذَكَرَ ۝

بابت ذوی الارحام :

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَنَا زُرَيْعٌ حَدَّثَنَا حُلَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ كَلْبٍ جَعَلْنَا مَوَالِي. وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ أَيْمَانَكُمْ، قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَتَرُونَ الْأَنْصَارِيَّ الْمُهَاجِرِيَّ ذَوْنَ ذَوِي رَحْمَةٍ لِلْأَخَوَةِ النَّبِيِّ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا تَزَلَّتْ جَعَلْنَا مَوَالِي قَالَ نَسَخَهَا وَالْكَافِرِينَ عَاقَدَتِ أَيْمَانَكُمْ ۝

بابت میراث المملأ عنده :

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ أَمْرَانَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهِمَا فَمَرَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِيمًا وَالْحَقُّ أَنُؤَلِّدَ بِأَلْمَدَّةِ ؟
بَابُ ۹۳۵ أَوْلَادُ الْيَتِيمِ إِذَا شَرَحَ
كَانَتْ أَوْ أَمَةً ؟

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا بَكْرٍ مَالِكًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَتِيقُ عَمِّهِ
إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ زَوْجَةً مِثْلِي فَأَقْبَضَهُ
الْمَلِكُ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ:
لَا أَخِي عَمِّي لِي فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَوْجَةٍ
فَقَالَ: أَخِي وَأَبْنُ زَيْدٍ لِي وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِ
فَنَسَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:
سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَمِّي لِي فِيهِ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخِي وَأَبْنُ زَيْدٍ لِي وَلَدًا
عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَرُ
لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ زَوْجَةً أَوْلَدَ لِي لِفَيْدِشٍ وَلِلْعَاصِمِ
الْحَجَرِ، ثُمَّ قَالَ يَسُودَةُ بِنْتُ زَيْدٍ زَوْجَةً أَخِي فِي
وَسْطِهِ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعَتِيقَةٍ قَبْلَ رَأْيِهَا حَتَّى
لَقِيَ اللَّهُ ؟

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَعْنَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْلَدَ لِي صَاحِبُ الْفَلَاحِ
بَابُ ۹۳۶ أَوْلَادُ يَمَنٍ أَعْتَقَ، وَمِثْلُ
الْيَقِيطِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْقَيْطِ حَدَّثَ

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا أَحْفَظُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَيْتْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: اشْكُرِيهَا فَإِنَّ أَوْلَادَ عَمِلَيْنِ أَعْتَقَ. وَأُهْدِي
لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَاقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. قَالَ
الْحَكَمُ وَكَانَ رُوحُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ

تفریق کروامی اور لڑکا عورت کو دلایا۔
بچہ عورت کو لے گا خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ حضرت عتیبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص
سے عہد کیا کہ زید کی لونڈی کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لینا کیونکہ وہ
میرا ہے فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے اپنی تحویل میں لے لیا اور
کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بار میں مجھ سے عہد کیا گیا تھا حضرت
عبد بن زید کو کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرا باپ کی
لونڈی سے نہیں کے لستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں ایک دوسرے کو لیکر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے حضرت سعد
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں
مجھ سے عہد کیا گیا تھا حضرت عبد بن زید نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔

کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور انہیں کے لستر پر پیدا ہوا
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبد بن زید کہلا
دے کیونکہ بچہ اس کا جس کے لستر پر پیدا ہوا اور زنانہ کے لئے مختص میں پھر
آپ نے اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت زید سے فرمایا کہ اس لڑکے
سے پردہ کرنا کیونکہ آپ اسے حضرت عتیبہ کے مشابہہ دیکھنا چاہتا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اُسی کلمہ ہے جس
کے لستر پر پیدا ہوا ہے۔

واللہ اعلم کے لئے ہے جو آزاد کرے
گھر سے بڑے کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔
اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ میں نے ہر برہ کو خرید لیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولایا اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے اور
اُس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اُس کے لئے صدقہ
اور ہمارے ہدیہ ہے حکم راوی کا بیان ہے کہ اُس کا خاندان آزاد تھا
حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے

اُسے غلام دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ولاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

سائبہ کی میراث

ہنر نیل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کے نہیں چھوڑا کرتے بلکہ زمانہ جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خرید لیا لیکن اس کے مالک ولادہ کی شرط رکھتے تھے۔ یہ عرض گزار نہیں: - یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لئے ہریرہ کو خرید لیا ہے۔ لیکن اس کے مالک ولادہ کی شرط اڑاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم آزاد کر دو کیونکہ ولادہ اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کر دو۔ ولادی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اُس کے ساتھ نہ رہوں۔ اُس کا خاندان آزاد تھا، یہ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اُسے غلام دیکھا زیادہ صحیح ہے۔

غلام اُٹا کی مرضی کے خلاف کمرے کو گناہ سے

ابراہیم بن علی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ کذابہ کے ماری کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے نکالا تو اُس میں زخموں کا بیان اور آؤتھوں کا نصاب درج تھا۔ ولادی کا بیان ہے کہ اُس میں تھا کہ غیر سے ٹور تک حدیث منورہ حرم ہے پس جو کوئی اس میں غیبت پیدا کرے یا دین میں غیبت بات پیدا کرنے والے کو چہنا دے تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اُس

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَيْتُهُ عَبْدًا ۚ

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمُرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَوْلَاكَ لِمَنْ أَعْتَقَ ۚ

باب ۹۳ من لایات الشافعیہ

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسْتَبْرُونَ: وَإِنْ أَهْلَ الْبَهْلِيَّةِ كَانُوا يُسْتَبْرُونَ ۚ

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بِرَبِيرَةَ لِنُتْعَتِهَا وَلَا شَرْطَ أَهْلِهَا وَكَافَرَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اشْتَرَيْتَ بِرَبِيرَةَ لِنُتْعَتِهَا وَلَا شَرْطَ أَهْلِهَا يَشْتَرُونَ وَكَافَرَهَا فَقَالَ أَعْتَقْتَهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ أَعْتَقَ الثَّمَنَ، قَالَ فَأَشْتَرْتَهَا فَأَعْتَقْتَهَا، قَالَ وَخَيْرٌ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ، وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ رُؤُوسُهَا حَرًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا ۚ

باب ۹۳۸ اِسْمُ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوْلَانِهِ

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرِيْرُ بْنُ الْأَعْيَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَبْدٌ نَاكِثٌ نَفَقَتُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرُ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَخَرَجَ إِذَا رَفَعَهَا أَشْيَاكَ مِنَ الْبَجَرِ حَاتٍ وَاسْتَبَانَ الْإِذِلَّ، قَالَ وَفِيهَا: الْعِدَايَةُ حَدَّثَنَا بِلَالٌ غَيْرَ إِلَى ثَوْرٍ فَمِنْ أَحَدَاتٍ فِيهَا أَحَادُثٌ أَهْلُ دِيْنٍ قَاتِلِيْنَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ قَالَى قَوْلًا بِغَيْرِ ذِي مَوَالِيَةٍ فَلَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ كَيْسَعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْطَأَ مُسْلِمًا فَلَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ۝

۱۶۶۱۔ حَكَايَتُنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْبَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ تَرَاهُمَا اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَرَاهُمَا الْمَنِيِّ حَسْبَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْحِ الْوَكَاةِ وَعَنْ هَبْتِهِ ۝

بِأُطْبُحِ ۱۶۶۲۔ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى بَدَائِهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَزِي لَهُ وَلَا يَبِي. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَكَاةُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَبُذِّكَ عَنْ تَيْبِيمِ الدَّارِ رَفْعَةً قَالَ: هُوَ أَفْوَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ، وَاخْتَلَفُوا فِي حَقِّهِ هَذَا الْخَبَرُ ۝

۱۶۶۲۔ حَكَايَتُنَا تَتَبَعْتُ بَنِي سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تُشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا لَا يَبِيعُهَا عَلِيٌّ إِنَّ وَلَا عَهْدَ هَا لَنَا فَنَذَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَكَاةُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۝ ۱۶۶۳۔ حَكَايَتُنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا جَدِيدٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ارْتَشَرْتُ بَيْزَةَ فَأَشْرَكَ أَهْلُهَا وَلَا عَهْدَ هَا فَنَذَرْتُ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَقْتَهَا فَإِنَّ الْوَكَاةَ لِمَنْ

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل نیز جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے خریدتی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور نہ مسلمانوں کا کسی کو۔۔۔ پناہ دینا ایک ہے، اور یہ مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل

عبد اللہ بن زینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولادہ کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

حسن کے خیال میں اس کے لئے ولادہ نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جو آزاد کرے تبیم داری سے اس کام کو عا ہونا منع ہے۔ فرمایا کہ اُن کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے اُن کی جان سے زیادہ مالک میں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

ناقص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ خاتون نے کے لئے ایک نوٹری خریدنے کا ارادہ تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولادہ ہمارے لئے ہوگی پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لئے نافع نہیں کیونکہ اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

احمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے جریرہ کو خریدنا تو اس کے مالکوں نے ولادہ کی شرط رکھی جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اُسے آزاد کر دو کیونکہ ولادہ اسی کے لئے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُسے

أَعْطَى الْوَرِيقَ، قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ ذَاتَ ذَاكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَيْرَهَا مِنْ
ذَوِيهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بَيْتٌ
عِنْدَهُ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا ۖ

باب ۹۳ مَا بَيْتُ النِّسَاءِ مِنَ الْوُكَاةِ ۖ
۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ
عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيدَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ يَشْتَرُونَ الْوُكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شَرَيْتَهَا فَإِنَّهَا الْوُكَاةُ
لِيَمَنْ أَعْتَقَ ۖ

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوُكَاةُ لِمَنْ أَعْتَقَ الْوَرِيقَ وَكَانَ الْبَيْعَةُ ۖ

**باب ۹۴ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ
الْأُخْتِ مِنْهُمْ ۖ**

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ ۖ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ابْنُ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ

**باب ۹۵ مِيرَاثُ الْأَسِيرِ قَالَ: وَكَانَ
سَدُّ بْنُ يُوْرَيْثَ الْأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ
هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
أَجْزُؤُ حَبِيبَةِ الْأَسِيرِ وَعَتَاؤُهُ وَمَا صَنَعَ فِي
مَالِهِ مَا كُنَّ يَتَغَيَّرُ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ**

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا
کہ غلام کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر
مجھے اپنی دولت دی جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ
رجوں پس اس نے آزاد کرنا پسند کیا۔

کھا عورت و لڑکی اور ارث ہوگی

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بربہ کو خریدنے ارادہ کیا۔
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ و لڑکی شرط
رکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اُسے خرید لو کیونکہ وہ لڑکی تو اسی کے لئے ہے
جو آزاد کرے۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ و لڑکی اس کے لئے ہے جس نے چاندی
دی اور احسان کیا۔

آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُس کے اپنے
انفراد میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے
فرمایا۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کا بیٹا اسی قوم سے
نہ ہے یا ان کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

قیدی کی میراث

حضرت شریک دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث
دلانے اور فرمانے کہ وہ اس کا نیا و حاجت مند ہے حضرت عمر بن
عبد العزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اگر
مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ بھرے

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَا أَكَلُوا رَشِقَةً وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَيْتَا:

بَابُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَهْتَسِمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ:

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ:

بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّحْسَرَانِيِّ وَمَكَاتِبِ النَّحْرَانِيِّ وَرَأْسِهِ مِنَ النَّحْلِيِّ مِنْ وَلَدِهِ

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمَلِي إِلَى ابْنِ قُرَيْشَةَ أَنْظِرْنِي بِشَيْءٍ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا ابْنُ أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدٌ عَلَى فِدَائِي ابْنُ مِنْ وَلِيدَتِي فَخْطَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَشِيرِهِ فِدَايَ بَشِيرُهُ بَيْتًا بِعَتَبَةٍ فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْأَوَّلُ لِلْفَوَائِشِ وَلِلْعَاهِدِ الْحَجَرِ وَاجْتَبَى مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بَيْتَ زَمْعَةَ، قَالَتْ فَكُلُّ يَرْسُودُ قَطْرًا:

بَابُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدًا هُوَ

کیونکہ وہ اسی کا مال ہے اس میں جو چاہے کرے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا کئے لئے ہے اور جس نے بوجھ (قرض) چھوڑا تو وہ ہمارے قرضے ہے۔

مسلمان کا فرقا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اسے میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پاتا۔

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث

اس کا گناہ جو اپنے بچے کا نکاح کرے جو کسی کا بھائی یا بھتیجا اسے کا دعوئی کی کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمرہ ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑے حضرت سعد بن زمرہ کو گناہ ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عبد بن ابی وقاص نے مجھ سے عبد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صورت ملاحظہ فرمائیجیے۔ حضرت عبد اللہ بن زمرہ اس کو گناہ ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے میرے والد ماجد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی صورت ملاحظہ فرمائی تو عبد کے ساتھ صاف مشابہت نظر آئی پس فرمایا کہ عبد یہ لڑکا تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسی کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور نانی کے لئے پھرتا ہے اسے سودہ بنت زمرہ اس سے پروردہ کرنا حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی

ابن عبد اللہ حدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعْدِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ وَهُوَ يَخْلُفُ
أَبَّهُ غَيْرَ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ خَدَامُ خَدَاكَ كَذَبَكَ
إِلَّا بِي بَكْرَةٍ فَقَالَ: وَأَكَا سَمِعْتُكَ أَدْعَى وَدَعَا قَلْبِي
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۶۴۲. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ
عَدَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْعُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ تَرَفَّعَ
عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كَقَدَرٍ

بَابُ ۹ إِذَا ادَّعَى الْمَرْءُ ابْنًا
۱۶۴۳. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَتَاهُمَا جَاءَهُمَا الذَّوْبُ
فَذَهَبَ بِأَبْنٍ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا
ذَهَبَ بِابْنِي فَقَالَتْ الْآخَرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِي
فَتَعَاكُمَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَقَضَى بِهِ
لِلصَّغِيرَى فَخَرَجَتْ عَلَى سَيِّمَانِ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالنَّاسِ الَّذِينَ أَشَقُّوا
بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغِيرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ
هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغِيرَى. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَاللَّهُ إِنْ سَمِعْتُ بِالنَّاسِ كَيْفَ قَطَرٌ لَا يُؤْمِنُونَ وَمَا
كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمَدْيَنَةَ

بَابُ ۱۰ الْقَائِفُ
۱۶۴۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور
کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس
پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر سے اس کا ذکر کیا
تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ
رکھا ہے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ
پھيرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ
بنائے تو یہ کفر ہے۔

عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عورتیں تھیں جن میں سے
ہر ایک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا پس پھر یا آباؤ ان میں سے ایک کے
بچے کو اٹھا کر لے گیا پس ان میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ تمہارے
بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ
وہ اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔

پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ وہ باہر نکل کر حضرت
سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں
نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔
چھوٹی عرض گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ کیجئے
براؤں کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ
فرما دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سیکڑن کا لفظ
اسی روز سنا اور یہ ہم تو مذہبہ کہا کرتے تھے

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے
باس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشی خوشی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مُسْرُورٍ تَبْرُقَ اسَابِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ الْوَرْدِيُّ أَنْ تُحْزِرَ أَنْظَرْنَا إِلَيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهُمَا مِنْ بَعْضٍ:

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ الْوَرْدِيُّ أَنْ تُحْزِرَ الْمُدَالِجِيَّ دَخَلَ قَرَارِ اسْمَاءَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطِيَا مَعْرُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهُمَا مِنْ بَعْضٍ:

شریف لائے اور چہرہ انور جگمگا رہا تھا فسد مایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مخزن (قیانہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فسد مایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوشی کی حالت میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ مخزن مذکور آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے ان کے سر ٹھکے ہوئے اور قدم کھلے ہوئے تھے۔ پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

حدود کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر ایمان نہایت رحم والا ہے۔

شراب نہ پی جائے

ابن عباس کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں شراب پیتا خراں جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں چوری کرتا چور جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں اچکا کوئی اچکنے والا کہ لوگ اُسے دیکھنے کے لیے نظریں اٹھائیں جب کہ وہ مؤمن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوالسک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے مگر اس میں التَّهْبِطُ کا لفظ نہیں ہے۔

شرابی کی پٹائی کے بارے میں

خص بن عمر بٹ شام، قتادہ، حضرت انس نے

کتاب الحدود وما یحذر المؤمن الحدود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب لا یشرّب الخمر وقال ابن عباس یُنذَرُ مِنْهُ نَوْرُ الْإِيمَانِ فِي الزَّوْبِ ۱۶۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَذُرِي الذَّانِي حِينَ يَذُرِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا التَّهْبِطَ:

باب ما جاء في ضرب شارب الخمر ۱۶۴۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہابی کو چھڑی اور
جوتے سے مارا اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس
کوڑے مارے۔

جس نے گھر کے اندر حد کی ضرر میں لگانے کا حکم دیا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یحیمان یا یحیمان کے بیٹے کو نشے
کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اُن لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ
اُسے ماریں۔ پس لوگوں نے اُسے مارا اور میں اُن لوگوں میں تھا
جو جوتے مار رہے تھے۔

چھڑی اور جوتے سے مارنا

عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یحیمان یا یحیمان
کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو بد بات آپ پر
گولیاں گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے ماریں
پس لوگوں نے اُسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور میں بھی
مارنے والوں میں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں
چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس
کوڑے لگائے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو
لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی بٹائی گرو۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمِيرِ بِالْجَرِيدِ
وَالْتَعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ +

بِأَدَاهِ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ
فِي الْبَيْتِ +

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مُثَلِّمَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ
قَالَ رَجَى رِئَا لِيَعِيْمَانَ أَوْ بَابِ النَّعِيْمَانِ شَارِبًا
خَامِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضْرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا
فِيْمَنْ ضَرَبَهُ بِالْتَعَالِ +

بِأَدَاهِ الظَّهْرَ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ +

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مُثَلِّمَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِنَعِيْمَانَ أَوْ بَابِ نَعِيْمَانَ وَهُوَ
سَكْرَانٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ
يَضْرِبُوهُ فَضْرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ وَكُنْتُ
فِيْمَنْ ضَرَبَهُ +

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَشَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيرِ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ
أَرْبَعِينَ +

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَظْمَةَ
أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِهِمَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ قَدْ ضَرَبَ قَالَ

أَمْرٌ بَوَّاهٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَبِلْتُ الْخَمَارَ بِيَدِهِ وَ
الْخَمَارَ بِيَدِهِ وَالْخَمَارَ بِيَدِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخَذَ لَكَ اللَّهُ قَالَ: لَا تَقُولُوا
هَكَذَا لَا تُجِبُونَا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ :

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا
أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ مَكِّيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَا كُنْتُ لِإِكْرِيمٍ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتُ فَأَجِدُ
فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَفِيَّ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ نَفْسَهُ :

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ الشَّاذِلِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
كُنَّا نَقُفِي بِالْخَمْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْرَفَ إِلَى بَكْمَرٍ وَصَدْرًا قِلاَقَةً
عَمْرًا فَقَرَّمُوا إِلَيْهِ بِأَيْدِيهِمْ وَأَنْعَالُهُمْ فَارْدُّنَا حَتَّى
كَانَ اخِرَ لَمَسَةٍ عَمْرٍ فَجَعَلْنَا أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا
عَتَوْا وَفَسَقُوا جَعَلْنَا ثَمَانِينَ :

بَابُ مَا يَكْفُرُ مَنْ لَعَنَ شَارِبَ
الْخَمْرِ وَلَمْ يَكُنْ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ :

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ
يُكَلِّبُ جَمَارًا، وَكَانَ يُطْمِئِنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا

جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اُسے ملتا تھا۔ جب وہ واپس
لڑا تو کسی نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فریاد کیا ہے
حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی
مدد نہ کرو۔

عمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر
جائے تو مجھے کوئی غم نہ ہو نہیں سوائے شرب پینے
والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا
کروں گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں
فرمائی ہے۔

یزید بن خسیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد
مبارک میں جب ہم شرابی کو لٹائے اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت
اور حضرت عمر کی ابتدا خلافت کے دور میں، تو ہم اُسے اپنے
ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے مارتے تھے یہاں تک کہ
حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں جالیس کوڑے مارتے یہاں
تک کہ اگر کرکشی اور نافرمانی کرتا رہتا تو آٹھ کوڑے مارتے۔

جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے
نخارج نہیں ہے۔

یزید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبد اللہ اور لقب جمار
تھا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ
کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے
شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ
کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اُسے کوڑے

فَأَمَرِيهِ فَجَعَلْنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَلَمْ يَكُنْ
الْعِنَةُ مَا أَكْتَرَمَا يُؤْتَى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاتِلَعُونَهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ
إِلَّا أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۱۶۸۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُرَانِ
فَأَمَرِيهِ، فَمِنَا مَنْ يَضْرِبُكَ بِيَدِهِ، وَمِنَا
مَنْ يَضْرِبُكَ بِعُودِهِ، وَمِنَا مَنْ يَضْرِبُكَ بِثَوْبِهِ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْذَاهُ اللَّهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاتِلَعُونَا
عَزَّ الشَّيْطَانُ عَلَى آخِيهِمْ.

بَابُ هَفِّ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

۱۶۸۶. حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فَصِيلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْرِي الدَّارُ حِينَ يَسْرِقُ وَهَذِهِ مِنْ
وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهَذِهِ مِنْ.

بَابُ هَفِّ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَعَنَ نِسَامَ

۱۶۸۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ بِنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَعْنُ اللَّهِ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَيَنْقُطِعُ
يَدَاهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَيَنْقُطِعُ يَدَاهُ. قَالَ الْأَعْمَشُ
كَأَنَّا يَدْرُونَ أَنَّهُ بَيْنَ الْحَبْلِ وَالْحَبْلِ كَأَنَّا
يَدْرُونَ أَنَّهُ مِمَّا يَسْرُقُ دَرَاهِمَهُ.

بَابُ هَفِّ الْحَدِّ وَدُكْفَارَةِ

۱۶۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ

مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! لعنت
اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، میں توبہ جانتا ہوں
کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ
نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے
کوئی اپنے چوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اسے مار رہا
تھا۔ جب وہ واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا: اے کیا ہوا، اے
اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان
کے مددگار نہ بنو۔

پھر جب چوری کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: نہیں زنا کرنا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چور
کھانا چور جب کہ وہ مؤمن ہو یعنی کامل مؤمن کا کام نہیں کہ کھانا
چور کرے وہ کامل مؤمن نہیں۔

نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت کی کہ خود چور ہے اور ہتھ
کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسی چھٹاتا ہے اور ہاتھ کاٹا
جاتا ہے۔ لعن رادی کا قول ہے کہ لوگوں کے
خیال میں بیضہ سے مراد لوہے کا خود اور انجن سے کٹی
درہم کی رسی مراد ہے۔

حدود کفارہ میں

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی

عَيْنُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوْزِيِّ عَنْ
عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ
بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا
وَلَا تَزْنُوا وَكُنَّا هَذِهِ الْآيَةَ كَلَّمَهَا فَمَنْ رَفَى
مِنْكُمْ فَاجْرِكَا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَعَرِّقْ بِهِ فَمُحْكَمَاتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَفَرَ
لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي
خُزَائِنِكُمْ ۖ هَٰذَا آيَاتُ اللَّهِ يُخَوِّدُ
بِهَا الَّذِينَ يَكْفُرُونَ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

١٧٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَائِشَةُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
ابْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا أَيُّ شَيْءٍ
تَعْلَمُونَ أَكْظَمَ حُرْمَةً قَالُوا: اللَّهُمَّ هَذَا
قَالَ: أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَ أَكْظَمَ حُرْمَةً؟ قَالُوا:
الْبَلَدُ هَذَا، قَالَ: أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَ أَكْظَمَ
حُرْمَةً؟ قَالُوا: الْيَوْمُ هَذَا، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَ
أَعْرَاضَكُمْ لِأَيِّ حَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا لِأَهْلِ بَلَدِكُمْ
ثَلَاثًا كُلُّ خَلْقٍ يُحِبُّونَهُ الْإِنْعَمَ قَالَ: وَيُحْكَمُ
أَوْ يَنْكُرُ لَا تَرْجِعَنَّ بَعْدِي كَقَامٍ أَيْضُرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ؛

بِأَمْرِهِ إِقَامَةُ الْحُدُودِ وَإِلَّا فَتَقَامِ
لِلْحُرْمَاتِ اللَّهِ

١٦٩٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ قَائِمَةَ

اللہ تعالیٰ اعز فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کہہ گے۔ پھر یہ آیت پوری پڑھی۔
(سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۷)۔ پھر فرمایا کہ جو تم میں سے

اس وعدے کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اسے سزا ملی وہ اس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کرے شیخہ پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروردہ پوشی فرمائے تو اگر وہ چاہے اسے بخش دے گا اور چاہے اسے عذاب دے گا۔

حد یا حق کے سوا مومن کی پہچان محفوظ رہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض کی کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کون سے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی دن کو۔ فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرم کیا ہے۔ جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتا دیا کہ تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؛ نیز میں مرتبہ فرمایا۔ ہر لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہارا خسرو ابی، مسیدے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

حدیث قائم کرنا اور حرمت اللہ کا انتقام لینا

عزیز بن نیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گورد میں سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَعَنَّا ثُمَّ فَإِذَا كَانَ الْاِخْتِصَامُ كَانَ أَبْعَدُهَا مِنْهُ، وَاللَّهُ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يَرَى فِيهِ لَيْسَ قَطْعًا حَتَّى تُنْفِذَ بِكَ حُدُوتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ إِلَيْهِ:

بَابُ ۹۵۹ إِمَامَةُ الْحَدَّادِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ:

۱۶۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ مَرْثَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَمُّ كَانُوا يَقْبِضُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرَكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قَامَ لَهَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا:

بَابُ ۹۶۰ كَرَاهِيَةُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ:

۱۶۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمُّوا امْرَأَةً الْمَخْذُومِيَّةَ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ يَخْتَارُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ جَبَلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْتَقِمُ فِي حَدٍّ مِنْ حَدَّائِهِ؟ فَقَامَ يُخَاطِبُ قَالِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَلَّيْتُ مِنْ قَبْلِكُمْ أَتَمُّ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَزَكَّوْهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ فَبِهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ تَوَّانَ فَأَجْمَعُهُ يَمُوتُ مُحَمَّدًا سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ مُحَمَّدًا يَدَهَا:

ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہو تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ خدا کی قسم، آپ کے ساتھ خواہ کبھی سلوک کیا گیا ہو اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا، ہاں جب اللہ تعالیٰ کے حکمت کو ٹوٹا جائے تو خدا کے لئے انتقام لیتے تھے۔

حد ہر ایک پر قائم ہوگی خواہ شریف ہو یا کینہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے پاس میں سفارش کی، آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ عزیروں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور مالداروں کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا

مستند سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا برا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک فزونی عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے جویری کی فحشی کرنے لگے کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاٹھے حضرت اسامہ کے ہوا کون جرأت کر سکتے ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لئے مگرا ہوئے کہ جب کوئی مالدار جویری کو تاقو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی جویری کو تاقو اس پر حد قائم کر دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی جویری کرتی تو محمد مصطفیٰ

ف ۱۱ اس حدیث اور اس سے پہلی میں گراہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ مذکور ہوا ہے کہ پہلے لوگ اس وجہ سے مگرا رہے

کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی اور غریب چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ اس بیماری کے جو اٹیم آج مسلمان قوم کے اندر بھی پورے طرح سراپت کیے ہوئے ہیں۔ امرا اور حکام دن و رات سے چوریاں گھر رہے، دسکے کی چوٹ چوریاں کھاتے ہیں، لاکھوں کی چوریاں گھر رہے ہیں اور کوئی پرہیز والا نہیں کرتا اسے سزا میں کتنے دانت ہیں؟

امرا اور حکام کی جانب سے چوریاں انفرادی طور پر بھی کی جاتی ہیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ غلبت سے بھی اور سیاسی پارٹی کے بل بوتے پر بھی۔ چوری چھپے بھی اور اقتدار کے لئے میں ہرست ہر گھر بھی۔ ان پر کوئی ہاتھ ڈال نہیں سکتا۔ کئی ملکی دولت کو تو ہیرا نے اپنے لیے تافرنی استحقاق کی شکل دی ہوئی ہوتی ہے اور باقی جہاں تک ان کے ہزاروں مل لیے ہاتھ پہنچ سکیں وہاں تک کی دولت پر بھی قبضہ جاتی ہے۔ یہ جو صورت غریب عوام کے گھر سے خون پسینے کی کافی ہوتی ہے۔ ہاں ہر حکومت بعض چند امیروں پر سیاسی رتابت کے باعث مخالفین کا زور توڑنے کی غرض سے ہاتھ ڈالتی رہی ہے لیکن یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ اس میں گردنی اور ناکہ دہنی کا امتیاز بھی بعض اوقات ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ پھر رشوت نے انصاف کے چہرے کو بڑی طرح مسخ کیا ہوا ہے۔ اسے دسے کہ قانون صرف غریبوں پر لاگو کرنے اور انہیں سزا دینے کے لیے رہ جاتا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ وہ رشوت دینے کی اہلیت سے محروم ہوں اور رشوت دے سکیں تو وہ بھی محسوس قرار دے دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم فرمائے اور ہمیں سچے مسلمان بنائے، آمین۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو اور عورت اللہ، آیت ۳۸) کتنا ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت علی نے پھیل کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اس کے متعلق قتادہ کا قول ہے کہ اس کا بالیاں ہاتھ کاٹ لیا، یہی اس کی سزا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبد الرحمن بن خالد اور زہری کے بھیجے نے اور عمر نے زہری سے روایت کی ہے۔

عمرہ بن زبیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت دینار کی چوری کے بدلے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا

محمد بن عبد الرحمن انصاری نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم

بَابُ ۹۶ قول الله تعالى : وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كُفْرٍ بَقِطْعٍ وَقَطَعَ عَلَى مَن الْكَفِّ، وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقَطَعَتْ شِمَاكِهَا لَيْسَ لَهَا خُلْعٌ

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ شَرِيفٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابِعًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَأَبْنُ أَبِي الدُّهْمِيِّ وَمَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ ۚ

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَرِيفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

فِي رُبْعٍ دِينَارٍ

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

عَنْ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
حَدَّثَتْهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
يُقَطَّعُ فِي رُجْعِ دِيْنَارٍ

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَوْ تَقَطَّعَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَفِي ثَمَنٍ مَجِيءٌ حَاقِقَةٌ
أَوْ تَمَنٍ

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ وَحْدَهُ

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُقَطَّعُ يَدُ
السَّارِقِ فِي أَذَى مِنْ حَاقِقَةٍ أَوْ تَمَنٍ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا ذِي ثَمَنٍ - رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسٍ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا

۱۶۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ تَقَطَّعَ يَدُ
سَّارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي أَذَى مِنْ ثَمَنٍ أَلَمْ يَجِئْ تَمَنٍ أَوْ حَاقِقَةٌ وَ
كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ

۱۷۰۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجِيئِ ثَمَنِهِ ثَلَاثَةً
دَرَاهِمًا

۱۷۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو بھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا
جائے گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر
چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چڑے کی یا دوسری
ٹوہال کی قیمت کی چوری پر۔

عثمان، حمید بن عبد الرحمن، ہشام، عروہ بن
زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چڑے کی یا دوسری
ٹوہال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔
اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادريس
ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسل روایت
کیا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چڑے کی
یا دوسری ٹوہال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں
کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی
تھی۔

نافع مولى عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹوہال کی
چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت (ان دنوں)
تین درہم ہوتی تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمْنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ ۖ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمْنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ ۖ

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّ سَارِقٍ فِي مَجْنٍ ثَمْنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ ۖ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيَمَتُهُ ۖ

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقَطُّ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقَطُّ يَدُهُ ۖ

بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ ۖ

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّ مَرْأَةً ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَصَلَتْ تَوْبَتَهَا ۖ

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت (ان دنوں) تین درہم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے قیمت کا لفظ روایت کیا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی رشتی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

بہور کی توبہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آئی اور میں اس کی حاجت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش دیا کرتی پھر اس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

ابواریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: أَبَا بَكْرٍ عَلَى
أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِكُوا وَلَا
تَقْتُلُوا وَلَا دَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِلَهْمَتَيْنِ تَفْعُرُونَهُ
بِأَيِّ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوهُ فِي مَعْرُوفٍ
فَمَنْ فِي مِنْكُمْ فَاجِرَةٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَهُ وَظُهُورُهُ مِنْ سَكْرَةِ اللَّهِ فَذَلِكَ
إِلَى اللَّهِ وَإِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرُ لَهُ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا
قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مُخْدُوذٍ
كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ ۝

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی پس آپ نے فرمایا کہ میں اس
بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
کرو گے چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے کسی پر
ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں سے گھڑا
ہو اور نیک کاموں میں بری نہ فرمائی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے
یہ وعدہ پورا کرے اسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں
سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے
نیک گناہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پروردہ پوشی فرمائے تو اس
کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پروردے کے چلبے اسے عذاب دے اور چلبے
اسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی
اس کے بعد اسکا بائہ کاٹا گی تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ نیز
جو برہمدین قاتل ہو نہیں سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کر لی تو
ان کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ سِتَائِيَسْوَانِ پَارَةَ خَتَمُهُ

پارہ ۲۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ان کافروں و مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی جاتی ہے
اللہ اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا ارشاد بتاتی ہے کہ جو اللہ
اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا
بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں یا ان کے
ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے
دور کر دیے جائیں (سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

ابو قتلابہ جری کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آبا
وہو موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ
کے اونٹ دے دیے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور رودھ
پئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر
تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں
کو ہٹکا کر لے گئے حضور نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جو انہیں
آئے پس ان کے ہاتھ پر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال
دی گئیں پھر ان کی مرسم پی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
حضور نے مجاہدین کو ان کے ہلاک ہونے تک
داغ نہیں لگوائے۔

ابو قتلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے

کتاب المجاہدین من اهل الکفر والبدعة
باب قول الله تعالى انهم جزاء الذين
يحادون الله ورسوله ويسعون في الارض
فساداً ان يقتلوا او يصيبوا او تقطع
ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا
من الارض

۱۷۰۷۔ حکم ثانی علی بن عبد اللہ حدیثاً
الولید بن مسلم حدیثاً الا ورائی حدیثی یحیی
بن اریغیر قال حدیثی ابو قلابہ الجری
عن انس رضی اللہ عنہ قال قدام علی التیمی
صلی اللہ علیہ وسلم کفر من عکلی فاسلموا
فاجتروا المدینة فامرهم ان یاتوا ابل
العقد فقیلوا من ابوالہاد والبراء ففعلوا
فانزلوا وادخلوا من عاتکہا واسماخوا فبعث فی
انبارهم فانی بهم فقطع ایدیہم وارجلہم وسمی
اعینہم ثم کذبہم حتی ماتوا

باب لم یحیی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم المجاہدین من اهل البدع حتی ھلکوا
۱۷۰۸۔ حکم ثانی محمد بن الصادق ابو یعلی
حدیثاً الولید حدیثی الا ورائی عن یحیی عن
ابی قلابہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَطَعَهُ الْعَرَبِيُّينَ وَلَمْ يَجْسِدْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

بَاب ۹۶۵ لَوْ لَسَقَ الْمُرْتَدُّونَ الْحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

وَهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْدِمَ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الضُّعْفَةِ فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رُسُلًا فَقَالَ مَا أَجَدَ لَكُمْ

إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِأَيُّوبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاتُّوهُمَا فَشَرَّ بُؤْمِنُ الْبَارِقَةِ وَأَبُو الرِّفَاءِ حَتَّى

صَلُّوا وَسَمِعُوا وَكَلَّمُوا الرَّائِيَّ وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَ فَإِذَا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّرِيرُ قُبِعَتْ الْقُلُوبُ

فِي أَثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ

بِمَسَامِيرَ فَأُجِيبَتْ فَكُفِّتْهُمْ وَقُطِعَ أَيْدِيهِمْ وَ

أَرْجُلُهُمْ وَمَا حَسَّ عَنْهُمْ ثُمَّ الْقَوَا فِي الْمَرْفُوعِ يَسْتَقُونَ

فَمَا سَقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَمِعُوا وَ

قَتَلُوا وَحَارِبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بَاب ۹۶۶ سَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَعْمَلِ الْمُحَارِبِينَ

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَذْكَالَ عَدِيَّةٍ وَلَا أَعْلَمُ

إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِفْسَاحٍ وَأَمَرَ هَمْرَانَ يَخْذُلُوا

فَشَرَّ بُؤْمِنُ الْبَارِقَةِ وَأَبُو الرِّفَاءِ فَشَرَّ بُؤْمِنُ الْبَارِقَةِ إِذَا

بَرَأُوا أَقْتَلُوا الرَّائِيَّ وَاسْتَأْذَنُوا النَّعْمَ قَبْلَهُمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدُوَّةً قُبِعَتْ الْقُلُوبُ فِي

أَثَرِهِمْ فَمَا أَرْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ

بِمَسَامِيرَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ وَسَمَى أَعْيُنَهُمْ فَالْقَوَا

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضور نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عکلی کی ایک جماعت نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ صفہ پر بیٹھے تھے لیکن

مدینہ کی آفتاب ہوا انہیں موافق نہیں آئی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ

ہمیں دودھ کے جانور خرید دیجئے فرمایا کہ مجھے اس کے سوا کوئی صورت

نظر نہیں آتی کہ تم رسول اللہ کے دُشمنوں میں جا رہے ہو پس وہ گئے اور دُشمنوں کا

دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست اور مٹے تانے ہو

گئے پھر چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے پس ایک

چلانے والے نے نبی کریم کو اطلاع دی حضور نے انکی طلب میں دی دہرائے

ابھی نہ بیٹھی تھی تھا کہ انہیں پھر لایا گیا پس آپ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گہم

کھدایا جائے پھر دی جانیں ورنہ ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے لیکن انہیں

داغ نہیں لگائے گئے پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے

لیکن انہیں پانی نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا قول

ہے کہ انہوں نے چوہی کی، قتل کیا نیز وہ اللہ اور

اس کے رسول سے لڑے۔

جنگ کرنے والوں کی حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے آنکھیں نکلوادیں۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ عکلی کے کچھ لوگ یا عرینہ فرمایا میرے علم

میں تو یہی ہے کہ انہوں نے مکمل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان

کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے

جائیں پس وہ ان کا پیشاب و رمدھہ پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست

ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو جھگڑا کر لے گئے صبح کے وقت

نبی کریم کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمی دہرائے چنانچہ ابھی اگلادون

نہیں پہنچا تھا کہ لوگ انہیں لے کر آئے چنانچہ آپ نے ان کے ہاتھ

میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے

اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دئے

گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا

بِالْحِزَّةِ لَيْسَتْ سَقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قَلَابَةَ
هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا وَابْعَدُوا بَيْنَنَا
وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

باب ۹۶ فصل من تترك الفواحش

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شَيْبٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَنْفِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَّحْتَ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي ظِلِّهِ
يَوْمٌ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقِبٌ
نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءِهِ
فَقَضَا حَتَّى عَجِبُوا دَرَجَتُ قُلُوبِهِمْ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ
وَرَجُلَانِ تَحَاتَّبَا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَا امْرَأَةً
ذَاتَ مَنَاصِبٍ وَجَزَّالٍ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ
وَرَجُلٌ قَصَدَ فِي بَصَدَقَةٍ فَخَفَا هَا حَتَّى لَانَدَلَمُ
تَمَالَهُ مَا صَبَحَتْ بِمِثْلِهِ.

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عِلْقٍ وَحَدَّثَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُرَبُّ بْنُ عَرِي
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ فِي
مَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَمَا بَيْنَ لَدَيْنِهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ
بِالْحِزَّةِ.

باب ۹۷ اسم الزنا وقول الله تعالى
وَلَا يَزْنُونَ وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهُ
كَانَ عَاجِزَةً وَسَاءَ سَبِيلًا أَخْبَرَنَا
دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ قَتَادَةَ
أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ثَكْلُ بْنُ حَيْوَةَ
يَحْيَى بْنُ كَثْمَةَ أَحَدُ بَعْدَانِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَرَأْمًا

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی قتل
کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اشاور اس
کے رسول سے لڑے۔

فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت

حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں
جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس روز
کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا انصاف کرنے والا
حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا جوان، وہ شخص جس نے
غنائی میں خدا کو یاد کیا اور آنسو باری ہو گئے وہ آدمی جس
کا دل مسجد میں لٹکا رہے، وہ وہ شخص جو اللہ کے لئے
محبت کریں، وہ شخص جس کو اقتدار اور حسن و جمال
والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ
سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب خیرات کرے تو اتنی پوشیدہ
رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پینہ لگے کہ دائیں ہاتھ نہ دیکھ سکے کیا کیا ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد سعدی سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے اس چیز کی
ضمانت دے جو دونوں ٹھانگوں کے درمیان ہے اور
جو دونوں جھڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے
جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

زانیوں کا گناہ:- ارشاد ربانی ہے اور بدکاری نہیں کہتے
(سورہ الفرقان، آیت ۶۸) - اور بدکاری کے پاس
نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری
راہ (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۳۲) - حضرت
انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں
جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے
حضور سے وہ بات سنی ہو میں نے نبی کریم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی

قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُدْفَعَ الْعِلْمُ وَ
يُظْهِرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهِرَ الزَّانَا
وَيُقْتَلَ الرَّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ
لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ
بْنُ يَرْسَبٍ أَخْبَرَنَا الْقُضَيْلُ بْنُ عُذْرَانَ عَنْ عَمْرِوَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ
يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عَلَيْكُمْ مَا قُلْتُ لَا بَيْنَ
عَبَائِنِ كَيْفَ يَنْزِعُ الْإِيمَانَ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَعْرًا أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ
عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْأَثَمِشِ عَنْ دُكَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الرَّائِي حِينَ يَزْنِي
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَدَ الثَّوْبَةُ
مَعْرُوضَةٌ بَعْدَ

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَتَّصِدٌ عَنْ
سُكَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَكَ وَبَيْنَكَ وَهُوَ
خَلْقُكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ
أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ
حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ

نشانوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا،
جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا
برپا جائے گا، مرد لکھ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو
گی یہاں تک کہ سچاں عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ
وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی
شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا
جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا
جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں
ڈال کر پھرا نہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے
تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں
میں انگلیاں ڈال لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی
زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا
جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ
وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون
کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو
اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے
پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟
کہ تو اس اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ
وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر
کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے
کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل

يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ كُرَيْبٍ لِعَبْدِ
الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ
وَمَنْصُورٍ وَوَأَصْلُهُ عَنْ أَبِي ذَاتِ الْيَلْبِ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ
قَالَ دَعَا دَعَا

بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ
سَرَانٍ بِأَخِيهِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَاتِ الْيَلْبِ

۱۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
سَلَمَةَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جِئْتُ رَجَمَ الْمَرْأَةِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَالِدُ بْنُ
الشَّيْبَانِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ
نَعَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ قَبْلَ الشُّورَةِ الشُّورَةُ أَمْ بَعْدُ قَالَ لَا أَدْرِي
۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجْمِ
قَتِيلَةٍ عَلَى نَفْسِهَا أَمْ بَعْدَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَهَا وَكَانَ
قَدْ أَحْصَيْنَ

بَابُ لَا يَرَجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ لَعْمَرٍ أَمَّا عَلِيٌّ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ
عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفَيَّقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى
يُذِيرَ لَكَ وَعَنِ الْمَتَانِ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ
۱۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ عَنْ عَمِلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث امی طرح ہے۔ عمرو
کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعش
منصور اور واصل، ابو داؤد، ابو مسر سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا ام
شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ
اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے روز ایک عورت کو
سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا

شعیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ
بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ
رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا! انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے
کہا کہ سورہ النور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔
ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک
آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
ماہر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس
نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا
جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ
شادی شدہ تھا۔

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا
حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جنون طے
کو جب تک فاقہ نہ ہو جائے پھر جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے
والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم اٹھایا گیا ہے۔
ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوا

وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَأَدَّاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
لَنَذِيتُ فَأَعْرِضْ عَنْهُ حَتَّى رَدَّ دَعْوَتِي أَرْبَعَ مَرَّاتٍ
فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْلَكَ جُئْتَنِي؟ قَالَ:
قَالَ فَبُكِلَ أَحْصَيْتُ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِمِمْ وَأَرْجُمُوهُ. قَالَ
ابْنُ شَهَابٍ قَاتِلُ بَنِي مِمْ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ فَكَذَبْتُ فِيمَنْ رَجِمَهُ فَرَجِمْنَاكَ بِالْمِمْ
فَلَمَّا أَذْ لَقْتَهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ يَا أَدْرَكَتَهُ
بِالْحِجَارَةِ فَرَجِمْنَاكَ.

بَابُ ۹۴۱ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: إِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجَّ حِجْرُ مَنْ يَا سَوْدَةُ مَا دَلَّنَا
قَتِيلَةً عَنِ النَّبِيِّ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ
۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَالْعَاهِرِ
الْحَجَرِ.

بَابُ ۹۴۲ الرَّحِمِ فِي السَّلَاطِ

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ دِينَتِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْوُذِي وَ
يَمْوُذِي قَدْ أَحَدًا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمَا فَجَدَدُ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ
افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا:۔ یا رسول اللہ! میں
زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ
پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی
جب اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کس
تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا: کیا نوشادی
شده ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اسے سے جادو اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان
ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا
کہ انہوں نے فرمایا پس میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے
سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلیٰ پر اسے سنگسار کیا جب اسے پتھر لگے
زانی کے لئے پتھر ہیں۔

عروہ بن زہر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا
کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمرہ کے مابین جھگڑا ہوا۔
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمرہ! یہ سچتر
تھا کہ ہے چونکہ مجھ اس کا جس کے ہاتھ پہلے ہوا اسے سنا اس
پر یہ کہنا ہم سے قبیلہ نے پیش کے حوالے سے اتنا زیادہ بیان کیا
کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابومرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: پچھ اس کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے
پتھر ہیں۔

بلاط میں سنگسار کرنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیڑی مرد و عورت
کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے
فرمایا کہ تم اپنی کتاب ہاں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ
ہمارے علمائے یہ بتایا ہے کہ ایسے کامنہ کا لایا جائے اور

فِي كَيْفَا بَكْرُهُ قَالُوا إِنَّ أَخْبَارَنَا أَحَدُهُمْ أَنْتُمْ الْوَجْهَ
وَالْتَّجْبِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَدْعَاكُمْ يَا
رَسُولُ اللَّهِ بِالْقَوْمِ لَا، فَإِنِّي فِيهَا قَوْصَعٌ أَحَدُهُمْ
يَدْعُو عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا
بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: إِنْ دَعَمَ يَدَكَ حَيْثُ
آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ قَامَرِيَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَا
عِنْدَ الْبَلَاءِ قَدْ رَأَيْتُ الْيَهُودَ فِي أَجْنَابٍ عَلَيْهِمَا

بَابُ ۱۳۳ الرَّجْمُ بِالْمُصَلِّي

۱۳۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ
أَنَّ تَجْلَادَ بْنَ أَسْلَمٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْكَ تَجْتَوِي؟ قَالَ
لَا، قَالَ أَحْصَيْتُ! قَالَ نَعَمْ، فَأَمْرِي بِرَجْمٍ
بِالْمُصَلِّي فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ قَرَأَ ذَلِكَ قَرْيَةً
حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرٌ أَقْصَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ
عَنِ الرَّهْزِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ

بَابُ ۱۳۴ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ
فَأَخْبَرَ إِمَامًا فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ
إِذَا جَاءَ مُسْتَغْنِيًا. قَالَ عَطَاءٌ: لَهُ
يُعَاقِبُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الدِّينِيُّ جَامِعًا فِي
رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظُّبْيِ
وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۳۴- حَدَّثَنَا أَقْبِيَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

گدھے پر پیچھے کو منہ کر کے بٹھایا جائے حضرت عبداللہ بن سلام
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے تو ریت منگو ایسے
پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ
لیا اور اس کے اول و آخر کی عبارت پڑھنے لگا، چنانچہ حضرت
ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ دیکھا تو رجم کی آیت
اس کے ہاتھ تلے تھی پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو
سنگسار کر دیا گیا، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بطلان
کے مقام پر سنگسار کیا گیا پس میں نے پیڑی کو دیکھا کہ اس سختی پر جھٹکتا تھا
عیب دگاہ میں سنگسار کرنا۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قید اسلام کا ایک
آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے زنا
کا اعتراف کیا پس نبی کریم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں
تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا
کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس آپ نے حکم
فرمایا تو اسے مقام مصلی پر رجم کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو جھاک
کھڑا ہوا۔ ہم نے اسے پکڑ کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا
پس نبی کریم نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز
جوازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریر نے زہری سے نماز
پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو
خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔ عطاء کا قول ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی، ابن
جریر کا قول ہے کہ رمضان میں جماعت کرنے والے کو نبی کریم نے
سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہر فی والے کو سزا نہیں
دی۔ اس سلسلے میں ابو عثمان، حضرت ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے

نہیں پڑھی، عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو معاف فرمایا۔

کیا امام اقرار کر لینے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھوڑا یا اشارہ کیا ہوگا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یاعزیز بن مالک حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ نے بخیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو۔

سید بن مسیب ادا بوسلہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپ مجھ میں تھے اور بیکار یا رسول اللہ! بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے بے جا کہ سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلیٰ پر اسے سنگسار کیا اور جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا۔ پس

الرَّحُلُ قَتَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبَدْتُ حَدًّا أَقَامَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَبَّيْتُ مَعَكُمْ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَاكَ وَتَبَّكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ

بَاب ۹۷۶ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقَرَّبِ لَعَنَكَ لَمْ يَسْتَأْذِنْكَ

۱۷۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَحْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ جَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى مَا عَزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَنَكَ قَبَلْتُ أَوْفَعَمَرْتُ أَوْ نَفَرْتُ! قَالَ لَا يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَيْنَكُمَا لَا يَكْفِي قَالَ نَعَدْنَا ذَلِكَ أَمْرًا بَرَّحِيمًا

بَاب ۹۷۷ سُؤَالُ الْإِمَامِ الْمُقَدَّرِ هَلْ أَحْصَيْتَ

۱۷۷۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي السَّجْدِ فَتَدَا لَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَدَيْتُ بِيَدِي نَفْسِي، فَاعْرِضْ عَنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَدَخَّلَ لِي شِقِي وَجَّهَهُ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ مَجْهُوٌّ لِي شِقِي وَجَّهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا شَهِدَا أَدَاتٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْكَ جُنُونَ؟ قَالَ لَا يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: أَحْصَيْتَ؟ قَالَ نَعَدْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَذْهَبُ فَإِنْ رَجُمُوكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ ابْرًا قَالَ كُنْتُ

ہم نے اسے حرہ کے مقام پر پکڑا اور سنگسار کر دیا۔

زنا کا اعتراف۔

عبید اللہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک دی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا آپ کو خدا کا واسطہ ہے کہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے درمیان اشر کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے۔ پھر و سر شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ مجھے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔

اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ کہو عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا پس میں نے ایک سو بکریاں اور ایک غلام اس کے فقیر میں دے کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرر نہ ہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا سو بکریاں اور غلام تجھے واپس مل جائے گا۔ پھر میں نے کو سو کوڑے لگائے۔ میں نے ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اے ابیہ اس عورت کے ہاں جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتائے کیا میرے کو سنگسار کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے؟

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا مجھے تو یہ کہہ دے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رحم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرض کو حضور کر گزرا ہر جائیں گے جو اس نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل دے جائے یا انکار کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

فَمِنْ رَجَمَهُ قَرَجْنَا بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَابُ جَمْرًا حَتَّى أَذْلَكْنَاهُ بِالْعَذَرَةِ قَرَجْنَا ۝

باب ۱۹۴ الاعتراف بالزنا

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَا مَنْ فِي الرَّهْطِ قَالُوا أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ سَمِيعٍ أَبَاهُ نَبِيْرًا وَمَا يَدْرِي خَالِي بِخَالٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ السُّنْدُ لَكَ اللَّهُ إِلَّا فَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْتًا بِيكَتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ الْخَصْمُ بَيْنَنَا بَيْتًا بِيكَتَابِ اللَّهِ وَأَذْنُ لِي قَالُوا قُلْ قَالَ إِنَّ أَبِي كَانَ عَيْسِيًّا عَلَى هَذَا أَهْرَافِي بِأَمْرٍ آتِيهِ فَأَيْتَدَيْتُ مِنْهُ مِائَتَةَ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدًا مِائَتَةً وَتَغْيِيبَ عَامٍ وَلَا عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا فَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْتًا بِيكَتَابِ اللَّهِ جَلْدَ ذَكْرَةٍ أَلْيَاثَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ مَرَّةً وَوَعَلَى امْرَأَتِكَ جَلْدًا مِائَتَةً وَتَغْيِيبَ عَامٍ وَأَعْدِيَا أُنْطَسُ عَلَى امْرَأَتِي هَذَا إِنْ اعْتَرَفَتْ فَا رَجَمَهَا وَقَدْ أُعْلِيَهَا مَا عُرِفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ سُفْيَانُ لَمْ يَقْسَلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشْكُ فِيهَا مِنْ الرَّهْطِ قَرَجْنَا قَرَجْنَا وَأَرْبَابًا سَكَتَ

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْطِ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ رَمَانٌ حَتَّى يَقُولُوا قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِتَرْكِ خَيْرٍ يُصَيِّرُ النَّزْلَ اللَّهُ الْأَذْرَانِ الرَّجْمَ حَتَّى عَلَى مَنْ رَفَى فَقَدْ احْصَنَ إِذَا قُلِمَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْفَعْلُ أَوْ لَا عَمْرَأُ قَالَ

مُسْقِيَانِ كَذَّابًا حَفِظْتُ. اَلَا وَفَدَا رَجُلٌ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا هُ بَعْدَ ذَا.

بَابُ ۹۹ رَجْوِ الْحَبَلِي مِنَ الزَّيْنَا اِذَا
اَحْصَيْنَتْ

۱۴۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ
حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ
يَسْلَمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَعْمَرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كُنْتُ اَقْرَبَ رِجَالٍ مِنَ النَّبِيِّ لِحَدِيثِ
مَنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِيْلًا اَنَا فِي مَنْزِلٍ
بِمَكِّي وَهُوَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِيِّ ابْنِ اَبِي الْحَجَّةِ حَتَّى
اِذَا رَجَعْتُ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: تَوَرَّيْتُ رَجُلًا
اَتَى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيَوْمَ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ
بَايَعْتُ فُلَانًا قَوْلَ اللهِ مَا كَانَتْ بَايَعَةُ اَبِي بَكْرٍ
اِلَّا فُلَانِيَّةً فَمَتَّ. فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى قَالَ: اِنِّي اِنْ شَاءَ
اللهُ لَقَاتِمُ الْعَشِيَّةِ فِي النَّاسِ فَمَحَدًا رُحْمًا
هُوَ لَا اِلَآءَ اِلَّا بِالَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَغْضِبُوهُمْ اَمْوَرُهُمْ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَفْعَلْ
فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَتَعَوُّعَاءُ هُمْ
فَاِذَا هُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلَى قُرْبِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ
فِي النَّاسِ، وَاَنَا اَخْشَى اَنْ تَقُوْمَ فَتَقُوْلَ مَا لَمْ
يَطْلُبْهَا عَنْكَ كُلُّ مُطِيْرٍ وَاَنْ لَا يَحُوْهَا وَاَنْ لَا
يَصْعُوْهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَاَمَهْلُ حَتَّى تَقْدَمَ
الْمَدِيْنَةَ فَاِيْهَا اَدْرَا اِلَيْهَا جُرُوعُ السَّنَةِ فَتَخْلَصَ
بَاَهْلِ الْفَقْرِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُوْلَ مَا قَدَرْتُ
مِمَّا كُنَّا ذِيْعِي اَهْلُ الْعِلْمِ مِمَّا لَكَ وَتَصْبَحُوْنَهَا
عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ: اَمَّا وَاَللهِ اِنْ شَاءَ اللهُ
لَا قُوْمَ يَذَلُّكَ اَوْ لَمْ يَقَامْ اَقُوْمَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدْ مَنَّا الْمَدِيْنَةَ فِي عَقَبِ ذِي الْحِجَّةِ

بھی یاد ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔

شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے
حامل ہوئی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ افراد کو تعلیم دینا
کرنا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی تھے اس
وقت جبکہ مکی کے اندر میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن
خطاب کے پاس گئے دھڑکتے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات
ہے جب حضرت عبدالرحمن سیر پاس واپس آئے تو فرمایا: کاش آپ
بھی اس آدمی کو دیکھتے جو آج امیر المؤمنین کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے
امیر المؤمنین! آپ ظلم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جبکہ انہیں
ہے کہ اگر حضرت عمر وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا
کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کی بیعت تو ایک جذباتی یا ناگہانی فیصلے
کے تحت ہو گئی تھی اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے
چاہا تو میں شام کو خطبے کے لئے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے آدمیوں کو ڈرائوں
گا جو اپنے کاموں میں دھینگا مچتی کرنا چاہتے ہیں حضرت عبدالرحمن
کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ایسا نہ سمجھئے کہ کمرج
کے موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں اور کچھ ہی نبی ہوئی ہے۔ لہذا جب
آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے قریب جمع ہو جائیں گے پس میں
خود نہ ہوں کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کے ارشادات
کو سہ کر اؤں گے اور نہ سمجھوں سے ان پر من مانے جانے چہرے چاہیں گے
اور بات کا ہتکڑ بنائیں گے۔ لہذا مدینہ منورہ پہنچنے تک رہنے
دیکھئے کہ نکرہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو معاملہ فہم
اور شرفا سے سابقہ پڑے گا، اس لئے جو کتنا ہے وہاں اطمینان
کیسے گا۔ وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور انہیں
دوسرے مطالب پر محمول نہیں کریں گے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر
اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لئے کھڑا
ہوں گا تو سب پہلے اسی بات کے بارے میں کہوں گا کہ حضرت ابن
عباس کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری دنوں میں مدینہ منورہ

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَجَلَّسَ الزَّوْاسِمُ بَيْنَ رَأْسَيْهِ
الْقَمْسُ حَتَّى أَجَدَّ سَعِيدًا بَيْنَ رَأْسَيْهِمَا وَبَيْنَ قَمْسَيْهِ
جَالِسًا إِلَى رَأْسِ الْمَذْبُوحِ فَجَلَسَتْ حَوْلَهُ نَتِيسُ رُكْبَتَيْهِ
رُكْبَتَهُ فَلَمَّا انْتَشَبَ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدَ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عُمَرَ دَبْنِ
نُفِيلٍ لَيْفَ قَوْلِنِ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً تَقْرَأُهَا مِنْهُ
اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ
مَا لَمْ يَقُولْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمَذْبُوحِ فَلَمَّا سَكَتَ
الْمُؤَدِّتُونَ قَامَ رَأْسِي عَلَى اللَّهِ يَمَاهُ وَأَهْلُهُ ثُمَّ
قَالَ مَا بَعْدُ فَإِنِّي قَاتِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً فَاقْرَأُوا قِيَامًا
بِئِنْ أَنْ أَقُولَ لَا أَذْهَبُ لَعْدًا بَيْنَ يَدَيْ أَحَدٍ
فَمَنْ عَقَلَهَا أَوْ عَاهَا فَلْيُعَذِّبْ بِهَا حَيْثُ أَتَتْ
بِهِ رَاجِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ
لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنْ أَلَّ اللَّهُ بَعَثْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ
فَكَانَ مَعًا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الشَّحْرِ قَرَأَهَا وَ
عَقَلَهَا وَوَعَدَنَا هَا رَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا بَعْدَ مَا خَشِيَ أَنْ طَالَ يَلْتَأَسَ
رَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَاتِلٌ وَاللَّهِ مَا يَجِدُ آيَةَ الشَّحْرِ فِي
كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ قِرْآنِهِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ
فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ مَرَى إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ
الرَّغِيْرَاتُ شَقًّا إِنَّمَا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ
اللَّهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُنْزٌ بِكُمْ
أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ أَوْ أَنْ تَقْرَأُ بِكُمْ أَنْ
تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ أَلَا تَعْلَمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَطْرُقُنِي كَمَا أَطْرُقُ عَيْنِي
أَنْ مَرَّيْتُمْ وَكُنْتُمْ عِبْدَ اللَّهِ وَمَسْئُولُهُ شَقًّا
إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنْ قَاتِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ

پہنچے حبیب عجم کا در آیا تو سورج ٹھلنے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی،
یہاں تک کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے قریب پہنچے
مجھے پایا میں بھی ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ حضور کا
دیر بعد حضرت عمر بھی نکل آئے۔ جب میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا۔ تو
حضرت سعید بن زید نے کہا: اگر آج ضرور یہ کوئی ایسی بات کہیں گے
جو مسند خلافت پر بیٹھنے سے لے کر آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے
میری بات کے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں وہ ایسی بات
کہیں جو پہلے نہ کہی ہو۔ پس حضرت عمر منبر پر بیٹھ گئے جب مؤذن غامض
مجھے توبہ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اسی کی
شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ انا بعدہ میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں
جو کمال کنا جیسے مقدمہ میں تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ شاید میری آخری گفتگو
ہو۔ جو اسے سمجھے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سزا
جاسکے وہاں تک یہ بات پہنچائے اور جو اسے سمجھ نہ سکے تو اس کے لئے
حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹی شہادت رکھے بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر
کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو
ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے سنگسار کیا اور
ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ
بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی
آیت ملتی ہی نہیں پس جو فرض اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسے
ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ سنگسار کرنے کا حکم قرآن کریم کی حق
حق ہے، جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ
گو اہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اعتراف کرے پھر رجم
اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ ادا کو چھوڑ
کر دوسرے آبا و اجداد بنانا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ دادا
کی نسبت سے منہ پھیر جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھا یا گیا
بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کنا پھر مجھ تک یہ بات پہنچی
ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں

مَا تَعْتَرِبُ بَايَعْتُ فَلَا فُلَا يَعْتَرِبُ بَايَعْتُ أَنْ
يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَايَعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلَنْتَ وَتَمَّتْ أَلَا
وَإِنِّي كَانَتْ كَالِثَ كَذَلِكَ، وَلَئِنْ كُنَّ اللَّهُ وَفِي كَتَرَهَا
وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ لَقِطَعَ الْأَعْنَاقَ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي
بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ فَيَسْ
الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَبَايِعُهُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَعْدِيَةً
أَنْ يَفْتَلَا، وَإِنْ كَانَتْ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ تَأْخِيَرٍ تَوَفَّى
اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ الْأَنْصَارَ
خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَيْتِ
سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَتَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ
مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ الطَّلَبُ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا
هُوَ لَا يَزِيدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا نَطْلُقُ تَأْخِيرُ يَدِهِمْ كَلْنَا
دَعَوْنَا مِنْهُمْ لِقِينًا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ قَدْ كُورَا
مَا تَمَّا إِلَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيْنَ تَزِيدُ قَدْ بَا
مَعَشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقُلْنَا تَزِيدُ إِخْوَانَنَا هُوَ لَا يَزِيدُ
وَمِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ
إِنْصَبُوا أَمْزَكُكُمْ، فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَا يَتَذَرُهُمْ فَانْطَلَقْنَا
حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَيْتِ سَاعِدَةَ فَإِذَا
رَجُلٌ مُزَقَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ أَيْدِيهِمْ فَقُلْتُ مَنْ
هَذَا؟ فَقَالَ الْوَاحِدُ أَسْعَدُ بْنُ عَبَادَةَ، فَقُلْتُ
مَا لَهُ؟ فَقَالَ يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَلَّ هَذَا
خَطِيبٌ لَهُمْ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَتَحَنَّنَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتَيْبَةُ الْإِسْلَامِ
وَأَنْتُمْ مَعَشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَتَدَاكَتْ
بِرَاقَةِ مِيقَاتِ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ
يَخْتَرُوا لَوْثًا مِنْ أَصْلَانَا وَأَنْ يَخْضُوعُوا مِنْ الْأَمْرِ
فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمُ وَكُنْتُ رَاقِدٌ
مَقَالَةً أَعَجَبَنِي أَيْدِي أَنْ أَتَدَا مِمَّا بَيْنَ يَدَيِ

آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا! ایسا کہنے والا تمہیں صوکار نہ دینے پائے
کہ حضرت ابوبکر کی بیعت ایک ناگہانی بات تھی جو ہرگز نہ خبردار ہو جا کر کہ
باشعہ ہی اسی طرح اور ناگہانی بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور
سواروں پر سفر کے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائے ان میں حضرت ابوبکر
جیسا کہ ہے، جو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت
کئے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور اس کے ہاتھ پر جس سے اس سے
بیعت کی کہ وہ اس کا انجام ہی ہوگا کہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے۔
اور اس بارے میں ہم سے سنئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو شریعت دی
پلا یا تو انصاری نے ہماری مخالفت کی اور وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام
پر اکٹھے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر نے بھی ہماری مخالفت کی اور
ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابوبکر کے پاس اکٹھے
ہوئے پس میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ جہاں سے ہاتھ ہمارا انصاری
بھائیوں کے پاس چلیں پس ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے
چل دیے جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک آدمی
ملے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ ان حضرات نے کس بات پر اتفاق کیا تھا
پھر ان دونوں نے کہا: اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم
نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا
کو ایسا نہ کیجئے اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے پس میں نے
کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے پس ہم چل دیے یہاں
کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے دیکھا تو ان کے درمیان ایک
شخص پیادہ اور مجھے مجھے بیٹھا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ دو گوں
نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے
انہوں نے کہا کہ بخارا تا ہے جب ہمیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو
ان کے ایک خطیب نے تشہیر فرمائی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس
کی شان کے لائق ہے، پھر کہا، اے بعد! ہم اللہ کے انصاری اور اسلام کی فوج
ہیں اور اے گروہ مہاجرین! آپ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں جو اپنی قوم سے جدا ہو
کر رہ رہ رہے ہیں کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہماری سیخ کنی کر کے خود خطیفہ
بن بیٹھیں؟ جب یہ خاموش ہوئے تو میں نے بولنے کا ارادہ کیا اور میں ایک عمدہ
بات اپنے دہن میں تیار کر لی تھی میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر سے بھی پس نہ کھٹو

اِنِّیْ یُکْرِوْکُمْ اَیُّ اَرِیْ مِنْهُ بَعْضُ الْحَیِّ اَفَلَا اَرَدْتُ
اَنْ اَتَکَلِّمَ کَانَ اَبُو بَکْرٍ عَلٰی رَسْلِکَ فَاَکْرِهْتُ اَنْ
اُعْضِبَهُ فَتَکَلَّمَ اَبُو بَکْرٍ فَکَانَ هُوَ اَحْلَمَ مِنِّیْ وَادْفَرَّ وَلِلّٰهِ
مَا تَرٰکَ مِنْ کَلِمَةٍ اَعْجَبْتَنِیْ فِیْ تَرْوِیْرِیْ اِلَّا قَالُ فِیْ
بِدَائِیَّتِهِ مِثْلَیْهَا اَوْ اَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰی سَكَتَ فَتَالَ
مَا ذَکَرْتُكُمْ فِیْکُمْ مِنْ خَیْرِ خَانَتْکُمْ لَهُ اَهْلًا وَلَنْ
یُعْرِفَ هٰذَا اِلَّا مَرَدُّ الْاَلْحَیِّ مِنَ تَوَلِّیْسٍ هُنَّ
اَوْ سَطُ الْعَرَبِ لَسْبًا وَاَرَاوَقْدَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْحَدَّ
هٰذَا بِنِ الرَّجُلِیْنِ فَبَا یَعُوْا اَلِیْکُمَا بِشَیْءٍ فَتَاخَذَا
بِیَدِیْ وَبِیْدِ اَبِیْ عُبَیْدٍ فَ بِنِ الْحَجَرِ اِجْرٍ وَهُوَ جَالِیْسٌ
مِیْنَمَا فَکَلَّمَا کَرِهَ مِیْنَمَا قَالَا غَیْرَهَا کَانَ
وَاللّٰهُ اَنْ اُقَدَّرَ فَتَضَرَّبَ عَنْنِیْ لَا یُعْرِیْ بَیْ ذٰلِکَ
مِنْ اِشْمِ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَا مَرَعًا فَاَوْفَرُ فِیْهِ
اَبُو بَکْرٍ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَسُوْلَ اِلَیْ نَفْسِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ
خَیْرًا اَجَدُّهَ الْاَنْ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
اَنَا جَدُّ لَکُمَا اَلْمَحِیْکَیْ وَعَدَّ یُعْرِیْ الْمَرْحَبُ مِثْلًا
اَمِیْرٌ فَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ یَا مَعْشَرَ مَنَیْسٍ فَکَلَّمَا اَلْفِطْرَ
وَاَرْتَلَعَتِ الْاَصْوَآتُ حَتّٰی فَرَقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ
فَقُلْتُ اَبْسَطُ یَدَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَبَسَطَ یَدَکَ فَبَا یَعُوْا
وَبَا یَعُوْا اَلْمَہَاجِرُوْنَ نَشْرَبُ اَبْعَثُ الْاَنْصَارَ وَتَرْوِیْ
عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ قَتَلْتُمْ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
قَالَ عُمَرُ وَاِنَا وَاللّٰهُ مَا وَجَدْنَا فِیْمَا حَضَرْنَا مِنْ
اَمْرِ اَقْوَمٰی مِنْ مَّبَا یَحْتَبِیْ یُکْرِوْکُمْ خَیْثُیْنَا اِنْ قَاتَلْنَا
الْقَوْمَ وَلَمْ نَکُنْ بِیَعْنِ اَنْ یَّبَا یَعُوْا رَجُلًا مِنْهُمْ
یَعْدُنَا فَا مَا بَا یَعْنُ اَهُمْ عَلٰی مَا لَا تَزِیْجُ اِمَّا
تَحْتَ الْفِیْءِ فَمَا یَکُوْنُ فَسَادٌ فَمَنْ بَا یَعْرِیْ رَجُلًا عَلٰی غَیْرِ
مَشُورَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَا یَمَّا بَعْرٌ هُوَ وَلَا الَّذِیْ
بَا یَعْنُ یَعْرِیْ اَنْ یَقْتُلَا

کردن و اس غفقتے کا ازالہ کردوں جو انہیں اس تقریر سے آیا ہو گا جب میں نے
بجائے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریے لہذا میں گفتگو کے انہیں
نماہن کرنا پسند کیا پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی و ردہ مجھ سے زیادہ حلیم
اور زیادہ سنجیدہ تھے و ردہ مجھ میں نے تقریر کرنے کے لئے سوچا تھا وہ انہوں نے
فی البدیہہ سارا کہہ دیا اس کے بعد بھی ہتھکڑیاں لگائیں وہ خاموش ہو گئے انہوں نے
فرمایا کہ آپ حضرت عائشہ اپنی جو خوبیاں بیان فرمائی تھیں درست و واقعی آپ
ان کے ہی ہیں لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لئے مستور ہی
نہیں کیونکہ نسبت درخشاں کی رو سے ہی قبیلہ کور عرب میں ممتاز ہے پس
میں تمہارے لئے ان دو آدمیوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے
جس کا ہاتھ پر جامہ بیعت کرو پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابوعبید بن جراح
کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان کی گفتگو میں اس کے
شواہد اور کوئی بات ناپسند نہیں تھی خدا کی قسم اگر مجھے آئے ہوا کہ میری گردن
اڑادی جائے جبکہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا تو یہ مجھے اس کا زیادہ پسند
کران لوگوں کا امیر ہوں جن میں حضرت ابوبکر موجود ہوں اب بھی میرا ہی نظر ہے
ماسوائے اس کے کہ تم نے وقت میرا نفس مجھے ہنگامہ دے کر کوئی دوسرا خیال میں
میں لوں پھر انصاریہ ایک شخص نے کہا کہ میں وہ لوگوں ہوں جس کے ساتھ
اوپر پناہ جسم رگوں کا رخاں فرماتے ہیں و میں ہاڑ ہوں جو وہ فتنوں کے گرد
لٹکائی جاتی ہے اے کورہ قریش ایک امیر جم میں ہوا و ایک آپ میں سے
اس پر خوب غل جھا اور اوزیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ میں اختلاف کرنے لگا
پس میں نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر اپنا ہاتھ بڑھائیے پس انہوں نے ہاتھ بڑھایا
تو میں ان سے بیعت کر لی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے
بھی ان سے بیعت کر لی و ہم حضرت سعد بن عبادہ کی جانب بڑھے ان میں
ایک شخص نے کہا کہ آپ حضرت عائشہ حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہیں کہا
کہ ان کا خون اشرار نے کیا ہو گا پھر عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت
حضرت ابوبکر کی بیعت زیادہ ضروری ہے کہ سلیمان اور کوئی بات نہ تھی پھر تھا کہ
کہ مبادا ہم لوگوں جدا ہو کر رہ جائیں ہو سکتا ہے کہ اہل انہوں بیعت نہ کی
ہوا و ہمارے بچہ اپنے میں سے کسی دینی بیعت کر لیں پس ہی ہوتا کہ ہم اپنی مرضی
کے خلاف اس بیعت کہنے یا ان کی مخالفت کرتے اور اس طرح خدا پر ہوا جاتا
پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی دینی سے بیعت کہے اس کی بیعت ہی نہ کرنا

غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو دس لگائے جائیں
اور جلاوطن کئے جائیں۔

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو ان میں سے ہر ایک کو تیرے لگائے گاؤ اور تیس ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت باشرک لی عورت اور بدکار عورت نکاح نہ کرے مگر بدکار یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (سورہ النور آیت ۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ رافۃ کا حکم حد قائم کرنے میں ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلاوطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔

اہل معاضی اور مخشوں کو گھر سے نکال دینا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخشوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

امام کے سوا جو اس کی عدم موجودگی میں حد قائم

بَابُ ۹۸۰ الْبُكَانُ يُجْلَدُ اِنْ وَبُنْفَسَانِ
الْزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةً جَلْدَةً وَلَا تَأْخُذْ كُفْرَهُمَا اِنَّهُ فِي
دِينِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَلَيْسَ لَكَ عِدَا اُولَئِكَ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ
الزَّانِي لَا يَنْكِحُ الْزَّانِيَةَ اَوْ مَشْرُكَةً وَالزَّانِيَةُ
لَا يَنْكِحُهَا الْزَّانِي اَوْ مَشْرُكَةً وَحَرَّمَ عَلَيْكَ
الْمُؤْمِنِينَ كَالْاَبْنِ عَيْنَةٍ رَّا قِيَامَهُ اِقَامَتَهُ
الْحَدَّ وَدَّ۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ
زَنَى دَلِمَ يَخْصَمُ جُلْدًا مِائَةً وَتَغْرِيْبَ عَامٍ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ: وَآخَرُ بَنِي عَرَوْجَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ عَزَبَ: ثُمَّ لَمْ تَزَلْ يَلِكُ السُّنَّةُ.

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيمَنْ زَنَى دَلِمَ يَخْصَمُ
بَنِي عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ.

بَابُ ۹۸۱ لِقَى أَهْلَ الْمَعَاصِي وَالْمُخْتَلِفِينَ۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُخْتَلِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ
النِّسَاءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجِ
فُلَانًا وَأَخْرِجِ فُلَانًا.

بَابُ ۹۸۲ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ

غَائِبًا عَنْهُ

کرنے کا حکم دے۔

۱۴۳۳۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ چہ پڑا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے۔ فریق ثانی غرض گزار ہوا کہ اس نے صحیح کہا، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے۔ بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ کدو کا اور ایک لونڈی اس کا ذریعہ دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہرے بیٹے کو تنہا کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی اپنی ہی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے تنہا کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اے ایس باتم صحیح کے وقت اس کی بیوی جو آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے۔ اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو ان سے نکاح کر جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے ہمراہیں دو۔ قیدیہ آنے والی، نہ مستی نکال سکتی ہوئی اور نہ یار بناتی ہوئی۔ جب وہ قیدیہ آجائیں پھر بڑا کام کریں تو ان پر اس سزا کی ادھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے ہے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا۔ تمہارے لئے ہمارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النساء آیت ۲۴) جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الشَّهْرِيقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَعَامِ خَصْمَةٍ فَقَالَ صَدَقَ أَقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ إِنَّ أَمْرِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَخَذَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْعَ فَأَتَيْتُ بِمِائَةِ مِثْقَالٍ مِنَ الْغَنَمِ وَقِلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَرَمَوْا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٍ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ فَقَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْقِلِيدَةُ فَدَرَّعْتُكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةٍ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَأَعِدْ عَلَى أَمْرَاةٍ هَذِهِ أَفَارِجُهَا فَعَدَّ أَنْيُسُ فَرَجَهَا

۹۸۳۔ بِأَبِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكَحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ وَاتْرُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٌ غَيْرُ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَ فَيَا أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تُصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بَابُ إِذَا انْتَبَتِ الْأَمَةُ

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

سَنَ يَنْ هَٰذَا يَرَىٰ وَرَبِّهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَن
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ الْأَمَةِ
إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَرْ قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدِيهَا
سَبْعِينَ لَوْ بَعِثُوا وَلَوْ بَعِثُوا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي
بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

باب لا يُزْنِي عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تَنْطَلِقُ

۱۶۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ فَتَكْبَيْنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا
يُزْنِيَنَّ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَنْتَزِبْ ثُمَّ
إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَلْيَبْعُهَا وَلَوْ بَعِلَ قَبْلَ شَعْبٍ
تَابِعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب أحكام أهل الدائم والإحصاء لهم
إِذَا زَنُوا وَرَفَعُوا إِلَى الْأَمَامِ

۱۶۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ سَيِّدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ رَحِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقْبَلَ الثَّوْبُ أَمْ بَعْدَهُ قَالَ لَا أَدْرِي
تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ سَهْبٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالدَّحَارِيُّ
وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
أَمَّا بَنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَحَبُّ

۱۶۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَيْمُونًا جَاءَ وَالْإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ وَأَمْرًا

میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی
فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کر
تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے
فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی سہی۔
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری
بار ایسا فرمایا یا چوتھی مرتبہ۔

نوٹ دی اگر زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور
بہ جلا وطن کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر نوٹ دی زنا کرے اور اس
کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت
نہ کرو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو
پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ
بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔ اسی طرح
احمد بن امیہ۔ سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ذمیتوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام
کے روبرو پیش کرنا ہے۔

شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے منگوا کر نے کے بارے
میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
منگوا کر لیا ہے میں نے پوچھا کہ کیا سورہ النور کے نزول سے پہلے
یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ اسی طرح علی بن
مسر اور خالد بن عبد اللہ اور عمار بن ابی عبد اللہ بن حمید
نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے بعض حضرات نے سورہ
النور کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ کچھ
یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور
انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم برجم کے

ہائے میں تو ریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اسے ذلیل کرنے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ تو ریت لے کر گئے اور اسے کھولا گیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اولیٰ و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹا کر اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے کہ اے محمد! اپنے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے پھیلنے کے لئے اس پر جھک جاتا تھا۔

جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس دریاخت کرنے کے لئے کسی آدمی کو بھیج سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب ہے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے نہ ہادہ سمجھتا تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک اونٹنی اس کی فدیہ اور دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا تو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرر دلاؤں گا کہ جسے فیصلہ کروں گا تمہاری بکریاں اور اونٹنی اس کی فدیہ اور میرے بیٹے کو سنگسار کر دے گا۔ میں نے اس کے لئے جلا وطن کیا اور حضرت انس اسلمی کو حکم فرمایا

رَبِّیَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا نَجْذِمُهُمْ وَلَا يَجْلِدُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لَكُنْكُمْ إِنْ فِيهَا الرَّجْمُ: فَإِنَّا نَرَى الْقَوْمَ لَا يَنْشُرُوهَا فَوَضَعُ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلُهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. قَالَ وَاصْدُقْ يَا مُحَمَّدُ فِيمَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرُ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. فَكَانَتْ الرَّجُلُ يَخْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقْبِضُ الْيَمَانَةَ.

بَابُ ۹۸ إِذَا رَجِيَ امْرَأَتُهُ أَوْ امْرَأَةٌ غَيْرُهَا بِالزَّنا عَمَدَ الْحَاكِمِ وَالتَّائِسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ تَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُجِمَتْ بِهِ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَمَّا أَقْبَضَ بَيْنَهُمَا بِلِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْأَمْرُ هُوَ أَفْقَرُ لِي أَجَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْبِضْ بَيْنَهُمَا بِلِتَابِ اللَّهِ وَامْكُنْ لِي أَنْ أَكَلِمَهُ، قَالَ نَكَلِمُهُ قَالَ: إِنْ أَبَى كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَقَالَ مَالِكٌ وَالْأَسِيفُ أَنْ تَجِيرَ حَزَنِي بِأَمْرَانِهِ فَلَا تَبْرُدُنِي عَنْ عَلَى ابْنِ الرَّجْمِ فَانْتَدَبَتْ مِنْهُ بِمِائَةِ شِئَاءٍ وَجِجَارِيَةٍ تَزِي شَهْرًا أَوْ مِائَةِ أَهْلٍ الْعِلْمِ فَأَخَذَ بَرْدِي أَنْ مَا كَيْفَ ابْنِي بَعْدَ مِائَةٍ وَتَحْزِينِ عَامِرٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَانِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْبِضُ بَيْنَهُمَا بِلِتَابِ

اللَّهُ أَغْنَمَكَ وَجَارِيَتِكَ فَارْزُقْ عَلَيْكَ وَجَلَدًا
بَيْنَهُ يَدَا دَعَرَبَةٍ عَامًا وَآمَرَ قَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ
أَنْ يَأْتِيَ أَمْرًا أَلَا خَرَفَانِ اعْتَرَفَتْ فَأَجْبَهُمَا
فَاعْتَرَفَتْ فَجَزَمَهَا.

کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف
کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے
اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

بَابُ مَنْ أَذَبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ
السُّلْطَانِ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ فَأَرَادَ أَحَدُ أَنْ
يُقَرِّبَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَلْبًا دَفَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقْلَلْهُ
وَقَعْلَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھروالوں یا دوسروں کو
ادب سکھائے۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا
اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے ہٹائے، اگر نہ مائے تو اس سے
برائے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى قَدْحِي
فَقَالَ: حَبَسْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَيَّ مَا يَدْفَعُنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ
بِيَدِهِ فِي خِيَاصِي وَبَيْنَ عَيْنِي مِنَ التَّحُولِ إِلَّا
مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ أَيْةَ النَّبِيِّمُ.

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر تشریف
لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن
پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا جہاں پانی نہیں ہے۔
چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوکھ میں ہاتھ مارے
اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے
سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی۔
پس اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آیت نازل
فرمائی۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ
فَلَكَّرَنِي لَكَزَّةً شَدِيدَةً وَكَانَ: حَبَسْتَ النَّاسَ
فِي قِلَادَةٍ فِي الْمَوْتِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَا وَجَعَنِي هَوَّةً.

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت
کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ حضرت ابوبکرؓ اور انہوں نے مجھ سے گھونٹے مائے
اور فرمایا کہ تو نے ہمارے باعث لوگوں کو روک دیا ہے۔
پس رسول اللہ کے آرام کے باعث یہ مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ
مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ أَمْرَاتِهِمْ رَجُلًا
فَقَعْلَهُ.

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے
قتل کر دے۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ ذِي الْأَكَلَيْبِ الْمُبْدَلِيِّ عَنْ
الْمُبْدَلِيِّ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ نَوْرًا رَجُلًا

حضرت میسر سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا
کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی تھار
سے اسے شتم کے دم لوں جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔
تعریفیں کے بارے میں۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ بنا ہے، آپ نے فرمایا کہ: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا: کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔
تعریفیں اور ادب کے لئے کتنی سزا ہے۔

سلمان بن یسار نے عبدالرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے مارے جاوے گا تو اسے اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے

عبدالرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

بکیر کا بیان ہے کہ میں سلمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سلمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلمان بن یسار نے ہمارے

مَعَ امْرَأَتِي الْخَضِرَاءِ بِالشَّيْءِ غَيْرِ مُصَفَّحٍ، فَبَدَّلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ مِنْ غَيْرِهِ سَعْدًا لَنَا أَعِيْزُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيفِ

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ تِلْكَ مِنْ إِبِلٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَتَوَانِيَا؟ قَالَ: خَيْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَنَا كَعَمَلِي تَزْعَمُ، قَالَ: فَخَلَعَلْتُ ابْنَكَ هَذَا أَنْزَعَهُ عَمَلِي.

بَابُ كَيْفَ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا كَانَ الرَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لَا يَجِدُ كَوْنِي عَشْرَ جَدَّاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّ دُرِّ اللَّهِ.

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنِي حَدَّثَنَا قُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَشْرُونَ فَوْقَ عَشْرٍ خَرَابَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّ دُرِّ اللَّهِ.

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّ بَكْرًا حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سَيِّدُ مَانُ بْنُ يَسَافٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا سَيِّدُ مَانُ بْنُ يَسَافٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ
أَبَا بَرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَصْوَابٍ
إِلَّا فِي حَدِّ مِنْ حَدِّ وَدَّ اللَّهُ

۴۷۸، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْبٍ حَدَّثَنَا
الْثَّبَاتُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرَبٍ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو
سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَلَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ
فَقَالَ لَهُ يَجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ
تَوَاصِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيْكُمْ مِثْلِي رَأَيْتُ أَيْتُ يَطْعَمُنِي رَقِيٍّ وَيَسْفِينِ
فَلَمَّا أَبَوَا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوَصَالِ وَاصِلٍ يَلْسَنُ
يَوْمًا خَمْسَ يَوْمَةٍ، ثُمَّ أَوْذَاهُ لَدَلَّ فَقَالَ لَوْ
تَأْتَرُ لَدُنْكُمْ كَالْمُسْلِمِ بِرَأْسِهِمْ جِئْنَا أَبَوَا تَابَعَهُ
شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۸، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنََّّهُمْ كَانُوا يَصْنَعُونَ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَاءً أَنْ يَلْبِغُوهُ فِي مَكَلٍّ مِنْهُمْ حَتَّى
يُؤَدُّوا إِلَى رِجَالِهِمْ

۴۷۹، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ أَخْبَرَنَا عَزْرُو بْنُ
عَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَشَقَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي

جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی جلدی جن
بن جابر نے ادا نہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں
حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو یا رسول اللہ تعالیٰ
کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے نہ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسلمانوں میں سے کچھ حضرات عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کے روئے رکھتے ہیں اس پر
رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ بیشک
میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے
اس پر بھی جب بعض لوگ وصال کے وزروں سے باز نہ آئے
تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا
پھر ایک روز اور ملا یا پھر چاند نظر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر
یہ دیر سے نظر آتا تو میں کہتے ہی دن ملاتا جاتا ان کے نہ
ماننے کی وجہ سے آپ نے یہ تمہیں فرمایا تھا۔ اسی طرح
شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت
کی ہے۔ نیز عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب سعید
حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم سے اس کی روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار
پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس کی جگہ پر بغیر ماپ تول کے
فروخت کر دیتے۔ لہذا وہ اسے ان کے ٹھکانوں
پر لے جاتے تھے۔

عزہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
معامے میں اپنی ذات کا کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی
آپ کو تکلیف دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرموں

الْبَيْحُ حَتَّى تُنْفِكَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ
بِأَدْنَىٰ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّظْمَ
وَالتَّكْلِمَةَ يَغَابِرُ بَيْنَهُ

۱۷۵۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَرِهْتُ
الْمُتَلَاحِثِينَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ ، خَرَقَ
بَيْنَهُمَا ، قَالَ رَدُّوا كَذِبْتُ عَلَيْهِ أَنْ أَمَرَ كُنَّا
قَالَ حَفِظْتُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ
كَذَابًا أَوْ زَانًا فَرُفُّوا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَابًا
كَانَتْ وَحْدَةً فَرُفُّوا ، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ : جَلَسْتُ
بِهِ يَلْدِيَّ يُكْرَهُ .

۱۷۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الثَّوَالِثِ عَنْ
عُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاحِثِينَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا امْرَأَةً عَنْ
غَيْرِ بَيْنَةٍ قَالَ لَا بِلَكَ امْرَأَةً أَغْنَيْتُ

۱۷۵۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ الثَّلَاثَ عَنْ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَائِشَةُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا شَرًّا أَصْرَفَ وَأَسَاؤًا
رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُرُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَهُ أَطْمَلُهُ
فَقَالَ عَائِشَةُ مَا أَبْشَرْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَاؤِي ، فَذَاهَبَ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَخَّرَ
بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَةً وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ
مُضْطَرِئًا لِقِلَّةِ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعِيرَ وَكَانَ
النَّبِيُّ إِذْ دَعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ

کو پامال کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتقام لیتے تھے
جس نے بغیر ثبوت کے بیچائی اور آلودگی کا مظاہرہ
کیا اور تہمت لگائی۔

حضرت سہل بن سعد نے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں
کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اور
ان کے درمیان جدائی کروائی گئی کیونکہ خاندان نے کہا تھا کہ
اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام
لگایا تھا، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے نہری سے یہ بھی یاد
رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ بنا تو مرد
سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ بنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے نہری
کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ بنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا
تاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کرنے
والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے پوچھا کہ
کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی
کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ
عورت تو علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا
ذکر ہوا تو حضرت قاسم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات
کی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک آدمی آیا

بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ
حضرت قاسم نے کہا کہ انہیں بڑے بول کے باعث اس میں مبتلا
کیا گیا ہے۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پہنچے اور
اس شخص کے متعلق آپ کو بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا
تھا اور یہ زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ
وہ شخص جس کے متعلق اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا دعویٰ
کیا تھا وہ گہری رنگ کا، سوئی پنڈلیوں والا اور موٹا تازہ
تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ حقیقت

کو دراضح فرمایا پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا
پھر جتنا جس کو انہوں نے اپنی چوری کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کروایا۔
چنانچہ مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کیا یہی
عورت تھی جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت
کو کرتا، انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علی
الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

اور جو یا رسا عورتوں کو طیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ
کے نہ لائیں تو انہیں اشی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی
نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور
سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورہ النور آیت ۵۱)
بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا، ایمان والی عورتوں کو ان پر
لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے
(سورہ النور آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے
والی سات چیزوں سے بچو: عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
شرک، جادو، اس تاجان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام
فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، بیہوشی کا مال کھانا
میدان جہاد سے پیچھے دھکا کر بھاگنا نیز پارسا، ایمان والی اور انجان
عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔
غلاموں پر تہمت لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
کہ میں نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس
نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے روز اسے

ادّم حَدًّا لَا كَثِيرَ الدَّخِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُ تَبَيَّنَ قَوَضَعَتْ شَيْبَةً بِالْزَّجَلِ
الَّذِي ذَكَرْنَا وَجْهًا إِنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهُ أَفْلا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٌ مِمَّا فَقَالَ رَجُلٌ
يَا بَنِي عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّجْتُ أَحَدًا يُغَيِّرُ بَيِّنَتَهُ
رَجِئْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا يَرْثُكَ امْرَأَةٌ كَمَا أَنْتَ
تُظَاهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءَ.

باب ۹۹ رَفِي الْمُحْصَنَاتِ، وَالَّذِينَ
يَزْمُونُ الْيُحْصَنَاتِ لَكُمْ يَا أَيُّهَا الْعَرَبُ
شَرُّكُمْ قَاتِلُهُمْ وَهُمْ شَرُّكُمْ قَاتِلُهُمْ
لَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَرَّكَ أَبَدًا وَأُولَئِكَ
هُمْ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ
ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ
الَّذِينَ يَزْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
لَعَنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
۱۴۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا اسْلِمَانُ عَنْ قُورَيْبٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَآ هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالشِّحْرُ وَ
قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ
الرِّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشُّوْءُ يَوْمَ الزَّحْفِ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

باب ۹۹ قَذْفُ الْعَبْدِ
۱۴۵۴- حَدَّثَنَا اسْلِمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي
نَعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

قَدْ فَتَّمَلُّوكَ وَهُوَ بَرٌّ مِمَّا قَالَ جُلْدًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

باب ۹۹۹ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبَ
الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الشَّهْرِيقِ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عَقْدٍ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنُفَيْلِ بْنِ خَالِدٍ الْجَدِّي
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اسْتَشْدُكَ اللَّهُ إِلَّا أَقْضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ
اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ دَكَانَ أَقْضَى مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ
أَقْضَى بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَشْدُكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ
ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا أَقْضَى يَا مَعْزَاتِ
كَافَتْهُ يَتُّ مِنْهُ مَائَةٌ شِسَاءً وَخَادِمٌ وَرَاقِي
سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَخَبَّرَنِي أَنَّ
عَلَى ابْنِي جُلْدًا مَائَةً وَتَغْرِيْبٌ عَامِرٌ وَأَنَّ عَلَى
أُمِّهِ هَذَا الرَّجُلِ فَقَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَمِينِهِ
لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةِ وَالْخَادِمِ
نَدَّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدًا مَائَةً وَتَغْرِيْبٌ عَامِرٌ
وَيَا أُنَيْسُ ائْتِدْ عَلَى أُمِّهِ هَذَا فَسَلَهَا فَإِنْ
اعْتَرَفَتْ فَارْجُهَا فَإِذَا اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَا

کتاب اللدایات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
باب ۹۹۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ
۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتِ الْوَيْلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

کوڑے لگائے جائیں گے ماسوائے اس کے کہ وہ کھنے
کے مطابق ہو۔

کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم
موجودگی میں کسی پر حد قائم کر دے۔

اور حضرت عمر نے ایسا کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور نہدین خالد جتنی دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک
آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو خدا کا واسطہ
دینا ہوں کہ مجھے ربیبان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمادیجئے قرنی
ثانی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا ہوا اس سے زیادہ بھیڑا تھا کہ اس نے صبح
کے واسطے چارہ درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور رسول
اللہ! مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ بیان کر دو
وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے گھر مزدوری کرتا تھا پس اس اس کی
بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک دام اس کا فدیہ دیا پھر
میں نے علم والے مردوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ
تیرے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس عورت کو
سنگسار کیا جائے پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس نعمت کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی
کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور دام نہیں
واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے
اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور انیس ہجرت اس عورت سے
دریافت کرنا، اگر وہ اعتراف جرم کرے تو اسے سنگسار کیا
جائے گا۔ پس اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

خون بہا کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امیر بان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ
جہنم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار
ہوا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے

لَسَرَّ حَبِيبٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ بِنَدَاءٍ أَوْ هُوَ خَلَقَكَ، قَالَ لَقَدْ آتَى، قَالَ لَقَدْ نَسْتَلْ وَلَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ لَقَدْ آتَى، قَالَ لَقَدْ آتَى أَنْ تَرَى بِيَعْلِيَّةَ جَارِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ تَصَدَّقَ بِهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَا يَمْسُ

۱۴۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَبْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُجْحٍ قَيْنِ دِينِهِ مَا لَمْ يَضْرِبْ دَمًا حَرَامًا.

۱۴۵۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَبْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُجْحٍ قَيْنِ دِينِهِ مَا لَمْ يَضْرِبْ دَمًا حَرَامًا.

۱۴۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدُلُّ مَا يَقْتُلُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ.

۱۴۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَهُ أَدُلُّ مَا يَقْتُلُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ. حَدَّثَنَا وَكَانَ شَيْخًا بَدَأَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتُلْهُ فَضَرَبَ يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهُمَا ثُمَّ لَا يَشْجَرُ

پڑا ہے؛ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسل ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی چوری کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کئے وہ سزا پائے گا سورہ الفرقان آیت ۲۸۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے یعنی آسانی سے عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہلاک کرنے والے امور میں سے جن میں پھنسنے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو۔ بغیر کسی جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

ابو داؤد اہل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن امور کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

عطاء بن یزید نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو نبی کریم کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے بڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آڑے کر کے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے

وَقَالَ اسْلَمْتُ لِلَّهِ أَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ هَذَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ أَحَدَايَ يَدَايَ بَهْرَةً قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقْتُلُهُ؟ قَالَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّ رَأْسَ فِرْلَانٍ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمِثْلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَهْمُ: الَّذِي قَالَ فَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَقْدَادِ إِذَا كَانَ لَجَلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي أَيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاطْلُقْ أَيْمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي أَيْمَانَكَ بِمَكَّتَ مِنْ قَبْلُ.

باب ۹۹ قول الله تعالى وَمَنْ أَحْبَبَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ حَيٍّ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا.

۱۷۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّاحِطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُذَرَّةَ عَنْ مُسْرِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا إِنْ كَانَ عَلَى ابْنِ أَدَمَ إِلَّا ذَنْبٌ لِقَوْلِ رَبِّهَا

۱۷۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۷۶۳ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُعَاةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ قَالٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُودِ ابْرَأُوا سُلُوكَ النَّاسِ لَا تَرْجِعُوا بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلے والی تمہاری جگہ پر ہو گا اور تم اس کی پیٹنے والی جگہ پر جو اس کی یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے چھپاتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کرے پھر تم اسے قتل کر دو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بچائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس نے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے بچا کر گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس جسم کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر پڑتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

محمد بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو یعنی مسلمان کو قتل کرنا کافروں جیسا کام ہے۔

عمر بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو غلامی ہونے کے لئے کہو (پھر فرمایا کہ) میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ، جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے

نحو۔ اس کہ حضرت ابو بکر اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اس میں شریک اور کسی کو شک ہے۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے ہم سے کہا: کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔

عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی جان کو قتل کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا ہے یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔

ابو جہلیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ کے ایک قبیلے کی جانب روانہ فرمایا، ان کا بیان ہے کہ ہم نے اٹلی صبح ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی انہوں نے فرمایا کہ میں ادب ایک انصاری جب ان کے ایک آدمی مقابل ہوئے اور ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے گلائی (الغلا) اللہ! کہا انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں بے زور کاوار کے اسے قتل کر دیا جب ہم واپس ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم نے اسے گلائی (الغلا) اللہ! کہنے کے بعد قتل کر دیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو جوان بچانے کے لئے ایسا کبیرہ

بعضکم رقاب بعض رواہ ابو بکرۃ وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينِ الْغَمُوسُ شَرُّ شُعْبَةٍ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَ بِاللَّهِ وَالْيَمِينَ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ.

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ سَمِعَ النَّسَائِيَّ عَنِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَ بِاللَّهِ وَالْيَمِينَ الْغَمُوسُ شَرُّ شُعْبَةٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَ بِاللَّهِ وَالْيَمِينَ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ الرُّوْحِ أَوْ قَالَ وَشَرُّ أَدَةِ الرُّوْحِ.

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُرَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَرْقَةِ مِنْ جَهْلِيَّةٍ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْفُؤَمَ فَهَذَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَقَّقْنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَتْهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنَتْهُ بِرُمْحٍ حَتَّى قَتَلَتْهُ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَّغْنَا ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ

رہا تھا فرمایا، کیا تم نے اسے لڑا لہذا اللہ نے اسے لڑنے کے بعد قتل کر دیا؟
ان کا بیان ہے کہ حضور یا بارگھ سے یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں
آرزو کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

صناہجی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں
پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
بٹھرائیں، چھری نہ کریں، نہ زنا نہ کریں، اس جان کو قتل
نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار
دیا ہے، لوٹ مار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی
نافرمانی نہ کریں، اگر ایسا کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے
کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر
(کسی مسلمان پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں کی
جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بھی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اہم حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن لیس نے فرمایا
کہ میں اس آدمی (حضرت علی) کی مدد کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟
میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ
کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں
تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں میں عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟
فرمایا، وہ بھی تو اپنے مد مقابل کو قتل کر دینے کا خواہش مند تھا۔
قصاص فرض ہے۔

ارشاد دینی ہے مسلمانان والوائتم پر فرض ہے کہ جو باغی
ماتے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ حَتَّىٰ يَكُونَ لَهَا
عَلَىٰ حَتَّىٰ تَمْلِكْتُ أَيْ لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ
الْيَوْمِ.

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّبَاتُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنِ
الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنِّي مِنَ الشُّقْبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَا عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نُشْرِكُ وَلَا نُزْنِي وَلَا نَقْتُلُ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تَنكِحَ وَلَا نَعْصِي بِالْحَيْثَ
إِنْ قَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ عَصَيْنَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ
قَضَاءً ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ.

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَا أَبُو مَوْسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُوسُفُ عَنْ
الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَلْبِسٍ قَالَ ذُهِبَتْ لِأَنْصَرٍ
هَذِهِ الرَّجُلُ، فَلَقِيَنِي أَبُو تَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تَرْمِدُ؟
قُلْتُ أَنْصَرُ هَذَا الرَّجُلِ، قَالَ أَنْصَرُ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا لَقِيَ
الْمُسْلِمَانِ سَيْفِيَهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الْقَاتِلُ قَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ
قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

۱۷۷۰۔ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ فِي الْقَتْلِ الْحَرِّ
يَا الْحَرَّ وَالْعَبْدَ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ

عَنْيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ قَاتِلًا، مَا لَمْ يَحْدُثْ
قَاتِلًا إِلَيْهِ بِأَخِيَانِ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكَ
وَرَحْمَةٌ فَمَنْ اعْتَدَى بِعَدَاكَ ذَلِكَ فَهُوَ عَدَاؤُكَ
الْيَوْمِ.

۶۹۹ سَوَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ بِالْقَتْلِ
فِي الْحَدُودِ.

۱۴۰۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ
هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ
فَقُتِلَ بِهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا الْفُلَانُ أَوْ فُلَانَةٌ
حَتَّى يَمُوتَ أَلَيْسَ يَهُودِيٌّ قَاتِلٌ بِهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَهُودِيٌّ حَتَّى أَقْدَرَهُ فَرَضَ رَأْسَهُ
بِالْحِجَابِ رَجُلًا.

بَابُ إِذَا قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ بَعْضِ

۱۴۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَنَسَ
عَنْ جَمَاهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَارِيَةً
عَلَيْهَا أَقْصَاعُ يَهُودِيَّةٍ قَالَتْ قَرَمَهَا يَهُودِيٌّ
بِحَجَرٍ قَالَ فَيُخَيَّرُ بَيْنَ الْيَمِينِ وَبَيْنَ الشِّمَالِ
وَيُجَاهِدُ مَنْ قَالَ يَهُودِيٌّ أَلَيْسَ يَهُودِيٌّ أَلَيْسَ
وَسَمَّ فُلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ رَأْسَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهَا فِي
الْثَلَاثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكَ وَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَعَادَ يَهُودِيٌّ
اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَمَّ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى، أَلَمْ يَكُنْ
يَا النَّفْسُ وَالْعَيْنُ وَالْأَنْفُ وَالْأُذُنُ
وَالْأَذُنُ وَالْأُذُنُ وَالسِّنُّ وَالسِّنُّ وَالْجُرْدُ
قَصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَمَنْ لَقِيَ لَمْ يَكُنْ
مَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ تو جس کے لئے اس کے بھائی کی
طرف سے کچھ معافی ہوئی تو مہلانی سے تقاضا ہوا اور اچھی طرح آوا۔
یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔ تو اس
بعد جو زیادتی کے لئے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۸)
اقرار کرنے تک قاتل سے سوال کرنا اور حدود میں
اقرار ضروری ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے
درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس
نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا
نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے
اقرار کر لیا پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

جب کسی کو پتھر یا لکڑی سے قتل کیا گیا ہو۔

ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت انس بن مالک
نے فرمایا کہ ایک لڑکی مدینہ منورہ میں زلیورہن کر رہی تھی تو کسی یہودی
نے اسے پتھر مارا پس لڑکی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش
کیا گیا اور اس کے بعد زندگی کی ابھی رتق باقی تھی پس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں
نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سراٹھایا پھر اس سے دوبارہ
پوچھا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سراٹھا کر انکار کیا
تیسری مرتبہ اس کو لایا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے
اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں بلا کر لایا گیا۔ چنانچہ دو پتھر لے کر درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

قصاص کا قرآنی ضابطہ

ارشادِ باری ہے۔ کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ
اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے
دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر حودوں کی خوشی سے بدلہ کروا
دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے لئے جوئے کے مطابق حکم

الظَّالِمُونَ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ سَمِيعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ أَمْرِي مُسْلِمٍ يَشْرِي دَانًا لَا
إِلَّا اللَّهُ ذَا ابْنِي رَسُولُ اللَّهِ إِيَّاكَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ
الْتَفْسُ بِالْتَفْسِ وَالْغَيْبِ الزَّائِي وَالْمَارِقِ مِنَ
الدِّينِ الثَّارِ لِكَ الْجَائِعِينَ

بِأَسْبَلِ هُنَّ أَقَادُ بِالْحَجَرِ

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ نُبَيْعٍ عَنْ
أَسْبَلِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ قَالَ قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى
أَوْصَالِهَا فَكَتَلَهُ بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُتِقَ فِيهَا مَنْ قَتَلَ أَقْتَلِ
فَلَانَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَقْتُلَ الثَّانِيَةَ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَقْتُلَ الثَّانِيَةَ
وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَقْتُلَ الثَّانِيَةَ
وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَقْتُلَ الثَّانِيَةَ
وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَقْتُلَ الثَّانِيَةَ

بِأَسْبَلِ هُنَّ أَقَادُ بِالْحَجَرِ
الْتَفْسُ بِالْتَفْسِ

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ سَمِيعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ
قَتَلُوا رَجُلًا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ هَذَا
حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلَتْ رَجُلًا خُزَاعَةً
رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَيْلٍ لَمْ يَكُنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ
رَسُولَهُ فَأَمَّا مَدِينَتَانِ إِلَّا وَاقِعَاهُمَا لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ

نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۳۵)

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون
حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود
نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، ماسوائے اس
کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے
بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی
مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

جس نے پتھر سے مار ڈالا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ کسی
یہودی نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو پتھر کے ساتھ مار دیا
پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی
جبکہ اس کے اندر زندگی کی روح باقی تھی۔ آپ نے اس سے
فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے
سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر دوسری مرتبہ اس کو پتھر
ماریا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر تیسری مرتبہ پتھر
ماریا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ پس نبی کریم
نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا۔

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے
ایک بات کا اختیار ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنو خزاعہ نے
ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کی کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے نبی کریم کے آدمی کو قتل کر دیا
کیونکہ وہ رجاءیت میں تھے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھ پیر کو بھی روک دیا تھا اور
اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا اسکا ہر جادو کہ
اس کے اندر قتل کرنا مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور
میرے بعد کسی کے لئے ہو گا اور میرے لئے بھی دن کی ایک

قَتِيلٌ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، إِلَّا وَارِثًا أُجِلَّتْ
 فِي سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ، إِلَّا وَارِثًا سَاعَتِي هَذِهِ
 حَرَامٌ لَا يَحِلُّ لِي شَوْكُهُ أَوْ لَا يَعْصِدُ شَجَرُهَا وَ
 لَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُشْفِقًا، وَمَنْ قَتَلَ لِمَا
 قَتِيلٌ فَهُوَ بِغَيْرِ التَّظَدَرِ مِنْ إِمَّا يُوْدَىٰ وَإِمَّا
 يَهْدَىٰ فَتَأْمُرُ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَقَالَ لِمَا أَبَوُ
 شَا وَفَقَالَ: الْكُتُبِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَبُوا إِلَيَّ شَاهِدًا
 ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَاتَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْوَ
 اِلَادَ حَرَكًا ثُمَّ تَحَمَّلَهُ فِي بِيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا ذَا خِرٍ
 وَتَابِعَهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفَيْلِ قَالَ
 يَعْصِدُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلُ وَتَالِ عَلَيْهِ اللَّهُ
 إِمَّا أَنْ يَفْتَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ

۱۷۷۵ رَحِمَهُ اللَّهُ قَتِيلَةً مِنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ جُوَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 رَضِيِّ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَافِيلَ
 قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمْ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ
 الْأَمَّةُ كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ إِلَى الْخَيْرِ
 الْأَمَّةُ فَمَنْ عَفَى لِمَا مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ قَاتَلَ ابْنَ
 عَمَلٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةُ فِي الْعَمْدِ قَالَ
 فَأَتْبَاعُ الْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ
 بِالْحَبَانِ

بِأَنَّهُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ
 ۱۷۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسَبٍ حَدَّثَنَا فَاعُ بْنُ
 جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ مَثَلَاتُهُ
 مُلْجِدًا فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغِي فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً

گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا، من لو کہ اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔
 یہاں کا کانا نہ توڑا جائے، درخت نہ تراشا جائے اور یہاں کی گری
 پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لئے اور جس آدمی قتل کر دیا
 گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون ہمالے یا
 قصاص پس بین والوں میں سے ایک آدمی گھڑا ہو کہ عرض
 گزار ہو جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ
 باتیں کچھ دیکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ
 کے لئے کچھ دو چھر قریش سے ایک آدمی گھڑا ہو کہ عرض گزار ہو کہ
 یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے کیونکہ ہم اسے گھڑل دے
 قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اذخر کی اجازت ہے۔ عبید اللہ
 نے شیبان سے الغیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔
 بعض حضرات نے ابونعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے۔ عبید اللہ
 نے اِمَّا أَنْ يَفْتَادَ كے بعد اَهْلُ الْقَتِيلِ کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔
 عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔
 پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا: ”فرض ہے کہ جو
 ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لرا زاد کے بدلے
 آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت
 تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔
 سورہ البقرہ آیت ۱۷۸ ابن عباس کا قول ہے کہ العفو سے مراد قتل
 عذر بھی دیت کا قبول کر لینا ہے فَإِذَا تَابَ بِالْمَعْرُوفِ سے مراد
 ہے کہ تائب ہوا بھلائی کے ساتھ ہوا اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔
 جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں
 حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا، مسلمان کھلا کر
 جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی — عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

نے فرمایا کہ احد کے روز ابلیس لوگوں (مسلمانوں) میں چلایا کہ پھیلوں کو سنبھالو پس لگے پھیلوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ

حضرت حدیقہ بیکار رہے تھے کہ میرے والد ہیں یا میرے والد ہیں جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حدیقہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی۔

مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور مسلمانوں کو نہیں پتا

کہ مسلمان کا خون کسے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نافرستہ قتل کسے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کر

مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر وہ اگر اس قوم سے جو جو ہماری دشمن ہے اور جو مسلمان ہے تو ہر ایک

مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان

مملوک آزاد کرنا جس کا ہاتھ نہ پیچے وہ لگاتار دو مہینے کے لئے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی نوبت ہے اور اللہ جانتے والا حکمت والا ہے۔

جب ایک بار قمار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔

قرآن نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک بیٹوی نے دو تھیلوں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کھپ دیا جب اس

لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اسی بیٹوی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے

اٹھتا ہوا اشارہ کر دیا پس اس بیٹوی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف

الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَلِّبٌ دَمِ امْرِئٍ بَعْدَ رَحْمَتِ
لِيَكُنَّ دَمًا.

بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَا بَعْدَ الْمَوْتِ

۱۴۴۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ
مُسْلِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ هُذَمِ

الْمَشْرِائِي عَنْ يَوْمٍ أَحَدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا أَبُو مُزَوَّانٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي مَرْكَبٍ يَأْتِي عَنْ هِشَامٍ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
صَدَحَ ابْنُ أَبِي لَيْسٍ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَكِيدُ اللَّهُ

أَحْرَاقَهُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أَحْرَاقِهِمْ حَتَّى قَتَلُوا
الْيَمَانَ فَقَالَ حَدِيقَةُ ابْنُ أَبِي قَتْلَبَةَ قَالُوا فَقَتَلُوهُ فَقَالَ

حَدِيقَةُ عَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلُكُمْ
مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لِيَقْرَأُوا بِالْقَاطِفِ

**بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا الْأَخْطَاءُ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا**

خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَّةٌ
مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقَ فَإِنْ كَانَ

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

مِيثَاقٌ فَعِدَّةٌ مَسْلُومَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَمِصْيَاً مُشْرِكِينَ

مُكَبَّلِينَ كُتِبَ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ كَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ
حَكِيمًا

بَابُ إِذَا اقْتَرَبَ الْقَتْلُ مَرَّةً قَتِلَ بِهِ

۱۴۴۸ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

أَنَّ يَكُودِيًّا رَضِيَ رَأْسُ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ
فَقِيلَ لَهَا مَنْ قَتَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفْسَلَانُ؟
أَفْلَانُ؟ حَتَّى مَضَى إِلَيْهَا يَكُودِيٌّ فَأَمَاتَ بِرَأْسِهَا

کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہی
کا سر بھی پتھر سے کھینچ دیا گیا۔ تمام کا بیان ہے کہ
دو پتھروں سے کچلا گیا۔

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتا۔

تسادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زیور کی وجہ سے
ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کی قصاص
اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا
جائے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا
قصاص مرد سے برقتل عمد میں یا زخمی ہونے کی صورت
میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم نخعی اور
ابوالزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور
حضرت ربیع کی بہن نے ایک دی کو زخمی کر دیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرنے
کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دو دوائی
ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مرنے کو دوائی
سے کرامت ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ
ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دو دوائی
ڈالی جائے سرانے حضرت عباس کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود تھے
جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے
بغیر قصاص لے بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں
اور سب پر سبقت لے جاتے والے ہیں۔ اور
اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

فریقا یا لہود بنی قناعتی قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ نَاسُهُ بِالْحَبَشَةِ وَوَقَدْ
قَالَ هَذَا بِحَدِيثٍ.

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

۱۷۷۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسَبِيِّ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَتَلَ يَهُودِيًّا بِحَارِبَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَصْحَابِهَا.

**بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
فِي الْجَرَاحَاتِ.** وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ
الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَبِهَا كَرَعٌ عَنْ سَمُرَةَ
الْمَرْأَةِ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ
فَسَادَ وَنَهْدًا مِنَ الْجِدَارِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْرَاهِيمُ وَأَبُو الزَّنادِ عَنْ أَهْلِ
وَجَرَحَتْ أُمْتُ الرَّبِيعِ النِّسَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصُ.

۱۷۸۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
حَدَّثَنَا إِسْقِيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَرْصِيهِ فَتَالَ لَا قُلْدَؤُنِي، فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً لِمُرِيضٍ
لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَتَانَا قَالَ: لَا يَبْقَى أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا
لَدَدَ غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْرَفْ لَكُمْ.

**بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَصَ مِنْ
السُّلْطَانِ.**

۱۷۸۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنادِ أَنَّ الْأَعْمَشَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَاهُ يَرْوَاهُ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخْرُونَ الشَّافِعُونَ

وَبِأَسْنَادِهِ يَوَاطِلُ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ دَلِمَ تَأَذَّنَ
لَهُ خَدَنَتُهُ بِحَصَاةٍ فَقَاتَتْ عَيْنُهُ مَا كَانَ
عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

۱۷۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ رَجُلٍ أَتَى فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ
حَدَّثَكَ؟ قَالَ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ

بَابُ إِذَا مَا تَفِي الرِّحَامِ أَوْ قَتَلَ
۱۷۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هَرَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَلَّى
إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُحْدَاكُمُ فَرَجَبْتُ أَدْلَاهُمْ
فَاجْتَلَدَاتُ هِيَ وَأُحْدَاهُمْ فَتَنَظَرُ حَذِيفَةَ فَإِذَا
هُوَ بِأَيْمِهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَيْ بَنِي قَالِدٍ
فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَدُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حَذِيفَةُ
عَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عَزَّ وَجَّاهُ فَمَا ذَاكَ فِي حَذِيفَةَ
مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

بَابُ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَا فَلَاحِ
دِينُهُ

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا الْمُكَنِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ قَالَ أَخْرَجَنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هَذِهِ بَابَكَ
فَحَدَّثَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
الشَّائِي؟ قَالَوَا عَامِلٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَكَانُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أَمْتَعْتْنَا بِ؟ فَأَصِيبَ صَبِيحَةً
لَيْلَتِهِمْ فَقَالَ الْقَوْمُ مَحِيطٌ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ
فَلَمَّا رَجَعَتْ وَهَمَّ بِتَحْدِثُونَ أَنَّ عَامِرًا حِيطَ
عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت طلب نہ کی ہو
پھر تو اسے پتھر مارے جس سے اس کی آنکھ چھوٹ جائے تو تبرک
اور کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک دمی نے نبی کریم کے کاشانہ
اور میں جھانکا تو اپنے اسے مارنے کے لیے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں
دیکھی ان (حمید) سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟
فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے۔

جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا
جب عروہ احد میں مشرکوں کو شکست ہو گئی تو ابلیس
چلایا کہ اے مشرکے بندو! اپنے پیچھے والوں کو
سنجھا لو۔ پس اٹکے اور کچھلے آپس میں ٹکرائے پھر حضرت
حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والدہ جد بھی مرغے میں پھنسے ہوئے ہیں۔
چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے مشرکے بندو! یہ تو میرے والد ہیں یہ تو
والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کسی نے ان کی نہ
سنی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اگر آپ
لوگوں کو معاف فرمائے عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ
جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس
کی رویت نہیں ہے۔

حضرت سلم بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف
نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار
نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم نے فرمایا
کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع
ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگ عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھائیے۔
پس اسی رات کی صبح کو یہ موت کی آغوش میں چلے گئے پس لوگوں
نے کہا کہ اس کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے
جب میں اس کو تو لوگ ہی بائیں کر رہے تھے کہ عاتر کے عمل ضائع
ہو گئے ہیں پس میں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

یا نبی! اشیر میرے مال باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عسکر اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا اس کے لئے تودرگن اجر وہ توبہ تفت کرنے والا ہے اس کے قتل سے بہتر کسی کی موت ہے جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

زرارہ بن ادنیٰ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا دوسرے نے اس کے منہ سے پانا ہاتھ پکھنچ لیا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم کی بارگاہ میں لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو از مٹوں کی طرح کاٹتے ہو لہذا تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لئے نکلا تھا کہ ایک آدمی نے دانتوں سے کاٹا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

دانت کے بدلے دانت۔

حمید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک راکھ کو ہانپ کر مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

انگلیوں کی دیت

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فسر یاہ یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

محمد بن یسار، ابن ابوعدی، شہرہ قتادہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند سنا ہے۔

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

فَعَلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ إِنِّي ذَرَعْتُ رَعْمًا أَنْ عَافِرًا حَيْطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ لَهَا إِنَّ لَكَ رَجُلًا مِنْ أَتَابِنِ إِنَّ لَهَا لَهَا مَجَاهِدًا وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهَا عَلَيْهِ. بِأَبِ ۱۳۱۱ إِذَا عَصَى رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَا ۱۴۸۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَى رَجُلًا فَوَقَعَتْ يَدَا مَيِّدَةٍ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِعَصَى أَحَدِكُمَا حَاكَا كَمَا لِعَصَى الْفَعْلُ لَا دِيَّةَ لَكَ.

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَخَّرْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَصَى رَجُلٌ فَكَانَ تَزَعُ ثَنَائِيَا كَمَا بَطَلَا الْآيَةُ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِأَبِ ۱۳۱۱ السِّنُّ بِالسِّنِّ

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ التَّضَرِّ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنَائِيَا فَكَانَ تَزَعُ ثَنَائِيَا كَمَا بَطَلَا الْآيَةُ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِأَبِ ۱۳۱۱ دِيَّةُ الْأَصَابِعِ

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذِهِ وَهَذِهِ يَمِينُ يَحْيَى الْخِنْصَرُ وَالْأُتَاهَامُ.

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

بِأَبِ ۱۳۱۱ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

هَلْ يَعْاقِبُ أَذَى لَمْ يَنْتَفِ مِنْهُمْ كَلِمَةً فَقَالَ عَمْرُو
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ
سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَ بِأَخْرَجَهُ وَالْأَخْطَانَا
فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَ بِرَأْسِهِ إِلَى الْقَلْبِ وَقَالَ
لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ لَنْتَفِئَا لَقَطَعْتُكُمْ وَقَالَ لِي
ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قَتَلَ
غَنَمَهُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّكَ فِيهَا أَهْلٌ صَنَعْتَ
لَقَتَلْتَهُمْ وَقَالَ مُخَايَرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَرْبَعَةٌ قَتَلُوا صِدْيَا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَنَّهُ
أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الرَّبِيعِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مَقْرِنٍ
مِنْ لَطَمَةٍ وَأَنَّهُ كَانَ عُمَرُ مِنْ صَدْرِهِ بِالدُّرَّةِ
وَأَنَّهُ كَانَ عُمَرُ مِنْ كِلَابَةٍ أَسْوَأَ وَأَقْصَرَ شَرِيحَ
مِنْ سَوْطٍ وَخَمُوشٍ.

۱۷۹۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُقْبَانَ حَدَّثَنَا ثَمُوسَى بْنُ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَالِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْهَمٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ
إِلَيْنَا لَا تَلْدُوْنِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً الْمَرْبِضِ بِالْأَذَى
فَلَمَّا أَقَامَ قَالَ أَلَمْ أَهْلَكُمْ أَنْ تَلْدُوْنِي قَالَ فَقُلْنَا
كَرَاهِيَةً لِلدَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَبْغِي مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدَا وَأَنَا أَنْفَلُ إِلَّا
الْعَبَاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

بِأَكْبَلِ الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ
بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدُكَ أَوْ يَمِينُكَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ
ثُمَّ يَقْبَلُهَا مَعَاوِيَةً، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَطْلَاةَ وَكَانَ أَمْرًا عَلَى الْبَصَرِ
فِي قِتْلٍ وَجَدَ عَدِيٌّ بَيْتَ مَنْ بَيَّوتَ السَّمَانِيْنَ

مخبر ہوا کہ یا قصاص لیا جائے گا یا طرف نے نہیں دے گا
آدمیوں کے بارے میں نقل کیا کہ ایک شخص آدمی کے خلاف چوری
کرنے کی گواہی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ ایک
آدمی کو لے کر آیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی چاہیے آپ نے
ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کو دیت دلوائی نیز
فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں
کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے
کہ ایک شخص کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر نے فرمایا۔
اگر قصاص کے تمام باشندے بھی اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل
کر دیتا۔ منیر بن حکیم نے اپنے والد ماجد روایت کی ہے کہ چار آدمیوں
نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے یہی فرمایا۔ حضرت ابو بکر، حضرت
ابن عمر، حضرت علی اور حضرت سید بن مقرن نے طہانہ کا قصاص لیا
اور حضرت عمر نے کورمانہ کا قصاص لیا اور حضرت علی نے تین کورمانہ
کا قصاص لیا اور قاضی شریح نے کورمانہ اور نوچنے کا قصاص لیا۔

عبداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض میں وائی
پلائی جبکہ آپ ہماری طرف اشارہ فرما رہے تھے کہ دو انہ پلاؤ۔ ہم نے
کہا کہ آپ یوں منع فرما رہے ہیں کہ مریض کو دوا سے نفرت ہو جائے
ہے جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا
تھا کہ مجھے دوا نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوائی سے نفرت کے
باعث فرمایا ہو گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر
میں کوئی ایک بھی نہ بچے مگر سب کو دوائی پلاؤ اس واسطے کہ حضرت
عباس کے کہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

قیامت۔ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے
چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے
کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے
عدی بن اطلاتہ کے لئے کچھ جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا
اس مقتول کے بارے میں جس کی لاش گھسی بیچنے والوں کے گھروں کے

إِنْ وَجَدَ أَصْحَابَهُ يَلْتَمِةً فِي الْأَفْلا تَطْلُبُوا النَّاسَ
فَإِنْ هَذَا لَا يَقْضِي فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَبِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَسَّادِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
يَقُولُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَكْمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ نَعْرًا مِّنْ
قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَطَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا
أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا الَّذِي وَجَدْتُمْ قَتَلْتُمْ
صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ وَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ
الْكَبْرَاءُ الْكِبَرُ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ الْبَيْتَةَ عَلَى مَنْ قَتَلْتُمْ
قَالُوا مَا لَنَا بِبَيْتَتِهِ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا تَرْضَى
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَالُوا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَنْطَلِقَ دَمَهُ قَوْلُهُ لَا مَائَةَ مِنْ بَيْلِ الْمَدَنِيِّينَ.

۱۹۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَبِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَسَّادِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
يَقُولُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَكْمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ نَعْرًا مِّنْ
قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَطَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا
أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا الَّذِي وَجَدْتُمْ قَتَلْتُمْ
صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ وَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ
الْكَبْرَاءُ الْكِبَرُ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ الْبَيْتَةَ عَلَى مَنْ قَتَلْتُمْ
قَالُوا مَا لَنَا بِبَيْتَتِهِ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا تَرْضَى
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَالُوا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَنْطَلِقَ دَمَهُ قَوْلُهُ لَا مَائَةَ مِنْ بَيْلِ الْمَدَنِيِّينَ.

پاس سے ملتی تھی کہ اگر اس کے دشمن کو گواہ مل جائیں تو ہنسنے پر آمادہ
ہیں نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔
بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصاریوں نے ایک آدمی جنہیں سل بن ابی حمزہ
کہا جاتا تھا انہوں نے اسے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ آدمی خیمہ کی طرف گئے
وہاں جا کر وہ جدا جدا ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں ایک کو مقتول پایا یہذا
جن لوگوں میں اس کی لاش ملی تھی ان سے کہا گیا کہ آپ کے ہمارے ایک ساتھی کو
قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ مقتول کا کوئی
پتہ ہے میں یہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں یا رسول اللہ
ہم نے ایک طرف سے تو ہم نے اپنے ہمارے ایک کو مقتول پایا آپ نے فرمایا کہ بڑا
آدمی بات کرے پھر ارشاد ہوا کہ تم گواہ پیش کرو گے کہ کس نے قتل کیا ہے
عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہوگی۔ وہ
عرض گزار ہوئے کہ ہم تو بیویوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے پس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پسند فرمایا کہ اس کا خون رائیگاں جائے چنانچہ
آپ کے عذر کے انہوں نے ایک سو مقتول کئے دشمن کو مرحمت فرمادئے۔

ابو جہاد نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر
بن عبد العزیز تخت پر لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت
دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ پوچھا کہ آپ حضرات کا قصا منکے بارے میں
کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قصا منکے ذریعے قصا من لینا حق ہے
اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصا من لینا ہے پھر مجھ سے فرمایا
اے ابو قلابہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں
کہا۔ اے امیر المؤمنین! آپ کے پاس عرب کے سرکردہ مشراران و شرفاء موجود
ہیں اگر ان میں سے سچا صلہ فرما دے تو یہی کہ فلاں شادی شد آدمی نے دمشق
میں زنا کیا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس آدمی
کو سنگسار کر دیں گے؟ کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ان میں سے سچا صلہ آدمی
گواہی نہیں کہ فلاں آدمی نے محض میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کے ہاتھ
کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو جواب دیا کہ نہیں میں نے کہا
کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی آدمی کو ہرگز قتل نہیں کیا ماسوائے تین
بانتوں کے ایک وہ جو قصا من میں قتل کیا جائے دوسرا جس نے شادی
شدہ ہو کر زنا کیا تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان ہو

کے بعد مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ نے چوری میں ہاتھ کاٹے اور انکھیں پھوڑیں پھر نہیں دھوپ میں ڈال دی گئی ہیں نے کہا کہ میں نہیں حضرت انس کی حدیث سنا ہوں مجھ سے حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکس کے آٹھ آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ یہاں کی آپ ہو انہیں موافق نہ آئی اور ان کے حصوں میں خوراک پیدا ہو گئی۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چکر کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا ہمت اچھا اور چلے گئے چنانچہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے تو تندرست ہو گئے پس انہوں نے رسول اللہ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے پس آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے گئے اور ان کے آنکھوں میں گہم سلاٹیاں پھیری گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے ہیں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتے ہیں۔ مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عبس بن معبد نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے آج تک ایسا نہ دیکھا ہے کہ اسے غنیمت کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے یہ سنا ہے جو ہمارے خدا کی قسم یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا جب تک یہ بزرگان میں موجود ہیں میں نے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصاف کے کچھ آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک آدمی باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں خراب ہو کر تڑپ رہا ہے پس وہ رسول اللہ کی طرف لوٹے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے کچھا تو وہ خون میں نہا کر تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا۔ تم اس کو قتل کرنے کا کس کے متعلق گمان یا

تَبَلَّثْ خِصَالِ رَجُلٍ قَتَلَ حَبْرَةَ نَفْسِهِ فَقَتِلَ
أَوْ رَجُلٌ رَفَى بَعْدَ اخْتِصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ
رَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ وَلَيْسَ قَدْ
حَدَّثَ النَّبِيُّ مَالِكٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطَعَ فِي الشَّرْقِ وَسَمَرَ الْأَعْدَى نَحْرَ نَبْدَاهُمْ فِي النَّعْيِ
فَقُلْتُ إِنَّا أَحَدُكُمْ حَدِيثُ النَّبِيِّ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ أَنَّ
نَفَرًا بَنَ عَمَلٍ كَمَانِيَّةٍ فَمَا مَوَّاعِلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْعَمُوا
الْأَرْضَ فَسَقَمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُونَ
مَعِيَ رَاغِبِينَ إِلَى اللَّهِ فَتُصِيبُونَ مِنَ الْبَايَعَةِ وَأَنْتُمْ إِلَيْهَا
قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَخَرَبُوا مِنْ الْبَايَعَةِ وَأَنْتُمْ إِلَيْهَا
فَصَبَحُوا أَقْتَلُوا رَاغِبِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمَرَ وَأَطْلَدُوا النَّعْمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ فِي أَثَرِهِمْ فَادْرَسُوا أَيْدِيَهُمْ
وَسَمَرَ فَامْرَهُمْ فَتَقَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ ذَارِجَتُهُمْ وَسَمَرَ
أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبْدَاهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا أَقْلَتْ
وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنْ صَنْعَةِ هَؤُلَاءِ؟ ارْتَدَّ فَاذْعَنَ
الْإِسْلَامَ وَقَتَلُوا وَاسْرَقُوا قَتَلَ عَنَبَسَةَ بَنُ
سَعْدٍ. وَاللَّهُ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ فَقَطَّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ
عَلَى حَدِيثِي يَا عَنَبَسَةُ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ
جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهُ لَا يَزَالُ هَذَا
الْجَنَدُ يَخْدِمُ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ
قُلْتُ وَكَذَا كَانَ فِي هَذِهِ أَسْتَهْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَسْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
فَقَتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَ ذَلِكَ أَهْلُ بَصَرٍ مِنْهُمْ يَتَشَخَّطُ
فِي الدَّمِ فَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبَتَا كَانَتْ تَحَدَّثُ مَعَنَا

خیال رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ مجھے خیال میں اسے بیڑیوں نے قتل کیا ہو گا آپ نے بیڑیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر اصرار نہیں ہو کہ بیڑیوں کے پچاس دیں اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس دیں قسم کھا جائیں گے کہ دہشت کا نہیں حق میں ہو جائے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت لینے پاس سے ادا کر دی ہیں ابو قتلابہ نے کہا ہندیل نے زیادہ جاہلیت میں اپنے ایک ولی کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا وہ بطحار کے اندر کسی عینی کے گھر میں اتر اتران میں جب کسی آدمی کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر ٹوٹ پڑا اور قتل کر دیا ہندیل آئے اور اس عینی کو پھر کر زیادہ حج کے اندر حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارا ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے اس نے کہا کہ انہوں نے اس کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ ہندیل میں سے پچاس دیں اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے ان پچاس دیں قسم کھا گئے اور ان کا ایک آدمی جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے لگے پوچھا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا قیدیہ دے دیا اور انہوں نے اس کی جگہ دوسرا آدمی شامل کر لیا اور اسے مقتول کے بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں درودہ قسم کھانے والے پچاس افراد چلے گئے یہاں تک کہ جب غزوہ کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی پس وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس آدمیوں پر چھ گئی۔ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور وہ سارے مر گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک چھڑا یا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر لوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا ہیں ابو قتلابہ نے کہا کہ عبداللہ بن مرثان نے ایک آدمی کو قسم کے طریقے پر قصاص دلوایا اور پھر اپنے کئے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس آدمیوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے خارج کر دے جائیں اور جس شام کی جو کسی کے گھر میں جھانکنے والے خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو

فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِيهَا إِذَا أَحْتَنَ بِهِ يَنْتَشِخَطُ فِي الدَّمِ
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَيْنَ
قَتْلُونِ أَوْ تَرُونَ قَتْلَهُ؟ قَالُوا نَرِي أَنَّ إِلَهُهُ
قَتَلْتَهُ. فَأَرْسَلَ إِلَى إِلَهُهُ وَقَدْ غَاثَهُمُ قَتْلُ
أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا لَا. وَتَالِ اتَّحَضُونَ
نَقْلَ خَمْسِينَ مِنَ إِلَهُهُ دِمَا قَتَلُوهُ. قَتَلُوا
مَا يَسْأَلُونَ أَنْ يَكْتُلُوا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَقِلُونَ
قَالَ أَكَلْتُمْ جُثَّتِ الدِّيَةِ يَا إِمَّانَ هَمَّيْنِ مِنْكُمْ
قَالُوا مَا كُنَّا نَخْلِفُ قُدْرَةً مِنْ عِيْدِهِ قُلْتُ
وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ خَلَعُوا خِلْعَانَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَطَرَفَ أَهْلُ بَيْتِ هِنَ الْيَمَنِ بِالْطَّحَارَةِ فَانْتَبَهَ لَهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَخَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ. وَجَاءَتْ
هَذِهِ نِيَّائًا خَدُوا الْيَمَانِيَّ كَرَفَعُوهُ إِلَى عَمْرِو الْمُشَرِّمِ
وَقَالُوا قَتَلْنَا سَاجِدًا فَقَالَ: إِيَّاكُمْ قَتَلْنَا خَلَعُوهُ
فَقَالَ: يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِهِ خَلَعُوهُ قَتَلُوا
وَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةً وَارْتَبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِيمَ رَجُلًا
مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ قَتَلُوهُ أَنْ يَقْسِمَهُ قَاتِلَتُهُ يَمِينَةً
وَمِنْهُمْ بِالْفِزْ بِرَهْمٍ فَادْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ
فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَصَرَفَتْ يَدَا بَيْدِهِ قَالُوا
فَانْطَلَقَا وَارْتَمَسَا عَلَى الدِّينِ أَقْسَمُوا مَتَى إِذَا كَانُوا
بِخَلْعَةٍ أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ قَدْ خَلُّوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ
وَأَنَّهُ جَمَعَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا أَنَا لَوْ
جَمِيعًا وَأَقْبَلَتِ الْعَرَبِيَّانِ وَاتَّبَعَتْهُمَا حَتَّى فَكَّرَا
رَجُلٌ أَخِي الْمَقْتُولِ كَعَاشٍ حَوْلَ تَحْمَمَاتٍ قُلْتُ
وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَحَدَ رَجُلَيْ
بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ بَدَأَ بَعْدَ مَا كَانَتْ قَامَرُ الْخَمْسِينَ
الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَخَوَّاهُ مِنَ الدِّيَارِ وَسَيَّرَهُمْ
إِلَى السَّعْدِ أَمِ

بَابُ مَنْ أَظْلَمَ فِي بَيْتِهِ فَكُومِرَ

فَفَقَّحُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ -

۱۷۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا سَدَّاقُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ فِي بَعْضِ حُجُجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَمَّرَ إِلَيْهِ مِشْقَصٌ أَوْ مِشْقَصٌ وَحَمَلُ يَحْتَلُهُ لِيُطْعِمَهُ -

۱۷۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مَهْلَبَ بْنَ سَعْدِ الشَّاعِرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ فِي حُجُجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَارَى يَحْكُمُ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا نَاهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ تَذَلُّظِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأْسًا جُعِلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ -

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ نَادٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً أَظْلَمَ عَلَيْكَ بَعِيرًا ذَنِّ فَخَذَ ذَنَّهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَّحَتْ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

بَابُ الْعَاقِلَةِ

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عُبَيْدَ بْنَ اللَّهِ عَنْهُ هَلْ وَدَّ كُفْرُ قَوْمٍ مَّا لَيْسَ فِي الْفُرَّانِ وَكَانَ مَرَّةً مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَكَّرَ الْحَبِّ وَبَدَأَ الْإِسْمَاءَ مَا عِنْدَكَ إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا قَدَّمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الْقَبْرِ قَدِّمْتُ وَمَا فِي الصَّحِيحِ مَثَلُ الْغُفْلَةِ

اس کے لئے دیت نہیں ہے۔

عبداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے تیر مارنے کے لئے تل گئے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر کھرا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ گیا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے کی وجہ سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تمہارے اوپر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

عاقبت

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو لگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے ماسوائے اس قسم کے جو کسی آدمی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہر اور جو اس کتاب کے بارے میں ہے میں نے پوچھا کہ کتاب کے بارے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دین کے احکام، قیدی کو چھڑانے

وَفِيكَ لَ الْأَسِيرُ وَ أَنْ لَا يَقْتُلَ مُسْلِمًا بِكَاهِنٍ .

بَابُ جَنَينِ الْمَرْأَةِ

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِهِ بِلَ رَمَتَا إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَسَتْ جَنِينَهَا فَتَقَطَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرْزٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً .

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَ هَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الْمُغَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْلَأِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغَيْرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخُرَةِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَشَرَكَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّ شَرَكَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ .

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقَطِ وَ قَالَ الْمُغَيْرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِخُرَةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً قَالَ أَنْتِ مَنْ يُشَرِّهُدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشَرُّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا .

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ الْمُغَيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْبُرُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْلَأِ مِنَ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ .

بَابُ جَنَينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقِيلَ

کا بیان در یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔
عورت کا حمل

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر پتھر مارا کیا، جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک برہہ دیتا میں دیا جائے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی بات کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کے وقت موجود تھے۔

مقام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرت میں سے کون ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمل ساقط کر دینے کے بارے میں فیصلہ سنا ہو حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تادان دینے کا فیصلہ فرمایا۔ کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت دے پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن عبد اللہ، محمد بن سابق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

عورت کا حمل در یہ کہ دیت باپ پر بٹا وریا کے

عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے۔

سید بن سب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھیاں کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی ناوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف ناوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ منسوخ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور ناوان عصبہ داکریں گے۔

سید بن سب نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہندیل کی دو عورتوں میں بڑائی ہو گئی اور انہوں نے ایک دوسری پر پھڑا ڈکيا، جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلمہ نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو کھا کہ اون صاف کمنے کھائے میرے پاس چند روکے بھیج دیجئے لیکن میرے پاس کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! انس ایک سمجھدار روٹ کاپے اسے اپنی خدمت کے لئے قبول فرما لیجئے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم جو کام میں نے کیا اس کے باجے میں کبھی بچے نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں

عَلَى الْوَالِدِ دَعَصْبَةُ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ
۱۸۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَى فِي جَذْرَيْنِ امْرَأَةٍ مِمَّنْ لَيْسَ لَهَا بَنٌ يَغْتَرُّ
عَبْدًا أَوْ امْرَأَةً كَفَرًا أَلَيْسَ قَضَى عَلَيْهِمَا
بِالْخُدْرَةِ ثَوَقِيَّتٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ مِثْرَ الْكَلْبِ لِبَيْنِهِمَا وَنَفْسُهَا وَلِئِنَّ الْعَقْلَ
عَلَى عَصْبَتِهَا

۱۸۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَدْعُو
رَجُلًا لِلَّهِ عَنْهُ قَالَ ائْتَمَلِكْ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْنِ
كَرِمَتِ احْدَاهُمَا الْخُدْرَى بَعَجَرَتْ لَهَا ذِمَّةٌ فِي
بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَى أَنْ يَدِيَ تَجْزِيَنَّهَا غُرَّةً عَبْدًا أَوْ وَلِيَّةً
وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى قَاتِلِهَا

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا
وَيَذْكُرُ أَنَّ أَمْرَ سَلِيمٍ بَعَثَتْ إِلَى مَعْلَمِ
الْكِتَابِ اِبْعَثْ إِلَى عِلْمَانَا يَنْهَشُونِ صَوْغًا
وَلَا تَبْعَثْ إِلَى حُرٍّ

۱۸۰۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَحَدُ أَبِو طَلْحَةَ بَيْدِي فَأَنْطَلَقَ بِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً غَلَامًا مَرَكَبِي فَلَئِنْ مَلَكَ وَتَالَ
فَخَرَّمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّحَرِ قَوْلُ اللَّهِ مَا قَالَ لِي
بَشَى صَنَعْتُهُ لِمَنْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا بَشَى

لَمْ أَصْنَعْ ذَلِكَ لَكُمْ تَصْنَعُوا هَذَا أَهَكَذَا۔
نہیں کیا اس شخص نے نہیں فرمایا کہ یہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

وف : کتنے ترش نصیب تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے دو سال تک دس سال غریب کی اور سفر و حضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے ہی رہے۔ ان کے اس بیان پر کس صاحب ایمان کا دل تڑپاں ہونے کو نہ چلے گا جب کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے اس عرصے میں جو کام بھی میں نے کیے ان میں سے کسی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام میں نے نہیں کیے ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ — سبحان اللہ!

ایک بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے ضابطہ نہیں ہے کہ امیروں کو اپنے ملازمین اور افسروں کو اپنے ماتحتین سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ کیا امیروں کی کوٹھڑیوں اور خانوں، بوٹوں اور دکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ ان کا سلوک اسی قسم کا ہے؟ — کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم کا ہوتا ہے؟ — یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے آئینہ حسنہ پر نظر ڈال کر ان خاص باتوں کا کچھ تو پاس لحاظ کریں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ نے ہمارے لیے منبہ فرمائے۔ یقیناً ان کی پیروی کرنے میں ہمارا اپنا ہی بھلائی ہے۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا راز اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں ہی مضمر ہے۔ استاد اللہ! علامہ یحییٰ بن زبیر پوری بذریعہ امت و برکاتہم اعلیٰ نے اس آئینہ رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے۔

تعالی اللہ بابرکت رسول اللہ کا آئینہ
پہرہ لاتی دل و جان سے بھر دینا کہ لازم ہے
تہذیب کی صفائی کا ہے ازلیں کمال و ضامن
پر ربط و باہمی میلان در ہر خانہ و مجلس
ضرورت آدمی سے آدمی کو جس کی باہم
کشادہ راستے ہوتے ہیں ان پر دونوں نام کے
مطبیعان حضور کریم کو کعبہ رحمت کی نسبت
ہو یا رب کاملہ طاعات حضرت کی عطا فرمیں
زبیروں حالان ہوں واقف کاش یحییٰ بن اسحاق

ہے واحد وافع بسمہ رسول اللہ کا آئینہ

کان یا کنوئیں میں تم نے والے کا خون معاف ہے۔
سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخمی کرنے پر نادان نہیں ملے گا۔ کنوئیں میں یا کان کے

باب ۲۳ المَعْدِنُ جَبَّارٌ وَ الْبُئْرُ جَبَّارٌ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجَّاءُ

اندر کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تانا وان نہیں اور
کافروں کا کیا یا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

چوبیسے خون کر دیں تو معاف ہے۔

ابن سیرین کا قول ہے کہ صحابہ کرام جانور کے لات مارنے کا
کاناوان نہیں دلاتے تھے اور سنگم پھرنے کا دلاتے تھے۔

حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاناوان نہ دلیا جائے مگر
جب کوئی پھیرے بترجیح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور

وہ لات مایسے تو مالک پر تاناوان نہیں ہے حکم اور حماد کا قول ہے
کہ کرانے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر

پرے تو اس پر کوئی تاناوان نہیں شیخی کا قول ہے کہ ہانکنے والا
جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا جائے اور وہ کوئی نقصان کرے تو یہ

ضامن ہوگا اور اگر رہے ہو اور آہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔
محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جانور کسی کو مار دیں تو خون ہما نہیں اور کنویں یا کا

کے اندر کام کرنے والا دبا کر مر جائے تو خون ہما نہیں۔ اور
دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذبحی کو قتل کرے۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ
تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا

حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی
محسوس ہوتی ہے۔

کافر کے بچے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو حنیفہ کا بیان
ہے کہ میر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ صدقین

الفضل، ابن عبیدہ، مطرف، شعبی، ابو حنیفہ کا بیان

جرحہا جباراً ذالِبٌ مَّرْجُبٌ وَ الْمَعْدِنُ جُرْبًا
وَفِي الرِّصَالِ الْخُمْسُ۔

بَابُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ
سِيرِينَ كَانَ ذُو الْاَيْتِمَامِ مِنَ النَّفَحَةِ وَ

يُضْمِنُونَ مِنْ رَدِّ الْعَمَلِ وَقَالَ حَمَادٌ لَا
تُضْمِنُ النَّفَحَةُ إِلَّا أَنْ يَدْخُلَ الْإِنْسَانُ الدَّابَّةَ

وَقَالَ شَرِيحٌ لَا يُضْمِنُ مَا عَاقَبْتَ أَنْ يُضْمِنَ
فَقَضَى بِرَدِّهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحْدًا إِذَا

سَاقَ الْعَمَلُ جَمَارًا عَنَيْهِ امْرَأَةٌ فَجُرَّ لَا
شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّيْخُ إِذَا سَاقَ ذَاتُ

فَأَقْبَرَهَا ذُو ضَامِنٌ لَنَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ
خَلْفَهَا مَرْسِيًّا لَمْ يُضْمِنَ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ
عَقْلُهُنَّ جُبَارٌ ذَالِبٌ مَّرْجُبٌ وَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ

وَفِي الرِّصَالِ الْخُمْسُ۔
بَابُ الشَّرِّ مَنْ قَتَلَ ذَوْبِيًّا يَغِيرُ

جُرْمٌ۔
۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَنْصَلٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جَاهِدٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدَةً أَوْ مَسِيرَةً
وَأَجَبَتْ الْجَنَّةَ وَإِنْ رِيحُهَا يُوْحِدُ مِنْ مَسِيرَةٍ

أَوْ بَعَيْنٍ عَامًّا۔
بَابُ الْقَتْلِ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ
حَدَّثَنَا مَطْرَفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ

قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

ابن عیینہ حدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَحْدِثُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْظَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ هَلْ عِنْدَكَ كُفْرٌ شَيْءٌ مِثْلَ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ. وَقَالَ
ابْنُ عَابِدَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي
فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَدَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي
الْقُرْآنِ إِلَّا هَلْ مَا يَعْلَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي
الضَّرِيفَةِ؛ فُلْتُ وَمَا فِي الضَّرِيفَةِ؛ هَذَا
الْعَمَلُ وَفِيكَ الْإِسْمُ يَرَوْنَ لَا يَحْتَلِ مُسْلِمٌ
يَكْتُمُ الْفِرَاقَ

بَابُ ۱۰۲ اِذَا ظَهَرَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِزًّا
الْغَضَبُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۰۸. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا اسْتَبَّانُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخْجِرُوا
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ

۱۸۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَسَارِقِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ
أَهْلِ يَهُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَجْهٌ فَقَالَ لِمَا جِئْتَنِي إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِكَ
مِنَ الْأَنْصَارِ لَعَلَّمَنِي وَجْهِي قَالَ أَدْعُوهُ قَدْ دَعَوْتُهُ
قَالَ لِمَ لَعَلَّمْتَهُ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
مَرَرْتُ بِالْهَوْدِيِّ فَمَسَعَتْهُ يَقُولُ وَالَّذِي أَصْغَى
مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ مَدَدْتَنِي عَضْبَةً فَلَطَمْتُهُ
قَالَ لَا تُخْجِرُونِي مِّنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ
النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِنْ كُنْ أَوَّلَ
مِنَ الْيَهُودِ فَإِذَا أَكَلْتُ مُوسَى الْخُبْزَ بَعَثْتُ أَيْمَتَهُ مِّنْ

ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا
آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور
ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں سے
پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دے کو
اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن
کریم میں ہے مگر وہ قسم جو کسی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو
اور جو کچھ اس کتاب کے پیچھے ہے میں عرض گزار ہوا کہ صحیفے میں کیا
ہے؟ فرمایا کہ دین اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ کسی کافر
کے بارے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی
کو تھپتھپا رہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں کسی کو
ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

یحییٰ مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ
ایک یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر طمانچہ
مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ نے محمد آپ کے اصحاب ہیں سے
ایک انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ
پس انہیں بلا لایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟
عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا
تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا قسم ہے اس ذات کی جس نے

حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا۔ میں نے کہا اچھا تو وہ
تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔
اس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے تھپتھپا کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ
مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کہ جو تمہارے قیام کے موجب
نہم آدمی چہرہ میں ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں چہرہ میں
ہوں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی ایک

قَوَّاهُ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَنَا قَبْلِي أَمْ خَلْفِي
يَصْعَقُ الْقَوْمُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب

بِاسْتِثَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ
وَقِتْلِهِمْ وَإِثْمُ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعُقُوبَتُهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

۱۸۱۰ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْقَوْمَ لَظُلُمٌ
عَظِيمٌ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَسْبُطَنَّ عَمَّاكَ
وَلَيَكُونَنَّ مِنَ الْخَالِسِينَ

۱۸۱۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلُومٍ ذَلِكَ
عَنِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْوَلَاءُ
لِلْمُؤْمِنِينَ أَيْدَارُ يُظَاهَرُ الْكَلَامُ لِقَوْلِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْوَلَاءُ
تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ إِنَّ الْقَوْمَ لَظُلُمٌ
عَظِيمٌ

۱۸۱۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
الْمُسْتَنَلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ وَحَدَّثَنِي قُتَيْبُ بْنُ
حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَلْبِسُوا إِلَّا شِرْكَاً بِاللَّهِ وَ
عُقُوبَةُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ

پاپیڑ کر کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے
ہوش میں آئے یا طور والی بیہوشی کے پڑے میں آج بیہوش نہیں ہوئے۔
اللہ کے نام شروع جو بڑا اہم رہا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کروانا

ادراں سے لڑنے کا بیان نیز جو اللہ کے ساتھ شرک کرے
اس کی دنیا اور آخرت میں سزا۔

شرک ظلم عظیم ہے۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورہ لقمان
آیت ۱۳) اسے سزا دے! اگر قلم نے اللہ کا شرک کیا تو ضرور تیرا سب
کیا دھوا کا رت جائے گا اور ضرور تو غصا کرے گا (سورہ الزمر آیت ۲۵)
ظلم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب یہ آیت
نازل ہوئی تو وہ جو ایمان لائے اور ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی
(سورہ الانعام آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو
یہ بات بڑی مشکل نظر آئی اور سمجھنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون
ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم و ناحق کی ملاوٹ نہیں کرتا
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی
کہ یہ بات نہیں، (بلکہ مراد شرک ہے) کیا تم حضرت لقمان
کا یہ قول نہیں سنتے: بیشک شرک بڑا ظلم ہے
(سورہ لقمان آیت ۱۳)

مسدد، بشر بن مفضل، جریری، قیس بن حفص،
اصبیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبد الرحمن بن ابی بکر نے
لیئے والد ماجد حضرت ابی بکر رَضِیَ اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ
گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شرک کرنا
والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ جہنم میں فرمایا
یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ برابر یہی فرماتے

الَّذِينَ شَاقُوا أَوْ قَوْلُ الرَّؤُوسِ فَمَا زَالَ يُكْذِرُهَا
حَتَّى قُلْتُ لَيْتَ سَكَنَ

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكُفَّاءُ؟ قَالَ
الْأَشْدَاكُ بِاللَّهِ قَالَ فَتَرْمِذًا؟ قَالَ لَمْ عُرِفْ
أَبَوَالِدَيْنِ قَالَ فَتَرْمِذًا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغُمُوسُ
قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَنْتَضِعُ
مَالُ امْرِئٍ مَسْلُوبٍ هُوَ فِيهَا كَيْدٌ

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَابِلٍ عَنْ
أَبِي مَسْخُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُونُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَكُونُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخْبَرْنَا بِأَوَّلِ وَالْأَخِيرِ

يَا أَيُّهَا حُكُومُ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ وَقَالَ
ابْنُ عَمْرٍو الرَّهْدِيُّ قَرَأْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ الْمُرْتَدَّةُ
وَأَسْتَبَا بَنِيهِمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كَيْفَ يَهْدِي
اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا وَابْعَدُوا بَيْنَهُمْ وَشَهِدُوا
أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ أَوَلَيْكَ جَزَاءُ هُمُ

أَنَّ عَلَيْهِمُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَبَلَاءُكَ وَالتَّاسِينَ
أَجْمَعِينَ نَحْوَ الدِّينِ فِيهَا لَا يَخْفُفُ عَنْهُمْ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يَنْظُرُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا
مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ
رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ
ازْدَادُوا كُفْرًا تَنْقِلُ تَوْبَتَهُمْ وَأُولَئِكَ

رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاشش آپ
خاموش ہو جائیں۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا
کہ ایک عجمی نبی کریم سے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا
کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ
والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ عین غموس
میں عرض گزار ہوا کہ عین غموس کیا ہے؟ جو قسم
کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے
اور ہر اس قسم میں جھوٹا۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ ایک دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا جو کام
ہم نے عہد جاہلیت میں کئے ان پر ہماری پکڑ ہوگی؟
فرمایا کہ جس نے اسلام میں داخل ہو کر نیکی کی تو اعمال
جاہلیت پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں اگر برائی کی
تو اگلے درجے کے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور
ابراہیم غنی کا قول ہے کہ مرتدہ قتل کی جائے گا اور ان سے
توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بِمَا كُفَرْتُمْ سَبَّحُوا
تِلْكَ الْأَمْثِلَ لَا تَكُونُوا كَالْفَرِثِيِّينَ" اور گواہی دے چکے
تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ
ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے

اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ ہمیشہ اس میں رہیں
نہ ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہو اور نہ انہیں مصلحت دی جائے۔
مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو
ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک وہ جو ایمان
لا کر کافر ہوئے، پھر اور کفر میں بڑھے، ان کی توبہ ہرگز
قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں جسکے ہوئے (سورہ آل عمران)

هَٰؤُلَاءِ يَتَّبِعُونَ أَفْوَاهًا وَقَالُوا إِنَّمَا الْإِنسَانُ أَلْفُ سَوَاءٍ
 إِن يَضِلْ غَاثًا أَوْ نَافِثًا مِّنَ الْإِنسَانِ أَوْ نَافِثًا مِّنَ الْإِنسَانِ أَوْ نَافِثًا مِّنَ الْإِنسَانِ
 يَرُدُّكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. وَقَالَ الَّذِينَ
 الَّذِينَ آمَنُوا نَسْتَعِظُكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَقَوْمِ
 ثَعْنِبٍ أَزْدَادُ فَكُفِّرُوا بَعْدَ أَنْ آمَنُوا نَسْتَعِظُكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. قَالَ مَنِ يَتَّبِعُكُمْ
 عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِعَذَابٍ مُّهِينٍ وَ
 يُجْزَوْنَ أَثْمَالَهُمْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى
 الْكَافِرِينَ. وَلَكِنْ مِّنْ شَرَحٍ بِالْكُفْرِ صَذْرًا
 فَعَذَابُهُمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
 ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ
 وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. أُولَٰئِكَ
 الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَتْهُمْ
 أَبْصَارُهُمْ وَأُوتِيَكَ هَٰؤُلَاءِ الْغُلُولُونَ لَا جَرَمَ
 يَقُولُ حُذَّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هَٰؤُلَاءِ الْخَاسِرُونَ
 إِلَىٰ قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَقَبُولٌ
 رَّحِيمٌ. وَلَا يَذَّاتُونَ يُعَذِّبُونَ نَفْسًا يَرُدُّكُمْ
 عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ فِيمَكُمْ
 عَنْ دِينِهِ فِيمَتٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ
 أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ الْأَخْلَاقُ
 النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ
 أُنِيَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرْنَادِيَّةً فَلَحِقَهُمْ فَبَلَغَ
 ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَوَّيْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ
 لِمَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقِيتُهُمْ
 يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ
 دِينَهُ فَأَقْتُلُوهُ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

آیت ۸۶ تا ۹۰)۔ اے ایمان والو! اگر تم کچھ بھی اہل کتب
 کے کہنے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر دے گی
 گے (سورہ آل عمران، آیت ۱۰۰)۔ جو لوگ ایمان لائے
 پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھے
 اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورہ النساء
 آیت ۱۳۷)۔ تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب
 اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان پیارے
 مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت (سورہ المائدہ آیت ۵۴)
 ۔ ہاں وہ جو دل کے کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو
 بڑا عذاب ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی
 اور اس لئے کہ اللہ ایسے کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ یہ ہیں وہ جن کے
 دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے ٹھہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں
 پڑے ہیں۔ اب ایسا ہی ہوا کہ آخرت میں ہی خراب ہیں پھر بیشک تمہارا
 زبان کے جنہوں نے اپنے گھر چھوٹے بعد اس کے کہ متائے گئے،
 پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے، بیشک تمہارا زبان کے جنہوں نے
 بخشے والا امر بیان ہے (سورہ النحل آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰)۔ اور ہمیشہ
 تم سے رشتے ہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھر دیں اگر
 بن پڑے۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر
 کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے دنیا اور
 آخرت میں، وہ دوزخ دے گئے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ
 رہنا۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۱۷)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندقہ پیش
 کئے گئے تو آپ نے انہیں جلادیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں
 ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین
 تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ میں

قَدْ رَأَى بَنِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا
أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ
الْأَشْجَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ
يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَأْذِنُ كَمَا هُمَا سَأَلَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى
أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي
بِحَقِّكَ يَا لِحَقِّ مَا أَظْلَعَنِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا
وَمَا شَعَرْتُ أَنْهُمْ يُطْلَبَانِ الْعَمَلُ مَكَاتِي أَنْظَرُ
إِلَى سِوَاكَ فَتَحَتَا شَفَقَتِيهِ قُلْتُ فَقَالَ كُنْ
أَوْ لَا تَسْتَحْزِلْ عَلَى عَمَلِنَا مِنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ
إِذَا هَبَّ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ
قَيْسٍ إِلَى الْيَمِينِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ سِجَاةً قَالَ لِي نَزَلَ
وَلَا رَجُلٌ يَعْنِدُهُ مُؤْتَقٌ قَالَ مَا هَذَا، قَالَ
كَانَ يَكُونُ دِيًّا فَاسْلَمُوا ثُمَّ مَهْرُودٌ، قَالَ رَجُلٌ
قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يَقْتُلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
فَلَمَّا مَرَّاتٍ، فَأَمَرَهُ فَقَتَلَ ثُمَّ تَنَاجَرْنَا
فِيَامَ الدَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَخَوْفًا وَأَمَّا
وَأَرْجُو أَنْ تَوَمِّتِي مَا أَرْجُو أَنْ تَوَمِّتِي.

باب قتل من أبي قبول الفرائض
وَمَا يُسَبِّحُوا إِلَى الْيَدَةِ

۱۸۱۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَرِيكَ ابْنِ خُبَيْرٍ
أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَتَبَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَدَةُ قَالَ لَنَا
نُوفِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَفَ
أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرُ مِنْ الْفَرِّ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ تَرَى يَا
أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَمَاتَ يَلْ

دو آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو
اشجریوں میں سے تھے ایک میرے اہل جانب تھا اور دوسرا بائیں
طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولا کر رہے تھے اُن دونوں
نے عہدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ
بن قیس! میں عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مجھے انہوں نے اپنے دل کی
بات نہیں بتائی تھی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عہدوں کے
طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مولا کو دیکھ رہا ہوں
جو ہونٹوں کی نیچے دبائی ہوئی ہے ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بننا چاہے
ہو ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے، لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ
بن قیس! تم میں چلے جاؤ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل
کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے
لبستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لئے کہا میں تم ان کے پاس
ایک دمی بندھا ہوا پڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پہلے
یہودی تھا، پھر مسلمان ہو گیا، پھر یہودیت کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے کہ
پھر چلیے انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیچوں گا جب تک یہ قتل نہ
کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے میں
مرتد ہی کا میں انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات
کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں درستی بھی
ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کا امید رکھتا ہوں۔
جو فرائض قبول کرنے سے انکار کرے اور ارتداد کی
جانب نیت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت
ابو بکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے حضرت
عمر نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں
سے روتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہیں پس جنہوں نے
لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بھی لیا

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور پڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ان کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور پڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لئے اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

النَّاسُ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَبْلٍ مُّجَانٍ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ لِمَنْ فَدَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزُّكُوفِ فَنَادَى الزُّكُوفَ حَتَّى نَادَى قَالَ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا أَكَا تَوَاتَرُ دُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا تَلْتَمُّهُمْ عَلَى مُنْعَهَا قَالَ عُمَرُ كَرَّمَ اللَّهُ مَآلَهُ إِنْ أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَسَ اللَّهُ صَدْرَ رَأْيِي بِكَوِّ لَيْتَ أَلِ قَعَرْتُ أَنْهُ الْحَقُّ

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو گروگن اور نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں کو ترغیب دینا شروع کیا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔ تمام صحابہ کرام نے بھی بالآخر انہیں مرتد ہی شمار کیا تھا۔ ان کی کلمہ گرتی اور نماز روزہ وغیرہ کو مسلمان ہونے کی علامت شمار نہیں کیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرض نقص کے منکر ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دائرے سے نکلنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے خواہ اس کے بعد خود کو مسلمان ہی کہتا رہے۔ لاکھوں بار کلمہ بھی پڑھے اور نماز روزہ وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اس وقت تک برابر کافر و مرتد ہی شمار ہوگا جب تک اپنے اعلانیہ انکار سے اعلانیہ توبہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ جلیلہ مدح بیان اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گزشتہ دو تین صدیوں میں حبیب ملت اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیاوی لحاظ سے ترقی کرنا شروع کی تو غیر مسلموں نے ان کے کتنے ہی ممالک پر قبضہ جایا اور ہر ایک نے اپنے زیر تسلط اسلامی ملک میں مسلمانوں کو عملاً اسلام سے فائدہ کرنے اور توبہ سے کاموں کا عادی بنانے پر ایٹری چھٹی کا نذر لگا دیا۔ اس منصوبے میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور مسلمانوں کو بڑی حد تک سامان تعلجیک اور قابل نفرت بنا دیا۔ دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض با اثر علماء کو خرید کر بڑی راز داری کے ساتھ ان سے مقدس شہر اسلام میں غیر اسلامی مقامات و نظریات کی تعلیمیں گھمائی تاکہ ان کے ذریعے وہ علماء اور ان کی تائید کرنے والے ایمان کی بدولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر تیار نہیں ہوتا۔ ناقابل تسخیر مسلمانوں کی ایجابی قوت سے وہ مسلمانوں کا ساز و سامان۔ یہ اعمول نے مسلمانوں کی ایجابی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے ذریعے ایک تو بعض مسلمان کھلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی بدولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے گنہگار بن گئے اور دوسری جانب اس منصوبے کے ذریعے ان میں کتنے ہی فرقے بن گئے جن کے باعث مسلمان کھلانے والے اب آپس میں دست و گداز ہیں اور ان کی علمی و عملی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصل اور تمدنی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر صرف ہو رہی ہے جو صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ اور یہاں اللہ کی جماعت ہے۔ سارا علمی سر پایہ اسی جماعت

کا ہے۔ ساری عمل کاوشیں اسی جماعت کی ہیں۔ جملہ مسلمانین عظام اور خازنِ ایمان اسلام اسی جماعت میں ہوئے۔
 سارے مفسرین، محدثین، فقہاء و متکلمین اسی جماعت کے ہیں۔ غرض اسلام و مسلمین کی ساری تاریخ اسی ایک جماعت
 سے وابستہ ہے اور اسی سے تاقیامت و البتہ رہے گی۔ باقی تمام جماعتیں یعنی فرقے اسی اصل و قدیمی جماعت مسلمانوں
 کے سوا اور اعظم و ناجی گروہ کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں اور یوں نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔
 کاشش اہل صاحب بصیرت حضرات اس المیہ اور ستم ظریفی کو محسوس کر کے ناہنج گروہ کو اس کا مقام دلائے اور مسلمانوں کے ایماؤں کی
 دولت کو غیر مسلموں کے چلائے ہوئے اس چکر کے سبب منائے ہوئے سے بچائے۔ اس میں مسلمانانِ عالم کا جیلا اور ہم سب
 کی سعادت و ارباب کا لطف پنہاں ہے۔

یہ نئے نئے اور ٹیپ ٹاپ والے رنگ برنگے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما بھی نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال
 تقریباً ایسا ہے جیسے ایک کڑا ہی دودھ میں خنزیر کے گوشت کی صورت ایک برٹلیا یا پیشاب کے صورت ایک دو قطرے۔ اس سے ایسے
 دودھ کے رنگ، بو اور ذائقہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لیے اس کا پینا ممالی نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور
 پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے۔ جیسے خود سب کہ وہ دودھ دیکھنے میں اب بھی دودھ ہے۔ اس میں اور خالص دودھ
 میں قطعاً ہی فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند
 کرے گا؟ کیا وہ ایسے دودھ کو اسی نظر سے نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے؟ اس حقیقت
 کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہل علم ضرور تو کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اس ملک
 میں مسلمانوں کی کون کون سی جماعتیں تھیں؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ
 کے متوجہ تھیں؟ جو انھوں نے اپنی اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام
 کو ناجی گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

جب تک تم غیر حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں مثلاً
 اَلَسَّامُ عَلَیْکُمْ کہنا۔

بَابُ إِذَا عَرَضَ الْتَقَى وَ عَابَرَهُ بَسْتِ
 الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَرْجِعْ
 تَحْوِيلَهُ السَّامُ عَلَيْكَ

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔
 اَلَسَّامُ عَلَیْکَ (تجھ پر موت ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے؟
 اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض
 گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)
 ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب
 اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں دَعَائِکُمْ

۱۸۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَبُو الْحَسَنِ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ
 بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدَمُونَ مَا
 يَقُولُ وَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ لَا إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ أَهْلُ

الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ -

۱۸۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنِ ابْنِ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطَانِ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يَفِيئُ يَحْيَى الْفَرْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ -

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَمُوا عَلَيَّ أَحَدٍ كَلَّمْتُهُمَا يَقُولُونَ سَامًا عَلَيْكَ قَتْلُكَ عَلَيْكَ -

بَابُ ۱۲۲

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى بَيْدًا مِنْ الْأَنْدِيَاءِ ضَرْبِ قَوْمَةٍ قَادِمُونَ فَهُوَ يَسْمَعُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْنِنِي لِي لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ -

بَابُ ۱۲۳ قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُلُجِدِّينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ وَكَانَ ابْنُ عُمرٍ يَذَاهُمُ بِشَرِّ أَرْحَاقِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ أَنْظِرُوا لِي إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوها عَلَى الْمُؤْمِنِينَ -

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ

کہہ دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔
کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آتے کی

اجازت طلب کی، پھر کہا۔ "تیرے اوپر موت ہو" میں نے کہا۔ "تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت" چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے میں عرض گزار ہوئی کہ جو انہوں نے کہا وہ آپ کے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وہ سنا ہے کہ تم نے فرمایا تھا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سَامًا عَلَيْكَ کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

کفار کا انبیائے کرام سے سلوک۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہو لہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے۔ اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔
خارجیوں اور ملحدوں کو محبت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے یہ اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۵)
اور حضرت ابن عمر فارحیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں نہ کیا
سورہ بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٌ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ ثَمَّةَ
حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَجِدْ بِنَا، هُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا
أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ فِي مَا بَيْنِي وَ
بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُذَعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثَ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءَ الْخُلَامِ
يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ
حَتَّى يَجْرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ
مِنَ الثَّرَمَةِ فَإِيْمَانُهُمْ مَوْهَمٌ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنِّي
فَقْتَلْتُمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلْتُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ هَاشِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ
يَسَافٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ
الْحَرْوَرِيَّةِ فَأَمَمَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا أُدْرِئُ مَا الْحَرْوَرِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْدُسُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ
وَلَمْ يُقَلِّ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ
صَلَاتِهِمْ يَخْدُسُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ
أَوْ حَتَّى يَجْرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقٌ الشَّهْمُ
مِنَ الثَّرَمَةِ كَيْتَنُظُّ الرَّاحِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ
إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَادَى فِي الْفُرْقَةِ هَذَا عَلِيُّ بْنُ
مِنْ الدَّيْمِ شَقِيٌّ

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حُدَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَرَّ الْحَرْوَرِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ

تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو
خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر
جھوٹ بوسنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات
کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو مڑائی
دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک
ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے
وہ مڑ رکائیات کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے
اپنے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین سے وہ اس
طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا
ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان
کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

ابو سلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرات ابو سعید خدری کی
خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے! انہوں نے
فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس
امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا
کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نازوں کے مقابلے میں تم اپنی نازوں
کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے
حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یا ان کے زخروں سے۔ وہ
وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے نکل جاتا
ہے، پھر شکاری اپنے تیر کو دکھتا ہے، اس کے پھل کو،
اس کے پروں کو، پھر اسے جڑ کے اوپر شک گزرتا ہے کہ شاید
اسی کو تھوڑا بہت خون لگا ہوا ہو۔

زید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں

مَرْفُوقَ الشَّهِيدِ مِنَ الرَّهْمَةِ.

بِأَحَدٍ مَنِ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلثَّانِي
وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

گئے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔
جو خوارج کو نالیف قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس کے
کو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هشام بن عمار عن محمد بن الزهري عن أبي سلمة
عن أبي سعيد قال: بينما النبي صلى الله عليه وسلم
يقسمهم جاءه عبد الله بن ذي الخويصرة القمي
فقال لأعبدك يا رسول الله، فقال ذيلك من
يُعبدك إذا أعبدك؟ قال عمر بن الخطاب: لا
أصرب عنقه قال: ادعه فإن له أصحاباً يحقرون
أحدكم صلاته مع صلاته ويسبوا معه صلاته
يُمَرُّونَ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمُرُّ مِنَ الشَّهْرِ مِنَ الرَّهْمَةِ
يُنْظَرُ فِي كَذِبِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ
فِي أَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ
فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيبِهِ فَلَا
يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْعَرَاتُ وَالْأَمْرُ
أَوْحَدُهُمْ نَحْلُ أَحَدٍ يَدَايِهِ أَوْ قَالَ شَدَّ يَبِ
مِثْلُ شَدِّي الْمُدَارَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَعْضَةِ
قَدْ رَدَّ رَجُلٌ عَلَى سَابِغِينَ فَرَفَعَهُ مِنَ الْمَنَاسِ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ عِدِّيَا قَتَلَهُمْ وَأَنَا
مَعَهُ حَتَّى بَايَ الرُّجُلَ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي يَعْتَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَرَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَلْمِيكَ فِي الصُّبْحِ قَالَتْ.

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَسِيرُ
بْنُ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ هَلْ
سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
الْخَوَارِجِ شَيْئاً؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَأَهْوَى

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد شریز ذو الخویصرہ
تمیسی آگیا اور کہا: یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ
پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟
حضرت عمر بن خطاب: عرض گزار ہوئے: مجھے اجازت دیجیئے کہ
اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کہنے ہی
ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے
اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے مقابلے میں حقیر جانے کا یہ دین
سے اس طرح نیچے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے
اس کے بدل کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے چیل کو دیکھا جائے
تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی بازو کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں
ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا
حالانکہ وہ گوبر و درخون سے بھی پار نکلا ہے، ان کی نشانی وہ آدمی
جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی
یا فرمایا کہ گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتی ہوگی، یہ سب قتل کیلئے گئے
جبے لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی، حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں میں گواہی
گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی نشانی کے
شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے بیان فرمایا تھی یا وہی کا یہ ہے کہ اسی ہاتھ میں
یہ بیت نازل ہوئی اور ان میں کوئی وہ ہے جو جیسے بانٹے میں تم پڑھیں کرتا
ہے (سورہ التوبہ، آیت ۵۸)

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سهل بن حنیف
سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے خوارج کے بارے میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ
میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی جانب اپنا دست
مبارک برہا تے ہوئے فرمایا۔ اس سے ایک قوم نکلے گی

يَبِيدُ الْقُبُلَ لَا يَجْعَلُ فِيهَا مَأْكِلًا وَلَا يَمُوتُ فِيهَا بَشَرٌ كُنْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
مُرُودِي النَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ .

بَاب ۱۰۳۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُكُمْ
وَاجِدَةٌ .

۱۸۲۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
نَحْوِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَقْتَتِلَ
فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاجِدَةٌ .

بَاب ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمَتَأَوِيلِينَ . قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجِ بْنِ الزَّبِيرِ
أَنَّ الْمُسَوِّمَ بْنَ عَدْرَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
عَبْدِ الْقَادِرِ أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقَدِّمَتِهِ
فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ
يَقْرَأْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَلِكَ فَكَدْتُ أَسْأَلُهُ فِي الصَّلَاةِ كَأَنِّي أَنْظَرْتُ
حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّيْتُهِ بِرَدِّ آيَةٍ أَوْ بِرَدِّ آيٍ فَقُلْتُ
مَنْ أَخْبَرَكَ هَذِهِ السُّورَةُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمَ
كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ
تَقْرَأُهَا . فَأَنْظَلْتُ أَهْلُؤُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں
اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے
تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے ۔

حضور نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب
تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کا دعوے
ایک ہوگا ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں
ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جبکہ ان کا دعویٰ
ایک ہی ہوگا ۔

تاویل کرنے والوں کے بارے میں ۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام
بن حکیم کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں سنا ۔ پس
میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا
کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھا
تھے پس میں نے نماز میں ہی ان پر ٹوٹ پڑنے کا ارادہ کیا
لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن
میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا ۔ تمہیں یہ سورت کس
نے پڑھائی ہے ؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے ۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ
بولتے ہو ، خدا کی قسم ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے نہیں پڑھتے
ہوئے سنا ہے ۔ پس میں انہیں ٹھنچتا ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا
اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے
انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے ۔ جس

إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى
حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأْ بِهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ أَقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ
الْقُرْآنَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُهَا، وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أَنْزَلْتُ
تُحَقِّقُ أَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأَتْ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ، ثُمَّ
قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوَجٍ
فَأَخْرَجُوا مَا كَيْسَرُ مِنْهُ.

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
وَكَيْعُ بْنُ حَدَّادٍ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْأَعْمَشِ
عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: الَّذِينَ آمَنُوا
وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقِي ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا آيَةً لِمَنْ
يُظْلِمُ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَنْظُرُونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لِقَانُ لِابْنِهِ
يَا بَنِي لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْزِيِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو
الزَّبْيَعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ،
عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخْشَنِ، فَقَالَ رَجُلٌ
هَذَا ذَلِكِ مَنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؛ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَقُولُونَ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ. قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُؤَافِي عَبْدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَنَازِلَ.

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ
مجھے بھی آپ نے سورۃ الفُرْقَان پڑھائی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام
پڑھو! پس انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں
پڑھتے ہوئے سنا تھا چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح
نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح
نازل ہوئے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر (قرآنوں
میں) نازل ہوا ہے پس اسی قرآن میں پڑھو جو جس کے لئے آسان ہو۔
علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب یہ
آیت نازل ہوئی کہ وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ظلم
کی تلاوت نہ کی دسورۃ الانعام، آیت ۸۲ تو ہر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں
نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا
ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ
نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت
لقمان کے اپنے بیٹے سے کہی گئی ہے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
کر بیشک شریک بڑا ظلم ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۳)

محمود بن ریح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن
مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا
کہ مالک بن دُخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے
جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول
سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
محض رضائے الہی کے لئے پڑھا ہے؟ عرض گزار ہوئے
کہ ہاں یہاں بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص قیامت میں لے کر اسے
نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرمائے گا۔

ابو عبد الرحمن اور حبان بن عطفہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبد الرحمن نے حبان سے کہا میں جانتا ہوں کہ تم مارے صاحب یعنی حضرت علی کو خوزیری پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے۔

یہ کہہ کر اسے بے ادب بتاؤ وہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پوچھا کہ وہ بات ہے کیا؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو ترابہ کو روانہ فرمایا بہم تینوں سوار تھے۔ فرمایا کہ وہاں تک کہ تم دھڑے حاج پہنچ جاؤ اور سلمہ کا بیان ہے کہ ابو ترابہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا وہاں ایک غلام سے جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعجہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ مکملے لکھا گیا ہے پس تم وہ خط لے دو چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے اسی جگہ پایا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بارے میں لکھا تھا ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھالیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمیں کوئی خط نظر نہیں آتا ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہم یقیناً یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ تم ہے اس انت کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط نکال دو ورنہ میں تمہیں تنگی کر دوں گا وہ نیچے کی جانب پھکی اور اس کے نیچے سے چادر باندھ رکھی تھی پس اس نے خط نکال کر دے دیا اور ہم سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور عمر رضی اللہ عنہ گزار فرماتے کہ یا رسول اللہ اس نے اس کے رسول کے رسولوں کے رسولوں کی خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے اجازت؟ عرض فرماتے کہ یا رسول اللہ! یہ بات تو سب گزرتی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھتا ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل و عیال و مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے اھوا ہیں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ كُنَّا نَرَى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحِبَّانَ بْنَ عَاطِفَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَلَيْتِي خَيْرًا صَاحِبَكَ عَلَى الذِّمَّةِ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ لَا أَبَالِكَ قَالَ ثَمِيءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ مَا هُوَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَكُلُّنَا كَارِهُنَّ قَالَ انْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَقِصَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ طَلَقُوا قَالَ أَبُو عَرَانَةَ حَاجَرٌ كَانَ فِيهَا أَمْرٌ أَهْمٌ مَا صَحِيحَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْعَجَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ كَانُوا فِيهَا أَنْطَلَقْنَا عَلَى أَقْدَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاَهَا حَيْثُ كَانُوا كُنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيرُ عَلَى بَيْعِ رَيْبِهَا وَكَانَ كَذِبُ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ فَتَأَلَّتْ مَعِيَ كِتَابٌ فَانْخَسَرَتْ بِهَا بَيْعُ رَيْبِهَا فَانْتَعَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَاخْتَمَرْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبُنِي مَا تَدْرِي مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلَيَّ وَالَّذِي يُحَلِّفُ بِهِ لَتُخْرِجَنِي مِنَ الْكِتَابِ أَوْ لَا تُخْرِجَنِي فَإِذَا هُوَ إِلَى مُجْدَرِهَا وَهِيَ مُتَجِدَّةٌ بِكِسَاءٍ فَاخْرَجَتِ الصَّخِيفَةَ فَأَتَوْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَاصْزُوبْ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَسَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي يَوْمَ الْقَوْمِ

اس کے اہل صحیباں اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے

رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہذا اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تم میں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں تمہارے لئے جنت واجب فرمادی ہے پس یہ نادان مجھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

مجبور کئے جانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے جس کو مجبور کر کے کلمہ کفر کہلوا یا گیا۔ ارشاد ربانی ہے "وَمَا يَكْفُرُ بِهِ" اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہوا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے (سورہ النحل، آیت ۱۰۶) نیز فرمایا "مگر یہ کہ ان سے کچھ ڈرو۔" (سورہ آل عمران ۷۸) اور یہ تفسیر ہے یہ بھی فرمایا "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں "تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے" (سورہ النساء آیت ۹۷ تا ۹۹) اس آیت میں اللہ نے احکام الہیہ کو بجا نہ لانے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ مذکورہ کتب پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے (امام حسن بصری کا قول ہے کہ تفسیر کا حکم قیامت تک ہے ابن عباس کا قول ہے کہ اگرچہ کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوادیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاموں کا دار و مدار نیت پر ہے۔

يَدُّ يَدَكُمْ بِهَا عَنْ أَهْلِهَا وَمَالٍ وَلَيْسَ مِنْ
أَهْلِهَا أَحَدٌ إِلَّا هُنَاكَ مِنْ قَوْمِهِ بَن
يَدُّ فَمَنْ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ أَصْحَابُ
كَانُوا لَهُ الْآخِذِينَ قَالَ فَعَادَ دُعَاكَ فَتَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
بِعُتْقِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ قَالَ أَوْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ
يَدُّ وَمَا يَدُّ يَدُكَ لَعَلَّ اللَّهُ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَتَالَ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ
فَاعْمَلُوا وَدَقَّتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

کتاب الاسرار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ١٣٢ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَا مَنْ أَكْرَهَ
وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ
شَدَّحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ
اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: أَلَا
أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتَى؟ وَهِيَ تَقَاتَى، وَقَالَ
ابْنُ أَبِي حَتْمٍ تَوَاتَاهُمْ أَيْ تَوَاتَاهُمْ ظِلَالِي
الْقُسْبِ قَالُوا لَيْسَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى كَوْلِهِ وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ ذَلِكَ نَصِيرًا فَقَدْ رَأَى اللَّهُ
الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَدِعُونَ مِنْ
تَوَلَّوْا مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ
إِلَّا مُسْتَضْعَفًا عَنِ الْمُتَمَنِّعِ مِنْ وَعَلَى مَا أُبَيِّرُ
يَمْ وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّيْبَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يَكْرَهُهُ اللَّهُ مَوْصِلُ
فَيْطِنُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَسْمَرَ
وَأَبْنُ الرَّبِيعِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالْيَتَبَذَةِ.

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ عَنْ كَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
هِلَالٍ بْنِ أَسَمَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ فِي الْمَلَاةِ. اللَّهُمَّ أَنْبِ عَنَّا
بْنِ أَبِي رَيْحَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ
الْوَلِيدِ. اللَّهُمَّ أَنْبِ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ امْشُدْ دَوَاطِكَ عَلَى مُضَرٍّ وَابْعَثْ عَلَيْهِمُ
سِينِينَ كَسِينِي يُدْسَعُ.

يَا مُضَرُّ مِنَ اخْتَادَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ
وَاللُّوْانَ عَلَى الْكُفْرِ.

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةً إِلَّا يَمَانُ
أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا
وَأَنْ يُحِبَّ الْمَاءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يَكُونَ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْدَرُ أَنْ يُفْدَقَ فِي
النَّارِ.

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ مِمَّنْ قِيلَ سَمِعْتُ سَعِيدَ
بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عَمَّ مَوْثِقٍ
عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوْ لَقِيتُ أَحَدًا مِمَّنْ فَعَلِمْتُ
بِعُثْمَانَ كَانَ مُحَقَّقًا أَنْ يَنْقُصَ.

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ حَبَّابِ بْنِ الْأَدِّ
قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِرَدَاةٍ لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔
لے اللہ! عیاش بن ابی ریحہ، سلمہ بن ہشام
اور ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ!
گمراہ مسلمانوں کو نجات عطا فرمایا۔ اے
اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور
ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال
مستط فرما۔

جو مار کھانے، قتل ہونے اور نوہن برداشت کرنے
کو کفر یہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین
باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ
چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے
سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس
شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے
مگر رضائے الہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے
کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے
جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہونے کے
باعث حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم
لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث
کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی
جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سامنے
رواق افزائے دہر تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے

أَلَا تَسْتَفْهِرُونَ لَهُمُ الْآيَاتُ عُرُوكُمْ ۖ فَكَأَلٍ فَكَأَلٍ ۚ قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجْلَىٰ يَأْتِيَتْهُ تَلَاكُمُ مَوَاصِعُ عَلَىٰ رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ يَصْبِقِينَ دَوْمَ شَطٍ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا ذَرُونَهُمْ وَعَظِيمٌ فَمَا يَقْتَدُوا ذَٰلِكَ عَنْ دِينِهِ ۚ وَاللَّهُ لَيَكْتُمَنَّ هَٰذَا الْأَمْرَ حَتَّىٰ يَسِيرَ الزَّكَاةُ مِنْ صُنْعَاءَ إِلَىٰ حَضْرَةِ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ ۚ ذَٰلِكَ نَبْ عَلَىٰ غَنَمِهِ وَلَيْكُمُكُمْ تَسْتَعْبِدُونَ

بَابُ فِي بَيْعِ الْمَكْرَةِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا أَحَدُكُمْ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَىٰ يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّىٰ جَعَلْنَا بَيْنَ الْمَذْرَأَةِ فَكَأَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلُمُوا اسْلُمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَٰلِكَ أَمْرٌ يُدْ، ثُمَّ قَالُوا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ارْجِعُوا أَنْ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ كُمْ فَنَنْ وَحْدًا مِنْكُمْ يَمْلِكُ شَيْئًا قَلِيلَةً وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

عرو طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں کرتے ؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں پکڑ کر زمین میں گرہا کھودا جاتا اور پھر اس ٹکڑے میں بٹھایا جاتا پھر آ رہ لاکر ان کے سر پر رکھا جاتا اور چلا کر آدمی کے گرد بکڑے کر دئے جاتے یزید کے کانگوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو جیر ڈالتے تھے لیکن یہ سلوک بھی انہیں دین سے نہیں مٹانے پاتا تھا۔ خدا کی قسم میں مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضرت موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا اور بھیجئے گا اپنا ہر یوں کے بارے میں لیکن تم جلد بازی سے مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہو کی طرف چلو پس ہم آپ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المقدس جا پہنچے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا اے گروہ یہو، اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فسرمایا کہ میرا مقصد ہی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ حکم پہنچاتے ہوئے فسرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے در یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ت: یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔۔۔ بخاری شریف میں پیچھے گذر چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیمہ کے یہودیوں کو اپنے در خلافت میں جلا وطن کیا تو ان سے بھی یہی فرمایا تھا کہ ارْجِعُوا إِلَى الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔۔۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں:۔۔۔ جس کا نام عسند

یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ رتقہ الایمان بطورہ اشرف پر لیس ۱۰ ہجری ۸۲) ————— استغفر اللہ!

کیا خبر تھی کہ سب کے چاروغ مصطفیٰ

جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی تو یہی

کتنا بھانک اور کتنا غیر اسلامی یہ نظریہ ہے کہ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہزاروں چیزوں کا مالک و مختار بنایا ہوتا ہے اور جس ہستی کو سب سے زیادہ مرحمت فرمایا، ارشاد ہوا کہ (إِنَّا آفَظْنٰنِیْمًا لَّکَ الْکُوْشُرُ) (اے محبوب!) ہم نے تجھے کوثر عطا فرمایا۔ اللہ کا محبوب فرمائے کہ میرے پیروں کو گانے بچے ہر چیز کی گنجائش عطا فرمادی ہیں۔ وہ فرمادیں کہ جان روزین کا مالک اللہ ہے اور اُس کا رسول۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جیسے یہودیوں سے یہی کہیں کہ زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی لیکن یہ صاحب کبر ہے جس کو کہ جس کا نام مستند یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ لَآ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

انسان جب بھٹکتا ہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے تو تو موصوت لے جو عقیدہ بیان کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور رسول دشمنی کا آئینہ دار ہے۔ چنانچہ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ انداز بیان کتنا بھانک ہے کہ ان لفظوں سے خدا بھی یہ بُرا کرتا ہے کہ یہ کوئی اُمتی اپنے نبی کے بارے میں کھڑے ہو جائے جیسے بات اس نبی کی ہے جوامام الاحیاء اور سید المرسلین ہے۔ جو رب العالمین کو اپنی کائنات میں سر پیار سے سے زیادہ پیارا ہے، جو ہر آدمی کے لیے سے زیادہ اور نچا ہے، جو ہر اچھے سے زیادہ اچھا ہے۔ جس کی بارگاہ میں اُن کی آواز سے اپنی آواز اونچی کرنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے، اُن کا نام نامی و اسم گرامی موصوف نے کس طرح لیا ہے؟ کیسے کھلبے کیا ایسا کھنڈ دالے گئے دل میں بارگاہ رسالت کا دلجمی ادب و احترام تھا؟ کیا اس مصنف کا سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت سے لبریز نہیں تھا؟ موصوف کی تائید و حمایت کرنے والوں سے ہمارا کیا تعلق ہے کہ اسے بھولے راہبر! کلمہ طیبہ کے ہر امیر! خدا کے لیے اپنی جانوں پر قربان کھاؤ۔ یوں تعصب میں بے دردی سے اپنے آپ کو جہنم کا ایدھ بنناؤ۔ اپنے ایمان کا بیڑا اپنے ہتھ میں پکڑو اور ان کی گنگائی میں غرق نہ کرو۔ اپنا نفع نقصان دیکھو اور اپنا کھربا ہوا ایمان بھرا حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ توبہ کر کے اسی نبی کے دامن رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے ہو۔ ان کی گستاخیوں سے باز آؤ اور اُن کے دامن رحمت میں پناہ لے کر کھینک

مصطفیٰ برساں خوشین را کہ دیں جب دوست

اگر باؤ نہ رسیدی تمام برہمی ست

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

بَابُ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُسْكِرِ وَلَا

تَنْكَرُهُمَا فَتَيَّا نَكْرَهُ عَلَى الْبَغَاءِ إِنْ

أَرَادُنَّ تَحْصِيْنَ لَيْسَتْ بَعْدَ عَمْرِىَ الْحَيْلُ

الدُّنْيَا وَمَنْ يَكْرِهْهُزْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ

إِكْرَاهِهِمْ عَفْوٌ رَّحِيمٌ۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنِ يَزِيدٍ أَنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ

اور مجبور نہ کر د اپنی کنیزوں کو کہ بکاری کری جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بھلا اس کو مدد مجبوری کی حالت پر درج نہیں بخشنے والا ہر ان ہے رسول محمد الرحمن اور مجمع جو دونوں یزید بن جابرہ انصاری کے صاحبزادے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ان کے

اَلَا تَدْرِي عَنْ خُتَا بَدَتِ بِكَ اِمَّا الْاَنْصَارُ يَرِيْبَةُ
اَنْ اَبَاهَا رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ بِهَا سَهْلًا

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
ابْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ذَكَوَانُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَسْتَأْمِرُ النِّسَاءُ فِي
اِبْضَاعِ بَعْدِهِنَّ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَا اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَأْمِرُ
فَتَسْتَنْجِي فَتَسْكِبُ قَالَ سَكَتَهَا اِذَا ذَكَرَهَا

۱۸۳۷ - اِذَا اُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا
اَوْ بَاعَهُ لَوْ يَجُزُّ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ
تَذَرُ الْمُسْتَكْرِي فِيهِ تَذَرًا فَرَوْجًا يَرِيْبُ رُغِيمٍ
وَكَذَلِكَ اِنْ ذَكَرَهَا

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا ابُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَعْدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ اَنْ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ ذَكَرَ مَمْنُونًا وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَيْفَ تَرِيْبِهِ مِسْقِي
كَاشْتَرَا اُنْعِمُ بِنُ الْفَخْرِ بِثَمَانٍ مِائَةٍ
يَرْهَمُ، قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ عَبْدًا
فَبَطِيْئًا مَاتَ سَاعَةً اَوَّلًا

۱۸۳۹ - بَابُ مِنَ الْاِكْرَاهِ كَرَاهٌ وَكُرْهٌ
وَاجِدٌ

۱۸۴۰ - حَدَّثَنَا حَزْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا
اَسْبَاطُ بْنُ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ
بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ اَبُو الْحَسَنِ الشُّوْطَرِيُّ
وَزَيْدُ الْاَكْرَدِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

والدہا چہ نئے ان کی شادی کر دی اور وہ خود سر پریدہ تھیں چنانچہ انہیں
یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں چنانچہ
آپ ﷺ اس علاج کو منسوخ فرمادیا۔

ابن ابی ملیکہ نے ابو عمر ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول
اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اجازت لی جاتی ہے؟
فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت
لی جاتی ہے تو وہ شرم کے ماسے چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا لا خامتھا
ہی اس کی اجازت ہے۔

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا
جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو
ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مدبر کیا جائے تب بھی۔

عمر و بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کسی انصاری آدمی نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس
کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسے
مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن مخماری نے
اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ بطلی غلام
پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

اکراہ سے کراہ اور کراہ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے شیبانی
نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابو الحسن سوائی نے حدیث بیان کی
ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ اسے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں
کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زہر سنی رسولہ النساء آیت (۱۹)
کے بارے میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب آدمی مر جاتا

ولی عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ مستحق شمار ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آئیہ کریمہ نازل فرمائی۔

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشے والا مہربان ہے (سورہ النور آیت ۳۳) نبیؐ نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابوعبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے لیسوی صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو ڈرے نہیں لگاے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو تو لونڈی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہو گئی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے ڈرے لگاے گا اور شبیب لونڈی کی صورت میں آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق تاوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھٹیں دھوکیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ اگر میں تجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائی ہوں

تو کافر کو مجھ پر تسلط نہ کرنا۔ چنانچہ (وہ گر پڑا اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور بیڑیاں دگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

تَرَكُوا لِلنِّسَاءِ كُلَّهَا اَلَيْسَ قَالَ كَانُوا اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ اَوْ لِبَيَاةٍ اَحَقُّ بِاَمْرٍ اَنَّهُ شَاءَ بَعْضُهُمْ نَزْوِجَها وَاِنْ شَاءَ ذَا اَمْرٍ وَّجَوْها وَاِنْ شَاءَ ذَا اَمْرٍ وَّجَوْها فَهَمَّ اَحَقُّ بِها مِنْ اَهْلِها فَتَرَكْتُ هَلْوَ اَلَيْسَ بِذَلِكَ

بِاَمْرٍ اِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى الزَّيْنِ فَلَا حُدَّ عَلَيْهِ بِاَمْرٍ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ يَكْذِبْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ اِكْذَابِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَكَانَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رِثْقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخَمْسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَتْهَا فَبَجَلَهَا عَمْرُ الْاَحَدِ وَنَفَاهُ وَكَرِهَ بَجْلُ الْوَلِيدَةِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا فَتَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْيَكْرِيفُ عَنْهَا الْحَدُّ يُقِيمُ ذَلِكَ الْحَكْمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَدْرَاءُ بَعْدَ رِقْسَتِهَا وَيُجَلَدُ، وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الْبَقِيَّةُ فِي قَضَاءِ الْأَيْمَةِ عُدْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

۱۸۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاجَرَ ابْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرِيْبًا فَبَتَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْحَى بَارِئًا مِنَ الْحَبَاءِ سَرَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَأَقَامَ إِلَيْهَا فَفَقَّاهَتْ تَوَضَّأَ وَتَضَمَّنَنِي فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَمَنْتَ بَيْنَ وَبَيْنَ مَوْلَاكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَعَطَّ حَتَّى رَكْعَتَيْنِ بِحُجْلِهِ بِأَكْبَلِ يَمِينِ الرَّجُلِ لِيَصَاحِبَهُ إِنَّهُ

اُخْرُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ نَحْوَهُ
وَكَذَلِكَ كُلُّ مَكْرَهٍ يَجِزُ خِيَارُهُ يَدَّ جَبَّ
عَنْهُ الْمَظْلُومُ وَيَقَابِلُ دُونَهُ وَلَا يَخُنْ لَهُ ذَا
كَائِلُ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قُوَّةَ عَلَيْهِ وَلَا
قِصَاصَ. وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمَّ
أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَتَّبِعَنَّ عِبْدًا أَوْ
لَتَقْرُبَ يَدَيْنِ أَوْ قَهْرَبَ هَبْهُ وَتَحِلَّ عَقْدُهُ أَوْ
لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ دَسَّعَهُ
ذَلِكَ يَكُولُ الثَّيِّبَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمَ أَخْرَأَ الْمُسْلِمَ. وَقَالَ بَعْضُ الثَّائِبِينَ لَوْ
قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمَّ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ
أَوْ لَتَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ هُوَ ذِمَّةٌ
لَمْ يُسَّعْهُ لِأَنَّ هَذَا أَلَيْسَ بِمُضْطَرٍّ لَكُمْ مَا فَضَّ
فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ ابْنَكَ
أَوْ لَتَتَّبِعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ أَوْ لَتَقْرُبَ يَدَيْنِ أَوْ
لَتَهَبَ يَلُزِمَكَ فِي الْقِيَاسِ وَلَكِنْ لَسْتُ تَحْسِنُ
وَتَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهَبَةُ وَكُلُّ عِدَّةٍ فِي ذَلِكَ
بَاطِلٌ فَخَرَفُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مَعْدُومٌ وَ
غَيْرُهُ بَعْدَ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ. وَقَالَ الْمَدَنِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلَائِهِ
هَذِهِ أَحَبُّي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ. وَقَالَ الدَّخِيُّ إِذَا
كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فِدْيَتُهُ إِلَى الْإِلَفِّ وَإِنْ
كَانَ مَظْلُومًا فِدْيَتُهُ الْمُسْتَحْلِفُ.

۱۸۲۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ
أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلِ الْمُسْلِمَ أَخَا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ
نَاكَانَ فِي حَاجَةٍ أَوْ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَةٍ

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو اسی طرح ہر وہ آدمی جس پر
زبردستی کی جائے اور وہ دوسرے کو وہ اس سے ظلم کو دفع کرتا ہے لہذا
اس پر قصاص نہیں ہے اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا
مرا کھانا ہوگا یا اپنا غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا
یا ہب کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے درجہ ہرے باپ یا مسلمان
بھائی کو قتل کر دیں گے تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمایا
ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں
کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم
تیرے بیٹے یا باپ یا اور کسی عزیز کو قتل کر دیں گے تو اس کے لئے
اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے
خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرر قتل کر
دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا
اقرار کر یا فلاں چیز ہب کر دے تو قیاس کے ساتھ ایسا کرنا
اس کے لئے لازمی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور
کہتے ہیں کہ بیع ہب وغیرہ ایسی حالت کے تمام عقود باطل
ہیں۔ ان حضرات نے ذی رحم محرم اور دوسروں میں کتاب
وسنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے
اپنی زوجہ مطہرہ کے متعلق کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ
کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے بخنی کا قول ہے کہ
جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار
ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت
کو دیکھا جائے گا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے
نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو
اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں نگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ
اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن اس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکنا اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے۔

حیلوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
حیل ترک کرنا۔

اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی۔
علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! بیشک اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کو اسی کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس چیز کے لئے ہجرت کی۔
نماز میں حیلہ کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، یہاں تک کہ وضو دوبارہ کرے۔

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے دُور سے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ النَّسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اخْلُصْ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجِرُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.

کتاب الحیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ فِي تَرْكِ الْحِيلِ وَإِنْ لَكُلِّ الْفَرَسِ مَا نَوَى فِي الْأَيَّامِ وَغَيْرِهَا

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّعَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاتَّعَا لَا إِلَهَ إِلَّا مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

بَابُ فِي الصَّلَاةِ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّ اسْتَحْذَرْتُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

بَابُ فِي الرِّكَوَةِ وَأَنْ لَا يُعْزَقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

خَصَّيْنَةَ الصَّدَقَةِ.

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّسَائِيَّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ لَدِيْنُصَةَ الصَّدَقَةِ الرَّقِي قَرْضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَنَفِّرِي ذَلِكُمَا بَيْنَ جَمْعِ خَشْيَةِ الصَّدَقَةِ.

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الرَّائِسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَخَالَ الصَّلَاةُ الْيَحْسُ إِلَّا أَنْ تَطْلُوعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ عَلَى مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرٌ مَصَّنَ إِلَّا أَنْ تَطْلُوعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ التَّزَكَاةِ قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَايِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا تَطْلُوعَ شَيْئًا وَلَا أَنْقَضَ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا حَرَامٌ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَكَانَ بَعْضُ النَّاسِ فِي يَوْمَيْنِ وَمِائَةٍ بَعْضُهُمْ حَقَّكَ إِنْ أَهْلَكَكَ مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهُ أَوْ اِخْتَالَ فِيهَا فَرَأَى أَنَّ التَّزَكَاةَ أَفْكَرًا شَيْءًا عَلَيْهِ.

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَتَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شُجَاعًا أَوْ رَجُلًا يَغْتَرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيُطْلَبُهُ وَيَقْتُولُ أَنَا كُنْتُ لَكَ قَالَ يَا اللَّهُ لَنْ يَزَالَ يُطْلَبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ

متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

تمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے ذریعے متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہیں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

مالک بن ابوعامر نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بھڑے مجھے بالوں والا اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کی خوشی سے رکھو۔ پھر عرض گزار ہوا۔ مجھے بتائیے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی باتیں ضروری ضروری بتائیں اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں ان میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے گھٹا کروں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت پا لیا جنت میں داخل ہو گیا بعض لوگوں کو ایک سو بیس اونٹوں کے بارے میں کہا ہے کہ دو حصے دیئے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو جان بوجھ کر ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے فرار کرنے کی خاطر کوئی اور حیلہ کئے تو اس پر حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تمہارا حج کیا ہو مال چٹکرا سا تب ہو گا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کر کے کھے گا میں تو تیرا مال ہوں فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ برابر اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے مالک

باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ منع میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعدد اشعار و جہاد دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

امام محمد حنیفہ بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز اس سے اور پانچ لکھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حبیلہ کے ساتھ منع کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

تجارت میں حبیلہ سازی نا پسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس بھی رکی رہے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

مٹی جھگت سے بولی برہانا مکروہ ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی جھگت سے منع فرمایا ہے۔

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں جس طرح آدمیوں سے دھوکہ بازی کرتے ہیں اگر وہ صاف مٹی سے کام کریں تو مجھ پر معاملہ بہت آسان ہو جائے۔

جسدا اللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے یہی کریم

باطل۔ وَقَالَ فِي الْمُنَافِقَةِ الزَّكَاءُ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْمُتَعَدُّ وَالشَّعَارُ أَثَرٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

۱۸۴۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُنَافِقَةِ النَّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ الْحَدِيثِ الْأَنْشِيطَةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ أَحْتَالَ سَقَى يَمْنَعُ فَالْتِمَاحُ فَاسِدٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: التَّكَاثُرُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَحْتِيَالِ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ

۱۸۵۰. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْزَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ.

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُثِ

۱۸۵۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّنَجُّثِ.

بَابُ مَا يَنْهَى مِنَ الْخَدَاعِ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ الْيُوسُفُ يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَوْ أَنَا كَانُوا أَهْوَنَ عَلَىَّ.

۱۸۵۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحْدِثُ عُرْفَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ .

۱۵۲۲ مَا يُذْهِبُ مِنَ الْإِخْتِيَالِ لِلنَّبِيِّ فِي الْبَيْتِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكْسَلَ صَدَاقُهَا

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُدُوٌّ كَايِمٌ بِثَأْنِهِ سَأَلَ عَائِشَةَ وَارِثُ خَدْنِمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْبَيْتِ فَإِنْ كُنْتُمْ أَطَابَ لَكُمْ مِنَ الْبَيْتِ فَالْتَمِسُوا فِي خَيْرٍ وَإِلَّا فَارْتَبِعُوا فِي مَالِهَا وَجَمَلِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَنْزِلَ فِيهَا دَنِي مِنْ سُدِّي يَسْتَأْذِنُ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ تُقْسِطُوا نَهْنُ فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ شَرُّ اسْتَفْذَى النَّاسِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نَزْلِ اللَّهُ وَيَسْتَفْذُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَدْ كَرِهَ لِحَدِيثِ .

۱۵۲۴ إِذَا عَصَبَ جَارِيَةً فَزَنَمَ أَمَّا مَا نَسْتَفْذِي بَيْتِهَا الْجَارِيَةِ الْمَيْتَةِ شَرُّ وَجَدَهَا صَاحِبَهَا فَيُؤْتِي لَهُ وَيُرْدُ الْقِيمَةَ وَكَأَنَّكَ الْبَيْتُ شَمًّا وَقَالَ بَعْدَ التَّائِيدِ : الْجَارِيَةُ لِلْعَاصِبِ لَا ذَنْ وَالْقِيمَةُ : وَفِي هَذَا الْإِخْتِيَالِ تَحِينَ اسْتَمْنَى جَارِيَةً رَجُلٌ لَا يَدْعُهَا فَعَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَتَمِّهَا مَا تَمَّتْ حَتَّى يَأْخُذَ بِهَا قِيمَتُهَا فَيُطِيبُ لِلْعَاصِبِ جَارِيَةً غَيْرَ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَبِكُلِّ عَادِرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۵۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا۔

ولی کا اپنی پسندیدہ تنیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر نہ دینے کے لئے جیلہ کرنا منع ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے آیت اور اگر تمہیں نذریشہ ہو کہ تنیم رکھیں میں انصاف نہ کرو گئے تو نکاح میں لاؤ جو عروہ نہیں پسند تھیں رسولہ النساء، آیت ۴ کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس تنیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ مال اور جہال کے باعث اس کی طرف رغبت رکھے لیکن دستور کے مطابق ہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہیے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ مہر داکر نے میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت وَیَسْتَفْذُونَكَ فِي النِّسَاءِ رسولہ النساء آیت (۱۲۷) کے بارے میں فتویٰ پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا جیلہ کرنا۔

پس کہہ دیا کہ وہ مرگئی، حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے قیمت واپس لوٹائی جائے گی اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے باعث لونڈی غاصب کی ہوگی اور بہانہ کیا کہ وہ مر گئی، یہاں تک کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی، لہذا غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغا باز کے لئے قیامت کے روز جھنڈا ہوگا۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

نے فرمایا کہ قیامت کے روز مردھوکا باز کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے باعث وہ پہنچا جاتا ہے گا۔

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

زینب بنت امہ سلمہ نے حضرت اقم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑتے ہو تو ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو اور میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ کہے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ شہیرہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے تو یہی جائز ہے (بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر دیے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور واقعی اس کے نکاح کو برقرار رکھئے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس ساتھ ہجرت کرنے میں کوئی حرج نہیں درپہ نکاح صحیح ہے۔) عجمی بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار کا ولاد سے ایک عورت کو اندیشہ ہوا کہ اس کا دلی اس کا نکاح کر دے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی چنانچہ اس نے انصاف کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبد الرحمن اور حضرت جعفر کے لئے پیغام اعانت بھیجا جو حضرت جعفر کے صاحبزادے تھے دونوں حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ غصہ بابت خدام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا اور وہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَلَّغُوا أَوَّلَ يَوْمٍ الْقِيَمَةِ يُعْرَفُ بِهِ

باب ۵۴

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَدِّ بْنِ شَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْصَى لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ فَضَّيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

باب ۵۵

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْتَحِرُ إِلَيْكُمْ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ وَلَا يَنْتَحِرَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: إِذَا سَأَلْتِ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَمْ تُسْتَأْذِنِ إِلَيْكُمْ وَلَمْ تُلْزِمِيهِمْ فَالْحَدُّ لَكُمْ فَاقَامَ شَاهِدَتِي رُوِيَ عَنْهُ تَرْوِجُهَا بِرِضَاهَا فَإِذَا بَدَتْ الْفَاحِشَةُ بِكَاحِهَا وَالزَّوْجُ يَكْفِيكُمْ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَّاهَا وَهُوَ تَرْوِجُهَا

باب ۵۶

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ أَمْرًا كَانَ مِنْ وَلَدٍ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَرَبُّهَا وَهِيَ كَارِيحَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ: عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجْتَبِرِ ابْنِ جَارِيَةَ قَالَا: فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خُتْمًا رُبَّمَا خَدَّاهُ

أَنَّكَ حَبْلُ آبَوْهَا دَهِي كَاهِدُهُ ۖ ذَرَدَ النَّبِيُّ صَلَّى
لَهُمَا سَعْدٌ وَمَكَرَ ذَلِكَ ۖ قَالَ سَفِيَانٌ وَمَا عَجَبُكَ
الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنْ خَلَسَاءُ ۖ

۱۸۵۸ ۖ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكُحُوا الْإِيَّامَ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَا تَنْكُحُوا الْيَمَامَ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا
فَأَنُوكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ إِنْ اخْتَالَ إِنْسَانٌ شَاهِدًا عَلَى رُؤُوسِ
تَرْوِجٍ أَمْرًا لَا يَتَّبِعُ بِأَمْرِهَا فَانْهَيْتُ النَّاسَ
بِنِكَاحِهَا إِنَاءً وَالتَّرْوِجُ يَعْلَمُ أَنَّ لَهَا تَرْوِجًا
فَقَطَّ فَإِنَّهُ يَسْعُهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا يَأْسُ بِالْمَنَامِ
لَهُ مَعَهَا ۖ

۱۸۵۹ ۖ حَدَّثَنَا أَبُو عَالِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكَوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَنْكُحُوا تَسْتَأْذِنُ ۖ قُلْتُ أَنْ الْيَمَامَ تَسْتَجِ
قَالَ إِذْنُهَا صَمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هُوَ
رَجُلٌ جَارِيَةٌ يَتِيمَةٌ أَوْ يَتِيمَةٌ فَانْهَيْتُ ۖ فَاخْتَالَ
فَبَعَاءُ بِشَاهِدَةٍ رُؤُوسِ عَلَى أَنْ تَرْوِجَهَا فَادْرَكَتْ
فَرَمَيْتُ الْيَتِيمَةَ فَبَقِيَ الْقَائِمُ شَهَادَةً الرُّؤُوسِ
وَالرُّؤُوسُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَدْعُ
بِأَسْنِ مَا يَنْكُرُكَ مِنْ اجْتِيَالِ السَّرَاةِ
مَعَ الرُّؤُوسِ وَالصَّرَافُ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۸۶۰ ۖ حَدَّثَنَا عُثَيْبٌ عَنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحُلُوءَ وَيَحِبُّ الْعَسَلَ كَانَ إِذَا

اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا
تھا سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد الرحمن سے سنا کہ وہ اپنے
والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ وہ نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ حکم نہ
دے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ
اجازت نہ دے عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا
جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی جیلہ
کر کے دو جھوٹے گواہ کر کے کسی خیمہ کی شادی کے
بھرتا صلی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جاننا
ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز
ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں
کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے
میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس
کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا
قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے
اور وہ انکار کرے پس یہ جیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس
بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے جب یتیم لڑکی کو اس
بات کا پتہ ملے تو وہ بھی راضی ہوگی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی
تسلیم کر لی حالانکہ خاوند کو اس کا باطل ہونا معلوم ہے اس کے ساتھ
عورت کا اپنے خاوند اور سوتیلوں کے ساتھ جیلہ کرنا
نا پسندیدہ ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم
منہجی چیزوں و رشہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے
تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب
جاتے جہاں چاہتے آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں مول

صَلَّى الْعَصْرَ أَحْزَارًا عَلَى نِسَائِهِمْ فَمَدُّوْهُ مِنْهُنَّ
فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ وَاحْتَبَسَ عَنْهَا الْكُرْمِيَّتَا
كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدَتْ
أَمْرًا مِنْ قَوْمِي فَأَعْتَكَا عَسَلِي فَسَقَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ
أَمَا وَاللَّهِ لَنَجْعَلَ لَكَ فِدَاكَ كَرْتُ ذَلِكَ لِسُوءَةِ
فَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فِدَاكَ سَبَدُ ثَوْمِيكَ
فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَخَافَ يَرْفَأَنَّهُ
سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الزَّيْرِيَّةُ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْتَبُ عَلَيْهِ
أَنْ يُرْجِدَ مِنْهُ الزَّيْرِيَّةُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَتْ زَيْنُ
حَفْصَةَ شَرْبَةً عَسَلِي فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ بَحْلَةٌ
الْعُرْفُطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ دَقُولِيهِ أَيْتُ يَا صَبِيَّةُ
فَدَخَلَ عَلَى سُوءَةِ فَذَلِكَ لَقَوْلُ سُوءَةِ وَالَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَبَادِي رَكَبًا لَيْتِي
قُلْتُ لِي وَإِنَّ لَعَلِّي الْبَابُ قُرْبَى مِنْكَ خَلَا
وَنَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَخَافَ يَرْفَأَنَّهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا
هَذِهِ الزَّيْرِيَّةُ قَالَ سَقَتْ زَيْنُ حَفْصَةَ شَرْبَةً عَسَلِي
قُلْتُ جَرَسَتْ بَحْلَةُ الْعُرْفُطُ فَدَخَلَ عَلَى
قُلْتُ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَبِيَّةٍ فَقَالَتْ
لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا
حَاجَتِي بِهِ قَالَتْ لَقَوْلُ سُوءَةِ سُبْحَانَ اللَّهِ
لَقَدْ كَذَبْتُنَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا أَسْكُتِي

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِحْزَالِ
فِي الْقَدَارِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ

سے زیادہ ٹھہرے چنانچہ میں نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا تو مجھے بتایا
کہ حفصہ کی کسی قریبی عورت نے ان کے لئے شہد کی گواہی بھیجی تھی اور انہوں نے
رسول اللہ کو اس میں سے پلایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس
بارے میں ضرور کوئی حملہ کروں گی میں نے حضرت سُوہ سے اس کا ذکر کیا
میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان
سے عرض کرنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے مغایر کھایا ہے؟ پس حضور نے انکار
فرمایا کہ تو عرض کرنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات
ہمت گراں گزرتی ہے کہ ان سے بدبو آئے چنانچہ حضور نے فرمایا میں نے
کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مجھے نے غرض
عرق چوسا ہوگا اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صبیحہ! آپ بھی یہی کہنا
حب حضور حضرت سُوہ کے پاس تشریف لائے حضرت سُوہ کا بیان ہے
کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی سوتا ہے پر یہی
مجھے لیکن آپ کے پاس خاطر سے میرا ارادہ ہوا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو آپ
نے مجھ سے کہی تھی جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا
رسول اللہ کیا آپ کے مغایر کھایا ہے؟ فرمایا کہ نہیں میں عرض گزار ہوئی
کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے
میں نے کہا ہوسکتا ہے کہ شہد کی گواہی نے غرض چوسا ہو جب آپ میرے
پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت
صبیحہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی
طرح کہا پس جب حضور حضرت حفصہ کے پاس تشریف
لئے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں
آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے
ان کا بیان ہے کہ حضرت سُوہ سو رہے تھے۔ سبحان اللہ
ہم نے اسے حضور کے لئے حرام کر دیا۔ میں نے
کہا کہ خاموش رہیے۔

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لئے حیدر تلاش
کرنا برا ہے۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے جب وہ

بَيْنَ رَيْبَعَةٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ لِيَسْرِعَ بِلُغَةِ اَنْ الْوَلَاءَ وَقَعَ
بِالشَّامِ فَخَبَّرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ
يَا رُضِي فَلَا تَدْمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ
بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارَ امْنَةٍ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سُرْعٍ
وَعَنِ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عُمَرَ اَتَمَّ النَّصْرَةِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
۱۸۶۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
اَنَّ اِسْمَعَ اسْمَاءَ بْنَ زَيْدٍ يَحْكِيَنَّ سَعْدًا اَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجْعَ
فَقَالَ يَجْدُ أَوْ عَذَابٌ عَذِبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ
تَقْبَلُ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ ذَابَ أَوْ
الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدِرُ مَنْ عَلَيْهِ
وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجُ فِرَارَ امْنَةٍ
بِأَمْرِكَ فِي الْيَبَةِ وَالشُّفْعَةِ وَ
قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ ذَهَبَ هَبَةٌ أَلْفَ
وَرُغْمِدٍ وَكَثُرَتْ حَتَّى مَكَثَتْ عِنْدَكَ سِنِينَ وَ
احْتَالَ فِي ذَلِكَ تُقَرَّرَ جَعَرُ الْوَاهِبِ فِيهَا فَلَا
رُكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَتْ الرَّسُولَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَبَةِ وَأَسْقَطَ الرَّكَاةَ
۱۸۶۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ أَيُّوبَ السُّخْتِيَّانِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَايِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يُعَوِّدُ فِي
قَيْبِهِ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السُّوءِ
۱۸۶۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

سرع کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی
وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی
اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم کسی زمین میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور
جس جگہ یہ بیماری پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ
نکلو پس حضرت عمر (رضی عنہ) سرخ سے واپس لوٹ آئے۔
ابن شراب سالم نے حضرت عبدالرحمن عمر سے روایت کی ہے کہ
یہ حضرت عبدالرحمن کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔
عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
عنہما کو حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ
یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر
اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی پس
جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے
اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ بیماری آئے تو وہاں سے
فرار کر کے نہ نکلے۔
ہمہ ور شفعہ میں جیلہ کرنا بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار
درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کہے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس کئی سال
رہیں۔ یوں اس میں جیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس
لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور
زکوٰۃ کو ساقط کر دیا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ
کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو
اپنی تہ کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے
لئے نہیں ہے۔
ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عندہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا مَا لَمْ يَنْتَهِمْ، إِذَا أَفْقَحَتِ الْعُدَّةُ وَصَرَّابُ الْقُرْبَى فَلَا شَفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشَّفْعَةُ لِلْجَوَارِ كَمَا عَمِدَ إِلَى مَا شَاءَ دَكَّ فَا بَطَلَهُ وَقَالَ إِنْ أَشْتَرَى دَارًا خَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَجَارِي بِالشَّفْعَةِ فَاشْتَرَى مِنْ مَوَاتِلِهِ سَلِيمَةً فَاشْتَرَى الْبَاقِي. وَكَانَ لِلْعَجَارِ الشَّفْعَةُ فِي السَّلَامِ إِلَّا ذَلِكَ وَلَا شَفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ.

۱۸۶۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَهُ الْمُسَوِّرُ بِمَخْذُومَةٍ فَوَضَعَهَا عَلَى سَيْبِي وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَرِيكَ عَلَى أَرْبَعِ مَوَاتِلٍ إِلَّا مَا مَقْطُوعَةٍ وَأَمَّا مَنْ جَعَلَهُ قَالَ أُعْطِيتُ ثَمَنِيَا ثُمَّ بَقِيتُ إِيَّاهُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَجِدُ أَحَقَّ بِصُغْبَةٍ مِمَّا بَعَثْتَهُ أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيتُكَ أَقَلَّتْ سُفْيَانُ إِنَّ مَعَهُ السَّعْدَ يَقُولُ هَكَذَا قَالَ لِي هَكَذَا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَدَانَ تَبِعَ الشَّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَبْطُلَ الشَّفْعَةُ فَيَلْبَسُ الْبَائِعُ الْمُسْتَتَرِ الدَّارَ وَيَحْدُدُهَا وَيُدْفَعُهَا إِلَى الْبَيْعِ يَعْوِضُهُ الْمُسْتَتَرِ الْفَتْحَ دِرْهَمًا فَلَا يَكُونُ لِلْمُسْتَتَرِ فِيهَا شَفْعَةٌ.

۱۸۶۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ سَادَةَ مَلَكَتْ بِأَرْضِ بَيْتِهَا مِثْقَالَ فَعَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْعَجَارُ أَحَقُّ

کو ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہوگئی، راستے بدل دئے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہوگئی بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمایوں کے لئے ہے پھر شروع سے پیش کئے گئے دعویٰ کی طرف متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمسائے کے شفعہ کرنے سے ڈرے لہذا اس نے مکان کا ایک حصہ خرید لیا۔ پھر باقی مکان خرید لیا اور پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس بارے میں یوں جملہ کرے۔

عمر بن شریک کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور میں نے اسے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گیا۔ چنانچہ ابورافع نے حضرت مسور سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خریدیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دیا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں نہ بیچتا یہ کہ میں آپ کو نہ دیتا میں رعلی بن عبد اللہ نے سفیان سے کہا کہ ستر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھے اسی طرح کہا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی بیچنے کا ارادہ کرے تو شفعہ کے ڈر سے یہ جملہ کر لیتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا کہ بیچنے والا وہ مکان خریدار کو مہرب کر دے اور اس کی حد بندی کہے اس کے بعد کہ وہ خریدار اس کے بدلے میں سے ہزار درہم ادا کرے تو شفعہ کرنے میں ابورافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مِثْقَالَ میں خرید لیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ
أَسْمَاءَ تَصِيبُ دَارَ قَارَادَ أَنْ تَبْطُلَ الشُّفْعَةُ
وَهَبْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّغَيْرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْكَ يَمِينٌ

بَابُ احْتِبَالِ الْعَامِلِ لِبُهْدَى لَهُ

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أَسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ
(بَنُ اللَّيْثِ) وَقُلْنَا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا أَمَّا لَكُمْ
وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَهَلْ جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى
تَأْتِيَنَّكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبْنَا
فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَيَا
أَسْعِمِلَ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ وَمَا لِي اللَّهُ
فَيَا قِيْلُ هَذَا أَمَّا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ هَدَيْتُ
لِي أَهْلًا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ
هَدِيَّتُهُ وَهُوَ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ
حَقِّهِ إِلَّا قِيلَ اللَّهُ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَذَّبُوا
أَحَدًا أَقْبَلَهُمْ لَقِيَ اللَّهُ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُفَاءٌ أَوْ
بَقَرَةً لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةً تَبْعُدُ شَرْعًا يَلْدَأُ حَتَّى
رَوَى بِيضٌ إِنْ طَهُرَ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ بَلَّغْتَ بَصُرَ
عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّامِيِّ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَحَارُ حَقٌّ بِصَبْغِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَشَارَ
دَارَ بَعْشَرَيْنِ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَذُتَ أَلْ
حَتَّى يَلْتَمِزَ دَارَ بَعْشَرَيْنِ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَتَّقَدَّ
تَسْعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتَسْعَمَانِ دِرْهَمٍ وَتَسْمَعُ وَ

لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک صفحہ خریدے اور
شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے چھوٹے بچے کو ہیر کر دے
اور اس پر قسم نہیں ہے۔

حاکم کا جملہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت ابو حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ نے ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس
کو لہجہ کہا جاتا تھا جب اس نے آکر حساب یا تو کہا کہ یہ آپ کی مال ہے
اور یہ میرا تحفہ ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا تو تم اپنے ماں
باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لئے (رویاں سے) کتنے
تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو پھر آپ نے ہم سے
خطاب کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا اے ابوبکر
جب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بناتا ہوں ہیں کا اللہ نے
مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کھتا ہے کہ یہ آپ کی مال ہے
اور یہ میرا تحفہ دیا گیا یہ کہیں نہ کیا کہہ اپنے ماں باپ کے گھر میں
بیٹھا رہتا یہاں تک اس کے پاس نہ آئے خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی
بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے پھر اسے اللہ کی بارگاہ میں حاضر
ہوگا میں بھی طرح پہنچاتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ
خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا
جو بلبلا تا ہوگا یا گائے جو ڈگراتی ہوگی یا بکری جو مبیاتی ہو
گی پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی
نظر آنے لگی اور کہنے لگے اے اللہ کیا میں نے زحمت (حکم) پہنچا دیا؟
یہ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر سال کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں
کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے
تو حیدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم
میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس
ہزار میں سے باقی کے برابر ایک دینار ادا کرے۔ اگر شفعہ کرنے
والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ

تَسْعِينَ وَبَقِيَّةُ مَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ الْعَشْرِ رِينَ
الْأَنْفَ فَإِنَّ طَلَبَ الشَّيْءِ أَخَذَ مَا بَعَثَ مِنَ الْبَيْتِ
دُرْهَمٍ وَالْأَكْثَلَ سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنْ اسْتَحَقَّتِ
الدَّارُ جَعَلَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَ
هُوَ ثَمَنُ الْأَمْرِ دُرْهَمٍ وَتِسْعُمَاةٌ وَتِسْعَةُ وَتِسْعُونَ
دُرْهَمًا وَدِينَارًا لَئِنْ الْبَيْعَ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَصَ
النَّصْرَتُ فِي الدَّيْنِ فَإِنْ وَجَدَ بَيْنَهُ الدَّارَ عَلَيْهِ
وَلَمْ تَسْتَحِقْ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعَشْرِينَ أَلْفَ
دُرْهَمٍ قَالَ فَاجْأَرْنَا هَذَا الْبَيْعَ بَيْنَ السَّيْلِيِّينَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَآءُ وَكَأْ
خَبَثُهُ وَكَأْ غَائِلَتُهُ .

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ
مَالِكٍ بَيْتًا بِأَدْيُعِمَاةٍ مِثْلَ الْوَلَاةِ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْبَجَارَةُ أَحَقُّ بِصَفْقِهِ مَا أُعْطِيَكَ .

کتاب التفسیر

بَابُ التَّحْيِيرِ وَأَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ .

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَلَّابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
كَأَنَّ الزُّهْرِيَّ قَالَهُ بَنِي عَدُوٍّ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةَ فِي النَّوْمِ وَكَأَنَّ لَا يَرَى رُؤْيَا
إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ نَفْثِ الْمُبِينِ وَكَأَنَّ يَأْتِيهِ جَدَاءُ

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا
مالک کوئی اور نکل آئے تو فروخت کرنے والا خریدار کو وہی رقم
واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی تو ہزار نو سو تالیس درہم
اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک کی جانتی ہے جو دینار
پر اضافہ کیا باطل ہو گئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ
مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم لوٹانے ہوں۔
گئے۔ ام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان
دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (مسلمانوں کی تجارت میں) نہ
تحرابی ہوتی ہے، نہ خیانت اور نہ نقصان پہنچانے
والی بات۔

ابراہیم بن مسیرہ نے عمرو بن شریک سے روایت کی ہے
کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک کو ایک
مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا۔
اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
نہ سنا ہوتا کہ تمہارے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں (حضرت
ابو رافع) یہ مکان آپ کو نہ دیتا۔

کتاب التفسیر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت تم کلمہ اللہ ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا یہی
خوابوں سے ہوئی۔

(دوسندیں) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ
کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب
سے پہلے وحی کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ
سوئے کی حالت میں مجھے خواب نظر
آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز
روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آ جاتی۔ آپ غار حرا

فَيَنْتَحِدُّ فِيهِ وَهُوَ الشَّعْبَةُ. اللَّيَالِي ذَوَاتِ
الْعَدَدِ وَيَتَرَدَّدُ لِدَلِيلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى حَدِيدِ حِجَّةٍ
فَيُتَرَقِّدُ بِكَ لَيْلِيهَا حَتَّى يَفِجَتْهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي حَالِ
خَيْرٍ أَهْ وَجَاءَ الْمَلَكُ فَيَقُولُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا
بِقَارِي فَأَخَذَنِي فَيُطْفِئُ حَتَّى يَكُنْ مَعِيَ الْجَوْهَرُ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِي
فَأَخَذَنِي فَيُطْفِئُ النَّبِيَّ حَتَّى يَكُنْ مَعِيَ الْجَوْهَرُ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِي
فَيُطْفِئُ النَّبِيَّ حَتَّى يَكُنْ مَعِيَ الْجَوْهَرُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا سَيِّدِي الَّذِي خَلَقَ حَتَّى يَكُنْ مَا
لَمْ يَكُنْ خَرَجَ مِنْهَا تَرَجُّفٌ بَوَادِرُ كَحَشَى
دَخَلَ عَلَى حَدِيدِ حِجَّةٍ فَقَالَ لَقَوْلِي زَمِلُونِي
فَزَمِلُونَا حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّدْمُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ
مَا لِي وَأَخْبِرْهَا الْخَبْرُ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَى
نَفْسِي فَقُلْتُ لَهُ: كَلَّا الْبَشَرُ قَوْلُ اللَّهِ لَا يَخْزِيكَ
اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى
كُلِّ آيَةٍ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِهِ مَعْدِي حَتَّى
أَتَيْتُ بِهِ وَرَقَةً بَنَ تَوْفِيلَ بْنِ أَسَدٍ بَنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بَنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ حَدِيدِ حِجَّةٍ أَخُو أَبِيهَا وَ
كَانَ ابْنًا تَقَرَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ
الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا وَفَدَا
عَبِي فَقُلْتُ لَهُ: يَا بَيْتُ أَيُّ ابْنِ عَمِّ اسْمُكَ
مِنْ ابْنِ أُخْيَلٍ فَقَالَ دَرَقَةُ ابْنِ أُخْيَلٍ مَاذَا
تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
رَأَى فَقَالَ دَرَقَةُ هَذَا الثَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ
عَلَى مُوسَى يَا لَيْسَتَنِي فَيُرِيهَا جَدًّا عَاطِلًا حَيًّا

میں تشریف سے ہاتھ عبادت کرتے اور وہاں کو روزِ بہت اور
لحمت پینے کی چیزیں مل جاتے پھر حضرت خدیجہ کی طرف دایہ من
لوٹے اور اسی طرح خود موش کی چیزیں ملے کر پھر سنا ہوا کہ ایک
ان کے پاس سنی آگیا جو کہ وہ غلامِ حرام میں تھے یعنی ان کے پاس ایک
فرشتے نے اتر کر پڑھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں پھر اس نے
پڑھ کر مجھے دیا یہاں تک کہ مجھے نیکوئے عزم ہو گیا پھر اس نے
مجھے چھوڑ کر کہہ پڑھے میں نے کہہ کر میں پڑھنے والا نہیں ہوں
یہاں تک کہ اس نے مجھے تیسری دفعہ دیا یہاں تک کہ مجھے نیکوئے عزم
ہوئے پھر مجھے چھوڑ کر کہہ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیے
جس نے پیدا کیا... تا ما لا یفکروا رسولہ لعلی آیت احادیث پڑھیے
آپ اس کے ساتھ کاہنتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف
فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کبیل اڑھا دو مجھے کبیل اڑھا دو
پس آپ کو کبیل اڑھا دیا گیا یہاں تک کہ آپ کا دمہ دور ہوا
پھر فرمایا کہ اسے تدبیر یہاں تک کہ مجھے کیا ہو گیا وہاں تک کہ ساری بات
بنائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا
چاہیے اللہ تعالیٰ آپ کو زمین نہیں ہوسے دسہ گائیو کہ آپ
صلو گئی کرتے ہیں بات سچی کہتے ہیں سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں
جہان کی تواضع کرتے ہیں اجدادِ حق کے امداد میں آئے
وہاں مصائب میں مدد کرتے ہیں پھر حضرت خدیجہ آپ کو
دعوت فرمائی کہ اب بنو عبد العزیٰ بن قحطی کے پاس سے گئیں ہوا کہ
چچا زاد بھائی اجدادِ آپ کی طرف سے چچا بھی لکھے زائرِ جاہلیت میں
یہ ضروری ہو گئے تھے اور عربی کوہا کرتے تھے چچا اپنے اہل بیت
کا عربی میں تیرہ گنا ہوتا اس نے چاہا یہ بہت بڑے اجداد ہیں اس نے
چچا پر حضرت خدیجہ کے کہہ اس چچا زاد بھائی آپ بھیجے کہ بات
سنیے کہ انہوں نے کیا دیکھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا
خفا وہ انہیں بتایا پس وہ فرمے کہ ابھی تو وہ ناموس ہے جو حضرت کو
پر مال ہوا اسے کال میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تا دم
آپ کو وطن سے نکالے گی چچا نچر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حِينَ يُسْرِجُكَ قَوْمَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفَى حَقِّي هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقٌ
 نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عَوْدِي
 وَإِنْ يَذُرْكُنِي يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَدَّرًا ثُمَّ
 لَمْ يَنْشَبْ وَرَقٌ أَنْ تُؤْفَى ذِفْرُ الْوَحْيِ فَتَرَى
 حَتَّى يَخْرُوبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
 بَلَغْنَا حَرْبًا عَدَاؤُهُ مِرَارًا كَيْ يَكْرُدِي مِنْ
 رُؤُوسِ شَرَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُنَّا أَوْفَى بِذِرْوَعَيْ
 جَبَلٍ لِي يَلْقَى مِنْهُ نَفْسٌ تَبْدِي لَهُ جِبْرِيلُ
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ
 لَذَلِكَ جَانِشَةً وَتَقْرَأُ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا
 طَالَتْ عَلَيْهِ فَتَرَى الْوَحْيَ عَدَّ الْبَيْتِ ذَلِكَ
 فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَعَيْ جَبَلٍ تَبْدِي لَهُ جِبْرِيلُ
 فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَالِقُ
 الْأَصْبِيحِ صَوْنُ الْقَسْبِ وَالْهَفَاةُ وَصَوْنُ الْقَمَرِ
 بِاللَّيْلِ

بِأَمَلِ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ وَقَوْلُهُ
 تَعَالَى لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْرُؤْيَا
 بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مِنْ بَنَاءِ
 اللَّهِ أُمَمِينَ مُخْلِطِينَ رُءُوسَكُمْ وَمَقْصِرِينَ
 لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ
 دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
 مَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةَ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
 جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ مِنَ التَّوْبَةِ

بِأَمَلِ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ
 ۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

کہا کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ وہ فرمے کہ ہاں کوئی شخص
 یہ حق سے کہ نہیں؟ جو آپ ﷺ کے ساتھ ملاقات
 رکھی گئی اگر میں آپ کا زائے پانا تو پھر پوچھ دو کہ تا پھر پند و
 سہ پند و نہ کا انتہا ال ہو گیا اندیشہ کی آواز بھی بند ہو یا اس سے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت صدمہ پہنچا نہیں وہ حج و عمرہ کی ہمیں
 شہر میں پہنچا اچانچہ متعدد مرتبہ آپ پر لڑی چند چوبیسوں پر پڑھے
 کہ وہاں سے خود کو گرا دیں جب آپ پیادگی کی چوٹی پہنچے آپ کو
 گرائے کے لئے پہرے تو حضرت جبریل دھماکا دیتے اندھکتے
 اب محمد مصطفیٰ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں اس سے
 جوش اضطراب ٹھنڈا ہو جاتا رسول کو قرآن الہی ملا آپ واپس
 لوٹ آئے جب بھی آپ پر مدنی کا سلسلہ کچھ دلوں کے لئے بند
 ہوتا تو آپ کی یہی اضطرابی کیفیت موقوف اہل بیت اسی الاداسے
 سے آپ پر لڑی چوٹی پر پہرے تھے تو حضرت جبریل اسی طرح
 آپ سے کہتے ابن عباس کا قول ہے کہ کمالی
 الاضباح سے دن کے وقت سورہ کی مدنی اولیات
 کے وقت پانسی چاندی کا چمکنا مراد ہے۔

نیک لوگوں کے خواب
 ارشاد الہی: بیشک اللہ نے سچا کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب
 بیشک تم مزد سجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے
 اس زمان سے اپنے رسول کے بال منڈاتے یا نہ شوا سے
 بے نومہ تو اس نے جانا جو نہیں معلوم ہیں تو اس سے پہلے
 ایک مژدیک نے والی فتح رکھی (سورۃ الفتح آیت ۲۷)۔

اسحاق بن عمار بن ابی طلحہ نے حضرت انس
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب
 جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھ ایلیس حصوں
 میں سے ایک حصہ ہے۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں
 ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رُفِعَ رُوحُهُ نَدْنًا يَحْيَىٰ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُومُ مِنَ
الشَّيْطَانِ.

۱۸۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ
رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَجْمِدْ اللَّهُ عَلَيْهَا
وَلْيُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مَتَى يُكْرَهُ
فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْجُدْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا
يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا كَالنَّضْرَةِ.

باب ۱۰۶۳ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنَ
سِتْرَةِ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ السُّبُورِ.

۱۸۷۴ - حَدَّثَنَا مُسْتَدَدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: دَأْتُ عَلَى عَلَيْهِ خَيْرًا الْبَيْتَةِ
يَا أَيُّهَا مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُومُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَمَانِهِ
فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّكَ. وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۸۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَجْدٍ ابْنِ
مَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنَ
سِتْرَةِ قَلْبِ بَيِّنٍ جُزْءًا مِنَ السُّبُورِ.

۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-
اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب
شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب
خواب میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے لہذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور
اسے بیان کرے اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو
ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے لہذا چاہیے کہ
اس کی بے نیازی سے بچاؤ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے
تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

اچھے خواب نبوت کا چھبالیس حصوں حصہ ہے یا نبوت
کے چھبالیس حصوں میں سے ایک حصہ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب
شیطان کی طرف سے ہے۔ جب بُرا خواب نظر آئے تو
چلہیہ کر اس سے بچاؤ مانگے اور بائیں جانب ہفت کاہ
دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح بھٹی بن کثیر
عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ
بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد
مومن کا خواب نبوت کے چھبالیس حصوں میں سے ایک
حصہ ہوتا ہے۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا دل کا خواب نبوت کے چھپا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے اس کو ثابت، حمید اسحاق بن عبد اللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبد اللہ بن خطاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب نبوت کے چھپا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

بشائر میں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے منشرات کے، عرض کی گئی کہ منشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

حضرت یوسف کا خواب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: یاد کر جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے، سورج اور چاند دیکھے، انہیں اپنے لئے محمد کرتے ہوئے دیکھا، کہا: اے میرے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ تیرے ساتھ کوئی مچال چلیں گے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تجھے نیزا رب جن کے گاؤں تجھے باؤں کا انجام لگا دیا سکھائے گا اور تجھے پاپی نعمت پوری کہے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا مارے اور اسحاق پر پوری کی بیشک نیزا رب علم و حکمت والا ہے (سورہ یوسف) ایت لم تہابہ نیز فرمایا: اے میرے باپ! اور میرے خواب کی تعبیر ہے: بیشک اے میرے رب نے مجھ کی بے شک

ابراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعةین جزءا من النبوة سوا الاثابت وحمیدا استحق بن عبد اللہ وشعیب عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۴۷۔ حدثنا ابراہیم بن حمزہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعةین جزءا من النبوة سوا الاثابت وحمیدا استحق بن عبد اللہ وشعیب عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بالمبشرات

۱۸۴۸۔ حدثنا ابو الیمان عن اخبرنا شعیب عن الزہری عن سعید بن المسیب ان ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: لو یبق من النبوة الا المبشرات، قالوا وما المبشرات؟ قال الرؤیا الصالحة۔

۱۸۴۹۔ رؤیا یوسف. وقوله تعالى: اذ قال یوسف الایہیا ایت الی رایت احد عشر کوكبا والشمس والقمر ایتهم لی ساجدين. قال یوسفی لا تقصص رؤیاك علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ان الشیطان للانس ان عدو ومبین. وكذلك یتیک ذکک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتیم نعمته علیک وعلى ال یعقوب کما انتھا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحق ان ربک علیکم حکیم. وقوله تعالى: یا ایت هذا تاویل رؤیا ی من قبل قد جحدتہ الی حقا وقد احسن لی اذ اخرجت من المنجن وجاء

يَكْمُرِينَ اللَّيْلِ وَمِنْ بَعْدِ أَنْ تَنْزِعَ الشَّيْطَانُ يَتَّبِعُونَ
وَمَنْ يَنْزِعُ فَإِنْ رَزَقَ لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّ
هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آمَنَّا بِكَ مِنْ
الْمَلِكِ وَكَفَرْنَا بِنُورِكَ يَا دَاوُدُ الْأَحَادِيثُ فَاطِرَ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَفِي الدُّنْيَا
الْآخِرَةِ كَوْنِي مُسْلِمًا وَالْحَقُّنِي بِالْمَلِكِ الْحَقِّ
فَاطِرَ وَالْبَدِيعِ وَالْمُسْتَبْدِيعِ وَالْبَارِئِ وَالْخَالِقِ
وَاجِدٍ مِنَ الْبَدْعِ بَادِئُ

بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ
يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ
مَاذَا أُنْزِلُ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ ثُمَّ مَرَّ سَاجِدًا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَا
لِلْحَبِيبِ وَكَادَ يَسْأَلُ أَنْ يَأْتِيَ إِبْرَاهِيمَ فَتَمَّ
صَدَقَتْ الرُّؤْيَا إِنَّكَ لَلَّذِي تَجْزِي الْحَبِيبِينَ
قَالَ مُحَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَأْمُودًا
تَلَا: أَدْخَعَهُ وَجْهَهُ بِالْأَمْنِ

بَابُ التَّوَاضُّعِ عَلَى الرُّؤْيَا

۱۸۷۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ حَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَرِيكَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ أَرَا
لَيْكَةَ النَّبِيِّ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّكَ أَرَا
أَنَّكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ هِيَ السَّبْعُ الْأَوَاخِرُ

بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ
وَالشَّرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَدَخَلَ مَعَهُ السُّجُونِ
فَتَبَيَّنَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَا فِي أَحْصَادٍ خَيْرًا
وَكَانَ الْأُخْرَى إِنِّي أَمِيلُ كَوْنِي رَسِي خَيْرًا
تَنَاكُلَ الظِّلِّ مِمَّنْ يَتَمَتَّعُ بِتَأْوِيلِهِ إِذَا تَرَكَ

اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کلمات
سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں
میں ناجانی کرادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کرے بیشک
وہی تم کو رحمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے ایک لفظ کی مدد سے
کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا۔ اے مسلمانوں و منافقین کے لئے تو میرا کام
بے شمار ہے۔ واللہ! دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان کی حالت میں عطا امان سے بلا
کچھ جو میرے قریب خاص کے لائق ہیں (سورۃ یوسف آیت ۱۰۱-۱۰۲) فاطر و
الْبَدِيعِ وَالْمُسْتَبْدِيعِ وَالْبَارِئِ وَالْخَالِقِ وَالْجَبَّارِ وَالْقَهَّارِ سُبْحَانَ
مُحَمَّدٍ اِبْرَاهِيمَ کا خواب۔ ارشاد دہانی ہے۔ پھر جب
وہ اس کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گیا تو مکمل میرے بیٹے! میں نے خواب
دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرنا ہوں۔ اب تو دیکھتے ہو کیا ارشاد ہے؟ کہا: اے
میرے باپ! کیسے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے۔ بعد اسے چاہا تو قریب ہے کہ
آپ مجھے ابراہیم کے توجہ سے ان دفعوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور
سنا: باپ! بیٹے کو اس لئے کہ بل لایا، اس وقت کا حال یہ ہو چکا کہ وہ میرے خلاف لائی
گئی۔ اے ابراہیم! بیشک تو نے خوب سہا کر دکھایا۔ ہم ایسا ہی چاہتے ہیں۔ یہی
کلمہ والوں کو سورۃ الصافات آیت ۲ تا ۱۰۵) مجاہد کا قول ہے کہ اس لئے
یہ ارادہ کہ وہ ان کے تسلیم کر لیا۔ انہیں حکم دیا گیا تھا: تَلَا: اَدْخَعَهُ وَجْهَهُ بِالْأَمْنِ
متقدم و آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شبِ قدر آخری
ساتھ راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ
آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں
تلاش کیا کرو۔

قیدیوں مقسودوں اور مشرکوں کے خواب۔
ارشاد دہانی ہے۔ واللہ! اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل
ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب
پخورتا ہوں اور وہ سرا بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر
کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں۔ میں نے ان کی تعبیر بتائی۔

مِنَ الْمُحْسِنِينَ . قَالَ لَا يَأْتِيَنَّكُمَا طَعَامٌ تُزْزِقَانِ
إِنَّهُمَا تَأْكُمَا بِنَاؤِيلَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا
مَعًا عَلَّمَ نِي رَبِّيَ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ . وَاتَّبَعْتُ
مِلَّةَ آبَائِي لِبَرَاهِيْمٍ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا
كَانَ لَنَا أَنْ نَشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْءٌ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ
اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى النَّاسِ وَلَئِنْ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ . يَا صَاحِبِي السَّبْحُ
عَازِبَاتٌ مُتَفَرِّقُونَ . وَقَالَ الْفَضِيلُ لِبَعْضِ
الْكُتَّابِ . يَا عِبْدَ اللَّهِ أَرَبَابُكَ مُتَفَرِّقُونَ خَذِرْ
أَمَرَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ
إِلَّا أَسْمَاءُ سَمِيَتْهُنَّ أَسْمَاءُ آبَاؤِكُمْ مَا أُنْزِلَ
اللَّهُ بِرُوحٍ مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ الْكُفْرَ الْإِلَهَ لَمَرَّ أَلَا
تَعْبُدُونَ إِلَّا آيَاتُ ذَلِكَ الدِّينِ الْقَدِيمِ وَلَئِنْ
أَكْثَرَ النَّاسُ لَا يَعْلَمُونَ . يَا صَاحِبِي السَّبْحُ
أَحَدُكُمْ أَيَسْتَقِي رَبُّكُمْ خَيْرًا أَمْ الْآخِرُ فَيُضِلُّ
فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ فَضَيَّ الْأَمْرَ الَّذِي
فِيهِ تَسْتَنَبِئِينَ . قَالَ الَّذِي فِي ظَنِّ أَنَّهُ نَابِغٌ
مِنْكُمَا أَدِيرُنِي عِندَ رَبِّكَ وَأَنْتُمْ الشَّيْطَانُ
ذَكَرْتُ قَدِيمَةً فِي السَّبْحِ بِضَمِّ سَوِيْنٍ . وَ
قَالَ السَّيِّدُ الَّذِي أَرَى سَمِعَ بَقَرَاتٍ يَمَانٍ يَا كَلْبُ
سَمِعَ عَنِّي وَ سَمِعَ سَمِيْلَتِ خَضِرٍ وَ أَحَدٍ
يَسْتَسْتَأْذِنُكَ الْمَلَأُ أَفْتَوِي فِي رَوْيَا مَنِ انْكَشَرَ
لِلدُّوِيَّا تَعْبُرُونَ . كَالْوَأَانِ عَالَتْ أَحْلَامُ وَمَا
تَحْنُ بِنَاؤِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَلِّمِينَ . قَالَ الَّذِي
فِي حَالِهِمَا مَاذَا ذَكَرَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ
بِنَاؤِيلَهُ فَارْسِلُونِ . يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ
أَفْتِنَا فِي سَمِعَ بَقَرَاتٍ يَمَانٍ يَا كَلْبُ سَمِعَ
عَنِّي وَ سَمِعَ سَمِيْلَتِ خَضِرٍ وَ أَحَدٍ يَسْتَسْتَأْذِنُكَ

میں کہ ہم آپ کو نیکو کام دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا کہ جو کھانا ہمیں ملا کرنا
ہے وہ تمہارے پاس نہ آئے پاسے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آئے سے
پسینہ نہیں پٹا دوں گا۔ یہ ان علوم میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے
سکھا یا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اس پر ایمان نہیں
لائے اور وہ آخرت کے لشکر میں اعدائے اپنے باپ دادا اہل ایمان اہل
اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہیں حتیٰ کہ ہمیں پہنچنا کہ کسی چیز کو اللہ کا
شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر
نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا بعد ازاں باپ
اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ ہم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر
نام جو ہم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں۔ اٹھنے ان کی
کوئی شے نہیں اتاری ہو کہ ہمیں مگر شکلا۔ اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی
کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے
کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شرب پلائے گا۔ دوسرا
دوسرا قودہ سولی دیا جائے گا تو ہر دوسرے اس کا سر کھائیں گے حکم ہو چکا
اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے اور یوسف نے ان دونوں میں
دہائی پاتا ہوا سمجھا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا
تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر
کے۔ تو یوسف کو اس کے اندر جیل خانے میں رہا۔ اور بادشاہ نے کہا کہ
میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں سات دلی گایوں کو کھا رہی
ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی۔ اسے دہ بار پورا
میرے خواب کا جواب دو۔ اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔ یوسف پریشان
خواب میں اس اللہ ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور بلا وہ جو ان دونوں میں
میں سے بچا تھا اور ایک مدت بعد سے یاد آیا۔ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں
گا۔ نہ اچھے بھیجوں۔ اسے یوسف اسے صدیق۔ ہمیں تعبیر دیکھے سات
قرۂ کا یوں کی نہیں سات دلی کا میں کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں وہ
دوسری سات سوکھی۔ شاید میں لوگوں کی طرف ٹوٹ جاؤں اے ایدوہ
اللہ ہوں۔ کہ تم کبھی کر دے۔ سات برس نگاہ تو جو کالو اسے اس کی بال
میں رہنے دو مگر تھوڑا کر جتنا کھا تو پھر اس کے بعد سات سخت برس آئیں
گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا

نبوت کے چھیلے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَحَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُرُوءِ بِجُزْءٍ
مِنْ يَسْتَحْيِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ الشُّبُورَةِ.

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْأَلَيْشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُكْمُ
مِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ
عَنْ يَمِينِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا
كَكْفَرَةٍ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَايَا.

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أُبْرُقْنَا ذَكَرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى
فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُوسُفُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ.

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْأَلَيْشُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقَدْ
رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُ بِي.

بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ الْأَلَيْشُ

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْتَدِمِ الْعَجَلِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيَتْ مَقَاتِلُ الْكَلْبِ
وَبُصُرُ بِلَالِ الرَّعْبِ، وَبَيْنَمَا أَنَا أَنَا فِي الْمَاءِ حَتَّى
إِذَا رَجَيْتُ مَقَاتِلُ الْكَلْبِ الْأَرْضِ حَتَّى وَضَعْتُ
فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ هَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَتَقَلَّبُونَ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ پانی منہ سے نکال دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن حباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ الْأَلَيْشُ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کلام کی کچھیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کچھیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر مدد دی گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

ت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۰۰ اور ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے زمین کی کچھیاں

عطا فرمادی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے آپ کو زمین کا مالک بنا رکھا ہے۔ یہ مجازی اور عطائی ملکیت ہے جسے حقیقی ملکیت تو خدا کے سوا کوئی نہیں اور نہ کوئی ہر سکتا ہے۔ ہاں یہ عطائی ملکیت کے لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے محبوب! اِنَّمَا اَعْطَيْنَاكَ الْاَنْكُوْشَرَهَ ہم نے تمہیں کوثر عطا فرمادیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد اختیارات کا انکار کرنا خدا کی دین کا منکر ہونا ہے اور اس کا سبب عداوت رسول کے سوا اور کیا ہے؟ خدا نے ذوالنہن رسول دشمنی کی بیماری سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور اپنی دین کا منکر ہونے سے بھی بچائے، آمین۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

ناقل نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے رات کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم گندمی رنگ کے خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس کے بڑے خوبصورت کیسوتھے جیسے خوبصورت تم نے کسی آدمی کے دیکھے ہوں۔ اس نے انگلی کی پوئی پھٹی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لے ہوئے عمارت کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے، کہا گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک ٹھنڈے پائے پاؤں والے آدمی کو دیکھا جو اپنی آنکھوں کے کانافٹا گواہ پھولا ہوا انگور تھی میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے، چنانچہ کہا گیا کہ مسیح دجال ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سیلمان بن کثیر اور نہ ہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے نہ ہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

شعیب، اسحاق بن یحییٰ، نہ ہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

مَا لِيكَ عَنْ تَأْوِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا أَدْمَرَ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدْمَرٍ لِيَجَالِيَ لَيْلَتَهُ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ الْيَمْرِ قَدْ رَجَعْنَا نَقَطُ مَا مَتَّكُمَا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاقِبِ رَجُلَيْنِ يَكُونُ بَابِيَّتٍ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ شَقَرًا أَوْ أَنَا يَرْجُلِي جَعْدًا قَطَطًا أَوْ عَوْرَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهَُا عَيْنٌ صَالِحَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ.

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَّانٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ

يُوسُفَ بْنِ ابْنِ شَرِيكَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي النَّارِ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ وَكَانَتْ سُلَيْمَانُ بْنُ كُرْدَمٍ وَابْنُ أَخِي الرَّهْزِيِّ دَسْفِيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ بَابُ هَرِيرَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الرَّهْزِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَهُمْ كَالْيَسِيدِ كَأَنَّهُ حَشَى كَانَ يَخْذُ.

بَابُ الرَّؤْيَا لِلنَّبَايَا وَفِيهِ ابْنُ
عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، رُؤْيَا الشَّهَابِ
مِثْلَ رُؤْيَا النَّبِيِّ -

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى ابْنِ
خَدْرَامٍ بَنِي مَلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةِ ابْنِ
الضَّمَامِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَكَاطَعَتَهُ وَجَعَلَتْ
تَنْقُلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهُمْ اسْتَيْقَظُوا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا
يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي
عَرَضُوا عَلَيَّ عِزًّا أَهَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكُمُونَ ثَبَرًا
هَذَا الْبَحْرُ مُلُوكًا عَلَيَّ الْأَسْرَافَةُ وَمِثْلُ الْمُلُوكِ
عَلَيَّ الْأَسْرَافَةُ مِثْلُ رِجَالٍ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ خَدًّا عَالِيًا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَضَعَهُ رَأْسَهُ
فَهُمْ اسْتَيْقَظُوا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ مَا يَضْحِكُكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ
عِزًّا أَهَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِيِّ مَا لَمْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ
قَالَ أَتَيْتُ مِنَ الْأَوَّلِيِّ فَرَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي زَمَانٍ
مَعًا وَبِئْسَ لِي سَفِينَانِ فَصُرِعْتُ عَنْ دَائِرَتِهَا
فَجِئْتُ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتُ -

بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيمُ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ أَخْبَرَنَا
خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً
مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنَ كَے وَقْتُ خَوَابِ دیکھنا۔

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب
بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے

اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک روز

آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ

آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

بند آگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ مجلس

رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ!

آپ کو کس چیز نے ہنسیا بہ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ

دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر

کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں

کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا

بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان

میں شمار فرمائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور

سُرخ کر کے مجھے سب بیدار ہوئے تو مجلس رہے تھے میں نے عرض کی کہ

یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسیا بہ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ

لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں پھر اسی طرح فرمایا جیسے

پہلے فرمایا تھا ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ

اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ فرمایا کرتے ہیں کہ میں یہ حضرت عبادہ

بن الصغیان کے زمانہ میں مسند پر سوار ہوئی اور جب مسند سے

خوڑ توں کا خواب دیکھنا۔

ابن شہاب نے قتادہ بن ربیع بن ثابت سے روایت کی ہے کہ

انصار کی ایک عورت حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا حضور سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت کی نفی انہوں نے بتایا کہ مجھ پر کوئی برا کلام
کے ذمہ نہیں لگایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہم سے

وَسَلَّمَ أَخْبَرْتَهُ أَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا الْمَهْجَرَيْنِ
 قَوْعَةً قَالَتْ فَطَاعُوا لَنَا عَثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ وَ
 أَنزَلَنَا فِي أَبِيَاتَا فَرَجَعَهُ وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى
 فِيهِ فَلَمَّا تَوَفَّى عُمَيْلٌ وَكَفَّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ
 اللَّهِ عَلَيْكَ يَا السَّائِبُ فَتَرَاهَا دَفِنَ عَلَيْكَ لَقَدْ
 أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ
 يَا أَيُّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ اللَّهُ
 لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهُ رَافِيَ لَارْجُؤَالَهُ الْخَيْرُ
 وَذَلِكَ مَا أَذْرَعِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا أَذْلَعُ لِي
 فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَذْرَعِي مَا يَقَعُلُ
 بِهِ قَالَتْ وَآخِرَتِي قِيمَتُ هَذِهِ لَيْعُ شِمَانِ
 عُمَيَّةَ تَجَرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ
 بِأَنَّ الْإِسْلَامَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا
 حَلَمَ فَلْيَبْصُرْ عَنْ نَيْسَارِهِ وَلَيْسْتَ عَدُوًّا
 يَا اللَّهُ عَدُوًّا جَلَّ

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
 عَنْ عَقِيلِ بْنِ إِبْنِ نِيَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ
 أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَسَانِي قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا
 مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ
 اخْتَدَكُمْ الْحُلُمُ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ نَيْسَارِهِ
 وَلَيْسَتْ عَدُوًّا يَا اللَّهُ وَمَنْهَ فَلَنْ يَضُرَّكَ

میں آئے اور ہم نے انہیں اپنے گھروں میں اتارا چنانچہ وہ اس بیماری میں
 مبتلا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی جب غسل دے کر انہیں
 ان کے گھروں کا کفن پتلا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
 لے آئے پس میں نے کہا کہ اسے ابو سائبہ ایک پرانے کی رحمت ہے میں گواہی
 دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی عطا فرمائی ہے پس رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی
 عطا فرمائی ہے میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان
 اللہ تعالیٰ اور کس کو زندگی دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کے لئے بھلائی
 کی امید رکھتا ہوں لیکن قسم ہے خدا کی کہ اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں
 جانتا مالاںکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے
 گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف
 نہیں کروں گی۔

ابو یمان شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا
 میں اپنی عقل سے میں جانتا تھا کہ ساتھ کیا کیا جائے گا تو وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس
 بات کا سچ ہوا تو میں کوئی پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان کے لئے
 ایک حجر جانی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی
 تو آپ نے فرمایا یہ آپ کا عمل ہے

مجھے خواب شیطان کی طرف سے ہیں جو ایسا
 دیکھے تو بائیں جانب ہنسنے کا روئے اور اللہ تعالیٰ سے
 پناہ مانگے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور شہسواروں
 کے بھائی کا بھائی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 فرماتے ہوئے سنا کہ بھیا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بھیا خواب
 شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کسی کو خواب پریشان نظر آئے
 جس کو وہ ناپسند نہ ہو تو بائیں جانب ہنسنے کا روئے کرنا چاہیے
 اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان
 نہیں دے گا۔

ابن شہاب قال حدثنی ابو امامہ بن سہل
انہ سمعہ ابا سعید الخدری یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیئنا انا وکبریت
الناس یعرضون علی ذلک وعلیہم قمص منہا ما یبلغ
النذی ومنہا ما یبلغ ذون ذلک وصدق علی
عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجترہ قالوا
اولت یا رسول اللہ قال الذین

باب ۱۰۹۶ الجتر القمیص فی المنام

۱۰۹۶۔ حدثنا سعید بن عقیب حدثنی
الکلیث حدثنی عن ابن شہاب الخدری
ابو امامہ ابن سہل عن ابي سعید الخدری
رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول بیئنا انا وکبریت

الناس یعرضون علی ذلک وعلیہم قمص منہا ما یبلغ
النذی ومنہا ما یبلغ ذون ذلک وصدق علی
عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجترہ قالوا
فما اولتہ یا رسول اللہ قال الذین

باب ۱۰۹۷ الخضر فی المنام والروضۃ
الخضرۃ

۱۰۹۷۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد الجعفی
حدثنا احمد بن محمد بن عمار قال حدثنا قتادہ بن خالد
عن محمد بن یسیر بن قال قال قتیس بن عباد
كنت فی حلقۃ فیہا سعد بن مالک وابن عمر
قمر عبد اللہ بن سلام فقالوا لہ ارجل من
اہل الجنة فقلت لہ انکم قالوا کذا
قال سبحان اللہ ما کان یبغی لہم ان یفسدوا
ما لیس لہم بہ عکرم انما رأیت کما انما عود
وضعت فی روضۃ خضرۃ فصب فیہا دس
رأسہا عود وادی اسنلہا منصف والنصف

نے فرمایا میں سو یا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے
پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیص
تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی۔ جب عمر بن
خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص گھسٹ
رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ
اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں
کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر
قمیص تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض
کو اس سے کم و بیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے
پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسٹ رہے تھے۔ لوگ
عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد ہیں؟ فرمایا
کہ دین۔

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔

محمد بن سیر بن کا بیان ہے کہ قتیس بن عباد نے فرمایا
میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر
بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو
لوگوں نے کہا یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے
یہ کہہ کر کہا سبحان اللہ۔ لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس
کا انہیں علم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو کسی سرسبز شاد
باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی
پر لٹکا اور نیچے ایک ملازم ہے۔ منصف اور النصف دونوں
الونصف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو پس میں چڑھا ہوا تک
کہ میں نے اس گندے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

أَبُو صَيْفٍ، فَقِيلَ إِنَّكَ قَدْ قِيتَ حَتَّى أَخَذْتَ
بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُمْهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَخَذَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقَى.

باب كشف المراءاة في المنام:

۱۸۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ
إِذَا نَجَلْتُ بِحِمْلِكَ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ
أَمْرَاتُكَ فَأَكْثِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَمْتٌ كَأَنَّهُ قَوْلُ إِنْ
يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضِهِ.

باب ثياب الحرير في المنام

۱۸۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبْرَةَ أَبُو مَعَاوِيَةَ
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيْتُكَ قَبْلُ
أَنْ أَتَزَوَّجَكَ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ بِحِمْلِكَ فِي
سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ الْكُثِفُ فَكَشَفَ فَإِذَا
هِيَ أَمْتٌ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضِهِ
ثُمَّ أُرِيْتُكَ بِحِمْلِكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ
الْكُثِفُ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَمْتٌ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ
هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضِهِ.

باب المغاتير في اليد

۱۹۰۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ حَدَّثَنَا عَفِيلُ بْنُ أَبِي شَرِبَابٍ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يُزَكَّى قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بُوْثُ
بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالزُّعْبِ وَبَيِّنَا أَنَا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس خواب کو عرض کیا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عبداللہ ہی سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب وفات
پائیں گے تو وہیں کے کٹھن کو منہ دہلی سے بھٹا
ہوئے ہوں گے۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی
کپڑے کے اندر تمہیں ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر
وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے
کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ تم تھیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم دو مرتبہ
خواب میں دکھائی گئیں۔ کہا گیا کہ کیا آپ ان سے فساد کریں گے؟
پہلی دفعہ دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے
کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ مجھے تم
دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں
نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ
اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

ہاتھ میں گنجیاں دیکھنا۔

سعید بن سب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے جامع
کلمات کے ساتھ بھوت فرمایا گیا۔ بے ادردی کے ساتھ میری مدد
فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے حراؤں کی گنجیاں میرے
پاس لائی گئیں۔ محمد نامی کسی بزدل کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات

تَاخِرُ أُتِيَتْ بِسَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَمْزَانِ فَوَضِعَتْ
فِي يَدِي قَالَ مُحَمَّدٌ ذَبْلَغِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تَكْتَبُ
فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ
أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ.

بَابُ التَّعْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحُلَقَةِ
۱۹۰۱. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
عَيْنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ وَحْدَةَ ابْنِ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَدْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ
كَأَنِّي فِي الرَّوضَةِ وَسَطَ الرَّوضَةِ عُمُودُ فِي أَعْلَى
الْعُمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ إِنَّهَا قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ
فَأَتَيْتُ وَصِيفٌ حَرَفٌ ثِيَابِي فَزَيْتٌ فَاسْتَمْسَكْتُ

بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوضَةُ
رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ
وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوَلَدِ لَا تَذَالُ مُسْتَمْسِكًا
بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ.

بَابُ عُمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ

وَسَادَتِهِ
بَابُ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ
فِي السَّعَاءِ

۱۹۰۲. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي فِي يَدِي سَرْفَقًا مِنْ حَبِيرٍ
لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ
فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَهَا حَفْصَةُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحْسَنَ
رَجُلٍ صَالِحٍ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

یعنی ہے کہ جو اجماع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت
سے امور یعنی لمبے چوڑے مضامین جو پہلے کتابوں میں
سماتے تھے اور ہونے ایک دو باتوں کے متعلق تھے،
وہ آپ کے لئے جمع فرمادیئے تھے۔

خواب میں گنڈہ یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا۔

عبداللہ بن محمد، اندلسی ابن عیون، خلیفہ، معاذ ابن
عیون، محمد انیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور بارغ
کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک گنڈہ ہے
مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت
نہیں، پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے
کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے گنڈے کو پکڑ لیا۔
جب میں بیدار ہوا تو گنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا پھر میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بارغ
تو اسلام کا بارغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور
وہ گنڈہ مضبوط گنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام
کو ہمیشہ پکڑے رہو گے۔

اپنے نیکے کے نیچے نیچے کے ستون

دیکھنا۔

خواب کے اندر کرب دیکھنا، جنت میں
داخل ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دیکھی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے
ہاتھ میں ہے، میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی
کے اندر مجھ اٹا کر لے جاتا ہے، پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ
واقعہ بیان کیا، حضرت حفصہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی
ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

باب الفید فی المناہ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَاهُ يُرَوِّعُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ تَكْذِيبُ
دُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءًا مِنْ سِتْرَةٍ وَ
أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّمُورَةِ كَانَ مُحَمَّدٌ ذَاكَ أَشْوَلُ
هَذِهِ قَالَ وَكَانَ يَقَالُ التُّرُوبُ ثَلَاثٌ حَبِيبُ النَّفْسِ
وَالْخَوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى
شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضِهِ عَلَى أَحَدٍ وَلَيْفَ قَلِيلُ صَلَاحٍ
قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْخَلَّ فِي التَّمُورِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ
الْقَيْدُ وَيَقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الْقَبْرِ وَرَوَى
قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ وَهَشَامٍ وَأَبُو هِلَالٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كَلَّةً فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ
عَوْفٍ أَبِينٌ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
يَكُونُ الْأَعْلَالُ وَالْأَعْيَانُ

باب الحین الجاریہ فی المناہ

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ
بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ أُمُّ رَأْفَتٍ بِنْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ
بِأَعْيُنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَلَبْنَا
عُمَرَ بْنَ الْمُطْعُونِ فِي الْيَتَامَى حِينَ اقْتَرَعُوا الْأَنْصَارُ
عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ كَأَنَّكَ قَمَرٌ فِيْنَا أَحْشَى
كُوْفٍ ثُمَّ جَعَلْنَا فِي أَثْوَابِهِمْ كَدَاخِلَ عَدِيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْكَ يَا السَّامِئُ فَمَهَادَى عَلَيْكَ لَقَدْ
أَكْرَمَكَ اللَّهُ قَالَ وَمَا يُدَارِيكَ قُلْتُ لَا أَدْرِي

خواب میں قید ہو جانا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے
قریب مومن کا خواب چھوٹا نہیں ہو کرے گا اور مومن کا ان کا خواب
نبوت کے چھبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا
بیان ہے کہ جو کچھ گویا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب
تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی طرف سے
ڈرایا جانا (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت۔ پس جو کوئی ایسی
چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرنا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے
کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ خواب میں
طریق کار دکھاتا پسند کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے
ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ یونس، ہشام
اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس
کوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے
ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے اور عوف را عریانی کی
روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کوئی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے عیاں کرتا ہوں، امام بخاری کا قول
ہے کہ طوطی صرف گروہوں میں ہی ہوتے ہیں۔

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دکھانا۔

عمار جریر بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے کہ جو ان کی کوفوں میں سے ایک کوفہ میں تھیں اور جنہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عثمان بن مظعون
رہائش کے لئے قرعہ اندازی میں ہمارے لئے نکلتے تھے جبکہ انصار نے
ہمارے رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تھی وہ ہمارے پر گئے اور ہم
نے تیمار داری کی لیکن وہ وفات پا گئے تو ہم نے ان کے کپڑوں کا کفن کر کے
ویلچنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے
تو میں نے کہا: اے ابو سائبہ! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں آپ
پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تمہیں
کیسے معلوم ہوا کہ میں عرض گزار ہوں کہ غلطی قسم، مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ فرمایا

وَاللّٰهُ قَالَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ اِلٰى كَرَجْوَا
لَهُ الْخَيْرُ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَا اُذِرِيْ وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
مَا يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ بِكُمْ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ: كَوَا اللّٰهُ
كَ اَمْرِيْ اَحَدٌ اَبَدَكَ، قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي
السُّوْمِ عَيْنًا تَجْرِى، فَجَدَّتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ ذٰلِكَ
عَمَلُهُ يَجْرِىْ لَهُ.

بَابُ ۱۸۸ نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى يَرٰى
النَّاسَ مَا وَاكَ اَبُوْهُ يَرٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبِيْنَ
كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَحْرَبُ بْنُ
جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
سَدَدَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَا اَنَا عَلٰى بَيْتٍ اَنْزَعُ مِنْهُ اِذَا جَاءَ اَبُوْكُمْ وَ شَعَرُ
فَاَحَدٌ اَبُوْكُمْ يَدُلُّوْكَ فَنَزَعُ ذَنْبًا اَوْ ذَنْبَيْنِ وَ فِي
نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَخَفَرَ اللّٰهُ لَهُ شَقًّا اَحَدُهُمَا رَضِيَ
مِنْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهِ غَدِيًّا فَلَمَّا رَا
عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِىْ فَرِيًّا حَتّٰى ضَرَبَ
النَّاسُ بِعَطْنِ.

بَابُ ۱۸۹ نَزْعُ الذَّنُوْبِ وَالذَّنُوْبِيْنَ مِنَ
الْبَيْتِ يَضَعُفٌ

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ
حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ سَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ عَمْرٍَا رَأَيْتُ
النَّاسَ اَجْتَمَعُوْا فَمَّا رَا اَبُوْكُمْ فَنَزَعُ ذَنْبًا اَوْ
ذَنْبَيْنِ وَ فِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَخَفَرَ اللّٰهُ لَهُ شَقًّا
قَالَ ابْنُ الْحَضَّادِ فَاسْتَحَالَتْ غَدِيًّا فَمَّا رَأَيْتُ
مِنْ لَّدُنِّيْ يَفْرِىْ فَرِيًّا حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنِ.

کہ جس شخص کی بات ہے تو انہوں نے وہاں پانی اور میں اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ
سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اپنی عقل سے نہیں براہِ عملہ کرتا
اللہ کا رسول ہوں کہ میرے لئے وہاں سے ساتھ کیا گیا جائیگا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ
خدا کی قسم اگر بعد میں کسی کی تعویذ نہیں کروں گی وہ فرمائی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان
کے لئے خواب میں دیکھا کہ چتر جاری ہے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ آپ کا عمل
ہے جو ان کے لئے جاری رہے گا۔

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکال کر نذر آلوگ
سیراب ہو جائیں۔ اس بار میں حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں
پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابو بکر اور عمر آگئے پس ابو بکر
نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یاد و ڈول نکالے اور ان کے پانی
نکالنے میں کمزوری تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرماتے۔ پھر وہ
ابو بکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا اور وہ ان کے
ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی شہزادہ
کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے
اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

کنوئیں سے ایک ڈول یاد و ڈول نکالنا اور
کمزوری کے ساتھ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابو بکر اور
حضرت عمر کے متعلق ہے حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں
پس حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یاد و ڈول نکالے ان
کے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرماتے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے
تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا میں نے کسی اور کو اس طرح
پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یا انکے کہ وہ ڈول کو پانی پر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْأَلْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَرَبَاءٍ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَأَنْتُمْ تَأْتِيَنِي
عَلَى قَلْبِي وَعَلَيْهَا دُثُوفٌ نَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ
اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ أَيْدِي حَافَتَيْهَا فَتَرَعَهَا مِنْهَا ذُنُوبًا
أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ
ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غُرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَلَمَّ أَسْرَ عَقْمَرٍ يَا فَيَّ النَّاسِ يَا نَزْعُ نَزْعِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ حَقَّ صَدَبِ النَّاسِ بِعَطْنِ.

بَابُ الْأَسْتِزَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا وَرَأَيْتُ أَتَى عَلَى حَوْضٍ
أَسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَيْنِ يَدِي
لِيُرِيحَنِي فَانَزَعَ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ
يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَهُ فَمَنْعَهُ
يَا نَزْعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسَ وَالْحَوْضَ يَتَذَكَّرُ.

بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْأَلْبَانِيُّ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَرَبَاءٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
بَيْنَا أَنَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَرَأَيْتُ أَتَى فِي الْجَنَّةِ فَادَّ
إِمْرَأَةً تَوَضَّأَ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا
الْقَصْرِ قَالَ لِرَأْسِ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتِي
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ أَعَلَيْكَ يَا فَيَّ أَنْتَ دَارِي يَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک
کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے اس میں سے ڈول نکالے
بخشنے اللہ نے چلے۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو تھا فرماتے سے لیا پس انہوں
نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالتے میں مکروری تھی۔
اللہ انہیں معاف فرماتے۔ پھر وہ جس بن گیا تو اسے
عمر بن خطاب نے لے لیا میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا
جو امر وہ نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے،
یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ
لے گئے۔

خواب میں آرام کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر
ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابو بکر آئے اور انہوں
نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس
انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالتے میں ضعف
تھا، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرماتے۔ پھر عمر بن خطاب
آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا وہ براہ نکالتے رہے یہاں تک
کہ لوگ میرا ہوکڑ لٹ گئے اور حوض حسب معمول جاری تھا۔

خواب میں محل دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں سوا ہوا تھا کہ میں نے
اپنے آپ کی جنت میں دیکھا۔ اس کے اندر کوئی مسورت محل کے
ایک جانب و منورہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟
کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور
میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر
حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روئے اور
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر

رَسُولَ اللَّهِ أَغَارَ.

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا لَقَا لَوْلَا الرَّجُلُ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَغَارَكُمْ مِنْ غَيْرِ مَنِّكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ نَجَّارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ بَرْدًا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَيْمَنُ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَمْرًا لَا يَتَوَضَّأُ إِلَى جِلْبَابٍ قَصِيرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصِيرُ فَقَالَ لَوْلَا لَعَنَكَ اللَّهُ عَنِي عَنِي قَوْلَيْتُ مُدِيرًا فَبَكَى عَنِّي وَقَالَ عَلَيْكَ يَا ابْنَ آدَمَ وَأُفٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارَ

بَابُ الْخُطُوفِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَرَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمَرُ سَبَطَ الشَّعْرَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطَلِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذُهِبَتْ إِلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ أَحْمَرُ حَسِبُهُ جَعْدًا الرَّائِسُ أَعْوَرُ الْعَيْنُ الْيَمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَهُ طَافِيَةً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الَّذِي جَاءَ أَخَذَ رَبُّ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ

قُرْبَانَ كَمَا فِي أَبِي بَرِيقَةَ كَهَانًا.

محمد بن مکندر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سوئے کے محل کے پاس تھا جس میں نے کہا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی آدمی کے لئے پس اسے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے کے کس چیز نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

خواب میں وضو کرنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی تو میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لئے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لئے پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا پس حضرت عمر دوسرے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو خاد کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا وہاں گندمی رنگہ، مسید سے بالوں والا ایک آدمی، دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے سر سے پانی چسکا رہا تھا میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مریم ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھائی آدمی پر نظر پڑی جس کے بال گندمی رنگ کے اور وہ اپنی آنکھ سے کانٹا نکال رہا تھا جب کہے ہوئے انگوڑی کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قفل کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور

قَطْنٌ وَابْنُ قَطْنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
مِنْ خُزَاعَةَ .

بَابُ ۱۹۲ إِذَا أُعْطِيَ فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي
النَّوْمِ .

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْنُبٍ حَدَّثَنَا
الْأَشْجَثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَرِيفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَبْنَأُنَا نَا يَمْ أَتَيْتُ بِقَدَحٍ لِّبْنِ فَصِيحَةٍ مِنْهُ
حَقِّي إِلَيَّ كَأَنِّي التَّوْحَى يَجْعَلُنِي أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ
عُمَرَ قَالَ لَوْ أَنَا ذَلَيْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَعْلَمُ .
بَابُ ۱۹۳ الْأَمْنِ وَذَهَابِ التَّوْبِ فِي
الْمَنَامِ .

ابن قطن نامی آدمی بنی مصطلق کا مخاصم خزاعہ کی ایک
شاخ ہے ۔

خواب میں پکی ہوئی چیز دوسرے کو
دینا ۔

مذہب ابن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنائے میں سوا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا ۔
پس میں نے اس میں سے پیار بیانتک کہ اس کی سیرابی کا
اثر محسوس کیا ۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے
دیا ۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا
مراد دیکھتے ہیں ؟ فرمایا کہ علم ۔

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور
ہونا ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خواب دیکھا کرتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعبیر
کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا ہے میں ان دنوں تو عمر کو لکھا اور
مخرج سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا ۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر
تیرے اندر کوئی بھلائی ہو تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھنا
جب رات کے وقت میں سوئے لگا تو دعا کی ۔ اے اللہ اگر تیرے
اند کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھا ۔ اسی حالت کے اند
میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں وہ ہے
کا ایک گرز تھا ۔ وہ مجھے لے کر جہنم کی طرف چل دیئے اور میں ان کے
درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا ۔ اے اللہ میں جہنم سے تیری پناہ
چاہتا ہوں ۔ پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے جلا جس کے ہاتھ
میں لوحہ کا گرز تھا ۔ اس نے مجھ سے کہا ۔ ڈر مت ، تم اچھے آدمی ہو
اگر ناز پیدا ہو رہے ۔ پس وہ مجھے لے چلے بیانتک کہ جہنم کے
کنارے لاکھڑا کیا ۔ وہ کنوئیں کی طرح گیل تھیں اور کنوئیں کی طرح اس کی

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَمَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ جُوَيْرٍ حَدَّثَنَا
نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَدْرُونَ
الرُّؤْيَا عَلَى عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقْضُونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا ظَلَمٌ حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ
الْمُسَوِّدِ قَبْلَ أَنْ أَنْبِئَكَ فَقَدْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ
فِيكَ خَيْرٌ أَزِيدُ بِشْرُ مَا يَرَى هُوَ كَذِبٌ . فَلَمَّا
أَصْبَحْتُ جَعَلْتُ لِيَلَنَةً فَلَمَّا أَتَيْتُهُمْ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
فِي خَيْرٍ أَفَادِي رُؤْيَا فِيمَا أَنَا كَذِبٌ لِّكَ إِذْ جَاءَنِي
مَلَكَانِ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْصَعَةٌ مِنْ
حَدِيدٍ يُقْبِلَانِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنْبِئَنِي بِمَا أَدْعُو
اللَّهُ . أَلَيْسَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَمَرَانِي
لِيَقْبِرَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْصَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

لَنْ تَرَاعَ نَعْمَ الرَّجُلِ اَمَّا تَوَكَّدَ الصَّلَاةَ
فَانْطَلَقُوا اِيَّيَ حَتَّى وَفَّقُوا اِيَّيَ عَلَى شَيْءٍ جَهَنَّمَ
فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرْدَةِ قُرُونُ الْقُرْبِ
الْبُرْدَيْنِ كَلَّ قَرْنَيْنِ مَذَلَّ بِمِدَّاهِ مَقْبَحَةٍ
مِنْ حَدِيدٍ وَاسْرَى فِيهَا رَجُلًا مَعْلَبِينَ بِاللَّحْلِ
رَوَّاهُمْ اسْتَقْدَمَ عَدَدَتْ فِيهَا رَجُلًا قَرْنَيْنِ
فَانْصَرَفُوا اِيَّيَ عَنْ ذَاتِ الْبُرْدَيْنِ فَقَصَصَتْهَا عَلَى
حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا فَقَالَ
نَادِمٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ

بَابُ ۱۹۴ الْاَخَذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النُّومِ
۱۹۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا مَتَابَعًا لِعَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَمْدُتُ
فِي السَّجْدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَتَابَعًا فَتَنَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اِنْ كَانَ لِي
عِنْدَكَ خَيْرٌ قَادِي مَتَابَعًا مَا يُعْبَرُ كَالِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَ
أَتَانِي فَاَنْطَلَقَ اِيَّيَ فَلَقِيَهُ مَتَابَعٌ أُخَرٌ فَقَالَ لِي
لَنْ تَرَاعَ اِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَاَنْطَلَقَ اِيَّيَ إِلَى النَّارِ
فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرْدَةِ وَادِهَا نَاسٌ
قَدْ عَدَدْتُ بَعْضُهُمْ قَاخَذَ اِيَّيَ ذَاتِ الْيَمِينِ نَكَلًا
أَهْبَعْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ اَحْسَنَهُ
أَنَّهَا قَصَصَتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْفِرُ
الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ كَالِ الرَّهْيَةِ وَكَانَ
عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ

بھی دو منڈیریں تھیں۔ ہر منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں
لوہے کا گندہ تھا اور جس نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ آدمی نہ بچیں
سے جکر کر شکستے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی طرف ہیں میں نے
ان میں سے کچھ قریبی آدمیوں کو پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں جانب
سے لے کر واپس لوٹ آئے۔ میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب
بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ نیک
آدمی ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ
کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

خواب میں دائیں ہاتھ چلنا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر میں نے جو ان
اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد کے اندر ہی رہا کرتا تھا
ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا
تھا۔ پس میں نے دعا کی کہ اللہ اگر تیرے نزدیک میرے اندر کوئی
بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھانا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کی تعبیر دریافت کر دوں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو
فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے پھر انہیں ایک اور فرشتہ
ملا تو اس نے مجھ سے کہا کہ دو موت تم تو اچھے آدمی ہو۔ پھر وہ مجھے جسم
کی طرف لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس کے اندر کتنے ہی
آدمی تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں طرف
سے لے گئے۔ جیب صبح ہوئی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا
حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ نیک آدمی ہے،
اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ
کہ بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز
پڑھنے لگ گئے تھے۔

باب ۱۹۵ القدح فی التَّوَمُّرِ

۱۹۱۶ حَدَّثَنَا كَثِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْإِسْثَعْنِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ حَمْرَةَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَإِيَّكُمْ أُنْتَبِهُ بَيْنَ لَيْلٍ فَتُشْرِبُ
مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضِلِّي عَمَّا بَيْنَ الْخَطَّابِ فَتَأْتُوا
فَمَا أَذَلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلُّمُ

باب ۱۹۶ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
عَبِيدٍ عَنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ مَا لَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي
ذَكَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَإِيَّكُمْ رَأَيْتُ أَنَّ
وَضَعُ فِي يَدَيَّ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَقَطَعَتْهُمَا وَ
كَرِهْتُ أَنْ أَفْأُذِنَ لِي فَفُتِلْتُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
كَذَّابُ ابْنٍ يُخْرِجَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا
الْعَلَسِيُّ الْاُثْوَى قَتَلَهُ فَيُرْوَى بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ
مُسَيْلِمَةُ

باب ۱۹۷ إِذَا رَأَى بَقَرًا تَخْرُجُ

۱۹۱۸ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرَكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرَكَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهْأَجَرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى
أَرْضٍ مِنْ بِلَادِ خَلْدٍ فَذَهَبَ وَهَلَى إِلَى أَهْلِ الْيَمَامَةِ
أَوْ هَجَرُ فَذَا إِحْيَى الْمَكْدِينَةُ يَكْرِبُ حَدَّثَنَا فِيهَا
بَقَرًا أَفْأَلَّهُ خَدْرًا فَذَا أَهْلُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ رَاحِبٍ

حَوَابِ فِي بَيَانِهِ وَكَيْفَانِهِ

حمرہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا میں سو یا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دھکا
ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پی ا اور پھر اپنا بچا
ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ

حَبِّ حَوَابِ فِي كَوْنِ حَبِّزِ اُتْرَى هَوْنِي دِيَكْهِ

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر
فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو یا
ہوا تھا کہ میرے دو ٹوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن
رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو
کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں پر
چھوٹا مار پی اذ ذلذذہ اُٹر گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر
ہونے والے دو نھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبد اللہ کا بیان
ہے کہ ان میں سے ایک غمی ہے جس کو یمن میں فیر دز نے قتل
کیا اور دوسرا سیلہ ہے۔

حَبِّ كَاغْ ذَنْجِ هَوْنِي دِيَكْهِ

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنہ سے اودان کے غنیاں میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ کمرہ سے کسی
جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال
اس طرف گیا کہ وہ یہاں یا ہجرت کر رہا ہے لیکن وہ تو میرے پاس ہی ہے جس کو شرب
کھنے تھے چنانچہ میں نے وہاں گئے دیکھی اور اس کی بھلائی لگائے تو
وہ مسلمان ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی وہ جو اللہ تعالیٰ نے

وَإِذَا الْخَيْرُ مَلَجَأَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ فَتَوَلَّى الصِّدْقَ
الَّذِي أَتَانَا اللَّهُ بِهِ يَحْدُثُ بَدْرًا

بَابُ الْخَيْرِ فِي الْمَكَامِ

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَطَلِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
مُسَيْبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَجِبُ
الْأَخِرُونَ الشَّائِقُونَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَأُ أَتَانَا إِذَا أُذِيتَ خَزَائِنُ
الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِي يَدَيْ سَوَارٍ مِنْ ذَهَبٍ تَكُونُ
عَلَى دَاهَتَانِي فَأَوْجِي إِلَى إِنْ الْفُخْهُمَا فَتُفْخَسُهُمَا
فَطَارَا إِذَا وَلَّيْتُمَا الْكَدَّ ابْيَينَ الدَّيْنِ أَتَانَا بَيْنَهُمَا
صَاحِبُ مَنَعَاءَ وَصَاحِبُ أَيْمَامَةٍ

بَابُ ۱۹۹۹ إِذَا رَأَى أَنَّ الْخَيْرَ الشَّيْءَ مِنْ
كَوْرٍ فِي سَكْنَةٍ مُوَضَّعًا أَخْرَجَ

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا أَرْحَى عَبْدُ الْحَكِيمِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ
كَانَ أَمْرًا لَا سَوْدَ آءَ ثَائِرَةٍ الرِّاسِ خَرَجَتْ مِنْ
الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَلِيحَةٍ وَهِيَ الْيَحْيَى
فَأَوَّلْتُ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ فَبَلَ إِلَيْهَا

بَابُ ۱۹۲۱ النَّبِيِّ السَّوْدَ آءَ

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْمُنْذَرِيُّ حَدَّثَنَا
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فِي رُفْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ
رَأَيْتُ أَمْرًا لَا سَوْدَ آءَ ثَائِرَةٍ الرِّاسِ خَرَجَتْ مِنْ
لِلْمَدِينَةِ حَتَّى تَزِلَّتْ بِمَلِيحَةٍ فَتَا وَلَّتْ أَنْ وَبَاءَ

ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے
غزوہ بدر کے بعد ہمیں مرحمت فرمایا۔

خواب میں بھونک مارنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے بعد میں گئے دہلے اور سب پر
سبقت لے جانے والے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں سویا ہوا ناکہ میرے پاس نہ تھیں کے غزالوں کی گتھیاں لائی گئیں،
پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو گنگن رکھ دیئے گئے۔ وہ مجھ
پر گراں گزرسے اور مجھ ان سے صد مسہ پچاس میری طرف دھکی فرمائی
گئی کہ ان پر بھونک مار دینا پھر میں نے ان پر بھونک ماری تو وہ اٹھ
گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر دو چھوٹے آدمیوں سے لی
جن کے میں درمیان میں ہوں۔ ایک صبح والا اور
دوسرا بامہ والا ہے۔

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے کوئی چیز
نکال کر اسے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔

۱۹۲۰ سلم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں نے ایک عکاسے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال
بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکلی یہاں تک کہ مسجد جاٹھری
اور اسی کو جھگڑ گئے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ
کی دیوار بھر بھیج دی گئی ہے۔

کالی عورت دیکھنا۔

سلم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے
میں روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے بارے میں دیکھا کہ
میں نے ایک کالی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔
وہ مدینہ منورہ سے نکلی کہ مسجد جاٹھری۔ پس میں نے اس کی یہ
تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی دیوار مسجد کی جانب بھیج دی گئی جس

الْمَدِينَةِ يُقَدَّرُ إِلَى مَهْلِكَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ.

بَابُ الثَّمَانِيَةِ الْمَثَانِيَةِ الرَّائِسِ.

۱۹۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ عَن مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوَاءَ فَأَيُّهَا الرَّائِسُ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْلِكَةٍ فَأَقْلَتْ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُقَدَّرُ إِلَى مَهْلِكَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ.

بَابُ إِذَا هُنَّ سَيِّئَاتُ الْمَنَامِ.

۱۹۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَدَّادِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمَّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ بَنِي رُؤْيَا أَيْ هَزَلْتُ سَيِّئَاتُ الْقَطْعِ صَدْرُكَ فَإِذَا هُوَ أَصِيبُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أَحَدٍ تَحْتَهُ رُؤْيَا أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَالْإِجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ.

بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيمٍ

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ بِحُلِيمٍ لَمْ يَزِدْهُ كَلْفٌ أَنْ يَقْعِدَ بَيْنَ شَجَرَتَيْنِ وَلَنْ يَقْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثٍ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفْزُونَ مِنْهُ صَبَتْ فِي أَذُنِهِ الْأَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صَوْرًا عَذَابٍ وَكَذَبَ أَنْ يَنْفَعَهَا وَلَيْسَ بِهَا فِخْرٌ. قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَكَانَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَفَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ

کو جحفہ کہتے ہیں۔

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر تنبیہ میں جا پھری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی دیبا تھیر کی جانب بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے۔

جب خواب میں تلوار لہرائی۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ یہ تو وہ حادثہ نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد میں پہنچا۔ پھر وہ بیٹے سے بھی ابھی حالت میں منتقل ہو گئی اور وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا۔

جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا خواب بیان کرے کہ اس نے دیکھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کسے دُعاؤں میں رگڑ لگائے گے اسے مفرطے گا جبکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس کے کفار کش رہتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیر پھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی مفسورہ یا نالوا اس سے اس میں جان ڈالنے کے لئے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے موسیٰ بن ایوب نے اور قتیبہ بن الوعان نے قنادہ عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں بھڑکٹ پایا۔ شعبہ ابو ہاشم ربیع

مکرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے
تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے
کی بات ناحق غور سے سنی۔

مکرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
۸۔ جس نے ناحق دوسرے کی بات غور سے سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان
کیا اور جس نے تصویر بنائی، آگے شل سالیق۔ اسی طرح ہشام، مکرہ
نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: سب سے بڑا بھتان یہ ہے کہ اس چیز کو
آنکھوں دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے
دیکھی نہ ہو۔

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا
کسی سے ذکر نہ کرے۔

عبد البر بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سلمہ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو یہاں بڑھاتا ہوں، یہاں تک
کہ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب
خواب دیکھتا ہوں تو یہاں بڑھاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا
ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر
نہ کرے مگر جو اس سے محبت رکھتا ہو ورنہ جب ایسی چیز دیکھے جو اسے
ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی
چاہیے۔ در تین مرتبہ گفتگو کرے اور اس کو کسی سے بیان نہ
کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔

عبد اللہ بن خطاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس
کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے
اسلحا چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے

قَوْلُهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاةٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
هَاشِمٍ التَّمَامِيُّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ مِنْ تَحْلَمَ وَمِنْ اسْتَمَعَ.

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا اسْلَحِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ
اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحْلَمَ وَمَنْ صَوَّرَ حُورَةً تَابِعَهُ
هَشَا مَرَّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ.

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو
الْقَمِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ يَرْوِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
أَخْرَى الْبُذْرَ أَنْ يُدْرَى عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرَ.

بَابُ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرُ
بِهِ وَلَا يَذْكُرُهَا

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّرِيمِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَافِعٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى النَّفْسَ أَتِيَنِي مِنْ حَتَّى
سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَإِنَّا كُنْتُ لَا أَرَى الرَّؤْيَا تَمْرُ حَتَّى
حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّؤْيَا
الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا
يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
وَلْيَتَمَلَّكْ فَلَا تَأْخُذْ بِأَحَدٍ مِنْهَا إِلَّا أَهْلَهَا
لَنْ تَضُرَّكَ.

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَالْزُّبَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَلْيَتَمَلَّكْ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْدِثْ بِهَا

وَلَيْسَ حَدِيثُهَا إِذَا دُرِيَ غَيْرَ ذَلِكَ وَمَتَا يَكْرَهُ خَالِكًا
هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَيْسَتْ تُعَدُّ مِنْ شَرِّهَا وَلَا
يُذَكَّرُهَا لِأَحَدٍ خَالِكًا لَنْ تَضُرَّكَ

بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ الرَّوْيَا لَا قَوْلَ غَابِرٍ
إِذَا لَمْ يُصِيبْ

۱۹۲۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْقَبِيصِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ
ظِلَّةً تَنْطَفُفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَإِذَا رَأَى النَّاسَ
يَحْكُمُونَ مِنْهَا فَإِذَا الْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا
سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَذَكَرْتُ

أَخَذْتُ بِهِمْ فَحَلَوْتُ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرٌ
فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرٌ فَحَلَا بِهِ ثُمَّ
أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرٌ فَتَقَطَّعَ نَحْمٌ وَصِلَ، فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَكُنَّ عَنِّي
فَأَعْبَرُهَا فَقَالَ الْقَبِيصِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظِّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي
يَنْطَفُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ وَالْفَرَّانُ فَحَلَاوَةُ
تَنْطَفُفُ فَإِذَا الْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْفَرَّانِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ
الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ يُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ وَقَدْ بَعْدَكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ
رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ
بِهِ، ثُمَّ يُوَصِّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَالْحَبْرِيُّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ، قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ
بَعْضًا قَالَ تَرَى اللَّهُ لَكَ حَدِيثِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ

اور جب اس کے برعکس دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ
شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا چاہیے کہ اس کے شر سے بڑا
مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔
جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر
غلط بتائے تو واقعہ نہیں ہوتی۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ رات میں
نے خواب میں ایک بھڑی دیکھی جس سے گھی اور شہد نیک رہا ہے۔
پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی نہ زیادہ اور کوئی کم
سمیٹ رہا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جو آسمان سے
زمین تک لٹی ہوئی شے زمین تک آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور
اوپر چڑھ گئے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ بھی اس

کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر سے تیسرے آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔
پھر اسے چوتھے آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر چوتھی۔ چنانچہ
حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ امیر سے ماں باپ آپ
پر قربان، غلام کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو، کہا کہ بھڑی تو اسلام ہے
اور وہ جو اس سے شہد اور گھی نیک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی
حکایت ہے۔ پس کوئی قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی
کم اور وہ آدمی جو آسمان سے زمین تک ٹھک رہی ہے تو وہ حق ہے جس
پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھائے
گا۔ پھر آپ کے بعد اسے دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھایا جائے گا
پھر تیسرا آدمی پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھایا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی
پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو پکڑ دیا جائے گا تو وہ بھی اس کے
ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ مجھے بتائیے میرے ماں باپ
آپ پر قربان کر میں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بعض باتیں درست اور بعض غلط بتائی ہیں۔ عرض
گزار ہوئے کہ تمہاری قسم مجھے وہ باتیں ضرور بتا دیجئے جو میرے غلط

قَالَ لَا تَقْبَلُوا

بِالْمَلِكِ تَعْمِيرُ الرَّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ
 ۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَرَّاجٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنًا
 يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ
 مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ فَيَقْضِي عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 يَقْضَى، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي
 اللَّيْلَةَ الْبَيِّنَ وَابْتِهَامَا انْتَحَانِي وَإِنَّهُمَا كَاكَ
 لِي أَنْطَلِقُ وَإِنِّي أَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا ابْتَدَأْنَا
 عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا اخْرُجْنَا تَمَّ عَلَيْهِ بِصُحْرَةٍ
 فَإِذَا هُوَ يَدْرِي بِالصُّحْرَةِ يَدْرِي بِرَأْسِهِ فَيَنْتَلِفُ رَأْسَهُ
 فَيَنْتَلِفُ هَذِهِ الْحَجْرَةَ فَيَنْتَلِفُ الْحَجْرَةَ فَيَأْخُذُ
 فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْصُرَ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ
 يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى
 قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ
 بَاكَ لِي أَنْطَلِقُ، قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ
 مُسْتَلْقٍ لِقَفَاةٍ وَإِذَا اخْرُجْنَا تَمَّ عَلَيْهِ بِكَوْثٍ مِنْ
 حَبِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَدْرِي بِأَحَدِ شَيْئِي وَجْهِي فَيَنْتَلِفُ رَأْسَهُ
 شِدَاةً إِلَى قَفَاةٍ وَمُنْجِدَةً إِلَى قَفَاةٍ وَتَعْلَنَهُ إِلَى
 قَفَاةٍ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو سَرَّاجٍ فَيَشْفِي قَالَ ثُمَّ
 يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْأُخْرَى فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ
 بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى
 يَبْصُرَ ذَلِكَ الْجَانِبَ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ
 فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ
 سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ فَكَأَلِي أَنْطَلِقُ
 فَأَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ الثَّمُورِ قَالَ فَيَنْتَلِفُ
 أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَذَا فِيهِ لَعُظٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ

بتائی ہیں۔ فرمایا کہ تم نہ دو۔

تمنا نہ فرما کر کے بعد خواب کی تعبیر نہ کرنا۔

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن جندب رضی اللہ عنہ
 فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے
 کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو
 اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا
 کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں
 نے کہا کہ چلیے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس
 پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر بیٹھنے کھڑا تھا۔ وہ اس
 کے سر پر مارتا جس سے وہ پھوٹ جاتا چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک
 کر پڑے پڑا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پچھے جاتا ہے وہ اسے لے کر وہاں
 نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر دست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر
 وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔

سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلیے۔ پس ہم
 چل دیئے، یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو
 چیت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑہ
 لے کر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کے جبرے کو،

اس کے ننھے کو اور اس کی آنکھ کو گڈی تک چیر دیتا تھا۔
 ابو رجاء کے بارے میں غوث کا بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے
 کہ چیر کر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا اور ادھر بھی ایسا
 ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف
 کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری طرف درست ہو جاتی جیسی
 پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔

میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ
 چلیے، ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک ننور جیسی چیز
 کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال
 میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شور و غوغا
 کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں بھانک کر دیکھا تو
 اس کے اندر نیچے مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ آسمان

نیچے سے اُگ کی پٹ پہنچتی اور وہ جھینٹے چلاتے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور وہ سر نہر کے کنارے پر کھڑا تھا، جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو اگر اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا۔ چنانچہ وہ بھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہایت ہی بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بد صورت تم نے دیکھا ہو۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص مخاض آسان سے باتیں کرتی ہوئی بلندی کے باعث میں اس کے سر کو نہ دیکھ سکا اس شخص کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کسی کے نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک اتنے بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے بڑا اور خوب صورت کوئی باغ ہرگز نہیں دیکھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے تو ایک شہر نظر آیا، جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے

فَاظْلَعْنَا فِيهِ قَادًا فِيهِ رِجَالٌ قَيْنَاءُ مُعْتَرَاةٌ
وَاِذَا هُمْ بِأَتَيْتِهِمْ لَهَا مِنْ أَسْفَلٍ مِنْكُمْ فَيَا ذَا
أَنَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهُبُ مُوَصَّوًا، قَالَ قُلْتُ لَهَا مَا
هَذَا؟ قَالَتْ قَالِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ
فَاَنْطَلَقْنَا فَاَتَيْتَنَا عَلَى نَهْرٍ حَبِيبٌ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
أَحْسَنَ مِنْ الدَّهْرِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ
يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
رِجَالًا كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ الشَّابُّ يَسْبَحُ مَشْغُورًا
بِأَيِّ ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحَبَارَةَ
وَقِيْعُ لَهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا حَبْرٌ أَفِيْطَلِقُ يَسْبَحُ
تَحْتَهُ جَمْعٌ إِلَيْهِ كَمَا جَعَلَ إِلَيْهِ فَعَرَفَتْ أَنَّهَا قَالَتْ
حَبْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا مَا هَذَا؟ قَالَ قَالِي
إِنِّي انْطَلِقُ انْطَلِقْ، قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاَتَيْتَنَا عَلَى
رَجُلٍ كَرِيْمٍ أَمْرًا كَأَمْرٍ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ رَجُلًا
مَرًّا وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يُحْمَرُهَا وَيَسْبَحُ حَوْلَهَا قَالَتْ
قُلْتُ لَهَا مَا هَذَا؟ قَالَتْ قَالِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ
فَاَنْطَلَقْنَا فَاَتَيْتَنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ
كُلِّ نَوْرِ الدُّنْيَا وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرُّوضَةِ رَجُلٌ
كَبِيرٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ طَوْلٌ فِي السَّمَاءِ وَإِذَا
حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمْ قَطَطًا
قُلْتُ لَهَا مَا هَذَا؟ قَالَتْ قَالِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ
فَاَنْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَتْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاَتَيْتَنَا إِلَى
رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَهَا أَمْرٌ رَوْضَةٌ قَطَطٌ عَظِيمٌ فِيهَا
وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالِي إِنْ رَأَيْتَ فِيهَا قَالَتْ فَارْتَقِنَا
فِيهَا فَاَتَيْتَنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِسَلْبَيْنِ
ذَهَبٍ وَلَبَيْنِ فَضَةٍ فَاَتَيْتَنَا بِأَبِ الْمَدِينَةِ
فَاَسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدْخَلْنَا هَا فَتَلَقَانَا
فِيهَا لَرَجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِنَا كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ
رَأَيْتَ وَشَطْرٌ كَأَشَرِّ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ، قَالَ قَالِي لَكُمْ

اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، قَالَ وَ اِذَا نَهَضَ
 قَوْمٌ مِنْكُمْ فَيُحِبُّونَ كَأَنَّهُمْ فِي الْبَيْتِ
 فَذْهَبُوا قَوْفَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا لَيْسَ قَدْ
 ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّيْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ
 صُورَةٍ، قَالَ قَالِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَ
 هَذَا مَنَزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصْرِي صُعْدًا اِذَا
 قَصُومٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالِي
 هَذَا مَنَزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللهُ لَكُمَا
 ذَرَانِي فَأَصْلَحَ، كَذَا مَا الْآنَ كَذَا وَ اَنْتَ
 دَاخِلُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَاِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُ
 اللَّيْلَةَ حَبَابًا كَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ، قَالَ
 قَالِي: اَمَّا اِنَّا سَنُخَيِّرُكَ، اَمَّا الرَّجُلُ
 الْاَوَّلُ الَّذِي اَتَيْتُ عَلَيْهِ يُمْلِكُ رَاسَهُ بِالْحَجَرِ
 فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفَعُهُ وَيَتَنَامُ
 عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي
 اَتَيْتُ عَلَيْهِ يَشْرِبُ مِنْ عَيْنِهِ اِلَى قَفَاهُ وَ
 يَتَجِدُّهُ اِلَى قَفَاهُ وَ عَيْنُهُ اِلَى قَفَاهُ فَاِنَّهُ
 الرَّجُلُ يَعْدُو اَمِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكُذْبَةَ
 تَمْلِكُ الْاَقَانِي وَ اَمَّا الرَّجُلُ وَ النِّسَاءُ الْعَرَاةُ
 الَّذِيْنَ فِي مِثْلِ بَيْتِ الْيَتَامَى فَانْتَبَهُ الرُّوَاةُ
 وَ الرَّوَاةُ، وَ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اَتَيْتُ عَلَيْهِ
 يَسْبَحُ فِي التَّهْنِثِ يُلْقِمُ الْحَبَّ فَانْتَبَهُ اَكْلُ
 الرِّبَا وَ اَمَّا الرَّجُلُ الْكُفْرِيَّةُ الْمَرْأَةُ الَّذِي
 عِنْدَ النَّارِ يَكْشِفُهَا ذَلِيلَتُهَا حَوْلَهَا فَانْتَبَهُ
 مَا لَكَ خَائِفَاتٍ جَهَنَّمَ، وَ اَمَّا الرَّجُلُ الطُّوَيْلُ
 الَّذِي فِي الرَّدْصَةِ فَانْتَبَهُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَ اَمَّا الْوَلَدَانِ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ
 فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ - قَالَ
 فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ اَوْلَادُ

اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول
 دیا گیا، چنانچہ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو اس میں
 ہمیں ایسے آدمی نے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت
 تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور اتنی نصف
 اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو، ان دونوں
 نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا کر دو، وہ نہر
 چوڑائی کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل
 سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب
 وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بد صورتی دور
 ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے
 مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔
 میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید اور جیسا تھا۔ میں نے ان
 سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے چھوڑو تاکہ
 میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن
 آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے
 دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں
 دیکھیں لہذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں
 نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں پہلا آدمی جس
 کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے ٹوڑا جا
 رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلائے اور زمانہ
 کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے
 پاس آپ پہنچے کہ جس کے جگرے نچھنے اور آنکھ
 کو گندی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر
 سے اٹھتا تو بھرتی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں
 پھیلاتا اور وہ سب مرد عورت جو تنہا جیسی جگہ میں
 تھے، وہ زانی مرد عورت تھے، اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ
 نہیں تیر تیرا ہوا اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے، وہ سود کھانے والا
 تھا اور وہ بد صورت آدمی جو لوگ کے پاس تھا اسے بھڑکانا اور اس کے
 گرد و زنا تھا، وہ ایک ناپسندیدہ شخص تھا۔ اور وہ

النَّشْرِكِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذْكَاءُ النَّشْرِكِينَ. وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا يَشْطَرُّونَهُمْ حَسَنًا وَشَرًّا فَتَرْتَابُهُمْ قِيَمًا فَذَلِكَ هُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا نَبَّأَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

سچ: آدمی جو یا غریب تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اور ان کے گرد بیچے تھے سچ وہ فطرت اسلامیہ پر فطرت کھیلنے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرض گزار کہہ رہے کہ یا رسول اللہ! وہ شرکین کے بچے، فرمایا کہ شرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا ادھار تم خوبصورت اور آدھا بد صورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے۔ یعنی اچھے بھی اور برے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَتَاهَا يُسَوِّانِ يَارَ لَا خَيْرَ هُوَا

WWW.NATSESLAM.COM

پارہ ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُتُلُوا کَا بِلَان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُتُلُوا سے ڈرنا چاہیے

اور اس فقرہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا۔ سورۃ الانفال، آیت ۲۵ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قُتُلُوا سے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے حوض پر انتظار کروں گا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے اُنتی چنا پکڑ لیا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی سلیمہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم اُلٹے پاؤں پھرنے اور قُتُلُوا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض پر تہا را پیش خیمہ ہوں۔ میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے نکلوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ پس میں عرض کروں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ کب تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا راستہ ایجاد کیا۔ ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَكِتَابُ الْفِتَنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِاَنَّ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالتَّقْوَا
فَدَمْنَهُ لَا تَصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً
وَمَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
يُحَدِّثُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عِیْثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
بِشَرِّ بْنِ الشَّرِیْحِ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُیْمَرٍ عَنْ ابْنِ
أَبِی مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلٰی حَوْضٍ أُنْظَرُ مَنْ یَّزِیْدُ
عَلٰی فِیْهِ خَدِیْسًا یَسْأَلُ مِنْ دُونِیْ فَأَقُولُ أَفَرِّقَیْ دِقْرَیْ
لَا تَدْرِیْ مَشَّوْا عَلٰی الْقَدَمَقْدَرِیْ قَالَ ابْنُ ابْنِ فُلَیْکَ
اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَدْجِیْعَ عَلٰی أَعْفَیَا سَا
أَوْفَقَیْنِ

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِذَةَ عَنْ ابْنِ وَائِلٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا
فَبَطَلَكُمْ عَلٰی الْحَوْضِ لَیْرَقَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ فَمِنْكُمْ
حَتّٰی إِذَا أَهْوَيْتُمْ لَنَا وَنَهَضْتُمْ اِلَیَّ حِجْرًا دَوْرَیْ
فَأَقُولُ أَمِّی رَبِّی أَصْحَابِیْ یَقُولُ لَا تَدْرِیْ مَا
أَحَدُكُمْ أَبْعَدُ لَیْ
۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَّیْرٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ
وَرَدَّ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأَنَّ
بَعْدَهُ أَبَدًا لِيَرِدَ عَلَى أَقْوَامٍ أُعِدُّوا لَهُمْ وَيَعْرِفُونِي
ثُمَّ يَجَالُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَسْمَعُ
التَّحْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُكُمْ هَذَا فَقَالَ
هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ
عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ
قَالَ أَنْتُمْ مَتَى فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَلُوا بَعْدَكَ
كَأَنَّهُمْ يَخْفَأُونَ بَدَلَ بَعْدِي .

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تَشْكُرُونَهَا وَكَأَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرُوا احْكُمُوا تَلْقَوْنِي عَلَى
الْحَوْضِ .

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَوَّيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا
وَأُمُورًا تَشْكُرُونَهَا فَكُلُوا أَكَلًا تَلْعَبُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَذُوا إِلَيْهِمْ حَقُّهُمْ وَسَلُّوا اللَّهَ حَقُّكُمْ .

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ
عَنِ الْجَعْدِيِّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ
مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مِنْ خَيْرِ مَنِ
السُّلْطَانِ شَيْئًا مَا تَمِثُّ جَاهِلِيَّةً .

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْجَعْدِيِّ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

کو اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔
میں حوض پر تمباہل پیش شدہ ہوں۔ جو اس پر آئے گا وہ اس سے پیے گا
اور جو اس سے پیے گا تو پھر اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی میرے
پاس سے کچھ لوگ گزرا رہے جاؤ گے جنہیں میں پہنچاتا ہوں اور وہ
مجھے پہنچاتے ہیں پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے
گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابوعیاش نے سنا کہ میں
لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ
حضرت اسل سے اسی طرح سنا ہے امیں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا
کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخرج کو اپنی دینا ہوں
کہ میں نے ان کی زبان اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔
یہ تو میرے میں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے

حضور نے فرمایا کہ تحقیر تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے
عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ
سے ملاقات کرو۔

زید بن وہب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا۔ تم میرے بعد تیرے بلا مرجع اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے
اب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا
کہ ان کا حق انہیں پورا دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے
طلب کرو۔

ابو جہاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو
اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اسے صبر سے کام لینا چاہیے
کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا وہ
جاہلیت کی موت مر گیا۔

ابو جہاء عطاء رومی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

جواب ہے امیر کا کوئی ایسا کام دیکھیں جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔
تو اسے سبر کرنا چاہیے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت
بھر بھی دور ہو وہ جب سرے کا تو جاہلیت کی موت
مرے گا۔

۱۹۳۷۔ حذارتنا اسماعیل حدیثی ابن وہب
عن عمرو بن یحییٰ عن یحییٰ بن سعید بن سعید عن جنادہ
بن ابی امیہ قال دخلنا علی عبادۃ بن الصامت
وهو مدین قلنا اصلحك الله حدیث یحییٰ
یفعلک الله به سمعته من النبی صلی الله علیہ
وسلم قال ادعانا النبی صلی الله علیہ وسلم
مبايعنا فقال فیما اخذنا علیک ان یأبنا علی
الشعر والظلاله فی منقبطنا و مکہ ہنا وعسرا
ولیسنا و انترو علینا وان لا ننازع الامم اهلہ
الا ان تردوا کفرا ابو احلی عندکم من الله فیہ
برهان
۱۹۳۸۔ حذارتنا محمد بن عمر عن جنادہ بن سعید
عن قتادہ عن انس بن مالک عن اسید بن حضیر
ان رجلا اتی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال یا
رسول الله استعملت فلانا و لکن تستعملنی قال
انکم سترون بعد و ذکرہ فاصبر و احشی
تلقونی

باب قول النبی صلی الله علیہ
وسلم: هلاک امتی علی یدئ اغیلمہ
سفرہاء

۱۹۳۹۔ حذارتنا موسیٰ بن اسماعیل حدیثنا
عمرو بن یحییٰ بن سعید بن سعید بن سعید قال
اخبرنی جددی قال کنت جالساً مع ابی ہریرۃ
فی مسجد النبی صلی الله علیہ وسلم المذینہ
ومعنا مردان قال ابو ہریرۃ سمعت الصادق

حضور نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف
لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

تعبید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مردان بھی ہمارے ساتھ تھے حضرت
ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدق رضی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت ان لوگوں کے ہاتھوں

الْمَصْدُوقُ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَي غِلْمَةٍ
مِنْ كُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْذَانُ، لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ غِلْمَةٌ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ
وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْبَرُهُ مَعَ جَدَّتِي
إِلَى بَنِي مَرْذَانٍ حِينَ مَكَوَا بِالشَّامِ فَإِذَا رَأَاهُمْ
غِلْمَانًا أَحَدًا إِذَا قَالَ لَنَا عَصِي هُوَ لَا وَآنَ يَكُونُوا
مِنْهُمْ؟ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ.

بَابُ ۱۰۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قِيَادِ اقْتَرَبَ.

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ
بِنْتِ أُمِّ سُلَيْمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ
يَحْيَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَفْظَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّوْمِ مُحْتَمًا أَذْجَرُهُ لَمْ
يَقُولْ إِلَّا الْإِلَهَ الْوَاحِدَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قِيَادِ اقْتَرَبَ
فِيهِمُ الْيَوْمُ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِثْلُ هَذِهِ
وَعَقْدًا سَفِيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةَ قِيلَ أَنْزَلَكَ
فِيْنَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبِيثَ.

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ
هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى خَالُوا لَا، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ
تَقُمُ خِلَالِ بَيُوتِكُمْ كَوَكُمُ الْقَطْرِ.

بَابُ ۱۰۹ ظَهَرُ الْفِتَنِ

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو
حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتا جا ہوں کہ وہ فلاں کا
لوٹا کا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں پس میں (عروہ بن یحییٰ)
اپنے دادا جہان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت
کرتے تھے جب ان نو عمر لوگوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا:۔
شاید یہ ان لوگوں میں سے ہوں یہ ہم نے عرض کی کہ آپ کو

زیادہ معلوم ہے۔
حضور نے فرمایا کہ جس شرم میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک
آگیا ہے

زینب بنت اُم سلمہ نے حضرت اُم حبیبہ سے اور انہوں نے
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ
انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے یہ لڑکے
تو آپ کا پرنور چہرہ سرخ تھا، فرمایا ہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ
جس شرارت کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آگئی، آج
یا جو جہاں جوح کی دیواریں تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ اور سفیان راوی
نے نوے یا سو کا حلقہ بنایا لکھا گیا کہ کس ہم ہلاک کر دے
جائیں گے اور ہم میں نیک آدمی بھی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ
برائی کی کثرت ہو جائے۔

طرہ بن ابی رزیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک نیلے پر چڑھے
اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟
لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو
دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھسروں پر بارش کی طرح
برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ
قریب ہو جا جائے گا، غل گھٹا جائیگا بخل پیدا ہو جائے گا، غلٹے ظاہر

قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّوْمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيَكْفُرُ الْهَاجِرُ قَالَ الْوَايَا رَسُولُ اللَّهِ أَتَيْتُهُمْ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ جَرْمُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَا يَأْمَأُ يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَتَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْتُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ مُوسَى فَحَدَّثَنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَا يَأْمَأُ يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ فَيُزِيلُ الْجَهْلُ وَيَكْتُرُ فِيهَا الْهَاجِرُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَآخِيَةَ دَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَمَامُ الْهَرْجِ يَزُولُ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ فِيهَا الْجَهْلُ. قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. قَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعْلَمُ الْأَقْيَامُ

ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب بن جرمود نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

تحقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے چند عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اُس میں جہالت چھا جائے گی، علم اُس میں اٹھایا جائے گا اور اُس میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

تحقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔ قیامت سے نزدیک والے دن ایسے ہوں گے کہ اُن میں علم اٹھایا جائے گا اور اُن میں جہالت چھا جائے گی اور اُن میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کو سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ میں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت سے قبل قتل کے دن ہوا جائے گا اور اُن میں جہالت کا ظہور ہوگا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔ ابو عروہ اور عاصم ابوداؤد اور حضرت ابو حنیفہ اشعری نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا۔ کیا آپ اُن دونوں کے بارے میں جانتے ہیں؟ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے قبل قتل کے دن ہوا جائے گا اور اُن میں جہالت کا ظہور ہوگا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْكُرْجِ كُحْوَةً. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تَدَارَكَهُمْ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ

بَابُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الدَّيُّ يَعُكَهُ شَرْهِيْنُهُ.

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُسْبِيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِي قَالَ أَتَيْتُ النَّسَّ بْنَ قَالِبٍ فَشَكُوْنَا إِلَيْهِ مَا لَيْقِي مِنَ الْحَاجَةِ فَقَالَ، أَصْدِرُوا فَيَأْتِي يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الدَّيُّ بَعْدَهُ شَرْهِيْنُهُ حَتَّى تَلْفُوَا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفَزَارِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْلَةً فَرَعَابَتُوهَا سَحَابَانِ اللَّهُ مَا ذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْغَزَاةِ، وَمَا ذَا أَنْزَلَ مِنَ الْوَقْتِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُورَاتِ، يُرِيدُ أَنْ وَاجَهَ لِكُلِّ يَصْبَلِيْنٍ، رَبَّتْ كَالِيسِيَّةِ فِي الدَّائِيَا حَارِيْتِي فِي الْآخِرَةِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَلَاةِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ

رسول نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے دن ہوں گے، آگے پہلی حدیث کے مطابق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا زمانہ کھلے زمانے کی نسبت بڑا ہوگا

ترجمہ: حدیث کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے ہمیں تکالیف پہنچی تھیں اُن کا آپ سے شکوہ کیا، فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد میں آنے والا اُس سے بڑا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب کے پاس میں سے اسے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت عداوت فرمایا کہ بیان ہے کہ اُمّ سلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غصہ زور سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے:۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے نفع نازل فرمائے ہیں کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ غار پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں سنگی ہوں گی۔

مفسر نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابو بکر نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَّ عَذِيَّتَنَا
السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَاهُ يَرْوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ
بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ
فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
قَالَ: قَدْتُ لِعَمْرِ: يَا أَبَا هَمَّامٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ: مَرَرْتُ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ
بِنَصَائِهَا. قَالَ: نَعَمْ.

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْمِهِمْ قَدْ آتَى نِسْوَةً فَخَافُوا أَنْ
يَأْخُذُوا بِنُصُولِهَا لَا يَخُذُ شَيْءٌ مُسْلِمًا.

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي قُؤَيْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَرَّ
أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبَلٌ
فَلْيُمْسِكْ عَنِّي نَصَائِرَهَا. أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ
أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ.

بَابُ ۱۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يُضْرِبُ بَعْضُكُمْ

بِقَابِ بَعْضٍ

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْقِقُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ قَوْلُ
وَقَوْلُهُ كُفْرًا.

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے
وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں
سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ
وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوادے اور اس طرح
جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔

سرخان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے
ابو محمد ایک آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرمایا ہے کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد
گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:
اے بچھلور! کو سنبھال۔ کہہ (عمرو بن دینار نے) اہل بیت

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرے جس کے
پھل نامہ نکلے ہوئے تھے پس اُسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو
پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کو لگنے کا خدشہ نہ رہے۔

ابو ہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار
سے اور اُس کے پاس تیر ہو تو اُس کے پھل کو سنبھال لے یا یہ
فرمایا کہ اُسے اپنی مچھلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان
کو اُس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے پائے۔

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے
کی گردن اڑانے لگو۔

شقیق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
: مسلمان کو گال دینا شقیق (گناہ) ہے اور اُس کے ساتھ جنگ
کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدًا عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
مَعْمَرُ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كَقَادِ أَتَضَرَّبُ بَعْضُكُمْ بِقَابِ بَعْضٍ
۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
قُرَّةُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرٍ هُوَ الْفَضْلُ
فِي الْقُشَيْبِيِّ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ الْآبَتَانِ رَدْنِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا يَا أَلُو اللَّهِ وَ
رَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنْتَ أَنَّ سَيْسَتِيهِ بَعْدِي
اسْمِهِمْ فَقَالَ الْيَسَّ يَوْمَ الْفَجْرِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ فَكُنَّا
بَنَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ دِمَاءُ كُفْرٍ وَأَمْرُ الْكُفْرِ
أَعْدَا ضَمُّكُمْ وَابْتِشَارُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الْآهَلُ بَلَعَتْ
كُلُّهَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ قَلِيلٌ بَلَعَتْ الشَّاهِدُ الْغَائِبِ
كَأَنَّ رَبِّ مُبْلَغٌ مُبْلَغُهُ مَنْ هُوَ دَعَى لَهُ فَكَانَ
كُنَا بَلَكٌ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَادِ أَتَضَرَّبُ
بَعْضُكُمْ بِقَابِ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حَرْقِ ابْنِ
الْخَضِرِ حَتَّى سَجِنَ حَرْقَهُ جَارِيَةً بَيْنَ قَدَامَةٍ قَالَ
أَشْرَفُوا عَلَيَّ أَيُّ بَكْرَةٍ فَقَالُوا هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا قُشَيْبِيُّ أَيْ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَلَشْتُ بِقَهْمِهِ
۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
عُمَدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَادِ أَتَضَرَّبُ بَعْضُكُمْ بِقَابِ بَعْضٍ
۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جاؤ
کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔
ابن سیرین کا بیان ہے کہ محمد بن ابی بکر نیز ایک اور شخص جو
میر خیل میں محمد بن ابی بکر سے بھی افضل ہے وہ ان دونوں حضرات
نے حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم
جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور
کوسل ہی بہتر ہیں راوی کا بیان ہے کہ میر خیل کا شاہد آپ اس کا کوئی
اور نام ارشاد فرمائیں گے فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟
ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟
کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!
کیوں نہیں فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزتیں
اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے
اس دن کی تمہارا اس مہینے میں تمہارا اس شہر کے اندر حرمت ہے
بتاؤ کیا میں نے تمہارا رنگ یہ بات پہنچا دی؟ ہم عرض گزار ہو گئے کہ ہاں
چنانچہ آپ نے کہا: اے اللہ گواہ رہنا پس چاہیے کہ جو موجود ہیں
یہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات
جس تک کوئی بات پہنچانی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ
یاور رکھنے والا ہوتا ہے چنانچہ میں ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب
نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو جس روز ابن
عمر نے کہا کہ ابھی کہ جبکہ جاری رہی تو اس نے انہیں جلایا تھا تو اس
نے کہا کہ خدا ابوبکر کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابوبکر تو یہ ہیں جو
عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا ایک دوسرے
کی گردن اڑانے لگو۔

ابو زید بن عمرو بن جریر نے اپنے جہاد احمد بن جریر

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَنْ
بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةٍ
الْوَدَاعِ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرَجِعُونَ
بَعْدِي كَقَارِئٍ يُضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -
بَابُ الْكَوْنِ فِي شُكْلِ الْقَاعِ فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

عَلَيْهِمُ الْقَائِمُ
١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ
حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ
فِي عَمِّ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ
الْمُتَاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ مَنْ وَجَدَ
فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهِ

١٩٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِي عِن الْقَاعِ فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ الْعَالِمِ وَالْقَائِمِ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ وَالْمَاشِيِ
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيِ مَنْ تَشَرَّفَ
لَهَا تَشَرَّفَ لَهُ دَمَنٌ وَجَدَ مَلْجَأَ أَوْ مَعَادًا
فَلْيَحْذَرِ بِهِ.

فليعذب به.
بأهل البيت إذا اتقى المسلمان بسيفهما
١٩٩٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ زُجَيْلٍ كُفَيْتِهِمُ عَنِ الْحُسَيْنِ
قَالَ، خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيْلِي الْوُفُوتِ فَاسْتَقْبَلَنِي

بن عبد اللہ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا
 کہ لوگوں سے خاموش رہنے کے لیے کہو پھر فرمایا کہ میرے
 بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن
 اٹانے لگو۔

ایسا قندہ بھی آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔

محمد بن عیسیٰ والدہ ابراہیم، سعد، اُن کے والد، ابو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - عنقریب ایک ایسا فقہ آئے گا
کہ اُس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے
والے سے اور چلنے والے دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اُس
کی طرف جھانکے گا وہ اُسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو
اُن دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اُس میں پنا
ہ یعنی چاہیے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب فقیر کھڑے ہوئے جن میں بیٹھا ہوا شخص ! کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا جو اس کی طرف بھاگا تو اسے بھی وہ اپنی پیٹ میں لے لے گا۔ اُن دنوں جس کو بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اس میں پناہ لے لیتا رہا جسے۔

یہودی چاہیے۔
جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں
امام حسنؑ قیامت میں کہ قند کے زمانہ میں ایک نہرو
پیدا ہوگا کہ اس کا نور تمام حق پرستوں پر ہوگا۔
یہودی کہتا ہے کہ اس کا نور صرف اہل حق پرستوں پر ہوگا۔
یہودی کہتا ہے کہ اس کا نور صرف اہل حق پرستوں پر ہوگا۔

أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ابْنَ ابْنِ أَبِي قُحَيْفَةَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَةَ
ابْنِ عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَوَاجِعُ
لِلْمُسْلِمِينَ بِسَيْفِهِمَا فَيَكُلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ
فَهَذَا الْقَائِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْعُولِ كَمَا لَمْ يَرَأَ
قَتَلَ صَاحِبِهِ كَمَا كَانَ مِنْ كَرِيمٍ كَذَا كَرِثَ
هَذَا الْحَدِيثُ لَأَبِي كُؤُوبٍ وَبُؤُوشِ بْنِ عَبِيدَةَ وَآتَا
أُرَيْدُ أَنْ يَجْعَلَ ثَانِي بِهِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ الْحَسَنُ عَنِ الْأَخْطَفِ بْنِ قَتَيْبٍ عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بِهَذَا وَقَالَ مَوْمِلٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ وَبُؤُوشِ وَبُؤُوشِ وَمَعْلَى بْنُ زَيْيَادٍ عَنْ
الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْطَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ التَّيْفِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي كُؤُوبٍ
وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ وَكَانَ عَنْهُ رَحْمَةُ شُعْبَةَ عَنْ مَمْصُورٍ
عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَدَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَفَعَهُ سَفِيَّانُ
عَنْ مَمْصُورٍ

باب كيف الأمر إذا لم تكن جماعة
۱۹۶۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا
بُسْرُ بْنُ عَبِيدَةَ اللَّهُ الْحَضَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَ يَمَّةَ بْنَ الْإِمَانِ
يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ
الشَّرِّ فَقَالَ أَنْ يُدَارِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّا كُنَّا فِي الْبَحْلِ هَلْبَةً وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا
الْخَيْرِ فَمَلُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا
ہوں کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے
مقابل ہو جائیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی بات
تو سمجھ میں آتی ہے لیکن مقتول کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی
تو اپنے برے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ عماد بن زید
کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابوب اور یونس بن عکبیر سے
سنا، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان
کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن
قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا
— سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے — موقوف احمد
بن زید، ابوب، یونس، ہشام، معلیٰ بن زیاد، حسن، احنف
، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ عمر نے ابوب سے اس کی
روایت کی ہے۔ بکاکر بن عبد العزیز نے اپنے والد ماجد
سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے — غندر، شعبہ، منصور
، ربیع بن جراح، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سفیان نے
ممنوعہ سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے
ابو ادريس حولانی نے حضرت محمد بن الیمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات نور رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خبر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن
میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے ہانکے چہاں میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے،
پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خبر کو لے آیا۔ کیا اس خبر کے بعد بھی شر
ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟
فرمایا ہاں لیکن اس میں دھواں ہو گا میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں
کیا ہو گا؟ فرمایا کہ وہ من مائے راستے پر چلے گئے، ان کی بعض باتیں

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِيمُ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ
وَفِيهِ دَعْوَى قُلْتُ وَمَا دَعْوَاهُ قَالَ قَوْمٌ
يَهْدُونِ بِخَيْرِ هَذِهِ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْصِرُ
قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرُ مِنْ شَرِّهِ قَالَ
نَعَمْ دَعَا عَلَى الْبُيُوتِ جَهَنَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنِهِ
إِلَيْهَا قَدْ خَوَّاهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدِنَا وَنُكَلِّمُونَ بِلِسَانِنَا
قُلْتُ فَمَا مَآثِرُنِي إِنْ أَذْكُرْتَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلَزُمُ
جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَمِدْ عَلَى
الْبِرِّ كُلِّهَا وَكُونَ تَعَصَّى بِأَصْلٍ فَتَجِدَهُ حَتَّى
يُنْذِرَكَ الْمَوْتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكْتَرَّ
سَوَادُ الْقَبِيلِ وَالْظُلَمِ

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْزِينَةَ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ وَغَيْرِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ
أَوْ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلَى
أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ فَاسْتَدْبَرْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَخَبَرْتُهُ فَخَبَرَنِي أَنَّ سَوَادَ الْقَبِيلِ
كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يَكْتَرُونَ سَوَادَ الْقَبِيلِ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي
الْمُشْرِكُ فَيُزَيَّرُ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ
يُضْرِبُ فَيَقْتُلُهُ فَيَأْتِي اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ
كُفُّوا هُمْ لَنَا يَكْفُرُونَ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ
بَابُ إِذَا بَلَغَ فِي حُثَالَتِهِ مِنَ
النَّاسِ

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ

تم پسند کرو گے اور بعض تاپسند میں عرض گزار ہوا
کہ اُس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ
لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلا تے ہوں گے
جو اُن کی بات مانے گا۔ اُس کو جہنم میں ڈال دیں
گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اُن کی پیروی
نہیں کرتا۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں
گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ
اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟
فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ
رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام
نہ ہو فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی
درخت کی جڑ ہی چپائی پڑے یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے لیکن

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

لیث کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ
نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔
پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے
مجھے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ
لوگ منافقین (دلی طور پر مشرکین) کے ساتھ تھے اور مشرکوں
کی فوجوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے
کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیرا تھا تو انہیں لگتا اور اُن
میں سے ہی کوئی مرتزقا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرنا
پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وہ لوگ جن کی جان
فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے" (سورہ
جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْظُرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَنَزَّلَتْ فِي حَيْدَرِ كُلِّ نَبِيٍّ الرَّجُلِ أَتَمَّ عِلْمًا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلَيْهِ مِنَ الشُّبْهِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ يَتَأَمَّرُ الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ أَثَرَهَا وَيُثَلِّثُ الْوَكُوفَ ثُمَّ يَتَأَمَّرُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ فَيَقْبِضُ فِيهَا أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْحَبْلِ كَجَمْعٍ وَحَرَجَةٍ عَلَى رَجُلِكَ فَتَقْبِضُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِئًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُضَيِّعُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي فَلَانٌ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْلَمَهُ وَمَا أَجَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ وَتُقَالُ حَبِيبٌ خَرَجَ مِنْ أَيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَلَا أَبَايَ أَتَيْكُمْ بِأَيْمَانٍ لَيْسَ كَانَ مُسِيئًا رَدَّكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ نَصْرًا نِيَارًا رَدَّكَ عَلَى سَاعِيَةٍ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا خِلَانًا وَقُلَانًا.

باب ۱۹۶ التعرُّب في الفتن

۱۹۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَافِظُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ إِنْ دُتْ عَلَى عَقْبِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا قَتِيلَ عُمَانَ بْنِ عَفَّانٍ خَدِجِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبْدَةِ وَكَرَّ وَبَحَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَدَاكَ أَفْكَرَ يَزَلُ بِهَا حَتَّى قُبِلَ أَنْ يَمُوتَ بِلْيَالٍ فَكُنَزَ الْمَدَائِنَةَ.

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے پھر انہوں نے قرآنی وسعت سے بھی اس کی اہمیت کو جان لیا ہے پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اُس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اُس کا اثر نفس ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور اُس کا صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری کو گرا بیٹھے اور دیکھنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اُس کے اندر کوئی چیز نہ ہو صبح ہونے پر لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانت دار اور کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے حالانکہ اُس کے دل میں ملائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا اور پھر بھی ایسا ہی نہ سادگزرنا ہے کہ بھلے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ خرید و فروخت کروں کیوں کہ اگر وہ مسلمان ہو تو اسلام اُسے مجبور کر کے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہو تو لوگ اُسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا

یزید بن ابی عیینہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو اُس نے کہا ہاں۔ اے ابو اکوع کیا آپ کفر کی طرف اپنے پاؤں پھرنے کو جنگلوں میں جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عیینہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے توبہ میں جا رہے ہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کر لی اور وہیں اُن کے ہاں اولاد ہوئی یہاں تک کہ وفات پانے سے وہ چند روز پہلے مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تھے

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْمَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ الْمُسْلِمِ غَمٌّ يَتَّبِعُ بِهَا شَفَتَ
الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَعْرِضُ بِهَا يَتَّبِعُ مِنْ
الْبُغْيَةِ.

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هَذَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْفَوْهُ
بِالْمَسَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ الْمَنَابِقَ قَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ
إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا
فَإِذَا أَكَلَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَيَأْتِيهِ
رَجُلٌ كَانَ إِذَا أَخَذَ يَدَايَ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَنَا فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَاقِيَهُ ثُمَّ انْشَأَ
عَمْرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا قَرِيبًا لَا سَلَامَ لِدِينِنَا
وَبِهِ حَتَّى تَسْأَلُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ
فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُورَتْ لِي
الْجَنَّةُ وَالْعَادُ حَتَّى رَأَيْتُكُمْ مَا دُونَ الْعَارِضِ قَالَ
قَتَادَةُ يُذَكِّرُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ
تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَقَالَ عَبَّاسُ الدَّرِمِيُّ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَدَّةٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
أَنَّكَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهْذُلُ وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَا قَارَأَ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ
يَبْكِي. وَقَالَ عَائِذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ

عبد اللہ بن ابوسعف نے حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب مسلمان
کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں
اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے
دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہو گا

فتنوں سے پناہ مانگنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عندہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال
کیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب سوالات کی بوجھاڑ کر دی تو ایک
روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور
فرمایا:۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے بیان
کر دوں گا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شیعہ نبوت
کا ہر پروردہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک آنٹی
سامنے ہوا جس کو کھلے کے وقت قبض لوگ اُس کے باپ کے ہوا
دوسرے کا بچتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون
ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد خدا ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے
اور عرض کی:۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے
اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی بڑائی
سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آج کی طرح غیر دشمن کو میں کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے
جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں
نے انہیں دیوار کے پر سے دیکھا قنادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث
اس آیت:۔ لے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی
جائیں تو تمہیں بُری لگیں (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ
بیان کی جاتی ہے۔ عباس زمرستی و یزید بن زریع، سعید قناد
حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی
طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں

سے نکلے گی یا شیطان کا سیگ وہیں سے نکلے گا۔ یہ حدیث جامع ترمذی، جلد دوم میں بھی ہے۔ مسند احمد کی اسی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ شرک کا پورا حصہ وہیں (نہجہ میں) ہے۔ صحیح بخاری، جلد اول کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسے اس الکفر قرار دیا ہے۔ بخاری شریف کی اسی جلد اول میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ ربیعہ اور مضر میں اور وہاں سے شیطان کے گھوسا تھی یا دتر پیر و کد نکلیں گے۔ ان دونوں پیر و کاروں سے مراد ایک سیلہ کذاب اور دوسرا محمد بن عبد الوہاب نجدی ہے۔ یہ دونوں حضرات ہی منتر قبیلہ کے فرد تھے۔ بخاری شریف جلد دوم میں حضرت ابوسیدہ خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف (نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر ان میں واپس نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ تیر اپنے چلے کی طرف آجائے۔ عرض کی گئی کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ منتر منشا نا۔

یہ نشان محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں سب سے بڑی پہچان ہے کہ شیطان کے دوسرے پیر و کد سے بھی صاحب مراد ہیں کیونکہ جب کسی مسلمان کو یہ اپنے دین میں داخل کرتے تھے تو اس کا سر حذر و مندواتے تھے خداداد مرد ہو یا عورت۔ موصوف کے حالات اور اسلام و مسلمین پر مظالم دیکھتے ہوئے ترکہ مکہ کے مفتی شافعیہ سید احمد بن زنجی و صلان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۵ھ کا رسالہ الدرر المستفیہ اور مفتی عبدالقیم ہزاروی صاحب ہستم جامع نظامیہ ضویہ لاہور کے نام سے چھپی ہوئی کتاب تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ علاوہ بریں آج ۱۴۱۹ھ قمری ۱۹۹۸ء سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی عزم سے امریکہ و برطانیہ وغیرہ اٹھائیں ملک مل جل کر جو مسلمانوں کے اکیلے اور چھوٹے سے ملک عراق پر دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ یعنی لاکھوں ٹن گرہ بارود برساکچے ہیں اور کل انخادریوں کی جملہ افواج نے پاکستانی وقت کے مطابق سولہ پانچ بجے صبح عراق پر بھر پور زمینی حملہ کر دیا جس کو قضا نیہ اور بحریہ کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ یوں معمولی سی بات کا بہانہ بنا کر آج مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۸ء کو پورے چالیس روز آگ کی بارش برساتے ہوئے گزر گئے لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور مسودیوں کے دلوں میں اسلام دشمنی کی آگ اتنی مبرک ہوئی ہے کہ مسلمان پر اتنی قیامت ڈھا لیتے کہ بعد بھی نہ سہرہ ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ افسوس! امت محمدیہ کو یہ سخت بھی نجدیوں کے ہاتھوں ہی مل رہا ہے۔ اسلام اور مسلمین پر ایسی قیامت ڈھانے والے بھی نجدی حضرات ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ قہد اور امیر کویت کی یہ ساری مہربانی ہے۔ بہانہ کویت کا بنایا اور شاہ قہد نے اپنے مشکل کشا، حاجت روا اور دافع بلا امریکہ بہادر کو مدد کے لیے پکارا کہ حضور والا! احمدا میں تو رہیں بچانے کی طاقت نہیں کہ ہمیں نا سلام خطرے سے بچا سکے۔ لہذا بچانے کے لیے آپ ہی عاجز و محسوس کہ سر زمین پر تشریف لائیں۔ ساتھ ہی اپنے ہاتھوں کو بھی لیتے آئیں۔ سارے یہاں اپنا ہی گھر سمجھ کر قدم رنجب فرمائیں۔ ہم آپ کے لیے راولوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا رہے ہیں۔ بے شک یہاں آپ تشریف رکھتے ہوئے روزانہ سیکڑوں ٹن خنجر کا گوشت تناوے فرمائیں لاکھوں بوتلیں روزانہ شراب کی بوتلیں ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہرا میل سے تازہ دست شکریہ ادا کرتے ہیں گے اور آپ کے لیے ہمارے دل سے ہمیشہ دعاؤں نکلتی رہیں گی۔

حضور والا! ہم دست بستہ جگہ سجدہ ریز ہو کر آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی میں کوئی گسر اٹھائیں رکھیں گے نیز ہم دونوں دینی اور بقیہ بھائی یعنی یہ عاجز اور کویت کے دیگر المؤمنین صاحب اس جنگ کے جملہ اخراجات برداشت کریں گے۔ عالی جاہ! یہ تو آپ کو بخیرین علم ہے کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے احباب و انصار ہی اسلام کی تلوار ہیں جبکہ ہم اپنی

مٹی بھر جامت کے سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو ملعونین اشرار و کلاب القار اور کفر اور شرک کی تلوار ہی جانتے اور مانتے ہیں جس پر ہماری دس سو سالہ تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ بے خبری میں سووی حکمرانوں کو محافظ حرمین لکھ دیتے ہیں جو سر اسر غلط ہے۔ اولاً تو یہ روئے اظہر کر حرم مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے مذہبی پیشوائے اعظم نے اسے صہم اکبر قرار دیا تھا۔ ثانیاً ان مہربانوں نے اپنی پوری تاریخ میں حرمین شریفین کی حفاظت کے خیال کو کبھی اپنے دلوں کے نزدیک سے بھی نہیں گھنٹے دیا۔ اگر خیال ہوتا تو ملک کو دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط کر لیتے کہ کوئی بدخواہ حرمین کیلین کی قوت کبھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت ہی نہ کرتا۔ کیا دُعا عِدَّوْا لَہُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطٍ الْخَصِیْلِ۔ کا یہی مطلب ہے کہ نوجوان مرد میں فراہم کر کے میاشی کے ہیں انظامی ریکارڈ قائم کرتے رہو۔ ممکن ہے محافظ حرمین ہونے کا یہ مطلب ہو کہ خوبصورت عورتوں کے ریوڑ میں کھیلنے کودتے رہو۔ اس حرم کے مختلفات سے فتنی دولت بچے وہ دوسرے حرم یعنی امریکہ کے بنگلوں میں جیسے کہ دیا کر ڈاکر اُس کے اقامت بکسٹے الز غلیٰ واسے اعلان میں ضعف نہ آنے پائے۔ یہ دونوں حرم بھی تو کوئی معمولی قسم کے حرم نہیں ہیں جبکہ پہلا حرم نوجوان لڑکیوں کی فرج سے خرمستی اور دوسرا حرم امریکہ پرستی ہے۔ ایسے حرمین کے محافظوں کا دجو مسلمانوں کے لیے مذاب ثابت ہو گا اور کیا ہو گا؟

حرمین کے ان محافظوں نے ایک عرصے سے اپنے محافظ و نامر کے اضران سے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر لے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خدا کی مدد کا رشتہ دیکھنا چاہے تو آنکھیں کھول کر دیکھ سکتا ہے کہ اٹھائیس ملکوں کی افواج جن میں موجودہ اور سابقہ سپر پاور کھلانے والی حکومتیں بھی ہیں وہ سارے مل کر مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے ملک عراق پر چالیس روز سے بغیر کسی وقفے کے بمباری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی عراق زندہ ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ۔ ثانیاً بزرگانِ دین کے تقریفات کے منکر اگر اللہ کے خاص بندوں کا تصرف دیکھنا چاہیں تو جاپان میں جا کر ہیر و شینا اور ناگاساکی شہروں کو جا کر دیکھیں جن پر دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گراٹے تھے۔ وہاں دیکھئے گا کہ آج تک گھاس بھی نہیں اُگتی۔ دوسرے ان دونوں ملکوں میں جو کچھ کھپاتی تھی اللہ اسی کی محسوسات ہیں جو رچ غریب نہیں پڑتا تھا۔ اس کے باوجود جاپان نے ہٹلر گوبنٹ کے چکے چھڑا دیے تھے لیکن یہ دونوں ایٹم بم گرتے ہی جاپان نے گھنٹے ٹیک دیے تھے۔ اب کوئی دیکھے کہ عراق پر امن سے بھی زیادہ طاقت کے عبوری طور پر ہم اور گولہ بارود گراٹے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضلہ تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اُس طرح تباہ و برباد نہیں کیا جاسکا ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ۔ اگر کوئی ایمان کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھے کہ جس طرح اٹھائیس ملک چالیس روز سے مسلسل بمباری کر رہے ہیں، کیا فرزندِ ان توحید کھلانے واسے ایسی بمباری صرف چالیس گھنٹے برداشت کر لیں گے؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا کیونکہ وہاں تو چالیس منٹ ٹھہرنے کی بھی سکت نہیں۔ اس کے برعکس کیا یہ ایمانی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے کہ عراقی مجاہدین چالیس روز سے پناہ اور مسلسل بمباری کے باوجود زندہ ہیں اور کلیمز آبا پیل کا سماں طاری کر رہے ہیں اور اتحادیوں کے فوجی اور بے پناہ جنگی ساز و سامان گھٹھیف قحاکو ل۔ جتنا بار ہے۔ دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا ہے کہ صلح حسین اور عراق کے فیروز مسلمان اپنی ایمانی قوت سے صلاح الدین ایدی کی طرح تاریخ اسلام کا ایک نیا اور سنہری باب کھول رہے ہیں۔ کفر اور اسلام کی اس جنگ میں وہ پورے عالم اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ خدا ان کا حامی و ناصر ہو اور انھیں منظم اللہ ان تاریخینِ فتنے سے نواز کہ اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرے، آمین۔

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ

ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالٍ حَدَّثَنَا
خَلْفٌ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ دُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا حَسَنًا قَالَ
قَالَ دُرَّةُ بْنُ أَبِي خَالٍ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا عَنِ الْفِتْنَةِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ : وَ
قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَذَا تَدْرِي
مَا الْفِتْنَةُ تَكَلُّكَ أَقْلَكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ لَدَاخُلُ
فِي دِينِهِمْ فِتْنَةٌ وَلَيْسَ لِقَاتٍ لَكُمْ عَلَى الْمَلِكِ .
بَابُ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ حَوْشَبٍ
كَانُوا لَيْسَتْ حَبْرُونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِحَدِّهِ وَالْأَبْيَاتُ
عِنْدَ الْفِتْنِ قَالَ إِمْرَدُ الْقَيْسِ
الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فِتْنَةٌ
لَسْعَى بِزَيْنَتِهَا لِكُلِّ جَرْمٍ
حَتَّى إِذَا اسْتَعَلَّتْ وَشَبَّ ضَرَامُهَا
وَلَتْ عَجُوزًا عَذِيبَاتٍ حَلِيلِ
تَهْمَطُ أَنْ يَنْكُرَ كَوْنُهَا وَتَعْبَرُ
مَكْرُوهَةً لِلشَّجَرِ وَالْعُقَيْلِ

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا يَقُولُ بَيْتًا مَعْنَى جُلُوسِ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا
قَالَ أَكَلَكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ
وَوَلَدِيهِ وَجَارِهِ فَكَثَرَتْهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ
وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ
لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنَّ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ
قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا مَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

سعد بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے طرف سے آئے تھے تو ہم نے ان کو روک دیا کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی ان کی طرف آگے جا کر عرض کر رہا تھا۔ اے ابوبکر بن ابی وقحش! ہمیں فتنہ کے وقت جنگ کرنے کی تلقین کو تو روک دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) آپ نے فرمایا۔ کیا تم فتنہ کو جانتے ہو تمہاری ماں نہیں گم کر رہی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے لڑا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے، ان کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے بارے میں نہ تھی

فتنہ دریا کی موجوں کی طرح آنے کے
ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے ہیں۔

ابتدا میں ہاں حینہ، تو جاں ہوتی ہے جنگ
اُس کی زینت کی طوت کہتے ہیں باہل بے درنگ
جنگ کے شعلہ بھڑک اٹھتے ہیں جب میدان میں
تیب وہ ہوتی ہے مجرّمہ، ہے بدلتا رنگ جنگ
سرفیل دور شکل بھونڈی جس طرح کوئی چڑیل
اُس کو چھوئے، پیار کرنے کی ہر کس دل میں لنگ

شیخ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کس کو فتنے کے بارے میں خبر ہے؟ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد ہے حضرت حذیفہ نے کہا کہ آدمی کا اُس اہل و عیال، مال، اولاد اور ہمسائے فتنے کا نازا، عقدہ، نیکی کا حکم کر اور بُرائی سے روکنے کے لیے کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس بار آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو مروجِ دریا کی طرح چڑھے گا۔ کجا ہے امیر المؤمنین، آپ کو اُس کا کیا ڈر جبکہ آپ کے اندر اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ

أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ عَمْرُو بْنُ كَسْرٍ
الْبَابُ أَمْ يَفْتَحُ قَالَ بَلْ يَكْسُرُ قَالَ عَمْرُو
إِذَا لَا يَغْلِقُ أَبَدًا قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا لِحَدَّثَ يَفْعَهُ
أَكَانَ عَمْرُو يَحْكُمُ الْبَابَ قَالَ نَحْنُ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ
دُونَ غَدَائِلِهِ. وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُ عَنْ حَدِيثِ
لَيْسَ بِالْأَعْلَى لَيْسَ. فَبَيْنَمَا أَنَّنَا سَأَلَهُ مِنَ الْبَابِ
فَأَمَرْنَا مَسْرُودًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ
قَالَ عَمْرُو.

۱۹۷۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ
حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِتْرِهِ
فَلَمَّا دَخَلْتُ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ
لَا كُوْنَنَّ الْيَوْمَ نَوَائِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَوْ أَمُرْتُ فِي ذَلِكَ هَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَطَعِي حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قَفِّ الْبَابِ فَكَشَفَ
عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ
يَسْتَاذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى
اسْتَاذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَيَحْتُمِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَاذِنُ
عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَتَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ
فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ فَجَاءَ
عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَاذِنَ لَكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَتَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ
فَامْتَدَّ الْعَقْفَ حَتَّى يَكُنْ فِيهِ جَعْلُسٌ ثُمَّ جَاءَ

دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا کہا، بلکہ توڑا جائے گا حضرت
عمروؓ کا کہنا کہ پھر وہ کبھی بند کیا جائے گا یا نہیں نے کہا کہ ہاں۔ پھر نے
حضرت محمدؐ سے کہا کہ کیا حضرت عمرؓ دروازے کو جانتے تھے کہ کیا ہاں
اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کل دن کے بعد رات کہہ دے
گی اور یہ اس لئے تھا کہ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس
میں کوئی غلطی نہ تھی۔ پس ہم ان سے دروازے کے بارے میں پوچھنے
سے ٹھکرے۔ پس ہم نے ان سے پوچھنے کے لئے مسروقؓ سے کہا تو اس
نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمرؓ۔

سید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخصت حاجت کے لئے
مدینہ منورہ کے کس باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب
آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں
نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربان
بنائوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تشریف لے گئے، قضائے حاجت فارغ ہوئے اور کنوئیں کے
منڈیر پر آ بیٹھے پھر آپ اپنی پٹلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکائیں چنانچہ
حضرت ابو بکرؓ آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی میں نے کہا اسی جگہ
ٹھہرے یہاں تک کہ میں آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ میں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ حضرت
ابو بکرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کی اجازت مانگتے ہیں، فرمایا کہ انہیں
اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب اپنی پٹلیاں کھول کر فکا دیں
پھر حضرت عمرؓ آ گئے تو میں نے ان سے ٹھہرے کیلئے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت
حاصل کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت
دے دو اور جنت کی بشارت دو واپس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بائیں جانب آ گئے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پٹلیاں کھول کر کنوئیں
میں لٹکادیں۔ پس وہ منڈیر پر بیٹھ گئی اور منڈیر کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی
پھر حضرت عثمانؓ آ گئے تو میں نے ان سے کہا کہ میں ٹھہرے یہاں تک کہ
میں آپ کیلئے اجازت حاصل کر لوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عُمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنَ لَهُ
وَلْيَبْدُءْ بِالْحَدِّثِ مَعَهَا بَلَاءٌ وَيُصِيبُ فِدَا خَلِ
فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ فَعَلَسًا فَتَحَوَّلَ خَلَّى جَاءَ مَعًا يَدُكُمْ
عَلَى شِقِّهِ الْبُسْرَى فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا
فِي الْبُسْرَى فَجَعَلَتْ اسْتَمْنَى الْخَالِي وَادْعُوا اللَّهَ أَنْ
يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، فَتَأَذَّلْتُ ذَلِكَ فَبُورَهُمْ
اجْتَمَعَتْ لَهُمْ وَأَبْدَعُوا عُمَانُ.

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مَعْتَدٍ أَبَا
وَأَبِي قَالَ قِيلَ لِسَامَةَ أَلَا تَكُونُ هَذَا إِذَا
قَدْ كُنْتُمْ مَا دُونَ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَذِلَّ
مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدًا
أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَيَّ وَجَلَيْتُ أَنتَ خَيْرٌ بَعْدًا
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَجَاءُ بِتَحْلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ
فِيهَا كَطْحَنِ الْحَبِّ بِرَحَاةٍ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ
النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَسْتُرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ
أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَسْأَلُ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَأَفْعَلُهُ.

باب ۱۱۱

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي
اللَّهُ بِكَلِمَاتٍ أَيُّهَا مَا جَعَلَ لَنَا بَلَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قَارِئًا مَدَّ كَوَامِلَهُ كَيْسَرًا قَالَ
لَنْ يَطْلُبَ قَوْمٌ وَكَوَامِلُهُمْ أَهْرَاقًا.

ن : اسلام کے اندر یہ حدیث ایک اصول اور مستقل قانون کا حکم رکھتی ہے کیونکہ عورت کا حکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی منتظمہ اور چارچاغ خانہ ہے۔
اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ خدا نے علیم و خبیر نے انسانوں کے فائدے کے لیے عورتوں سے فرمایا ہے۔

نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور
اور ایک جلا جوا نہیں پہنچے گی پس وہ اندر داخل ہو کر اچھے پاس بیٹھنے
کی جگہ نہ پائی تو وہ سات کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی ہنڈیا
کھول کر کنویں میں ٹھکرا دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی
کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو
کہ وہ بھی آجائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں
نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبر پر ہاتھی
اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

ابو دائی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ اس بات میں کچھ فرماتے ہیں نہیں؟
ارشاد فرمایا کہ میں کچھ تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے
پہلے قتلے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کہ اگر کوئی
دو آدمیوں کے درمیان ہو تو کہہ دوں کہ اس سے تم بہتر ہو جبکہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اسے دوزخ میں بھیج دیا
جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چنی چلا
والا گھما گھومتا ہے پس چنی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے
اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم
دیتے اور بُرے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے؟ وہ جواب
دے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود کرتا تھا اور
بُرے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی
امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک
کلمہ کے ذریعے نفع پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یہ بات پہنچی کہ ایمان والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنایا ہے
تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے کاموں
ن : اسلام کے اندر یہ حدیث ایک اصول اور مستقل قانون کا حکم رکھتی ہے کیونکہ عورت کا حکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی منتظمہ اور چارچاغ خانہ ہے۔
اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ خدا نے علیم و خبیر نے انسانوں کے فائدے کے لیے عورتوں سے فرمایا ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْبَنَاتِ الْأُولَىٰ - (۳۳:۳۳)

اور اپنے گھروں میں بیٹھیں رہو اور بے پردہ نہ
رہو انہی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح۔

بلکہ پروردگار عالم نے عورتوں کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے۔
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ أَسْرُوسَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا يَخْضِرْنَ يُخْمِرْنَ
عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
أَوْ أَبْنَاءِ هُنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ
نِسَاءَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ
أَوِ الشَّاعِرِينَ تَقَرَّ أُولِي الْأَرْبَابَةِ مِنَ
الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ
عَلَىٰ عَوْرَتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضُرُّنَّ بِأَرْجُلِهِنَّ
يَعْلَمْنَ مَا خَفِيَ مِنْ زِينَتِهِنَّ مَوْثُوقًا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَقْلُدُونَ - (۳۳:۳۴)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی
رکھیں اور اپنی شرنگاروں کی مخالفت کریں اور اپنا بناؤ
منگاری ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے
دوستے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگار
ظاہر نہ کریں مگر اپنے شہروں پر یا اپنے باپ یا شوہر
کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہر کے بیٹے یا اپنے
بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتوں
یا اپنی کنیزیں جو اپنی ملک، حمل یا فکر جو شہوت داسے
مردوں میں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم دانی باتوں کی
خبر نہ ہو اور نہ میں پر اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ
جان لیا جائے اُن کا چھپا ہوا سنگار اور اس کی طرف توجہ
کر دے ایمان والو! سب کے سب اس امید پر کہ تم
فلاح پا جاؤ۔

اہل ایمان غور کریں اور قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں دیکھیں تو صاف نظر آبلے گا کہ عورتوں
کا دائرہ کار صرف اپنا اپنا گھر ہے اور اہل انصاف کے کس طرح رہتا ہے یہ بھی اُن کے پیدا کرنے والے نے بتا دیا ہے۔ عورت کا اپنی
چاروں حالتوں یعنی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں جو حقوق و فرائض ہیں شریعت مطہرہ میں اُن کا واضح تعین موجود ہے۔
اسلام میں عورت کو وہ مقام دیا گیا ہے جس کی وہ اپنی ہر حیثیت میں مستحق ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی قانون اُسے مقام و
مرتبہ نہیں دے سکتا۔ یعنی خواتین کی طرف سے جو حقوق نسواں اور مردوں کے شانہ بشانہ ملنے کی آواز اٹھاتی رہی ہے وہ اسلام سے
بقاوت کرنے والے اور ذہنی آوارگی کا شکار نہ ہو جانے والے مردوں اور عورتوں کا مشترکہ ڈھانچہ ہے۔ عورت چہ راغ غاشیہ
شعبہ محفل نہیں ہے۔ اس کا اپنے دائرہ کار سے باہر جانا حقیقت اپنے فرائض سے بقاوت کرنا اور انفس کی آواز پر لبیک کہنا
ہے۔ ورنہ اسلام نے خواتین اتنا اونچا مقام دیا ہے جس پر تاریک انسانیت ناز کرتی ہے۔ مثلاً ایک ماں کی حیثیت میں عورت کا
مقام کیا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین فرمائی ہے۔

بے شک جنت تہادی ماؤں کے قدموں

إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِ

أُمَّهَاتِكُمْ۔

تسلے ہے۔

سبحان اللہ! کتنا اونچا مقام دیا کہ خدمت کر کے ماں کو خوش کن کر دو تو سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ تو بھائی عورت کے
دائرہ کار کی بات اور دیکھیے کہ انسانوں کی ان دونوں امانات یعنی مردوں اور عورتوں کی باہم حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ

تھانے نے فرمایا ہے:-

الْبُحَايَ قُتُوْا مَوْنٌ عَلَى الْفَسَادِ يَمَّا قَضَى
اللّٰهُ بِعَقْدَتِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَعُوا مِنْ
أَهْوَاءِهِمْ - (۳۳:۴)

مرد حاکم میں عورتوں پر، اس لیے کہ اللہ نے ان
میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ
مردوں نے ان پر اپنے مالی خرچ کیے۔

حبیب قرآن کریم کی رو سے عورت اپنے مرد کی بھی حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اور مردوں افراد کا حاکم ہونے
کی کہاں مجاز ہوگی؟ — پورے ملک یا اس کے کسی حصے یا کسی دفتر و ادارے کے سربراہ ہونا دوسری بات جبکہ اسے بغیر شرعی
ضرورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ خود اپنے گھر کا حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں، ہاں مجبور ہی کا معاملہ الگ ہے۔
وہیں حالات بعض ملّا جو یہ کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہو سکتی، ہاں وزیر و سفیر وغیرہ
ہو سکتی ہے۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ ان حضرات کے اپنے دماغوں کی پیداوار ہے اور یہ ان کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے
کی دلیل ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسوۂ رسول کی روشنی میں حل کیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں
قرآن احکام کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر فائز کیا؟ — جب
یہ بات دیکھی جائے گی تو ملک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو دوسری بات ہے کسی عہدے نے عہدے پر بھی آپ نے کسی عورت
کو نہیں نہیں فرمایا۔ — بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی عہدہ داری کسی عورت کے سپرد نہیں فرمائی۔ کیا اس سے صحتِ مال کی
پوری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی؟ بعض لوگ جو اس سلسلے میں بعض صحابیات کے غزوات میں شمولیت کے واقعات سے عورتوں کے
باہر نکلنے پر استناد کرتے اور اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ یہاں استناد و استنباط درست نہیں بلکہ محض دھوکا یا خود فریبی ہے کیونکہ ایسا
ان صحابیات نے رضا کارانہ کیا تھا اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جبکہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد
اس خیر القرون میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا۔

باقی عہدے داری کی بات کریں بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر عورت شرعاً سربراہ مملکت ہو سکتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی تختِ جگہ و راحت جان، خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسرے کو خلیفہ رسول بنانے
کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ — دوسرے اس بات پر اس زور دینے سے بھی خود فرمایا لیکن کہ خلافت کے مسئلے میں شیعہ حضرات
کا اختلاف ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیگر تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اگر
ان حضرات کے نزدیک عورت کا سربراہ مملکت بننا شرعاً جائز نہ ہوتا تو وہ حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ:-

عن حماد بن اسلم سے ہے: بن کا خمیر

ان کی پر نور طبیعت: لاکھوں سلام

جب مدعیان اسلام کی کسی جماعت یا کسی فرقے نے بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خلیفہ رسول بنانے کی بات

نہیں کی تو معلوم ہوا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک عورت کا سربراہ مملکت ہونا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جب سیدہ خاتونِ جنت
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سربراہی کا آج تک سوال پیدا نہ ہوا تو ان کے مقابلہ پر دوسری کوئی عورت کس کھیت کی مڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ
جملہ مدعیان اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا نصیب کرے آمین۔

۱۹۷۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا
أَبُو حَصْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ
الْأَسَدِيِّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ
إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمَنِيرَ
فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمَنِيرِ فِي أَعْلَاهُ وَقَامَ
عُمَارُ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ
عُمَارًا يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ
وَاللَّهُ إِنَّهَا لَذَوْجَةٌ نَبِيَّتُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
أَهْلًا كُمْ لِيَعْلَمَ آيَاةَ تَطْلُعُونَ أَهْمَ هِيَ.

باب ۱۲۳

۱۹۷۸. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ كَامٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ عَلِيٍّ
مِنْ بَنِي الْكُوفَةِ قَدْ كَرَّ عَائِشَةَ وَكَرَّ مَسِيرَهَا وَ
قَالَ: إِنَّهَا ذَوْجَةٌ نَبِيَّتُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَيْكُمُهَا مِمَّا ابْتَلَيْتُمُ
۱۹۷۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْخَلَّارِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ
دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عُمَارٍ حِينَ
بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ فَقَالَا
مَا دَأَيْنَا أَكْبَدًا أَكْبَدًا عَمَدًا مِنْ
إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْمَكْتَ فَقَالَ
عُمَارُ: مَا دَأَيْتُمْ مِنْكُمْ أَمْرًا أَسْلَمْتُمْ أَمْرًا
أَكْرَهْتُمْ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ
وَكَسَاهَا حَلَّةً حَلَّةً ثُمَّ دَاخُوا إِلَى الْمَسْجِدِ
۱۹۸۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَكْمَةَ . كُنْتُ

ابو حصین نے ابو مریم عبد اللہ بن زیاد اسدی سے روایت
کی ہے کہ جب حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت عائشہ یہ تینوں حضرت
بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور
حضرت حسن بن علی کو روانہ کیا پس وہ چارے پاس کوٹے میں تشریف
لائے چنانچہ حضرت حسن بن علی منبر کے اوپر والی جانب بیٹھے اور
حضرت عمار بن یاسر اس کی نیچے والی سرکھی پر تھے یعنی امام حسن
سے نیچے پس ہم ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو ہم نے حضرت عمار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہ
بصرہ کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا
اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک
و تعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مروی
اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کوٹے کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ کا ذکر کیا نیز ان کے سفر
کا اور فرمایا بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے ہی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن ان کے ذریعے
آپ کو آزمایا گیا ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت
ابو مسعود ان دونوں حضرات عمار کے پاس گئے جب حضرت علی نے
انہیں فوج جمع کرنے کی خاطر کوٹے بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے
کہا کہ جب آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپ کا ایسا کام نہیں
دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو یا سوائے آپ کی اس کام میں
جلد ہی کرنے کے حضرت عمار نے کہا کہ جب آپ حضرات نے اسکا
قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند
ہو یا سوائے اس کام میں دیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے
پہنائے گئے۔ پھر تینوں مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

تفصیل بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس

جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَابْنِ مُوسَى وَعَمَّارٍ
فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ
إِلَّا لَوْ شِئْنَا لَقُلْتُ فِيهِ غَيْبٌ وَمَا رَأَيْتُ
فِيكَ شَيْئًا مُثْنًا صَبَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَبَ عُنْدًا غَيْرَ ابْنِ سُبَيْرٍ
فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ عَمَّارُ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا
رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا أَغْيَبًا مُثْنًا
صَبَبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَبَ
عُنْدَنَا مِنْ ابْطَائِكُمَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو
مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ
فَأَعْطَانِي أَحَدَاهُمَا يَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عَمَّارُ
قَالَ رُوِيَ فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب ۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا
حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ اللَّهُ يَقُومُ عَدَا أَبَا
أَصْحَابِ الْعَدَا أَبَا مَنْ كَانَ فِيهِمْ شَرٌّ يُجْزَوُ عَلَى
أَعْمَالِهِمْ

باب ۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيْتُهُ
بِالْكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي
عَلَى عِيْسَى فَأَعْطَاهُ فَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ خَافَ
عَلَيْهِ فَنَهَى فَعَلَّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيْتُهُ
بِالْكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي
عَلَى عِيْسَى فَأَعْطَاهُ فَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ خَافَ
عَلَيْهِ فَنَهَى فَعَلَّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو مسعود نے کہا کہ آپ (حضرت عمار) کے
ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اس
سے کہہ سکتا ہوں کہ جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر
آپ کا کوئی عیب نہیں دیکھا۔ حضرت عمار نے کہا: اے ابو مسعود
جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی
ہے تو میں نے آپ کا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا
جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو
پس حضرت مسعود نے جو مالدار آسانی تھے فرمایا کہ اے غلام
دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابو موسیٰ کو اور
دوسرا حضرت عمار کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے
لئے چلیے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔
حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
:- جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو
اُس وقت عذاب اُس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔
لیکن پھر وہ اُن کے اطال کے مطابق اٹھائے
جائیں گے۔

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے
شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جہانتوں
میں صلح کر واوے۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میری
علاقات کوٹنے میں جوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا
کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو چنانچہ ابن شبرمہ اس بات
سے ڈرے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان
ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضر

لَقَدْ سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ
بِالْكِتَابِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بِمُعَاوِيَةَ أَمْرِي
كَتَيْبَةٌ لَا تُكُونُ حَتَّى تُدِيرَ أُمُورَهَا قَالَ
مُعَاوِيَةُ مَنْ لِي ذَا رَأْيٍ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
مَمْنَةَ نَلْعَاهُ فَتَقُولُ لَهُ الصُّلْحُ قَالَ الْحَسَنُ
وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْلَةَ الْحَسَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ هَذَا اسْتَبَدَّ وَلَعَلَّ إِلَهَهُ أَنْ
يُصْلِحَ بَيْنَهُ بَيْنَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۲- حدیث شریف

معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمر و بن العاص نے حضرت معاویہ
سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں
بٹھے گی جب تک مخالف کی فوج کو جنگ گاہ دے حضرت معاویہ نے
کہا کہ میں مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس
حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمن بن عمر نے کہا کہ

ہم ان (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں جس بصری کا
بیان سے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو
امام حسن آگئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
پریشاں رویہ ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں

میں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بڑے قابلِ تکریم تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن بڑے بڑے گروہوں
میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہِ مصطفیٰ میں مسلمان تھے کہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا
نظر اکتفا فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے اور کہتے ہی ایسے لوگ ہیں جو انہیں بہرے سے
مسلمان ہی نہیں جانتے، اُن کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر اُن کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت
حسنؓ ہرگز مملکت اسلامیہ کی سربراہی اُن کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی
مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر سے دیا، اجماع شہادتِ فوج کر لیا لیکن یہ یہ پدید کہ مملکت اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہوئے
اُن کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی بُرا لفظ کہنا اور اُن کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے
کیونکہ وہ اَوَّلِ صحابی ہیں جنہیں کاتب وحی میں اور ثنائی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحِ مطہرہ ام المومنین حضرت کمیلہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مجاہد ہیں۔ غرض اسلامی تقاضوں کی روش سے ہر مسلمان پر اُن کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابہ
کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
أَنَّ حُرْمَلَةَ مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو
قَدْ رَأَيْتُ حُرْمَلَةَ قَالَ أَرُسَكِي أَسَامَةَ إِلَى عَلِيٍّ
وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَفَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملة مولى اسامہ نے انہیں بتایا
۔ عمر و بن دینار نے کہا کہ انہوں نے بتایا۔ عنقرب وہ (حضرت
علی) اتم سے بوجھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب (حضرت
اسامہ) کو کس چیز نے پیچھے گھسا ہے؟ تم اُن کی خدمت میں عرض
کر دینا کہ اگر آپ خیر کے متنبیوں ہوں تب بھی مجھے ہی پسند ہے کہ

صَاحِبِكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتُ فِي شِدْقِي
الْأَسَدِ لَا خَبَرْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ
هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَكَ تَكْمُرُ بِعَظِيمِي شَيْئًا فَذَا هَبْتُ
إِلَى حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَذْكَرُورِ
رَاجِلَتِي

بَابُ ۱۱۳ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ
خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

۱۹۸۴ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ
أَهْلُ الْمَدِينَةِ بَزِيَّةَ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ
حَشَمَةً وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ
عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ عَدَا
أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يَبَايَعَ رَجُلًا عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَقُرْ يُنْصَبُ لَهُ الْيَقَاتُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ
خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَيْفَ أَنْتَ
الْفَيْصَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ أَبِي الزُّهَّالِ قَالَ لَمَّا
كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمُذَوَّانُ بِالنَّجَافِ وَوَقَبُ ابْنُ الزُّبَيْرِ
بِمَكَّةَ وَوَقَبُ الْقَتَنِاءُ بِالْبَصْرَةِ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ
أَبِي إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاسْتَلَمَنِي حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي
دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلْيَةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ
كَحَسَنَةِ الْبَصْرِ فَأَنْشَأَ ابْنُ زِيَادٍ يَسْتَطِيعُهُ الْحَدِيثُ
فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ لَا تَتْرُقْ مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ
فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكْلِمِي إِنِّي إِحْسَنُ
عِنْدَ اللَّهِ فَإِنِّي أَصْبَحْتُ سَلِخًا عَلَى أَحْيَاءٍ
قَرَنِيهِ لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ

آپ کے ساتھ رہوں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی رائے قائم
نہیں کر سکا پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دینا پھر میں امام حسنؑ
امام حسینؑ اور عبداللہ بن جعفرؑ کے پاس گیا تو انہوں نے میری کوری
بھردی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرمِ مکہ کو دیکھا، انہوں نے
کہا کہ حضرت اسامہؓ نے مجھے سواری دیکر حضرت علیؑ کی خدمت میں بھیجا۔

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں جاکر کچھ کرے

ابوب کا بیان ہے کہ نافعؓ نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے
یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے اپنے ساتھیوں اور لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیر دغا
باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا اکٹھا کیا جائے گا اور بیشک
ہم نے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کیلئے بیعت
کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی
آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے ہے پھر
اس کے ساتھ لڑنے کی ٹھانی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو
شخص اس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے
گا بلکہ میرے اور اس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

خوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابوالنہمالؓ نے فرمایا: جب ابن

زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیرؓ نے مکہ مکرمہ پر قبضہ جمایا اور
خوارج بصرہ پر قابض ہو گئے چنانچہ میں اپنے والد فہم کے ہمراہ
حضرت ابوہریرہؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوا یہاں
تک کہ ہم ان کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چہرے
کے نیچے چھپے ہوئے تھے جو بانسوں کا تھا چنانچہ ہم بھی ان کے
حضور بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد ان سے گفتگو کرنے لگے اور ان
کے ارشادات سننے کے متعنی ہوئے۔ چنانچہ عرض گزار ہوئے: اے
ابوہریرہؓ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں
ہ تو پہلی بات جو میں نے ان سے سنی جس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ
یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے

اسی مجھے قریش کے ان لوگوں پر غصہ آتا ہے۔ اسے اگر وہ عرب آپ لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ ذات بنو خزیمہ و بنو نضیر کی قلت اور اگر اسی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچا یا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپ کو دنیا فساد پر یا کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو تمام کا حکم ان ہی خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے ساتھ ہیں یہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے اور وہ جو کہ مفہم پر حکومت کر رہے وہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے۔

ابو ذائل کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک آج کینا نقیین اُن سے زیادہ جبرے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھے کہ اُن دنوں وہ نفاق کو چھپانے تھے لیکن آج تو ظاہر کرنے میں

الَّذِي عَلَيْهِمُ مِنَ الدَّيَالَةِ وَالْغَلَّةِ وَالضَّلَالَةِ
وَإِنَّ اللَّهَ أَنْفَقَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَرَبِّكُمْ عَلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ بَلَّغَكُمْ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ
الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَلِكَ الَّذِي
بِالشَّامِ وَاللَّهُ أَنْ يُفَاتِلَ الْأَعْلَى الدُّنْيَا وَإِنْ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يُفَاتِلُونَ
الْأَعْلَى الدُّنْيَا وَإِنْ ذَلِكَ الَّذِي بِسَكَّةَ وَاللَّهُ إِنْ
يُفَاتِلُ الْأَعْلَى الدُّنْيَا

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْكُذَّابِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمَسَافِقِينَ الْيَوْمَ
شَرُّهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانُوا يَوْمَئِذٍ لَا يَسُدُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلْدٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِيتٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ حَدِيفَةَ
قَالَ إِنَّكَ كَأَنَّ الدِّعَاءَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَمَا الْيَوْمَ فَمَا هُوَ الْكُفْرُ
بَعْدَ الْإِيمَانِ

باب ۱۲۸ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُجْبَطَ
أَهْلُ الْقُبُورِ
۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَا يَكُ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَمُوتَ الرَّجُلُ يُعَذِّبُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَةٌ
باب ۱۲۹ تَغْيِيرُ الزَّمَانِ حَتَّى يُعْبَدُوا
الْأَوْثَانُ

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ السَّبَّاحِ أَخْبَرَنِي

ابو شعشاء کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرا سہا مہد میں بھی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد افریوتا ہے

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کی جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ لاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

زمانہ اتنا بدے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ الْبَيَاتُ يَسَاءَ دَوَسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَدَوُ الْخَلَصَةِ طَائِعِيَّةُ دَوَسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۹۹۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْذِرَ رَجُلٌ مِمَّنْ قَحْطَانُ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ.

بَابُ الْخُرُوجِ الشَّارِخِ قَالَ أَنَسُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ.

۱۹۹۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْذِرَ مَا زَمِنَ الْأَرْضِ الْحِجَارُ تَضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ يَبْصُرُ.

۱۹۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَجْدَةَ حَفِصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْشِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ مِمَّنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَحْشِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

بَابُ

تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرہن ذوالخلصہ پر اچھیلیں ذوالخلصہ اس سن بُت کا نام ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

ابوالغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاشی سے بانٹے گا

آگ کا لکڑیا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اذیتوں کی گرد زمین نظر آنے لگیں گی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ بن عاصم رضی اللہ عنہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اسوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا:۔ سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ سَمِعْتُ حَارِثَ بْنَ وَهَبٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَقَدْ بَدَأَ قَوْمًا فِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَنْفَعِي الرَّجُلَ
بَصَدْقَتِهِمْ وَلَا يَجِدُهُمْ يَقْبِذُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ
حَارِثُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا يَمُتُ -

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فَنَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ
بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى
يُبْعَثَ دَجَالُونٌ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ
كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَحَتَّى يَقْبَضَ
الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيُظْهِرَ
الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْفَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ
فَيْكُهَا أَيْمَالٌ فَيَفِيضَ حَتَّى يَكْثُرَ رِبِّ الْمَالِ مَنْ
يَقْبَلُ صِدَاقَتَهُ وَحَتَّى يَعْزِضَهُ يَقُولُ الَّذِي يَعْزِضُهُ
عَلَيْهِ لَا أَرْبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي
الْبُيُوتِ وَحَتَّى يَمْدَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ يَقُولُ

يَا لَيْتَنِي مَكَانٌ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا
فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَىهَا النَّاسُ يَعْبِي أَمْثُوا الْجَمْعُونَ
قَدْ لَكَ حَيْنٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَوْ كُنْ أَمِنْتَ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَكْسِبَتْ فِي إِيْمَانِهَا زَلَعًا، وَلَتَقُومَنَّ
السَّاعَةُ وَقَدْ تَفَرَّقَ الرَّجُلَانِ ثَوْبُهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا
يَتَبَايَعَانِ وَلَا يَطْوِيَانِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ
وَقَدْ انْفَصَفَ الرَّجُلُ بِلَيْنٍ لِقَاحَتِهِ فَلَا يَطْعُهُ
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَكْطِطُ حَوْصَةً فَلَا يَبْقَى
فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَتْ أَلُكَةُ إِلَى
فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا -

حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
:- خیرات کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے
کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے ماں سے گھرے گا لیکن اسے
قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا، مسدّد کا بیان ہے کہ حضرت
حارث و اللہ کی طرف سے حضرت عبد اللہ بن عمر کے بھائی تھے -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- قیامت قائم نہیں
ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دُور پڑی جماعتیں لڑ نہ لیں -
اُن کے درمیان شدت کی لڑائی ہوگی اور دعویٰ اُنکا ایک ہو
گا اور یہاں تک بہت چھوٹے دجال نکلیں جو تیس کے
قریب ہونگے اُن میں سے ہر ایک بھی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا
رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے، زمانہ نزدیک ہو
جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت ہونے لگیں اور یہاں تک
کہ تمہارے پاس ماں بہت بڑھ جائے کہ پتا بھڑے یہاں تک کہ ماں والا
ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کی خیرات قبول کرے اور یہاں تک کہ
جب کسی آدمی کو ماں دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت
نہیں اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں اور
یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے تو

کہے :- کاش میں اس کی جگہ ہوتا اور جب تک سورج مغرب سے
طلوع نہ ہو جائے چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے
دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا
کسی کو نفع نہیں دے گا جیسا کہ پہلے ایمان نہ لانا ہو یا اپنے ایمان
کے اندر بھلائی نہ کی ہو اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ دُور آدمیوں
نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن نہ اُن میں کوئی چیز خیریت
پائیں گے، اور نہ انہیں پست مکیں گے اور قیامت یوں قائم ہوگی
کہ آدمی اور مٹھی کا دودھ دودھ کر لائے گا لیکن اسے پینے نہیں ملے
گا کہ قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی جانوروں کو جو حوض پر سے پئے گا
لیکن پانی نہیں پلا پائے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کسی نے

باب ذکر الدجال

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ شُعْبَةَ مَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُكَ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ أَقُلْتُ لَا تَهْلِكُهُ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خُبْرٌ وَتَهْلِكُ مَاءٌ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.

دجال کا ذکر۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت یحییٰ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق پوچھا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے ہی فرمایا کہ نہیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا میں عرض کرتا ہوں کہ پوچھنا اس لئے ہوں کہ لوگ کہتے ہیں جس کے ساتھ دشمنوں کا پھاڑ ہو گا اور یا نبی کی نہر ہو گی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

وقت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۵ تک ہر حدیث کے اندر موجود ہے اور حدیث ۲۳۲۱ میں بھی ہے کہ دجال پر بری کوشش کے باوجود بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس مقدس شہر میں طاؤن کی دہاڑ بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ مدینہ منورہ کو بر شرف یوں ماحصل ہوا ہے کہ اس جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم پوسی کا شرف دس سال تک قیصر آتا رہا اور اللہ کے محبوب اسی مبارک شہر میں آرام فرمایا اور قیامت تک اسی کو فرائض دیں گے۔ اسی لیے امت محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں مدینہ طیبہ ترمک مکہ سے بھی افضل ہے۔ خدا نے دجال کو اپنے اس حقیر اور سراپا مصیبت بندے کو بھی ان دونوں شہروں کی زیارت نصیب فرمائی، حج بیت اللہ اور زیارت نوصیہ مطہرہ کا شرف نصیب کرنے اور ان کی برکتوں سے کچھ حصہ عطا فرمائی، آمین یا اللہ العالمین۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَىٰ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا پھر تو مدینہ طیبہ میں جین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي.

ابراہیم بن عبد الرحمن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دونوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ جب میں بصرہ گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأَنْذِرُكُمْ وَبِمَا مِنْ بَيْنِي
وَالْأَوْقَدِ أَنْذَرُكُمْ قَوْمَهُ وَلِيَكُنِّي سَاقُولَ لَكُمْ فِيهِ
قَوْلًا لَوْ يَقُولُهُ نَبِيٌّ لَقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ
لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَنَا وَأَنَا نَارُهُمْ أَطْوَفُ بِالْحَكْبَةِ فَإِذَا
رَجُلٌ أَدَمَ سَبَطَ الشَّعْرَ يَنْظُرُ أَوْ يَهْدِي رَأْسَهُ
مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبَتْ
لَتَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعَدَ الرَّاسِ
أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَةً تَلْوُ
هَذَا الدَّجَالَ أَقْدَبُ النَّاسِ بِهِ اللَّهُمَّ ابْنُ
قَطَنِ رَجُلٌ قِنٌ خُرَاعَةٌ.

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ
إِنْ مَعَهُ مَاءٌ قَدْ نَارَتْ رُءُوسُ بَنِي آدَمَ وَمَاؤُهُ نَارٌ
قَالَ أَبُو سَعْدٍ إِنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم لوگوں میں گھڑے ہوئے تو آب نے اللہ تعالیٰ
کی شایان شان شایان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
:- میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا
نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو لیکن
میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی
نے اپنی قوم سے نہیں کہی، یعنی وہ (دجال) کا ناپ ہے جب کہ
اللہ تعالیٰ کا ناپ نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں سوچتا
ہوں تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو خاندان کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا
چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ
اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں
نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے اُدھر تو جھکی
تو ایک موٹے تارے آدمی کو دیکھا، جس کا رنگ سرخ، بال
گھنگریلائے اور آنکھ سے کانٹا تھا۔ گویا اس کی آنکھ بچے ہوئے انگوروں
کی طرح تھی، لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے جو لوگوں میں صبر لایا
جو خزانہ کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔

سردہ بن نمیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
:- میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اپنا نساہ میں دجال کے نقشے سے پناہ
مانگتے تھے۔

ربیع بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے
ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس اس کی آگ تو پانی اور
پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنذَرَ أُمَّتَهُ إِلَّا عَوْرَةَ الْكَذَّابِ إِلَّا إِيَّاهُ أَعْوَرُوا إِنَّ نَجْمَكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَتَوْهُ زَيْدٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّخَالُ الْمَدِينَةَ
۲۰۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُدَيْبِيَا طَوِيلًا عَنِ الدَّخَالِ فَمَا كَانَ فِيمَا يَحْدِثُنَا بِهِ أَشَدُّ قَالَ يَا أَيُّهَا الدَّخَالُ وَهُوَ مَكْرٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ رِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلَ بَحْضُ السَّيَاحِ الْيَتِي تَرَى الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّخَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ يَقُولُ الدَّخَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلَتْ هَذِهِ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ يَقُولُونَ لَا يَقْتُلُهُ تَعْرِيجِيهِ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيمَكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِمَّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّخَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ

۲۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ وَلَا الدَّخَالُ

۲۰۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسی بے گناہی ہوگا جس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب دے دیا۔ آگاہ ہو جائے کہ وہ کذاب ہے اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقط کافر لکھا ہوا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
وَقَالَ بَدْرُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ طَوِيلٌ وَكَرَّ فَرَمَا وَأُورَاسُ كَالْبَدْرِ هَمَّ سِيَّهِي فَرَمَا كِه وَهَ آئِي كَاتُو مَدِينَةُ مَنُورَه كِي رَاسَتُون سِي اندر داخل ہونا اس پر حرام ہو گا جہاں کہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک خیز میں میں آئے تو ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہو گا اچھے آدمیوں سے ہو گا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دوسری دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا کہ اسے لوگو! اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی نہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا! لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج تو مجھے میرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی پس دجال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے نہ ان سے ظالمون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَزِيدُ بَنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: الْمَدِينَةُ يَا أَيُّهَا اللَّهُ تَجَالُ قَبِيحُ الْمَلَائِكَةِ
يَهْدُسُونَهَا فَلَا يَفْعَلُهَا اللَّهُ تَجَالُ كُنَالٍ وَلَا الظَّاهِرُونَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: — مدینہ منورہ کی طرف و تہاں آئے
گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ پہنے
رہے ہوں گے لہذا و تہاں اس کے قریب نہ آسکے گا ورنہ
طاغون اگر اللہ نے چاہا۔

باب ۳۱۱ یاجوج و ماجوج

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا آدَمُ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عَيْنٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ بِنِ الذَّيْثَرِيَّ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ
أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي
سَفْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةَ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَذَرَعًا
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ الْعَرَبَ مِنْ شَرْقِهِ
اقْتَرَبَ فَبَحَّ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ
وَمِثْلُ هَذِهِ وَخَلَقَ بِأَصْبَعَيْهِ الْإِلَهَامَ وَالْكَتَبَ
قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَهْدِيكَ وَفِيْنَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ نَعَمْ زِدَا
كُنَّا الْعَجَبُ.

یاجوج ماجوج کا بیان
ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے —
اسماعیل، ابن کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعبید، ابن شہاب، زہری
بن زہری، زینب بنت ابوسلمہ، ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت
زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھڑائے ہوئے ان
کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے: — نہیں کوئی
معبود مگر اللہ جس فرس میں عرب کی خسروانی ہے
وہ نزدیک آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار
میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور
انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا حضرت زینب بنت جحش
فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: — یا رسول اللہ کیا ہم
بلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا
ہاں جب گندگ بڑھ جائے گی

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا وَهْبُكَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمٌ يَأْجُوجُ
وَمَاجُوجُ وَمِثْلُ هَذِهِ وَخَلَقَ وَخَلَقَ
تِسْعِينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: — یاجوج ماجوج کی دیوار
اتنی کھول دی گئی ہے کہ تیس سو تین
نورے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا
حلقہ۔

کتاب الأحکام

احکام کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امیر یاں نہایت رحم کرنے والا ہے۔
اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں صاحب حکم ہو

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی تم بیشک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کا حکم مانا اس نے میرا حکم مانا اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نکلے گا اور ہر ایک اس سے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا پس ان لوگوں کی طرف نکلے گا اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اس کے ماتحت اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نکلے گا اور اس سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کے لئے نکلے گا اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نکلے گا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا اور جو بزرگ تم میں سے ہر ایک نکلے گا اور ہر ایک اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

میر براہ مملکت قریش سے ہوں گے
محمد بن جابر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ ان کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن حطان میں ایک بادشاہ ہو گا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۳۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ
۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِفٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَانِي.

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِفٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَكْفُرُوا بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ، قَالَ سَامِرُ الْأَدِثِيُّ عَلَى النَّاسِ مَا أَرَى وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ مَا أَرَى عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ بِرَبِّتِهَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ مَا أَرَى عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، وَلَا تَكْفُرُوا بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ.

بَابُ ۳۱۴ الْأَمْرُ مِنْ قُرَيْشٍ
۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّ بَلْعَمَ مَعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ سَيِّدُكُمْ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ لَغَضِبَ فَنَقَامُ

فَاتَّخَذَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ مَثَلًا، أَمَّا بَعْدُ
فَاتَّخَذَ بَلْعَاقِي أَنْ رَجَا كَأَنَّكَ مَحْدُودُونَ أَخْبَارِي
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تَوَثَّرَ عَنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جَعَلُوا كَقِيَاكُمْ
وَأَكَا مَافِي الْكَيْ تَحْدِلُ أَهْلَهَا فَإِي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَهْدَا
الْأَمْرَ فِي فُرْشِ كَأَنَّكَ دِيرٌ أَحَدًا لَا كَبَّةَ اللَّهِ
عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ: تَابَعَهُ نَعْبُورُ
عَبْنُ ابْنِ الْمُبَارِزِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ:

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَمَرَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ
هَذَا الْأَمْرُ فِي فُرْشِ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَتَمَّانَ:

بِأَكْبَرِ أَجْرٍ مَنْ قَضَى بِالْحِجْمَةِ
لِكُلِّهِ تَعَالَى: وَمَنْ كَفَرَ بِحُكْمِهِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ قَوْلَ لِيكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ:

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا
أَبْدَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَنْتَاهُ اللَّهُ
مَا لَا فَسَلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ وَأَخْرَأَ تَاهُ
اللَّهُ حُكْمَهُ فَهُوَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعْلِمُهُمَا:

بِأَكْبَرِ السَّمْعِ وَالطَّلَاعِ لِلْإِمَامِ
مَا كُنْتُمْ مَعْصِيَةً:

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعِيلَ

کھیا۔ انا بعد از حجہ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے
بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں
ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔
ایسے افراد جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچنے درجنا
کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے
قریش کا حق ہے جو ان سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ
اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا، جب تک کہ یہ لوگ دین
کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد
بن جعفر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی
ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی
باقی رہے۔

حکومت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر
اور جو اللہ کے آواز سے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ
فاسق ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۷)

قیس بن ابوجازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: جس شخص میں مکرور باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ
نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں گنہگار کی توفیق بھی مرحمت
فرمائی۔ وہ سزاوارہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ ہی
کے مطابق فیصلہ کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سننی اور ماننی چاہیے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: امیر کی بات سنو اور اسکا حکم مانو اگرچہ
تمہارے اوپر پیشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا

عَلَيْكُمْ عِبَادَ حَبِشِي كَانَ رَأْسُهُ زَيْبِيَّةً ۚ
 ۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ بْنُ حَدَّابٍ حَدَّثَنَا
 حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 يَذْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ تَلَّى مِنْ آمِنِهِ شَيْئًا فَكِرْهُهُ فَلْيَصِدْ
 فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا
 قِيَمَتْ الْأَمَاتُ مِثْنَةَ جَاهِلِيَّةٍ ۚ
 ۲۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا
 أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُوْمِرَ
 بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ۚ
 ۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو غِيَاثٍ
 حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
 عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَرِيَّةً فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ
 أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ
 أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوهُ فِي
 قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جُمِعْتُمْ خَطْبًا
 وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا
 خَطْبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا أَهْمُوا بِاللَّسْدِ خُولٍ فَقَامَ
 يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْرَأُ سَرَايِنَ
 النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ الْأَخْيَارُ
 النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ، قَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا
 أَبَدًا إِنَّهَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ۚ

سرتقی جیسا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو یہ ناپسند کرنا ہے تو صبر کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم میں سے جو بھی جانتا ہے ایک بالشت برابر چار پچھڑ مرالو جو جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام امور میں مسلمان امیر کی بات سنا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ لوگ کا حکم نہ کرے اور جب وہ معصیت کا حکم کرے تو نہ اس کی غنی جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔

ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور اس کا امیر انصار کے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تھا پس وہ امیر ان پر کسی چیز سے ناراض ہو گیا اور کہا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں فرمایا، انہوں نے جواب دیا کہ کیونکہ نہیں امیر نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ جب تم ایسے ہو گئے کہ تم کو بھر تم خوب آگ بھڑکاؤ تو اس کے اندر داخل ہو جانا چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، پھر اس میں آگ لگادی، پھر جب اس میں داخل ہوئے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اس کشمکش میں تھے کہ دوسرے آگ بجھ گئی اور دوسرے امیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اس کے اندر داخل ہو جاتے تو کبھی اس سے باہر نہ نکلنے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے۔

باب ۳۹ من تهریس الی المارۃ
اعانتہ اللہ بہ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
جَدِيدُ بْنُ حَارِثٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ لَأَنْ
أَعْطَيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَوُجِلَتْ إِلَيْهَا قُلُوبُ أَهْلِهَا
عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِزَّتْ عَلَيْهَا قُلُوبُهَا وَخَلَفَتْ عَلَى
يَمِينٍ فَدَارَتْ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَرُ يَمِينِكَ
وَأَتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ

باب ۴۰ من سأل الإمارة وكل إليها
۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْبَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّ أَهْلَهَا
كُنُوزٌ وَوُجِلَتْ إِلَيْهَا قُلُوبُ أَهْلِهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ
مَسْأَلَةٍ أَعِزَّتْ عَلَيْهَا قُلُوبُهَا وَخَلَفَتْ عَلَى
يَمِينٍ فَدَارَتْ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ
كَفَرُ عَنْ يَمِينِكَ

باب ۴۱ ما يكره من الخوص
على الإمارة

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ
مَنْ مَنَعَتْهُ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَكُونُ نَدَامَةً
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمَرْضِعَةُ وَرَبُّ مَسْتِ
الْفَاطِمَةِ وَفَالِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ حُرَيْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جو حکومت طلب نہ کرے تو اللہ اُس کی مدد کرتا ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمن بن سمرة رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اے عبدالرحمن! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے
مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اُس کے سپرد کر دیا
جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد
کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی
اُس کے سوا میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور وہ کام کرو
جس کے اندر بھلائی ہو۔

جو حکومت مانگے اور وہ اُس کے حوالے کر دیا جائے گا
امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمن بن سمرة رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرة
! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے
دی جائے تو تم اُس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر
مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے
گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر اُس کے
ماسوا میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کے پہلو کو اختیار کرو اور
قسم کا کفارہ ادا کرو۔

حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب
تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت
کے روز ندامت ہوگی کیونکہ دو دھچلائے والی اچھی اور
دو دھچپڑانے والی بُری ہے۔ محمد بن بشار، عبد اللہ
بن حمران، عبد الحمید، سعید بصری، عمر دین حکم نے بھی حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت

الْمَقْبُورِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ ۖ
 ۲۰۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْغَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
 أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ آمَنَّا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ ، فَقَالَ : إِنَّا كَا
 نُوْنِي هَذَا آمَنَ سَالَهُ وَلَا مِنْ حَدِيصٍ عَلَيْهِ ۖ
 بِأَدْنَى ۖ مَنِ اسْتَرْعَى رِعِيَّةً فَكَمْ يَنْصَحُ ۖ
 ۲۰۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ
 عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادَ عَمَّا مَقِيلَ ابْنَ
 يَسَّارٍ فِي مَرْصِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ
 أَبِي تَحَدَّيْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ : مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رِعِيَّةً فَكَمْ يَحْطُهَا
 بِنُصِيحَتِهِ إِلَّا كَرِهَ جَدَارِيَّةَ الْجَنَّةِ ۖ
 ۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
 حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ قَالَ زَايِدَةُ ذَكَرَتْ عَنْ هِشَامٍ عَنِ
 الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَّارٍ فَعُوذُكَ فَمَا خَلَّ
 عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أَحَدُ ثَلَاثِ حَدِيثَاتٍ سَمِعْتَهُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا
 مِنْ قَائِلٍ بَيْنِي رِعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ
 غَاشٌّ لِقَوْمٍ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۖ
 بِأَدْنَى ۖ مَنِ اسْتَرْعَى رِعِيَّةً فَكَمْ يَنْصَحُ ۖ
 ۲۰۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
 خَالِدُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَيْمَةَ قَالَ
 شَرَفَتْ صَفْوَانُ وَجَعَدَتْ بَاوَأَ أَصْحَابَهُ وَهُوَ
 يُؤَصِّفُهُمْ فَقَالُوا أَهْلَ سَمْعَتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ
 سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ وَمَنْ يَشَاقِقِ

کتاب الاحکام
 کیا ہے۔
 ابو جردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی ہم
 تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوئے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے ایمر
 مقرر فرمادیکھئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ
 نے فرمایا کہ ہم اس کو والی نہیں بناتے جو عہدے کا سوال کرتے
 جو حاکم بنایا گیا اور رعیت کی خیر خواہی نہ کرے۔
 عبد اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کی ان کے مرض و وفات میں عیادت کی حضرت معقل نے
 ان سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
 سنا: کوئی بندہ نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حکمران
 بنایا ہو اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی کا فیصلہ ادا نہ
 کرے، مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔
 امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عبد اللہ بن زیاد
 بھی اندر داخل ہوئے حضرت معقل نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں
 ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سے سنی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا: کوئی والی ایسا نہیں کہ
 مسلمانوں کو اس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ ایسی حالت میں مرے
 گا کہ اس کے حقوق کا غاصب ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادیتا
 جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا
 ابوقیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت جندب
 اور ان کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ (حضرت جندب)
 لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے کہا: کیا آپ نہ سوں
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے، کہا کہ میں نے آپ کو
 فرماتے ہوئے سنا: جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ
 قیامت کے روز اسے ظاہر فرمادے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے

تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے بڑی عیب جو چیز گنتی ہے وہ بیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ نہکھا کرے۔ اگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اس کے اور برکت کے درمیان ایک پلو خون بھی حاصل نہ ہو تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرماتے تھے کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نے کہا کہ ہاں حضرت

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

بکھلی بنی عمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے فیصلہ کیا۔ سالم بن ابوالجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملاوہہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اقامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے تیار وہ روزہ نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرما رہے تھے: کیا تم طلاں عورت کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا:۔ جائے، آپ میری مصیبت کو نہیں جانتے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور کہا

يَسْتَفِيقُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْزَلُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحَالَ بَيْنَهُ وَيَمِينِ الْجَنَّةِ بِيَدِهِ كَفَّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ: لَا فِي عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُنْدُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، جُنْدُبٌ. **بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفَتْيَا فِي الطَّرِيقِ وَتَقْضَى بِحُكْمِ بَنِي عُمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَتَقْضَى**

الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ +

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عَنْكَ سِدَّةٌ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَتَى السَّاعَةَ؟ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَانَ الرَّجُلُ اسْتِكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا كَيْفَ يَصِيَّامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا كَيْفِي أَحَبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ؟ **بَابُ مَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ لَهُ بَوَائِبُ +**

۲۰۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَهْمِلَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِمَرْأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَقْرُؤُهَا فَلَمَّا نَهَتْ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَكَ قَبْرٍ فَقَالَ: أَتَيْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَتْ: الْإِنْسَانُ عَرَفِي فَإِنَّكَ جَاءَ مِنْ مَحَبَّتِي. قَالَ: فَجَاءَ وَهَذَا وَمَنْ مَنَى

بِسِحْسَانٍ يَأْتِيكَ لَا تَقْطَعِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتِ
غَضَبَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: لَا يَقْطَعِينَ حَكْمَ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهَذَا
غَضَبَانِ ۝

اُس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصے کی حالت میں ہو
کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت
میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول
اللہ! بیشک خدا کی قسم میں فلاں شخص کی وجہ سے عشا کی نماز
دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ میں بھی نماز پڑھاتے ہیں راوی
کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درمیان
و غلط اُس دن سے زیادہ ہرگز کبھی ناراض نہیں دیکھا
پھر فرمایا کہ اسے لوگوں بیشک تم میں سے بعض لوگ بھگانے
والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھانے کو مختص
پڑھائے۔ اس لئے کہ ان میں بڑھے، کمزور اور حاجت
مند بھی ہوتے ہیں۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقْلَبٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا تَأْخُذُ عَنْ صَلَاتِي
الْعِشَاءَ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ يَتَأَيَّدُ بِنَا فِيهَا قَالَ
فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَّ النَّفْسَ
غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَيُّكُمْ مَنَاصِي
بِالْبَيْنِ فَلْيُخْرِجْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ
وَذَا الْحَاجَةَ ۝

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت
حیض میں طلاق دے دی پس حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور
فرمایا کہ اُس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے
اپنے پاس رکھنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر
اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اُسے طلاق ہی دینا
چاہو تو طلاق دے دینا۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى
الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْكَافِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَحَبَّطَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ: لِيُزْجِعَهَا لَكُمْ لِيُزْجِعَهَا حَتَّى تَطْهَرَ
ثُمَّ يَحِيضَ فَتَطْهَرَ فَإِنْ بَدَأَ الْهَذَا أَنْ يَطْلُقَهَا
فَلْيَطْلُقْهَا ۝

قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔
جبکہ اُسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جندبہ سے فرمایا کہ اتنا سے
جو دھوکہ کے مطابق تمہارے لئے ہے اور تمہارے
بچوں کیلئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ امر مشہور ہے۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مَنْ رَأَى النَّبِيَّ أَنَّهُ يَحْكُمُ
بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا كَرِهَ يَخْطُبُ الظُّنُونَ
وَاللَّهْمَّةُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَهْنِي: خَدَوِي مَا يَكْفِيكَ وَقَدْ لَدَّ بِالْعُرْوَةِ
وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرٌ مَشْهُورٌ ۝

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْمُهَذَّبِ عَنْ قَالَتِ جَاوِشَ هَذَا بِنْتُ عَتَبَةَ بِنْتِ
رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خَيْرَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذْكُرُوا
مِنْ أَهْلِ خِيَابِئِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ
الْأَرْضِ مِنْ أَهْلٍ خَيْرَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْرِفُوا مِنْ أَهْلِ
خِيَابِئِكَ، ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مِنْ مَسِيئَتِكَ
فَمَلَّ عَلَى مِنْ حَدِيثٍ أَنَّ أَطْوَمَ مِنَ الَّذِي لَكَ
بِعِيَالِكَ قَالَ لَهَا لَا حَدِيثَ عَلَيْكَ أَنْ تَطْجِي بِهِمْ
مِنْ مَعْرُوفٍ

باب ۱۹۹ الشَّهَادَةُ عَلَى النُّحْطِ الْمَخْتَوِّ
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيكُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابُ
الْحَاكِجِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَ
قَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِجِ جَائِزٌ لَا
فِي الْحَدِيثِ مِنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاً
لَهُوَ جَائِزٌ لَكَ هَذَا مَا يَزْعُمُهُ قُلُوبُكُمْ
مَارَ مَا لَدُنَّكُمْ أَنْ لَبِثَ الْقَتْلُ، قَالَ لَخَطَاً
وَالْعَمَلُ وَاجِبٌ، وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ
فِي الْحَدِيثِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي
سِتِّ كِسْرَتٍ، وَقَالَ لِيَدْرِي كِتَابُ الْقَاضِي
إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَدَرَ الْكِتَابُ وَالْخَاتَمُ
وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتَوِّمْ مَكَفِيَةً
مِنَ الْقَاضِي. وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ
وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الشَّقِيُّ شَهَدَاتُ
عَمِّهِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْنَى قَاضِي الْبَصْرَةِ وَابْنُ يَاسٍ
بْنُ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ الْحَسَنِ وَثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي بَرْكَةَ وَابْنُ أَبِي بَرْكَةَ وَابْنُ اللَّهِ
بَرْيَدَةُ الْإِسْكَنْدَرِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَعَبَادَةُ

مَعْرُوفُ بْنُ زُبَيْرٍ كَايَانُ بَعْدَ مَا أَنَّ حَضْرَتَ عَلَاءِ صَدِيقِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَدْ بَيَّنَّا أَنَّ بِنْتَ عَتَبَةَ بِنْتِ رُبَيْعَةَ حَاضِرَةٌ بَارَكَا اللَّهُ فِيهِمَا
عَرْضُ كُزَارِ مَوْبِئِهِمْ: - يَارَسُولَ اللَّهِ اخْدَاكِ قِسْمَ زَيْنِ كَيْ اِدْبَرِ
بِسْمِ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَا ذَلِيلَ هُوَنَا هُجْرَ آبَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
ذَلِيلَ هُوَنَا هُجْرَ آبَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
بِسْمِ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
جَنَّا آبَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
سَفْيَانَ ابْنِ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
كَفَّاهُ بَعْدَ مَا أَنَّ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
فَرَمَا يَكُ دَسْتُورَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ
اِدْبَرِ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ كُفْرَ دَاوُدَ كَيْ

مہر لگے ہوئے خط پر گواہی۔

اور یہ کہ کس کے ذریعے گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز
نہیں ہے اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لئے خط لکھنا نیز
ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے اور بعض لوگوں کا قول ہے
کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے ماسوائے حدود کے اور پھر کہ اگر
قبل خطا ہو تو جائز ہے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ مال ہے اور
قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے حالانکہ نادانستہ اور
دانستہ کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کیلئے
حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے دانت توڑنے
کے بارے میں لکھا ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دفتر
قاضی کے لئے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کی ہر اور دستخط کو
پہنچاتا ہو شعبیؒ نے جوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی طرف سے
ہوتا اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے معاویہ بن
عبدالکرمؓ نفقی کا قول ہے کہ میں عبدالملک بن بسطام قاضی بصرہ یا اس
بن معاویہ رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن انس، بلال بن ابو مرثدہ، عبداللہ
بن بریدہ، اسمعی، حاتم بن عیسیٰ، اور عبید بن مصبور کے پاس
حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں
کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا

وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا شخص جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبد اللہ ہے ہم سے ابو نعیم نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن مجاز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی طرف سے خط لیا اور میں نے اُن کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفے میں رہتا ہے مسبر انا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبد الرحمن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جانہ رضی امام حنفی بصری اور ابو قلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے لئے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی جنت اور اگر وہ در نہ لڑنے کے لئے نیا ہو جاؤ اور نہ ہری نے اس عورت کی گواہی کے بارے میں کہا جو بروے کے مجھ سے گواہی دے کہ اگر تم اس کی آواز پہنچائے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو

فقہاء کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لئے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جو مہر لگا ہوا ہو چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، گویا میں اس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

آخری فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں لوگوں سے نہ ٹھریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت

بَيْنَ مَنْعُورٍ يُحْيِي زُونَ كُتِبَ الْقَضَاةُ بِخَيْرٍ
لِحَضْرَمَتِ الشَّهْرِ، فَإِذَا قَالَ الْإِنْدِي جِيءَ
عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُوْرَقِيلَ لَهُ ذَهَبٌ
فَالْتَمِسَ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ، وَأَذَلَّ مَنْ سَأَلَ
عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيْتَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى
وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ رَجُلٌ يَكْتُبُ
بِكِتَابِ
وَمِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ
عِنْدَ الْبَيْتَةِ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا
وَهَذَا الْكَذِبُ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاضِي سَمَاعَةَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَجَارَهُ. وَكَدَرَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو
قَلَابَةَ أَنَّ يَشْهَدُ عَلَى وَصِيَّتِهِ حَتَّى يَعْصِلَهُ
مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْراً.
وَقَدْ كُتِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي
أَهْلَ خَيْبَرَ: إِمَّا أَنْ يَبْدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا
أَنْ تَقْذُرُوا بِحَدِّبٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي
شَهَادَةٍ عَلَى السَّائِلَةِ مِنْ وَرَاءِ الشَّارِبِ: إِنْ
عَمِلَ لَهَا فِي شَهَادَةٍ لَهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا شَرْطٌ.

۲۰۳۳۔ حکایتی محمد بن بشیر حدیثنا
عند رَجَدْنَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَنَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا: أَلَمْ يَكُنْ لَا يَقْرَأُونَ
كِتَابًا إِلَّا اخْتُمُوا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَرِيشِهِ
وَنَفْسُهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ.

بِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ
الْقَضَاةَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللَّهُ عَلَى
الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْشَوْا
النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلاً

ثُمَّ قَدْ بَدَأَ آدَامًا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي
الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّكَ إِذًا
تَكُونُ مِنَ الْخَاسِرِينَ ١٠٢ ثُمَّ نَزَّلْنَاهُ
بِالْبُورَةِ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالزَّكَارِيُّونَ
وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا ١٠٣ اسْتَدْعُوا مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ وَكُلُوا مِنْهُ شَهَادَةً فَلَا تُخْشَوْنَ
النَّاسَ وَخُشُوا اللَّهَ وَكَانَ اللَّهُ غَاثًا
قَلِيلًا ١٠٤ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ
فَإُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ١٠٥ وَقَدْ آوَاكَ
وَسُلَيْمَانُ إِذْ يَحْكُمُ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفِثَتْ
فِيهِ عَنُقُومٌ فَكَفَّرْنَا عَنْهَا ١٠٦ فَفَهَّمْنَاهَا
سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَاهُمْ حُكْمًا وَعِلْمًا
وَنَحْمَدُ اللَّهَ سُلَيْمَانَ وَكُلَّ نَبِيٍّ دَاوُدَ
وَنُوحًا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَٰذِهِ
لَمْ نَرِ إِلَّا أَنْ الْقَضَاءُ هَلَكُوا ١٠٧
فَإِنَّهُ أَتَىٰ عَلَىٰ هَٰذَا يَعْلَمُهُ وَعَدَّ رَحْمَةً
بِاجْتِهَادِهِ ١٠٨ وَقَالَ مُرَاجِعُونَ
نُفَرَقَ قَالَ لَنَا عَزْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
خَسَنٌ إِذَا أَخْطَرُ الْقَاضِي مِنْهُ
بَنَ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصَمَةٌ
أَنْ يَكُونَ فِيهَا حَلِيمًا عَفِيفًا
صَلِيبًا عَالِمًا سَوْدًا عَنِ الْعِلْمِ

بَابُ مَا رَزَقَ الْحُكَّامُ وَالْعَامِلِينَ
عَلَيْهَا وَكَانَ شَرْحُ الْقَاهِنِيِّ بِأَخْذِهِ عَلَى
النِّقْضَةِ أَجْزًا - وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلُّ الْوَصِيِّ
يَقْدُرُ عِدَالَتُهُ وَكُلُّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ :
٢٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ أَخِي

پڑھی :- اسے داؤد بادشاہ حکم ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی۔ بادشاہ وہ جو اللہ کی راہ میں بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے، اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے (سورہ ص، آیت ۲۷) اور یہ آیت پڑھی :- بادشاہ حکم ہم نے تو ریت اتاری، اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتا اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور تجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے پاقبیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے نام سے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں (سورہ المائدہ، آیت ۴۸) اس آیت سے مراد ہے حفاظت چاہنا اور یہ آیت پڑھی :- اور داؤد اور سلیمان کو یاد کر وہ جب کبھی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے، جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی چھوڑیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا (سورہ الانبیاء، آیت ۷۸، ۷۹) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ یوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے باعث تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کی بدولت معذور رکھا گیا، مزاج کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ قاضی کے لئے پانچ باتیں ہوں، اگر ان میں سے ایک بات اس کے اندر نہ ہو تو اتنا ہی معیوب ہے۔ وہ یہ ہیں :- فہم و فراست والا، بزرگوار، پاک دامن، سخت اور علمی مفسروں اور گورنروں کی تنخواہ

قاضی شریح قضا کی اجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ دھبی اپنی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کھایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

فَبَدَأَ ابْنُ مَرْثَدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
 بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي حِلَاكَيْهِ
 فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أَحْدِثْ أَتَكَ نَتْنِي مِنْ أَعْمَالِ
 النَّاسِ أَعْمَالًا فَادَّاءُ أُعْطِيتُ الْعَمَالَهَ كَدِّ هَتَمَهَا
 فَقُلْتُ بَلَى، فَقَالَ عُمَرُ مَا تَرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قُلْتُ
 إِنَّ لِي أَفْهَامًا وَأَعْمَالًا وَأَنَا خَيْرٌ وَأَرِيدُ أَنْ تَكُونَ
 عَمَلًا لِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُمَرُ: مَا
 تَفْعَلُ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ فَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ
 انْحَاطَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرًا لِي مِنِّي حَتَّى
 أَعْطَا فِي مَرَّةٍ مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرًا لِي
 مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ
 فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا
 الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِبٍ وَلَا سَائِلٍ وَخُذْهُ
 وَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ وَغَيْرَ ذَلِكَ قَالَ
 حَدَّثَنِي سَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي انْحَاطَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ
 أَفْقَرًا لِي مِنِّي حَتَّى أَعْطَا فِي مَرَّةٍ مَالًا
 فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مِنْ هَذَا أَفْقَرًا لِي مِنِّي فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ
 وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَ
 أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِبٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا
 فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ

باب ۱۵۲ مَن قَضَى وَلَا عَتَ فِي

الْمَسْجِدِ وَلَا عَتَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَضَى شَرِيحُ
 وَالشَّعْبِيُّ وَبِخَيْرٍ مِنْ يَعْزُكَ فِي الْمَسْجِدِ وَ
 قَضَى قَرَدَانِ عَلَى رَبِيٍّ بَيْنَ شَايِتٍ يَالِيحِيٍّ

خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان سے
 فرمایا: کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے
 ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اسے ناپسند کرتے ہو پس
 میں نے کہا کہ یہی بات ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس سے تمہارا
 مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور
 غلام ہیں اور میں ان بھی رکھتا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ
 میری اجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ
 ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو
 جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں
 عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجئے کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت
 مند ہے یہاں تک کہ آپ نے مجھے دو بارہ مال عطا فرمایا تو میں
 نے عرض کی کہ اسے کسی اور کو عطا فرمادیں گے جو مجھ سے بڑھ کر محتاج
 مند ہو فرمایا کہ اسے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو اگر مال
 تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اس کے منظر اور مسائل نہ
 ہو تو اسے لو ورنہ اپنے دل کو اس کے پیچھے نہ چلاؤ۔ نہ ہری
 سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے
 کہ میں نے حضرت عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اسے
 دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو یہاں تک کہ مجھے
 دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اسے مرحمت فرما
 دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو چنانچہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود
 خیرات کرو پس جو مال تمہارا پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے
 منظر یا مسائل نہ ہو تو اسے لو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی

حضرت عمرؓ نے حضور کے منبر کے پاس لعان کیا۔
 قریح، شعبی اور یحییٰ بن یعرب نے مسجد میں فیصلہ
 کئے۔ مروان نے زید بن ثابتؓ کو منبر کے پاس
 قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور ثور

بن اوتقی مسجد کے باہر مسجد ان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ ان کے درمیان تفریق کروادی۔

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے آدمی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ ان دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود رہا۔

جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حاکم کرے حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور لگا کر ہوئے کہا: یا رسول اللہ میں نہ تاکہ بیٹھا ہوں آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جب اس نے چادر تہہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں، فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے مقام مصطفیٰ پر سنگسار کیا۔ اس کو برفس، معمرہ، ابن جریج، زہری ابو سلمہ، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رحم کے بارے میں روایت کی۔

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

عَنْهُ الْمُنْكَرُ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزَرَارَةُ بَنِي آوْفٍ فِي بَقُوعِيَانِ فِي الدَّخِيلَةِ غَارِ جَارِقِ الْمَسْجِدِ ۖ ۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ قَالَ الدَّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُنْكَرَ عَيْنِينَ وَأَنَا ابْنُ خُمْسٍ عَشْرَةَ فَرَّقِي بَيْنَهُمَا ۖ

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الدَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْغُتْ لَهُ فَتَلَاعَتَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ۖ

بَابُ ۳۵۱ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدِّ امْرَأَتِهِ يُخْذِمُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ فَقَالَ عُمَرُ أَخْرَجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ - وَيُذَكَّرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ ۖ

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْدَحَنِي عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ: أَمَّا جُنُونٌ؟ قَالَ كَ، قَالَ: إِذَا هَبَّ رَأْيُهُ قَارِ جُمُورُهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَن رَجَمَهُ بِالْمَصْبَلِ رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرُ بْنُ جَدَّةٍ يَحْمِدُ الدَّهْرِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّخِيلَةِ ۖ

بَابُ ۳۵۲ مَوْعِظَةُ الْأِمَامِ لِلْمُخْصَمِ ۖ

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ عِشَامَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَيْفِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
فَلَا تَكُونُوا تَحْتِمْ مَوْتِي إِلَى وَتَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ
الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْبَحِي عَلَى تَحْوِيسِ
أَسْمَعٍ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُكَ
فَاتِمَّا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

بِأَدْوَالِ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ
فِي وَلَا يَتِيهِ الْقَضَاءُ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ وَ
قَالَ سُكْرَةُ بْنُ قَبِيصَةَ وَسَأَلَهُ لِمَ نَسَانُ الشَّهَادَةَ
فَقَالَ: أُمْتُ الْأَمِيرِ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ
عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
كُنَّا بَيْنَ رَجُلٍ عَلَى حَيَارِنَا أَوْ سُرْقَةٍ قَدْ نَسِ
أَمِيرٌ فَقَالَ شَهِدْ لَكَ شَهِادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
قَالَ صَدَقْتُ قَالَ عُمَرُ كَوَلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ
نَادَعْنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ آيَةَ الرَّجِيمِ بِيَدِي
وَأَقْبَرُ مَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالَّذِي أَرَبَعًا مَرَّةً بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَكُنْ كَرَأَنَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ وَ
قَالَ حَتَّى إِذَا أَقْرَمَتْهُ عِنْدَ الْحَاكِمِ رَجِمَ وَ
قَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا لَيْثٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ حُبَيْنَ: مَنْ لَهَ بَيْتُهُ عَلَى قَتِيلٍ فَتَلَّهُ
فَلَهُ سَلْبُهُ، فَقُمْتُ لِأَتَمْسُقَ بَيْتَهُ عَلَى قَتِيلٍ
فَلَمَّا رَأَيْتُ مَا يَشْهَدُنِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَأَ فِي
فَدَاكَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زینب بنت اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ
جسب زبانی سے پیش کرے۔ پس میں اس کی بات کو سننے
کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کا
حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اُسے نہ لے کیوں کہ وہ جہنم
کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

عہدہ قضا طے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے
ایک بات کی شہادت دی ہو تو کیا اس کے مطابق فیصلہ
کر سکتا ہے۔

قاضی شریک کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ان سے گواہی دینے کیلئے
کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جانا کہ
میں تیری گواہی دوں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عمارؓ کو
بن عوف سے کہا کہ اگر آپ کسی کو جہد والا کام نہ پایا جہدی کرنے ہوئے
دیکھیں اور آپ امیر ہوں چنانچہ فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی دوسرے
مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں حضرت عمر
نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا اثر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کن بی بی
اعتراف کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا مگر نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ
نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو حرم و کافروں
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حُبَيْن کے روزہ فرمایا جس کے
پاس اُس کے مقتول کو قتل کرنے کی شہادت ہو تو اُس کا مال ان
کو ملے گا پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا
ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو گواہی دے لہذا بیٹھ گیا پھر میرے
دل میں خیال آیا کہ اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کروں چنانچہ پاس بیٹھ ہوئے لوگوں میں سے ایک

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حُلَسَائِهِ سَلَامٌ هَذَا الْفَقِيرُ
الَّذِي يَدْعُوكَ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِيهِ مِنْهُ ، فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ لَا يُعْطِيهِ أَصْحَابُهُ مِنْ قَرَابَتِهِ وَبَيْتِهِ
أَسَدًا مِّنْ أَسْدِ اللَّهِ يَفْقَهُ نَدَى الدُّنْيَا وَرَسُولَهُ
قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَاةَ
إِلَى فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خَدًّا فَكَانَ أَوَّلَ مَا لَمْ
تَأْتِكُمْ . قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْبَكْرِ فَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَاةَ إِلَيَّ . وَقَالَ أَهْلُ
الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعَلِيهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ فِي
وَلَا يَتِيمٌ أَوْ قَبْلَهَا . وَلَوْلَا قَدْ خَضَعُوا عِنْدَكَ لِأَخِي
يَحْيَى فِي تَحْلِيلِ الْقَضَاءِ فَارْتَدَّ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي
قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَاشَى يَدُ عَدُوٍّ هَذَا بَيْنَ قِيَمَتَيْهِمَا
إِكْرَامِيَّةٌ . وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعُوا أَوَّلَهُ
فِي تَحْلِيلِ الْقَضَاءِ وَقَضَى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ
لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ . وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ
بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمِنٌ وَلَا تَمَاسِيكَ دُونِ
الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنْ
الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعَلِيهِ فِي الْأَعْوَالِ
وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا . وَقَالَ الْفُقَهَاءُ لَا يَنْبَغِي
لِلْحَاكِمِ أَنْ يُقْضَى قَضَاءٌ بِعَلِيهِ دُونَ عِلْمٍ غَيْرِهِ
مِمَّا أَنْ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ ، وَلَكِنْ
فِيهِ تَعَرُّضٌ لِقَوْمِهِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَ
إِبْقَاءُ عِلْمِهِمْ فِي الظُّنُونِ . وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ : لَا تَمَاسِيكَ هَذِهِ
صَفِيَّةُ ؟

۲۰۳۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْهُ
صَفِيَّةُ بِنْتُ حَزِيظٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ إِنْطَلَقَ مَعَهَا

نے کہا کہ جس مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اس کے بھتیجا
تو میرے پاس ہیں، لہذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے، حضرت ابو
بکر نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال دلا
دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شکر کو خرچہ کر دیا جائے
جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس
نے بھتیجا مجھے دے دیے۔ چنانچہ میں نے ان سے بارخ خریدی
اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبد اللہ نے
کیٹ کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مجھے بھتیجا دلائے۔ اہل حجاز
کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے
کے دوران یا پہلے اس کا شاہد ہو اور اگر مخالف اس کے پاس
مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بعض اہل حجاز
کے نزدیک اس پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں
کو بلا کر ان کی موجودگی میں اقرار نہ کر دیا جائے اور بعض اہل
عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو شخص یا دیکھے اس پر فیصلہ
یا محرومے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے
اور ان میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فیصلہ کر دے
کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ شہادت سے مراد حق کا معلوم کرنا
جس کا علم سوچا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ بعض حضرات کا قول ہے
کہ مالی معاملات میں اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے امور میں
نہیں قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے
معلوم کیے بغیر اپنے علم پر فیصلہ کرے ہاں جبکہ اس کا علم شہادتوں
سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں
تبہمت کا خیال پیدا ہو جائے اور ان کے بدگمانی میں پڑنے کا خطرہ
ابن شہاب نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے
روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حنیث ایک دفعہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں جب وہ اس کوٹنے لگیں تو
آپ ان کے ساتھ چلے ان کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے

فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدَا هُمَا فَقَالَ
لَا تَأْخُذْهُمَا صَفِيَّةٌ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ؟ قَالَ إِنْ
الشَّيْطَانُ يَجْعَلِي مِنْ ابْنِ آدَمَ فَجَعَلِي الدَّاهِيَةَ مَا دَاةُ
شُعَيْبَةَ وَأَبْنِ مُسَافِرٍ وَأَبْنِ أَبِي عَيْتٍ وَدَاةُ سُبْحَانَ
بْنِ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيَالٍ يُعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ
عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَابُ ۱۵۱ أَمْرُ النَّوَائِلِ إِذَا وَجَّهَ أَوْ بَدَّلَ
إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَّخِذُوا وَلَا يَتَّعَا صَبِيًا:

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعُقَيْلِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَا
تُعْتَسِرَا وَبَشِّرَا وَلَا تَتَغَيَّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ
أَبُو مُوسَى أَنْتَ يَصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبَقْعَ فَقَالَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَرَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
بَابُ ۱۵۲ إِبْجَابَةُ الْحَاكِمِ الدَّاعِيَةِ وَ
قَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدُكَ أَنْ تَسْخِرَ لَكَ ابْنُ
شُعْبَةَ:

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَكْفَرُوا النَّعَانِيَّ وَأَخْبِئُوا الدَّاعِيَةَ:

بَابُ ۱۵۳ هَذَابُ الْعَمَالِ:

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَمُوعَ عَمْرُوَةَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَسْتَعْمِلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِمَّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ

تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے
کہا سبحان اللہ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے
جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر
ابن ابوعقیق، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حسین حضرت
صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا
ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنا تو انہیں
ایک دوسرے کی مانتے اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا
ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور
اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: لوگوں پر
آسانی کرنا، سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا غنہ نہ کرنا اور ایک
دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری عرض گزار ہوئے کہ ہمارے علاقے میں
شیع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔
نضر، ابو داؤد، یزید بن ہارون، رکیع، شعبہ، سعید، ابو بردہ، حضرت
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا۔

حضرت عثمان نے سفیرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔
ابو داؤد نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عندہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت
کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

عمال کے تحفظ

مقرہ بن زبیر نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عندہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے صدقات پر عائلہ مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو
ابن السعدیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

ابْنُ الْأَثِيْبَةِ عَلَى صَدَاقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدَى لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ سَفِيَّانُ أَيْضًا فَصَدَّكَ الْمَنِيْرُ وَحَمِدَ اللَّهُ فَاشْتَمَى عَلَيْهِ شَمْرًا قَالَ: مَا بَالُ الْخَامِلِ تَبْعُكُمُ كَيْفًا فِي يَقُولَ هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَمَا لَاجِسٌ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِسِيَاهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُجْمِهِ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا لَهُ رِجَالٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حَوَارٍ أَوْ شَاةٌ تَبْعُهُ شَمْرًا رَقَعَ يَدَا يَدَيْهِ رَابِنًا عَفْرًا فِي أَبِيطِيهِ الْأَهْلُ بَلَغَتْ ثَلَاثًا قَالَ سَفِيَّانُ فَصَدَّكَ عَلَيْنَا الذَّهْرِيُّ وَنَرَادُ هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعَ أَذُنَايَ دَ ابْصُرْتَهُ عَيْنِي، وَسَمِعُوا زَيْدًا بَنَ ثَابِتٍ فَارْتَدَّ سَمِعَهُ مَعِي وَلَمْ يَقُلِ الذَّهْرِيُّ سَمِعَ أَذُنِي خَوَارَ صَوْتٌ. وَالْجَوَارِ مِنْ تَحَارُّوْنَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ

باب ۵۱۱ استغفار المولى واستغفار المولى

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ جَدِّي أَن نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ سَالِمُ بْنُ مَوْلَى أَبِي حَبَابَةَ يَوْمَ الْمَاجِدِيِّ الْأَوَّلِينَ رَأَى صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدٍ فَبَايَ فِيهِمُ الْبُيُوتُ وَعَمَرُوهُ وَابْنُ سُلَيْمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرٌ وَبَنِي سَيْفَةَ

باب ۵۱۲ العرقاء والناس

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ مَوْسَى عَنْ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَرَابٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَدُوِّ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْهَكَمِ وَالْيسُورَ بْنَ خُزَيْمَةَ

آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: معاملہ کا کیا حال ہے؟ ہم نے اسے بھی نوا کر دیا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ بھلا اپنے مال بابت کے گھڑیں بیٹھ رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے کوئی چیز رکھی تو وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے حاضر پار گا۔ اللہ ہو گا۔ اگر وہ اونٹ ہو تو بلبلار ہو گا۔ گائے ہے تو ڈکراہی ہوگی اور بکری ہے تو مہیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بٹلوں کی سفیدی دیکھی اور زمین مرتبہ فرمایا: کیا میں نے خدا کا حکم سن لیا؟ سفیان کا بیان ہے کہ نہ میری ہے نہ یہ واقعہ بیان کیا۔ ہشام، ان کے والد حضرت ابو حمزہ نے کہا کہ جیسے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کہ وہ انہوں نے بھی اسے میرے ساتھ سنا تھا۔ نہ میری ہے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سنا۔ تو آواز آواز نہ دیکھنا اور الجوار میری گردن سے ہے یعنی گاجھیں اور غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم موطی ابو حمزہ یقہ مہاجرین اذ لین اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کی مسجد قبا میں امانت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی مجھے

لوگوں سے معروف آدمی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسعود بن خنزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے کہا تو

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دئے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جفاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تم سے بخوبی واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جانے پر مجرائی کرنا مکروہ ہے۔

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے آجاتے ہیں تو پہلی باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

عراق کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں سے مجرا و غلہ آدمی ہے جو ان کے پاس آئے تو کچھ کہے اور ان کے پاس جاتے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ ضرور کے مطابق اتنا مال لے لیا کہ وہ جو تمہارا لئے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أَدَّى لَهُمُ الْمَسْلُومُونَ فِي عَيْنِ سَبِي هَوَازِنَ: إِنْ كَانَ آدِرِي مَنْ أَدَّى مِنْكُمْ مِثْنًا لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عِدْقًا وَكَمْ أَمْزَكُمْ فَرَجَعِ النَّاسُ لِكَلِمَةٍ ثُمَّ عَرَفُوا فَارْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا ۝

بَاب مَا يَكُونُ مِنْ تَتَاءِ السُّلْطَانِ إِذَا أَخَذَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ ۝

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ عُمَرُ رَاقِدًا نَدَّ خُلُوعًا عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا تَتَكَلَّمُ إِذَا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ هَافِطًا ۝

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا الْيَتِيمُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الرَّحْمَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ ۝

بَابُ الْفَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ ۝

۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَاحْتَاجُ أَنْ أَخْذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذْ مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَحْرُوفِ ۝

بَابُ مَا يَخْذَاهُ فَإِنْ قَضَاهُ الْعَاكِمُ لَا يَحِلُّ حَذْمًا وَلَا يَحْرِمُ حَلًّا ۝

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
 قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَا يَنْبِ
 ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ نَزَّاجَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ حَصْرَةَ
 بِنْتُ أَبِي حَكِيمَةَ تَخْدُمُ الْيَهُودَ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا
 نَبِيٌّ وَلَدَنِي يَاتِيَنِي الْخَصَمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ
 تَكُونُ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ فَأَخْبَسَ أَنَّهُ صَادِقٌ فَاقْضُوا
 لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُمْ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَبِأَمْرٍ
 هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فليأخذها أو يتركها +
 ۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
 عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِلَ
 إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ
 زَمْعَةَ مِثْنِي فَأَقْبَضَهُ لَكَيْتُ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ
 الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ
 عَمِلًا لِي فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
 فَقَالَ ابْنُ وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدًا عَلَى فِدَائِهِ
 فَتَسَاءَلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَمِلًا
 لِي فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَأَبْنُ
 وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدًا عَلَى فِدَائِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ
 زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَلَوْلَا لِبَغْدَادِشَ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِيَسْوَدُ
 بِنْتُ زَمْعَةَ اخْتِجِبِي مِنْهُ كَمَا رَأَى مِنْ شَيْئِهِ
 فَحَبِيبَةٌ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى تَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى +

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت اُمّ
 سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روا
 کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو
 ان کے پاس تشدیف لے گئے اور فرمایا: میں ایک بشر
 ہوں اور میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے
 کہ ان میں سے ایک فریق اپنا موقف بیان کرنے میں دوسرے
 سے زیادہ جھڑپ زبان جو اور میں اُسے سنا جائے لوں اور اس
 کے حق میں فیصلہ کروں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان
 کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے
 اُسے لے اور جو چاہے اُسے چھوڑ دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عتبہ بن
 ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا
 کہ زبید کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہذا تم اُسے اپنی تحویل میں لے
 لینا تو مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ میرا
 بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے پس حضرت
 عبد بن زبید گھر گئے سوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرا والد
 کی لونڈی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں حضرات
 اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے
 حضرت سعد عرض گزار ہو کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا اور اس کے
 متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے حضرت عبد بن زبید نے کہا کہ میرا
 بھائی اور میرا والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا
 ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد
 بن زبید! یہ تمہارا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 مجھ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زبید کے لئے پتھر ہیں۔ پھر
 حضرت سوادہ بنت زبید سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ
 یہ عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اس لڑکے نے ابلیس نہیں
 دیکھا یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

باب ۱۱۶۳ فی النکاح ونحوها

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ صَبْرٌ يَفْطَحُ مَا لَدَوْهُ فِيهَا فَأَجْرُ
لَا لَقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ فَجَاءُوا
الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يَحْدِثُ لَهُمْ فَقَالَ فِي نَزَلَتْ
وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بَيْتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَافَّةُ بَيْتُهُ قُلْتُ لَا قَالَ
فَلْيَخْلِفْ قُلْتُ إِذَا يَخْلِفُ فَتَزُولُ إِنَّ الَّذِينَ
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ

باب ۱۱۶۴ الْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَ

قَلِيلِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ
الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ مَوَاقِفُ
۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
رَبِيعَ بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ
سَمِعْتُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَلَسَ خَصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ
لَهُمَا أَا بَشَرٌ وَتَهَ يَا بَيْنِي الْخَصَمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا
أَنْ يَكُونَ أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ أَقْبَرُ لَهَ بِذَا لَكَ
وَأَحْسَبُ أَنَّ مَنَافِقِي فَمَنْ قَضَيْتُ لَكَ بِحَقِّي
مُسْلِمًا فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ قَلْبًا خَدَّهَا
أَوْ لَبَدًا عَقَا

باب ۱۱۶۵ بَيْعُ الرِّقَابِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ
وَضِيَاعَهُمْ. وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ نَعْيَرٍ مِنَ الشَّعَامِ

کنوئیں وغیر کا حکم

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کا مال بطرپ کرنے کے لئے قسم کھائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو بھگتتے ہیں... (سورہ اکل عمران، آیت ۷۵) پس حضرت اشعث بن قیس آئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے اور میرا ہی ایک شخص سے کنوئیں کے بار میں جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارا پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی: بیشک جو اللہ کے

تھوڑے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا

ابن عیینہ نے ابن خرمہ سے روایت کی ہے کہ تھوڑے اور زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

زیمنہ بنت ابی سلمہ کا بیان ہے کہ اُن کی والدہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ اچھی شکو کرنے والا ہو۔ چنانچہ میں اُسے سنا سمجھ کر اُس کے کھنے کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چارے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

امام کالوکوں کے مال اور جائیداد کو فروخت کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم بن نعام کی طرف سے مان بیجا۔

٢٠٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ يَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ
 كَهْمِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَهْتَقَ
 غُلَامًا عَنْ ذِمَّتِهِمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قِبَاعُهُ
 يَتَخَانِيَانِ لَوْ دُرْهُمٌ ثُمَّ أُرْسِلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ ۖ
 بَابُ ١٤٤ مَنْ كَثُرَتْ يَطْعُنُ مَنْ لَا
 يَعْلَمُ فِي الْأَمْرِ حَدِيثًا ۖ

٢٠٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَامَرَ
عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ
إِنْ كُطِعْنَا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي
إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَآيَسَ اللَّهُ إِنْ كَانَ
خَلِيفَةً لِلْأَمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ
إِلَيَّ، فَإِنَّ هَذَا لَيَسُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ.
باب ٦٨٨ الْأَلْيَا الْخَطِيمُ وَهُوَ الَّذِي يُسَمَّى فِي
الْخُصُوفَةِ لَدًّا: عُرْجَا.

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ
لِي اللَّهُ الْأَكْدُ الْخَصِيمُ *

بِأَدَبٍ إِذْ أَقْبَضَ الْحَاكِمُ رِجْلَيْهِ أَوْ
خِلَافَ أَهْلِ الْبَيْتِ فَمُورِدٌ

٢٥٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ شَاعِبُ الدَّلَاجِ
أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ الزُّهَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدغیرہ کھر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا اور اسی قیمت اس صحابی کیلئے بھیج دی۔ جو امراء کے بارے میں لاعلمی کے تحت بات کرنے کو طعن شمار نہیں کرتا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس اُن کی امارت پر طعنہ زنی کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کی امارت پر کیا طعن کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اس کے بعد میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

مقدس ہے مراد ہے جھگڑا اور افسردہ بھی کھوٹا شری والا
ابن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :- اللہ تعالیٰ کے
نزدیک سب سے پسندیدہ آدمی وہ ہے جو جھگڑا اور جواری
بات بات پر کسی کے ساتھ جھگڑنا پھرے۔

جب حاکم علی المانیا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ روکھا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روایت کیا۔ فقیم عبداللہ معمر و دیگر صحابہ بن عبداللہ نے اپنے والد

وَحَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَيْتِ
جَدْيِ بَعْمَةٍ فَكَفَّمَهُمْ يُحْسِنُونَ أَنْ يَقُولُوا اسْلَمْنَا فَقَالُوا
صَبَأْنَا صَبَأَنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْخُذُ
إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مَتْنًا أَسِيرَةً فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مَتْنًا أَنْ
يَقْتُلَ أَسِيرَةً، فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا
يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِي أَسِيرًا فَقَدْ كَرِهْنَا ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، اللَّهُمَّ زِدْنِي
أَبْرًا إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَرَّتَيْنِ
بِأَنْبَالِ الْإِمَامِ يَا قِيَّ قَوْمًا قِيَصُصِلِحْ
بَيْتَهُمْ

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ كَانَ مَتْنًا بَيْنَ بَنِي عَمْرِو وَبَيْنَهُمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْر ثُمَّ أَتَاهُمْ
بِصَلْبِهِمْ بَيْتَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ
قَادَنَ بِكُلِّ رَأْسٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُمْ فَنَقَدُوا وَجَعَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ
فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ حَاشِيًا قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي
الصَّفِّ الَّذِي بَيْنَهُ قَالَ وَصَفَّ الْقَوْمَ وَكَانَ
أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَكْتَفِ حَاشِيًا
يَقْدَرُ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيفَ لَا يُمْسِكُ عَلَيْهِ لَمْ تَقِفْ
فَدَايَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمُضَ وَ
أَوْمَأَ بِمِدَاةٍ هَكَذَا أَوَّلَيْتُ أَبُو بَكْرٍ هَنِيئَةً يَحْمَدُ
اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ
مَشَى الْقَهْقَرِيُّ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ما بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو اپنی جہاد کی طرف
بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں
نے کہا ہم پھر گئے ہم دین سے پھر گئے پھر حضرت خالد لوگوں کو قتل
اور قید کرتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور
حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے پس میں نے کہا کہ خدا کی
کی قسم، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے
بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو مرتبہ یہ کہا۔ اے اللہ!
میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

اسام کا کسی قوم کے پاس آکر ان کی صلح کروانا

ابو حازم مدینی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا بہت لگاؤ آپ نے خبر کی نماز پڑھی اور
پھر صلح کروانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا
وقت ہو گیا تو حضرت طلحہ نے اذان بھی اور اقامت پڑھی اور حضرت
ابوبکرؓ سے کہا گیا تو یہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے اور جب حضرت ابوبکرؓ
نماز پڑھا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔
لوگوں پر یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کے مجھے
کھڑے ہو گئے اور پھر اس صف میں چلے گئے جو ان کے نزدیک تھے۔
لڑائی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابوبکرؓ جب
نماز پڑھتے تو قارئین تک کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب
انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجی رہے ہیں کرتے تو انہوں نے ادھر
ادھر توجہ کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے چپے دیکھا مگر
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری
رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ تھوڑی دیر
کھڑے رہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر خدا کا شکر
ادا کیا اور پھر اٹھ پاؤں چپے ہٹ گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ بِالْقَابِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا أَبَا
بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا دُمِيتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَصِيتًا
قَالَ لَوْ كُنْتُ لِأَيِّ نَحَاةٍ أَنْ يَتَوَكَّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيَسِيحُوا
بِالْحِجَالِ وَلَا يَصْقِحُوا النِّسَاءَ
بِأَلْجَالِ يَسْتَحِبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ
أَمِينًا عَاقِلًا ۝

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ قَابِطٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ السَّيَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ جُبَيْرٍ
لِيَقْتُلَ أَهْلَ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَكَ عَمْرٌ فَقَالَ أَبُو جُبَيْرٍ
إِنْ عَمْرٌ قَاتَنِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَئِذٍ
الْيَمَامَةَ يَقْتُلُ الْقُرْآنَ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحَرَّ
الْقَتْلَ يَقْتُلُ الْقُرْآنَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَبَدَأَ
قُرْآنَ كَثِيرٍ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ
فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَمْرٌ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَكَلِمَةً
يَذِلُّ عَمْرٌ جَعَلَنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي
لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عَمْرٍ، وَإِنِّي فِي ذَلِكَ الَّذِي
رَأَى عَمْرٌ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو جُبَيْرٍ قُلْتُ لَكَ مَا جَلَّ
مَسَابِقُ عَاقِلٍ لَا تَقْرَأُكَ، قَدْ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَيِّرُ الْقُرْآنَ
فَأَجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ، قَوْلَ اللَّهِ تَوَكَّلْ عَلَيَّ نَفْلٌ جَبَلٍ
وَمِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ يَأْتِي عَلَى مَتَا كَلَفَنِي مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ كَيْفَ تَذْهَبُ لَنْ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو جُبَيْرٍ
هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَكَلِمَةً يَذِلُّ عَمْرٌ جَعَلَنِي حَتَّى
شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرُ رَافٍ
بِكُفْرٍ وَعَمْرٌ، وَذَلِكَ الَّذِي رَأَى، فَتَمَتَّعَتْ

علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھانی جب آپ نماز سے فارغ
ہو گئے تو فرمایا اے ابوبکر حبیب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز
جاری رکھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن
ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی
کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور
عاقل ہو

عقیدہ بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے باعث حضرت ابوبکر نے
مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر بھی تھے چنانچہ حضرت ابوبکر
نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر آکر کھٹنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں
بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے ڈر ہے کہ دیگر تمام مقامات
پر قرآن کریم کے قاری اسی طرح شہید ہونے رہے تو قرآن کریم کا
اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم
کو جمع کرنے کا حکم دیں میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں
جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہیں کیا پھر عمر نے کہا ایسی
خدا کی قسم وہ بہتر ہے چنانچہ حضرت عمر اس کے متعلق برابر اصرار
کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اس کام کے لئے میرا بھی سینہ
کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میرا نظریہ بھی
دہ ہو گیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر
نے فرمایا: تم جو جوان اور عقل مند آدمی جو نیز تم پر لوگ کسی قسم کا الزام
بھی عالمہ نہیں کرتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے لئے وحی بھی لکھتے رہے ہو لہذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم کو
جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہلا شواہد
جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا
بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم کا جمع کرنا میں عرض گزار ہوا کہ آپ
دونوں وہ کام کہوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم یہ بہتر ہے چنانچہ وہ
برابر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے

الْقُدْرَانِ اَجْمَعَهُ مِنَ الْعَصَبِ وَالزَّقَامِ وَاللِّخَافِ وَ
صُدُورِ الْجَالِ، فَوَجَدَتْ اُخْرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اِلَى اٰخِرِهَا مَعَ
خُزَيْفَةَ اَوْ اَبِي خُزَيْفَةَ فَالْحَقُّهُمَا فِي سُوْرَتِهَا وَ
كَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ
اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ مُحَمَّدٌ
عَبْدُ اللّٰهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَرْقُ :

اس کے لیے یہ اسلئے بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر کے سینے کھولے تھے اور میری بھی وہی رائے تھی جو ان دونوں حضرات
کی تھی چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے
فقہور کے تئوں، کھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے
جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت لقا
جاءکم رسولکم سے آئینک حضرت خضر کیم یا حضرت ابو بکر کیم مل گئی تو
میں نے اُسے اسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ ان کی
زندگی میں حضرت ابو بکر کے پاس رہا جہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ
۲۰۵۸۔۔۔ اپنے پاس بلا لیا۔ پھر اندک جبر حضرت عمر کے پاس جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تو

حضرت حفصہ بنت ابوبکر کے پاس رہا محمد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔
فت : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت فاروقی، عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید ایک جگہ
جمع کر دیا۔ حالانکہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ جن حضرات کو مسلمانوں کے کہنے ہی کام مشرک اور
بدعت نظر آتے ہیں اور ملت و مسلمانوں کو مشرک و بدعت کی سوائت دیتے رہتے ہیں، وہ اگر مشرک و بدعت کی تعریف کس صاحب نظر سے
معلوم کریں یا نجدیت کا عینک انار کر کتب دینیہ کو دیکھیں گے ضرورت حال کچھ اور ہی نظر آئے گی۔ بعض حضرات غیر القرون و غیرہ کی بدعت
میں پتھر لگاتے ہیں تو انہیں بھی نظر آجائے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو دیکھیں گے تو غیر القرون و غیرہ کی بدعت
آرہ ہے اور اسے یہ ہر بان بھی جائز سمجھتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ قرآن کریم پر قیامت تک کام ہوتا رہے گا۔ کیا اس سادہ سے کام کو بدعت
قرار دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ نیا کام ہے جس کے کرنے سے کوئی سنت مشتق ہو۔
ایسا نفل سنت کی مخالفت کے باعث مذموم اور بدعت قرار پاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَرَ
وَالْقَاضِي إِلَى أُمَيَّةٍ :

۲۰۵۹۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ رَجُلٌ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَجِئَتْهُ خَرَجًا إِلَى خَيْبَرَ
مِنْ جَهْدِ امْرَأَتِهِمْ فَأَخْبَرَ مُجْتَبِئَةً أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
قُتِلَ وَطُورِمَ فِي قَوَائِدِ أَوْعَيْنَ فَأَقْبَلَ يَهُودُ فَقَالَ
أَنْتُمْ وَاللّٰهُ قَتَلْتُمُوهُ فَأَلَوْ مَا قَتَلْتُمُوهُ

حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں امینوں کے لئے خط
لکھنا
عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابویانی۔ اسمعیل، مالک ابو
نبیل بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل نے سہل بن ابی حاتمہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے اور ان کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ
بن سہل اور جیسہ بھوک کنگ اکثر قبیلہ کی طرف گئے تو عبد اللہ کو کسی
نے قتل کر کے گڑھے یا حشمہ میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس
آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ
خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ چلے آئے اور اپنی قوم میں آئیے
پس ان سے ذکر کیا نیز وہ اور ان کے بھائی محمد جیسہ جو ان میں سب
سے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور میں میں

وَعَلَىٰ أَيْمَانِكَ جَعَلْنَا مَا تَقُولُ وَتَعْدُ فِيمَ عَلَامٍ، وَأَمَّا
أَنْتَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ - يَرْجُلِي - فَأَعِدْ عَلَىٰ أَمْرٍ فِي هَذَا
فَارْجُمْهَا فَعَدَا عَلَيْهِمَا أَيْمَانُ فَرَجَمَهُمَا ۖ

**بَابُ كَيْفَ تَرَجُمَةُ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ
تَرْجِمَانٌ وَاحِدًا** - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ سُرَيْبٍ
ثَابِتٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَنْتَعَلَ كِتَابُ الْيَهُودِ
حَتَّى كَتَبَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كِتَابَهُ وَقَدْ نَسِيَ كِتَابَهُ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ
عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ

مَاذَا تَقُولُ لِهَذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ: تَخَيَّرْتُ لَكَ بِصَاحِبِهِمَا
الَّذِي صَنَعَ بِهِمَا - وَقَالَ أَبُو جُمَيْرٍ كُنْتُ
أَتَرَجَّمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَ
قَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بَدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ
مَنْ تَرَجَّمُ بَيْنَ ۖ

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بَنَ
حَدِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَاقِلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَأْسِهِ
مِنْ قُرْشٍ ثُمَّ قَالَ لِي تَرَجِّمَانِي قُلْتُ لَمْ أَهْمُ رَأْسِي
مَسَائِلُ هَذَا أَفَرَأَيْتَ كَذَبَنِي فَكَذَّبُوهُ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي تَرَجِّمَانِي قُلْتُ لَهُ إِنْ كَانَ مَا
تَقُولُ حَقًّا فَيَسِّرْ لَكَ مَوْضِعَ قَدْحِي هَاتَيْنِ ۖ

بَابُ كَيْفَ تَحَاسِبَةُ الْإِمَامِ عَمَّا كَذَبَ
۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ الْمَدَائِنِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنِ
الْأُتَيْبَةِ عَلَى ضِدِّ قَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب
کے مطابق کروں گا۔ یونہی اور سو بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور
تمہارے بچے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور
حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا
کہ یہودی کی کتاب سیکھیں یہاں تک کہ وہ آپ کے خطوط دیکھنے
اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر مرنے لگے حضرت
عمر نے فرمایا جب کہ ان کے پاس حضرت علیؓ حضرت عبد
الرحمن اور حضرت عثمان بھی تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے!

حضرت عبد الرحمن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے
کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے
جس نے اس کے ساتھ جہاد کیا ہے ابوجہرہ کا بیان
ہے کہ میں ابن عباسؓ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی
کیا کرتا تھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لئے اس کے
سوا چارہ کار نہیں کہ اس کے پاس دو مترجم ہوں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب
نے بتایا کہ ہر قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا۔ پھر
اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سفیان) سے
پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی
حدیث بیان کی پھر ہر قریش نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ
جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں قدموں کے
نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا
حضرت ابو حمزہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُمیہ کو بنی سلیم کے صدقات
کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں واپس آیا اور اس سے حساب لیا گیا تو کہا: یہ مال آپ کا ہے اور

اور یہ مجھے بدیدہ کے طور پر دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھڑیں کیوں نہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ تمہارا بدیدہ تمہارے پاس آجائے اگر تم سچے ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: انا بعد میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے امور کا حامل بنانا چاہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا ماں ہے اور یہ بدیدہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھڑیں کیوں نہ بیٹھا یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو بدیدہ اس کے پاس آجائے بخدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لینا۔ مشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے روز اس سے اٹھائے ہوئے بارگاہ الہیہ میں حاضر ہو گا۔ اونٹ بھلا تا ہو گا۔ گائے ٹوکراتی ہوگی اور بکری میاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی (اور فرمایا) بتاؤ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

امام کے رازدار اور شیر
معاملات میں دخل رکھنے والے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے دشمن تھے ایک مشیر اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا لہذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی عقیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعب ابی ہریرہ، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اوزاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد و حاسبہ قال هذا الذي نكروا هذه هديته اهديت لي، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فها هنا جلست في بيت ابيك وبيت اُمك حتى تأتينا هديتك ان كنت صادقا، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنخطب الناس وحمد الله وانشى عليه ثم قال: اما بعد فاني استعول رجا لا تتركوا على امور قبيها ولا في الله قياتي احدكم فيقول هذا الكفر وهذه هديته اهديت لي فها هنا جلست في بيت ابيك وبيت اُمك حتى تأتينا هديته ان كان صادقا فها هنا

فقد الله ولا ياخذ احدكم من هاشميا، قال هشام بن عمار بن عبد الله بن مسعود يوم القباية الا فلا عرفت ما جاء الله رجل يبعير له رعاء او ينفقه لها خوارا وشاة تبعد ثم رفع يديه حتى رايت بياضا لبطيئه الاله بلغت

باب طائفة الامام واهل مشورته. الطائفة: الجماعة.

۲۰۶۳۔ حدثنا اصبغ بن برخا بن وهب عن ابي يوسف عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة الا كانت له طائفة من بطانه تأمره بالشر وتنهيه عن الخير، والطائفة تأمره بالشر وتنهيه عن الخير، فالمعصوم من عصم الله تعالى. وقال سليمان بن عيسى عن ابي شهاب بن ابي سلمة عن ابي عتيق وموسى عن ابن شهاب بن سلمة وقال شعيب بن عمار عن ابي سلمة عن ابي سعيد

قَوْلُهُ . وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلُهُ . وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
بِأَعْيُنِكُمْ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامَ ؟ دَلَّاسُ :

۲۰۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ

الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشِطِ وَالْمَكْرُوهِ وَإِنْ كُنَّا فِي الْأُمْرَاءِ أَهْلَهُ ، وَإِنْ تَقَدَّمَ أَوْ تَخَلَّلَ بَيْنَ بَيْنِ حَتَّى كُنَّا الْأَخْفَاءُ فِي اللَّهِ تَوْفِئَةً لَا تَنْفِرُ .

۲۰۶۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَخْفَرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ الْخَيْرَ خَيْرَ الْخَيْرِ فَاعْفُورُ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ، فَأَجَابُوا : نَحْنُ الْكَافِرِينَ يَا بَعْدُ مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَتْ أَبَدًا .

۲۰۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَضَحَّتْ :

۲۰۶۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔ ابن ابی حنین اور سعید بن زباد ، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے۔ عقیقہ اللہ بن ابی جعفر ، صفوان ، ابو سلمہ ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

ولید بن عبدہ بن فریاء : ہم نے رسول اللہ ﷺ تعالیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : ہم نے رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات منیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور خدا کہہ معاملے میں کسی علامت کرنے والے کی علامت سے نہیں ڈریں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی ہے کہ نبی کریم ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم مرویوں میں صحیح کے وقت ہمارے پاس جب کہ ہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا : اے اللہ ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور ہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں نے جواب دیا :

ہم کہے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر

دم بدم مزم جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے : جہاں تک تمہاری بساطیں ہو۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ جَيْتَ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ
قَالَ كَتَبَ لِي أَقْرَبُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ
عَبْدُ الْمَلِكِ أَوْبِرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ
سُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَلَنْ بَأْسِي قَدْ أَقْرَوُ
مِثْلَ ذَلِكَ

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَدِّهِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَنِي فِيهَا اسْتَطَعْتُ

وَالْتَصِيحُ لِكُلِّ مَسْلُومٍ

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ
لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَلِكِ أَوْبِرَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنِّي أَقْرَبُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَلِكِ
أَوْبِرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ
فِيهَا اسْتَطَعْتُ وَلَنْ بَأْسِي قَدْ أَقْرَوُ بِذَلِكَ

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
حَافِظٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِسُنَّةِ عَلَى أَبِي سَعْدٍ
بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَبِيِّتِ
قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَصْحَاءَ
حَدَّثَنَا جَوْبَرِيَّةٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حَمِيدَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ عَمْرٍو
(أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا
فَتَشَارَفُوا قَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَسْتُ بِأَلَدٍّ
أَنَا فَسُكِّرَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَلَكِنَّكُمْ إِنْ يَشَاءُ
اخْتَارْتُمْ لَكُمْ مِنْهُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبد
الملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ
حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبد الملک
امیر المؤمنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں
اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو
سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی
پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکا
مسلمانوں کی چیز خواہی کمرتا ہوں۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے
عبد الملک سے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے لئے لکھا: اللہ کے
بندے عبد الملک امیر المؤمنین کی بات سننے اور اطاعت
کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے
طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکے
اسی بات کا اقرار کرنے میں۔

یزید بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ
بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیب پر آپ
حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر
بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن
مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر نے خلافت
کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت
عبد الرحمن نے کہا مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں
تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کر دوں چنانچہ باقی تمام حضرات
نے یہ معاملہ حضرت عبد الرحمن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت
عبد الرحمن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کا رجحان حضرت عبد الرحمن

فَلَمَّا دَرَوْا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمَرَهُمْ قِمَالُ النَّاسِ عَلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ
يَنْبَغُ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ وَلَا يَطْعَمُ عَقِبَهُ، وَمَا
النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَشَاءُ وَرَوْنَهُ يَذُكُّ
الْمَلَأَ فِي حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْخِيَّ أَصْبَحْنَا
مِنْهَا قِيَّابَعْنَا عُمَانَ قَالَ الْمُسَوِّرُ طَرَفِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجِيرٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ
الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ أَسَ الْإِلَهَ نَارِيًا
قَوْلَهُ مَا أَكْتَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَيْفٍ نَدِمُ
لِي قَادِمُ الزُّبَيْرِ وَسَعْدًا فَاذْ عَزَّ مَا لَهُ

فَشَاءَ دَرَهُمَا تَعَدَّ عَانِي فَقَالَ أَدْعُ لِي عَلِيًّا فَاذْ عَوْنَهُ
فَنَاجَاهُ حَتَّى أَهَارَ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِيَادِهِ
وَهُوَ عَلَى مَلَمٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَخْشَى مِنْ
عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ أَدْعُ لِي عُمَانَ فَاذْ عَوْنَهُ فَنَاجَاهُ
حَتَّى قَرَى بَيْنَهُمَا الْمَوْذُونُ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَبَا
لِلنَّاسِ الصُّبْحِ وَاجْتَمَعَ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْبَابِ
فَارْسَلُ إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْأَمْهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ، وَارْسَلُ إِلَى أَمْهَاجِرِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا أَفْوَ
تِلْكَ الْحِجَّةَ مَعَ عَرَفَةَ لَمَّا اجْتَمَعُوا تَمَّتْ دَعْوَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ
النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَخُونُونَ عُمَانَ فَلَا يَجْعَلُونَ
عَلَى نَفْسِكَ سَيْلًا، فَقَالَ أَبُو يَعْنٍ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَالْخُلَفَاءِ مِنْ بَعْدِهِ قِيَّابَعْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْأَمْهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ أَمْهَاجِرُ
الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ :

بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ :

۲۰۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ

کی طرف ہو گیا، یہاں تک کہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک آدمی
بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ اُن دنوں حضرت عبدالرحمن سے مشورہ
کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت
عثمان سے بیعت کی، حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اس رات حضرت
عبدالرحمن نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں جاگ
اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سونے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان
راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی جا کہ حضرت زبیر اور
حضرت سعد کو بلا لائے پس میں دونوں حضرات کو بلا لایا تو آپ نے دونوں
حضرات سے مشورہ کیا، پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی کو بلا لائے چنانچہ
میں نے انہیں بلایا، وہ آئے یہاں تک کہ کافی رات گئے تک حضرت

عبدالرحمن اُن سے سرگوشی کرتے رہے پھر حضرت علی اُن کے پاس سے
چلے گئے اور وہ خلافت کی تمیز رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمن کو حضرت
علی کے خلیفہ نامزد کرنے میں خطرہ نظر آتا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت
عثمان کو میرے پاس بلا لائے چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آئے یہاں تک
کہ اُن دونوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا، جب لوگوں کو
صبح کی نماز پڑھا دی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس جمع ہوئے تو ہاجرین
والنصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلایا گیا اور فوجوں کے
سپہ سالاروں کو بھی بلایا گیا جو گزشتہ حج کے موقع پر حضرت عمر کے
ساتھ تھے جب سارے جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمن نے انہیں پڑھا
پھر کہنا: اے اعدائے علی! میں نے لوگوں کو اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا کہ
اکثریت عثمان کو ترجیح دیتی ہے لہذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا یمن
نہ لانا چنانچہ حضرت علی نے کہا: میں آپ سے اللہ اور اس کے رسول
کے طریقے پر اور اُن کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا
ہوں، پھر حضرت عبدالرحمن نے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے خواہ
وہ مہاجرین تھے یا انصار اور فوجوں کے سپہ سالار تھے یا عام مسلمان،
جو درود دفعہ بیعت کرے۔

یزید بن ابی عیوب کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا: اے سلمہ!

کیا تم بیعت نہیں کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کرو۔

دیہاتیوں کی بیعت

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخارا آنے لگا تو اس نے کہا: میری بیعت واپس کر دیجیے! چنانچہ آپ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر واپس گیا اور کہا: میری بیعت واپس کر دیجیے! آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

لوگوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جہاد مجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا ان کی والدہ محترمہ حضرت زینب بنت محمد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ ان کے سر پر دست کرم پھیرا اور ان کے لئے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی کمری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخارا آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا وہ بھرا یا

الْأَتْبَاعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي؟

بَابُ ۱۸۷ بَيْعَةُ الْأَعْرَابِ

۲۰۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا أَنْ أَعْرَابِيًّا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْلَاحِ فَأَصَابَهُ وَعُكٌّ فَقَالَ: أَقِلْنِي بِيَعْتِي فَأَنِي ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بِيَعْتِي فَأَنِي، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِيْنَةُ كَالْمَكِيْنَةِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَحُ طَيِّبَهَا

بَابُ ۱۸۸ بَيْعَةُ الصَّغِيرِ

۲۰۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زَهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حَبِيبِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: لَا تَنْفِي صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسْكُمُ رَأْسُهُ وَدَعَاكَ وَكَانَ يُضْحِكُ يَا لَشَاةِ الْوَحَاةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ

بَابُ ۱۸۹ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَفَالَ الْبَيْعَةَ

۲۰۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْلَاحِ فَأَصَابَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَعُكٌّ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَنَّى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بِيَعْتِي فَأَنَّى رَسُولُ

اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجیے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک مدینہ طیبہ بھیجی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں شخص یا عہد میں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُن سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں ہلک کرے گا اور ان کو کچلے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک تراندہ پانی ہو اور وہ اُسے مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ کوئی جس نے اہم سے محض دنیاوی غرض کے لئے بیعت کی ہو۔ اگر اہم اُس کی غرض کے مطابق مال دینا دے تو یہ وعدہ پورا کرے ورنہ نہ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر بیچے کہ اُسے اتنی قیمت تو مل رہی ہے۔ چنانچہ گاہک اُسے سمجھا کچھ خریدا لیتا ہے حالانکہ اُسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

گورنوں کی بیعت - اس بارے میں ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ابوادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اُس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، جو دوسری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، جان بوجھ کر کسی پر ہتھان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا، جو قوم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اُس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اُسے دنیا میں مزا دی گئی تو وہ اُس کے لئے کفارہ ہو جائے گی جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا، پھر اللہ تعالیٰ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتم جاءكم فقال اقلني بيعتي فاني، ثم جاءكم فقال اقلني بيعتي فاني فخرجه الاعرابي، فقال رسول الله صلي الله عليه وسلم: انما المدينة كالنكير تفي خبيتها وتصغر طيبها. **باب ۱۸۱ من بايع رجلا لا يبايعه الا لئلا ينسأ**

۲۰۷۶. حکایت ابن عبد ان عن ابي حمزة عن الاعشى عن ابي صابر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكهم ولا ينقصهم عذاب اليم: رجل على فضيل ما يريد بالتطريق ينتم منه ابن السبيل، ورجل بايع ما لا يبايعه الا لئلا ينسأ ان اعطاه ما يريد في له فلا كلف له، ورجل بايع رجلا يسئله بعد الحصر فحلف بالله لقد اعطى بها كذا وكذا فصمتا ففماخذها وتفرعها.

باب ۱۸۲ بيعته النساء رواه ابن عباس عن النبي صلي الله عليه وسلم:

۲۰۷۷. حکایت ابوالیمان اخبرنا مشعبي عن الزهري وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب اخبرني ابو ذر بن ابي انس في امته سمع عباد بن الصامت يقول قال لنا رسول الله صلي الله عليه وسلم ونحن في مجلس: نبايعوني على ان لا نشركوا بالله شيئا ولا نسرقة ولا نذنبوا ولا نقتلوا اولادكم ولا نأثروا بهن ثبات نفرتن بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوا في معروف، فمن وفي منكم فاجرته على الله ومن اصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ فَا مَرَةً إِنَّ اللَّهَ شَاقِبٌ وَعَاقِبَةٌ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْكَ فَبَإِيعَتِنَا عَلَىٰ ذَلِكَ ۖ

۲۰۷۸. حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الدَّرَاجِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ النِّسَاءَ بِالسَّكْرِ يَسْكُرْنَ أَلَا يَسْكُرْنَ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا، قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا ۖ

نے اُس پر پردہ ڈالے رکھا تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ اور ہم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲) وہ فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

۲۰۷۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّبَاحَةِ فَقَبَضَتْ امْرَأَةً مِمَّنْ يَدَهَا فَقَالَتْ: فَلَا نَسْعِدُ شَيْئًا وَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَاكُم يَقُولُ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ غَوْرًا جَعَلَتْ، فَمَا وَدَّتْ امْرَأَةً إِلَّا أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ الْوَلَدِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ ۖ

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی: اور ہم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا اور ہمیں قہر کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض کیا کہ میں نے لڑائیوں سے روک کر اپنے میں میری مدد کی تھی اور میں اُس کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء ابوسبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی بیوی کے سوا دیگر عورتوں سے بڑی ہی طرح نبھاتی نہ جاسکتیں۔

بِأَحْسَنِ مَا مَن تَكْتَبُ بَيْعَةً. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ تَكْتَبُ فَإِنَّمَا يَبْكُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَيَمُوتْ بِهِ أَعْدَاءُ عَظِيمًا ۖ

جو بیعت توڑ دے۔ ارشاد ربانی ہے: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جس نے عہد توڑا اُس نے اپنے بڑے کو عہد توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اُس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا (سورۃ الفتح، آیت ۱۰)۔

۲۰۸۰. حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَشَّرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَجُوْ عَلَىٰ الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَىٰ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَا حُمُومًا فَقَالَ أَقْبِلْنِي، فَأَبَىٰ فَلَمَّا دَلَّىٰ قَالَ

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے چنانچہ آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز بخاری کی حالت میں آیا اور کہنے لگا بیعت داپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ جنگ گیا تو

الْمَدِينَةِ كَالْيَوْمِ تَنْفِي خَبَرَهَا وَيَنْصَحُ طَيْبَهَا

بَابُ ۱۸۵۱ لَا يَسْتَحْلِفُ

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
سُكَيْنُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
وَأَرَأَيْتُمْ أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَاسْتَعْفِرُ لَكَ وَأَدْعُو لَكَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنْتَ كَلِيبَةٌ، وَاللَّهِ إِنِّي لَا تَكَلِّمُكَ
تَحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَطَلَلْتُ أَحَدَ يَوْمِكَ
مَعَرِّسًا بِعَصَا أَرْوَاهُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَأَرَأَيْتُمْ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوكَ
أَنْ أَرْسِلَ إِلَيْكَ أَنْ تَكْفُرَ بِنَبِيِّهِ فَأَعْبُدَا أَنْ يَقُولَ
الْقَائِلُونَ أَوْيَتُمْنِي الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا بَنِي
وَيْدٍ فَمُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْيَدُكُمْ اللَّهُ وَيَا بَنِي الْمُؤْمِنُونَ
۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَبِيْلٌ يَعْمُرُ الْأَ
سْتَحْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ اسْتَحْلِفَ فَقَدْ اسْتَحْلَفَ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ أَتَرَكَ فَقَدْ تَرَكَ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَاهِبًا وَدِدْتُ
أَنْ تَنْجُوَتْ مِنْهَا كَمَا نَجَا لِي وَكَأَنَّكَ لَا
أَتَحَدَّثُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ
الْأَخِيرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَلِكَ الْغَدُ
مِنْ يَوْمِ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَاحِبُ مَقَامِهِ لَيْسَ كَلِمَتُهُ قَالَ: كَذَبْتُ

اپنے فرمایا کہ میری طبیعت بھی کی طرح ہے جو گندگی کو دھو کر لے اور پاکیزگی کو پسند
خلیفہ مقرر کرنا۔

تاکم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها نے کہا: ہائے سر بھٹا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو تمہاری بخشش کے لئے دعا
کروں گا حضرت عائشہ عرض کر رہی تھیں کہ اگر میری ماں مجھے کوئی کلمہ دے
خدا کی قسم میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں مگر ایسا ہوا
نہ تو تمی روز شام کو آپ اپنی کسی دوسری بیوی سے دل بہلا رہے ہوں
گے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ میں نے سر بھٹا کوئی
میشک میں نے تو پکا ارادہ کر لیا تھا کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو
بجائے خلافت کا عہد توں ناکہ کہنے والے کہتے رہیں اور تمنا
کرنے والے تمنا کرتے پھر میں پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ
ایسے نہیں بنے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ
رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا آپ اپنا جانشین کیوں مقرر نہیں فرماتے؟
فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابو بکرؓ سے جو مجھ سے بہتر تھے وہ
خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور انہیں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔
پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ عزت اور فخر سے
ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس سدا سے میں برابری کی سطح
پر چھٹکارا پا جاؤں اسے تو اب سب سے بڑا عذاب اللہ تعالیٰ
میں یا بعد وفات کیوں اس: مرداری کا بوجھ اٹھاؤں؟

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کا دوسرا خفیہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے
اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دوسرا دن تھا پس انہوں
نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ خاموش تھے کوئی کلام نہیں کر رہے
تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بدلوں زندہ رہیں گے اور ہم اسے بعد وفات پائیں گے

رَجُوا أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى يَمُوتَ بَنُو إِسْرَءِيلَ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونُوا أَحَدَهُمْ.
فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ
فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهَرِ كُفْرَتِهِمَا
تَهْنِئَةً وَنَبَأَ هَذَا اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوَّلَى الْمُسْلِمِينَ
بِأَمْرِ كُفْرَتِهِمَا نَبَأَ بِعَوْدَةٍ، وَكَأَنَّكَ طَائِفَةٌ
مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي
سَاعِدَةَ، وَكَأَنَّكَ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْيَمِينِ
قَالَ الرَّهْزِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ
لَا فِي بَكْرِيَوْمَئِذٍ إِصْغَادٍ الْيَمِينِ، فَكَمْ يَذَلُّ بِهِ
حَتَّى صَعِدَ الْيَمِينُ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ۝

٢٠٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُعْزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلِمَتُهُ فِي شَيْءٍ
فَامْرَأَتُهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَكَلِمَتُكَ؟ كَلِمَتَاهُ تَزِيدُ الْمَوْتَ
قَالَ: إِنْ كَلِمَتُكِ بِي فَأَيُّ أَبَا بَكْرٍ؟

٢٠٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ
بِرَاحَةَ أَتَشْعُرُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُدْرَى
اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُهَاجِرِينَ أَمْ لَا يَحْذَرُونَ كُفْرَهُ ؟

۱۸۶۱

٢٠٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْكَلْبِيِّ حَدَّثَنَا
عَنْ رَجَدَةَ شَعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ

اب جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے
 تمہارے سامنے ایک نوز رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پانے ہو یعنی
 وہ لائن جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہیا کیا ہے
 حضرت ابوبکرؓ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور رفیق ہیں
 دوسرے ہیں۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے نزدیک
 مستحق ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو اور ایک
 جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن
 عام بیعت منبر پر ہوتی۔ نہ ہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن
 مالک نے حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آئیے۔ وہ براہِ یہی
 کہتے رہے، یہاں تک وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں
 نے بیعت کر لی۔

محمد بن حبیہ بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت حبیبہ بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی بارے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اگر میں اتنی ادا آپ کو نہ پایا، تو یا اس کی مراد وفات سے ملتی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو دوبارہ کے پاس آ جانا۔

طاہر بن شہاب نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزانہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دم پکڑے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سمجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

قریش سے بارہ امیر ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: امیر

(بادشاہ) یاد رہے ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو ہیں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھروں سے نکال دینا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو مدعو کرنے پر نکال دیا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لئے کہوں، چنانچہ اذان بھی جلے پھر ایک دھم دے دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جلے دے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلا دوں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو کہ ایک بڑی سی ہڈی مل جلے گی یا کھر کا درمیانی گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شریک ہو جائے۔

کیا امام کو حق ہے کہ گھروں اور خطا کاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس روز تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی ہے۔

جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ مَبِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَقَالَ: كَلِمَةً مِّنْ قُرَيْشٍ ۖ

بَابُ الْخُرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الدِّيْبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ، وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أَخْبَثَ ابْنِي بَكْرٍ حِينَ فَاحَتْ ۖ ۲۰۸۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَأَى ابْنُ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحَطَبٍ يَحْتَطَبُكُمْ أَمْرًا بِالصَّلَاةِ فَيُؤْذَنَ لَهَا، ثُمَّ أَمُرُ رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرِقُ عَلَيْهِمْ بَيْتَهُمْ، وَأَكْذِبُ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ كَلِمَةً مِّنْ بَعْدِ عَرَقًا سَمِينًا أَوْ مَرَمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدْتُ الْبَشَاءَ ۖ

بَابُ هَذَا لِلْإِمَامِ أَنْ يَنْتَهِي الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْبَعْصِيَّةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزَّيَارَةِ وَتَحْوِيهِ ۖ

۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ فَاحِدًا كَعْبٍ مِّنْ بَيْتِهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَدْ كَرِهَ يَثْرَةً وَمَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا نَاسَنِي خَلِيفَتُهُ قَبَسَ مِنِّي لِكَلِمَةٍ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَتِهِ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ

کتاب التیمی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمِي

تَمِي ۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَاهُمَا يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللَّهِ فِي نَفْسِي بِمَا هُوَ نَوَافِلُ أَنْ
يَجَا لِي كَرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّقُوا بَعْدِي وَلَا أَحَدًا
مَّا أَحْبَبْتُ مِمَّا تَخَلَّفْتُ لَوْ دِدْتُ أَتَى أَقْتَلَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلَ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ
أَقْتَلَ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلَ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ
نَفْسِي بِمَا هُوَ نَوَافِلُ أَنْ يَتَخَلَّقُوا بَعْدِي وَلَا أَحَدًا
فَأَقْتَلَ، ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتَلَ، ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتَلَ
ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتَلَ، ثُمَّ أَحْيَا، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ
يَقُولُ هُنَّ ثَلَاثُ أَشْهُدَا بِاللَّهِ

بَابُ تَمِي التَّحْيِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَوَافِلُ لِي أَحَدًا
ذَهَبًا

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ قُصَيْرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الدَّرِّيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَوَافِلُ
عِنْدِي أَحَدٌ ذَهَبًا لَأَجْبُتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ ثَلَاثَ
وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ عَرَضُكُمْ فِي

تمناؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت
کی تمنا کرنا۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں
میری جان ہے اگر لوگ میرے بعد مجھ سے کچھ نہ جانے کو
نا پسند کرتے اندر میں انہیں سواریاں نہ دے سکوں اور کچھ
وہ جاؤں۔ حالانکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ وہ خدا میں قتل کیا
جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ
کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں
اور پھر قتل کیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے میں تو یہ چاہتا ہوں کہ وہ خدا میں لڑتا
رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں
اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا
جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں حضرت ابو ہریرہ
اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین مرتبہ دہراتے۔

بھلائی کی تمنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس کوہِ احمد
کے برابر سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ اس کوہِ احمد کے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہِ احمد کے
برابر سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ میں دن بھی میرے پاس
نہ لڑوں مگر اُن دیناروں میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو سوا
اُس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں، جبکہ اُسے

دُخِّنَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْ يَّقْبِلُكَ :
باب قول النبي صلى الله عليه
وسلم لو استقبلت من أمري ما
استدبرته :

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَزُوزٌ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اسْتَدْبَرْتُ
الْهُدَى وَلَكَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ خَلَوُا :
۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا

يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ أَكْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَيْتَنَا بِأَنْفِجٍ وَقَدْ مَنَّا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ خَنُونٍ مِنْ ذِي
الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا
عُمْرَةً وَلَنْجَلَّ إِذَا مَنْ كَانَ مَعَهُ هُدًى ، قَالَ
وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِّنَّا هُدًى غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَحْوِ : وَجَّهْتُمْ مِنَ الْبَيْتِ مَعَهُ
الْهُدًى فَقَالَ : أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنَى وَذَكَرَ
أَحَدُنَا يَقْطُرُ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
أَهْدَيْتُ وَلَوْ أَنَّ مَعِيَ الْهُدًى لَهْدَيْتُ . قَالَ
وَلَيْقَبَهُ سَرَّاقَةٌ وَهَرِيرٌ فِي جَعْرَةٍ الْعَقَبَةِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا هَذِهِ خَاصَّةٌ ؟ قَالَ لَا بَلَى
لِأَبَدٍ ، قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدْ مَاتَ مَكَّةَ وَ
هِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تَتَسَكَّ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ
وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهَرُ ، فَلَمَّا تَطَهَّرَتْ الْبُطْحَى قَالَتْ

قبول کرنے والے مجھے بل جائیں۔
حضور کا فرمانا کہ مجھے اپنے منقلب پہلے
معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنا معاملہ پہلے
معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوتا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں
کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے
کھولے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور
ہر ذی الحجہ کو ہم مکہ میں پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں حکم دیا کہ خاتمہ کعبہ اور صفا و مرہ کا طواف کریں اور اسے
عمرہ بنالیں ماسوائے اُن کے جن کے پاس قربانی ہو۔ نادوی کا
بیان ہے کہ ہم میں سے میری کیم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے
سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی حضرت علیؓ میں سے آگئے اور
اُن کے پاس قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کی نیت
کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کی نیت کرے۔
کیا ہم بھی اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک
نہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اپنے معاملے کا
مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں قربانی کا جاذبہ نہ لاتا اور اگر میں ہدی نہ
لاتا تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ نادوی کا بیان ہے کہ
حضرت سراقہ جب عمرہ عقبہ کو نکریاں مار رہے تھے تو سنے اور
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص ہمارے لئے ہے؟
فرمایا، نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ نادوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ
پہنچنے پر حضرت عائشہ حاضر تھیں، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں ماسوائے طواف کرنے
اور نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں جب بظہار میں
اترے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ آپ حج

اور ذکر کر کے اور میں صرف حج کر کے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیق نے فی الحج کے اندر ایام حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

حضور کا فرمانا، کاش! یوں ہوتا۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنہ آنی نو فرمایا۔ کاش! آج رات میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی میری نگرانی کرے۔ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسد بن ابی وقاص پہرہ دیتے کے لئے حاضر ہوا ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے غمخیزوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بتایا کہ حضرت بلال نے کہا۔

کاش کہ پھر اپنی رادی میں گزار دوں ایک شب ہر بات جیل، از غر کا نظارہ عجب پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔
قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حد جائز نہیں مگر وہ باتوں میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اُسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ وہ سزا دہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ تنبیہ نے بھی جبر سے اس کو روایت کیا ہے۔

کیسی تمنا مکروہ ہے۔

عَاشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَنْطَلِقُونَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ
وَاَنْطَلِقُ بِحِجَّةٍ؟ قَالَ كُنَّ امْرَأَتُكَ الرَّحْمَنِ بْنِ
اَبِي بَكْرٍ الْقَدِيْقِي اَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا اِلَى الْمَشْعِيقِ
فَاعُمَرْتَ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ اَيَّامِ الْحَجِّ
بَاب ۱۱۹۲ ۱۱۹۲ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَبِثْتُ كَذَا وَكَذَا ۱

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَاشَةُ: اَرَقَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ
لَبِثْتُ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اصْحَابِي يَخْدُمُنِي الْيَتِيمَةَ
وَيُذْهِبُ عَنْهَا صَوْتُ الْبَلَلِ قَالَ مَنْ هَذَا اَقِيلَ
سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ اَخْبُرُكَ، فَمَا رَأَيْتَنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمُوتَ غَطِيظَةً. قَالَ
اَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ وَقَالَتْ عَاشَةُ قَالَ بِلَالٌ
اَلَا لَيْتَ بَشَعْرِي هَلْ اَبَيْتَنَ يَتِيمَةً
يُوَادُّ وَحَوْلِي اِذْ خَسِرَ وَجَلِيلٌ
فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱

بَاب ۱۱۹۳ ۱۱۹۳ تَمَنَّى الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ
۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسَدُوا
اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اَتَاهُ اللَّهُ الْقُدْرَانُ فَهُوَ يَتَارَعُ
اَتَاءَهُ الْيَتِيمَ وَالنَّهَارَ يَقُولُ كَوَّابِيَّتٌ مِثْلَ مَا اُوتِيَ
هَذَا الْفَعْلُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ اَتَاهُ اللَّهُ مَالًا
يَنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ كَوَّابِيَّتٌ مِثْلَ مَا اُوتِيَ
لَفَعْلٌ كَمَا يَفْعَلُ ۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا
جَرِيْدٌ هَذَا ۱

بَاب ۱۱۹۴ ۱۱۹۴ مَا يَكُونُ مِنَ التَّمَنَّى وَكَأ

قَتَمْتُمْ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ
لِيَرْجِلَ يَصْبِيحَ قِيَامًا كَتَبْنَا وَلِلنَّاسِ قِيَامٌ
وَمِمَّا كَتَبْنَا وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو كَاهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَبِي
النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ كَأَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ لَتَمَيَّيْتُ ۝

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَبِيعٍ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا حَبَابَ ابْنِ الْأَثَرِ
نَعُوذُ وَقَدْ أَكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْ كَأَنِّي رَأَيْتُ
اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ أَبِي عُبَيْدٍ أَسْمَةَ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَمَتَّنِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه يَزِدُّهُ
وَلَوْ مِثْلًا فَلَعَلَّه يُسْتَعْتَبُ ۝

بِأَدْوَانِ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْ كَأَنَّ اللَّهَ مَا
أَهْتَدَيْنَا ۝

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ
مَعَنَا الشُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ
وَأَرَى الشُّرَابَ بِمِائِصٍ يَطْلِيهِ يَقُولُ: لَوْ كَأَنِّي
مِمَّا أَهْتَدَيْنَا لَنَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَيِّبْنَا
فَأَنْزِلْكَ مَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأَلَى - وَرَبَّمَا قَالَ
الْمَلَأَ - قَدْ بَعَثُوا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا قِتْلَنَا أَبَيْنَا

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی
مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور مردوں کے لئے ان کی
کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ سب کچھ
جانتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۲۲)۔

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
نہ سنا ہوتا۔ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ درہم مردہ میں موت کی
تمنا کرتا۔

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ
کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات فارغ گوارے
ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا
تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

زہری نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے جن کا اسم گرامی سعد بن عبیدہ مولى عبد الرحمن بن الزہری ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص
موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ بیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ
اور لیکیاں کرے اور اگر برا ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید
ترک کرے۔

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی
ڈھونڈتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو
ڈھانپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے تو ہدایت
گرنے فرماتا مری پروردگار۔ ہم نماز روزہ کے ذریعے کہاں
پاتے قرار ہم پر نازل کر سکیں اے خدا کے ذوالعین و شہدائین
دین کرتے سرکشی ہیں بار بار حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے
ہیں یا بکار۔ لفظ ائینا کے وقت آپ آواز بلند فرما

لیے۔ دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔
اس کو اعرج، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ابو النضر جو عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کتاب نگار تھے، ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے خط لکھا جب انہوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر میرا قم پر بس چلتا (آیت ہے)
قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لئے دیر کر دی چنانچہ حضرت عمر باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کی بالوگوں کی سنگی کا حیاں نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا حیاں نہ ہوتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریر، عطاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر کر دی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

أَبَدْنَا، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ؛
بَابُ ۱۹۷۱ كَرَاهِيَةُ الْمَسِي لِقَاءِ
الْعَدُوِّ وَرَوَاةُ الْأَعْرَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛
۲۱۰۰. حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ عَنْ مَوْلَى
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ
عَبِيدٍ اللَّهُ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَتْهُ فَإِذَا فِيهِ: أَنْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَمَتَّعُوا بِالْقَاءِ

الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ؛
بَابُ ۱۹۷۲ مَا يَجُوزُ مِنَ الْكُوفِ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى: لَوْ أَنَّ فِيكُمْ قُوَّةً؛

۲۱۰۱. حَدَّثَنَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَتَلَعَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ شَدَادٍ إِذَا هِيَ الْتَمَّتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَأَيْتُ امْرَأَةً قَدْ غَيَّرَ
بَيْتَهُ؛ قَالَ لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَغْلَتَتْ؛

۲۱۰۲. حَدَّثَنَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَرْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عَمْدُ
فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقْدٌ أَلَسَّاءُ وَ
الصَّبَبِيَّاتُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: لَوْ
أَنَّ الشَّيْءَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ
أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَأَمْدَمْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذَا
إِسَاعَةَ. قَالَ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
الصَّلَاةَ فَجَلَّ عَمْرُو فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَدْ

النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَخَرَجَ وَهُوَ بِمَسْكِنِ الْمَسْكُونِ عَنْ
شِقِّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لَوُفَّتْ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى
أُمِّتِي، وَقَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا عَمَّا كَانَ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ
عَبَّاسٍ أَمَّا عُمَرُ فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مَسْكِنِ الْمَسْكُونِ شِقِّهِ، وَقَالَ عُمَرُ
لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّتِي، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ
لَوُفَّتْ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّتِي. فَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ
بْنُ الْمُؤَنِّدِ رَحِمَهُ اللَّهُ مَا مَعْنَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ
عَنْ عُمَرَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبِي بَنْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَيْثٍ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّتِي
لَا مَرُومٌ بِالْإِسْوَاقِ.

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَرَيْثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْكَافِي حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَ الشَّهْرُ وَوَاصِلَ أَنَسٍ مِنَ النَّاسِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ مَدَّ
بِي الشَّهْرُ كَوَاصِلَتِ وَصَالِ لَا يَدْعُمُ الْمُتَعَمِّقُونَ
تَعَمُّقَهُمْ، إِنْ لَسْتُ مِثْلَكَ لَفِي أَظْلٍ يَطْحِمُنِي
رَبِّي وَيَسْقِينِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُودَةَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ، قَالُوا قُلْنَا

باہر تشریف لائے اور مبارک کہنیوں سے پانی پونچھ
دے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے
اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا، عمرو بن دینار نے عطاء
سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں
ہیں۔ چنانچہ عمرو بن دینار نے کہا: آپ کے مسبارک سے
نظر سے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریر کا بیان ہے کہ وقت یہی
ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا، ابن المنذر،
معنی، محمد بن مسلم عمرو بن دینار عطاء بن ابی رباح، حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کو روایت کیا ہے۔

عبدالرحمن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ
ہوتا تو انہیں ضرور مسبارک کرنے کا حکم دیتا۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں وصال
کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے
رکھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرات پڑھتے تو فرمایا اگر یہ
رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لیا ہو جاتا تو میں وصال کے روزے
اور رکعتا نہ کر میری رہیں کرنے والے رہیں کرنا چھوڑ دیتے کہ تم میں
تہاد ہی طرح نہیں ہوں مجھے تو میرا رب کھلاتا چلاتا ہے۔ اسی طرح
سفیان بن یثیر ثابت حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے
روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو
وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون
ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور چلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ

فَوَاصِلٌ، قَالَ أَيْكُمْ وَشَلَّ أَيْ آيَاتُ يُطِيعُ حُجَّتِي
رَفَعٌ وَيُسْقِيَن. فَلَمَّا أَكْدَأَنَّ يَنْتَهُمُوا وَاصِلٌ بِرُفْعِ
يَوْمًا لَكُمْ يَوْمًا، كَمْ مَرَّ أَوَّلُ الْهَلَاكِ فَقَالَ: كَوْنُوا
كَأَخَدَرٍ لَكُمْ يَوْمَ كَلَّمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں وصال کے روزوں کا ذکر ہے، یعنی روزہ رکھنے کے بعد اسے اطفالہ کے بغیر اصریحی
کھائے بغیر آگے روئے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے بگناہے ایسا روزہ رکھ لیا کرتے تھے اور آپ نے
ازدادہ شفقت صحابہ کرام کو روک دیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا روزہ نہ کھا کرو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موسم
وصال رکھا تو آپ کو دیکھ کر بعض صحابہ کرام نے بھی رکھ لیا کہ یہ شیعہ غلامی نہیں کہ شفقت دیکھ کر آٹا کی پیروی نہ کی جائے۔ خاتم کہ
چاند نظر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں یہ روزہ رکھتا چلا جاتا۔ یہ سنیں روکنے کی غرض سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا اور
اس روکنے کی دوجہ بتائیں۔ پہلی یہ کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یعنی نہ تم میرے جیسے ہوا اور نہ میں تمہارے جیسا ہوں۔ لہذا ایسے
کاموں میں ہمیں میری نہیں کریں کہ فی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو مجھے ترمیر اور بگناہ پلا دیتا ہے۔ یہ اللہ جل جلالہ ہی
بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھاتا پلاتا تھا یا اس کا محبوب ہی جانے کہ انہیں کس طرح کھلایا پلایا جاتا تھا۔ معلوم
ہوا کہ صحابہ کرام بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں تھے لہذا آج بزرگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہی جیسے
بشر بتاتے پھرتے ہیں۔ وہ زبردست جہول میں ہیں اور ان حدیث کے ایسے خیالات شان رسالت سے بے خبری کے باعث
ہیں۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ
فَلْتُمْ فَمَا لَمْ تَحْرَبُوا خَلْقًا فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ إِنَّ
قَوْمًا قَصَصَتْ بِهِمُ الْفَقَّةُ، قُلْتُ فَمَا شَأْنُ
بَابِهِ مُدْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمٌ مَكِّيَّةٌ
لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْرِهِ أَوْ يَمْنَعُوا مِنْ شَأْرِهِ لَوْ كَانُوا
أَنَّ قَوْمًا حَدِيثُ عَهْدٍ هُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَخَافُوا
أَنَّ تُسَكَّرَ قُلُوبُهُمْ أَنَّ ادْخَلَ الْجَدَارَ فِي الْبَيْتِ
وَأَنَّ الصَّيْقَ بَابَهُ فِي الْأَمْرِ؟

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانُوا

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ عظیم بھی خاند کعبہ میں ہے یا فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض
گزار ہوئی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا؟
فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ
اتنا اونچی کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لئے کیا کہ جس کو چاہیں
داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی
جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا، جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ
ہی کے دل ناپسند کریں گے ورنہ میں عظیم کو بیت اللہ
میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے
مٹا کر رکھتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری قوم تو
میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

الرَّحْمَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَتَوَسَّلْتُ
النَّاسَ وَادِيًا وَتَسَلَّيْتُ الْأَنْصَارَ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا
لَسَلَّيْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ :
۲۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ نُبَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ أَنَّ الرَّحْمَةَ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَتَوَسَّلْتُ
النَّاسَ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَّيْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ
أَوْ شِعْبَهُمَا - تَابَعَهُ أَبُو الْقَتَّاحِ عَنْ
أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَشْعَبِ :

دادی میں چلیں اور انصار دو دوسری دادی یا گھاٹی
میں تو ہیں انصار کی دادی یا گھاٹی میں چلتا ۔

عبادہ تمیم نے حضرت عباد اللہ بن زبید رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا ۔ اگر
لوگ کسی دادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی دادی یا گھاٹی
سے چلتا ۔ اسی طرح ابو القتیاح ، حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق
روایت کی ہے ۔

ابن ابی ہریرہ کا بیان

اذان ، نماز ، روزہ ، فرائض اور احکام میں ارشاد رہا ہے تو کہوں
ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت سیکھ کہ وہ نبی کی کجی حاصل
کریں اور وہ ایسے اگر اپنی قوم کو دہ سنائیں اس امید پر کہ وہ نبی
(سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا اطلاق
ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ”اور اگر مسلمانوں کے
دو گروہ آپس میں لڑیں (سورۃ المائدہ آیت ۹) اگر دو آدمی بھی
لڑیں تو وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اگر کوئی قاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرو
(سورۃ المائدہ آیت ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے یکے بعد دیگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک
سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی
طرت پھیر دے ۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ ہم چند ہم عمر بھائیوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور میں روز تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے جب آپ نے محسوس فرمایا
کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت

کتاب اخبار الاحاد
باب ما جاء في اجازة خبر
الاحاد الصديق في الكذاين والصلوة
والصوم والفرق بين الاحكام، قول الله
تعالى: فلو كان نصر من كل فئة منهم
طائفة لمتفقهم في الدين وليستروا
قوتهم اذ رجعوا اليهم لعلهم يجدون
ويسمى الرجل طائفة لقوله تعالى: وان
طائفتان من المؤمنين اختلفتا في
قتل رجلان دخل في معنى الآية - لقوله
تعالى: ان جاءكم فاسق بكتاب فتنبوا و
كيف بعث النبي صلى الله عليه وسلم امراة
واحدا بعدا واحدا فان سها احدا منهم سرور
الى السنة :

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَمِنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ
عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَا قَدْ إِشْرَفْنَا أَهْلَنَا
أَذْعَنَ لِمَنْ شِئْنَا سَأَلْنَا عَنْكَ تَدْرِكُنَا بَعْدَنَا
فَأَخْبَرَنَا قَالِ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا
فِيهِمْ وَعَلِيمُ رُفُقَهُمْ وَمُرُفُقَهُمْ، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ
أَحْفَظَهَا أَفْلا أَحْفَظَهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوهُ
أَصْلِي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُ لَكُمْ
أَحَدُكُمْ لِيُؤْذِنَكُمْ أَكْبَرُكُمْ

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
السَّيِّحِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا نَزَلَ بِلَالٍ مِنْ سَخُورٍ
فَأَنَّهُ يُؤْذِنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ
وَيَكُنَّ نَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ الْقَبْحُ أَنْ يَقُولَ
هَكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا
وَمَدَّ يَحْيَى فِي صَنِيعِهِ السَّابِقِينَ

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَيْنَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
بَلَغَ الْيَتِيمُ الْبَيْتَ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
يُنَادِيَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّمَرُ خَمْسًا فَوَقِيلَ أَرَيْدَا فِي الْقَدَمَتَيْنِ
قَالَ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَا
سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

فرمایا کہ ہم نے کسی لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے چنانچہ ہم نے آپ کو
بنا دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ اور ان میں جا کر
رہو۔ انہیں دین سکھاؤ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینا پھر کئی
بائیں فرمائیں، جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی
طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا
وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کے اور جو تم میں سب سے
بڑا ہو اسے چاہئے کہ تمہاری امامت کرے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی اذان (در رمضان شریف میں)
تمہیں بھری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کھٹے یا ندا
کرتے ہیں تو اس لئے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور
سوئے والے جاگ اٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا
تھیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں تہذیبوں
کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو
لمبا کر دیا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ رات رہے ندا کرتے ہیں
ابن اُمّ مکتوم کھانے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن اُمّ مکتوم
اذان کہیں۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ
رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا
ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے
پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہذا آپ نے سلام پھیرنے کے
بعد دو رکعتیں پڑھ لی۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فارغ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
فَقَالَ لَهُ ذَاكَ لِيَدِينِ: أَقَصَرْتَ الصَّلَاةَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَّقَ ذَا
أَمِينِي؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى سَاجِدًا
أَحْدَيْتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ
سُجُودِهِ أَوَّلَ طَوَّلٍ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ
مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ.

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ بَيْنَا النَّاسُ يَتْلُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
إِذْ جَاءَهُمْ رَأْيٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آنَذَلَ عَلَيْهِ الْكُفَّةَ قُرْآنًا
وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكُفَّةَ فَاَسْتَقْبَلُوهَا
وَكَانَتْ وَجْوهُهم إِلَى الشَّامِ فَاَسْتَدَامُوا قَوْلًا لِي
الْكُفَّةِ.

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَلَّغَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
صَلَّى ثَمَانِيَةَ الْمُقَدَّاسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ
ثَمَانِيَةَ قُرْآنًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُرْجَعَ إِلَى الْكُفَّةِ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: قَدْ نَدَى قَلْبُكَ وَجْهَكَ فِي
السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا. فَوُجِّهْهُ نَحْوَ
الْكُفَّةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْغَضَرُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَرَّ
عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَدَيْتُهُمْ هَذَا أَنَّهُ صَبَّحَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجِّهَهُ إِلَى
الْكُفَّةِ، فَاتَّخَذُوا وَهُوَ كَوْمٌ فِي صَلَاةِ الْغَضَرِ.

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ

ہو گئے۔ خود ابیدیں نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا خود ابیدیں کچھ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کئی اوروں کے بعد اس کی طرح سجدہ کیا یا ان سے بھی لیا، پھر سر اٹھا یا اولہ تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا، پہلے سجدے کی طرح اولہ پھر سر اٹھا لیا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ لوگ مسجد تنبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے اُکڑ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ منظر کی طرف منہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے رخ پھیر لیا حالانکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف گھوم گئے۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہما

نے فرمایا یا حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو آپ نے سولہ یا ستر چیلنے کے ٹک بھگ بیٹا المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ہم دیکھ رہے ہیں واریا تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا و ضرور ہم تمہیں پھر دیں گے اسی قبلیہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (سورہ البقرہ آیت نم ۱۱)۔ پس آپ نے کعبہ کی طرف رخ پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک دی نے عصر کی نماز پڑھی پھر جب وہ مکانہ انصاری کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی طرف منہ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

عبداللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابوطالب انصاری حضرت ابوبکر بن

صراح اور حضرت ابی بن کعب کو فضع نامی شرب پلاہا تھا جو
مکجوردوں سے بنی تھی چنانچہ ایک شخص نے اگر کسی شرب حرام فرما
دی گئی ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ اسے اس اکلے ہو کر ان مشکوں
کو توڑ دو حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا اپنا
ایک دستہ لیا اور مشکوں کے نیچے سا رہا کر سارے
توڑ دیے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحران الاول سے فرمایا عنقریب
میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین
ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب
اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ
کو روانہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے
ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت
ابو عبیدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد گاہ میں حاضر نہ ہو سکتا
تو میں حاضر ہوتا اور جہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہوتا وہ اسے بتا دیتا اور جب میں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد گاہ میں حاضر
نہ ہو سکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اگر مجھے بتا دیتا۔

ابو عبد الرحمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو اس کا
امیر مقرر فرمایا۔ اس نے اگ سنگانی اور پسے ماتحت لوگوں سے کہا کہ
اس میں داخل ہو جاؤ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا
اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھلے ہیں یہی نبی کریم

أَمِينُ بَيْنَ مَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْتَقِي آبَا
طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُدَارِ وَأَبَا
بَن كَعْبٍ مَشْرَبًا مِّنْ فَطِيرٍ وَهُوَ مَكْرٌ لَّجَلَتْهُمُ آيَاتُ
فَقَالَ إِنَّ الْخَبَرَ قَدْ حَوَّصْتُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَسْن
حُمُّ إِلَى هَذِهِ الْجُدَارِ كَسِرْهَا، قَالَ أَسْنُ فَقُمْتُ إِلَى
بَن كَعْبٍ لَّنَا فَضْرَةٌ يَا سَقِيلَهُ حَتَّى لَنْ تَكْسِرَتْ بِهِ
۲۱۱۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جِدَّةَ عَنْ حَدَّادَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ
لَا بَعْثَنَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَوْ مِدْنًا حَتَّى آمِنِينَ فَأَسْتَشَرَفَ
لَهُمَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ
أَبَا عُبَيْدَةَ ۝

۲۱۱۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ
أَمَّةٌ آمِنِينَ وَآمِنِينَ هَذِهِ الْأَمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ ۝
۲۱۱۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَبَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
حَلَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ مَخَافِي اللَّهِ عَنْهُمْ
قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْ آتِيَّتُهُ مِمَّا
يَكُونُ مِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا
غَابَتْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
شَهِدَتْ آتَا فِي مِمَّا يَكُونُ مِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غُدَّارُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَبِشًا دَامِرًا

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اُن لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اُس کے اندر داخل ہو جاتے تو قیامت تک اُسی کے اندر رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ معصیت کے کاموں میں حکم نہیں ماننا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں پر ہے۔

نہیر بن حرب، یعقوب بن ابی اسیم، ان کے والد ماجد صالح، ابی شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن عمار رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے بتایا کہ وہ آدمی پھرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

ابن عقیل بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا قبیلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے پھر اُس کا مخالفت کھرا ہو کر عرض پڑا کہ ہوا۔ یا رسول اللہ! اس نے سچ کہا، اس کا قبیلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اُس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرنا تھا، اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی، میں بھٹے بنایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک اونٹنی اس کا فدیہ اور کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم کے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اُس فرات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی قبیلہ کروں گا۔ تو نہری اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اُسے انیس ہزار نبیلہ سلم کے ایک فرد یعنی تم صبح اس کوڑے کے پاس جانا اگر

عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَقَدْ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَاَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ اخْرُوجُوا لَمَّْا اَخْرَجْتُمْهَا فَكَرُّوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ ارَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا: تَوَخَّوْهُمَ لَمْ يَذَلُّوا فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: كَطَاعَةٍ فِي مَعْصِيَةٍ لِّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ: ۲۱۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنْ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ اَنْ اَبَاهُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ اَنْ رَجُلَيْنِ وَخَصِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۲۲- حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنْ اَبَاهُ زَيْدَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنْ تَكُنْ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَابْنُ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَالَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَقِيفًا عَلٰى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْاَكْبَرُ فَذَنِي بِامْرَأَتِي فَاخْبَرُونِي اَنْ عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ فَافْتَدَيْتَ مِنْهُ بِمَاتٍ قَوْمِ الْعَقِيمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلَتْ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاخْبَرُونِي اَنْ عَلَى امْرَأَتِي الرَّجْمُ وَاعْتَمَدَ عَلَى ابْنِي جَدًّا بِمَاتٍ وَتَغْرِيْبٍ عَامٍ، فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ اَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْعَقِيمُ قَدْ رَوَّاهَا مَا ابْنُكَ فَعَلَيْكَ جَدًّا بِمَاتٍ وَتَغْرِيْبٍ عَامٍ، وَامَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ لِي رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمٍ، فَاَعُدَّ عَلٰى امْرَأَةٍ هَذَا فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجَمْهَا فَعَدَّ اَعْلِيَهَا اُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ

وسلم اپنے ہانا غسانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حبشی غلام سیر بھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔

حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحیہ لکھی کو گرامی نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ اسے بصرہ دم تک پہنچا دیا جائے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسری کے لئے روانہ فرمایا چونکہ آپ کے حکم دیا کہ اسے حاکم بصرہ تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بصرہ اسے کسری تک پہنچا دے گا۔ جب کسری نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

یزید بن ابی عبد اللہ نے حضرت کسری کو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا۔ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کرو کہ حج عاشورے کے روز جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے۔

حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ بائیں اپنے پچھوں تک پہنچا دیں۔
اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے

حَنِينِ سَوِّمِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَجِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَعَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدٌ عَلَى رَأْسِ الدَّارِجَةِ فَقُلْتُ قَدْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي :

بِأُحْبَبَ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْزِاجِ وَالرُّسُلِ وَاجِدًا بَعْدَ وَاجِدٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِيَةَ الْكَلْبِيِّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرِهِ :

۲۱۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَقَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَتَمَّ قِرَاءَةُ كِسْرَى مَذْقَةً فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدْ عَايَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَمْزُقُوا كُلَّ مَمْرُقِي :

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُدْجِلَ مِنْ أَسْكَرِ أَدْنَى فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْسَ بِقِيَّةٍ يَوْمَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلَيْسَ بِهِ :

بِأُحْبَبَ وَصَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودُ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ دَرَأَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَوَيْرِثِ :

۲۱۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَتَّابٍ يَنْتَقِلُ
بِقَعْدِي عَلَى سَرِيرَةٍ فَقَالَ إِنَّ وَقْدًا عَبْدًا الْقَيْسِ
لَمَّا اتَّوَارَسُوا إِلَهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِنْ الْوَقْدِ؟ قَالُوا رَيْبَعُهُ، قَالَ: مَرَحَبًا يَا نُفَيْدٍ
وَالْقَوْمُ غَيْرُ خَزَائِيَا وَلَا نَدَايَ. قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ بَيْتَنَا وَبَيْتَكَ كَفَارٌ مُضَرٌّ قَمَرٌ يَا هُبَيْ
تَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَغَيْرُ رَيْبٍ مِنْ وَرَافِعٍ فَافْتَدَا
عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمْرَهُمْ بِأَنْ يَبِيعَ
أَمْرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا
الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ
شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلَا قَامَ الصَّلَاةُ قِيَامَتُهَا
الزَّكَاةُ، وَأَقَامَتْ رَيْبُهُ صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتَوَلَّوْا
مِنَ الْمَغَانِمِ الْخَيْسَ، وَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاوِ وَالْأَحْنَمِ
وَالْمَذْفِيقِ وَالنَّقِيرِ وَرَبَّاهُ قَالَ أَلَمْ تَقْرِفَ قَالَ
أَحْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مِنْ وَرَافِعٍ كَرِهَ

باب ۳۱ خَبَرُ الْمَدَائِقِ الْوَاحِدَةِ

۲۱۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ
قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عَمْرِو
قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفَ فَلَمَّا سَمِعَهُ
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا
قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَا كَلْبُونَ مِنْ كَحْمٍ
فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْهُ يَخْرُجُ صَبِيحًا، فَأَمْسَكَهَا فَقَالَ

ابن عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں
اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے وہ فرطتے ہیں کہ جب عہد القیس کا وفد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا: یہ کن کا
وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ریب کا وفد اس وفد اور قوم کو خوش آمدید
یہ نہ سوتا ہوں نہ نرسارہ وہ عرض گزار ہوئے کہ بارگاہ رسول اللہ ہمارے
اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم
فرمائیے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے
ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے چنے کے بارے میں دریافت
کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا
یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان
لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔
فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ تم کوئی معبود مگر اللہ وہ کہتا ہے،
اُس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور
زکوٰۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے سے
رکھنا اور ماں غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے تونے
سبز لکھی برتن، مال کے برتن اور گھوڑی ہوئی کمری کے برتنوں سے
منع فرمایا اور کہیں انہیں انہیں کی جگہ المیز کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے
ان لوگوں تک بھی پہنچا دینا جو تمہارے پیچھے ہیں۔

ایک عورت کا خبر دینا۔

توبہ العنبري کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ
نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مرسل روایت کرتے ہیں کہ کہہ کہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس قریباً دو یا تیرہ سال بیٹھتا رہا ہوں۔ پس میں نے انہیں اس
حدیث کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہوئے
نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بارگاہ
رسالت میں حاضر تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص بھی
تھے۔ پس وہ گوشت کھاتے دسے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت
ہے تو وہ روک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لہذا کو اس بات میں شک ہے، لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلُوا أَوْ
أَطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكٌّ
فِيهِ وَبِكَيْفَةٍ لَيْسَ مِنْ طَعَائِي ۝

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة!

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ہر بات نہایت جم کرنے والا ہے۔
قیس بن سلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ
یہودیوں سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے
امیر المؤمنین اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو آج میں نے تمہارے لئے
تمہارا دین کا دل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو
تمہارے لئے دین پسند کیا (سورۃ مائدہ آیت ۵) تو ضرور ہم اسے
عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ
یہ آیت کس روز نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے روز جمعۃ المبارک
کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے
قیس سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔
رضی اللہ عنہم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مَسْعُودٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْلَمٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَوَانُ عَلَيْكَ نَذْلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
لَا تَخْذَلْنَا بِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا ۚ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَذَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَذَلَتْ
يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ سَمِعْتُ سُفْيَانَ وَمِنْ
مُسْعِدٍ وَمُسْعِدٍ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا ۝

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جس صبح کو مسلمانوں نے
حضرت ابو بکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ اے اللہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس چیز کے ذریعے
خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے
ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راستہ
دکھایا۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَنِي
مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَّاحِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ
أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْرِيقًا قَبْلَ أَنْ يَكْبُرَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ
فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ ۚ وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي
هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخَدُوا بِهِ تَهْتَدُوا
وَلَا تَمْنَحُوا هَدَى اللَّهِ بِهِ رَسُولُهُ ۝

عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا۔ نبی کہ تم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے بیٹے کے
ساتھ چٹایا اور کہا۔ اے اللہ! اس کو قرآن کریم

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
خَفَّ فِي أَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

لکھا دے۔

ابو المنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کر دیا یا مال مال کر دیا ہے۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لئے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

میں نے فرمایا کہ مجھے جو امع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔

سید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور جب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو تصرف میں لا رہے ہو یا ان سے فائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح لاکھوں اور لفظ ارشاد فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گمراہ جتنے معجزے دیتے گئے ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے ہو سجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی قرآن کریم ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار ان سب سے زیادہ ہوں گے۔

سنت رسول کی پیروی کرنا۔ ارشاد ربانی ہے

اَللّٰهُمَّ عَلِمْنَاهُ اَنْ يَكْتَابَ :

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَوْثَانَ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ يُعِينُكُمْ أَوْ تَعْشِكُمْ بِإِيسَاءٍ وَسَلَامٍ وَيُحَقِّقُ حَقِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْثَدَانَ يُبَايِعُهُ وَأَقْرَبَهُ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَاعَتْ :

بَابُ ۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثٌ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ :

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّعْبِ وَبَدَأَ آتَاكُمْ رَأْسِي أَتَيْتُ بِسَقِّ سِتْمِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدَيَّ . وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتَنَّا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُكُمْ تَلْعَنُوهَا أَوْ تَرَعُوهَا أَوْ كَلِمَةً تَشَبَّهَ بِهَا :

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَلْفِ نَبِيٍّ مَنِّي إِلَّا أُخْطِيَ مِنْ أَلْفِيَةٍ مَا مِثْلَهُ أَوْ مِنْ أَوْ مَنِّي عَيْنُ الْبَشَرِ وَلَمْ يَمَّا كَانَ الَّذِي أُذِيَّتْ وَحَيًّا أَوْ حَيًّا اللَّهُ إِلَى خَامِ جُؤَا أَوْ أَكْثَرَهُمْ نَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

بَابُ ۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثٌ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَاَجْعَلْنَا لِمَنْتَقِبَیْنِ اِمَامًا۔ قَالَ اَبُو بَكْرٍ
لَقَدْ دُعِیْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَیَقْتَدِیْ بِمَا مَنُّ
بَعْدَنَا۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَكَذَبْتُ اَجِبْتُ مَنْ
لِنَفْسِیْ وَلَا لِخَوَاتِیْ: هَذِهِ الْمَسْنَدُ اَنْ
یَتَعَلَّکُمْ وَهَآوِیْسَالُهَا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ اَنْ
یَتَفَهَّمُوْهُ وَیَسْأَلُوْا عَنْهُ، وَیَدْعُوْا النَّاسَ
اِلَآ مِنْ خَلْفِیْ۔

”اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا“ (سورۃ المرفقان آیت ۳۴)
فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں
اور بعد ازاں ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین
ہیزیاں ہیں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں
ایک اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق معلومات
حاصل کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس
کے متعلق پوچھیں۔ تیسرے بھائی کے سوالگوں سے کنالاش
میں۔

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْیَانٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى شَيْبَةَ فِيْ هَذَا
الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَى عُمَرِیْ فَجَلَسْتُ هَذَا
فَقَالَ: هَمَمْتُ اَنْ لَا اَدْعَ فِيْهَا صُغْرًا وَلَا
بِضَاعًا اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِیْنَ، قُلْتُ مَا
اَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ لَیْسَ: قُلْتُ لَمْ یَفْعَلْ
صَاحِبًا لَہٗ قَالَ: هَٰذَا الْمَرْکَبُ یُقْتَدِیْ بِمَا
۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سُفْیَانٌ قَالَ سَأَلْتُ الْاَعْمَشَ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ زَبْرٍ
بْنُ ذُهَبٍ سَمِعْتُ حَدَّثَیْفَةَ یَقُولُ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ الْکَمَانَةَ
تَذَلُّتْ مِنَ السَّمَآءِ فِیْ جَدَارِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ

ابو ذر کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد
رضاء کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اسی تمہارے
بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے
تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ذرا بھی
سوٹا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں
میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے
کہا کہ کیوں نہیں؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں پیشواؤں
نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی ہر دلی کی جاتی

فَذَلَّ الْقُرْآنُ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ الشَّيْئَةِ
۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِیْ اَسْمٰی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُرَّةٍ سَمِعْتُ مُرَّةَ الرَّهْمَانِیِّ یَقُولُ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنْ اُحْسِنَ الْعَدِیْتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ
اُحْسِنَ الْعَدِیْ هَذَا یُعْتَدِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَشَرُُّ الْاُمُورِ حُجْدًا قَاتَمًا وَانْ مَا تُوعَدُ اَنْ لَا یَبِ
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِلِیْنَ۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے
لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل
ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْیَانٌ حَدَّثَنَا

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب
ہے اور سب سے اچھی رہنمائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی رہنمائی ہے اور سب سے کام دین میں ایجابات
میں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ پورا ہو کر رہے گا اور
تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

الرَّضِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حَقٌّ فِي حَقِّ النَّاسِ فَلْيَسِّرْهُ»
 ۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْنَانَ حَدَّثَنَا فَيْسَلُ بْنُ
 حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَمِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ أُمَّتٍ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا مِنْ أَبِي»
 كَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَا أَبِی؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي
 دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى»

۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
 حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ عَمِيٍّ وَآقِشُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا
 سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 يَقُولُ: «جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ
 وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ
 فَقَالُوا إِنَّ لِحَاظِهِمْ هَذَا مِثْلَ مَا ضَرَبُوا لَهُ
 مِثْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
 إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا
 مِثْلَهُ كَمِثْلِ رَجُلٍ بَخِي دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادَّةً
 وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ
 أَكَلَ مِنَ الْمَادَّةِ وَمَنْ تَحَرَّجَ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ
 الدَّارَ وَلَوْ بِأَكْلٍ مِنَ الْمَادَّةِ فَقَالُوا أَرَأَيْتُمْ هَالِكًا
 يَفْقَهُهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
 إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ الدَّاعِيَ
 الْجَنَّةِ وَالْدَّاعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ
 أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
 وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى
 عَصَى اللَّهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَرُوا
 بَيْنَ الثَّلَاثِينَ تَابَعَهُ قَتِيبَةٌ عَنْ كَيْسٍ عَنْ خَالِدِ

عَنْهُ أَوْ حَضَرَتْ تَرْبِيعُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حَقٌّ فِي حَقِّ النَّاسِ فَلْيَسِّرْهُ»
 ۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْنَانَ حَدَّثَنَا فَيْسَلُ بْنُ
 حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَمِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ أُمَّتٍ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا مِنْ أَبِي»
 كَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَا أَبِی؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي
 دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى»

سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے
 ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا
 کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا
 کہ آپ کے ان صاحب کی مثال سے لہذا وہ مثال بیان کرو۔
 ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ
 سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی
 مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں
 دسترخوان بچھا یا اور بلائے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت
 قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھا یا
 اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان
 سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان
 کیجیے تاکہ بات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا
 کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے
 دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت
 ہے۔ بلائے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ خَرَجٍ عَنِ
السَّجِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

٢١٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَتَامٍ عَنْ حُدَايِفَةَ
قَالَ يَا عَشْرَ الْقُرَى اسْتَوْقِمُوا فَقَدْ سَيِّئْتُمْ
سَبْقًا بَعِيدًا إِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينَنَا وَنَحْنَا لَا لَقْدَ
ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

٢١٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ مَاجِلٍ
أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثْتَنِي
وَلَا فِي أَنَا الْمُنْذِرُ الْعَرِيَانِ فَاللَّجَاءُ فَطَاعَ طَائِفَةٌ
مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْجُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مَهْدٍ وَفُتِحُوا
وَكَذَابَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ
فَصَبَحَهُمُ الْجَيْشُ فَاهْلَكَهُمْ وَاجْتَا حَرَمٌ فَذَلِكَ
مَثَلُ مَنْ اطَّاعَنِي فَأَتَبَهُ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ
مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَنِي مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ

٢١٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ
تَوْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ
أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرُوا مِنْ كُفْرٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ
عُمَرُ لِي بِكِبَرٍ كَيْفَ تُقَالُ لِلنَّاسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرْتُ أَنْ أَقَالَ
النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ عَصَاهُ مِنْهُ مَا لَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ
حِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَتَرَنِي
بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَتَّى الْمَالِ

کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے اور بُرے لوگوں میں فرق کرنے والے
 نہیں۔ اسی طرح تنبیہ لاییت، خالد بن سعید بن ابولہال نے حضرت مابرونی رضی اللہ عنہ
 حتام کا بیان ہے کہ حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے فرمایا۔ اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو!
 سعیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ
 سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں جانب جھکے تو بہت
 زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا - اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہذا اپنے آپ کو بچا لو چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح نکلا اپنے مقامات پر رہے رمضان حیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں نے کہا - اچھو! اس کی پیروی کی اور

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا۔ آپ ان لوگوں سے کیسے نمٹیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے یہ حکم آیا ہے کہ لوگوں سے مٹتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہذا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور بی بی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ نے لینا ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے مٹتا رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ

ہم تعالیٰ العزت سے دعا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر ہمارے پاس اس شریف ترین اور سچے

۱۴۰۸

وَاللّٰهُ لَوِ مَنَعُوْنِيْ عَقْدَ الْاَلَمِ كَا نُوْا يُوْذُوْنَكَ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتْلَهُمْ عَلٰى
مَنْعِهِ . فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَّآيْتُ اللّٰهَ
قَدْ شَرَحَ صَدْرِيْ بِكَرِّ لِقَيْتَالٍ فَحَرَفْتُ اَنَّهُ
الْحَقُّ . قَالَ ابْنُ بَكِيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْكَلْبِ
عِنَّا قَا وَهْدًا صَحِيْحًا

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمَاعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا تَيْمِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ عُبَيْدَةُ بْنُ حِصْنٍ
عَنْ حَدِّ يَفَّةَ بْنِ بَدْرٍ فَخَرَلَ عَلٰى ابْنِ اَخِيْهِ الْحَزَلِ
بْنِ قَبِيْصٍ بَيْنَ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ
يُتَذَنَّبُ عَنْ عُمَرَ وَكَانَ الْفُتْرَاءُ اَصْحَابَ عَجَلِيْنَ عُمَرَ
مُشَاوَرَتِهِ كَقَوْلِكَ اَوْ شَيْبَانًا ، فَقَالَ عُبَيْدَةُ
لَا بِنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ هَذَا لَكَ وَجْهٌ عِنْدَكَ هَذَا
الْاَمِيْرُ فَتَشَاوَرْتَنِيْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ سَأَسْتَاوِرُكَ لَكَ
عَلَيْهِ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاوَرْتَنِيْ لِعُبَيْدَةٍ فَلَمَّا
دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْكُطَّابِ وَاللّٰهُ مَا تَوَظَّيْتُنَا الْغَزَلَ
وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدَالِ ، فَغَضِبْتَ عُمَرَ حَتّٰى
كُنَّا بِأَنْ يَّقْتُلَنَا ، فَقَالَ الْحَزَلِيُّ اَصْبَحْنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ لِيْنِيْ بِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَذِ الْعَقُوْا وَمَرِّ بِالْعَرَفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ
فَاِنَّ هَذَا مِنْ الْجَاهِلِيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ مَا جَا وَرَهَا
عُمَرُ حِينَ فَلَاحَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ وَفَاً عِنْدَكَ

کتاب اللہ

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍوَةَ عَنْ قَاطِنَةَ بِنْتِ
الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاعِةَ ابْنَةِ ابْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّهُمَا قَالَتَا اَتَيْنَا عَافِيَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی
دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیا
کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے سرور لڑوں گا۔ حضرت عمر
کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھل دیا ہے پس میں نے جان بیا کر وہ حق پر
ہیں۔ ابن کبیر عبد اللہ السیث نے عفا قہا کہا اور میں زیادہ صحیح ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عجب ہی حسن
بن عبد اللہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے عمر بن قیس بن حصن کے
پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر کے قریب تھے کیونکہ قاری حضرات
حضرت عمر کے ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی
ہوتے تھے خواہ وہ لڑے ہوں یا جوان۔ پس عید نے اپنے
بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کی بارگاہ تک
رسائی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مجھے باریابی کی اجازت لے دو
انہوں نے کہا کہ عنقریب میں آپ کو اجازت لے دوں گا۔
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عید کے لیے اجازت حاصل
کر لی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب
نہ آپ میں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف ہے
فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر کو غصہ آگیا اور ارادہ کیا کہ
ان پر ٹوٹ پڑیں مگر ٹھہرے گئے۔ اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا اے محبوب ہمارا کنا

افتیاء کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

رسورہ الاعراف، آیت ۱۹۹ اور بیشک یہ جاہلوں سے ہیں پس
خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر نے اس کے حکم سے
دراستجا ورنہ کیا اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ گناہگار تھے

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بنت ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ
سورج کو گھن لگا ہوا تھا۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی ٹھہری ہو کر
نماز پڑھ رہی تھیں پس انہوں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ پس

وَالنَّاسُ يَكْفُرُونَ بِحَبْلِ اللَّهِ فَأَنْشَأْتُ فِي مَكَّةَ مُنَاجَاةً فَكَأَنَّهَا تَكُونُ لِمَنَاءٍ فَكَانَتْ
مُسْمًى بِاللَّهِ، فَقُلْتُ آيَةً؛ قَالَتْ يَرَاؤُهُمْ أَن
تَعْمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَمِلَهُ اللَّهُ وَأَشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ
لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ وَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَكُونُ تَهْتَفُونَ فِي الْقُبُورِ
قَرِيبًا مِمَّنْ فَنَزَلَهُ الدَّجَالُ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُونَ أَوَّاهُ
كَأَدْرِىَ أَتَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَقُولُ مُحَمَّدٌ
جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَأَمَّا فَيَقُولُ نَسْرُ
صَلِّ لِحَاجَتِنَا أَفَكَ مُؤْمِرِينَ، وَأَمَّا الْمُسَافِقُ أَوْ
الْمُسْتَأْتَبُ لَا أَدْرِىَ أَتَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ
فَيَقُولُ لَا أَدْرِىَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا
فَقُلْتُ:

۲۱۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَوْنِي
مَا تَدْعُوهُمْ وَإِنَّمَا هَذِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَسْأَلُ إِيَّاهُ
وَأَخْبَلَهُمْ عَلَى أَيْدِيائِهِمْ فَإِذَا الْهَيْلُ عَنْ لَهْلَى
فَاجْتَلِبِوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَوْفُوا مَا
اسْتَطَعْتُمْ.

باب ۱۲۰۶ مَا يَكُونُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ
وَتَكْلُفِ مَا لَا يَغْنِيهِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَنبُّهُ.

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي شَرِيَابٍ عَنْ
عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَعْظَمَ الْمُسْلِمُونَ
جِدْمًا مِمَّنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ حَرَّمَ فَحَرَّمَ مِنْ

انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ سچائی میں
میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ نے
اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا و بیان کی بھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے
نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ
کو بھی اور میری طرف وحی فرمائی کہی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو
گا جو رب ال کے فتنے کے لگ بھگ سخت ہوگا پس جو مومن یا مسلمان
ہوگا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا
وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے
پس ہم نے ان کی بات مان اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا
ہائے گا کہ آرام کی نیند سوجا نہیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا
ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہوگا مجھے نہیں معلوم کہ
حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں
جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے ہی وہی کہنا تھا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک
چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں کیونکہ تم سے پہلے
لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے
باعث ہی ہلاک ہوئے پس جو میں تمہیں کبھی بات سے روکوں لوگوں
سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو بسا اظہر
اس کی تعمیل کرو۔

کثرت سوال اور یہ کہ تکلف ناپسندیدہ ہے۔
ارشاد باری ہے۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہری
جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے
ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن ان
کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔

اَجَلٍ مَّسْكُوتٍ ۝

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ اَبِي خَالٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ وَهَيْبُ بْنُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اَسَدٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَاجِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلِي ۖ جَاءَتْهُ أَجْمَعُ إِلَيْهِ تَابَتِ كُفْرُ قَعْدًا وَاصْوَتْ كَيْلَهُ فَطَنُوا أَنَّهُ قَدْ تَأَمَّرَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَخَنَّنُ عَلَيْهِمْ بِخُذْرٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا زِلَ يَكُونُ الْكَلْبُ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِهِمْ عَنِّي خَشْيَتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِمْ وَلَوْ كَتَبَ عَلَيْهِمْ مَا قُبِلَتْ بِهِ فَصَلَّوْا أَيْهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةٍ الْمَرْغُوبِ فِي بَيْتِهِ إِنْكَارُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ۝

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْتَفَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ آتَى قَالَ أَبُوكَ حَدَّثَ أَفْتَهُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ آتَى فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ سَأَلَ رَسُولِي شَيْئَةً فَلَمَّا سَأَى عَنَّمْ مَا يُوْجِبُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنْ آتَى نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۝

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مَعَاوِيَةُ إِلَى الْمَغِيرَةِ: أَكْتُبُ إِلَيْكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

بہر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں پورے گا ایک حجرہ تیار کیا جس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند راتیں اس کے اندر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہذا ان میں سے بعض حضرات نے کھنکھانا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا ہوں یہاں تک کہ میں ڈرا کر کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہذا اسے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کر وکیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا جب لوگوں نے سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا: جو چاہو پوچھو چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ منافق ہے پھر ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیعہ ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئے: ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

دراود کا تب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے یہ لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجی جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔" وہ کہتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے اللہ

جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے تو کوئی نہیں
والا نہیں اور بزرگی داسے کو تجھ سے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔
بیزیر بھی لکھا کہ آپ ہیکار باتیں بناتے، زیادہ سوال کرنے،
مال مٹانے کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لوگوں کو زندہ
دو گور کرنے اور بغیر ضرورت لگنے سے منع فرمایا کرتے
تھے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنه نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ
ہمیں تکلف سے منع فرمایا گیا ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھانی جب
سلام پھر دیا تو آپ منبر پر چلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر
فرمایا نیز ان ٹرے بڑے امور کا ہوا اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ
اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو مجھ سے کیونکہ
خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں
اس کے متعلق بتا دوں گا۔ جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس
کا بیان ہے کہ لوگ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو حضرت انس
کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ امیر
ٹھکانہ کہاں ہو گا؟ فرمایا کہ دوڑو میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ
کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول میرا باپ کون ہے؟ فرمایا
کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے
رہے کہ مجھ سے پوچھ لو مجھ سے پوچھ لو چنانچہ حضرت عمرؓ کے
بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے
دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر
راضی ہیں راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے یہ گزارش کی تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

لکھنا یتک لک لک المذک ولہ الحمد وھو علی کل
شیء قیڈیر اللہم لا ما نفع لی اعطیت ولا معطى
ما منعت ولا یمنع ذالک الحق الحق الحق
لا یسئل عن شئ من شئ عن فیل وقال وکثر
الشکال ورضاعہ المسال وکان یمنی عن حقوق
الامہات واد البسات و منیع وھات

۲۱۵۳۔ حدثنا سیمان بن حذیب حدثنا
حماد بن زید عن ثابت عن انس قال کنا عند
عمر فقال یمنی عن الشکال

۲۱۵۴۔ حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعيب
عن الزهري وحده عن حماد عن ثابت عن
انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم
خبر حين رايت الشمس قصي الظفر فلما
سئل قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان
بين يديها امور اعظاما ثم قال من احب
ان يسأل عن شئ فليسال عنه فوالله لا
تسألوني عن شئ الا اخبركم به مادمت في
مقامي هذا قال انس فاكثر الناس البكاء و
اكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقول
سألوني فقال انس فقام اليه رجل فقال

ان مديني يا رسول الله قال انار فقام عبد الله
بن حذافه فقال من ابى يا رسول الله قال ابوك
حذافه قال ثم اكران يقول سألوني
فبارك عمر على ركبتيه فقال رضىنا بالله ربنا و
بالاسلام ويناوم محمدا صلى الله عليه وسلم وسوا
قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
قال عمر ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم والذني نفسي بيده لقد عرفت على

جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

الْبُحَّةُ وَالنَّارُ أَنْفَاءً فِي عَرْضِ هَذِهِ الْحَاطِطِ وَأَنَا
أُصَلِّيْ فَلَئِنْ أَرَكَا لَيَوْمَ فِي التَّحْدِثِ وَالشَّرِّ

فت : اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور خدا داد علوم کے بارے میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ — پہلا سوال جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا نظریہ قیامت میں ہوگا۔ مسائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا، لہذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں — بلکہ صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ اُن کنگاہوں سے یہ بات پر مشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔ انھوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف سمجھا دی جائے۔ لہذا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ خدا ہے۔ سبحان اللہ! — فوراً کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حتیٰ علم صحت اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جانیں حبیبِ خدا کی معجزانہ امداد نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا بھی نہ گل پر شیدہ تھا اور نہ آج پر شیدہ ہے۔ اسی لیے فرماتے زوالسن نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے الحمد للہ۔ یہ واقعہ فقیر نے اس اختلاف کے ساتھ اسی جگہ کی حدیث ۲۱۵۱ میں بھی موجود ہے۔

٢١٥٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّحِيمِيُّ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا فِي مَوْسَمِي
بْنِ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَرَى قَالَ أَبُوكَ فَلَا تَدْرُ
نَدَلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَن
أَشْيَاءَ الْآلَةِ ؛

موسىٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ خلیل ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں "رَسُولُ الْمَلِئِہِ" آیت ۱۰۱

٢١٥٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانَهُ حَدَّثَنَا وَرْقَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ
حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ بِرُكْنٍ
خَلَقَ اللَّهُ بِهِ

عبداللہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے ؟

٢١٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ

عَلَمِہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے مت پوچھو کیونکہ پوچھ سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں ناپسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آکر رہے ہوئے اور کہا

اے ابو القاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر لالہ دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا یاں تاک کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا: "اے مجھ کو! تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہو حضور کے افعال کی پیروی کرنا اصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی نبویؐ کو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں نبویؐ میں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی نبویؐ پہر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرسرایا۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تعمقِ علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اسے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ، (سورۃ النساء، آیت ۷۷)۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وصال کے روز نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھانا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ فَخَرَّ بَنَقِدْمِيْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسَبِّحُكُمْ مَا تَسْأَلُونُ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَلَقَّيْتُ عَنْهُ حَتَّى صَبَحَ الْوُحَى، ثُمَّ قَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي؛

بَابُ الْإِفْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدًا مِنْ خَاتَمَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنْ لَمْ يَجِبْهُ أَحَدٌ: فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّعَتُّيِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْعُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْيَدَاءِ يَقُولُهُ تَعَالَى: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا لَكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِثْلَكُمْ إِنْ أَيْبَتْ يَطْعَمَنِي رِيقِي وَيَسْقِيَنِي، فَكَلَّمَ يَمْتَهُوْا عَنِ الْوَصَالِ، قَالَ فَوَاصِلُ بِهِمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَوْ كِلَيْتَيْنِ شَعْرًا
 رَأَى الْهَلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَرَدَدْتُكُمْ، كَالْمُسْكِلِ لَهْمُ ۚ
 ۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
 حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِدْرِاهِيمُ
 النَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ قَالَ خُطْبَتَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَلَى مَنَابِقِ بْنِ إِجْدٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ
 مَعْلُوقَةٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُفَسِّرُ
 الْكِتَابَ اللَّهُ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَتَشْرَهَا
 فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا السِّيَاقُ
 حَرَّمَ مِنَ غَيْرِهَا كَذَا فَمَنْ أَحَدٌ فِيهَا حَدَّثًا
 فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ
 لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدَا، وَإِذَا فِيهِ
 ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ
 فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ
 وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا
 عَدَا، وَإِذَا فِيهَا، مَنْ دَا إِلَى قَوْمًا يَغْيِرُونَ
 مَوَالِيَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدَا ۚ
 ۲۱۶۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ
 قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَنَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرْتَحِصُ وَتَنْزِرُهُ عَنْهُ قَوْمٌ
 قَبْلَكُمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ
 ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ
 أَصْنَعَهُ قَوْلَ اللَّهِ (إِنِّي أَعْلَمُ خُصْمَهُ بِاللَّهِ وَآشَدُّهُمْ لَهُ
 خُصْمَةً) ۚ

۲۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ
 عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دن ملاویٹھے یا دوناتیس، پھر لوگوں نے
 چاند کو کھولیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ روز
 اور نظر نہ آتا تو میں زیادہ دن ملاتا مباتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔
 ابراہیم تمہیں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا
 اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتا بچہ ٹھک رہا
 تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب
 نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ کتا بچہ۔ پس اسے کھولا تو اس
 میں دیت کے اوٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ
 مقام غیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات
 نکالے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ
 نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نقل اور اس میں یہ بھی تھا کہ
 مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی اسے نبھانے
 کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس
 پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس
 کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نقل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے
 اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر
 اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا
 کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نقل۔

مسروقی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا
 لیکن لوگ اس کے کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ
 بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی
 حمد بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے
 سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان
 کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا اور مجھ ان سے
 بہت زیادہ ہے۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب
 تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ملا کہ ہر

الْخَيْرَانِ اِنَّ يَهْدِيكَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَةُ قَدِيحًا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا بَنِي تَيْمِ
اَسَارًا حَذَاهُمَا بِالْأَقْدَمِ بْنِ حَارِثِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي
بَنِي تَيْمِ وَاسْمُهُ الْاَخْبَرُ بَغِيْرُهُ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ
لَهُمَا اَرَدْتُمْ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا اَرَادْتُ
خِلَافَكَ فَارْتَفَعْتَ اَصَوْرًا تَهْمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَقْعُرُوا وُجُوْهُكُمْ عَنْ رُؤْيَى قَدِيْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ ابْنُ
اَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ ابْنُ النَّبِيِّ كَانَ عَمْرٍ بَعْدًا وَلَكِنْ
يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ اَبِيهِ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ اِذَا حَدَّثَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ
كَأَخِي اَلْتَبَرِ لَمْ يُسَمِّهِ حَتَّى يَسْتَفِمْهُ ۚ

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى مَالِكٌ عَنْ
هَشْلَمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَجِهِ
مَرُّوا اَبَا بَكْرٍ صَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ
اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسَمِّعِ النَّاسَ مِنْ
اَلْبَكَارِ فَمَرُّوْهُ فَيُصَلِّي، فَقَالَ، مَرُّوا اَبَا بَكْرٍ
فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَقِصَةِ
قَوْلِي اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسَمِّعِ النَّاسَ
مِنَ الْبَكَارِ فَمَرُّوْهُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَعَلْتُ
حَقِصَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّكَ لَأَنْتَ صَوَابٌ يُوْسَفُ مَرُُّوا اَبَا بَكْرٍ
فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَقِصَةُ لِحَاشِشَةٍ مَا لِي
كُنْتُ لَا حَيْبَ مِنْكَ خَيْرًا ۚ

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذَيْبٍ
حَدَّثَنَا اَلْزُهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ: جَاءَ عُوَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ بِنِ عَدِيٍّ فَقَالَ
اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ اَهْرَآئِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ

جانتے جبکہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرط بن حارث بن الحنظل کی
طرف اشارہ کیا جو بنی تمیم کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی
طرف۔ پس حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے میری
مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ
کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی ہو گئیں اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس
غیب بتانے والے رب ہی کی آواز سے (سورۃ الحجرات آیت ۳)

ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر اور
انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابو بکر کا ذکر نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ آواز سے

عروہ بن زبیر نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو
نہاڑ پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔

حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث
لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہذا حضرت عمر کو حکم فرمایا کہ وہ

نہاڑ پڑھائیں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابو بکر سے کہو وہ لوگوں
کو نہاڑ پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حفصہ سے

کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو
رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہذا حضرت عمر

کے لیے حکم فرمائیے کہ وہ لوگوں کو نہاڑ پڑھائیں پھر حضرت حفصہ نے
ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف

کے مصاحبوں کی طرح ہر ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نہاڑ پڑھائیں چنانچہ
زبیری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت عاصم بن عدی کے پاس
اگر کہا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے
اور اسے قتل کر دے تو کیا ایسے قصاص میں قتل کر دیں گے؟ اسے

اَتَقْتُمُوهُ بِهٖ سَلٰى فِىْ يَآ عَاۤءِمَ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَ، فَدَجَّ عَاۤءِمَ
فَاَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ كَسَاةَ
السَّجْلِ فَقَالَ عُوْبَيْرٌ وَاللّٰهِ لَا بَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَجَاءَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اَلْمُذْنِبَانِ خَلْفَ عَاۤءِمَ، فَقَالَ لَهُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَبَیْکُمْ
قَدْ اَنَا فَاَدْعَاہُ بِمَا خَلَفْتُمَا فَتَلَاَعَمَا، ثُمَّ قَالَ
عُوْبَيْرٌ كَذَبْتَ عَلَیْہَا یَا رَّسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُمَا
فَقَارَہُمَا وَلَوْ یَا مُرَاہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
یَعْبُرُہُمَا، فَجَرَّتِ السُّنَّةُ فِی الْمُنْتَزِعِیْنِ، وَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: اَنْظُرُوْہَا فَاِنْ
جَاءَتْ بِہٖ اَخْرَافٌ فَمِیْثَرٌ مِّثْلٌ وَحَدِّہٖ فَلَآ اَمْرَ اَہَا
اِلَّا قَدْ كَذَبَ وَلَآ جَآءَتْ بِہٖ اَمْعَمٌ اَعِیْنَ ذَا
اَلْبَیْتِیْنِ فَلَا اَحْسِبُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَیْہَا
فَجَآءَتْ بِہٖ عَلٰی الْاَمْرِ اَلْمُکْدُوْہُ؛

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا
الْحِیْثُ حَدَّثَنَا عَفِیْلُ بْنُ اِبْنِ شَرَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
مَالِکُ بْنُ اَوْسٍ النَّصْرَیُّ وَكَانَ عَمَّارُ بْنُ جَبْرِ اَبْنِ
مُطْعِمٍ وَكَرَّیْ دِکْرًا اَتَمَّ ذٰلِكَ، قَدْ خَلَّتْ عَلٰی
مَالِکٍ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ: اِنْ طَلَقْتَ حَتّٰی اَدْخَلَ عَلٰی
عَمْرًا اَوْ اَحَابِیْہُ یَدْفَعُ فَقَالَ هَلْ لَّکَ فِی عُمَّانَ
وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالذَّبِیْرُ وَسَعْدٌ یَسْتَاذِرُوْنَ؟ قَالَ
نَعَمْ، فَاَدْخَلُوْا فَمَسُّوْا وَجَلَسُوْا - فَقَالَ هَلْ لَّکَ فِی
عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ فَادْرَکْ لَہُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ یَا اَمِیْرَ
اَلْمُؤْمِنِیْنَ اَقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الظَّالِمِ، لَمْ یَسْتَبِ
فَقَالَ لَمْ یَطْعَمَا وَاصْحَابُہٗ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَقْضِ بَیْنَہُمَا وَارْحَمْ اَحَدَہُمَا مِنْ الْاٰخِرِ، فَقَالَ
اَتَبَّہُ وَاَنْشَدَا کُمُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ یَاْذِیْہِ تَقْرَمُ السَّمَاءُ

عاصم: مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہچان کرنا چاہیے
چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا
پوچھنا مانا پسند فرمایا اور فرمایا: ہمارا نام حضرت عاصم نے دیا پس ہمارے
انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پوچھنے
کو پسند فرمایا ہے پس حضرت عاصم نے کہا: خدا کی قسم میں تو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا

پس یہ حاضر ہوا کہ گاہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وحی نازل
فرمادی تھی چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے
میں وحی نازل فرمادی ہے چنانچہ آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آگئے تو
ان سے بیان کروایا۔ پھر حضرت عاصم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!
اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گریا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا
لہذا وہ اس عورت سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حدیثی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہذا اعلان کرنے والوں کے لیے
یہی سنت قرار پاگئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خیال
رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد اور ہنسی جیسا بچہ پیدا
ہو تو میرے خیال میں آدمی نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ کا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور
محمد بن جبر بن مسلم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ
میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ان کا دربان عرفان
آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت زبیر اور
حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پس وہ اندر داخل
ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا: کیا آپ
حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان
دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین
میرے اور عیال کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے دونوں نے ایک دوسرے
کے لیے سخت لفظ کہے پس حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھیوں
نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کا فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے
نجات دلا دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا کہ تمہارے میں آپ کو خدا کو قسم دے کر

عاصم: مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہچان کرنا چاہیے
چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا
پوچھنا مانا پسند فرمایا اور فرمایا: ہمارا نام حضرت عاصم نے دیا پس ہمارے
انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پوچھنے
کو پسند فرمایا ہے پس حضرت عاصم نے کہا: خدا کی قسم میں تو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا

وَالْأَرْضِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَوَرَّثُوا مَا تَرَكَتُمْ صِدْقَةً يُبْرِكُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَوَعْبَائِينَ فَقَالَ: أُنْشِدُوا كَمَا بَالِ اللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا لَا نَعْلَمُ. قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُخَوِّفٌ لَكُمْ عَنْ هَذَا الْكَامِرِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَخْفَى رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَيَتَنَبَّأُ بِكُمْ يَعْطِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا أَخْفَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَعْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا لَسْتُ أَتْرِكُهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَيَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيرَهُمْ وَتَرَى هَذَا الْمَالِ أَثَرًا بِأَخْذِ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ قَسِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ حَيَاتِهِ، أُنْشِدُوا كَمَا بَالِ اللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَوَعْبَائِينَ: أُنْشِدُوا كَمَا بَالِ اللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا لَا نَعْلَمُ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَمُ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَمَّا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَوَعْبَائِينَ: تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَبًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارَزَ شِدْقًا بِعَمَلٍ لَدُنْ حَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي بَكْرٍ فَقَبِضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے تھے کہ وہ نے کہا کہ واقعی ہی فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اس معاملے کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ نے فی کے مال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصیت عطا فرمائی ہر آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو غنیمت دلائل اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورہ العنکبوت آیت ۲۷) پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا پھر خدا کی قسم انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور آپ کے درمیان بانٹتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال بچا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مال سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے اور مالی کو کسے کہ اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر ہی معمول رکھا۔ میں آپ کو خدا کی قسم کہے کہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے فرمایا: میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفاداری تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کہتے کہ میں کہ ابوبکرؓ ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیکو کار، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَخْرُجًا فِي وَكَلَيْتُكَمَا عَلَى
كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي
نَصِيكَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا فِي هَذَا بَيْتًا لِي
نَصِيْبٌ لِمَرَاتِهِ مِنْ أَيْهَةٍ فَقُلْتُ إِنَّ نِشْئَكُمْ
دَفَعْتُمْ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ
تَعْمَلَانِ فِيهِمَا مَعَ عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ عَمِلَ فِيهِمَا أَبُو بَكْرٍ وَمَعَ عَمِلْتُ
فِيهِمَا مُنَادٍ لِيَهُمَا وَأَلَا فَلَانُكُمَا فِي فِيهِمَا فَقُسْتُمَا
إِدْفَعُهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَمَا دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ
أَفَشَدَّكُمْ اللَّهُ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ؟ قَالَ
الزُّهْرِيُّ نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ
إِنِّي بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ؟
قَالَ نَعَمْ، قَالَ أَفَتَلْتَوَسَّيْنِ مَتَى قَضَاءُ غَيْرِ
ذَلِكَ، قَوْلَا لِي بِإِذْنِهِ تَقْدُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
كَأَقْصَى فِيهِمَا قَضَاءُ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقْدُومَ
السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَأَدْفَعَاهَا لِي
فَأَنَا أَكْفِيكُمْ هَاهُنَا
بَابُ ۱۲۹۱ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَوْى مُخْلِئًا رَوَاهُ
عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ أَحَدَمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدْيَانَةُ؟ قَالَ
نَعَمْ مَا بَلَيْتُ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يَقْطَعُ شَجَرَهَا، مَنْ
أَخَذَ فِيهَا حَدًّا تَأْفِكِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَ فِي مُوسَى
بْنِ أَبِي آدَةَ قَالَ أَوْى مُخْلِئًا
بَابُ ۱۲۹۲ مَا يَنْدُرُكُمْ مِنْ دَمِ الدَّارِ
وَتَكْلِفُ الْقِيَاسِ - وَلَا تَقْفُ - لَا تَقْلُ
مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کا جانشین
ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی
طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
حضرت ابو بکر خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ
آپ کی بات ایک تھی اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھ سے اپنے بھتیجے
کا حصہ مانگے آئے تھے اور مجھ سے اپنے خمر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ
سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دے دیتا ہوں کہ
آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اس میں
اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت
ابو بکر کیا کرتے تھے اور آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے جیسے میں نے
کیا آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہماری تحویل میں دے دیجیے چنانچہ میں
نے یہ آپ دونوں کی تحویل میں دے دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کی تحویل میں دیا؟ گروہ نے کہا ہاں۔
پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ
دونوں کی تحویل میں دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے
سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور
مذمتی کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علی نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے
عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے پوچھا کہ کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مزم قرار دیا تھا؟ فرمایا ہاں فلاں اور قلاں مقامات کے درمیان کی
جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی کٹی بات
جاری کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے
عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن السس نے بتایا اور انہوں
نے اُور اُوی مُخْلِئًا کہا۔
راسے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا۔
وَلَا تَقْفُ كَمَا مَطْلَبُ يَرْهَبُ كَمَا وَهَبَتْ نَهْ كَمَا جَسْ كَا
تہمیں علم نہ ہو۔

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا شَيْخُ
لِ بْنِ قَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَرِيحٍ وَغَيْرُهُ
عَنْ أَبِي الْأَسودِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَزِيغُ الْعِلْمَ بَعْدَ
أَنْ أَعْطَاهُمُوهُ مُتَرَاغَا، وَلَكِنْ يَنْزِعُهُ مِنْهُمْ
مَعَ قَبْضِ الْعِلْمِ بِمَنْزِلِهِمْ فَيَنْزِعُ عَنْ نَاسٍ جَهْلًا
يُسْتَفْتُونَ فَيُفْتُونَ بِمَنْزِلِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ
فَعَدَّ ثَمَّ عَائِشَةُ رَأْسَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَجِبَّ بَعْدَ فَقَالَ لَتِ
يَا أَبْنَاءَ الْحَيَاةِ لَنُطْلِقَنَّ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَنْشَيْتُ بِي
مِنْهُ الْكَذِبَ حَدَّثَنِي عَنْهُ فَحُتَّتْ فَسَأَلْتُهَ حَدَّثَنِي
بِهِ كَتَبُوا مَا حَدَّثَنِي، فَأَكْبَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتَهَا
فَوَجَّهْتُ فَقَالَتُ وَاللَّهِ: لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ ۖ

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسَنَةَ
سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ
صِفِّينَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَكْنَفٍ
يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عُرْوَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ
سَهْلُ بْنُ حَكْنَفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَمُّهُمُ رَأْسًا يَكُونُ
عَلَى دِينِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ رَأَيْتُ جَنْدَالَ دُونَ
أَسْتَبِيحُ أَنْ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرَّحْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سِيوفَنَا عَلَى
عَوَاقِبِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْطِنُنَا إِلَّا لَا أَسْهَلُنَّ بِنَا إِلَى
أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ
شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبَشَّتُ صِفِّينَ ۖ

بِالْبَابِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الْوُجْهُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ
تمہیں عطا فرمادینے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ
علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھائے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں
گے ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس
یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے
یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
بیان کی پھر حضرت عبد اللہ بن عمر نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ
نے فرمایا کہ اسے بھانجے، تم حضرت عبد اللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر
اس حدیث کی تشریح کرو جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان
سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان
کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتلایا۔
پس انہوں نے ارادہ عجیب فرمایا۔ خدا کی قسم عبد اللہ بن عمر نے
اسے یاد رکھا ہے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا آپ
جنگ صفین میں شامل تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے
سہل بن حنفیہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمعیل، ابو ورائہ
اعمش ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا۔ اسے لوگو! دین کے مقابلے میں اپنی رائے کو بچ جانو
اور میں نے یہ چیز ابو جندل کی آمد کے روز دیکھ لی تھی۔ اگر میری یہ
بساط ہوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کر سکتا
تو میں ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں
اٹھائی کہ وہی ہیں کہ یہ ہمیں خوف زدہ کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم
جانتے ہوں اس میں سہولت ہم پہنچائیں سو اسے اس موجودہ کام کے
ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شامل ہوا اور وہ میری
صف آرائی تھی۔

امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور
قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وحی نازل نہ ہوتی تو فرمایا

فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوَلَمْ يَحِبَّ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ النُّوحِي، وَلَمْ يَقُلْ بِدَائِي وَلَا يَفِيَا يَنْقُوبِهِ تَعَالَى وَبِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّحْلِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ:

۲۱۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ فَبَاكَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودِي وَأَبُورِيكَرِي فَمَا مَا أَشْيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغِيضَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْتًا وَضُوءَةً عَلَيَّ فَاقْبَضْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَبَّنَا إِنَّا سَفِيَانٌ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيدَانِ:

بِأَمْرِ اللَّهِ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِدَائِي وَلَا تَمْتِيلُ:

۲۱۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ سَعِيدٍ جَاءَنِي (مَرْأَةً) إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِعَدَائِي نَدَى فَأَجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا أَوْ كَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا أَوْ كَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَاتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا هَوْنٌ وَلَدَهَا ثَلَاثَةٌ وَلَا كَانَ لَهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ:

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ حضور سے روح کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

ابن المنذر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر ہوشی طاری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا پڑا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آگیا۔ پس میں عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ! اگر کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا۔۔۔ اسے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں! میں اپنے مال میں کیا عمل کروں! راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی:

حضور نے اپنی اُمت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی:

ابو صالح ذکر ان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کی باتیں سن جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرمادیں، تاکہ اس روز ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں روز اور فلاں جگہ پر جمع ہو جاؤ۔ پس وہ جمع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائی جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کی اولاد میں سے تین بچے آگے چلے جائیں اور جائیں، مگر وہ اس کے لیے جہنم سے اڑا ہوا لگے۔ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! اگر کے بارے میں کیا حکم

ہر کے گناہوں کے باقی فرقوں کی فطرت میں اہل اسلام کی جڑ کاٹنا اور غیر مسلموں سے ساز باز رکھنا موجود ہے جس کے باعث انھوں نے اپنے آپ کو اسلام کے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے۔ خدا نے ذوالسنن جملہ مدعیان اسلام کو سچے مسلمان بنائے اور اسلام و مسلمین کا برل رو کرے، آمین۔

حضرت معاویہ بن ابوسعیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فکر (کچھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور عیشیت میں بانٹنے والا ہرگز اور دیتا اللہ ہے اور اس نعمت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا اور جہاں تک کو قیامت آجائے یا بیان تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَرْهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُوَدِّدِ اللَّهَ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَ دُنْيَا أَفَاقِسَمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ وَلَهُ يَزَالُ أَهْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور تمہیں گروہ گروہ بنادے۔

معاویہ بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی :- تم فرماؤ کہ وہ اس پر نفاذ رہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے اور سورہ الامام آیت ۶۵ قرآن پڑھو گے میں میرے دھوکے میں نہ آؤں گا۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے قرآن پڑھے قرآن کی ۔ میں میرے دھوکے میں نہ آؤں گا۔ یا تمہیں جہنم سے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی پہنچائے ۔ کہہ کر یہ دونوں باتیں زیادہ آسان ہیں۔

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَمْعَكَ عَلَيْكُمْ عَذَابَ آبَاؤِ قَوْمِكَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ، قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَكْسِمُكَ شَيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ حَرْفَاؤَانِ

جو اصل معلوم کہ اصل واضح سے تشبیہ دے کہ اس اس طرح حکیم الہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلِهِ قَبِيْلَتِي قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ مُحْكَمًا لِيَفْهَمَ السَّائِلُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سامنے ہرگز عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنم دیا اور میں اس کا باپ ہونے سے انکار ہی ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلِهِ قَبِيْلَتِي قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ مُحْكَمًا لِيَفْهَمَ السَّائِلُ

فَقَالَ إِنِّي أَمْرَانِي وَلَكَاتُ غَالِمًا أَسْوَدَ وَرَأْفَ
أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ دَابِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَمَا
أَتَتْهَا؟ قَالَ حُمُرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ؟
قَالَ إِنِّي فِيهَا نَوْرًا، قَالَ فَأَتَى ذَلِكَ
جَاءَهَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَفْتُ نَزْعَهَا، قَالَ
وَلَكِنَّ هَذَا عَرَفْتُ نَزْعَهُ وَلَكِنْ يَكْثُرُ خُصْبُ لَهُ
فِي الْإِنْتِفَاقِ مِنْهُ؛

۲۱۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَدَاةٍ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ أَمْرًا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنِّي أَمْرٌ نَذَرْتُ أَنْ تَجْعَلَ فَمَا أَتَتْ قَبْلَ
أَنْ تَجْعَلَ أَفَأَجْعَلُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ حَتَّى عَنْهَا
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمْرٍ دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَةً
قَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ فَاقْضُوا الدَّيْنَ لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ؛

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْرَاهِيمَ الْقَضَاةِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ فَمَا أَتَتْ قَبْلَ
أَنْ تَجْعَلَ أَفَأَجْعَلُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ حَتَّى عَنْهَا
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمْرٍ دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَةً
قَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ فَاقْضُوا الدَّيْنَ لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ؛

۲۱۷۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَدَاةٍ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَبِيصِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا حَسْرَةَ لِي فِي الْفَتَنِ سَجَلًا أَنَا وَاللَّهُ مَا لَا
فَسَلْتُ عَلَى هَلْ كُنْتُ فِي الْحَقِّ وَأَخَذْتُ مَا أَدَّاهُ
حِكْمَةً فَمَنْ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا؛

علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اُڑنٹ ہیں؟ اُس نے کہا
کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن
میں کوئی بھرا بھی ہے؟ کہا کہ اُن میں بعض بھرے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے
خیال میں یہ کہاں سے آئے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ رنگ
کسی رنگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اُسی رنگ نے بچے کو نکالا
ہو۔ چنانچہ آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت
مرحمت نہیں فرمائی۔

سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کی
منّت مان لی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تو کیا میں اُن
کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم اُن کی طرف سے حج
کر رہے ہو اگر تمہاری ماں پر قرآن پڑھا تو کیا تم اُسے ارادہ کرتی؟ عرض
کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اُن کے اسی قرآن کو ادا کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ
حق دار ہے کہ اُس سے کیا بڑا وعدہ وفا کیا جائے؟

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔
ارشادِ ربانی ہے: وَأَمَّا عَنِ الْقَضَاةِ فَأَمْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
کے نزدیک تو وہی رنگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ آیت ۴۵) وہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ مکت کی تعریف کی ہے جو حکیمانہ
فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی
تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورے اور اُن کا اہل علم سے
پوچھنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جسد نہیں مگر دماغ
پر۔ ایک روایت میں کہ اللہ تعالیٰ نے ماں و باپ اور خدا میں ماں
کھانے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مکت
عطا فرمائی تو وہ اُس سے فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا
ہے۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَعَاذٍ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاجِ الْمَنَافَةِ
بِئِذَا نَبِيُّكُمْ بَطَنَ مَا فَتَلَفْتُمْ بَيْنَنَا، فَقَالَ
أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ
شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَفِئَهُ عُسْرَةُ
عَبْدِكَ أَوْ أَمَةٍ، فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَكُنْ بِحَيْثُ
يَأْتِيكَ خَبْرٌ فِيمَا قُلْتُ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدًا
بَنَ مَسْكَةً فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ عُسْرَةُ
عَبْدِكَ أَوْ أَمَةٍ، تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ

بَابُ ۱۲۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَتَكُنَّ بَعْدَ سَنَيْنَ مَن كَانَ قَبْلَكُمْ
۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
إِبْنُ أَبِي ذُهَبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ
الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا شِبْرًا قَدْ رَأَيْتُمَا إِيَّاهُ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ رَأَيْتَ وَالْقَوْمُ فَقَالَ
وَمِنَ النَّاسِ رَجُلًا أَوْلَيْكَ

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمِيرٍ الصَّنَعَانِيُّ مِّنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَتَكُنَّ بَعْدَ
سَنَيْنَ مَن كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا قَدْ رَأَيْتُمَا إِيَّاهُ
يَذْأَرُ أَعْ حَتَّى تَوْحَلُوا أَحْجَدَ صَبَاتٍ تَبْعَثُهُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ

عُرْوَةُ بْنُ زُبَيْرٍ كَمَا بَانَ هُوَ أَنَّ حَضْرَتَ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حَضْرَتِ فَرَايَا کہ حضرت عمرؓ نے اعلانیٰ زمان کے بارے میں پوچھا جو
یہ ہے کہ عدوت کے پیش پر پھر مار گیا جس سے اس کا پیچہ گر گیا چنانچہ
انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اس
کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو؟ میں نے
کہا کہ ایسا میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام
یا لونڈی تاروان ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ اس وقت یہاں سے
ناراض نہیں ہوں گے جب تک اپنی تائیدی گواہ پیش نہ کریں چنانچہ میں باہر نکلا
اور مجھے محمد بن مسلمہؓ مل گئے قریش انہیں ساتھ لے آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی
دلا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کا
تاروان ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسی طرح ابن ابی الزناد ان کے والد
ماجد عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے:

حضرت نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر
چلنے لگو گے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ
میرا امت پللی اُنہوں کی باتوں کو نہ اپنائے، ہاشت کے برابر ہاشت
اور گز کے برابر گز۔ عرب کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور
روم کی طرح! فرمایا کہ رگوں میں سے یہی تریں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تم
اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے لگے ہاشت کے برابر ہاشت
اور گز کے برابر گز، یہاں تک کہ اگر وہ گاوہ کے سوراخ میں داخل
ہوں گے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرب کی کہ یا
رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور
کون ہوتے؟

فَمَنْ

بَابُ إِشْوَةٍ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ
 أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَمَنْ أَوْزَارَ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ الْأَيَّةُ
 ۲۱۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحَدِ شَيْخَيْهِ
 حَدَّثَنَا الْأَسَدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ
 مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ تَغْيِيرِ تَغْيِيلِ
 ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ مَا لَدُنْكَ كَيْفَ
 مِنْهُ أَوْ رَجَمًا قَالَ سَفِيَّانُ مِنْ دِهِشِ الْأَنَّةِ أَوَّلُ
 مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا

گمراہی کی طرف بلانا یا بڑا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے
 اور کچھ بوجھان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے
 ہیں (سورۃ النحل، آیت ۲۵)۔

مسروق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جو ایسی بات کہے جس سے کفر یا قتل کیا جائے مگر اس کے گناہ
 کا ایک حصہ حضرت آدم کے بچے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور
 کبھی سفیان نے یہ کہا کہ اس کے خون سے کیونکر سب
 سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد
 کی ؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَنْتَ يَسْوَانُ يَا رَا خَتَمُهُوَا

WWW.NAFSESLAN.COM

فلاس شخص، یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں کو ایسی جماعت سے ڈراؤں گا جو ان کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو ان کے صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ میں مارنے مفہوم و مطالب کا لباس پہنا کر بے برکی اڑائیں گے۔ لہذا مدینہ منورہ پہنچنے کا انتظار فرمائیے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو اکٹھا کر کے کہیں جو صحابہ جہنم دانہا ہیں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کا صحیح مفہوم لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے لئے مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں لہجہ کی آیت بھی ہے۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے کیسری رنگ میں رنگ ہوئے دو کتان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ پھر انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابو ہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک دانت کرتا ہے، حالانکہ ایک زمانے میں حال یہ تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے درمیان چلتا ہوں بہوش ہو کر گر پڑتا تھا گزشتہ دسے میری گردن پر پیر رکھ کر گزرتے تھے اور مجھے اگلے کھینچتے تھے حالانکہ میں پاگل تھا بلکہ بھوک سے یہ حال ہو جانا تھا۔

عبدالرحمن بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا آپ عیسیٰ خاںہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بہتر تو شہداء امیر المؤمنین انما جعل قال ان فلانا يقول لومات امير المؤمنين لبايعنا فلانا فقال عمر لا قوم من العنينة فاسد هؤلاء الرهط الذين يريدهون ان يخلصوا منكم فقلت لا تنحل فان المودع يحجم رعاء التاليس يغلبون عني محليتك فان ان لا يزلوها على وبيها فيطير بها كل مصير فادخل حتى تشاء المدينة دارا ليعبره ودار الشنة فخلص يا صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المفاجرين والانصار في حفظنا فقال لا قوم من في اول مقام اعظمه بالمدينة قال ابن عباس فنت به من المدينة فقال ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان فينا انزل الية التمسيد

۲۱۸۳ حدثنا سليمان بن سرب حدثنا سعاد بن ايووب عن محمد بن ابي كثر عن ابي هريرة وعنه ثوبان مثنيتان من كثران فتمخط فقال خرج ابو هريرة فخط في اليكتان لقد رايتني واني لا خير في ما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حجرة عائشة مغشياً على فيبي الجدي فيصم وجهه على عنقه ويدني اتي مجنون وماني من جنون ما في الا الجوع

۲۱۸۴ حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سنن عن عبد الرحمن بن عيسى قال

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ أَنَّ الْحَبَدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَوْكَامُ نَزَلَتْ مِنْهُ
مَا شَهِدَتْهُ مِنَ الصَّغِيرِ فَإِنَّ الْحَكَمَ الَّذِي وَعَدَ
ذَاكَ كَثِيرٌ بَيْنَ الصَّلَاتِ فَصَلِّ بِكُلِّ خُطْبٍ وَلَمْ
يَذْكُرْ إِذَا أَتَا وَلَا إِقَامَةً تُعْرَأُ مَرَّةً بِالصَّغِيرِ
فَجَعَلَ النَّسَاءُ يُبْعِدُونَ إِلَى أَذَانِهِمْ وَحُكُومِهِمْ
قَامَ بِلَا لَا فَاتَاهُنَّ شَرٌّ رَجَعْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَا شِئًا
وَرَأْيَا

۲۱۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لِحَبِيبِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِذْ فِيَّ مَعَ صَوَاحِبِي
وَلَا تَذْكُرِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَبِيتِ فَإِنِّي أَكْذَرُهُ أَنَّ أُنْزِلَ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ
أَنَّهُ فِي بَيْتِي أَنَا أَوْ كُنْ مَعَ صَاحِبِي فَقَالَتْ إِنِّي
وَاللَّهِ قَالَتْ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا
مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أَوْ شَرُّهُمْ
بِأَحَدٍ أَبَدًا

۲۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ سَلِيمَانَ
أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شَرِيَابٍ أَخْبَرَنِي
أَنَّ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ قِيَامِي الْعَوَالِي وَ
الشَّمْسُ مُدْرَفَةٌ وَرَأَى النَّبِيَّ عَنْ يَمِينِهِ
وَبَعْدَ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ

ساتھ موجود تھے، جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری دشمنی واری نہ ہوتی تو
کم سنی کی باعث میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا پھر آپ اس جگہ سے مکے
پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب تھا چنانچہ
آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا، انہوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر
نہیں کیا۔ پھر خطرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں
اور گلوں کی طرف اپنے ہاتھ پڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال
کو حکم دیا تو وہ ان کے پاس گئے اور وصولی کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی
پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سونوں کے پاس
دفن کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں
اپنی تعزیت کو ناپسند کرتی ہوں۔ ہشام نے اپنے والد اباجہ عروہ بن زبیر
سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ کے لئے پیغام
بھیجا کہ مجھے امانت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا
جاوے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم، راوی کا بیان ہے کہ
صحابہ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو
فرماتے۔ خدا کی قسم، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں
گی۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر عوالی میں
تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ لیث
نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالی چار
یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

٢١٨٨. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ذَرَارٍ لَمْ يَحْدِثْنَا
الْقِسْمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ سَمْعَانَ السَّامِثِ
بْنِ يَزِيدَ مَا يَقُولُ كَانَ الصَّامِعُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَثَلْتُ أَمَدًا كَمَا الْيَوْمُ وَ
قَدْ زِيدَ فِيهِ .

٢١٨٩. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ هَالِكٍ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّسَبِيِّ
مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكُمْ وَبِكَيْدِ الْإِيمَانِ وَبَارِكْ لَكُمْ فِي صَاعِدِهِمْ
وَمُنْدِهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ

٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو هَيْثَمُ بْنُ الْمُسَدِّرِ حَدَّثَنَا
أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَسُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ نَبِيًّا فَأَمَرَ
بِهِمَا فَفُرجِمَا فَرَبِيًّا وَمِنْ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزُ
عِنْدَ الْمُسَدِّدِ .

٢١٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُظَلِّبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لِمَا أُحُدَ
فَقَالَ هَذَا اجْبَلُ يُحِبُّنَا وَيُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابِعَهُ
سَهْلٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُدُودِ .

٢١٩٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ
بَيْنَ جَدِّهِ الْمُسَيَّبِ وَمَتَايَسِ بْنِ الْقَيْلَةِ وَبَيْنَ الْمُنْجَرِ
مَمْرُ الشَّاةِ .

٣١٩٣. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ
حَبِيبٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

تجسید بن عبدالرحمن سے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع تیار ہے ایک سداور تہائی سدا کے برابر تھا اور اب اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن
 مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ۔ اے اللہ ! ان کے پیارا لڑن
 میں برکت دے اور انہیں ان کے صارع اور منکر میں برکت
 عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو ۔

تالوع نے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا، اس جگہ پر جہاں مسجد کے قریب جنازے رکھے جاتے ہیں۔

عمر مومن اس طلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ جنگ حضرت ابولہبؓ نے کافر کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھر بے شماروں کی درمیانِ جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے بلے میں حضرت سہلؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو حامی: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر

اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے
باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے
حوض کوثر پر ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تیار کردہ گھوڑے
تھے ان کی دوڑ حضباء سے تنبیہ الوداع تک کروائی
گئی اور جو تیار شدہ نہ تھے انہیں تنبیہ الوداع سے
مسجد نبی تدریج تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر
بھی مقابلہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

قتیبہ، ابیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ابی ریس، ابن نفیع، ابو حیان
شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

ذہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید
رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے
ہوئے سنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے لئے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ گمن رکھا جاتا تھا
اور ہم سارے اس میں سے پانی استعمال کیا
کرتے تھے۔

عاصم اخول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش
کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ
میں ہے اور آپ نے بنی سلیم کے قبائل کے صلوات ایک
مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ بَرِيءٍ رَوْضَةٌ مِنْ
رِيَاسِنَ الْجَنَّةِ وَمِنْ بَرِيءٍ عَلَى حَوْضِي.

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ
الَّتِي هَمَزَتْ مِنْهَا وَأَمِيدُهَا مِنَ الْعَنْبِيَّاءِ
إِلَى نَيْبَةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تَنْصُرْ أَمْدُهَا
نَيْبَةُ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي مُرَيْقٍ وَآتَ
عَبْدُ اللَّهِ كَانَ فَمِنْ سَابِقٍ

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى
وَإِبْنُ أَبِي رَيْسٍ وَابْنُ أَبِي غَنْبِيَّةٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى
مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ سَمِعَ
عُثْمَانَ بْنَ عَثَانَ خَطْبَنَا عَلَى مَنبَرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أَنَّ
هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا الْمِرْكَنُ فَتُشْرَعُ فِيهِ بِمِيعَةٍ.

۲۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ
عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ
وَالْقُرَيْشِ فِي دَارِ ابْنِ أَبِي الْمَدِينَةِ وَقَفَّتْ شَهْرًا
يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ.

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں بلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے منو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے ان کی مسجد میں نماز پڑھی۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہئے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عمرہ فی الحجۃ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

عبداللہ بن زینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن ابن جعد کے لئے، حنظلہ ابن شام کے لئے اور ذوالحلیفہ ابن مدیر کے لئے بیقات مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن بن کے لئے بیلم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ ان دنوں عراق (مسلمانوں کا ملک) نہ تھا۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کے اندر رات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے۔ پوچھا کہ کیا گیا کہ

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسَافَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ قَدِيمٌ مِنَ الْمَدَائِنَةِ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي اِنْطَلِقْ إِلَى الْمَكْرِزِ فَاسْتَقْبِلْ فِي قَدَاحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصَبْتِي فِي قَيْحِي صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي مَوْيِعًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّيْبِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ الْمُبَارَكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنَّ صَلَافِي فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمَرَةُ وَحَاجَّةٌ وَقَالَ هَرُونَ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عُمَرَةُ فِي حَجَّةٍ

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنَا لَأَهْلِ قَيْحٍ وَالْجَحْفَةِ لَأَهْلِ الشَّامِ وَذِ الْحَلِيفَةِ لَأَهْلِ الْمَدَائِنَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاسْتَوْثَالَ وَكَاهِلَ الْيَمَنِ يَمَنُكُمْ وَذِكْرُ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَوْ كُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ حَدَّثَنِي سَالُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمْرِي وَهُوَ فِي مَعْرَسَةٍ

بِذَلِكَ السَّيِّئَةِ فَعِيلٌ لَهُ أَتَىكَ لَبِطًا ۖ وَبَارَكْتَ
بِأَمْرِكَ ۚ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ
الْأَمْرِ شَيْءٌ ۚ

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ الْفَجْرَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَجْبَدِ وَأَكْثَرِ
اللَّهُمَّ الْعَنِ فَلَانًا وَفُلَانًا فَاسْرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ
يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۚ

بِأَمْرِكَ ۚ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ
أَكْثَرُ شَيْءٍ عَجْدًا ۚ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَجْرُوا
أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَمْعَةَ النَّبِيِّ مُحَمَّدَ بْنَ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَنْ
بْنِ بَيْسَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ
ابْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ جُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَخَاطَمَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّنَا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَالَ لَهُمْ
أَلَا تَتُوبُونَ فَتَالَ عَلِيٌّ فَفَتَلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا الْفُسُّ يُبِيدُ اللَّهُ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا
فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَ لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا
كَثُرَ سَمْعُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يُضْرِبُ فَجَاءَهُ وَهُوَ
يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ عَجْدًا ۚ
مَا أَتَى لَكَ لَيْلًا قَهْرًا أَوْ قِيَمًا ۚ أَلِ الظَّالِمِينَ
الْجَحِيمَ ۚ وَالشَّاقِبِ الْمَضِيُّ يُفَى ۚ أَلِ أَتَقِيبُ ۚ

آپ مبارک وادی میں ہیں۔
ارشاد ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے۔ اللہم ربنا لک الحمد
آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما
پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ یہ بات
تمہارے ہاتھ میں نہیں یا اٹھیں تو یہ کی تو نہیں دے
یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (سورہ اکل طمران
آیت ۱۲۸)۔

ارشاد ربانی ہے کہ انسان جھگڑا الود ہے۔
نیز فرمایا۔ اور اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے پر۔
(سورہ عنکبوت، آیت ۶۲)۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور
ان سے فرمایا کیا تم نماز میں پڑھتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے جاہل اہل کے ہاتھ میں ہیں
جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس لوٹ گئے جبکہ انہوں
نے یہ کہا اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا
جبکہ پیچھے پھر کر جا رہے تھے کہ اپنی زبان پر ہاتھ باندھ کر فرما
رہے ہیں اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑا الود ہے۔ (سورہ
الکہف آیت ۵)۔ امام بخاری نے فرمایا جو رات کو
تمہارے پاس آئے وہ ظالم ہیں اور الظالمین
ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چمکنے والا
آگ جلائے واسے سے کہا جاتا ہے۔ اَلْقَبْرُ نَارٌ

اپنی آگ جلا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چل دیے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس میں پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی۔ اسے یہودیوں اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اسے ابو القحطم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میری مراد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اسے ابو القحطم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو فروخت کر لے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں درمیانی امت بنایا۔
ادب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہل علم کی جماعت مراد ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز حضرت نور علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یا رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچا دیا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈراٹے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نور سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفیٰ اور ان کی امت۔ لہذا تمہیں لایا جائے گا اور تم کو ابی دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

نَاذِرًا لِلْمُؤْمِنِينَ

۲۲۰۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ بَيْنَا أَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَدَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا لَنُطْفِئُوا إِلَى يَهُودَ وَنَخْرِجُنَا مَعَهُ حَتَّى يَجْتَنِبِينَ الْمَدَارِيسَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَقَالُوا أَكْذَابُ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةُ فَقَالَ اعْلَمُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُخَيِّرَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ يَمَالَةً شَيْئًا فَلْيَسِعْهُ وَلَا فَاغْلَبُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

بِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْزَوْمَ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۲۰۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بَنُو يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَيَسْأَلُ أُمَّةً هَلْ بَلَّغْتُمْ فَيَقُولُونَ مَلَأْنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْرَهُاءُ وَنَ شَرَّ قَرَرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ

جَعَلْنَا كُمْ أُمَّةً دَسَطًا قَالَ عَدَا لَكُمْ نُوا شَهَدَاءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا.

بَابُ ۲۲۳ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ
فَأَخْطَا خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ وَحُكْمٍ
مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

۲۲۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْمِيلٍ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَرْثَدٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَدَهُ
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ مَرِيضًا وَجَنِيذٌ فَقَالَ لِمَا نَسُوهُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ تَمْرَ خَيْبَرَ
هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي
الضَّاعِرَ بِالضَّاعِرَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَا تَحْكُمُوا
مِثْلًا يَمِثُلُ أَوْ يَخُوضُوا هَذَا أَوْ أَهْلُ عَرَفَاتٍ يَمِثُلُونَ
مِنْ هَذَا أَوْ كَذَلِكَ الْمِيزَانُ.

بَابُ ۲۲۴ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ
أَوْ أَخْطَا.

۲۲۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْحَارِثِ عَنْ ثَمَرِ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَمْعَةَ

پڑھی۔ اور اسی طرح ہم نے سب امتوں میں تمہیں افضل کیا کہ تم
لوگوں پر گواہ ہو اور میرے رسول تم پر نگہبان اور گواہ ہوں (مسودۃ
البقرہ، آیت ۱۴۲)۔ جعفر بن عون، العیسیٰ، ابو صالح، حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلافت
رسول ہو تو مردود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا کیا جس کا ہم نے حکم
نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی
کو خیر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر
بارگاہ ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ان سے فرمایا۔ کیا خیر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟
وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم،
ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں کے بدلے
ایسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا
کرؤ بلکہ لینا دینا برابر ہو یا انہیں بیچ کر ان کی قیمت
سے انہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تو سننے والی
چیزوں کو

حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط
اجر ملے گا۔

ابو قیس مولى عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب حاکم
اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اس کے
لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ پھر میں (ابو بکر بن عبد اللہ) نے یہ حدیث ابو بکر بن عمر بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح ہے۔ نیز ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبد العزیز بن مطلب عبد اللہ بن ابو بکر، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور تھے وہ حضور کے دیکھتے اور امور اسلام سے پورے باخبر رہتے۔

عبد بن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں کو یا کسی کام میں مشغول پایا لہذا یہ واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت عمرؓ نے انہیں عبد اللہ بن عباس کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو چنانچہ انہیں بڑا کر لایا گیا، ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں ہی حکم دیا گیا ہے کہ اس پر کوئی نگرانی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرت کروں گا۔ پس یہ انصاری مجلس کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے دو عمری اس کی گواہی دے سکتے ہیں چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی شہادت ہو گئی اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم مجھ پر بھی رہا ہے وہ تحقیقت مجھے باقاعدگی فرمادہ وقت نے اس سے بے خبر رکھا۔

اعراب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ، یہ گمان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں، حالانکہ حدیثی بارگاہ میں حاضر ہوا ہے ہیں ایک قریب آدمی غفارا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَرَدَ شَقْرًا أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَرَدَ شَقْرًا أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ لَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا أَحَدٌ ثَنَى أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُظْلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ ۲۲۵ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

۲۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ كَانَتْ وَجَدْنَا مَشْغُولًا فَجَعَلَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا أَسْمَعُ هَوَاتِ عَبْدُ اللَّهِ لَنْ قُتِلَ لَوْ أَلَمْ فَذَرْنِي لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَوْمًا هَذَا أَقَالَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَذَا بِبَيْتِي أَوْ لَا فَعَلَنْ يَكُ فَانْطَلَقْتُ إِلَى هَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصْلَحْنَا فَنَأْمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنْتَ أَنْتُمْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ خُفِيَ عَلَى هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَامِي الصَّفْقِي يَا لَأَسْوَأِ.

۲۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَرْتَعِبُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا
مُسْكِينًا أَلْزَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مِلٍّ بَطْنِي وَكَانَ أَلْمَهَا جُرُونٌ يَشْغُلُهُمْ
الضُّفَى بِالْأَسْوَابِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يُشْفِيهِمْ
الْقِيَامُ عَلَى أُمُورِهِمْ فَتَهْدِيَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَالَ مَنْ
يَبْسُطُ رِذَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضَهُ
فَلَنْ يَنْبُتَ شَيْءٌ سَمِعَهُ صِيتِي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً
كَانَتْ عَلَى قَوْلِهَا بِنِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ
شَيْئًا سَمِعَهُ مِنْهُ .

بَابُ ۲۲۶ مَنْ زَايَ تَرَكَ التَّكْدِيرَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ
الرَّسُولِ .

۲۲۶ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
اللَّهُ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ
رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ
الضَّمَاكِ الدَّخَالَ قُلْتُ مُحْلِفٌ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي
سَمِعْتُ عُمَرَ يُحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّ تَكْوِيلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ ۲۲۷ الْأَحْكَامُ الَّتِي تُحَرِّفُ بِالْأَخْبِلِ
وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَنْفُسُ رَهْأَوْفًا
أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَبْلِ
تَعْبِيرَهَا بِرَسُولٍ عَنِ الْخَبْرِ فَدَلَّاهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى
ذَمَّنْ يَعْصِلُ مَثَقَالُ ذَرَّةٍ خَيْرًا لِقَوْمٍ وَمَثَقَالُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُ الضَّبِّ فَقَالَ
لَا أَكَلُهُ وَلَا أَحْتَمِلُهُ وَلَا أَكُلُ عَلَى مَا يَدَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَانَ

بیٹ بھر دئی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا، جبکہ مہاجرین تو بازاردوں کی
غریبہ فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی
میں مشغول ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم
ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سیٹ کے نو
وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر
تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ یہی قسم ہے اس ذات کی جس نے انہیں
حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے ان سے سنا اس میں
کچھ نہیں بھولا۔

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو
حجت اسے لیکن دوسرے کا حجت نہیں ہے۔

محمد بن مکنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھانے ہوئے دیکھا کہ
ابن الصامک ہی وہ مال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے
ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر اس بات پر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم
کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
پر انکار نہیں فرمایا۔

وہ احکام جو دلائل سے پھیلنے جاتے ہیں نیز
دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے، پھر جب
آپ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (سورۃ الزلزال آیت ۷) سے استدلال
فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا
تو فرمایا کہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گدھے کھائی گئی تو اس سے

ابن عباس یأثم بآثمه ليس يحرام

۲۲۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ رَجُلًا أَحَدًا وَلَا رَجُلًا سِتْرًا وَلَا رَجُلًا وَذَرَفَ مَا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ يَبْطُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَأَسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كَانَتْ أَثَرَهُمَا وَأَوْفَرُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِهَقِيرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ يَبْطُلُهَا تَخْلِيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرَهَا فَرَى لَهُ سِتْرًا وَرَجُلٌ يَبْطُلُهَا فُخْرًا وَرِيَاءً وَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَذُرٌّ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحُمْرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فَيْفَاءِ الْأَهْدِيَةِ الْآيَةَ الْفَاعِلَةَ الْجَامِعَةَ كَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

۲۲۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ رَجُلًا أَحَدًا وَلَا رَجُلًا سِتْرًا وَلَا رَجُلًا وَذَرَفَ مَا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ يَبْطُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَأَسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كَانَتْ أَثَرَهُمَا وَأَوْفَرُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِهَقِيرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ يَبْطُلُهَا تَخْلِيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرَهَا فَرَى لَهُ سِتْرًا وَرَجُلٌ يَبْطُلُهَا فُخْرًا وَرِيَاءً وَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَذُرٌّ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحُمْرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فَيْفَاءِ الْأَهْدِيَةِ الْآيَةَ الْفَاعِلَةَ الْجَامِعَةَ كَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

حضرت ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے۔ وہ گھوڑا پرندہ پوشی کا ذریعہ ہے اور تیسرا گھوڑا انسان کے اوپر بوجھ ہے۔ پس وہ گھوڑا جو آدمی کے اجر کا باعث ہو وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لئے گھوڑا دکھا ابھر چرگاہ یا بارغ میں اس کی دیکھی دھیلی چھوڑ دی تو اس چرگاہ یا بارغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے مطابق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے دیکھی توڑ دی اور ایک دو ڈھول لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی سر کے پاس سے گزرسے اور پانی پی لے، اگرچہ مالک کا لادہ پانی پلانے کا نہ ہو تو بھی اس کی نیکیاں شمار ہوگی۔ پس یہ گھوڑا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا دکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لئے پروردہ پوشی کا سبب ہے اور جس آدمی نے ضرر و غرور ظاہر کرنے اور ادا مارت دکھانے کے لئے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں حدیث کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو احباب اللہ جامع ہے، تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھلائی کرے اسے دیکھے گا سورۃ الزلزال۔

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان بنیری بصری، منصور بن عبد الرحمن بن ضبیہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا کر پیرا لے کر اس سے پاکی حاصل کرلو۔ وہ پھر عرض کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مراد تھی وہ میں جان گئی لہذا اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا، پھر اسے طریقہ سکھا دیا۔

قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْتُ قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْتُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّ بَنَاءً إِلَى فَعَلَمْتُهَا

۳۷۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَقْقٍ حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنَ أَهْدَأَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا فَذَاعَ عَائِشَةُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَتْ كُلُّنَّ عَلَى مَا تَدْرِي فَتَرَكْنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَّقِدِ بِلَدٍّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أَضْمَنَ عَلَى مَا تَدْرِي وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِ

۳۷۱۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَعْتَزِلْ بَيْتِي وَآيَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مَنْ يَقُولُ فَوَجَدْتُهَا رِيحًا فَسَالَ عَنْهَا فَخَبَرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبَقُولِ فَقَالَ فَقَدْ بَوَّهََا فَقَدْ بَوَّهََا لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَئِمَّا رَأَى كَرَاهَةً أَكَلَهَا قَالَ كُلُّ خَائِيٍّ أُنَاجِيٍّ مَنْ لَا تَنَاجِيَّ وَ قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ يَعْنِي فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَوْ يَذْكُرُ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدَرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام صفیہ بنت حارث بن حزن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور دہ گودہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوائیں۔ اور آپ کے دسترخوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا اور اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ کے دسترخوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ ان کے کھانے کا حکم فرماتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور جابجائے کر اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق لایا گیا جس میں تازہ سبزیاں تھیں چنانچہ آپ کو ان میں سے بوائی تو اس کے متعلق پوچھا تو جو سبزیاں اس میں تھیں ان کے متعلق آپ کو بتایا گیا چنانچہ فرمایا کہ انہیں تم لے لو پس آپ کے بعض اصحاب نے انہیں لے لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے نفرت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھالو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عقیل نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیٹ اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ دہری کا قول ہے یا

قَوْلُ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ .

۲۲۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ أَنَّ أَبَا جَبْرِ
مُطْعِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ
فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ لَوِ اجْتَدَلْتُ قَالَ إِنْ لَوِ اجْتَدَيْتِي فَأَيُّ
أَبَائِكَ زَيْنٌ أَدْنَى حَمِيدِي عَنْ ابِرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ
كَأَنَّهُ تَعْنِي الْمَوْتَ .

حدیث میں اسی طرح ہے۔

محمد بن جبر کو ان کے والد محترم حضرت جبر بن مطعم
رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، پھر وہ کسی معاملے
میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ چنانچہ آپ نے اسے ایک
کام کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ
بتائیے، اگر میں آپ کو نہ پاؤں، تو فرمایا کہ اگر تم مجھے
نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔ حمیدی نے ابو بکر بن سعد
کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کیا ہے گویا اس کی
مراد وفات سے تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَقَالَ
أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مَعْوِيَةَ
يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ
كُتُبَ الْأَحْبَادِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَاقِ
هَؤُلَاءِ الْحَدِيثِ فِي الْيَدَيْنِ فَحَدِّثُوا عَنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَهُ ذَلِكَ لَنَسْتَلُو عَلَيْهِ
الْكُذِبَ .

حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ

نہ پوچھو

ابو الیمان اشعیب الزہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت
معویہؓ نے قریش کی مثنیٰ جماعت سے روایت کی اور
حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ
یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے
روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کی نہ
روایتوں میں تحریر کے باعث بھٹ کی ملاوٹ
پالتے ہیں۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اہم مسئلہ پر اپنے بارے میں قاری سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابہ کرام پر ترجیح
دیا کرتے تھے، جن کا صحابہ کرام بھی اسے دن مشافہہ کرتے تھے۔ وصال سے پہلے مرض کی حالت میں آپ نے حکم فرمایا تھا کہ ابو بکر وگوں کو
نمائز پڑھائیں۔ اپنی ظاہر حیات میں اپنے سامنے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصلاۃ بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابہ
کرام اور اہل بیت اطہار نے ان کو اپنا امام بنایا تھا۔ نانیاً آپ کو قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کف و دست کی طرح نظر آتے
تھے۔ لہذا اسی معجزانہ نظر سے دیکھ لیا تھا کہ میرے یہ مزاج شناس ابو بکر کے سوا کسی کو میرا خلیفہ بلا فصل نہیں بنائیں گے اور خلفائے راشدین
میں پہلا ابو بکر صدیق ہی کا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے یہ بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اگلی دفعہ اگر مجھے نہ پاؤ تو
ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی خلافت ابو بکر کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب تو رویت کو غیر لائق نہ بیان

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَهْتَمُّونَ الشُّرُوسَ بِأَهْلِ
الْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفْسِدُونَ فِيهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا
تُكَلِّبُواهُمْ دَعْوُوا أُمَّتِي اللَّهُ وَمَا أُنْزِلَ
إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الْآيَةُ .

میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں
بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل کتاب کی نہ تقدیر ہی کرو اور نہ تکلیف
بلکہ کہہ دیا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس
پر جو ہمارے طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف
نازل ہوا۔

۲۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ سَأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
شَيْءٍ وَكِتَابُكُمْ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ تَقَرَّرَ وَنَهَ فُحْضًا لَمْ
يُشَبَّ وَقَدْ حَدَّثَ ثَكُفًا أَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا
كِتَابَ اللَّهِ وَعَتَرُوهُ وَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْكِتَابُ
وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا
فَلَيْلًا أَلَا يَنْهَاكُمُ مَا جَاءَ كُفْرًا مِنَ الْعَدُوِّ عَنْ
مُسْلِمِيهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِنْهُمْ رَجُلًا لَيْسَ لَهُمْ
عِنَ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِمْ .

عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو
حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ
نازہ ہے جس خاص کو تم پڑھتے ہو اس میں کسی قسم کی ملامت نہیں
ہے اور اس نے نہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو
بدل دیا اور اس میں کی پیشی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر
لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی
ذلیل و قلیل جو بچی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم
آگیا ان کے بارے میں پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا ؟
خدا کی قسم ہم نے تو ان میں سے ایسا ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم سے
اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا
الْقُرْآنَ مَا اِتَّخَفْتُمْ فَنُوبَكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ
فَقُومُوا عَنْهُ .

اختلاف میں کراہیت ہے۔
ابو عمر ان جوئی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
عنه سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھنے نہ ہو
جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ مالوس نہ ہے اور
جب تمہارے دل اگنا جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے
ہو جاؤ۔

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اِتَّخَفْتُمْ

ابو عمر ان جوئی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
عنه سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھنے نہ ہو جب تک
تمہارے دل اس کے ساتھ نہ ہیں اور جب تمہارے

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فَقَوُّوا مَوَاعِثَ
وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ
حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِوَان عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هشام عَنْ مَعْبُدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُصِرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ
وَحْدًا لَا يَبْقِيهِمْ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلَكُمْ اللَّيْلُ لَكُمْ
يَكُنَّ بَابُكُمْ تَصِلُوا بَعْدَ مَا قَالَ عُمَرَانُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الْوَجْعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ
فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ
اِخْتَصَمُوا فِيمَنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبُ لَكُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ
تَصِلُوا بَعْدَ مَا قَالَهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ
فَلَمَّا اكْتَرَدُوا اللَّخْطَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوُّوا عَنِّي مَا قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّدِيَّةَ
كُلَّ الرَّدِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَكُمْ ذَلِكَ
الْكِتَابَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَلَعَلَّكُمْ .

۲۲۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ ابْنِ
بَابِ النَّبِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ النَّخَعِيِّ الْأَمَّا عُرْفُ ابْنِ حَتَّةٍ وَ
كَذَلِكَ أَمْرٌ نَحْوُ قَوْلِهِ جَبِينٌ أَحْسَنُوا
أَصْلِبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمِ
عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحْلَاهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ
أُمُّ عَطِيَّةٍ يَكْفِينَا عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَسَادَةِ وَلَمْ
يُعْزَمْ عَلَيْهَا .

۲۲۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ ابْنِ

دل اچاٹ ہو جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔
یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب
بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے
روایت کیا ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت
جب قریب آیا تو ان کا بیان ہے کہ کاشائے اقدس کے اندر بہت سے
حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے
فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لاکر دینا کہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ
تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
تعلیقات کا غلبہ ہے اہل تہجد سے پاس قرآن مجید موجود ہے پس کہیں
اللہ کی کتاب کافی ہے گمراہوں نے اختلافات کیا اور جھگڑنے لگے
بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض
کہہ دیتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس زیادہ شور و غل اور اختلافات ہوئے تو
آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت
عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس کہا کرتے کہ
بڑی بھاری مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان مائل ہوئی جو ان کے لئے لکھی
جاتی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور و غل کرنا۔

مفسر کا منع کرنا تحریر کے باعث ہے ماسوائے
اس کے جس کا مبارک ہونا بتا دیا گیا ہو، اسی طرح آپ
نے اوامر کا حکم ہے۔

ایسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں
کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے
لئے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازہ کے پیچھے جانے سے
منع فرمایا گیا ہے لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

جَدِّهِمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ
 اللَّهِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَحْظٍ
 قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 فِي أَنَابِسٍ مَعَهُ قَالَ أَفْلَلْنَا أَحْبَابَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَيِّهِمْ خَالِصًا
 لَيْسَ مَعَهُ عَمْرٌ؟ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَهَذِهِمُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْرَ رَابِعَةٍ
 مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَهَلَّتْ أَقْدَامُنَا أَمْرًا النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ وَقَالَ أَجَلُوا وَ
 أَصْلَبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ
 وَلَمْ يَخْذُرْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّتْ لَهُمْ فَبَلَّغَهُ
 أَنَا لَقَوْلُ لَنَا لَمْ يَكُنْ يَكُنَّا وَبَيْنَ عَدْفَةٍ إِلَّا
 خَمْسُ أَمْرًا أَنْ يَحِلَّ إِلَى نِسَاءٍ نَأْتِي عَدْفَةً
 تَقْطُرُ مَدَّ أَكْبَرْنَا الْمَدَى قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ
 بِإِيَّاهُ هَكَذَا وَحَدَّثَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَيُّ الْفَأْكَهْ
 اللَّهُ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرَكُكُمْ وَلَوْ لَا هَذَا لَحَلَلْتُ
 كَمَا يَحِلُّونَ وَحَلُّوا قَلْبُوا اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَهْلِ دِينِ
 مَا اسْتَقْبَلْتُ مَا أَهْتَدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَبِمَعْنَا
 وَأَطَعْنَا.

۲۲۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
 عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
 الْمُرِّي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا
 قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لَمْ يَنْ شَاءَ
 كَرَاهِيَةً أَنْ يَخْتَلِفَ النَّاسُ سُنَّةً.

بَابُ ۱۲۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ شُرُكِي
 بَيْنَهُمْ وَشَرُّهُمْ فِي الْأَمْرِ وَ أَنَّ
 الْمَنَاسِكَ أَوْرَاقَ قَبْلِ الْعَزْمِ وَالنَّبَاتِ لِعَوَالِمِ
 فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا انْقَرَضَ

اللہ عنہما سے ان حضرات کی موجودگی میں سنا جو ان کے ساتھ تھے۔
 انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف
 حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی حضرت جابر
 نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی ذی الحجہ کی صبح کو وادہ ہوئے۔
 جب وہ ہم آگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام
 کھول ڈالیں اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت
 کرو عطا کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ یہ ان پر فرض نہیں
 کیا تھا بلکہ ان کے لئے حلال فرمایا گیا تھا جب آپ تک یہ
 بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے دن میان صرف
 پانچ روزہ رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا
 گیا ہے تو عرفہ کے روز ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری
 نرسنگا ہوں سے ندی ٹپک رہی ہوگی۔ عطا کا بیان ہے کہ حضرت
 جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری
 نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا، تم سے زیادہ سچا اور تم
 سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لانا
 تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہذا
 تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے سے علم ہوتا
 جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور
 آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

ابن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مغرب سے
 پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ تیسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ جو
 پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے
 سنت قرار نہ دے لیں۔
 مشورے کا حکم۔

ارشاد ربانی ہے: "اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے۔"
 (سورہ الشوریٰ، آیت ۳۸) نیز فرمایا: "اور کاموں میں ان سے مشورہ کرو۔"
 (سورہ آل عمران، آیت ۱۵۹) اور مشورہ پکا ارادہ کرنے اور ظاہر ہونے

الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكُونُ
لِبَشِيرِ النَّفَقَةِ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَأْوَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُ يَوْمِ
أَحْزَابٍ فِي الْمَقَامِ وَالْخُدُوعِ قَدْ قَالَ اللَّهُ الْخُدُوعُ
فَلَمَّا لَيْسَ لَأَمَّتِهِ وَعَزَمَ قَالُوا أَقِمْ فَلَمَّا
يَمَلُ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَلْبِغُنِي لِبَنِي
يَلْبَسُ لَأَمَّتِهِ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَ
شَأْوَ عَلِيًّا وَ أَسَامَةَ قَدْ فِيمَا رَحَى أَهْلُ الْإِفْكَ
عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهَا حَتَّى كَذَلَ الْقُرْآنُ
فَجَلَدَ الزَّامِنِينَ وَلَوْ يَلْتَفِتُ إِلَى مَنْ أَرَعِيهِمْ
وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ وَكَانَتْ الْأَمَّةُ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَمَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا
حَاذًا أَوْضَحَ الْكِتَابِ أَوِ السُّنَّةِ ثُمَّ يَتَّخِذُوهَا
إِلَى غَيْرِهَا قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قَاتِلَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ
فَقَالَ عَمْرٍو كَيْفَ تَقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَإِذَا خَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي
وَهَلَاءَ هُمْ وَأَهْوَالُهُمْ إِلَّا يَحْقِيقُهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ
بَعْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا يَلْتَفِتُ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ
إِذَا كَانَ عِنْدَ الْحَكَمِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّينِ قَرَفُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ
الزَّكَاةِ وَأَرَادُوا أَنْ يَدِيلَ الدِّينَ وَأَحْكَامَهُ
لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدُلُّ

سے پیٹے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا حبیب تم پکارا ارادہ کرو تو لو اٹھ
پر پھر دوسرے کو راہی عمران! چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزم فرمایا اپنے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے خلاف جانے کا حق
نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے احمد کے
روز مشورہ کیا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔
چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کی رائے دی جب آپ ہتھیار پہن
چکے اور پکارا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے شہر میں رہنے کے لئے کہا
لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد ان کی طرف توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ کسی
نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد نہیں کھول کر
دیکھ دے، یہاں تک کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت
اسامہ سے مشورہ فرمایا جبکہ تمہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر
تمہمت لگائی مگر وہ ان کی باتیں سنیں، یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوا اور
تمہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور ان کے اختلاف کی جانب
توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر بھی امانت خاندان اہل علم حضرات سے مباح
امور میں مشورہ کیا کرتے تھے تاکہ آسان صورت کو حاصل کر سکیں اور جب
کتاب یا سنت کا حکم واضح ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء
میں دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور حضرت ابو بکر نے زکوٰۃ دینے سے
انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے
کہا کہ آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑنا نہ ہوں، یہاں تک کہ وہ کہیں
کہ میں کوئی معبود مگر اللہ چنانچہ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو
اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ چنانچہ حضرت ابو بکر
نے کہا کہ خدا کی قسم! میں ان سے ساتھ ضرور لڑوں گا جو ان چیزوں میں تفریق کریں
میں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے پھر حضرت عمر بھی ان
کے ساتھ متفق ہو گئے اس کے بعد حضرت ابو بکر مشورہ سے کی طرف متوجہ نہیں
ہوتے کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کے بارے
میں حکم موجود تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فریق کیا نیز دین الہی اس کے
احکام کو بدل دینے کا ارادہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دِينَهُ فَاقتُلُوهُ وَكَانَ الثُّرَاثُ اَصْحَابَ مَشْوَرةٍ
عَمْرُو كُھولاً كَانُوا اَوْشَبًا اَوْ كَانَ وَثَقًا
عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْاَوْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ
الْمُسَلَّبِ وَعَلْقَمَةُ بِنْتُ وَقَّاصٍ وَصَبِيْدَةُ اللّٰهِ عَنْ
عَائِشَةَ حِينَ قَالَتْ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ قَالَتْ

وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَیْہِ مِنْ اٰیِ
طَالِبٍ وَاَسَامَةَ بْنِ زَبْدٍ حِیْنَ اسْتَلْبِثْتُ الْوَحْیَ
یَسَّالُہُمَا ذَھُوْسَیْنِیْنِیْرُہُمَا فِی فِرَاقِ اَھْلِہٖ ذَا مَا
اَسَامَةُ ذَا شَارِبَا لِذِیْ یَعْلَمُ مِنْ بَدَاۓہِ اَھْلِہٖ
وَاَمَّا عَلِیٌّ فَقَالَ لَمْ یُضِیْعِ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَالنِّسَاءَ
سِوَاہَا کَثِیْرًا وَرَسُلُ الْبَحَارِیَّةِ تَصُدُّکَ فَقَالَ
ہَلْ رَاَیْتَ مِنْ شَیْءٍ یُّؤْتِیْلُکَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ
اَمْرًا اَکْثَرَ مِنْ اَنِّہَا جَارِیَةٌ حَیْثُ شَہِدَتْ
تَمَامٌ عَنْ یَحْیٰی اَھْلُہَا فَتَاۓ الدَّاجِنِ فَتَا کُلِّ
فَقَامَ عَلِیُّ الْیَتِیْمُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ
یَعْنِیْ ذِیْ مِنْ رَجُلٍ یَلْعَنُ اَکَا فِی اَھْلِی وَاللّٰہُ
مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِی الْاٰخِرَ اَکَا کَرَّ بَدَاۓہِ
عَائِشَةَ وَقَالَ اَبُو اَسَامَةَ عَنْ ہِشَامٍ

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی
بْنُ اَبِی زَکْرِیَّا عَنْ اَلْعَتَّافِ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
خَطَبَ النَّاسَ فَمَدَّ اللّٰہُ وَانْتَحٰی عَلَیْہِ وَقَالَ مَا
تُغَیِّرُوْنَ عَلَیَّ فِی قَوْمٍ یُسَبُّوْنَ اَھْلِی مَا یُذَمُّ
عَلَیْہُمْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ تَمَّ الْاٰخِرُ
عَائِشَةَ یَا اَمْرًا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَا اَدُلُّ لَیْ لَیْ
اَنْظِلُّ لَیْ اَھْلِیْ حَاۓِیْنَ لَہَا اَدَّ رَسُلَ مَعَرَّ اَلْعَلَامِ
وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ سُبْحَانَکَ مَا یَکُوْنُ لَنَا

کہ جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کرو؟ اور قادری حضرات حضرت عمر کے
شریف تھے خواہ وہ لوٹے تھے یا بخوان اور وہ اللہ کی کتاب کے لئے بہت
زیادہ رک جھانے والے تھے۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگائے والوں نے
اُن پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالبؓ اور حضرت سہم
بن زید کو بلایا جبکہ وحی اُن سے نہیں دیر ہو گئی تھی چنانچہ اُن دونوں سے

لڑی ہوئی کو جملہ کر دیئے گئے ہمارے میں پوچھا اور مشورہ کیا یہی حضرت
اسامہ نے ایرا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی بیوی کی پاک دامنی کو ملتے تھے
اور حضرت علیؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس بارے میں تنگی نہیں کرے گا
اھلان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس کو تندی سے دیا فت
فرمایئے یہ سچ کچ بتا دے گی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی
مشکوٰۃ بات دیکھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ میں نے اس کو کوئی اور
بات نہیں دیکھی کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا آٹا لوند کر
سو جاتی ہیں، چنانچہ بکری اگر اسے کھا جاتی ہے۔ میں آپؐ منبر پر
بلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو میری طرف سے
اسے سزا دے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے؟
خدیجہؓ تم میں ایسی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا پھر آپ
نے حضرت عائشہؓ کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی
ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے اُن لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ
دیتے ہو جو میری بیوی کو گالیوں دے رہے ہیں، حالانکہ میں اُن کے اندر
نفاق کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ
کو بہتان کا علم ہوا تو وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں یہ رسول اللہؐ
کیا آپ مجھے سہارت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں؟ چنانچہ آپ
نے اجازت مرحمت فرمادی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں
سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس

یاد میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

أَنْ تَكْلِمَهُ هَذَا أَبْصَحَ لَكَ هَذَا أَهْضَمُ عَظِيمٌ

کتاب التوحید والرد علی الجہلیۃ
وغیرہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِأَنَّكَ مَلَكٌ فِي دَعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْتُهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا

بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي

مُعْبِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُعَاذَ بْنَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى

قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ

إِلَى أَنْ تُوْحِدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَضُوا ذَلِكَ

كَأَخِيرِهِمْ أَنْ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْتَ لَهُمْ فَإِذَا أَصْلَحُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ

اللَّهَ أَحْرَضَ عَلَيْهِمْ نَكَوَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْحِدُونَ

غَنِيَّتَهُمْ فَتَرُدُّ عَلَى فِتْنَتِهِمْ فَإِذَا أَقْبَرُوا لَيْتَ لَكَ

فَعَدْرٌ مِنْهُمْ وَتَوَقَّى كَرَامَتِ أَمْوَالِ النَّاسِ

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالأَشْعَثِ بْنِ

سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ

جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

مُعَاذُ أَنْتَ رَأَى مَا أَحْبَبَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادَةِ قَالَ اللَّهُ

وَسُئِلَ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَغْبُدَ ذَكَرًا وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ

توحید کا بیان اور جہمیہ وغیرہ کا رد

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر ان ہدایت دہم کرنے والا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دینا۔

ابو عاصم، ذکر یابن اسحاق یحییٰ بن عبد اللہ بن حبیب

ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ

فرمایا، معبد اللہ بن ابوالاسود فضل بن العلاء، اسماعیل بن ابیہ یحییٰ

بن عبد اللہ محمد بن حبیب نے ابو معبد مولى ابن عباس سے سنا اور

اولا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف

روا کیا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی طرف جا رہے وہ اپنی کتاب ہیں پس تم نے

انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف بلائے کہ وہ خدا کو

ایک مانیں جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ

اللہ تعالیٰ نے ان پر دوزخ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے

پہرہ اور رات میں جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ

نے ان کے مالوں میں ان پر ذکوۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے پیروں سے

لے کر ان کے غریبوں کو دی جاتی ہے جب وہ اس کا اقرار کریں تو ان

سے ذکوۃ لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ کر لینے

کے پرہیز کرنا۔

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ

عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟

عرض گزارا ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو

شریک نہ کریں۔ کیا تم جانتے ہو کہ ان کا خدا پر کیا حق ہے؟

شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَحْدِثَ بَيْنَهُمْ

۲۲۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْلَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ هَذَا اللَّهُ أَحَدًا
يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَتَحْدِثُ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ مَا أَدَّ
إِسْلَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي هِلَالٍ
أَنَّ أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ
أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي بَحْرِ
عَالِشَةَ نَزَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَالِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحَثَ
رَجُلًا عَلَى سِرِّهِ وَكَانَ يُفَرِّدُ لِأَصْحَابِهِ فِي
صَلَاتِهِمْ فَيُخَيِّمُ بِهِلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا وَكَلِمًا
رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوا لِي نَتِي يَصْنَعُ ذَلِكَ
فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لَا تَهْأُصِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا
أُحِبُّ أَنْ أَفْذَرُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ
ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا
فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى

عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ
انہیں عذاب نہ دے۔

ابو سعید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو کسی نے باہر سورۃ اعلیٰ میں پڑھتے ہوئے
سنہ جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں
یہ بہت حقوڑی قرأت تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بیشک
یہ تو (تو اب میں) نہایت قرآن کے برابر ہے۔ اسمعیل بن جعفر
مالک، عبد الرحمن ان کے والد حضرت ابو سعید خدری کا بیان
ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نیمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بتایا اور افسانے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عمرہ
بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی
کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو
نمائندہ پڑھانے تو اسے سورۃ اعلیٰ پر حکم کرتے جب وہ واپس
ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا
آپ نے فرمایا۔ ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟
پس انہوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں خدا نے رحمت
کی صفت ہے، اس لئے میں اس کی پڑھنا پسند کرتا
ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اسے بنا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت
کرتا ہے۔

اُسے اللہ کو یاد رکھیں۔
تم فرماؤ اللہ کو یاد رکھیں کہ جو کہہ کر پکارو سب اُسی کے
اچھے نام ہیں (سورۃ نبی اسرا ایت ۱۱۰)۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَابْنِ طَلْحَةَ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ
النَّاسَ.

ابو یوسف بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ
الْمَدَنِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً رَسُولُ أَحَدَى
بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبَرَهَا ابْنُ بِلَالٍ
أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى
فَمَرَّهَا فَلَمْ تَصْبِرْ وَلَمْ تَحْتَسِبْ فَأَعَادَتْ الرَّسُولَ
أَنَّهُمَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَنَقَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ
مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَفَعَ النَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ
تَقَعَّقُ كَأَنَّهُمَا فِي شَيْءٍ فَتَأَصَّبَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا أَفَالْهَذِهِ رَحْمَةُ
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادَهُ الرَّحِمَاءُ.

ابو عثمان بخاری کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، جنہوں نے اس سے ملایا تھا کہ ان کا صاحبزادہ قریب لڑکھا چناچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں جاؤ اور انہیں بنا دو کہ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا سب اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے پھر ان سے کہو کہ میرے کام لیں اور اسے موجب اجر تصور کریں چناچھ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چلے گئے پس جب آپ کی گود میں جسے دیا گیا اور پہلی مشک کی طرح بچے کا سانس کھڑ گیا تھا چناچھ آپ کی چشمان مبارک مسودوں سے بھر گئیں حضرت سعد عمن غدا یارسول اللہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

۲۲۳۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا التَّوَّابُونَ
الْقَوِيُّ الْمُجِيبُونَ.

روزی دہینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْدَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى
أَذَى سَمَحَةٍ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدَ مَشَرَّ
يَعَاقِبُهُمْ وَيَذَرُهُمْ.

ابو عبد اللہ محمد بن مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں اس کے باوجود وہ انہیں عاقبت اولاد دیتی دیتا رہتا ہے۔

۲۲۳۴۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عَالِمُ الْغَيْبِ

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِنْ اللَّهُ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْتَ لَسْتَ بِعِلْمِهِ وَمَا أَخْبِرُ
مِنْ أَشْيَ وَلَا تُصَدِّمُوا الْبَصَائِرَ الَّتِي بِدِيَارِ
السَّاعَةِ قَالِ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا ذَا الْبَاطِنِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

۳۳۳۳۳۳ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
تَالٍ مَنِ ابْنِ الْعَدِيِّ عَنْ شَيْخٍ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ
لَا يَعْلَمُ مَا تَنْهَى إِلَّا حَقًّا إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا
فِي عَدِيٍّ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدًا
إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَذَرِي نَفْسٌ يَأْتِي أَرْضَ حَبْرَةَ إِلَّا
اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَقُولُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

۳۳۳۳۳۳ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ
يَقُولُ كَذِبًا وَكَأَنَّ الْكَبْشَارَ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ
يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ
الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

۳۳۳۳۳۳ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ
يَقُولُ كَذِبًا وَكَأَنَّ الْكَبْشَارَ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ
يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ
الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

غیب کا جانتے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا (سورہ جن آیت ۲۶)
نیز فرمایا بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (سورہ لقمان آیت ۳۴)
نیز فرمایا: اور اسکو اللہ اپنے علم کے مطابق (سورہ النساء آیت ۱۶۶) نیز فرمایا
اللہ کسی مادہ کو مٹ نہیں دیتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسے علم سے (سورہ فاطر آیت ۲۲)
نیز فرمایا قیامت کے علم کا کسی پروردگار کے (سورہ محمد آیت ۲۸) نیز فرمایا کہ تو کہے

عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں

پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ
کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کھل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص نے زمین پر کہاں مرنا ہے اور اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

سرواق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا: جو یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں
اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس
نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے
سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

فت: اس حدیث کے اندر دو باتوں کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اجتہاد سے کہی ہیں اور
دو دنوں پر قرآن کریم سے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد و گرامی نقل
نہیں فرمایا بلکہ جو کچھ کہا وہ اپنی رائے سے فرمایا ہے جس کی بزرگاری میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہیں:

پہلا مسئلہ روایت: باری تعالیٰ کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب ہماراچ اللہ جل مجدہ کا دیدار کیا تھا یا
نہیں؟ یہ مسئلہ عقائد سے نہیں بلکہ فضائل سے ہے اور اس کے متعلق صحابہ کرام کے میں گروپ ہیں۔ — پہلا گروہ یہ کہتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب ہماراچ پروردگار عالم کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل
میں دیکھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی گروہ سے ہیں جس کا اس حدیث سے ظاہر ہے۔ — دوسرا گروہ یہ کہتا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا لیکن دل کی آنکھوں سے۔ — تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب ہماراچ اللہ جل مجدہ کو مٹ کر آنکھوں سے دیکھا تھا۔ — چہاں میں سے کسی گروہ کا تردید کرنے کے

مجاز نہیں کیونکہ حضرات صحابہ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں، لہذا نظریہ یہ رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ مجاز کلام کے کسی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے بھی مشرق ہوئے، اُسے دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا، واللہ اعلم بالصواب۔

صحابہ کرام کے دوسرے اور تیسرے گروہ کے موقف کو چودھویں صدی کے مجتہد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اقتدار کے ساتھ منبر المنیر رسالے میں بیان فرمایا ہے، یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے، واللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: —

رأيت ما بقى عز وجل۔

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے خصال النور کبریٰ اور علامہ عبدالرزاق منادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے — ابن عباس کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الله اعطى موسى الكلام و اعطاني

بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور

الرؤية لوجهه و فضلتى بالمقام

مجھے ایسا دیدار کی دولت بخشی اور مقام محمود و درجہ کثر کے ذریعے فضیلت دی۔

المحمود و الحوض المورود۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: —

قال لي رب اني خلقت ابراهيم خلقتي و

مجھ سے میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم

كلمت موسى تكليما و اعطينتك يا

کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اے محمد! تیسرا دیدار بخشا۔

محمد كفاحا۔

صحیح البخاری میں کفاحا کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے: —

كفاحاً اي مواجهة ليس بينهما حجاب

کفاحا سے مراد بالمشافہ دیدار ہے کہ دونوں

ولا م سول۔

کے درمیان کوئی پردہ یا پیغام رسال نہ ہو۔

ابن مردويه میں حضرت اسامہ بنثرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے سنا۔ اسی کے آخر میں ہے: —

فقلت يا رسول الله ما رأيت عندها

میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ

قال ما رأيت عندها يعني ما به۔

نے اُس کے پاس دیکھا؟ فرمایا کہ میں نے اُس کے پاس دیکھا یعنی اپنے رب کو۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے: —

اما نحن بنوها شام فنقول ان محمدًا

بلکہ ہم بنی اشم تو کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے رب کو ڈنڈہ دیکھا۔

ماری مارتہ مروتین۔

ابن اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابی اسلمہ کی روایت یوں ہے:-

حضرت ابن عمر نے حضرت ابن عباس سے یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

ان ابن عمر ارسلا الی ابن عباس یسألہ هل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ماریہ فقال نعم۔

جامع ترمذی اور طبرانی میں عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد منقول ہے:- طبرانی کے الفاظ ہیں

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے مسیحی کے لیے کلام، ابراہیم کے لیے دوستی رکھی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دیوار رکھا۔

عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربہ قال حکرمتہ فقلت لہ نظر محمد الی ربہ قال نعم جعل الکلام لموسى والخلۃ لابراہیم والنظر لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترمذی شریف کی اسی روایت میں یہ بھی ہے:-
فقد ماری مارتہ مروتین۔

اپنے اپنے رب کو ڈنڈہ دیکھا۔
حاکم، ابن خزیمہ، نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے، بیہقی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:-

اتعجبون ان تكون الخلة لابراہیم والکلام لموسى والروية لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ دوستی ابراہیم کے لیے، کلام موسیٰ کے لیے اور دیوار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہو۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری اور امام عبدالباقی زندقانی شارح مواہب نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں راوی ہیں:-

عن عبد اللہ بن عباس انہ کان یقول ان محمد اصلى اللہ علیہ وسلم ماری ماریہ مروتین مروتہ ببصرہ ومروتہ بفؤادہ

حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو ڈنڈہ دیکھا۔ ایک دفعہ سر کی آنکھ سے اور ایک دفعہ دل کی آنکھ سے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام خلیل احمد قسطلانی، علامہ ابن ماجہ بن شامی اور امام عبدالباقی زندقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام الامام ابن خزیمہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:-

ان محمد اٰصلی اللہ علیہ وسلم ما اٰی
ما بہ عن وجہ۔

بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔ محمد بن اسحاق
کی حدیث میں ہے۔

ان مروان سال ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ہل
ما اٰی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما بہ
فقالت نعم۔

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

مصنف عبدالمزلق میں ہے کہ مقرر نے امام حسن بصری کا قول نقل فرمایا۔
انہ کان یحلف باللہ لقد راٰ اٰی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ما بہ۔

بیشک وہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

امام ابن خزیمہ، حضرت عروکہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ ان کے نزدیک شبہ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اپنے رب کو دیکھا اور آگے فرمایا:۔
وانہ کان یشتد علیہ انکارھا۔

اور اس کا انکار ان پر گراں گزرتا تھا۔

اسی طرح کتب سابقہ کے عالم کتب اعمار اور امام ابن شہاب زہری، امام جلالہ عروزی، ابی امام مکر بن عبد اللہ مدنی، آتشانی، امام
عطاء بن جراح قرظی، ابی جبرام ابو حنیفہ کے استاذ ہیں اور امام مسلم بن یحییٰ ابوالفتح کوفی وغیرہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
سارے شاگردوں کا یہی مذہب ہے کہ شبہ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا تھا۔ امام احمد حنبل، امام احمد حنبل، امام احمد حنبل
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف مواہب اللذیہ شریفین میں فرمایا ہے۔

اخبرنا ابن خزيمة عن عروة بن الزبير
اشباهها وبه قال سائر اصحاب ابن
عباس وجزم به كعب الاحبار والزهري

ابن خزیمہ سے عروکہ بن زبیر سے اس کا اثبات
روایت کیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس کے تمام
شاگردوں نے کہا ہے نیز کتب اعمار اور زہری جیسی
پرہیزگار کتب میں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرفوع احادیث کے ذریعے اس روایت کا اثبات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نقاش اپنی تفسیر میں
اس مقام سے روایت ہیں۔

انہ قال اقول بعدا یت ابن عباس
بعینہ تراٰی ما بہ راہ راہ حتی
انقطع نفسه۔

انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس کی
حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضور نے اپنی آنکھوں
سے اپنے رب کو دیکھا، اسے دیکھا دیکھا، یہاں
تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

امام ابن الخلیب مہری نے مواہب شریف میں فرمایا ہے۔

جزم بہ محمد و انخروت وهو قول الاشعری
مترادف دوسرے معنوں میں اس پر جزم

و غالب اتباعہ ۔

کیا اور بھی قول امام اشعری اور اہل ان کے اکثر پیروکارین کا ہے ۔

امام شہاب الدین خفاجی نے اپنی مایہ ناز اور ایمان افروز تصنیف نسیم الریاض شرح شفاۃ امام تاجی عیاض میں فرمایا ہے کہ

الاصحہ الراجم انہ صلی اللہ علیہ وسلم
دائی رہے بعین راسہ بعین اسرای بہ کما
ذہب الیہ اکثر الصحابہ ۔

نہایت صحیح الدرایع مذہب یہی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری اپنے
رب کو سرک اُنکھ سے دیکھا۔ اسی طرح اکثر صحابہ گئے
ہیں ۔

اسی طرح امام شرف الدین قزوینی نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبد الباقی رنقانی نے شرح مواہب اللدینیہ میں فرمایا ہے کہ
الواجہ عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ
وسلم دائی رہے بعین راسہ لیلۃ المعراج ۔
اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کا رات اپنے رب کو
سرک اُنکھ سے دیکھا ۔

ان آخری دونوں علماء قول سے صحابہ کرام، تابعین مظام اور ائمہ مجتہدین کے علماء نے اعلام کی اکثر میت کا اس بارے میں مذہب
واضح طور پر صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر صحیح اور غلط حد نہیں بھی دلائل کمرہ ہی ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایک

بھی صحیح اور مظهر حدیث نہیں ہے۔ بلکہ اس حدیث میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ
صرف اپنے اجتہاد کے کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روایت باری تعالیٰ کا نقلیہ پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے
کہ اس سلسلے میں وہی نظر یہ رکھیں جس کی پشت پر فرقہ مد شیعہ ہیں، جدھر اکثر صحابہ کرام ہیں، جدھر بزرگ ہدایت دین کی اکثر میت ہے۔
محبت رسول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ روایت باری تعالیٰ کے اثبات کیا جائے۔

دوسری بات اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ جو یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس
نے جھوٹ کہا۔ اور اس پر لَا یَعْلَمُ الْغَیْبُ إِلَّا اللہ ۔ سے استناد کیا ہے۔ یہی بیاد کے
باوجود اس قدر معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ الفاظ کس صورت کی کوئی آیت کا حصہ ہیں تاکہ حوالہ دے سکتا۔ خیر قرآن مجید میں ایسی متعدد
آیتیں بھی ہیں جن میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انبیائے کرام کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف دی
کرتے ہیں ۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ

الْبَلَدِ ۚ (۲۳، ۲۴ - ۱۰۲، ۱۰۳)

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُظْهِرَ لَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ

وَلَٰكِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَجْعَلُیْ مَنْ یَّرْسُلْہِ مِنْ

یَسَآءِ ۙ (۱۴۹، ۱۵۰)

اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع

کرتے، ہاں اللہ تعالیٰ یہ ہے اپنے رسولوں میں سے

جس کو چاہے ۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں فرمایا ہے کہ

بَابُ ۱۲۳۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَدِيكَ النَّاسِ
فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْلَانَا حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ
الْأَمَلَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ رِيمَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ
أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلْكُكَ الْأَرْضُ وَقَالَ شُعَيْبُ
وَالرُّبُيْدِيُّ قَاتِلُ مَسَايِدٍ وَاسْتَحْقُ بْنُ هِجَازٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

بَابُ ۱۲۳۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ فَلِلَّهِ الْحُكْمُ
وَلَيْسَ سَوَاءٌ وَمَنْ خَلَفَ بِحَدِيثِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ
وَقَالَ النَّاسُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْرٌ وَقَدْ تَرَكَتُكَ وَقَالَ الْيَوْمُزِي
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِخْرَ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا
الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
لَا وَعْدَتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللَّهُ سَعَرْتُ وَجْهَكَ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةُ امْتَالِهِ وَ
كَالِ الْيُتُوبِ وَعَدَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ الْمَعْلَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ
بِحَدِيثِكَ النَّبِيِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ
الْجَنَّةُ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

سعد بن مسیبؓ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا
اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر
فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ
کہاں ہیں؟ شعیبؓ اور زبیدیؓ اور ابن مسافرؓ اور
اسحاق بن یحییٰ نے زہریؓ سے انہوں نے ابو سلمہؓ سے
اسے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

ارشاد باری ہے۔ پالی ہے نہ کہ رب کو عزت دے کہ رب کو، ان کی
باتوں سے (سورہ الشفعت آیت ۱۸) نیز فرمایا اور عزت تو اللہ اور اس
رسل کے لئے ہے (سورہ المنافقون آیت ۸) اور اللہ کی عزت اور
اس کی صفات کی قسم کھائے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے کئی تیری عزت کی قسم میں حضرت ابو ہریرہؓ
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ
کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہو نہ خدا
توئی ہوگا، وہ کہے گا کہ رب! میرا جہنم کی طرف سے پھیر دے تیری عزت
کی قسم میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ ہے
اندو کی گناہیں حضرت ابوبکرؓ میں گرا دیں گے کبھی تیری برکت سے نیاز نہیں ہوں۔

یحییٰ بن یعمرؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے
میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے
سوا کوئی مسمود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و
انس سب مر جائیں گے۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَنْ
صَدْرِهِ عَنْ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْلُو فِي الْمَنَامِ
وَقَالَ لِي خَلِيفَتُهُ حَدَّثَنَا بِزِيدُ بْنُ زَمَاعٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ
مُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُتْلَى فِيهَا وَ
قَوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ
قَدْ مَهَّيْتُ لِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا
قَدْ بَعَثْتُكَ وَكَرَّمْتُكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تُقَصُّ لِي
حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكُنُهَا فَفَضِّلَ
الْجَنَّةَ .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ .

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَنَا سَفِينُ عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُذَوُّهُمْ مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِمْ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ
حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالشَّاعِرُ حَقٌّ
اللَّهُمَّ لَكَ أَسْكَمْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ
وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ الْغَنِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا ثَنَا سَفِينُ هَذَا
وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا

قَتَادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔
خلیفہ: بزید بن زمام، سعید: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے، معمر: ان کے والد، قتادہ: حضرت انس
سے۔ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ
برابر جہنم میں ڈالے جادے ہوں گے اور وہ کہیں گے کہ کیا مزید
اور میں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے
گا تو اس کے بعد جسے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں
گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ تیری عزت اور کرم کی قسم! بس! اور
جہنم میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس
کے لئے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی
جگہ کو آباد کرے گا۔

آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے
ایسی پیدا کیا ہے۔

طاووس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یوں دعا مانگا
کرتے تھے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تیری آسمانوں
اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور
زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے، سب
تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نذر ہے، تیری بات سچی ہے
اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے، جہنم سچی ہے، جہنم
حق ہے اور نیامت حق ہے، اے اللہ! میں نے تیرے لئے
گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری
طرح میں رہ رہا ہوں، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا،
تیرے حکم سے میں نے قیضے کئے، ایسے میری مغفرت فرما دے جو میں
نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا چھپا کر کیا یا علانیہ کیا، تو میرا معبود
ہے، میرے لئے تیرے سو کوئی معبود نہیں، تائید میں محمد نے سفیان کے
اسی طرح روایت کی، نیز اپنے کہا تو کہا ہے اور تیری بات سچی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ مَمِيٍّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ
قَوْلَ الْيَقِينِ فَجَاءَ ذَلِكَ فِي نَجِيحِهَا.

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا أَعْلَوْنَا كُنَّ نَا فَكُنَّا أَرْبَعًا عَلَى
أَنْفُسِنَا فَيَا تَكْمَلَا قَدْ دُعُونَ أَصَحَّ وَلَا عَائِشًا
قَدْ دُعُونَ سَمِعَ عَائِشَةَ قَدْ دُعِيَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَا
أَحُولُ فِي نَفْسِي لِأَحُولٍ وَلَا حَوْلَ إِلَّا بِاللَّهِ فَكُنَّا
يَا عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ قَتِيلٍ قُلْ لَأَحُولُ وَلَا حَوْلَ
إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ
كَأَلَا أَذْكَ بِي.

۲۲۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ أَخْبَرَنَا عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْكَ دَعَاءُ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ
إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ إِلَّا
إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مِنْ عَذَابِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَفُورُ الرَّحِيمُ.

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي
قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ حَوْمِكَ وَمَا دُنَا
عَلَيْكَ.

اعلمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، شک ہے خدا کا جو
نزام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ بیشک اللہ نے سنی اس کی
بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی ہے (سورہ
المجادلہ، آیت پہلی)۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے۔ پس جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے
فرمایا کہ یہی جاؤں پر نہی کہہ دو کہ تم کسی ہرے یا غائب کو نہیں
پکار رہے بلکہ اس کو بکا رہے ہو جو سفتاد دیکھتا اور قریب ہے۔
پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں دل میں
لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے
عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں
میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز
نہ بتاؤں؟

ابو یحییٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
گزارش کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں
نماز میں پڑھا کر دوں۔ فرمایا کہ یوں کہہ کر دو اے اللہ!
میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی مگنا ہوں کو
معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت
تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان
ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت جبریل نے مجھے
آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ
نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب
دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّهُوَ الْقَادِرُ

۲۲۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ أَبِي رَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آيَةَ الْقُرْآنِ إِذَا قُرِئَتْ فِي الْأَمْرِ كُلِّهَا كَمَا يَتْلُو السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَبْ دُكَّتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرَسَيْنِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِيذُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَفْعِلُ مَا لَا أَفْعِلُ وَتَعْلَمُ مَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ شَدِيدُ الْعِقَابِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ فَتُسَيِّمُهُ بِعِلْمِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَمَعَايِشِي وَآخِرَتِي فَافْعَلْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَمَعَايِشِي وَآخِرَتِي وَتُسَيِّمُهُ بِعِلْمِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَمَعَايِشِي وَآخِرَتِي فَافْعَلْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَمَعَايِشِي وَآخِرَتِي وَتُسَيِّمُهُ بِعِلْمِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ

بَابُ مَقِيلِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِقُلُوبِ أَفْعِدْ تَمَّ وَأَبْصَارَهُمْ

۲۲۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ لَدَى مَقِيلِ الْقُلُوبِ

بَابُ أَنَّ لِلَّهِ مِائَةَ أَسْمَاءٍ لَا وَاحِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظِيمِ

اللَّهُ تَعَالَى بِسِي قَدْرَتِ وَاللَّهُ

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے تھے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر سکھے کہ اسے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیریت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام کچھ باتوں کا خوب جانتے والا ہے اسے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام اس کام کا نام ہے فی الحال ادا انجام کا میرے لئے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یا یہ فرمایا میرے دین میں، پھر دنیا میں ادا انجام کا یا میرے دین اور دنیا میں اسے میرے لئے مفید فرما دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برائے، تو میرے دین میں، میری دنیا میں ادا انجام کا یا یہ فرمایا کہ فی الحال ادا انجام کا تو مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لئے بھلائی، مفید فرما دے خواہ وہ کہیں ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ لافنی کر دے۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اور ہم پھیرنے والے کے دلوں اور آنکھوں کو (سورۃ الانعام، آیت ۱۱۰)۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھا یا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

اللہ تعالیٰ کے سناؤ سے نام ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ذو الجلال عظمت والا۔ اُپتر

الْبَرِّ الْبَاطِلِ

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَّهُ بَرَّنا شَيْئًا
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ إِلاَّ
وَاحِدًا مَنَ أَحْسَنَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَصْصِيْنَاهُ
حِينَ ظَنَّنَاهُ

بِاسْمِ الشَّوَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَعِذُّ
بِهَا

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا يَمَالِكُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشُهُ فَلْيَنْفَضْهُ بِصَفِيَّةِ
تَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَصَفِيَّةِ
جَنِّي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي خَاسِفٍ
نَهَادٍ إِنْ أَرْسَلَتْهَا فَاحْطَلْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ
عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابِعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ
الْمُقَفَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى
رُحَيْدًا وَأَبُوهُمُ مَكْرَةٌ وَاسْمُ عَيْلٍ بَنُ نَكْرِيَا
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى
بِحَلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ هُمَامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَالدَّارُودِيُّ وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُبَيْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْبِيِّ عَنْ عَنَنْةٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ إِلَى
فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَسِيَا وَأَمُوتُ

لَقَدْ قَرَأَنِي وَاللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے
خاتون کے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم جس نے انہیں یاد
کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اخصیٰ نام سے مراد ہے کہ
انہیں یاد کیا۔

اسمائے الہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور
پناہ مانگنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر
پر جائے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اُسے تین دفعہ جھٹائے
اور کہے۔ اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا
ہوں۔ اگر تیری جان کو روک لے تو اُس کی مغفرت فرما دینا
اور اگر اسے بھیج دے تو اُس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک
بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحییٰ اور بشیر مفضل
عبید اللہ، سعید ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اصفیٰ کے ساتھ
زہیر اور ابو حمزہ اور اسماعیل بن زکریا، عبید اللہ، سعید ان کے
والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو
روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبد الرحمن اور
اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

ربیع بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جانے
لگتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا
(سوتا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب

وَلَا إِصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ بَعْدَ مَا أَمَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُرَيْثَةَ بْنِ الْحَكْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ يَا مُمَلِكُ تَمُوتُ وَتُحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ بَعْدَ مَا أَمَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۲۲۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ يَفْتَدِي بَيْنَهُمَا وَلَدَا فِي ذَلِكَ لَوْ يَصْرِفُكَ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

۲۲۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا قُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ بَنِي سَاحٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كُلَّ لَيْلٍ الْمَعْلَمَةِ قَالَتْ إِذَا أُرْسِلَتْ كُلَّ لَيْلٍ الْمَعْلَمَةِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَامْسِكْ نَكَلٌ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْبَعْرَازِ فَخَرِّقْ نَكَلٌ.

۲۲۵۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِرَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَهْوَأُ مَا لَحِيقَتْ أَعْقَابُهُمْ بِشَرِّهِ يَا قَوْمَ بَلِّغُوا بِلَادَكُمْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَمْ لَا قَالَ ذَكُرُوا أَنْتُمْ اسْمُ اللَّهِ وَكَلُّوا

تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جوڑ دیا ہے۔

عمر بن حمر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خواہگاہ میں جاتے تھے تو کہتے تھے: بسم نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرتے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مرد جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے: اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے پس اگر اس صحبت سے اُن کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا سکھا یا ہوا کتنا شکارہ کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھا یا ہوا کتنا شکارہ کے پیچھے بھیجا اور اس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے ٹھہرا لیا تو اسے کھال اور جب تم نے معراض مانا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھال۔

مزودہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ عرض گزار ہوتے کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو تم سے مسلمان ہوتے ہیں اور اُن کا زمانہ ترک قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر لیا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمن

تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْثَّارِ وَأَزْدِيُّ
أَسَامَةَ بْنِ حَنْفِصٍ .

۲۲۵۲ . حَدَّثَنَا حَقِصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
هشامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ يَمِينُ يَسْرِي وَيُكَبِّرُ

۲۲۵۳ . حَدَّثَنَا حَقِصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّهُ
شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ
صَلَّى شَمْعًا خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ
فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا الْخُذْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ
بِاسْمِ اللَّهِ .

۲۲۵۴ . حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبُوا بِأَبَائِكُمْ
وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ .

بَابُ ۱۷۳ مَا يَذْكُرُ فِي الذَّاتِ وَالتَّحْوِثِ وَ
أَسْمَاءِ اللَّهِ وَقَالَ حَبِيبٌ وَذَلِكَ فِي ذَاتِ
الِإِلَهِ فَكَذَلِكَ الذَّاتُ بِاسْمِهِ تَعَالَى

۲۲۵۵ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ
أَسِيدٍ بَنِي جَارِيَةَ النَّخَعِيِّ حَلِيفِ بَنِي زُهْرَةَ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةً مِنْهُمْ حَبِيبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَخَاطَبَنِي عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عِيَّازٍ أَنَّ ابْنَةَ الْخَزِيمَةِ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ
جَدَّهَا أَجْتَمَعُوا اسْتَحَارَ مِنْهُمْ مُوسَى يَسْجُدُ لَهَا
فَلَمَّا خَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوا قَالَ حَبِيبٌ
الْأَنْصَارِيُّ هـ

وَلَسْتُ أَبَالِي جَدِّي أَقْتُلَ مُسْلِمًا

اور در اولدی اورا سامر بن حفص نے روایت
کی ہے ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور
اُن پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا ۔

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد گاہ
میں حاضر ہوئے تو آپ نے نمائندگی پر کھانی پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ
جس نے نمائندگی سے پہلے قربانی کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی
جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اسے
چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے ۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ
کھا یا کہ وہ اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اسے چاہیے کہ
اللہ کی قسم کھائے ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسماء کا ذکر
حبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے انہوں نے ذات کا اللہ
کے نام کے ساتھ ذکر کیا ۔

مروان بن اسید بن جادیر ثقفی کا بیان ہے
جو حضرت ابو ہریرہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دس آدمیوں کو روانہ فرمایا جن میں حضرت حبیب انصاری
بھی تھے ۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن
عباس نے بتایا اور انہیں حادث کی بیٹی نے کہ جب
لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی حاصل
کرنے کے لئے استرا مانگا ۔ جب وہ حرم سے
انہیں قتل کرنے کے لئے نکلے تو حضرت حبیب انصاری
نے کہا :-

ہو باؤں قتل مدق و مفا پر تو کب الم

جادوں پکھلاؤ راو خدا میں ترکیب ہو تم
ہے میری جاں سپرد وہ یردان ذی انکرم
برکت سے بھرے ہر مرا اعطائی کثرت و کم
پس ہمارے بیٹے انہیں شہید کر دیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہنے اصحاب کو بتا دیا تھا جس روز انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔
اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیری مرضی ہے وہ میں
نہیں جانتا۔

شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ خیر نفع
اور کوئی نہیں، اسی لئے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا
سچا خدا ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے لیا دہ اپنی تعریف
پیاری ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو
اس نے اپنی کتاب میں لکھا: وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے،
جو اس کے پاس عرض بند رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر
میری دگت غالب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے
کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں
اس کے ساتھ رہتا ہوں، پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اس
میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر
جمع کے اندر اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا
ہے تو میں گریہ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گریہ میرے قریب ہوتا
ہے تو میں دہانوں ہاتھوں کے بیلاؤں کے برابر اس سے قریب ہو جاتا
ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔
خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی

عَلَىٰ آتِي شَيْءٍ كَانَ يَلَهُ مَصْرَعٌ
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْوَدَّ إِنَّ تَشَا
يُبَارِكُ عَلَىٰ أَصْلَابِ شَيْءٍ مَّعْرُوعٍ
فَقَتْلُهُ بِنِ الْحَايَةِ مَا كُنْتُ بِدَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَيْرٌ هُوَ يَوْمَ أُصِيبُوا

بَاب ۱۳۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيُحْيِيكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا
فِي نَفْسِكَ

۲۲۵۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَتَمَ الْفَرَاخِشَ
وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدَامُ مِنَ اللَّهِ

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَصْفُ
عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنْ رَحِمْتِي تَخْلُبُ غَضَبِي

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا
مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُ
فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُ فِي مَلَأَ مِنْهُمْ
مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ
وَبَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاءً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا
قَالَ أَنَا بِي يَوْمَ أُتِيَتْهُ هَرَّةٌ

بَاب ۱۳۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

عمر دین دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محبوب! تم فرما دو کہ وہ طاقت رکھتا ہے کہ تم پر غلبہ بھیجے تمہارے اوپر سے (سورۃ الانعام آیت ۶۵) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں میرے دو چکر کریم کی پناہ پکڑتا ہوں پھر جب فرمایا: یا تمہارے پیروں کے پیچھے سے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں میرے دو چکر کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہارے دھڑکنے بن کر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ یہ سب سے آسان ہے۔
نہا کی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔
تمہاری نگاہ کے اندر وہی (سورۃ النور آیت ۲۴)۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے اور اپنے دست مبارک سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال داسی آنکھ سے کاٹا ہے گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کاٹنے کذاب سے ڈرایا کہ وہ کاٹا ہے اور تمہارا رب کا نا نہیں نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ف: دجال کا ذکر ان دو محدثین کے علاوہ اور بھی بخاری شریف کی متعدد امارت کے اندر موجود ہے۔ دجال کا تعلق بہت ہی بڑا فتنہ ہو گا جس کے شر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔
مفسرین دجال تو وہی ہے جس کے متعلق مسلمان محمد بن ابی قحطہ کی قیامت کیلئے حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کو قتل کرنے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زول ہو گا جس وقت اس کی برزخہ برآمد ہوگی اس کے علاوہ اس سے پہلے تیس چھوٹے دجال بھی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جو نبوت کا برنٹ کر فتنے کے ایما پر دعویٰ کر کے تیس دجالوں میں شامل ہو گئے تھے۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ هُوَ الْفَرُّ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا لَوْ قُوِّيَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ آذِنَ لَكَ أَنْ تُجْلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ آذِنَ لَكَ بِشَيْءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْفَرُّ.
ما يَنْبَغُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَ لِيُصْطَفَى عَلَى عَبْدِي نَعْدَى وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَرَّي بِأَعْيُنِنَا.

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعُوذٍ وَلَا مَنَارٍ يَمِيدُ إِلَى عَيْنَيْهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعُوذُ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَذَبٌ طَارِيئَةٌ.

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَنْصَلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ إِنَّهُ أَعُوذُ وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعُوذٍ مَا مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ.

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔
فت: وچال علیہ اللعنة کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی بیان فرمادی کہ وہ ایک آنکھ سے کانٹا ہے، اس نشانی کے باعث کسی عام آدمی کو بھی وچال کے پہنچانے میں دقت پیش نہیں آئے گی چہ جائیکہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حتی پہچان نہیں تھی اور ابن حبان وغیرہ پر وچال ہونے کا شبہ کرنے رہے تھے، جیسا کہ بناب موردی صاحب نے رسائل و مسائل، جلد اول اور رسائل و مسائل، جلد سوم اپنی تحقیق کی گاڑی کر کے خبری کے گوشے میں بھینک دیا ہے۔ احادیث میں مذکور ان واقعات کی نوعیت ہی ایسی ہے اور محدثین کرام کی توجہات سے صرف نظر کرنے کے باعث ہرگز ان روز کو سمجھنے سے قاصر نہ گئے در و وچال کو تو عام آدمی بھی پہچان سے گاکہ وہ کانٹا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے۔

ابن کثیر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لوندیاں حاصل ہوئیں تو چاہا کہ ان کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔
 چنانچہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے قیامت تک کس کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قز عہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی فرد نہیں مگر اس کا عامل اللہ ہے۔

خدا کے ہاتھ سے مراد اس کا درست قدرت ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا کرے گا پس وہ کہیں گے کہ میں نے کسی ایسے شخص کو تلاش نہیں کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہمارے شفاعت کرے میں نے ان سے حجت دلتے ہیں وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ حضرت آدم کیا آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا

بَابُ ۱۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَارَادُوا أَنْ يَسْتَمِيعُوا بِهِنَّ وَكَأَنَّهُمْ يَخْلِفُونَ فَنَسَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْعَزْلِ فَتَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنْتَحِلُوا حَتَّى تَأْتِيَ اللَّهُ قَدْ كُتِبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَكَأَنَّ مَجَاهِدًا عَنْ قَزْعَةَ سَمِعَتْ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ تَخْلُقُ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا۔

بَابُ ۱۴۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُمْ بِمَادَّتِي۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعَادٍ ابْنُ فُضَّالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَزَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ أَسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا أَكْبَانُشُونَ

أَدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَدَمُ مَا تَرَى النَّاسَ خَلَاقًا
 اللَّهُ بَيِّنٌ ۖ وَاتَّخَذَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ
 أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ مُّشْفِعٌ لَّنَا إِلَىٰ رَبِّنَا حَتَّىٰ يَرْجِعَنَا
 مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا أَفَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا وَبَدَأُكُمْ
 لَكُمْ خَطِيئَةٌ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ أَنتُمْ أَنْتُمْ خَلْقًا
 أَقُولُ رَسُولٌ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ
 نُوْحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ وَبَدَأُكُمْ خَطِيئَةٌ الَّتِي
 أَصَابَ وَلَكِنْ أَنتُمْ الْإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ التَّوْحِيدِ فَيَأْتُونَ
 إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ وَبَدَأُكُمْ خَلْقًا
 خَطِيئَةٌ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنْ أَنتُمْ إِبْرَاهِيمُ عَبْدًا
 أَنَا اللَّهُ التَّوْحِيدُ وَكَلِمَةُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ
 مُؤْمِنِي فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ وَبَدَأُكُمْ خَطِيئَةٌ
 الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ أَنتُمْ إِبْرَاهِيمُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
 وَكَلِمَةُ وَرَاحَةٍ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
 هَذَا كُمْ وَلَكِنْ أَنتُمْ أَحْمَدُ أَصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَبْدًا غَفِيرٌ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَخَّرَ
 فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَىٰ رَبِّي فَيُؤْذَنُ
 لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهَا سَاجِدًا
 فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي تَقْرُبُ إِلَيَّ
 أَرْفَعُ مُحَمَّدًا وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطَىٰ وَاسْتَفْعُ
 تُشْفَعُ فَاحْمَدُ رَبِّي بِحَمْدِهِ عَلَيْهِمَا تَشْفَعُ
 فَيَعْبُدُنِي حَتَّىٰ إِذَا دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ تَقْرَأُ رَجْعًا فَإِذَا
 رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ يَدْعُنِي تَقْرُبُ إِلَيَّ أَرْفَعُ مُحَمَّدًا وَقُلْ يُسْمِعُ
 وَسَلْ تُعْطَىٰ وَاسْتَفْعُ تُشْفَعُ فَاحْمَدُ رَبِّي بِحَمْدِهِ
 عَلَيْهِمَا تَشْفَعُ فَيَعْبُدُنِي حَتَّىٰ إِذَا دَخَلْتُمُ
 الْجَنَّةَ تَقْرَأُ رَجْعًا فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
 فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي تَقْرُبُ إِلَيَّ أَرْفَعُ
 مُحَمَّدًا وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطَىٰ وَاسْتَفْعُ تُشْفَعُ فَاحْمَدُ

اور کہنے لگے تم تمہارے بھائی کے لئے دعا ہے کہ وہ ایک ایسا کام سکھایا گیا ہے جس سے وہ خدا کا
 بارگاہ میں ہمارے شفاعت کے لئے اور میں اس جگہ سے نکلتے ہوئے وہ فرمائیں گے کہ میں
 تمہارے اس کام میں آؤں گا اور اپنی ایک غرض کی بیان کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی
 ہوگی بلکہ حضرت نوح کے پاس جاؤ گیو کہ وہ اللہ کے پہلے رسول میں سے ہیں اور
 زمین کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہیں وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
 کریں گے وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں وہ اپنی ایک غرض کا
 ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ گیو اللہ کے علیل
 ہیں پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں
 کام نہیں سکھاتا اور اپنی غرض کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ تم
 حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے ہی جیسے اللہ تعالیٰ نے نوح کی خدمت میں اور ان کے
 کلام فرمایا پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ
 مقصد پورا نہیں ہو گا اور اپنی غرض کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ تم
 حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلام اور اس کی طرف کی
 لورج ہیں پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہارا
 یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا بلکہ تم میرے لئے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے
 بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے نیکے اعمال پھیلوں کے گناہ معاف فرمائیے پس وہ
 میرے پاس آئیں گے تو میں جا کر اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا چنانچہ مجھے اس کی
 اجازت مرحمت فرمادی جائے گی پس جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اسے حضور مجھ سے
 دینے ہو گا اور میں مجھے مجھ سے میں دیکھا جائیگا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے
 فرمایا جائے گا کہ اسے محمد اسرار اللہ کو کہ تمہاری بات سنی جائے گی یا اللہ کو کہ تمہاری بات
 شفاعت کر دے کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی پس میں اپنے رب کی وہ ممدوں
 بیان کر دے گا جو مجھے سکھائی جائیں گی پھر میں شفاعت کر دے گا تو میرے لئے ایک حد مقرر
 فرمادی جائے گی پھر میں نہیں جانتا میں داخل کر کے وہ پس لوٹ کر چنانچہ میرے رب کو
 دیکھوں گا اور میرے رب کو دیکھوں گا پس مجھے مجھ سے میں دیکھا جائے گا جتنے اللہ تعالیٰ چاہے
 گا پھر مجھ سے کہ جائیگا کہ اسے محمد اسرار اللہ کو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور
 مالگو کہ تمہیں دیا جائیگا اور شفاعت کر دے کہ تمہاری شفاعت قبول کر لے گا چنانچہ میں اپنے
 رب کی یہی تعمیل بیان کر دے گا جو مجھ سے میرے رب سے سکھائی ہوئی پھر میں شفاعت
 کر دے گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی پس جب میں نہیں جانتا میں داخل
 کر کے وہ پس لوٹ کر چنانچہ میرے رب کو دیکھوں گا اور میرے رب کو دیکھوں گا چنانچہ مجھے اس

رَفَعِي يَمِينًا عَلَيَّ بِهَا أَشْفَقْتُ لِقَائِي فَجَعَلَنِي حَقًّا
كَأَدْخَلَهُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجَعَهُ فَأَقُولُ يَا نَبِيَّ مَا بَقِيَ
فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجِبَ عَلَيْهِ
الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي
قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ
مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ
مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ
مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً

۲۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ
اللَّهِ مَلَأَتْ لَا يَخِصُّهَا شَيْءٌ سِوَاكَ أَوْ النَّبِيِّ
وَالنَّهْلِ أَوْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْ خَلْقِ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَخِصْ مَا فِي يَدِهِ
قَالَ عَدُوُّهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِمِثْلِهِ الْآخِرُ
الْمُبْدِيَانِ يُخَفِّضُ وَيَرْفَعُ

۲۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ هُثَيْلٍ قَالَ

حَدَّثَنِي عَمْرِو الْقُسَيْمِ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
تَارِيعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْأَرْضَ
وَتَكُونُ السَّمُوتُ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ
رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْدَةَ
سَمِعْتُ سَلَامًا سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ

وقت تک مسجد سے میں اٹھے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر کھائے گا اگر سے چھوڑا
سر اٹھاؤ کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو نہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول
کی جائے گی پس میں اپنے رب کی ایسی نعمتیں بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیں گی،
پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک صدقہ فرمادی جائے گی جب میں نہیں جنت
میں داخل کر کے واپس لوٹاں گا تو عرض کروں گا کہ رب! مجھ میں کوئی باقی نہیں رہا
مگر جس کو قرآن کریم نے مدد کا ہولہ لے کر جس پر اس کے اندر مہینہ رہنا واجب ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکلے گا جسے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا
اور جس کے دل میں جو کہ برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ
کہا ہوگا اور اس کے دل میں وہ بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے
لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں وہ بھی بھلائی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ
بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اُسے کم نہیں
کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب
پیدا فرمایا تو اس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اُس کے
دست قدرت میں ہے اُس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور
فرمایا کہ اُس کا عرش پانی پر تھا اور وہ دوسرے ہاتھ میں میزان ہے
یعنی اور ادائیگی کرتا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا
اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا
کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اسی طرح روایت کی۔ ابو الیمان، شعیب، زہری،
ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ مَنَاةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللَّهَ يُعْبِدُكَ السَّمُوتُ عَلَى اَصْبَحٍ وَالْاَرْضِيْنَ عَلَى اَصْبَحٍ وَالْجِبَالُ عَلَى اَصْبَحٍ وَالشَّجَرُ عَلَى اَصْبَحٍ وَالْخَلَائِقُ عَلَى اَصْبَحٍ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ فَصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدُوتُ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا قَرَأَ اللَّهُ حَتَّى قَدَّرَهُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ فَضِيلَ ابْنِ عِيَّاسٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ مَنَاةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصَدِيقًا لَهُ

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عِيَّاسِ بْنِ حَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللَّهَ يُعْبِدُكَ السَّمُوتُ عَلَى اَصْبَحٍ وَالْاَرْضِيْنَ عَلَى اَصْبَحٍ وَالشَّجَرُ وَالْخَلَائِقُ عَلَى اَصْبَحٍ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ فَصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدُوتُ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا قَرَأَ اللَّهُ حَتَّى قَدَّرَهُ

بَابُ ۱۲۵۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ اَعْظَمُ مِنَ اللَّهِ وَكَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ اَعْظَمُ مِنَ اللَّهِ

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سمیٹال کر کے گاہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور انہوں نے اللہ کی قدرت کی جیسا اس کا حق تھا۔ (سورۃ الزمر آیت ۶۷)۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اصفیہ کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعجب سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

عقلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سمیٹال کر کے گاہ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ اور انہوں نے اللہ کی قدرت کی جیسا کہ اس کا حق تھا۔ (سورۃ الزمر آیت ۶۷)۔

خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔

یہ حضور کا ارشاد گرامی ہے اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوَرَّأَيْتَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ لَصَرْبَتْ بِهَا السَّيْفُ غَيْرَ مُصْفَحٍ قَبْلَكَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَكَأَنِّي أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُرِّ سَاءَ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَكَأَنِّي أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمُنْذِرِينَ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

باب ۱۲۵۱ قُلْ أَمَّا شَيْءٌ أَكْبَرُ شَهَادَةً وَسَيِّئِي اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلْ اللَّهُ وَسَيِّئِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ شَيْئًا وَهُوَ صِدْقٌ قَدْ بَيَّنَّاتِ اللَّهُ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَدَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سَمِعَهُ كَذًّا أَوْ سَوْرَةً كَذَّ السُّورِ سَمَّاهَا.

باب ۱۲۵۲ قَوْلُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ انْقَضَتْ قَسْرَاهُنَّ خَلَقْنَهُنَّ وَقَالَ هُوَ أَهْدَى اسْتَوَى عَلَى عِلَّةِ الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَيُّ يُقَالُ حَيُّدًا مَجِيدًا.

خدا کا تہ مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو فرمایا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کو عذر دے زیادہ اور کوئی چیز پیادہ نہیں، اسی لئے اس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ کوئی چیز پیادہ نہیں، اسی لئے اس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرماؤ کہ اللہ کی گواہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو شہادتیں کھینچیں اور یہ اللہ کی صفات ہیں سے ایک صفت ہے نیز ارشاد فرماتا ہے کہ خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور ان کے نام عرض کئے۔

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ اشتواہی الی السماء سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا۔ فسواہن منہن پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اشتواہی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انہیہ لولا اللہ لکرم کا اور اللہ وود اللہ کا ہم معنی ہے۔ حبیہ تجیہ جو کہا جاتا ہے یہ تعین کے وزن پر

كَأَنَّهُ بُعِيدٌ مِّنْ مَا جَدِ مُحَمَّدٌ مِّنْ
حَبِيبٍ .

٢٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَسْرَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَابِرِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْإِبْرَاهِيمِ قَالَ إِنْ
عُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ
قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى
يَا بَنِي تَمِيمٍ وَالْبُشْرَى مَا عَظِمَ أَهْلُ
نَاسٍ قَبْلَ أَهْلِ الْإِيمَانِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى
يَا أَهْلَ الْإِيمَانِ إِذْ لَوْ يَتَقَبَّلُهَا بَنُو تَمِيمٍ وَالْبُشْرَى
أَقْبِلْنَا جَمْنًا لَنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلَسْنَا لَكَ
عَنْ أَقُولِ هَذَا الْأَمْرَ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ
وَلَوْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى
الْجَاءِ شَوْخَلِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَكَتَبَ
فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا
عُمَرُ إِنْ أَدْرِيكَ نَأْتِكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَأَنْطَلَقْتَ
أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّارِبُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا دَائِمٌ
اللَّهُ يَكُونُ أَهْلُهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَوْ أَقْبَلَ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَةِ اِذَا اخْبَرْنَا مَعَكُمْ عَنْ هَٰذَا مَرَّحَانَا
اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنْ يَمِيْنُ اللّٰهُ مَا لَا يَخِيْضُهَا تَفْقَهُ سَحَاءُ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَأَيْتُمْ مَا اتَّفَقَ مِنْهُ خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاِنْ تَكْفُرُ يَنْقُصُ مَا فِي
يَمِيْنِهِ وَتَعْرِضُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيْدِهِ الْاُخْرٰى
الْقَيْضُ اَوْ الْقَيْضُ يَرْفَعُ وَيُخْفِضُ

٢٢٤٠ كَسَلَتْهُمُ اُحْمَادُ مَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنِ
بَكْرِ الْمُقَدَّاسِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوا

ماجد ہے اور محمود مشتق ہے حمید ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی نضیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بنی نضیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بشارت خودی بال بھی دے جائے۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی نضیم نے اے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی تاہم آپ کی خدمت میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی بخیر اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج، مہر، ظہر، شام، اور رات دیا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراسر سے پرے جا پہنچی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ خواہ وہ چلی گئی ہے لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دریا بان ہاتھ
بھرا ہوا ہے، شرب و دروز کی کھشش اسے کم نہیں کرتی۔ کیا تم نے
دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا
لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا
اور اس کا عرضش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ
میں قبض ہے، جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

تہا بیت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک

كَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اَتَّقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَتَأْتَتْ
عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكُمْ هَذَا قَالَ فَكَانَتْ
زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَشْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُولُ مَا خَسِرْتُكَ أَهْلِي لَكُنْ وَزَوْجِي بَيْنَ
اللَّهِ تَعَالَى مِنْ خَوْفِ سَبْعِ سَمُوتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ النَّسَائِ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَخَشِيَ
النَّاسُ تَنَزَّلَتْ فِي نَشَانِ زَيْنَبَ وَزَيْنَبُ بَيْنَ
حَادِثَةٍ .

۲۲۴۳ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ تَنَزَّلَتْ إِلَيْهَا الْحَبَابُ فِي زَيْنَبَ يَنْتَبِ
بَحْشٍ وَأَطْعَمَهُ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْرًا لَوْ لَحْمًا
وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَرُ حَتَّى سُرَّ
النَّبِيُّ .

۲۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمُفَاضِلُ
الْخَلْقِ كَتَبَ عَدَاةَ خَوْفِ عَدْرِيهِ إِنَّ رَجُلِي سَقَتْ
عَضِيصِي .

۲۲۴۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
عَطَاءٍ عَنْ نِسَاءِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا
عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ النَّبِيُّ وَلِدَا فِيهَا قَالُوا

کرد کہو: حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو
چھپانے والی کا بیان ہے کہ حضرت زینب اسی نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے غریب کہا کرتیں کہ آپ کا
نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے
سات آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابیت کا بیان ہے کہ آیت: تم اپنے
دل میں چھپاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا
اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا سورہ
الاحزاب آیت ۴۳ حضرت زینب اور حضرت زبیدہ بن حارثہ
کے حق میں نازل ہوئی۔

یہی بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پر دوسے کی آیت حضرت زینب
بنت جحش کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ویسے میں آپ
نے دہلی اور گوشت کھلایا اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں
اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس کھ
کر رکھ رہا ہے شک میری رحمت میرے غضب سے
بڑھ گئی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی
اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے
کہ اسے جنت میں داخل کر دے: وہ جو نے ہجرت کی یا اپنی
اُس جگہ میں بیٹھا یہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتادیں؟ آپ نے فرمایا

کہ جنت میں ٹکود رہے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں
 جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں
 کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے
 درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا
 سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا
 حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور
 اسی سے جنت کی برسی نکلتی ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد
 میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما
 تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم
 جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور
 اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر جہد سے
 کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔
 گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں
 چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ
 آیت پڑھی: ”یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کُلُوْا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمْ“
 ”سورہ کی قرأت میں۔“

موسىٰ، ابن ابي عمیر، ابن شہاب، عبد بن سباق نے

حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ ابن شہاب
 ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
 حضرت ابو بکر نے انہیں بلا بھیجا پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا،
 یہاں تک کہ مجھے سورہ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابو خزیمہ
 انصاری کے پاس ملی اور ان کے سوا کسی دوسرے کے پاس میں نے اسے
 نہ پایا یعنی کتب بچاؤ کے رسول محمد بن انس کے سے آخر سورہ
 التوبہ تک۔

بھی بن حجر بیہٹ نے یروش سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ
 صرف حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس ہی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَدْعِي النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ
 اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللَّهُ
 لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا
 بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى اِذَا
 سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَيَسْأَلُوهُ الْهَرْدُوسَ فَإِنَّ أَوَّلَهَا
 الْجَنَّةُ وَآخِرُهَا الْجَنَّةُ وَتَحْتَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ
 وَمِنْهُ نَفْخُ جُرَّانِهَا وَالْجَنَّةُ.

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو مَعْرُوبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُرَيْرٍ
 الشَّيْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ
 الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَالِسٌ فَلَمَّا عَدَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ
 هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ
 تَسْتَأْذِنُ فِي الشَّرْجِ وَتَقِيُّ ذُنُوبَهَا وَتَكْفُرُ بِهَا
 قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعِي
 مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ تَقْرَأُ ذَلِكَ مُسْتَقْرَأَةً لَهَا فِي
 قِرَاءَةِ عَمِيدِ اللَّهِ.

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الشَّيْبَانِ أَنَّ زَيْدَ
 ابْنَ ثَابِتٍ وَكَانَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الشَّيْبَانِ أَنَّ
 زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ
 فَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ الْخِرَافَةَ فِي التَّوْبَةِ
 مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمَّا جَاءَهَا مَعَ أَحِبِّهَا
 غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى
 خَافَكُمْ بَرَاءَةً.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
 يُونُسَ يَهُدَا وَقَالَ مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود سوا اللہ، جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو سرشتیں عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ ماجشون، عبد اللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اسورۃ خاطر، آیت ۱۰) ابو ہریرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوٹ ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس سے مجھے معلومات تو لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لینا ہے۔ فری المعارج کی بار سے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس بادی بادی آتے ہیں اور نماز عصر اور

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْحَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَإِذَا آتَا بِمُوسَى اخِذًا بِأُتَمِّمَةٍ مِنْ حَوَاطِيمِ الْعَرْشِ وَقَالَ أَلَمْ أَجْشُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَيْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَأْكُفُونَ أَقُولُ مَنْ بَحِثَ فَإِذَا أُمُوهُنَّ اخِذًا بِالْعَرْشِ.

بَابُ ۱۲۵، قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ

إِلَيْهِ يَصُغَّدُ إِلَيْهِ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَجَّاسٍ بَلَّغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا حَيْثُ اعْلَمَ لِي عِلْمُ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزَعِّمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ نَحْنُ هَذَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ يُزَقُّ إِلَيْهِ الطَّيِّبُ يَقُولُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرِجُ إِلَى اللَّهِ.

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَغَابِسُونَ

فَمِنْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَخْفَتُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَخْبِرُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهَذَا عَنْهُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَأَنْتُمْ هُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُبَيْمَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِحَدَلٍ تَمَرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِبَيْمِينِهِ ثُمَّ يَرْتَبُّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يَرْتَبُّ أَحَدُكُمْ تَلَوَةً حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ ذَرَفَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ.

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّائِجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوهُمْ بِعَدَاةِ الْكُذِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَبَّ الْحَرِشُ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمُوتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَذْرَبِي نَعْمَ شَكَتْ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَاهِلِيَةٍ فَفَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَعِيدَانِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ

نماز فجر کے وقت اُن کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوئی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے اُن سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ خالد بن مخلد سلیمان بن عبد اللہ بن دینار ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامن ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اُس کی کرپہ لے کے اُسکی پرورش کرتا ہے جیسے تمہیں سے کوئی اپنے بچے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورفاء، عبد اللہ بن دینار، سعید بن مسافر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچی مگر پاکیزہ روزی۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُکھ درد کے وقت یوں دعا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور جلال والے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

قبیصہ، سفیان، ابن کے والد، ابن ابی نعیم یا ابی نعیم راس میں قبیصہ کو شک ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار دینوں میں تقسیم فرمادیا۔ اسحاق بن نصر عبد الرزاق، سفیان، ابن کے والد، ابی نعیم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے یمن سے مٹی میں تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اُسے اقرع بن حابس غطفانی جو بنی حاشع کا ایک فرد تھا اور عبید بن بدیر غزوہ

عَلَيْهِ وَهُوَ يَأْتِيَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ هَيْبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا فَتَسْمَعُهَا بَيْنَ الْأَقْدَرِ بْنِ حَالِيسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي هَجَاشٍ وَبَيْنَ عَيْيُتَةَ بْنِ بَدْرِ الْقَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاتَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كَلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْحَيْلِ الطَّالِبِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَهْمَانَ فَتَعْصَبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَكَانُوا يُعْطِيهِ صِنْدَادِيَّةَ أَهْلِ حَبِيبٍ وَدِيدَةَ عَنَّا قَالَ إِنَّمَا أَتَا لِقَائَهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْتِ بْنِ نَاقِي الْجَبِينِ كَيْفَ الدَّحِيَّةِ مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَمَنْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاوِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ ضَنْطِضِي هَذَا أَفْئُومًا يَغْرُؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُؤُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَرْمُوقِي الشَّهْمِ مِنَ التَّمِيمَةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ دِيدَ عَوْنِ أَهْلِ الْأَوْدَانِ لَيْنٍ أَدْرَكَتْ لُحْمُ لَا قَتَلَتْهُمْ قَتْلَ عَادٍ

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

بَابُ ۵۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ

امد ملقر بن عمار عامری جو بنی کلاب سے تھا اور زید الحیل طالی جو بنی نہمان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگوار لگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرمادیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دلوں کو مائوس کرتا ہوں چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر گود منسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی، منہ دھکی گئی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا۔ اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرنا ہوں حالانکہ اس نے مجھے نبیوں والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو پھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عباد قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں اور اللہ تعالیٰ اس بد بخت فرستے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے آمین

امیر ایمم نبی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد دیا کہ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھراؤ کے لئے (سورہ یسین، آیت ۳۸) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھراؤ عرش کے نیچے ہے۔

اس روز گننے ہی بھرے تر فزا زہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهَشِيمٌ عَنْ إسماعيلَ عَنْ قيسٍ عن جابر قال كُنَّا لَنَا مَسْأَلَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ انْصَبُوا سَعْرُونَ وَرَبُّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا نَضَاءَ مَوْنٍ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَعْلَمُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَاتِلُوا.

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عاصمِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إسماعيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قيسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ سَعْرُونَ وَرَبُّكُمْ بَعِيَانَا.

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ قيسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَنْتُمْ سَعْرُونَ وَرَبُّكُمْ يَوْمَ الْوَيْمَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا نَضَاءَ مَوْنٍ فِي رُؤْيَيْهِ.

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَرِيكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَضَاءٌ دُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ نَضَاءٌ دُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُهُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے جو دعویٰ کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو جس بات کے چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں نہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، عاصم بن یونس، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب (قیامت میں) تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک چاند چھوٹی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا عنقریب تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور انہیں اس کے دیکھنے کے اندر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

عطاء بن یزید لیلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا تم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا چاند کو جس بات کو نہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ کیا نہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے جسکے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور اسے لاکھوں جو جس کی مبادت کرنا تھا اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا

مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ ذِيئْبَعٌ مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ
القَمَرَ الْقَمَرُ ذِيئْبَعٌ مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ الطُّلُوعَ غِيثٌ
الطُّلُوعُ غِيثٌ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَمُ تَوَفِيرًا شَأْنًا فَعَوَّاهَا
أَوْ مَنَّا فَعَوَّاهَا شَلَّتْ إِبْرَاهِيمُ فَيَا تَيْسُهُمُ اللَّهُ
فَيَقُولُ أَنَا دَرَجَتُكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَا كُنَّا حَتَّى
يَأْتِينَا رَيْثُنَا فَإِذَا جَاءَ تَارُجُنَا عَرَفْنَا كَذِبَ إِيْمِهِمْ
اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْبُرُونَ فَيَقُولُ أَنَا دَرَجَتُكُمْ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ دَرَجَتُنَا فَيَتَّبِعُونَكَ وَيَحْمِلُونَكَ
الضَّمَامَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ فَكُنْ أَنَا ذِيئْبَعٌ
أَقْلَ مَنْ يُحْيِيهَا فَلَا يَسْتَكْمِلُ يَوْمِي إِلَّا الزُّسْلُ
وَدَعَوَى الزُّسْلِ يَوْمِي اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ لَيْسَ مِثْلُ شَوْلِ السَّعْدَانِ
هَلْ تَأْتِيكُمْ السَّعْدَانِ تَالُوا نَعْمَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ تَالِ خَاتَمِ شَوْلِ السَّعْدَانِ عَدِي
أَنَّهُ لَا يَحْكُمُ مَا قَدَرُ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ فَخَطَفَ
النَّاسَ بِأَعْيَانِهِمْ فَيَمُوتُ الْمَوْتُ بَقِيَّ يَحْمِلُهُ أَوْ
الْمَوْتُ يَحْمِلُهُ وَمِنْهُمْ الْمَخْرَدَلُ أَوْ الْمَجَارِي
أَوْ تَحْوَهُ كَمَا يَحْمِلُ حَتَّى إِذَا فَخَرَهُ اللَّهُ مِنْ

الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ آرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمْرًا لَمْ يَكُنْ أَنْ يُخْرِجُوا
مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَعَنْ
آرَادَ اللَّهُ أَنْ يُرَحِّمَهُ مَعَنْ يُشْرِكُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَيَعْرِضُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ الشُّجُودِ تَأْكُلُ
النَّارُ إِنْ أَدَمَ إِلَّا أَثَرُ الشُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ
أَنْ تَأْكُلَ أَثَرِ الشُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ
قَدَامًا مَحْشُورًا فَيَصْبُغُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَمُوتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَكُنْتُ الْحَيَاةُ فِي سَمِيلِ
السَّيْلِ شَرِيحًا اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ

تخاذه کو روح کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند
کے پیچھے ہو جائے گا اور جو ستاروں کو پوجتا تھا وہ ستاروں کے پیچھے ہو جائے
گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے
یا اس کے منافق بھی ہوں گے اس میں ابراہیم راوی کو شک ہے۔ پس
اللہ تعالیٰ ان کے پاس اگر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس وہ کہیں
گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جس جگہ ہمارا رب رہا ہے کیونکہ جب ہمارا رب
آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی
صورات میں آئے گا جس کو وہ جانیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب
ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں
گے پھر جہنم کی پست پست رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب کے
پیشے اس کے دوسرے گزریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی وکلام
نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اس روز ہی ہو گا۔ اے رب!
بجاء اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے انکڑے ہو گئے کیا تم نے
سعدان دیکھا ہے وہ لوگوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان
کے کانٹوں جیسے ہونگے جبکہ وہ کہتے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی نہیں جانتا۔ وہ آدیں کو ان کے اہمال کے مطابق اٹک لیں گے۔
چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہونگے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اپنے
عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے
ہونگے۔ بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا
اور کوئی ایسی ہی حالت ہوگی۔ پھر نبی فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے
سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا
لے نکالے گا چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال لو جو
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ
رحم فرماتا چاہے گا اور یہ ان سے ہونگے جو یہ گواہی دیتے ہونگے کہ نہیں
کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں بچدے کی نشانیوں سے پہچان
لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سعدے کی جگہوں کو
کھائے پس وہ جہنم سے بچے ہوئے نکالے جائیں گے تو ان پر آب حیات
ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح تازہ رنگ آئیں گے جیسے سبالی جگہ میں دسے
آگئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور مرت

وَيَسْأَلُ نَجْلٌ مَّقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هَوًّا
 أَهْلُ النَّارِ دَخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْرَفَ
 وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّكَ قَدْ قَسَبْتَنِي رِيحَهَا وَ
 أَخْرَقْتَنِي ذِكَا وَهًا قَبِلْهُمَا اللَّهُ يَمَاشَاءُ أَنْ
 يَدْعُوكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيَتْ
 ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِي
 لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبُّهُ مِنْ عَهْدٍ وَ
 مَوَاشِقٍ مَا شَاءَ قَبِلَ حَبْرُ اللَّهِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ
 فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَسَأَلَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
 اللَّهُ أَنْ يَسْأَلَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدْ مَرَّ
 إِلَيَّ بَابُ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيَتْ
 عَهْدُكَ وَمَوَاشِقُكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي
 أُعْطِيَتْ أَبَدًا أَفَتِلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعَدَّ رَاكَ
 فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ دَعَا اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ هَلْ
 عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيَتْ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ
 فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِي لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي
 مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمَوَاشِقٍ فَيُعْطِي مَهْلًا إِلَى بَابِ
 الْجَنَّةِ فَإِذَا أَقَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ أَنْفَلَتْ لَهُ
 الْجَنَّةُ فَدَنَا إِلَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَبَرَةِ وَالشُّرُورِ
 فَيَسْأَلُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْأَلَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ
 رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيَتْ
 عَهْدُكَ وَمَوَاشِقُكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيَتْ
 فَيَقُولُ وَتِلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعَدَّ رَاكَ فَيَقُولُ
 أَيْ رَبِّ لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ فَلَا يُزَالُ يَدْعُو
 حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا اضْجَحَّ مِنْهُ
 قَالَ لَمَّا ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا ادْخَلَ قَالَ اللَّهُ
 لَكَ تَمَنُّهُ فَسَأَلَ رَبُّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ
 لَيُنَادِيكَ يَقُولُ كُنْ أَذْكَاءَ حَتَّى انْقَطَعَتْ
 بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔ اس کا من جہنم کی طرف ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلے اور
 جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میرا من
 جہنم کی طرف سے پھیر دے کہ لوگوں کی بددلتی مجھے تڑپا رہا ہے اور اس کی
 تپش نے مجھے مجلس دیا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہے
 گا کرے گا جتنا چاہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز عطا فرمادی جائے تو اس
 کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا وہ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم میں اور
 کچھ نہیں مانگوں گا پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے کچھ عطا فرما
 کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے من کو جہنم کی طرف سے پھیرے گا۔ جب وہ
 جنت کی طرف منہ کرے گا اس سے دیکھے گا تو انہی دیر عارضوں سے کہ جب
 تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے
 تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے پہلے عہد سہماں نہیں
 کیا تھا کہ اب اس کے سوا کبھی بھی کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا وہ عرض کرے گا
 کہ تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا
 عہد سہماں کرے گا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔
 پس جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کرے گا اور
 جو اس کے اندر آسائش و ترستہ ہے اسے دیکھے گا تو اتنی دیر عارضوں
 سے کہ جب تک اللہ چاہے اور پھر عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت
 میں داخل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ یہ عہد
 دہماں نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا
 پھر فرمائے گا کہ ابی اکرم پر اسوس ہے یہ کتنا عہد شکن ہے۔ وہ عرض کرے گا
 کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا جب
 وہ بلبروم سا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پڑے گا جب وہ اس کی بات
 برہنہ سے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا جب وہ داخل ہو جائے گا
 تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ ادا آؤ کہ پس وہ اپنے رب سے تمنا
 کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے یاد دلانا جائے گا کہ فلاں اور
 فلاں۔ آخر کار اس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے
 گا کہ تجھے یہ دیا ادا سننا ہی ادا عطا میں پزیر کا بیان ہے کہ
 حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابو ہریرہ کے پاس
 تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے

كَانَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَزِدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا
حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى كَانَ ذَلِكَ لَكَ دَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو
سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشْرَةَ أَمْثَلٍ مَعَهُ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ
لَكَ دَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ
أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةَ أَمْثَلٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
كَذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ
۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هَلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
نَرَى رُبَّنَا أَيُّومَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ تَهْضَأُونَ فِي
رُفُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَبَحُوا
قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَهْضَأُونَ فِي رُفُوفِ رَبِّكُمْ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تَهْضَأُونَ فِي دُونِهَا هَذَا
يُنَادِي مَنْ أَجْلِبْ ذَهَبٌ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى
مَا كَانُوا يَعْْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصُّلْبِ
مَعَ صُلْبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَ
أَصْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهِتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغَيْرَاتٍ عَنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تَعْرُضُ كَأَنَّهَُا
سَرَابٌ يُقَالُ لِيْلَهُمْ لِيْلَهُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا
كُنَّا نَعْبُدُ غَيْرَ رَبِّكَ اللَّهُ فَيَقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ
لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تَزِيدُونَ قَالُوا تَزِيدُ
أَنْ تَسْقِينَا فَيَقَالُ اشْرَبُوا فَيَسْقَوْنَ فِي
جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

کسی بات کا انکار نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ
نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور
اتنا ہی اور تو حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ اس کے ساتھ
اور میں گنا، اسے ابو ہریرہ! حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ
مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور
اتنا ہی اور تو حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا
ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ابھی
طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دلی گنا حضرت ابو ہریرہ
نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر یہ آدمی جنت میں داخل ہونے
کے لحاظ سے آخری ہو گا۔

عطا بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب
کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مطلع صاف ہو تو کیا نہیں سمجھ لو اور چاند کو
دیکھیں میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا کہ اس
کے دیکھنے میں نہیں تکلیف محسوس نہیں ہوتی مگر جتنی آج ان دونوں کے
دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے پھر ایک پکارنے والا پچاسے گا کہ ہر قوم اس کے
پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری صلیب کے
پاس چلے جائیں گے اور رمت پرست اپنے ربوں کے پاس چلے جائیں گے اور
جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے
یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا
کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بدلاؤ اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ، پھر جہنم
کے سامنے پیش کر دی جائے گی جو سب معلوم ہوگی، پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم
کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی
عبادت کیا کرتے تھے، پس ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے
لئے تو یہی ہے نہ اولاد اچھا تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم بالیٰ پینا چاہتے
ہیں، ان سے کہا جائے گا کہی، تو چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ
سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے
بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی
کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہی ہے نہ اولاد پھر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے

[illegible]

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ قَدْ رَأَىٰ يَوْمَ الْآخِرَةِ جُودَهُ وَيَخْرِجُونَ
اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ قِيَامُ نَوْمِهِمْ وَبَعْضُهُمْ
عَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَامِهِ وَإِلَى الْأَصْصِ سَأَلِي
فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا أَنَّهُ يَعُودُونَ قِيَامُ
أَذْهَبُوا أَهْلَهُمْ وَجَدْتُهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ قَدْ رَأَىٰ يَوْمَ الْآخِرَةِ جُودَهُ وَيَخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا أَنَّهُ
يَعُودُونَ قِيَامُ أَذْهَبُوا أَهْلَهُمْ وَجَدْتُهُمْ فِي
قُلُوبِهِمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ قَدْ رَأَىٰ يَوْمَ الْآخِرَةِ جُودَهُ
فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا أَنَّهُ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ
كُنْ نَصَبًا قَوْمِي فَاقْرَأْ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يَّضَاعِفْهَا وَيُشْغِرُ
الْشَّجَرُونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ
الْحَبِيبُ رَبِّ بَقِيتُ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنْ
النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ امْتَحَسُوا فَيَقُولُونَ
فِي نَهْرٍ يَا هَؤُلَاءِ الْجَنَّةُ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَنْبُتُونَ فِي حَاقِدِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْيَعْنَةُ
فِي حَبِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَىٰ نَوْمَهَا إِلَى جَانِبِ
الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ قَدْ كَانَ إِلَى السَّمَاسِ
مِنْهَا كَانَ أَخْضَرًا وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ
أَيْمَنُ لَيْخَرُ جُودُ كَانَتْهُمْ اللَّوْلُو فَيَجْعَلُ فِي
رِقَائِهِمُ الْخَوَافِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لِلَّذِينَ
الْجَنَّةُ هَؤُلَاءِ عَتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلْتُمُ الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ عَمَلٍ عِبَادُ وَلَا خَيْرَ قَدْ مَرَّ فَيَقُولُ
لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ فَيُثَلِّثُهُ مَعَهُ وَقَالَ حَتَّىٰ بَرَأ
بُنْ مِنْهَا لِي حَدَّثْتُهَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثْتُهَا قَدَادَةُ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُحْبِسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُلْتَوَىٰ ذَلِكَ
فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنا فَيُخْرِجُنَا
مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْكُرُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَدَمُ

اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ پھر اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے مجھے جوآن سے سرزد ہونی ہوگی اگر اس درخت سے کھا لیجئے جس سے انہیں منع فرمایا گیا تھا۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے یہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے لئے مبعوث فرمایا پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے مجھے جوآن سے بھی ہونی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کروں گے جو ظاہر و انعامات کے مطابق نہ تھے۔

أَبُو النَّبَاتَيْنِ خَلَقَكَ اللَّهُ بَيِّنًا ۖ وَأَمْسَكَكَ بِحَقَّتِهِ
وَأَمْسَكَكَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ
لَتَكْشِفَنَّ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا
هَذَا أَقَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكَلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ
قَدْ نَبِي عَنْهَا وَلَكِنْ أَنَا تَوَحَّأُ أَذِلَّ نَبِيَّ مَعَهُ
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ تَوَحَّأُ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عَلَيْهِ وَلَكِنْ أَنَا تَوَحَّأُ إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ كَرَّمْتُ كَلِمَاتِ
كَذَّبْتُمْ وَلَكِنْ أَنَا تَوَحَّأُ مُوسَى عَبْدَ اللَّهِ
الشَّوْرَةَ وَكَلِمَةً وَقَرَّبَهُ يَحْيَى قَالَ فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ الْقُدْسَ وَلَكِنْ
أَنَا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَرَادَّخَ اللَّهُ وَ
صَلَمَتُهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَا كُمْ وَلَكِنْ أَنَا تَوَحَّأُ أَحْمَدَ أَهْلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا عَفْوَ اللَّهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاحِدًا
فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَانِي فَيَقُولُ ارْفَعْ
رُفْدًا وَقُلْ لِيَسْمَعُوا وَاسْتَفْعُوا لِيَسْمَعُوا وَقُلْ لِيَسْمَعُوا
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَنْتَبِي عَلَى رَبِّي يَثْنَى وَ
يُحْمِدُ يَعْزِمُنِيهِ فَيَحْدِثُ لِي حَدًّا فَأَنْخَبُ بِرُفْدٍ
فَادْخُلُومُ الْجَنَّةِ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُ أَنَا
يَقُولُ فَأَخْرَجُ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاحِدًا

بلکہ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نوریت
دی احکام فرمایا اور اپنا عاقل قرب مرحمت فرمایا چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کی
خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں
بنائے جائے گی اور اپنی ایک نفرش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی
کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا بلکہ حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔
چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ
تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے
ان کے انگوٹھ اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ پس وہ میرے پاس
آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب
کر دوں گا۔ پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے
حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں
رکھے گا، پھر فرمائے گا کہ اسے محمدؐ سے ملنا چاہئے، کہو کہ تمہاری کشتی چلے گی، شفاعت
کر دو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مالگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں
اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثناء بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے
گی۔ پس میرے لئے ایک حمد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر
جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل
ہونے کی اجازت طلب کر دوں گا تو مجھے اجازت عطا فرمادی جائے گی۔ جب میں
اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ دینا ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب
تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اسے محمدؐ سے ملنا چاہئے
اور کہو کہ تمہاری کشتی چلے گی، شفاعت کر دو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی
مالگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثناء بیان کروں گا
جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حمد مقرر
فرمادی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا
تو وہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں
جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوسری مرتبہ لوگوں کا
اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت
طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ

فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي كَمَا يَحُولُ
أَرْفَعُ مُحَمَّدًا وَقُلْ يَسْمَعُ وَاسْتَفْعُ لِي شَفَعْتُ وَسَلُّ
تُعْطُ قَالَ فَاذْفَعُ رَأْسِي مَا شَفَعْتُ عَلَى رَقِي يَنْتَازِ
وَتَحْيِيْدِي يَعْكِمُنِيهِ قَالَ رَفَعْتُ شَفَعْتُ فَيَحْدُنِي
حَدًا فَاخْرُجْ فَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاخْرُجْ فَاخْرُجْ مِنْ النَّارِ
وَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ بِكَ يَا شَافِعًا
عَلَى رَقِي فِي دَارِهِ فَيُؤَدُّنِي بِي عَلَيْهِ فَاذْأَرِجْ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ مُحَمَّدًا وَقُلْ يَسْمَعُ
وَاسْتَفْعُ لِي شَفَعْتُ وَسَلُّ تُعْطُ قَالَ فَاذْفَعُ رَأْسِي
فَاذْفَعُ عَلَى رَقِي يَنْتَازِ وَتَحْيِيْدِي يَعْكِمُنِيهِ قَالَ
ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَحْدُنِي حَدًا فَاخْرُجْ فَاَدْخِلْهُمْ
الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاخْرُجْ
فَاخْرُجْ مِنْ النَّارِ أَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ حَتَّى
مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَوْ
وَجِبَ عَلَيْهِ الْحُكْمُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ
عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ
هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَكَ نَبِيُّكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَتِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ
إِلَى الْأَنْصَارِ يَدْعُهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ أَصْبِرُوا
حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ.

۲۲۹۰ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں
گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔
پھر فرمائے گا کہ اسے محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری
سُنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی
جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر
اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے
سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے
ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال
کر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت
میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں صرف
وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا
یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا ادا ہوگا۔ راوی کا بیان
ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "قَرِيبٌ مِمَّا
رَبُّكَ تَسْمِعُ اِيْسِي جَلْهَ اَكْرَسَ جِهَانِ سَبْ تِهَادِي تَعْرِيفِ
كِرْسِ" (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) یہ وہ
مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہی سے
وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (معلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

ہے۔ (معلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

ابن شمار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں جمع کر کے
فرمایا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول سے جا کر ملو کیونکہ میں تمہیں حوض
پر ملوں گا۔

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات
کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے اللہ

ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو
آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب
تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور
جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا
ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیرا دیدار
حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق
ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی
اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے
ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس
جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، اچھا کر کیا یا علائہ کیا سے
معاف فرمائے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، نہیں ہے کوئی
معبود مگر تو۔ ابوالزبیر نے طائس سے جو روایت کی اس میں قیام و
مگر قیام ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو انبیاء کہتے
ہیں حقیر نے القیام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف میں ہیں۔
قیسم نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے
کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے گنتگو
کرسے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی
ترجمان یا پردہ حامل نہیں

ہوگا۔

ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جنیں چاندی
کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ
دو جنیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور جو کچھ ان کے
اندر ہے وہ بھی سونے کا ہے۔ ان لوگوں کے اور ان کے
رکے درمیان جنت عدن میں کبریا کی چادر کے سوا اور کچھ نہ
ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگا۔

ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُ
رَبَّتِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ
فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ
الْحَقُّ وَلَيْفَا ذَلِكَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالسَّاعَةُ حَقٌّ لِلَّهِ لَكَ أَسَلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَرَأَيْتُكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ
حَاكَمْتُ كَأَعِزُّ لِي مَا ذَرَأَتْ مُتُ وَمَا أَشْرَفْتُ
وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ قَالَ قَيْسُ
بْنِ سَعْدٍ وَالْبُؤُزْبُورِيُّ عَنْ طَائِسٍ قِيَامٌ وَقَالَ
جَعَاهِدُ الْقَيْسِيُّ الْقِيَامُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عَمْرُو
الْقَيْسِيُّ وَكَلَاهُمَا مَذَاهِرُ.

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ حَبَّابٍ
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَعَشَى عَنْ يَحْيَى مَتَّى عَنْ
عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ
رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ
يَحْجُبُهُ

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ
أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّاتٍ مِنْ فَضْهِ
أَنْبِيَتْهُنَّ وَأَمْوَئُهُنَّ وَجَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ أَنْبَتْهُنَّ
وَمَرَامِزُهُنَّ وَأَمْوَئُهُنَّ الْقَوْمُ رُكِبَتْ أَنْ يُنْظَرُوا
إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ النَّاسِ بَرِّ عَلَى وَجْهِهِ فِي
جَنَّةِ عَدْنٍ.

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے مضم کیا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں لے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل و نام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنے سامان کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جو تم نے دی ہے اور ہر وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہتھ پ کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو راند پانی کو روک رکھے۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جسے تو نے زائد از ضرورت چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی۔ دلی نہ تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر موقوف رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی تین متواتر ہیں یعنی ذوالحجہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ افْتَطَعَ مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ بِمِثْلٍ كَاذِبَةٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ شَرُّ قَرَارٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَاقَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَآيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ الْآيَةُ.

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلَاحَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى بَيْتٍ كَاذِبٌ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ وَرَجُلٌ مِنْهُمْ فَضَّلَ مَا يَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتُ فَضْلَ مَا لَوْ تَعَمَلُ يَدَكَ.

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُسْتَنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّوْمَانُ قَدْ اسْتَدَارَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ الْبَيْتَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مَنَاسِكَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ بَحْجَادَى وَشُعْبَانَ أَيْ شَهْرُ هَذَا أَقْبَلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيْ بَلَدٍ هَذَا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقْلُقُ فِي
صَدْرِهِ حَبْنَةً قَالَ كَأَنَّهُ لَشَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ
عَبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ لَا شَيْءَ يَرَحِمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ
الرَّحِمَاءَ

۲۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ
صَالِحٍ مِّنْ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ
مَا لَهَا لَا يُدْخِلُهَا إِلَّا الضُّعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطَتِ
وَقَالَتِ النَّارُ يَعْزِي أَوْثَرَتْ يَا لِمَتَكَ كَثِيرِينَ
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ
أَنْتِ عَذَابِي أَصْلِبُ بِكَ مِنْ أَشْيَاءٍ وَلَيْسَ
وَاحِدٌ مِنْكُمْ مِمَّنْ مَلَأَهَا قَالَ فَاثْمًا الْجَنَّةُ حَيَاتٍ
اللَّهُ لَا يُظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّمَا يُنْشِئُ
لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقُونَ فِيهَا فَنُفُوسٌ هَلْ
مِنْ مَرِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعُ فِيهَا قَدَامَهُ
فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ
وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

۲۲۹۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍا حَدَّثَنَا
هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَعَمَ مِنْ
النَّارِ يَدُ نَوْبٍ أَصَابُوهَا عَذَابُهَا ثُمَّ يَدُ خَلَامٍ
اللَّهُ الْجَنَّةُ بِبَعْضِ رَحْمَتِهِ يَقَالُ لَهُمُ الْيَهُودُ
وَقَالَ هُمَا مَرَحَدٌ تَقَاتَدَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا

بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور
اس کا سانس بسنے میں پھٹ پھٹا رہا تھا یہ خیال میں نہ آیا
کہ جیسے پانی مشک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو
حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ
جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ
میرے اندر کمزور اور گرسے ہوئے لوگ ہی داخل ہوں
گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لئے
ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا
کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا
عذاب ہے کہ تیرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں
میں سے ہر ایک کو ٹھہر دیا جائے گا۔ حالانکہ جنت کا
تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں
کرے گا اور دوزخ کے لئے جس کو چاہے پیدا فرمائے
گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے۔ جہنم کے گمراہ اور ہیں؟ تین
مرتبہ کہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنا قدم رکھے گا تو
وہ بھڑکے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے حصے سے مل جائیں گے۔
تو پھر وہ کہے گی بس، بس، بس،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے
باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے مجلس جائیں گے۔ پھر
اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں
داخل کر دے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے۔ ہر نام
تساوہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ہلنے
سے روکا ہوا ہے۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنِ الْكُتَيْبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إصْبَعٍ
وَالْأَرْضَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرِ
وَالْأَنْهَارَ عَلَى إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إصْبَعٍ
ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا قَدَرُوا
اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ
فَعَلَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرَهُ فَالرَّبُّ
بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ
هُوَ الْكَائِنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ يَفْعَلُهُ
وَأَمْرُهُ وَتَخْلِيقُهُمْ وَتَكْوِينُهُمْ فَهُوَ مَخْلُوقٌ
مَخْلُوقٌ مَكْنُونٌ .

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي ثَمَرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّرَنِي
بَيْنَ مَمْنُونَةٍ لَيْلَةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ مَا لَا تُنْظَرُ كَيْفَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ
فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنْظَرَ
إِلَى السَّمَاءِ فَقَدَّرَ أَنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَتَشَرَّفَ تَأَمَّرَ
فَتَوَضَّأَ فَأَسْتَمَنَ ثُمَّ صَلَّى أَحَدَ عَشَرَ رَكْعَةً
ثُمَّ أَذَّنَ يَلَالُ يَا مُسْلِمُونَ فَصَلُّوا وَكَلِّمُوا ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ .

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک
یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک
انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر،
درختوں اور دیاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق
کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائیے
گا۔ کہ بادشاہ ہیں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ اور انہوں نے اللہ کی تدبیر کی جیسا
اس کا حق تھا۔ (سورہ الزمر، آیت ۶۷)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور عباس کا فعل واسطے پس
وہ رب اپنی صفات، فعل اور اس کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق
ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے
معروض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا
ہوا ہے۔

کریم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس
رات گزاری اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس
تھے میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے
باتیں کیں، پھر سو گئے۔ جب رات کا تہائی یا کچھ بھتہ
باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت
پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں
(سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا
مساک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی، پھر حضرت بلال نے
غز کے لئے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر
نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

بِأَدْنَىٰ ۖ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِإِعْبَادِنَا
الْمُرْسَلِينَ .

۲۳۰۱ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا
قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنْ
رَضِيتُ سَبَقَتْ غَضَبِي .

۲۳۰۲ . حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ
أَحَدِكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ
يَكُونُ مَضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ
فَيُؤَدِّنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِشْقَهُ وَأَجَلَهُ
وَعَمَلَهُ وَشَيْئًا أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ
فَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى
لَا يَكُونُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسِيرُ عَلَيْهِ
أَلَيْكُنَّابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

فَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى
يَكُونُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسِيرُ عَلَيْهِ
أَلَيْكُنَّابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا .

۲۳۰۳ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ ذَرِّ سَمِعْتُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا جُبَيْرُ لَيْلٌ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَزُورَنَا
أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَتَزَلَّتْ وَمَا تَزَلُّ إِلَّا
بِمَا مَرَّ بِكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذَا كَانَ الْجَوَابُ لِلْمُحَدِّثِ

بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے پیچھے
ہوئے بندوں کے لئے ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب اللہ
تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے پاس عرش کے اوپر
لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت
لے گئی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عادی و مصدوق ہیں
فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا لطفہ اس کی والدہ کے پیٹ
میں چالیس دن تک رہتا ہے ۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما
ہوا خون رہتا ہے ۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت
کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے ۔ پھر اس کی طرف ایک
فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی
ہے ۔ چنانچہ وہ اس کا رزق ، موت ، عمل اور بدبختی
ہے یا نیک بختی ، یہ کچھ دیتا ہے ۔ پھر اس کے اندر روح
بھونکی جاتی ہے ۔ پس تم میں سے کوئی اہل جنت جیسے عمل کو کرتا رہتا
ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ
رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام

کئے کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے اہل جہنم جیسے عمل
کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ
رہ جاتا ہے لیکن اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کئے

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے جبریل ! جتنی دفعہ تم ہمارے
پاس آتے ہو اس سے زیادہ آئے سے تمہیں کون روکتا ہے ؟
پس یہ آیت نازل ہوئی : اور جبریل نے محبوب سے عرض کی
کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے ۔ اسی
کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے ۔

(سورہ مریم ، آیت ۶۴) مادی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۰۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكْوَانُ وَكَانَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمُ فِي حَرْبٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مَسْكِيٌّ عَلَى

عَيْسَبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا

تَسَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ فَقَامَ مَتَوَكِّلًا

عَلَى عَيْسَبٍ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحِي

إِلَيْهِ فَقَالَ وَتَسْمَعُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قِيلَ الرُّوحُ

مِنْ أَمْرِئِي وَمَا أُرْسِلْتُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَلِيلًا

فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَذَا قَوْلُنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ

۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَا يَلِكُ

عَنْ أَبِي الزُّبَايْعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ

اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَى الْجِهَادِ

فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ يَأْتِي تَدْخُلُهُ

الْجَنَّةُ أَوْ يُرْجَعُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ

مِنْهُ مَعَ مَا كَانَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَلَدُ

رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ

يُقَاتِلُ حِمْيَةَ وَيُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِبَاعًا

فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ

كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعَلِيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْهَابُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ

الْمَعْبُودِيِّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَافٍ دِيَا كَمَا هُوَ

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ

وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک

کھجور کی کڑی کا سہارے رہے تھے پس یہودیوں کے کچھ افراد کے

پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے

کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ دوسرے

بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں نہ پوچھو۔ پس

انہوں نے سوال کر دیا اور آپ اس وقت کھجور پر ٹیک لگا کر ٹھہرے ہوئے

اور میں آپ کے پیچھے تھا پس میں جان گیا کہ آپ بروہی کا نزول ہو رہا ہے۔

چنانچہ آپ نے فرمایا اور تم سے عرض کیا ہے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ روح

میرے رکے حکم سے ایک چیز ہے اور میں علم نہ ملا مگر حضور ا ز سوره بنی

اسرائیل آیت ۸۵ چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکالا ہو

اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور اس کے کلمات کی

تفسیر کرنے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں

داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچا دے

جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا نیز اجر اور مال غنیمت

ساحق بنے ہوئے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ ایک

آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار

ہوا کہ ایک آدمی اسلام کی طرف داری میں لڑتا ہے دوسرا اپنی

جمادری دکھانے کے لئے اور تیسرا محض دکھانے کے لئے لڑتا ہے

پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ

کے کلمے کی سرطندی کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

ارشاد خداوندی۔ بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا۔

قیس بن ابی ہازم کا بیان ہے کہ حضرت میسر بن شبہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي كَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ أَمْرُ اللَّهِ.

۲۳۸۸ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ يَزِيدَ هَاشِمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ مَعْبُودَ بْنَ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَضُرُّهُمْ مِنْ كَذِبِهِمْ وَلَا مِنْ خَالِفِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ جُنَّاهٍ سَمِعْتُ مَعَاذَ يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مَعْبُودٌ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذَ يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ.

۲۳۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَسْجِدَةٍ فِي أَهْصَاهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعُدَّ وَأَمَرَ اللَّهُ فِيكَ وَلَنْ أَذْهَبَ لِيُغَيِّرَنَّكَ اللَّهُ.

۲۳۹۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

عَبْدِ الْأَوْحَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأُمِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرَرِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَخَّأُ عَلَى عَرِيضٍ مَعَهُ كَمَرٌ نَاعَلِي نَخْرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّؤْيَى فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَخْبِي فِيهِ بَشْيٌ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَسْنَا لَكَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّؤْيَى فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَلَيْسَ لَوْ أَنَّكَ مِنَ الرُّؤْيَى قُلِ الرُّؤْيَى مِنْ أَمْرِ دُنْيَا

ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم دنیا میں کارورز آجائے گا۔

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ ان کا مخالف، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ مالک بن نجہم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

نافع بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے اصحاب میں تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ پر ٹکرا دیکر کسی کام مانگے تو میں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا مگر اگر تیرے سنی حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے پیچھے ہٹ کر تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک بکری کا سہارا لے رہے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم بیڑیوں کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہ میں ایسا جواب دی جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے۔ پس ان میں سے ایک آدمی آپ کے سامنے آکھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابو القاسم! روح کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ

وَمَا أَوْفَوْا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ
هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا

باب ۱۲۶ قول الله تعالى قُلْ لَوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ لَوَفَّيْتُ لَعَهْدِ الْبَحْرِ قَبْلَ
أَنْ تَنْفَعَكَ كَلِمَاتِي وَلَوْ حِثًّا يَبْلُغُهُ مَدَدًا
وَأَنْ مَابِ الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أُخْلا مَرَّ
الْبَحْرُ بِمِدَادٍ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ
مَا نَفَعَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنْ رَزَقَكُمُ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ مَشَقَّةً
اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ الظُّلُمَ
يُطْلِقُ حَبِثَاتِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمُجَرَّمِ
مَسْجَرَاتِ يَوْمَ آيَةِ الْخُلُقِ وَالْأَمْرِ تَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَنْ تَكْفَلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ لَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ
بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَهَادِيَ فِي سَبِيلِهِ وَنَهْدَ يَتَّقِ
كَلِمَتِهِ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْدَّ إِلَى مَسْكَنِهِ
بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرِ أَوْ عَثِمَةٍ

باب ۱۲۶ في المشيئة والإرادة وما
نشأ من إلا أن يشاء الله وقول الله تعالى
تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكُونُ لَكُمْ
إِلَهُ عَاطِلٌ ذَلِكَ غَدًّا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ
لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ
نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا
يُؤِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہیں ملا مگر حضورؐ نے
(سورہ النحل آیت ۱۷) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں اسی طرح ہے۔
خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے۔ تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے بے با
توں کے مے سیاہی ہو جائے تو حضورؐ سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے بے با
توں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم دسیا ہی اور اس کی مدد کر لے میں (سورہ الکہف
آیت ۱۸) نیز فرمایا اور اگر زمین میں جتنی درخت ہیں سب قلعیں بن جائیں اور
سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ
ہوں گی (سورہ النہل آیت ۱۷) نیز فرمایا: بیشک تمہارا رب شہر ہے جس
سے آسمان زمین چٹون میں بنائے پھر عرش پر استواء ہوا جیسا اس کی شان کے
لائق ہے بات دن کو ایک سرے سے ڈھانپتا ہے کہ جہاں اس کے پیچھے لگا
آتا ہے اور سورج اور چاند اور نارا دل کو بنایا سب اس کے حکم کے دیے ہوئے ہیں
سن تو کہ اس کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت واللہ اعلم
رب سائے جہان کا (سورہ الاعراف، آیت ۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ
میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہ خدا کا
جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ صانع ہے
کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال
غنیمت دے کہ اسے اس کے گھر کی طرف
لوٹائے۔

خدا کی مشیت اور ارادہ: ارشاد باری ہے: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ
چاہے اللہ (سورہ النور آیت ۲۹) نیز فرمایا: تو جسے چاہے سلطنت دے
(سورہ آل عمران، آیت ۱۰۲) نیز فرمایا: اور ہرگز کسی باغ کے دیے نہ کہہ دینا کہ میں کل
نہ کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (سورہ الکہف آیت ۱۸) نیز فرمایا: بیشک یہ نہیں کہ
تو اپنے اپنی طرف سے چاہو ہر بات کہ وہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے
(سورہ القصص آیت ۲۸) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ
آیت ابوالہب کے بارے میں نازل ہوئی نیز اللہ تعالیٰ پر آسانی چاہتا ہے
اور دشواری نہیں چاہتا (سورہ البقرہ، آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ كَأَعِطِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ .

۲۳۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَخَاطَمَهُ بِنَتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ لَكُمْ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَصَلُّونَ قَالَ عَرِجٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا انْقَسَبَ بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَوْ يُرْجِعُ إِلَى شَيْءٍ أَشَدَّ سَمْعَةً وَهُوَ مُدْبِرٌ يُضْرِبُ فِجْدَةً وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدًّا .

۲۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَنَافٍ حَدَّثَنَا فُلَيْهٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ رِيفِي زُرْقَةٍ مِنْ حَيْثُ أَتَاهَا الزَّرْحُ تَكُونُ حُلَا ذَا سَكَنَتِ تِجَاتُ اعْتَدَلَتْ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكُونُ أَيْلَاءَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَمْرِ زَوْصَاءٍ مُعْتَدِلَةٌ حَشِي يَقْصِمُهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ .

۲۳۱۵ - حَدَّثَنَا الْحَكُمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمَذْبَحِ إِنَّمَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عذر من گزار رہا ہوں۔ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ہم نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی زبان پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ :۔۔۔ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر بھگوانو ہے۔ (سورہ الکہف، آیت ۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں جیسی ہے کہ جب ہوا لگتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت جیسی ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں ہماری زندگی ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب

بَقَاءُكُمْ فِيهَا سَلَفَتْ قَبْلَكُمْ قَوْمٌ الْأَهْلِيمُ كَمَا بَيَّنَّ
صَلَاةَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ
التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ
النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا أَوْ عَطَوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا
ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ
حَتَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا أَوْ عَطَوْا قِيْرَاطًا
قِيْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ تَمَّ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى
غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيَ تَمَّ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ
قَالَ أَهْلُ التَّوْرَةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا
أَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ
مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْفِيهِ
مَنْ أَسَاءَ.

۳۳۱۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسْنِدِيُّ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
إِذْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ
شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا
أَوْ لَا دَكُمْ وَلَا تَأْكُلُوا بِهَيْبَتِي لَمْ تَرْضَ بَيْنَ
أَيْدِيكُمْ وَلَا تُجِلُّكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي فِي مَعْرُوبٍ مَنْ
وَفِي مِنْكُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ
ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَلَهُ لَهْلَاءٌ
وَطُغُورٌ وَمَنْ سَكَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَيَّ اللَّهُ إِنْ
شَاءَ عَذَابًا وَإِنْ شَاءَ حَقَّرَ لَهُ.

۳۳۱۷. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَمْ يَسْتَوِنْ
أَمْرًا فَقَالَ لَا طَوْفَ لِي لَيْلَةً عَلَى نِسَائِي فَخَلَعَنَ
كُلَّ أَمْرَةٍ وَلَسَدَنَ خَارِسًا يَتْلُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ

آفتاب تک کا وقت۔ نوریت والوں کو نوریت عطا فرمائی
گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور ٹھک گئے۔
پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل
دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور ٹھک گئے
پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن مجید عطا
فرمایا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل
کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل نوریت
نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہوں نے کام تو بہت مختصر
کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری
مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں
فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں
دیتا ہوں۔

ابو ادريس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی
اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات
پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
نہیں کر دو گے، چوری نہیں کر دو گے، زنا نہیں کر دو گے
اپنی اولاد کو قتل نہیں کر دو گے اپنے دل سے بات بنا کر
کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں
میری نافرمانی نہیں کر دو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے
خمس ہے اور جو ان میں سے کوئی بڑی کر بیٹھے پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے
تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاک ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پرہوشی فرمائے
تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور
چاہے تو اسے معاف فرما دے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ
اللہ کے نبی حضرت سیدنا علیہ السلام کی ساتھ بیویاں تھیں
انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا
تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جتنے گی جو اللہ کی
راہ میں جہاد کریں گے پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

كَلَامَاتٍ عَلَى نِسَائِهِمَا وَلَدَاتٍ مِنْهُنَّ إِسْلَامًا
أَمْرًا وَلَدَاتٍ وَشَقَّ غَلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَشْتَنِي
لَحَمَلْتُ كُلَّ أَمْرَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا
يَعْلِيلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ شَاعِبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْعَفَّيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَجُودُ كَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ
طَهَّورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهَّورٌ بَلْ
هِيَ حَتَّى تَقُورَ عَلَى شَيْءٍ كَيْبَرُ نَزِيرٍ الْقَبُورُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَمَّزَ

۲۳۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ قَبَضَ أَدَا أَحَدَكُمْ
حِينَ شَاءَ وَمَا ذَا حِينَ شَاءَ فَفَضَّوْا حَوَاجِمَهُمْ
وَنَوَضُّوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَبْيَضَتْ
فَقَامَ فَصَلَّى -

۲۳۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
أَبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَرَبٍ
وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْتَبْرَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ
مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُحَمَّدًا
عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَزَعَرَ
الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَنَظَرَ

میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے نامکمل
بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان
ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ بیٹے تو ان کی ہر بیوی ضرور حاملہ ہوتی اور
مڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں
جہاد کرتے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک عربی کے پاس اس کی عبادت کے لئے تشریف لے گئے
اور فرمایا گھبرانے کی بات نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی
ہے انشاء اللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا۔
گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے آدمی پر اتنا زور دیکھا
رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

عبد اللہ بن ابوقتادہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی
ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری رگوں
کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا
ہے پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے
تو دھنوکے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ
نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

یحییٰ بن قزعة، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعراب سے
روایت کرتے ہیں۔ اسماعیل ان کے بھائی، سلیمان محمد
ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن
مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ ایک
مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس
مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے ساز کیا اور قسم ہے اس کی جس
کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی
جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس
پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا چنانچہ

یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پھرتے ہوئے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر کچھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرمادیا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آنے پائیں گے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑ دوں تاکہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کر دوں۔

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوچا ہوتا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابی قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دُرّ دُرّ نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی جو اندر نہیں کچا جو اس طرح نکالتا ہو، یہاں تک کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ

الیهودی عنی الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فَاخْبَرَهُ بِأَلَدِي كَانَ مِنْ أُمِّهِ وَأُمِّهِ الْمُسْلِمِ فَكَأَلِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْجِرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْهَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُقْبَلُ فَإِذَا مُوسَى بِأُطْلُشَ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أُدْرِي أَكَانَ فِيهِمْ صَبِيحٌ فَأَيُّ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِنْهُ اسْتَفْتَى اللَّهُ.

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُحَيْبُ بْنُ أَبِي عَيْسَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَيْتُ يَا نَبِيَّ الدَّجَالُ كَيْفَ دُمُوتُ يَحْدُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ مِيرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُ نَبِيٌّ دَعْوَةً فَيُرِيدُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَهْوَانَ ابْنُ حَمِيلٍ الْأَجْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَأَنَا وَمَا رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ فَتَرَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ فَتَرَعَهَا نَوْبًا أَوْ ذُو نَوْبَيْنِ وَفِي تَرَعِهِمْ ضَعُفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ عَزْمًا فَلَمْ أَرَعْ بَقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي قِرْبَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ حَوْلَهُ يَعْطُونَ.

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ أَشْفَعُوا خَلْتُ جَبْرًا يَقْضِي اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ.

۲۳۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ مِمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ الرَّحْمَنُ إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزَمْ مَسْئَلَتَهُ أَمَّا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ.

۲۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَنْ وَحِيدٍ عَنْ الْأَوْسَائِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ دُعَاءَ هُوَ وَالْحَزْرَبِ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ فَتَرَكِيهِمَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَعَبِ الْأَنْصَارِيِّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّمَا تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ

مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ هَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَكُرُ أَتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا مُوسَى فِي مَلَايِكَةِ إِسْرَافِيلَ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأَوْجِى إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَبَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوفَ الْيَبَّ وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَتَدَّتْ الْخُوفَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَنْتَبِعُهُ أَثَرُ الْخُوفِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ قَتْلَى

اشعری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا اور بھیجی فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے؛ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اس سے غم کے ساتھ سوال کہے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیب بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اور جریر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کرتے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری گزرتے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جس کے پاس جلسے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟

فرمایا کہ ہاں بن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی آدمی ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم پھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں پھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پس حضرت

موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں پھیل کر بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے پس ۵ دنوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پایا پھر ان دونوں وہی قصہ بیان ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم جی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی تم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

ابو نعاس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کے چلے جائیں۔ فرمایا تو کل جنگ کر لو۔ چنانچہ اگلے روز یہ بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

اس کے پاس شفاعت کام نہیں تھی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے بیان تک کہ جب اذن سے کران کے لوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو ایک سرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کہ تمہارے رب نے کیا پیرا فرمایا نیز ارشاد ربانی ہے: "وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر"

مُوسَىٰ لِمُوسَىٰ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْفَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَىٰ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرْتَدَّ عَلَيْنَا إِنَّا بِهِمَا فَتَبَصَّرْنَا فَوجدَ أَحْضَرًا وَكَانَ مِنْ شَيْنِهِمَا مَا فَضَّلَ اللَّهُ.

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ عَدْنًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يُخَيِّفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحَقِّقَ.

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَقْتَرِحُوا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ يَقُولُ وَلَمْ يَقْتَرِحُوا قَالَ قَاعِدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَخَدُوا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا قَاتِلُونَ عَدْنًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۲۶۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَشْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَكَ إِلَّا الَّذِينَ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَوْ يُثَلِّمُ مَا ذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مُسَدِّدٌ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ

أَهْلُ السَّمُوتِ شَيْئًا إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ
وَسَكَنَ الْقَمُوتُ عَدَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَبِذَكَرِ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ
اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ لَيْسَ مَعَهُ مَنْ
يَعُدُّ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرَّبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا
الدَّيَّانُ .

٢٣٢٩. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَسْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا أَقْضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ
بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سُلَيْلَةٌ
عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ
يَنْفُذُ هُمْ ذَلِكَ فَإِذَا أَفْتَرَعُ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا
مَاذَا قَالَ نَبِيُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
قَالَ عَلِيُّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ
عَمْرُو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
عَلِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَمْرُفُتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ النَّسَانَ أَتَى
عَنْ عَمْرِو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ
أَنَّهُ قَدْ أَفْتَرَعُ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرُو
فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ
وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

٢٣٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَأَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے حکم: (سورۃ البقرہ، آیت ۲۵۵) مَیْمَرُی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے اور آسمانوں والے اس میں سنتے ہیں تو ان کے دلوں کا خوف دہرہ جاتا ہے اور آواز رک جاتی ہے۔ یہ جان کر کہ وہ حق ہے اور نہ کھتے ہیں کہ تمہارے رب کے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا حضرت جابر بن عبد اللہ بن انیس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو اکٹھا کئے گا پھر انہیں ایسی آواز سے پکائے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں میں جزا و سزا دینے والا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے پرلوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں، انجزدنیاز سے جیسا کہ فرمایا ہے کہ وہ پتھر پر زنجیریں ہیں۔ حضرت علی اور کئی دیگر حضرات نے صغوان کہا ہے پھر وہ اسے کشتل میں جاری کرتا ہے چنانچہ جب ان کے دلوں کا خوف جاتا رہتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب کے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑائی والا۔ علی سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے اسے روایت کیا ہے۔ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی۔ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی یوں مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے تفرغ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔ لیکن یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرأت تو یہی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے اور کسی چیز کو نہیں ملتا جتنی توجہ سے نبی کریم صلی اللہ

مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَعْتِي ۖ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَفَى بِالْقُرْآنِ ۚ قَالَ صَاحِبُ الْبَيْتِ لَا يُرِيدُ أَنْ يَنْجَحِدَ بِهِ ۖ

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَدَمُ اقْضُ لِقَابِكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَنَادِي بِصَوْتٍ أَنْ اللَّهُ يَا مَرْءُ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ نَحْشًا إِلَى النَّارِ ۖ

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْلَمَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا عَرَفْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَ هَابِيبَتِ فِي الْحَيَاةِ ۖ

بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَرَبِّهِ ۖ قَالَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةُ وَكَانَ مَعَهُ وَلَدٌ كَلَّمَ لِقَابِي الْقُرْآنَ أَيْ يُلْقِي عَلَيْكَ وَتَلْقَاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُكَ عَنْهُمْ وَهِيَ لَهُ مُتَلَقَى أَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتِ ۖ

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَكَادِي جِبْرِيلَ أَنْ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّ فَلَا فَا حَبَّةُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَمَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَا فَا حَبَّةُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ۖ

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تلائے علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں بھجھنے کے لئے نکال دیجیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت دے دی جائے۔

خدا کا کلام فرمانا حضرت جبریل سے اور فرشتوں کو نداء کرنا صحرا میں ہے کہ اِنَّكَ لَتَلْقٰى الْقُرْآنَ سے مراد ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور تَلْقٰى اَنْتَ سے مراد ہے کہ تم ان سے پیش ہو اور بھیجی اسی کی طرح ہے۔ پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے سورۃ البقرہ، آیت ۳۷

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان دے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی پس جاتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

معروف بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری یا زنا کیا؟

اللہ تعالیٰ اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ یَنْزِلُ الْأَمْثِلُ عَنْ سَمْعِ رِجَالٍ اَسْمَانِیْنَ اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت برادر بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! جب

تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ نکادی، تیرے شوق اور تیرے نور سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا پس اگر تم اس امت میں مر جاؤ تو فطرت اسلام پر رہو گے اور اگر تم صبح کو اٹھو تو اب کے ساتھ اٹھو گے۔

اسمعیل بن ابی خالد نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةً بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يُعْرِضُ الَّذِينَ بَاثَرُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمُو عِبَادِي قَبْلَ تَوَلَّوْنَا تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَيُبَشِّرُنِي أَنَّ مَن تَرَكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَلْبًا وَانْ سَرَقَ وَإِنْ ذَنِي قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ ذَنِي

بَابُ ۲۶۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَنْزَلَ مَا يَعْلَمُ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ قَالَ الْحَاجِبُ يَنْزِلُ الْأَمْثِلُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ السَّابِقَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِقَةِ

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَخَلَّ اللَّهُمَّ أَسْمَتِي نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوْضْتَ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَخْرَجَ مِثْلَكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكَ خَلَّيْتُكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبَنَيْتَكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ أَحَدًا

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابن ابی اوفی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وَسَمِعُوا يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ بِرِيعِ
الْحَسَابِ أَهْزَمَ الْأَحْزَابَ وَرَزَلَ بِهِمْ نَادِي
الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۸. حَدَّثَنَا مُسْتَدَدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا مَا
أَنْزَلْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَوَابِعُكُمْ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ يَجْعَلُ الْمُشْرِكُونَ
فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلْنَا وَمَنْ جَاءَ بِهِ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تُخَافُ بِهَا لَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ
الْمُشْرِكُونَ وَلَا تُخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا
كُفْرَ لَهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعْهُمْ
وَلَا تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا بِعَنْكَ الْقُرْآنَ
بَابُ ۱۲۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ
يُتَبَدَّلُوا كَلَامَ اللَّهِ لِقَوْلٍ فُضِّلَ حَقٌّ
وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللُّغِيبِ

۲۳۳۹. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنُنِي ابْنُ آدَمَ لَيْسَبُ الدَّهْرَ وَ
أَنَا الدَّهْرُ يُبْدِي الْأَمْرَ قَلْبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
۲۳۴۰. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ لِي
وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَارُ شَهْوَتُهُ وَأَكْلُهُ وَشُرْبُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی :- اے اللہ
کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے!
لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ
دے۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابی خالد
عبداللہ بن ابی اوفی نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے سنا۔

سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا اور
اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ سورۃ
بنی اسرائیل، آیت ۱۰ کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت نازل
ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ
رہتے تھے تو جب آپ آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے
تو قرآن کریم کو برا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے
نیز لانے والے کو بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ وہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور بالکل آہستہ یعنی نماز
اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے
ساتھی بھی نہ سن سکیں وراس کا درمیانی راستہ اختیار کر اور ان کو
سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں یہاں تک کہ یہ تم سے قرآن مجید کو لیں۔
قرآن مجید

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں (سورۃ الفرقہ، آیت ۱۵)
لِقَوْلٍ فُضِّلَ حَقٌّ اور وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔
سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- ابن آدم
مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گائی دیتا ہے
اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات
اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ
شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑنا ہے اور

روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کئے گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے ہمارے بھٹے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی: اے ابوبکر! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

ابو عبد اللہ اعتر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ بے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور بے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور تیسرے روز سب پر سبقت دے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خروج کرو میں تم پر خروج کروں گا۔

ابو زرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز لے کر آ رہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ ذرا شور و غل ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ الصَّوْمُ جَنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَوْقَ مَا فِي جَنَّةِ جَنَّاتٍ يَخْرُجُ مِنْهَا بِطَرَفِ النَّفْسِ يَلْقَىٰ رَبَّهُ وَلَخْلُوفٌ فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ دُخَانِ الْمَسْكِ .

۲۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يُعْطِلُ عَذْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَّادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَخْشِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَىٰ رَبَّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَىٰ قَالَ بَلَىٰ يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَّا غِنَىٰ لِّي عَنْ بَرَكَتِكَ .

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَإِنِّي أَجِيبُ لَهُ مَنْ يَأْتِيُنِي بِدَعْوَتِهِ مِنْ سَائِلِي فَأُعِطُهُ .

۲۳۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ الْخُرُونُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَبَعْدَهُ الْآخِرُونَ قَالَ اللَّهُ أُنْفِقُ أُنْفِقُ عَلَيْكَ .

۲۳۴۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَفَرَأْنَاءُ فِيهِ شَرَابٌ فَأَخْرَجْنَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشَّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَا يَصْحَبُ فِيهِ وَلَا نَصَبٌ .

۲۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَتَدْرِي لِي عِبَادُ قِيَامُ النَّاسِ مَا لَاهِلِينَ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ يَسْمَعُ وَلَا خَطَرٌ عَلَيَّ قَلْبٌ يَشِيرُ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

۲۳۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سُكَيْمُ بْنُ الْأَحْوَلِ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمْعَةَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَلَّى جَمَاعًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَوَكَّلْتُ عَلَى رَحْمَتِكَ وَالْأَرْضُ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَحْيِيهِمُ السَّمُوتُ وَالْأَنْفُسُ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالْعَذَابُ حَقٌّ وَالْمُتَّقُونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْمُكَ وَبِكَ أَمْنٌ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَكُلِّفْنِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

عاصم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے۔ اے اللہ! تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں، درجہ حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سوا سے جھکنا اور تیرے حکم سے فیصلہ کیا پس بخش دے جو کام میں نے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

۲۳۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الرَّهْزِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدِّكَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ مَا قَالُوا فَكَبَّرَ اللَّهُ مَنَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زہر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم کے اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق انفرادی روایتوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

أَكَلْتُ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يَشْلِي وَ
لَقَائِي فِي لَهْبِي كَانَ أَحْقَرُ مِنِّي أَنْ يَشْكَلَ
اللَّهُ فِي بَرَاءَتِي عَلَى وَلِيكِي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَدْرِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَوْمِ
رُتُوبَاتِ بَرَاءَتِي اللَّهُ يَهْأَنُ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ
الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِكَ الْعَشْرَ لَا يَتَذَكَّرُونَ

۲۳۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْمُعِيزَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزَّيَّادِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدٌ أَنْ يَجْعَلَ
سَيِّئَةً فَلَا تَكْتَبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَجْعَلَ مَا كَانَ
عَمَلُهَا فَالْكُتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِ
فَالْكُتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ حَسَنَةً
فَلَمْ يَجْعَلْهَا فَالْكُتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَ بِهَا
فَالْكُتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَكَمِيُّ سَلَمِيُّ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ مَعْنُوعِ بْنِ أَبِي
مَرْزُوقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ

الْخَلْقَ فَلَمَّا خَدَّعَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّجُومُ فَقَالَ مَهْ
قَالَتْ هَذَا أَمَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْفَرْطِ يَحْتَدِ
فَقَالَ لَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ
وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ وَقَالَ
فَذَلِكَ لَكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَهْلُ عَسِيئَةٍ
إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَقْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا
أَرْجَاءَكُمْ

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِينُ
عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام
فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید
تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی میں
خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرما دے گا۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ وہ کہہ کر یہ بڑا ہمتاں لائے
ہیں ۲۳۳۸۔ (سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۲۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب
میرا بندہ بڑے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو
جب تک اسے کرنے لے اور جب اسے کرے تو اس
کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اسے ترک کر دے
تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا
ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے ایک
نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرے تو اس کے لئے دس گنا
سے سات سو گنا تک لکھو۔

سعد بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صلہ بھی
سامنے آکھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوئی

کہ یہ قطع بھی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔
فرمایا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو
تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھے توڑے۔
عرض گزار ہوئی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا تو تیرے لئے یہی
ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے یہ بیت پڑھی۔ تو کیا تمہارے یہ لکھن
نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور
اپنے رشتے کاٹ دو (سورۃ محمد آیت ۲۲)

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَاذِبٌ فِي
دُمُومِي فِي .

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا يَلْقَاهُ لِقَاءَ حُبِّهِ
يَلْقَاهُ قَلْبًا قَلْبًا كَرِهَتْ يَلْقَاهُ كَرِهَتْ يَلْقَاهُ .

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي يَتَى .

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا أَقْطَعُ قَلْبًا إِذَا مَاتَ
فَحَرِّقُوهُ وَادْرُؤْهُ ائِصْفَ فِي النَّارِ وَبَصِيفَ فِي
الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَيْسَ قَدَرًا اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ
عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ
اللَّهُ الْبَصَرَ فَجَمَعَ مَا لِيَهُ وَأَمَرَ الْبَصَرَ فَجَمَعَ مَا
فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ
وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغُفِرَ لَهُ .

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرٍو
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا
وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبُ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَأَغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَغْفِرْ
عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ .

نے فرمایا۔ میرے کہنے ہی بندے منکر اور کہتے ہی
ماننے والے ہو گئے۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب میرا بندہ مجھ سے
ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا
ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس
سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا۔ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک رہتا ہوں
جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی
تھی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے پھر اس کی آدھی
راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بھادی جائے۔ کیونکہ خدا
کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے
اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب
نہ دیا ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے
سارے اس کے ذریعے اٹھ کر دئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے
اندھے تھے اس مجمع کو دئے پھر فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ کہا کہ تو اچھی
طرح جانتا ہے مجھ سے دیتے ہوئے۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے کبھی کہا کہ اس سے
گناہ سرزد ہوا) پس عرض گزار ہوا کہ لے رب! میں گناہ کر بیٹھا کہیں
یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے
فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہم جو گناہوں کو معاف
کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، لہذا میں نے اپنے
بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ
رک رہا، پھر اس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہو گیا) تو کہا۔

عَفَرْتُ لِعَبْدِي بَعَثْتُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ شَرَّ
أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
أَوْ أَصَبْتُ الْخَرَفَ غَضِبَهُ فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ عَفَرْتُ
لِعَبْدِي بَعَثْتُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ شَرَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا
وَرَبِّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ
أَوْ أَذْنَبْتُ الْخَرَفَ غَضِبَهُ فِي فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ عَفَرْتُ
لِعَبْدِي فَلَمَّا فُلِحَ عَمَلُ مَا شَاءَ

۳۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ عَنْ
عُقَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَازِزِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الشَّيْبِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا جَمِينًا
سَلَفَ أَوْ فِيهِ مَنْ كَانَ كَقَبْلِكَ قَالَ كَلِمَةً يَعْرِفُ
أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَا ذَوْلَ لَهُ فَتَنَّا حَضَرَتِ الْوَكَاةُ
قَالَ لَيْسَ بِهِ آيٌ أَيْبَ كَمْتُ لَكَ فَوَالْوَاخِدِ أَبِ
كَانَ كَانَتْ لَوَيْمِي تَارَةً أَوْلَدَ لِي بَعْدَ عَيْنِ اللَّهِ خَيْرًا
وَإِنْ يَغْدِرَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَغْدِرُ بِهِ فَإِنْ ظَنَرُوا إِذَا
مُتَّ فَاخْرُجُوا فِي حَتَّى إِذَا صُرْتُ فَمَا فَانْصَوْنِي
أَوْ قَالَ فَا مَحْكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيَاحٍ عَاصِفٍ
فَاذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَسِيَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ مَوَاقِفَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا
لَهُمْ أَدْرُوهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ فَأَيُّهُ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي
مَا سَمَّيْتَ عَلِيَّ إِنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ مَتَّى
فَمَا أَفْتَنَكَ أَوْ فَتَنَكَ قِيلَ قَالَ فَمَا تَلَا فَا
أَنْ رَجِمَهُ عُنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا
تَلَا فَا غَيْرَهَا فَحَدَّثَتْ بِهِ أَبَا عَثْمَانَ فَقَالَ
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ عَمِيرَةَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ

اے رب! میں گناہ کر بیٹھا یا مجھ سے گناہ ہو گیا دوبارہ
میں پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا
رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ
کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر وہ
مٹھرا رہا جب تک کہ شرعے چاہا پھر اس نے گناہ کیا اور کبھی یہ کہا کہ
مجھ سے گناہ ہو گیا، راوی کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوا۔ اے
رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا، پس مجھے بخش دے چنانچہ
فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے
سبب پر تائب ہے۔ لہذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس
حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات
کہی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب
اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ
میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ مجھے باپ ہیں۔ کہا
میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں چھپی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی
نیکی جمع نہیں کرائی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو خدا باپ
کا پس دیکھو! جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب
میرے کوٹے ہو جائیں تو انہیں پھینک دینا اور جس روز تیز ہوا چلے تو
مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان
سے پکا وعدہ لیا اور قسم ہے پروردگار کی، انہوں نے ایسا ہی
کیا اور تیز ہوا کے روز اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل
نے فرمایا کہ ہر جا، تو وہ آدمی سامنے اکھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات
نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف اور ڈرنے۔ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے اس کی میں تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی
نے دوسری دفعہ کہا۔ فَمَا تَلَا فَا غَيْرَهَا کہا میں (سیلمان) نے
یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں
نے بھی اسی طرح حضرت سلیمان فارسی سے سنی ہے
ماسوائے اس کے کہ وہ آخر رُوْنِیٰ فِي الْبَحْرِ

کا اناض کرتے تھے یا جو کچھ بیان فہرہ مایا
موسیٰ نے ستر سے نقل کیا کہ انہوں نے یسوعؑ کو اور خلیفہ نے
مستمر سے دایت کی کہ انہوں نے کم یسوعؑ کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر
میں کہا کہ جمع نہیں کروائی۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ
سے کلام فرمانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری
شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے
رب! جس کے دل میں رافی کے برابر ایمان ہوا ہے بھی
جنت میں داخل فرما دے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔
پھر میں عرض کروں گا کہ اے بھی جنت میں داخل کر جس
کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس کا بیان
ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا
ہوں۔

حماد بن زید نے عبد بن ہلال عنزی سے روایت کیا کہ اہل بصرہ سے ہم
کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے
ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں سنائے کہ حدیث شفاعت کا
مطلبہ کہاں ہے جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں
چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو وہیں جاز
ہوئے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث
شفاعت سے پہلے ان سے کسی درجہ کے بارے میں نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے
کہا کہ اے ابو حمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ کے حدیث شفاعت
پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں محمد مصطفیٰؐ نے بتاتے ہوئے فرمایا: قیامت کے
روز لوگ دنیا کی مروجوں کے مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدمؑ کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت
کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ
حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت
ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَكَ.

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ
يَسْتَكِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ
لَمْ يَسْتَكِرْ فَتَرَدَّدْتُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ.

۲۳۵۶. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَدِيٍّ
عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ قَالٍ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفَعْتُ قُلْتُ يَا رَبِّ ادْخِلْ
الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرَدٌ لَمْ يَكُنْ يَخْلُوكَ
شَرُّ أَقْوَالٍ ادْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذَى
شَرِّ وَقَالَ أَلَسْ كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى أَصَابِرِ رَسُولٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۵۷. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعْبِدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَازِمِيُّ
قَالَ أَجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا
إِلَى الْأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَهُ إِلَى

إِلَيْهِ لِيَسْأَلَهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ
فِي قَصْرِهِ فَوَاقِفَتَاهُ يَصِلُ إِلَى الصُّلْحَى كَأَسْتَأْذِنًا
فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَائِدٌ عَلَى فَرَسِهِ فَقُلْنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ
كَأَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ
فَقَالَ يَا أَبَا حَمَزَةَ هُوَ لَا يَرَى إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ جَاءُواكَ لِيَسْأَلُواكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ
فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ مَا بَرَّ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي
بَعْضٍ فَيَأْتُونَ أَدْمَرَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْنَا إِلَى رَبِّكَ
فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَذَّبْتُكُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَإِنَّ

مَا حَكَمْتُ فِي الشَّقَاعَةِ فَقَالَ هِيَ لِحَكْمَتِكَ
بِالْحَدِيثِ فَأَنْتَ بِنِي إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيَ
فَقُلْتُ الْمَرْبُودُ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتُ
وَهُوَ جَمِيعٌ مِمَّنْ عَشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي
أَلَيْسَ أَمْرٌ كَبِيرٌ أَنْ يَتَكَلَّمُوا أَفْقَلَنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ
فَجَدَّ بِنَا فَصَحَّكَ وَقَالَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مَجْجُولًا
مَا ذَكَرْتَهُ إِلَّا وَأَنَا أَرِيدُ أَنْ أَحَدِيَّا لَكُمْ حَدِيثِي
كَمَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعَادَ الرَّابِعَةَ فَكَاخَذَهُ
بِمِصْبَحِهِ ثُمَّ أَخَذَ لَيْسَ أَخِيذًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ
رَأْسَكَ وَقُلْ يَسْمَعُ وَاسْمُكَ تَعْظُمُ وَاشْفَعُ
لَشَفْعِهِ فَاَقُولُ يَلَدْتُ لِمَنْ تَنِي فِيمَنْ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبَرِيَّائِي
وَعَظَمَتِي لَا خَيْرَ جَنٍّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْصُلَى عَنْ إِسْرَئِيلَ عَنْ مَبْنُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَيْرَ أَهْلُ
أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ وَالْخَيْرُ أَهْلُ النَّارِ

خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْذِرُ حَبْرًا فَيَقُولُ لَمْ
رَبِّهِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةِ مَلَأَى فَيَقُولُ
لَهُ ذَلِكَ تِلْكَ مَوَاتٍ فَكُلْ ذَلِكَ يُعِينُكَ عَلَيْهِ
مَلَأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدَّائِبَةِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

۲۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْكُمْ إِلَّا سَيِّئَةٌ رُبُّهُ لَيْسَ بَلَدُهُ وَبَلَدُهُ
تَرْجَبَانِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُنَّ مِنْهُ وَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ
وَنَاحِيَةً وَيَنْظُرُ آخِرَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ

ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں ہمارے
دے دی ہم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اے ابوسعید! ہم آپ کی خدمت میں
آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے بارے میں جو
حدیث انہوں نے بیان کی کئی دہائیوں سے ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں
نے فرمایا کہ میان کرو پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر اگر ختم کر
دی - فرمایا کہ میان کرو ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا -
فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی -
مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھول گئے یا نا پسند فرمایا کہ لوگ پھر دہرہ کر جھٹلیں گے -
ہم عرض گزار ہوئے کہ ایسا ابوسعید! میان فرمائیے پس یہ منہ پٹے اور فرمایا
کہ اس جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں نے اس ذکر اسی لئے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ
آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی حضور
نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی دفعہ واپس لوگوں کا اور اسی طرح حدیث بیان کروں گا
پھر اس کے حضور سجدہ کر رہا ہوں گا - پس فرمائے گا - اے محمد! کیا اس کا
اور کہو کہ تمہاری کسی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں یا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جنیلوں
سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر
داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا
جو گھسٹا ہوا نکلے گا پس اس کا لباس سے فرمائے گا کہ جنت میں

داخل ہو جا - وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی
ہے اللہ تعالیٰ تین دفعوں سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی
جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے
لئے دنیا سے دس گنا جگہ ہے -

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایسا کوئی نہیں
مگر غفیر میرے لئے رب سے کلام کرے گا جبکہ رب کا اور
اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دائیں جانب
دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور
جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم جو اس کے سامنے

وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْفَاءً
وَجِوَارٍ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ رِيشِي نَمْرَةً قَالَ الْأَعْمَشُ
وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ خَيْثَمَةَ وَمِثْلَهُ وَ
زَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

۲۳۶۰ - حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِي عَنْ مَنصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ خَبَرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَئِنْ
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى
إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَيْنِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْأَنْهَارَ
عَلَى إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ نَهَضَ هُنَّ
ثُمَّ يَقُولُ إِنَّا الْمَلِكُ إِنَّا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى
بَدَأَتْ تَوَاجِدُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَدَاؤُا
اللَّهِ حَتَّى قَدَارَ إِلَى قَوْلِهِ يُشْفِرُكُمْ.

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ ابْنَ عَمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجْوِي قَالَ يَدَا سُبُو
أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ
أَعْيَنْتُ كَذَا وَكَذَا أَلَيْسَ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتُ
كَذَا وَكَذَا أَلَيْسَ نَعَمْ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي
سَمِعْتُكَ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُ هَذَا الْيَوْمَ
وَقَالَ إِذَا مَحَدَّثْنَا شَيْبَانَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ حَدَّثَنَا
صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عَمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۳۶۸ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا
۲۳۶۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا

ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات
ہو سکے۔ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیمہ سے اسی طرح
روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ
اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

عبدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا
یہودیوں کے ایک عالم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر
کہا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک
انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک
انگلی پر اور ہاتھی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں
ہلا کر فرمائے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہوئے دیکھا
اس کی بات سے متعجب ہوئے اور تصدیق کرتے ہوئے
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی نہ
اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ سورہ
الزمر آیت ۶۷

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن
عمر سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی
کے بارے میں کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ
تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا، تو اللہ تعالیٰ
اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں
فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں
فلاں کام بھی تو نے کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی
طرح اس سے اقرار کر دانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا
میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔
آدم، شیبان، قتادہ، صفوان، حضرت ابن عمر نے اسے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔
حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَهُ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوُ مُوسَى عَلَى آدَمَ قَدْ قُتِلَ رَعَى قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ فَجَعَلَ آدَمُ مُوسَى

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَبَرَّحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا أَفِيَا تَرُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْبَغَكَ لَكَ أَمْسَلَا نِكَهَ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاسْتَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرْجِعَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَدُلُّوهُمْ لَمْ يَخْطِئَتْهُ الَّتِي أَصَابَ

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَسْجِدِ الْكَعْبَةِ لَمَّا جَاءَهُ

ثَلَاثَةٌ لَمْ يَرَقُبْ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ أَتَانَهُمْ هُوَ خَفَا أَوْ سَطَرَهُمْ هُوَ خَيْرٌ هُمْ فَقَالَ أَخْبَرَهُمْ خُذُوا خَيْرَكُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَمْ يَزْهَرْ حَتَّى انْوَدَّ لَيْلُهُ أُخْذِي بِمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَتَأَمُّ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْإِنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَتَأَمُّ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يَكِلْهُمُ اللَّهُ حَتَّى اخْتَلَوْا فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَابِ مِزْمٍ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جَبْرِئِيلُ فَشَقَّ جَبْرِئِيلُ مَا بَيْنَ تَحْوِيهِ إِلَى لَيْتِهِ حَتَّى خَرَعَ مِنْ مَدْرِيَّةٍ وَجُوفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ مَدْرَمَ

موسی کے درمیان مباحثہ ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا کہ آپ ہی حضرت موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے چنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر فرمادیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب ہے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اہل ایمان قیامت کے روز جمع ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات ملے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمادیں تاکہ ہمیں نجات ملے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا۔ پھر ان سے اپنی ایک نظر مشام شریک بن ہلک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ کو غانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ کی طرف وحی آنے سے پہلے تین افراد حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے ان میں سے

ایک نے کہا کہ وہ کون سے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر فرد کو لے لو اس رات یہی گچھ ہوا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جس کے اندر کہ دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سڑ رہی تھیں اور آپ کا دل نہیں سوراہا تھا اور اسی طرح تمام انبیاء کرام کی آنکھیں سڑتی تھیں لیکن دل نہیں سوزتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کام سنبھالا کہ گئے سے دل کے نیچے تک سیدہ مبارک کو چاک کر دیا، یہاں تک کہ سینہ مبارک اور شکم طہر کو غالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ اسے دھویا ایمان تک کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا پھر سونے کا ایک ٹھٹھا لایا

بَيْنَ يَدَيْهِ اَنْتَ فِيْ جَوْفِهِ ثُمَّ اَنِيْ يَطْسِبُ مِنْ
 ذَهَبٍ فِيْهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ يَحْشُوْهُ اِيْمَانًا وَ
 حِكْمَةً يَحْشَايَهُ صَدْرُكَ وَلَعَادِيْدًا يَعْصِيْ عَزَمَتِيْ
 خَلِيْفَتُهُ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى السَّمَاءِ لِلدُّنْيَا
 فَضَرَبَ بِهَا مِنْ اَبْوَابِهَا فَنَادَا اَهْلُ السَّمَاءِ
 مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
 رَجِيْ جِبْرِيلُ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالُوا نَعَمْ قَالُوا فَمَنْ جَاءَ
 بِهِ وَاَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ اَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْكُمُ
 اَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيْدُ اللهُ بِهِ فِي الْاَرْضِ حَتَّى
 يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا اَدَمَ فَقَالَ لَهُ
 جِبْرِيلُ هَذَا اَبُوْكَ فَيَلَمُّ عَلَيْهِ فَيَلَمُّ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ اَدَمَ
 وَقَالَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا يَا بَنِيَّ نِعَمَ الْاَبْنَاءُ اَنْتَ
 فَاذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَهْرُبُ يَنْظُرُ دَانَ
 فَقَالَ مَا هَذَا اِنْ التَّهْدَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا
 النَّبِيُّ وَالْقَدَرَاتُ عَنْصَرُهَا ثُمَّ مَضَى فِي السَّمَاءِ
 فَاذَا هُوَ يَهْرُبُ يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ فَضْرٌ مِنْ تَوْرٍ وَ
 تَبْرُجِيْدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَاذَا هُوَ مِسْلٌ قَالَ مَا
 هَذَا مَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوْتَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ
 رَبُّكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى السَّمَاءِ الثَّامِنَةِ فَقَالَتْ
 الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ مَا تَلَتْ لَكَ الْاُولَى مِنْ هَذَا
 قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَتَدْبُغُ اِيْمَانَهُ قَالَ
 نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَاَهْلًا ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى
 السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَا تَلَتْ
 الْاُولَى وَالثَّانِيَةَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا
 لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
 فَقَالُوا اَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى السَّادِسَةِ
 فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيْدَةً اِلَى السَّمَاءِ
 السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيْهَا

کیا اس میں منہری نور تھی جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اور اس
 کے ساتھ سینہ مبارک اور خلق کی رنگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا
 پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے پس اس کا ایک دروازہ
 کھٹکھٹایا۔ آسمان والے پکارے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔
 انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد
 مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں؟ کہا ہاں انہوں نے کہا کہ خوب
 آئے خوش آمدید۔ آسمان والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں
 کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا جب تک
 انہیں بتایا نہ جائے پس پہلے آسمان پر آپ کے حضرت آدم کو پایا تو حضرت
 جبرئیل نے آپ کے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں (انہیں سلام کر لیجئے) پس حضرت
 آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو اے میرے بیٹے۔
 آپ اچھے بیٹے ہیں آسمان دنیا پر دو نہیں بہتی ہیں آپ کے فرمایا اے
 جبرئیل اب یہ نہ کہیں کہ میں جبرئیل کی طرف فرات کا منبع ہے
 پھر آگے چلے تو آسمان میں ایک دروازہ تھا جس پر موتی اور زبرجد کا کمان
 بنے ہوئے تھے اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی فرمایا کہ اے جبرئیل!
 یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لئے رکھ چھوڑی
 ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے
 آسمان پر کہ تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے
 ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد مصطفیٰ ہیں انہوں نے پوچھا۔ کیا
 انہیں بلا یا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں انہوں نے کہا۔ خوش آمدید۔ پھر
 تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور
 دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی
 طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر
 چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے پھر
 ساتویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا ہر آسمان پر دنیا
 کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام تھے اور مجھ ان میں سے تمام یاد ہے
 کہ حضرت آدم میں آسمان میں حضرت ہارون چھٹے میں پانچویں آسمان
 میں کا مجھے نام یاد نہیں ہے۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں میں
 اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت باعث حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ

أَتَيْنَاكَ قَدْ سَمِعْنَا مَعْرُوفًا دُعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي
 الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الثَّالِثَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ
 لَعَلَّكُمْ تَحْفَظُونَ أَسْمَاءَ ابْنِ إِدْرِيسَ فِي الثَّالِثَةِ وَمُوسَى
 فِي الثَّابِتَةِ وَمُتَضِيلٌ كَلَامُ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ
 لَمَّا طَلَنْ أَنْ يَذْفَعَكَ عَلَى أَحَدًا ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوَقَّ
 ذَلِكَ بِمَا لَا يَخْلُكُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى سَجَدَ سِدْرَةً
 الْمَكْرَمِ فَقَدَا الْجَنَّا رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَا لِي حَتَّى
 كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى اللَّهُ
 فِيهَا أَوْحَى إِلَيْهِ تَحْسِبِينَ صَلَاحًا عَلَى أَمَّتِكَ
 كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ تُقَرِّبُكَ حَتَّى يَكْفِ مُوسَى
 فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا مُتَضِيلُ مَاذَا عَمِلْتَ
 إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَمِلْتُ إِلَى تَحْسِبِينَ صَلَاحًا
 كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنْ أَمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ
 ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَغَدَا
 فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَكَشَّاهُ
 إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ تَعْمُرَ إِنْ شِئْتَ فَعَلَّابَةً إِلَى
 الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانُهُ يَا نَبِيَّ خَفِّفْ عَنَّا
 فَإِنْ أَمَّتْ لِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ
 صَلَوَاتٍ تُقَرِّبُكَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ
 يُؤَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى صَارَتْ إِلَى تَحْسِبِينَ
 صَلَوَاتٍ تُقَرِّبُكَ مُوسَى عِنْدَ الْغَمْسِ فَقَالَ
 يَا مُتَضِيلُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوَّحِي
 عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَكُفُّوا فَأَمَّتَكَ
 أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَابْصَارًا وَ
 أَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ
 يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ
 لِكَيْ يَشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْذِبَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَوَضَعَهُ
 عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنْ أَمَّتْ لِي مُتَضِيلٌ

اے نبی! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے ادھر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس ادھر
 سے جایا گیا جس کے بارے میں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سترہ سال
 کا مقام آگیا۔ پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوا پھر ادھر قریب ہوئے
 یہاں تک کہ اس سے دوکان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ
 نے آپ پر جو چاہی حی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ
 پچاس نمازوں کی وحی فرمائی گئی پھر نیچے ترسے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ
 تک پہنچے تو حضرت موسیٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد!
 آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ
 پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ
 نہیں ہو سکے گا، لہذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے
 کمی کروائیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل
 کی طرف دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے حضرت
 جبریل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر
 آپ کو ادھر سے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ اے رب!
 کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی پس اس نمازوں کی کمی
 فرمادی گئی۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس لوٹے تو
 انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ
 کو بارگاہ النبیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد
 پانچ نمازوں تک آپ پہنچی پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے
 آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل
 کو اس سے کم نمازوں پر آزمایا چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ
 گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی
 قلبی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے
 لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبریل کی
 طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبریل اس
 کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ کو
 ادھر سے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میری امت
 جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہذا ہمارے

لئے اور کسی فرما - اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اے محمد! عرض گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں - فرمایا کہ میرے نزدیک بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا پس یہ ثواب کے لحاظ سے کورح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں - پس آپ حضرت موسیٰ کی طرف ہوئے - کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہمارے لئے یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر فیلی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا گیا - حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اس سے کم نمازوں پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہذا اپنے رب کی طرف چلیئے اور مزید کمی کروائیے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ! خدا کی قسم! مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے - کہا تو اللہ کا نام سے کرا رہے تھے - راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے -

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرماتا -

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لئے حاضر و مستعد ہیں اور ہر مہلانی تیر سے ہاتھ میں ہے - وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا ہے جو ہم راضی نہ ہو حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا - فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لئے حلال کی - لہذا اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا -

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرماتے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے

اجسادُ هذه دخلوهم واستمعهم وابتدأ انهم تخففت عننا فقال الجبار يا محمد قال لبيك وسعدائك قال انك لا تبدل القول لدا في كما قد صنت عليك في ام الكتاب قال فكل حسنة بعشر امثالها فبهي تحسون في ام الكتاب وهي خمس عليك فرجع الى موسى فقال كيف فعلت فقال خفف عني اعطانا بكل حسنة عشر امثالها قال موسى قد والله راودت بني اسرائيل على ادني من ذلك فتركوك ارجع الى ربك فليخفف عنك ايضا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا موسى قد والله استخفيت من ربي وما اختلفت اليه قال فاهبط يا نبي الله قال واستيقظ وهو في منجى الجدار

باب ۱۳۹۹ کلام التبت مع اهل الجنة

۲۳۶۵ - حدثنا محمد بن يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب قال حدثني مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك نعمنا وسعدائك والخيبر في يدك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضي يا رب وقد اعطينا ما لم نعط احدا من خلقك فيقول الا اعطينكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واذي شئ افضل من ذلك فيقول اجعل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعدا ابدا

۲۳۶۶ - حدثنا محمد بن يسار بن سنان حدثنا علي بن محمد عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

يَوْمًا يُخَيِّدُكَ وَيَعْنِدُكَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ
أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَعْفَةِ اسْتَأْذَنَ نَبِيَّ فِي الزَّرِيعِ
فَقَالَ لَهُ أَوْلَيْتُ فِيمَا أَسْأَلُكَ قَالَ بَلَىٰ وَالْحَيِّ
أُحِبُّ أَنْ أَزْرِعَ فَأَسْرِعْ وَبَدَأَ رَفْتًا دَادَ الْقُطُوفِ
نَبَاتُهُ وَاسْتَجْوَأَ أَؤْلَاءَ وَاسْتَحْصَادُهُ وَكَثِيرُهُ أَسْأَلُ
الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ ذُو نَكَ يَا ابْنَ الْإِذْمِ فَإِنَّهُ
لَا يَشْعُرُ شَيْئًا فَقَالَ الْأَعْدَاءُ إِنِّي يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ لَا
يَجِدُهُ هَذَا إِلَّا أَكْثَرُ شَيْئًا أَوْ أَنْصَارًا قِيَامًا تَلَهُمْ
أَصْحَابَ زَرْعٍ فَأَمَّا تَحْنُ فَلَسْتَ يَا أَصْحَابَ زَرْعٍ
فَكَرِهَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ١٢ ذِكْرُ اللَّهِ بِالْأَمْرِ وَذِكْرُ الْعِبَادِ
بِالدُّعَاءِ وَالْتَضَرُّعِ وَالِزْسَالَةِ وَالِابْتِلَاغِ لِقُلُوبِهِمْ
تَعَالَى قَدْ كَرَوْنِي أَذْكَرُكُمْ وَأَنْتَ عَلَيْنِهِمْ نَبَأُ نَوْجٍ
إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَتُومُونَ إِنْ كَانَ كِبَرُكُمْ مَقَامِي وَ
تَذَكَّرِي يَ أَيُّهَا اللَّهُ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْعَلْهُ
أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً
ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا
سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَبْتَنِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُفِّرْتُ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُمَّةً هُمْ فُضِّلُوا قَالَ
فَجَاهِدُوا اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ اخْذَرِي
اِقْضِ وَقَالَ فَجَاهِدُوا وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
اسْتَجَارَكَ فَاجْرَهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنَّهُ أَشَدُّ
يَأْتِيهِ فَيَسْمِعُهُ مَا يَقُولُ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَيُكَلِّمُ
أَمِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمِعُهُ كَلَامَ اللَّهِ وَحَتَّى يَبْلُغَ
مَامَنَةً حَيْثُ جَاءَهُ النَّبِيُّ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ مَرَّةً
حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلًا بِهِ

بَارِكُوا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا
لِلَّهِ أَنْدَادًا أَوْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْعَلُونَ لَهُ
أَنْدَادًا ذَلِكَ رُبُّ الْعَالَمِينَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ

ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا
اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے زیری مرضی کی ہر چیز نہیں
عرض کی ہے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں
پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زرد میں کھیتی
کا اگنا بڑھتا اور کمنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پھاڑوں کی
طرح انبار لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لے ابن آدم! اسے
کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی دیجاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول
اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قرشیوں اور انصاروں کے
کیونکہ یہی کھیتی باڑی کہتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس
اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑے۔

اللہ تعالیٰ حکم کے فیذیع بندوں کو یاد کرتا ہے اور اعلیٰ اسے دعا ہے
عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کے کماؤ کے تھے ہیں ارشاد ربانی۔
تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چہرہ لکھوں گا، سورہ البقرہ، آیت (۱۵۲) نیز فرمایا۔
اور انہیں صبح کی خبر پڑھ کر سناؤ، جب اس نے اپنی قوم سے کہا، اے میری
قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں یاد
دلانا تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو دل کرکام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں
سمیت اپنا کام چکا کر دو پھر تمہارے کام میں تمہارے لئے کوئی الجھن نہ
آئے پھر جو ہو سکے میرا کرو اور صلت نہ دو، پھر اگر تم منہ پھیر دو تو
میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا جو تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے

کرم، مسلمانوں سے ہوں (سورہ یونس آیت ۷۲، ۷۱) عتقہ سے تکلیف اور
تنگی مر رہے۔ مجاہد کا قول ہے: اَلْقَضَا اِیَّیْ جَوْنَمَا سے مولوں میں ہو۔ جیسے کہا
جاءا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اے محبوب! اگر کوئی مشرک
تم سے پناہ مانگے تو اے پناہ دو کہ وہ اشرک کلام سے (سورہ التوبہ آیت
۱۷) اگر کوئی آدمی اے سے جو تم فرماتے ہو اور جو تم پر اتارا گیا، پس وہ امن میں ہے
یہاں تک کہ اشرک کلام سے اور اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔
النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ مِّنْ قُرْآنٍ مَّجِیدٍ اے یحٰیوٰ بآ دنیا میں حق پر نبیٰ اور اس کے مطابق
ارشاد الہی ہے۔ خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

ارشادِ ربانی ہے: "اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہوئے ہے سائے جہان کا
رب" رسولِ ختمِ نبوت ﷺ نیز ارشاد فرمایا: "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ
وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَجْحَدَنَّ
عَمَلَكَ وَكَانَ كُونُكَ مِنَ الْخَسِيرِينَ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ
وَكَفَى مِنَ الشَّكِرِينَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِرُ
أَلَّا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ إِلَّا وَهُوَ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ سَأَلْتُمْ
مَنْ خَلَقَكُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ
اللَّهُ قَدْ ذَلِكْ إِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ وَمَا
ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَكَاسِبِهِمْ يَقُولُ تَعَالَى
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ أَرَاكَ فَتَعَدَّى أَوَقَالَ عِبَادُهُ
مَا نَسْتَدْلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ يَالِئِي سَالَةِ الْعِبَادِ
لَيْسَ أَلِ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ أَلِ الْمُبْتَغِينَ
الْمُؤَكِّدِينَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنْ لَمْ يَحْفَظُوا عِنْدَنَا
وَالَّذِي جَاءَ بِالْصِّدْقِ الْقُرْآنِ وَصَدَّقَ بِهِ
الْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا الَّذِي
أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِهِ مَا فِيهِ

۲۳۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدَّائِبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ
إِنْ تَجَدَّلَ بِلَهُ نِدَاءٍ أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكَ
يُعْطِيهِمْ قُلْتُ كَمْ أَشَى قَالَ كَمْ أَنْ تَفْعَلَ وَلَكَ
تَحَاتُّ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ كَمْ أَشَى قَالَ كَمْ
أَنْ تَذُنِّي بِحُلِيِّكَ جَارِكَ

۲۳۶۵ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا ضَعُفُكُمْ
كَسْتُمْ نَارُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ
لَا يَعْلَمُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

۲۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مَعْصُومٍ

دوسرے محبوب کو نہیں پوجتے "رِسْوَةُ الْفِرْقَانِ آیت" نیز ارشاد ہوا "اور
بیشک حی کی گئی تمہاری طرف ادرم سے اگلے لوگوں کی طرف کہ اے سننے
والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا کا رت جائے گا
اور ضرور تو نقصان میں رہے گا۔ بلکہ شریک کی عبادت کرو اور شکر کرنے
والوں سے ہو رِسْوَةُ الْفِرْقَانِ ۲۳۶۶ - عکرمہ کا قول ہے "اور ان میں
اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لائے مگر شرک کرتے ہوئے" رِسْوَةُ الْفِرْقَانِ آیت
اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس
نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن دشمن کی پوجا
کرتے ہیں۔ بندہ کے افعال اور کسب مخلوق ہونا جو مذکور ہے وہ اس ارشاد الہی
کے باعث ہے۔ اور اس نے ہر چیز پر ایک ٹھکانہ بنایا ہے پر یہی رِسْوَةُ الْفِرْقَانِ
آیت (عبارت کا قول ہے تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ الْإِلَاحِيْنَ رِسَالَاتٍ أَوْ عَذَابٍ
كَرِيمٍ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے والے رسولوں سے
وَأَنَّا لَهُمْ نَافَعُونَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنِ عہد
کے۔ وَصَدَّقَ بِهِ ایمان لانے والا قیامت کے روز کہے گا کہ یہ مجھے عطا
فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

عمر بن شریل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا
کہ تو خدا کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ

مجھے پیدا کیا ہے میں عرض گزار ہوا کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا
ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ
وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر
یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

"اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم میری گواہی میں تمہارے
کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو مجھے سمجھے
تھے کہ اللہ تمہارے بت سے کام نہیں جانتا" رِسْوَةُ الْفِرْقَانِ آیت ۲۳۶۷
ابو عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ دو
ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اجْتَمَعْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ تَعْقِيَانِ وَ
 قُرْبَانِ أَوْ قُرْبَانِ وَكَفَيْتُ كَيْتُ قُرْبَانِ قُرْبَانِ
 قُرْبَانِ قُرْبَانِ قُرْبَانِ فَقَالَ أَحَدُكُمْ أَقْرَبُ
 أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ
 جَهْرًا وَلَا يَسْمَعُ إِلَّا خَفِيًّا وَقَالَ الْآخَرُ
 إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهْرًا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا خَفِيًّا
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَعِزُّونَ أَنْ يَشْهَدَ
 عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ
 بِأَنَّكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي
 شَأْنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ رَبِّهِمْ
 يَخْتَلِفُ قَوْلُهُ تَعَالَى لَعَلَّ اللَّهَ يُخْدِتُ
 بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا وَأَنْ حَدَّثَهُ لَا يَشِيءُ حَدَّثَ
 الْخَلْقُ قُلَيْنِ يَقُولُ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ
 هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُخْدِتُ
 مِنْ أَمْرِ مَا يَشَاءُ وَلَنْ يَمَّا أَحَدُكَ إِنْ لَا
 تُحْكِمُوا فِي الصَّلَاةِ.

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمَةَ حَدَّثَنَا
 حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
 كِتَابِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ الْكِتَابِ عَمَلًا
 بِاللَّهِ تَقَرُّوْنَ فَحَضَّا لَمْ يَشُبْ.

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
 كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكُنَّا بَكُمْ
 الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَخَذْتُ الْأَحْبَابَ بِاللَّهِ فَحَضَّا لَمْ يَشُبْ وَقَدْ
 حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَلُوا مِنْ

پاس جمع ہوئے، جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی
 چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوچھ بوجھ کی قلت تھی
 ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں
 کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے ؟
 دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا
 ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی
 ”اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان
 اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں“ (سورہ نجم سجدہ آیت ۲۲)
 اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے ”جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی
 نصیحت آتی ہے۔ (سورہ الانبیاء آیت ۲) نیز فرمایا ”شاید
 اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجے۔“ (سورہ الطلاق آیت پہلی)
 اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا
 ”اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے“ (سورہ
 الشوریٰ آیت ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے
 نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو
 حکمرم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 نے فرمایا ”تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے
 میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہو جو ہے
 جو اللہ کی تمام کتابوں سے بلحاظ زمانہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے
 ہو“ یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
 عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”اے مسلمانو! تم اہل کتاب
 سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری
 کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی، وہ
 اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے
 پاک ہے، اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب
 نے اللہ کی کتابوں میں تبدیل کر دی۔ ان میں تغیر و تبدل کر

کَتَبَ اللَّهُ وَغَيْرُهَا فَكُتِبُوا بِأَمْرِ اللَّهِ قَالَ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لَيْسَتْ تَرَوْنَ ذَلِكَ تَمَسَّا قَلْبًا وَلَا دَاوَا
يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحِكْمِ عَنْ قَسَاكُم فَلَا
وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُمْ رَجُلًا مِثْلَهُ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

بَابُ ۱۲۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَحْدُثْكَ بِهِ
لِسَانُكَ وَفِعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَ
تَحَرَّكَتْ فِي شَفَعَتَاهُ

۲۳۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا
تَحْدُثْكَ بِهِ لِسَانُكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّأْوِيلِ شِدَادَةً وَكَانَ
يَحْدُثُ شَفَعَتَهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَحَدُكُمْ كَمَا لَكَ
كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُثُ كَمَا
فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَحَدُكُمْ كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ

يَحْدُثُ كَمَا فَحَرَّكَ شَفَعَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَحْدُثْكَ بِهِ لِسَانُكَ لِيُتَجَلَّ بِهَذَا عَيْنًا
بِجَمْعَةٍ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمِيعَةٌ فِي صَدْرِكَ شَرَّ
فَقَرَعُوا وَكَانُوا قَارِئِينَ كَاتِبِينَ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ
لَهُ وَأَنْصِتْ نَحْنُ أَعْلَمُ أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَاةَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَمِعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَشْرَأَهُ

بَابُ ۱۲۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ
أَوْ أَجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلَيْهِ بَدَأَتِ الضُّدُورُ

کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے
ہے تاکہ اس کے ذریعے دلیل قیامت کی بنیں۔ کیا تمہیں اس
سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے
پاس علم آگیا۔ حالانکہ خدا کی قسم ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ
تم سے اس کے منتقل کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔
۱۲۴ تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۱) نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ ابو ہریرہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں
اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور
اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے ارشاد ربانی ۱۲۴
اپنی زبان کو حرکت نہ دو کے بارے میں روایت کی کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور
آپ اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن
عباس نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر
دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے۔
سید بن جبیر نے فرمایا کہ تمہیں اسی طرح حرکت دے کر
دکھاناہوں جیسے حضرت ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت

دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۵ تم یاد کرنے کی جلدی
میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بیشک اس کا محفوظ
کرنا اور پڑھنا چاہئے ہے، فرمایا کہ تمہارے سینے میں جمع کرنا
اسے پھر پڑھنا جبکہ ہم پڑھ لیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی
اتباع کرنا۔ فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا
پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور
جب حضرت جبرئیل جے جاتے تو نبی کریم شپٹے جیسا کہ آپ پڑھایا ہوتا۔
اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

۱۲۵ اور تم اپنی بات آہستہ گو یا آواز سے وہ تو دلوں کی بات بھی

الَا يَجْعَلُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
يَتَخَفَتُونَ يَتَسَاءَرُونَ

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا خَالَ تَزَلَّتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ
كَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَهُ صَوْتَهُ يَا الْقُرْآنُ
فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَهَنَ أَنْزَلَهُ
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِيُذِيقَهُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَمْ يَهْجُرُ آتِيكَ
فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُ
بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا

۲۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تَخَافُ بِهَا فِي الدَّعَاءِ

۲۳۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ بَرَجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
سَكْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَوِيَغَنَ بِالْقُرْآنِ
وَرَأَى دَعْوَاهُ لَا يَجْهَرُ بِهِ

بَابُ ۱۲ قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ بَاءً
الَّلِيلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ تَوَاقُوتُكَ مِثْلَ
مَا أَوْتِيَتْ هَذِهِ أَفْعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَسَيَّرَ اللَّهُ
أَنْ يَكْتُمَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فَعَلَهُ وَتَالَ وَمِنْ
أَيِّهِ مَخْلُوقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْخِلَافُ السَّنِيَّةُ كَرُ

جانتا ہے کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر بار یکی
کو جاننے والا خبر دو۔ (سورہ الملک آیت ۱) یَتَخَفَتُونَ آہستہ باتیں کرنا۔
سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
ارشاد فرمایا: یہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل
آہستہ کے بارے میں فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے
تھے تو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بلند آواز سے قرآن پڑھتے
پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید
کے لئے برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور
جو نے کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی
اپنی قرأت کو مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور
اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں بلکہ اس
کے درمیان میں راستہ تلاش کر دو۔

عروہ بن زہیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت ۱۲ اور اپنی
نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ زیادہ
کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے
نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو
آواز سے نہیں پڑھتا۔

نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔
حضرت نے فرمایا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ شب و روز اس
ساتھ قیام کرتا ہے دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی
تو میں بھی سا کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ اس کا
کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس کا نفل ہے اور فرمایا: اور اس کی نشانیوں
ہے آسمانوں و زمین کی پیداوار اور تمہاری ہانوں و رانگوں کا اختلاف۔

وَالْوَيْلُ لَكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.
 ۲۳۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَرِينٍ
 الْأَعْمَشِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْجَسُوا
 فِي التَّحْتَيْنِ وَجَلَّ آثَاكَ اللَّهُ الْقَرَأَنَ فَهُوَ يَحْلُوهُ
 آثَاكَ اللَّيْلُ وَآثَاكَ النَّهَارُ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلُ
 مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَجَلَّ آثَاكَ اللَّهُ
 مَا لَا فَهُوَ يَفْقَهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلُ
 مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

۲۳۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سَفِينُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ
 وَجَلَّ آثَاكَ اللَّهُ الْقَرَأَنَ فَهُوَ يَحْلُوهُ آثَاكَ اللَّيْلُ وَآثَاكَ
 النَّهَارُ وَجَلَّ آثَاكَ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ يَفْقَهُ آثَاكَ
 اللَّيْلُ وَآثَاكَ النَّهَارُ سَمِعْتُ سَفِينَ مِرَارًا مَرَّةً
 يَذْكُرُ الْخَيْرَ وَهُوَ مِنْ حَبِيبٍ حَدِيثُهُ.

باب ۲۲ قول الله تعالى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ
 بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا
 بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَ
 عَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ لِيَعْلَمُ أَنَّ قَدْ أُبَلِّغُوا
 وَبَلَّغْتُ رَبِّيهِمْ وَقَالَ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِي رَبِّي وَقَالَ
 كَتَبَ بَنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ
 كَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَعْجَبَكَ حَسَنُ عَمَلٍ أَمْرِي
 فَكُنْ أَعْمَلُوا وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ
 الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخَفُّكَ أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ
 ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ
 بَيَانٌ وَبَلَاغٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ

رسولہ المومنین آیت نیز فرمایا اور بھلا کام کرو اس میں پرکھیں چھٹکارام
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ حسد نہیں کرو دشمنوں پر ایک ہادی جس کو اللہ تعالیٰ نے
 قرآن کریم دیا اور وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا کتاب ہے
 کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت ملتی جو اسے ملی تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا
 ہے دوسرا ہادی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات
 پر غور کرتا ہے جہاں خراج کرنے کا حق ہے تو دوسرا ہادی دیکھ کر کہتا
 ہے اگر مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی
 طرح خراج کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا حسد نہیں کرو دشمنوں میں ایک ہادی جس کو اللہ تعالیٰ نے
 قرآن مجید دیا ہے وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا وہ
 وہ ہادی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ شب و روز اسے
 راہ خدا میں خرچ کرے۔ میں نے سفیان سے کئی دفعہ سنا
 لیکن انہوں نے انجیر کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ
 یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے کے لئے تھے۔

یہ رسول اپنی اور جو کچھ انا را گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور
 ایسا دیکھو تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا (سورہ النہرہ آیت ۱)

زہری کا قول ہے اللہ تعالیٰ پر پیغام کا بھیجنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پر پہنچانا اور ہم پر تسلیم کر لے۔ نیز فرمایا کہ انہوں نے اپنے رب کا
 پیغام پہنچا دئے، سورہ الجن، آیت ۲۸ یہ بھی فرمایا تمہیں اپنے رب کی
 رسالتیں پہنچانا، (سورہ الاعراف آیت ۶۲) کعب بن مالک نے کہا
 جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپے رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا اور اللہ رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں، حضرت عائشہ
 نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کے جاؤ اللہ اور اس
 کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ
 دے جائے میرا قول ہے کہ ذلک الکتاب سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔

ہُدًى لِلْمُتَّقِينَ بیان اور دلائل کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے

حَالِيهِ جَائِلٌ كَانَ ذَلِكَ اللَّهُ تَصَدَّقَ بِهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَفَرَ اللَّهُ
لَهَا بِالْحَقِّ وَلَا يَذْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الْأَيَّةُ
بِآيَاتِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ فَاتَّقُوا يَا شُرَاقِيَّةَ
خَاتَمُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَى أَهْلَ التَّوَرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلَ
الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيَ الْقُرْآنَ
فَعَمِلُوا بِهِ وَقَالَ أَبُو زَيْدٍ يَتْلُوهُ يَدْبَحُونَهُ وَ
يَعْمَلُونَ بِهِ حَتَّى عَلَيْهِ يَتَالِي يَقْدَرُ أَحْسَنُ
الْخَلْقِ وَحَسَنُ الْفِرَاقَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَسْتَعِ لَاحِدًا
طَعْمَهُ وَكَفَعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ
مِيقَةُ إِلَّا الْمُؤْمِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَعْلُ الَّذِينَ حَمَلُوا
التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَحَمْلِ الْإِسَاءِ يَحْمِلُ أَشْقَارُ لِحْ
يَلْسَ مِثْلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ
كَرِيمٌ الْقَوْمُ الظَّالِمِينَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَايَ أَخْبَرَنِي بِأَرْجَى
عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمَلْتُ عَمَلًا أَرْجَى
عِنْدِي إِنْ لَمْ أَنْظُرْ هَذَا أَصَلَّيْتُ وَشَيْئَ أَيْ الْعَمَلِ
أَفْضَلَ قَالَ إِنَّمَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ أَلْجَأَنِي
ثُمَّ تَجَرَّ مَسْرُورٌ
٢٣٨٠ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ
فِيهِمْ سَلَفٌ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَواتِ الْعَصْرِ إِلَى
غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْ فِي أَهْلِ التَّوَرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا
بِهَا حَتَّى انْقَضَتْ نَهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيْرَاطًا
فَقِيْرًا ثُمَّ أَوْ فِي أَهْلِ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ
حَتَّى صَلَّيْتَ الْعَصْرَ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيْرَاطًا ثُمَّ

اپنے ہمسائے کی پیروی سے ناکام رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ
وحی نازل فرمائی کہ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کئی مسمے معبود کو نہیں پوجتے اور
اس جان کو جس کا اللہ نے حیات رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے
کلام الہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔
یہ تم فرماؤ کہ تورات لا کر پڑھو اگر تم سے ہو (سورہ آل عمران آیت ۶۳)۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل تورات کو تورات عطا فرمائی گئی تو
انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں
نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل
کرو۔ ابورزین کا قول ہے کہ یَتْلُوْنَهُ سے مراد ہے کہ اس کی اتباع
کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے
کہ نبی سے جس طرح پڑھنا مراد ہے جیسی قرآن کریم کو حسن قرأت کے ساتھ
پڑھنا ہے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر
ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں ٹھائے گا مگر اس پر یقین رکھنے
والا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان کی مثال جن پر تورات کی
گئی تھی۔ پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی مگر جسے جیسی مثال ہے
جو پیغمبر پر کتا پہل ٹھکے۔ کہا ہی بڑی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں
نے اللہ کی آیتیں جھٹلائی ہیں اور اللہ نے انہوں کو راہ نہیں دینا سورہ
المجادہ آیت ۵) اور نبی کریم نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا پھر
ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ
امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو، عرض کیا میں نے کبیر سے
نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید افزا ہو ہاں میں نے م
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مشرک امتوں کے غنا ہے میں تمہارا دوہرا ایسا ہے جیسے نازعہ
غریبہ کفالت تک۔ اہل تورات کو تورات کی گئی تو انہوں نے اس پر عمل
کیا، یہاں تک کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے پس انہیں ایک
قیْرَاط عطا فرمایا گیا۔ پھر اہل انجیل کی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک
اس کے مطابق عمل کیا اور عا جز آ گئے پس انہیں بھی ایک ایک
قیْرَاط عطا فرمایا گیا۔ پھر تمہیں قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے
مطابق عمل کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو

فَقَدْ أُفِيدْتُمْ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ
فَأُعْطِيَتْكُمْ تَبَارِطَيْنِ قَبْرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ
هَؤُلَاءِ أَكَلُوا مَنَاعِمَنَا وَكُنَّا كَالَّذِينَ هَلَكَ اللَّهُ هَلْ
ظَلَمْتُمْ مِنْ خَلْقِهِ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَمَنْ قَضَىٰ
أُورْشِيهِ مِنْ أَشْيَاءِ.

باب ۳۸۱ وَتَسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ
لَمْ يَقْرَأْ بِمَا نَحْنُ الْكِتَابِ.

۲۳۸۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَدَّادٍ شَاعِبَةُ عَنْ
الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنَا بَشِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ
الْعَدِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ
الْأَعْمَالِ أَحْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ كُنْتَ بِهَا وَبِئْرُ
الْوَالِدَيْنِ يَوْمَ الْحَقِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب ۳۸۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ
خَلْقٌ هَلُوعٌ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ
الْخَيْرُ مَنُوعٌ هَلُوعًا هَلُوعًا هَلُوعًا

۲۳۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْثَانَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ
قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَكُنْ قَوْمًا
وَمِنْهُمُ آخِرِينَ قَبْلَهُ أَتَمُّهُمْ عَقَبُوا فَقَالَ إِيَّيْ أُعْطِيَ
الَّذِي لَمْ يَدْعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدْعَى أَحَبُّ إِيَّيْ مِنْ
الَّذِي أُعْطِيَ أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا فِي كُلِّ بَرٍّ مِنَ الْبَرِّ
وَالْهَلَكَةِ وَكُلُّ أَقْوَامٍ إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي كُلِّ بَرٍّ
مِنَ الْخَيْرِ وَالْخَيْرُ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ فَقَالَ
عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنِّي لِي بِكُلِّ مَرَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبٌّ تَعَمُّ.

باب ۳۸۳ دُرُكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَوَائِرُ طَرَفَا فَرَمَانِي كُنْتُ اس پر اہل کتاب نے کہا کہ
انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے اور مزدوری
بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے
حق میں کوئی کم کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ
میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

سلمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد
بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا
والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں
بہرہ دکرنا۔

انسان کی سرشت بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے
صبر اور بے صبر۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرائے اور جب
بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ سورہ النازع آیت ۱۹ تا ۲۱

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عسرو بن غلب

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سال
ایا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ
آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات گوارہ نہ دی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے
ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اُس
سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا
جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور جن بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا
ہوں تو اُسے بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے مجھے قلوب میں
ڈال دی ہے وہاں میں سے مردی غلب بھی ہیں حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ
اس کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس شرح اونٹ ہو سکے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

ذکر اور روایت کرتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ ان کے رب نے فرمایا جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک کڑاؤں کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دو توں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب بندہ بالشت بھر مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دو توں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر نزدیک ہو جاتا ہوں۔ مسخر کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنے والد ماجد سے سنا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے کہ اس نے فرمایا۔ ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت بلوٹس بن متی سے کہتا ہوں اور اس میں ان کے والد ماجد کی طرف منسوب کیا۔

مسعودی بن فرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روزہ دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے بڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی

وَرَوَانِيَهُ عَنْ رَبِّهِ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الزَّبْرِيجِ الرَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرَّةً وَلَهُ

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بَوْعًا وَقَالَ مُعَمَّرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَيْكُنْ عَمَلُ كَفَّارَةٍ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَيُخْلُوتُ فِيهِ الصَّابِرُونَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِينِ

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكُنْ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْوِيَةَ بْنِ قُوَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَهْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ

تکراہ کرتے تھے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ کچھ معاذیر نے حضرت ابن مسفل کی قرأت میں تلاوت کر کے سنائی پھر فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تمہارا سے پاس لوگ جمع ہو جاتی گے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مسفل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا میں نے معاذیر سے کہا کہ وہ کس طرح تکرا کرتے تھے؟ فرمایا کہ: اے ابن مسفل پڑھتے تھے۔
تواریث اور راۃ کی دوسری کتابوں کی عمرنی وغیرہ میں تفسیر کا مجموعہ۔

ارشاد درباری ہے: "تواریث لاکر پڑھو اگر تم چکے ہو"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہر قل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگو کر پڑھا۔ راۃ کے نام سے شروع جو بڑا فرمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ راۃ کے جلسے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہر قل کے لئے ہے۔ اس سے اہل کتاب ایک بات کی طرف آجاء جو ہماری سے اہل کتاب سے درمیان ہمارے ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کتاب تواریث کو عربی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی عمرنی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تعداد بق کر و اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہ کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو اس نے نازل فرمایا۔

نافہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے نہ کیا تھا۔ آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسے لوگوں کا سر کا کر رہے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تواریث لاکر پڑھو۔ اگر تم یہودی ہو۔ وہ نے کہے اور ایک آدمی سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ تمہارا تواریث لاکر پڑھو۔ لگا اور اصل غلام پر گریس کر گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے

يَقْرَأُ سُورَةَ الْقَلَمِ اَوْ مِنْ سُورَةِ الْقَلَمِ قَالَ فَرَجَعْتُ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأْتُ مَعُوبَةً يَحْكِي قَدْرًا اَنَّ مَعْطِلًا قَالَ لَوْلَا اَنْ يَجْمَعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ ابْنُ مَعْطِلٍ يَحْكِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَعْزِيبُ لَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ اَاَ تَلَيْتَ مَا رَأَيْتَ ۝ بِأَنَّ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى قَاتِلُوا بِالْتَّوْرَةِ قَاتِلُوا هَٰؤُلَاءِ كُنْتُمْ صِدِّقِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ لَيْسَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مِنْ هَٰؤُلَاءِ عَبْدُ اللَّهِ وَتَسْوَلُهُ إِلَى هِرَقْلَ دَعَا أَهْلَ الْكِتَابِ فَكَانُوا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةَ.

۳۳۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَمَّانُ بْنُ عَمْرِو أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْنَعُوا أَهْلُ الْكِتَابِ وَلَا تَكْذِبُوا بِهِمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ. ۳۳۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ دَامِدًا مِمَّنْ أَلِفَهُمْ قَدَرْنَا فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهَٰؤُلَاءِ لَوْ لَا نَسْتَعْمِدُ جُوهَرَهُمَا وَنَحْزِيهِمَا قَالَ قَاتِلُوا بِالْتَّوْرَةِ قَاتِلُوا هَٰؤُلَاءِ كُنْتُمْ صِدِّقِينَ فَجَاءُوا فَقَالُوا لِلرَّجُلِ رَضِنَ يَرْضُونَ يَا عَمْرُو أَفَقَدْ أَحَقَّ أَنْتَهَى إِلَى

فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب تک کہ اس نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا تو اس کے نیچے بیت کریم تھی، واضح چمکتی ہوئی، پس کہا اے محمد! ان دونوں کے لئے رحم کا حکم ہے جب تک کہ اس حکم کو آپس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر ٹھک جانا تھا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہو گا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ انہی توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اپنے نبی کے خوشامی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور سعید بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان پر قزاقہ والدوں نے جو الزام لگا یا تھا اور ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں ابھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ لیکن حمد کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی جس کی میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے جتنا سچا اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاعلوا یا زید ذلک۔ وحی نازل فرمائی، یعنی سورۃ النور کی آیت ۲۰ تا ۲۱۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مشاوی میں سورۃ النہل والزمر پڑھ دے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سنی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابی عمار رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہا کرتے تھے

مَوْجِعَ مَنَافِعِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ اِذْ فَعَمَّ يَدَكَ فَرَفَعَهَا فَاِذَا فِيهِ اَيُّهُ الرَّجْمُ تَلَوْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ عَلَيَّهَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّكَ اَتَيْتَهُ بَيْنَنَا فَاَمَّا بِمَا فَرَجْنَا قَرَأْتَهُ بِجَانِبِهَا عَلَيْهِ الْحَجَارَةُ۔

ماہر ۱۲۸۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماہر بالقرآن مع الذکر امیر البرکۃ و زینوا القدران بأصواتکم۔

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنِی ابْنُ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ یَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِبَشَرٍ مِّمَّا اَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنٍ الصُّوْبِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَتْ لَهَا أَهْلُ الْاَذْكَ مَا قَالُوا ذَكَرَ كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاَصْطَجَعْتُ نَلِي فِرْعَوْنِي وَ اَنَا حِينَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ قَالَتْ اِنَّ اللّٰهَ يُبْرِئُنِي وَلَكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَطْلُقُ اَنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحَيَّائِي لِي وَلِشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَدَ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِي بَأْسٍ يَتَلَّى وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوا بِالْاَذْكَ الْعَشْرَةَ الْاَيَاتِ كُلِّهَا

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ كَاسِبٍ اَسْرَاكَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالْبُشْرِ وَالرَّيْثُونَ قَامُوا بِمَعْتِ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قَرَأَ آةً فِيْهِ

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ ابْنٍ وَمُهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَتَوَارٍ بِأَيْمَنِهِ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ
الْمُشْرِكُونَ سُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ فَقَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ مِنْهَا.

۲۳۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
إِبْنِ صَعْنَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْمُخَذَرِمِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تَحِثُّ الْعَنَمَ وَالْبَايَةَ
فَإِذَا كُنْتَ فِي عَمَلٍ أَوْ بَادِيَةٍ فَإِذَا نَتَّيْلُصُ مَلُوحَةً
فَإِذَا رَفَعْتَ صَوْتَكَ بِالتَّادِءِ فَإِنَّكَ لَا تَسْمَعُ مَقْدَى صَوْتِ
الْمُؤَذِّنِ يَحْتَجُّ وَلَا انْسُ وَلَا تَشَى إِلَّا مَا هَذَا لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور جب آپ بلند آواز سے قرائت پڑھتے اور مشرکین
مُتَوَارِ تُوڑہ قرآن مجید کو اور ان کے ٹانے دالے کو
بُز مٹھا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے
پڑھو اور نہ بالکل آہستہ۔

عبدالرحمن بن ابی سعید کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا۔ میں دیکھتا
ہوں کہ تمہیں بکریاں اُٹھ جھلک بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی
بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جھلک میں ہو اور نماز کے لئے آذان
کو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو کوئی
جھیا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے روز انہیں کی
گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے۔

نوٹ : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعین فرمایا ہے کہ مؤذن خوب بلند آواز سے آذان کہے اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے
کہ جہاں تک اس کی آواز جائے گی وہاں تک کہ جن دنوں قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی
ہے کہ وہاں تک کہ ہر چیز گواہی دے گی۔ معلوم ہوا کہ جو ذکر اذکار بلند آواز سے کیے جاتے ہیں ان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس
کے ذریعے گراہوں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوتا ہے جو قیامت کے روز ذکر کے بارے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب
یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ چہرے ذکر دکھاوے کے لیے نہ ہوا اور اس کے باعث کسی کی ناز میں خلل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع و محل کو دیکھ
لینا چاہیے جن کے لحاظ سے بعض اوقات بلند آواز سے ذکر کرنا دیکھنا چاہیے اور بعض مواقع پر ذکر کرنے میں زیادہ
تفصیل جرتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ یہ دونوں جملے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، ادا کرنے میں زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت
بھاری ہوں گے۔ یہ ترغیب دی ہے تاکہ اہل اسلام انہیں کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہل سنت نے
بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات اور سنن کی پابندی کرنا نیز حرام مکروہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور بدعتوں سے بچنا
و نفوذ رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا اکابر اہل سنت کی تصانیف سے علم حاصل کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں تک ہر کے قرآن مجید کی
تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہونا چاہیے نیز مسنون اوراد و وظائف سے بچنا ہر کے کرے کہ محنت کم اور اجر بہت زیادہ
ہے لیکن اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنایا ہو یا فرائض و واجبات کی پابندی نہ کی یا حرام کاموں سے احتساب نہ کیا تو اوراد و وظائف

کا کما حقہ فائدہ حاصل نہ ہوسکے گا۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي
حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَادْعُوا مَا

تَكْتُمُونَ مِنَ الْقُرْآنِ :

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ
السُّورَتَيْنِ فَحَرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَائِ
حَدَّثَنَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ
هَاشِمَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ
لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ
يَقْرَأْ نَبِيَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَكَيْدَاتٍ أَسَاوَرُكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَصْبِرُ حَتَّى
تَسْتَمَّ فَكَيْدَتُهُ بَرْدٌ أَنَّهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ
الْقُرْآنَ يَا نَبِيَّكَ يَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَ ابْنُهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَ ابْنُهَا
عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَخُوذُكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ نَبِيَّهَا
فَقَالَ أَرْسَلَهُ أَقْرَأَ يَا هَاشِمُ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ أَعَدَّ الَّتِي
سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْرَأَ يَا عَمْرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَ ابْنِي فَقَالَ
كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَادْعُوا مَا تَكْتُمُونَ مِنْهُ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسْتَكْرَهُ

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے دعاہیت کی ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا
اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن مجید سے جتنا
تخفیہ آسان ہو پڑھو۔

عروہ بن زبیر نے حضرت سمور بن مخزوم اور حضرت عبد الرحمن
بن عبد القادی سے دعاہیت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکم کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے
سنا جب میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کہتے ہی ایسے حروف
کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر
دیتا لیکن میں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں
نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو
پڑھتے ہوئے سنا یہ آپ کے کس سے پڑھی ہے یہ کہا کہ مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں
جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس سے الگ انداز پڑھائی ہے
پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے
چلا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز
پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد
فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اسے ہشام پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اسی
طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جیسے
مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل
ہوا ہے۔ پہلی کسی طریقے سے پڑھو جس کے لئے جو طریقہ آسان ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت حاصل

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ وَقَالَ التَّوْحِيدُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ مَيْسَرَةٍ مَا خَلِقَ لَهُ يُقَالُ مَيْسَرَةٌ كَيْفَ
وَقَالَ عَجَبٌ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هُوَ عَا
هَذَا عَمَلٌ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرُ الْوَرَقِ وَلَقَدْ
يَسْرُنَا الْقُرْآنَ يَلْدَا كَرَفَلٍ مِنْ مَذَكِرٍ قَالَ هَلْ
مِنْ طَالِبٍ عَلَيْهِ قِيَعَانِ عَلَيْهِ .

۲۳۹۷ . حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَحْتَمِلُ الْعَالَمُونَ قَالَ
كُلُّ مَيْسَرَةٍ مَا خَلِقَ لَهُ .

۲۳۹۸ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَتَّوْصِيٍّ قَالَ أَعْتَشَ سَمْعًا حَدَّثَنَا
عَبِيدَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَكُنَّا عَوْدًا
فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِذَا
كُنْتُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَكُنْ قَالَ
تَعْمَلُوا كُلُّ مَيْسَرَةٍ قَامًا مَنْ أَعْطَى وَاشْتَقَى الْآيَةَ .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ
عَجَبٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ وَالظُّوْرُ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ
قَالَ قَتَادَةُ نَكْتُوبٌ بِسَطْرٍ ذُنْ يَحْفَظُونَ فِي أَوْر
الْكِتَابِ جَمَلَةٌ الْكِتَابِ وَأَصْلُهُ مَا يَلْفِظُ مَا يَكْتُمُونَ أَهْلًا
شَيْءٌ إِلَّا كَتَبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْتُبُ الْحَيَوَاتِ
الشَّيْءَ يَحْفَظُونَ يَزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدًا يَزِيلُ لَفْظَ الْكِتَابِ
مَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يَحْفَظُونَ يَتَأَوَّلُونَ
عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَارِعِيَّةٌ حَافِظَةٌ
وَتَعْمِلُهَا حَفَظَهَا وَأَوْحَى إِلَيْهَا هَذَا الْقُرْآنُ لَا يُنْفِرُ رُكْعٌ
بِهِ يُخَوِّ أَهْلٌ مَكْتَبَةٌ وَمَنْ يَكْتُمُ هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ كَلْبٌ
خَائِرٌ وَقَالَ ابْنُ خَلْفَةَ بْنِ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ
بِمَعْنَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

کرنے کے لئے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جانتا ہے
جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے ۔ تفسیر قرآن آسانی میں کرنا ۔ یَسْرُنَا الْقُرْآنَ تیساری
زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا ۔ مطر الورق کا قول ہے کہ دَلَقَدْ
یَسْرُنَا الْقُرْآنَ لَقَدْ کَرِهْتُ عَنْ مَدَدِ کَرِ ۔ کیا کوئی معلم کا طلب
کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے ؟

مطر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوں ۔ یا رسول اللہ ! پھر عمل کرنے والے کس
لئے عمل کریں ؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جانتا ہے
جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے ۔

ابو عبد الرحمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے ایک
لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین کو روندنے لگے پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی
ایک بھی نہیں لکڑی کا ٹھکانا دوں بخیر یا جنت میں لکھا جا چکا ہے ۔ لوگ
عرض گزار ہوئے ۔ ہم اسی پر پھر دوسرے کوڑے بٹھائیں ؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ
ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا
گیا ہے ۔ جس نے دیا اللہ پر میری گارہی کی (سورۃ البیل آیت ۵) ۔

ارشاد محمد وندی ہے ۔ بلکہ وہ بزرگی والا
قرآن نور محفوظ میں ہے ۔

ارشاد ربانی ہے ۔ ظور کی قسم اور نور حفظ کی (سورۃ الطور آیت ۲۱) : قُلْنَا
كَافِرُونَ ہے کہ لکھی ہوئی یہ کھڑکوں لکھے ہیں ۔ اُمُّ الْكِتَابِ تمام کتابوں کا مجموعہ
یا اصل ۔ مَا يَلْفِظُ جَوَابَاتِ کَرِهْتُ کا وہ قوت کہی جلتے گی ۔ ابن عباس کا قول
ہے ۔ بجلانی اور بطلانی لکھی جاتی ہے ۔ تَحْفَظُونَ دُور کرتے ہیں اور ایسا کوئی
جو جس جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کرے بلکہ وہ اس میں ایسی
تاریکیاں کرتے ہیں کہ مشابہت پیدا دیتے ہیں ۔ وَدَلَّاسْتُمْ أَنْ كَاتِلَاتُ كَرْنَا ۔ دوسری
حفظ رکھنے والی یہ تعینات اس کی حفاظت کرتی ہے ۔ اور میری طرف یہ قرآن
دیکھا گیا ہے تاکہ میں اہل مکہ کو اس کے ذریعے ڈرستانا اور دلکشی تک پہنچے تو
ہ اس کے لئے ڈولنے والا ہے ۔ اور مجھ سے تحفہ بن جیاطہ معمر ان کے والد
قتادہ والہ رافع حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ
كُنْتُ كِتَابًا عِنْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي
عَظَمَتِي فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

۲۳۹۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَالِبٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ
عَظَمَتِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

بَابُ ۲۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيَعَالُ
لِلمُصَوِّرِينَ أَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ يَتَوَّسَّطُ
عَلَى الْعَرْشِ يُعْشَى إِلَيْهِ اللَّيْلُ يُطَلِّبُهُ حَرِيشًا وَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَسُجُرَاتُ يَامِرَةٍ الْآلَاءُ
الْخَلْقِ وَالْأَمْزِجَاتُ إِنَّ اللَّهَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ بَيَّنَّ اللَّهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
الْآلَاءُ الْخَلْقُ وَالْأَمْزِجَاتُ وَتَسْتَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَّا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَابُو هُرَيْرَةَ قِيلَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ
قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءُ
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفِيهِ عِبَادَةُ الْقِيَمِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّيَا بِجَمَلٍ مِنَ الْأَمْزِجَاتِ
عَمِلْنَا بِهَا مَحَلَّةً الْخَيْرَةِ فَامْتَحَنُوا بِهَا إِيْمَانًا وَ
الظَّهَادَةَ وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَجَعَلَ
ذَلِكَ كُلُّهُ عَمَلًا .

۲۴۰۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمَا بِحَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ وَهُمَا بِحَدَّثَنَا أَبُو ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقِيَمِ
لِلنَّبِيِّ عَنْ تَهْدِيمِ قَالَ كُلُّ بَيْنَ هَذَا النَّبِيِّ مِنْ جَرَمِ

فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھی
فی کہ غالب ہوئی یا فرمایا کہ سبقت لے گئی میری رحمت میرے غضب
پر۔ پس وہ عرش کے اوپر اس کے پاس ہے ۔

اور انفع نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا اور انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مخلوق کو
پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی کہ
میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے ۔
پس وہ لکھی ہوئی تحریر جس کے پاس عرش کے
اوپر ہے ۔

ارشاد الہی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا
کیا اور تمہارے اعمال کو بھی ۔

ارشاد الہی ہے بیشک ہم نے ہر چیز ایک نذر سے پیدا فرمائی (سورۃ النمر
آیت ۴۹) اور تصویر میں بنائوں سے کہا جائے گا کہ تم نے بنائیں ان میں جان
ڈالیں فرمایا بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے
پھر عرش پر استواء ہوا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ۔ رات دن کو ایک دوسرے
سے ڈھانچتے ہیں کہ جلد اس کے پیچھے لگاؤ تاکہ وہ دوسرے اور جاناں اور
تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دے ہوئے ہیں جس کو کسی کے ہاتھ میں ہے
پیدا کرنا اور نگہ دینا بری کرنا والے ہے اللہ رب سائے جہاں کا سورۃ الاعراف
آیت ۸۴) میں عید کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو جدا کرنا فرمایا
جیسا کہ ارشاد ہے میں لو پیدا کرنا اور نگہ دینا اس کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنا دیا ہے حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے
افضل ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے احکام کو ماننا اور فرمایا ہے کہ
یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے بعد القیس کے وفد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
گزشتہ کی کہ میں چند جامع امور بتا دیتا ہوں جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل
ہو جائیں پس نے تمہیں ایمان ، شہادت ، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا
ابو ذر اور قیس بھی لے رہے تھے یہی ہے حدیث کی ہے کہ ہمارے قلیل

اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور عیالتی جاری تھا۔ میں ہم حضرت ابو موسیٰ
اشعری کے پاس تھے کہ ان کے حضور کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت

وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيَيْنِ وُودَّ رَحَاءً فَكَانَ عِنْدَ ابْنِ مَوْسَى
 الْأَشْعَرِيِّ فَشَرِبَ إِلَيْهِ الْفَلْأَمُ فِيهِ لَحْمٌ دَجَالٍ
 وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَاثَهُ مِنَ الْوَلَدِ
 فَدَعَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي ذَائِبَةٌ يَا كُلُّ شَيْءٍ فَتَيَّرْتَهُ
 فَخَلَّتْ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلْكَ ذَلَا حَيْثُ تَكُ عَنْ
 ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي لَفٍّ مِنَ الْأَشْعَرِيَيْنِ نَسَقِيْلَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا
 أَجْمَلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَجْمَلُكُمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ يَهْبِ اِبِلَ فَنَاسَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ
 الْأَشْعَرِيُّونَ فَا مَرَلْنَا بِغُفَسٍ ذُو دُعْدُعٍ الْيَدَارِي ثُمَّ
 انْطَلَقْنَا فَلَمَّا مَا صَنَعْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا
 ثُمَّ حَمَلْنَا تَخَفَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمَيْتَةٍ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ
 فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَجْمَلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ
 لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ قَارِي غَدَهَا خَيْرَ امْتِنَاهَا إِلَّا
 أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّتْهَا

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَدَّ شَنَا أَبُو
 عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرْمَةَ
 الصُّبَيْحِيُّ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِيمٌ وَحَدَّثَ
 عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمَشْرِكِينَ مِنْ قَضَرٍ وَإِنَّا لَا
 نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حَرِّمْ قَضَرًا يَحْمِلُ مِنَ
 الْأَمْثَرِ إِنَّ عَمَلَنَا بِصَحْلَتِ الْجَنَّةِ وَنَدَّ عَوَالِيهَا
 مَنْ ذَرَأَ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ يَأْتِي بِكُمْ وَأَمْرُكُمْ عَنْ رَجْعِ
 أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ
 بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَ
 آتَاءُ الزَّكَاةِ وَتَعْطَاوِ مِنَ الْمُحْسِنِ وَالْهَلَاكُ
 عَنْ رَجْعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالتَّغْيِيرِ وَالظُّلْمِ

بھی تھا۔ ان کے پاس بنی تیم کا ایک آدمی بھی تھا جو اگر ذکر وہ غلام معلوم
 ہوتا تھا انہوں نے اسے بھی بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھانے ہوئے
 دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہو گئی ہے، پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھائی
 آپ نے فرمایا کہ وہ میں نہیں اس کے بلکہ میں حدیث سنانا ہوں۔ میں ہی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شعر بوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں لگنے کے
 لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دنگا اور میرے پاس
 سواریاں ہیں بھی نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے
 اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا کہ شعر بوں حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں پانچ
 سوئے تھے اور مردہ اونٹ اپنے کا حکم فرمایا جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے
 اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں
 سواریاں نہیں دیئے اور اپنے کسے لئے تھے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں پھر آپ
 ہمیں سواریاں عطا فرمادیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم بقول
 دی ہے خدا کی قسم یوں تو ہم کسی نذر نہیں پائیں گے پس ہم آپ کی خدمت میں
 نہ آپس نہ اس کے عرض گزار ہوئے تو فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ
 نے دی ہیں خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھانا اگر جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری
 صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی دوسرے پہلو کو اختیار کر کے قسم
 کا کفارہ اور کر دیتا ہوں۔

ابو جرمہ صبحی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کی خدمت میں عرض گزار ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوا تھا وہ عرض گزار
 ہوئے کہ ہمارے در آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حاکم ہیں اور ہم
 صرف حرمت والے نمبروں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔
 پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل
 ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی ان کاموں کی دعوت دیں۔
 آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے
 منع کرتا ہوں میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم
 جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ میں کوئی معبود مگر اللہ
 اور ناز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے باخوار حصہ دار کرنا نیز
 باہر چیزوں سے منع کرنا ہوں کہ میں اللہ کی تو ملی میں انکری کے کریدے ہوئے

الْمَذْكُورَةِ وَالْحَنَنَةِ

۲۴۰۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقُسَيْمِ بْنِ عَفْوَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَعْدُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ
يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

۲۴۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حُذَّافَةُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ جُمَرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ
يَعْدُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

۲۴۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ ذَهَبٍ يَخْلُقُ
لِخَلْقٍ فَيُخْلَقُوا أَدَّةً أَوْ يَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً
بِأَمْرِ قَدَاءٍ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتِهِمْ
وَقَوْلُهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

۲۴۰۵ حَدَّثَنَا هُدَّابَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَتَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُشْرُجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ
وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالْثَمَرَةِ طَعْمُهَا
كَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا
مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا

۲۴۰۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَّافَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَامُ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحِيدٍ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا عَبَسَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

نیز ابن جریر نے بھی روایت کی ہے۔

ناقص ہیں محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویریں بنائے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان میں جان ڈالو۔

ناقص ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویریں بنائے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائے ہیں ان کے اندر جان ڈالو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے میں بڑے بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دالہ یا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

بدکار اور منافق کی قرأت نیران کی آواز اور ان کی تلاوت خدا ان کے خلق سے بھیجے نہیں آتی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اُس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اُس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے دھماں جیسی ہے کہ اُس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اُس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندھا دھن (تو نہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

بھی بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ
بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَاشَتْهُ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا نَقَلَ عَنْهُمْ لَيْسُوا
بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ
بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا
الْجَنِّي فَيَقْرُأُهَا فِي أَذُنٍ وَلَيْتَ لَكَ قُدْرَةً إِنْ جَازَكَ
فَيَخْطِطُونَ فِيهِ الْكُفْرَ مِنْ قَائِلَةٍ كَذَبَةٍ .

٢٨٩
مَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ الْعَمَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ
مُعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحَضْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ نَاسٌ مِنْ قَبْلِ
الْمَشْرِقِ وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُونَ أَقْبَامَهُمْ يَرْقُونَ
مِنَ الدَّابِّينَ كَمَا يَمْزُقُ الشَّهْمُ مِنَ الزَّمِيمَةِ ثُمَّ لَا
يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ الشَّهْمُ إِلَى فَوْقِهِ قِيلَ مَا
بَيْنَهُمَا هُمُ قَالَ بَيْنَهُمَا هُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ التَّسْبِيْدُ
بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ
الْقِسْطَ وَإِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلُهُمْ يُوسِرُونَ
وَقَالَ يُجَاهِدُ الْقِسْطُ أَسَ الْعَدْلِ بِالرُّؤْيَةِ وَ
يُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْقِسْطِ وَهُوَ الْعَادِلُ
وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ

٢٣٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ .

کا ہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگ عزم گزار ہوئے کہ یاد رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بناتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اُسے جنات نے اُچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی گٹ گٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

مجدد بن سحر بن ابی سحر رضی اللہ عنہما جو صحابہ کرام میں سے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے غلوں سے بچنے نہیں اتارے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پاؤں نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ جائے۔ حدیث کی گویا کہ اُن کی نشانی یہ ہے کہ فرمایا کہ ان کی نشانی یہ ہے کہ فرمایا کہ مرثدا ہے یا مرثدا ہے رکھنا۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور ہم قیامت کے روز
عدل کی ترازو رکھیں گے۔
جس میں انسانوں کے اعمال و اقوال تو لے جائیں گے مجاہد کا قول ہے: انفسنا
ربی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انفسنا انفسنا کا
مصدر ہے بمعنی عادل اور انفسنا ظالم کو کہتے ہیں۔

ایک نور محمدی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے
اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور
میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک
ہے اور اپنے حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت
والی۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُونَ وَبِهِ كَمُلَ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا

اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۱۱ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۶ رزی الحجۃ ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو بروز یک شنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا حقیر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلی دفعہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲ء میں فرید بک سٹال لاہور کی معرفت منظر عام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ چیزیں بھی لگا جوا تھا یعنی ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم الحروف کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن جو حواشی کے ساتھ منظر عام پر آ رہا ہے، اس میں اب کوئی چیز نہیں بکھیرا گئی ہے۔ آخر تک سارا ترجمہ اسی ناچیز کا ہے۔ شدید علالت اور بے مدد مجبوری کے باوجود بعض اعاذیث پر حواشی لکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدا نے ذوالنہن اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لیے سعادت سیئات خوشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔

گدائے درویشیاء: عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ
مطابق ۲ مارچ ۱۹۹۱ء

جدول۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم!

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۲۱	۱۵۰ تا	۱۵۰	۲۲۸ تا	۲۲۸
۲۲ "	۲۸۸ تا ۵۱	۱۳۸	۲۲۹ تا ۲۳۸	۲۱۰
۲۳ "	۲۸۹ تا ۲۳۲	۱۳۲	۲۳۹ تا ۲۹۲	۲۵۲
۲۴ "	۲۳۳ تا ۵۹۲	۱۶۰	۲۹۳ تا ۹۶۲	۲۷۲
۲۵ "	۵۹۳ تا ۷۱۲	۱۲۰	۹۶۳ تا ۱۱۹۲	۲۳۰
۲۶ "	۷۱۳ تا ۸۴۸	۱۳۶	۱۱۹۳ تا ۱۴۳۶	۲۴۲
۲۷ "	۸۴۹ تا ۹۶۲	۱۱۴	۱۴۳۷ تا ۱۷۰۶	۲۷۰
۲۸ "	۹۶۳ تا ۱۱۰۵	۱۴۳	۱۷۰۷ تا ۱۹۳۰	۲۲۲
۲۹ "	۱۱۰۶ تا ۱۳۱۸	۲۱۳	۱۹۳۱ تا ۲۱۹۰	۲۵۰
۳۰ "	۱۳۱۹ تا ۱۳۸۹	۷۰	۲۱۹۱ تا ۲۴۰۸	۲۲۸
میزان		۱۳۸۹		۲۴۰۸

قطعه تاریخی طباعت

از میرزا محمد غلام مصطفیٰ صاحب قدسی راسخا علیہ نقشبندیہ مجددیہ، والہن، لاہور چھاپوٹی



کیسے در محبوب کے بنتے ہیں گدا دیکھ
الفاظ نورینز تو کوثر میں ڈھلے ہیں؛
ایمان کے بے نور سے یہ ترجمہ روشن
عشق نبی کی چاندنی سے ہے یہ منور!
اس دشت میں رہواری قلم گر ہے چلانا
اللہ غنی کہتے مبارک تھے اہتمام
دربار مصطفیٰ میں رہا با وضو ہو کر
یہ حفیظ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
بے شربت آداب میں ایمان کی پیاہنی
تاریخ طباعت کے لیے میرے اٹھے ہاتھ

اس بل گلزار مدینہ کی نوا دیکھ
فقروں میں لکشاں کی گہر بار ضیاء دیکھ
دنیا میں ہی چلتی ہوئی جنت کی ہوا دیکھ
اندازِ بیاں میں ہے بھرا لطف خدا دیکھ
اسے رہ رہو راو حرم یہ قبیلہ نما دیکھ
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فرض ادا دیکھ
رخ سوسے حرم کر کے ہی ہر لفظ لکھا دیکھ
اس ترجمے سے آج معطر ہے فضا دیکھ
ہر لفظ محبت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ
ہاتھ نے کہا ہو گئی مقبول دعا دیکھ

ڈوبا ہوا جو عشق نبی میں ہے حرف حرف

قدسی ہر ایک لفظ میں عرفانِ رضا دیکھ

۱۴۰۲ھ



WWW.NATSEISLAM.COM